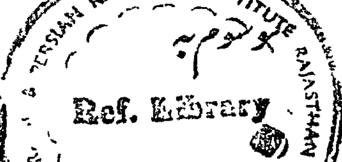
بعونہ تعالیٰ

شوارق مشارق الانوار توفیق نور الانوار سے کہ عمدہ تحفۃ الاخیار ہے

مجموعۂ احادیث شریفہ و آثار نوبہار



موسوم بہ

تحفۃ الاخیار

ترجمہ

مشارق الانوار

جسکے

جزائل تعریف اور جلائل توصیف مانند خورشید نصف النہار

کے مستغنی عن الاظہار ہیں

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں چھپا

سنہ ۱۹۰۰ع

اطلاع: اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جنکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان جملی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہین اُنمین بعض کتب حدیث و فقہ اُردو و فارسی وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب حدیث اُردو		قسطلانی شہاب الدین قسطلانی کی شرح صحیح البخاری مسلمے بارشاد الساری معروف بہ قسطلانی دس مجلدات مین پوری شرح خط نسخ کاغذ سفید ولایتی گندہ۔	دعہ پ
مظاہر حق۔ ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح مترجمہ جناب مولانا محمد قطب الدین دہلوی مرحوم ومغفور کامل چار جلد مین ہی حامل المتن یعنی اول عبارت عربی حدیث کی بعدہٗ اُس کا ترجمہ اُردو مین کاغذ سفید گندہ۔	عہ پ	سنن ابی داؤد۔ ہر چہار جلد کامل دو جلد مین از امام سلیمان بن اشعث داخل صحاح ستہ معروف جدید الطبع۔	چہ؍ پ
ایضاً۔ کاغذ حنائی و سفید معمولی۔	لعہ پ	دلائل الخیرات۔ با ترجمہ فارسی و اسمائے متبرکہ وخواص اسمائے حسنٰے معروف۔	۱۲؍
ترجمہ جامع ترمذی۔ حامل المتن جلد اول مترجمہ مولوی فضل احمد انصاری لاہوری کاغذ سفید وحنائی۔	عا؍ پ	زاد السبیل الی الجنۃ والسلسبیل۔ ذخیرۂ احادیث از مولانا غلام یحییٰ۔	۱۴؍
ایضاً۔ جلد دوم کاغذ سفید وحنائی۔	عا؍ پ	عناصر الخیرات۔ با ترجمۂ اُردو از حکیم ناصر علی صاحب آروی بے نقط درود کا مجموعہ۔	۱۱؍
کتب حدیث فارسی		کتب فقہ اُردو	
اشعۃ اللمعات حامل المتن شرح مشکوٰۃ از مولانا محدث عبد الحق دہلوی چار مجلدات مین پوری شرح مع ترجمہ کاغذ سفید وحنائی	لعہ پ	ہدایۃ الاسلام مصنفہ مولوی امانت اللہ صاحب غازی پوری۔	۲/۶ ؍
کتب حدیث عربی		غایۃ الاوطار۔ ترجمۂ اُردو درمختار مترجمہ مولوی خرم علی و مولوی محمد احسن کامل چار جلد مین کاغذ سفید۔	لعہ پ
تیسیر الوصول الی احادیث جامع الاصول از شیخ عبد الرحمن بن علی یمنی معروف۔	عا؍ پ	راہ نجات۔ ضروری مسائل نماز وغیرہ کے	۱؍
جامع ترمذی۔ امام ابو عیسٰے رح صحاح ستہ مین سے معروف مع رسالہ اصول حدیث جرجانی وشمائل ترمذی جدید۔	؎ پ		

بعونہ تعالیٰ

شوارق مشارق الانوار توفیق نور الانوار سے کہ عمدہ تحفۃ الاخیار ہے

مجموعۂ احادیث و آثار نوربار

موسوم بہ

تحفۃ الاخیار

ترجمہ

مشارق الانوار

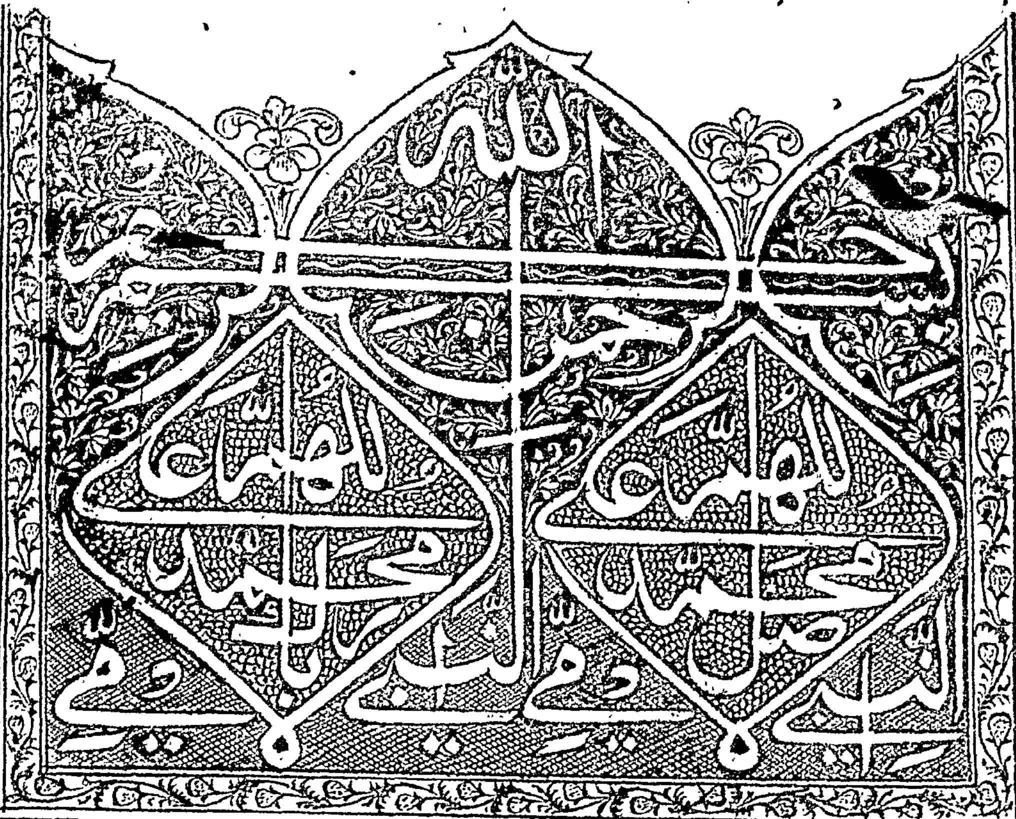
جسکے

فضائل تعریف اور جلائل توصیف مانند خورشید نصف النہار

کے مستغنی عن الاظہار ہیں

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں چھپا

سنہ ۱۹۰۰ء



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

حمد اور نعت کے بعد دریافت کیا چاہیے کہ علم حدیث اشرف العلوم ہے اسواسطے کہ اشرف الناس کا کلام ہے مثل مشہور ہے کہ کَلَامُ الْمُلُوْکِ مُلُوْکُ الْکَلَامِ اور سب علوم دینی اُسکے محتاج ہین علم تفسیر بدون حدیث کے معتبر نہین اور علم عقائد اور علم فقہ اور علم سلوک اور علم تاریخ بدون اُسکے کچھ سند نہین لیکن باوجود اُسکے ہندوستان مین اس علم شریف کا چرچا نہین عوام کا تو کیا ذکر ہے اکثر علما کو خبر نہین اسواسطے نہایت مناسب معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام فہم اُردو زبان مین کیجیے سب کتابون سے مشارق الانوار حسن صغانی کی نہایت پسند آئی اسواسطے کہ مختصر کتاب ہے اور اُسکی احادیث کی صحت پر اتفاق ہے کوئی اُسکی ایسی حدیث نہین جو غیر معتبر ہو بخلاف مشکوٰۃ کے کہ اُسمین ہر جنس کی روایت ہے صحیح بھی اور ضعیف بھی بارے الحمد للہ کہ بارہ سو انچاس ہجری مین حسب دلخواہ ترجمہ تمام ہوا اور **تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار** اسکا نام مقرر کیا حق تعالیٰ اپنے کرم سے اس کتاب کو مقبول کرے اور اہل اسلام کو فائدہ عام بخشے اور بھول چوک کو معاف فرمائے آمین **مقدمہ** اس مین چند اصطلاحات حدیث کا اور فضیلت امام بخاری اور مسلم اور کتاب مشارق الانوار اور اُسکے مصنف کا حال بیان کرنا ضرور ہوا تا کہ ناواقفون کو بصیرت حاصل ہو حیرانی نرہے **فصل** اصطلاحات حدیث مین **حدیث** اُسکو کہتے ہین جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا یا خود کیا یا جو حضرت کے سامنے ہوا اور حضرت نے اُسکو درست رکھا سو جو زبان سے فرمایا اُسکو حدیث قولی کہتے ہین اور جو کیا اُسکو حدیث فعلی کہتے ہین اور جو حضرت کے سامنے ہوا اُسکو حدیث تقریری کہتے ہین اول اسلام مین مدت تک علم حدیث مین کسی نے کتاب نہین تصنیف کی زبانی سب یاد رکھتے تھے پھر اول ابن جریج اور امام مالک اور ربیع نے تصنیف شروع کی پھر تو تصنیف کا بہت چرچا ہوا علماے حدیث نے جو متن حدیث کو شمار کیا تو لاکھ حدیثین پائین **فائدہ** حدیث دو قسم ہے متواتر اور آحاد متواتر وہ ہے جسکو ہر زمانے مین اتنا بکثرت لوگون نے روایت کی ہو کہ عقل اُنکے جھوٹھ بولنے کو محال جانے اور آحاد وہ ہے جسکی روایت مین اتنی کثرت نہو آحاد کی تین قسمین ہین مشہور اور عزیز اور غریب مشہور وہ ہے جسکو ہر زمانے مین تین یا زیادہ راویون نے روایت کیا ہو اور عزیز

وہ ہی جسکو ہر زمانے [illegible] راویون سے کم نے روایت نہ کی ہو اور غریب وہ ہی جسکی روایت کسی زمانے مین ایک ہی راوی نے کی ہے
ہو سو متواتر سے ہر ایکو یقین کامل حاصل ہوتا ہی خواص کو بھی عوام کو بھی اور آحاد روایت سے علم ظنی حاصل ہوتا ہی اور بعضی
صورت مین کثرت قرائن سے اہل علم کو یقین بھی حاصل ہوجاتا ہی سو آحاد مین بعضی روایت تو مقبول ہی اور اُسپر عمل واجب
ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت مردود ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی نہ ثابت ہو فائدہ مقبول
احاد کی دو قسم صحیح اور حسن صحیح اُسکو کہتے ہین جسکو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکھنے والے لوگون نے ہر زمانے مین برابر روایت
کیا ہو نہ اُسمین کوئی چھپا عیب ہو نہ اور معتبر لوگون کے مخالف ہو سو صحیح حدیث کی سات قسمین ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہی جو صحیح بخاری
اور صحیح مسلم دونون مین ہو اُسکو حدیث متفق علیہ کہتے ہین اُسکے بعد دوسری قسم وہ ہی جو صرف بخاری مین ہو تیسری وہ ہی جو فقط مسلم
مین ہو چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط اور اُنکے طور پر ہو پانچوین وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو چھٹی وہ جو فقط مسلم کے طور پر
ہو ساتوین وہ جو بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث نے اُسکو صحیح جانا ہو حسن اُس حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کی
طرح ہو لیکن اُسکے راویون کا حفظ اور یاد صحیح کے راویون کے برابر نہین ہر چند مقبول اور حجت اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے
نہایت مقدم اور افضل ہی حسن صحیح سے رتبے مین کم ہی فائدہ مردود قسم آحاد کی جو لائق حجت کے نہین سو ضعیف ہی ضعیف
مین جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اُسکا کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر ابتدائے سند سے راوی
کہتے ہین اور اگر انتہا سے ساقط ہو یعنی صحابی مذکور نہو تو اُسکو مرسل کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہو گئے تو اُسکو
کہتے ہین تو منقطع اور طعنہ راوی کا یہ کہ وہ جھوٹھا ہو تو اُسکی حدیث کو موضوع کہتے ہین یا اُسپر جھوٹھ کی تہمت لگی ہو
یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو یا اُسکی روایت معتمد لوگون کے مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو
فائدہ علم حدیث مین بہت کتابین ہین لیکن چھ کتابین نہایت مشہور ہین جنکو صحاح ستہ کہتے ہین اول
مسلم تیسری ابوداؤد چوتھی ترمذی پانچوین نسائی چھٹی ابن ماجہ سوائے بخاری اور مسلم کے باقی چار کتابون
مین صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ اُنکے مصنفون نے بیان کر دیا ہی صحیح حسن ضعیف کا دریافت
نے محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہی کہ وہی اُنکو خوب پہچان جاتے ہین جیسے صراف کھوٹا یا کھرا روپیہ
بتلائے ہر شخص نہین جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت ہی لیکن عوام کی فہم مین نہین آسکتی
کی کہ اتنا بھی اس ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہی فصل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے ذکر
کہتے ہین علم حدیث کی سب کتابون سے صحیحین منتخب ہین انکی صحت پر اتفاق ہی امت کا خصوصاً
ہی ان دونون کتابون مین سوا صحیح حدیث کے حسن حدیث بھی نہین ضعیف کا تو کیا ذکر
ہوئے علم حدیث مین کہ یہ رتبہ کسی کو حاصل نہین فی الحقیقہ یہ دونون بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب
ائل اور کمالات کو اور اُنکی کتابون کو ایسی شہرت دی کہ کچھ بیان کی حاجت نہین لیکن مجمل اُنکا
اقفون کو آگاہی حاصل ہو فائدہ نام اور نسب امام بخاری کا ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل
ہجری مین پیدا ہوئے طفلی مین اندھے ہو گئے تھے اُنکی ماں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو

خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین کہ خوش ہو کہ حق تعالی نے تیری دعا اور زاری سے تیرے بیٹے کی آنکھین مین روشنی عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس کی عمر سے بخارا مین حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ برس کے ہوئے تو عبداللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے پھر حج کے واسطے گئے اور عرب مین علم تحصیل کرنے لگے جب اٹھارہ برس کے ہوئے فضائل اصحاب اور تابعین مین تصنیف شروع کی آخر اُس سب مجموعے کی مدینے مین حضرت کی قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری بنائی حامد بن اسمعیل محدث سے روایت ہے کہ مین اور بخاری استادون سے ساتھ علم حدیث تحصیل کرتے تھے ایکروز مین نے بخاری سے کہا کہ تمھارے پاس دوات قلم نہین تم احادیث کو نہین لکھتے یاد رہنا مشکل ہے تمکو ایسی تحصیل سے کیا فائدہ ہوگا سولہ روز کے بعد بخاری نے کہا کہ تمنے مجکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور مین اس مدت تک پندرہ ہزار حدیث لکھ چکا تھا اتنی سب حدیثون کو بخاری نے مجکو زبانی سُنا دیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ مین نے اپنی حدیثونکو اُسے صحیح کر لیا پھر بخاری نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض بیفائدہ ہے اُسی روز مین جان چکا تھا کہ یہ شخص شدنی ہے اسکے برابر کوئی نہوسکیگا اور صحیح بخاری تصنیف کرنے کا یہ سبب ہے کہ ایکروز اسحق بن راہویہ کی مجلس مین ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثون کو علٰحدہ جمع کرے تو خوب فائدہ ہو کہ بے دغدغہ لوگ اُسپر عمل کرین بخاری کے دل مین یہ بات اثر کر گئی چھ لاکھ حدیثین اُنکے پاس تھین اُنکا انتخاب شروع کیا جس حدیث کی صحت کمال مرتبے مین ثابت تھی اُسکو لکھتے اور باقی کو ترک کرتے اور معمول یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے غسل کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور دعا اور استخارہ کرتے کہ الٰہی مجسے خطا نہو آخرش کو اسی طرح سولہ برس کی محنت سے مدینے مین حضرت کی مسجد کے اندر منبر اور حضرت کی قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثون کو ایک کتاب مین جمع کرنا اول بخاری سے شروع ہوا سب حدیثین صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو چھپتر ہین اور اگر مکرر کو حذف کیجیے تو چار ہزار ہین اُنکی خوش نیتی کے سبب یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ اُنکی حیات مین ستر ہزار آدمی نے بلا واسطہ اُن سے یہ کتاب سند کی امام بخاری ہیکہ فرماتے تھے کہ مجکو یہ امید ہے کہ قیامت مین مجسے غیبت کا سوال نہوگا اسواسطے کہ مین نے کبھی کسی کی غیبت نہین کی اسی کلام سے اُنکے تقوے اور پرہیزگاری کو خیال کیا چاہیے جب بخاری بخارا مین آئے تو وہان کے حاکم نے کہا کہ اپنی تصنیفات میرے مکان مین آکر میرے بیٹے کو پڑھاؤ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث کا علم ہے اسکو مین ذلیل نہین کرنے کا جسکو غرض ہو اپنے بیٹے کو میرے مکان پر بھیجا کرے جیسے اور لوگ سیکھتے ہین وہ بھی سیکھا کرے حاکم نے کہا تو بہتر ہے اور جب میرا بیٹا آوے تو اور کوئی طالب علم تمھارے پاس نہ رہا کرے ہمارے چوبدار دروازے پر کھڑے رہینگے کسی کو نہ آنے دینگے اسواسطے کہ ہم نہین چاہتے کہ عوام خلقت ہمارے بیٹے کے برابر بیٹھے بخاری نے یہ بات نمانی اور کہا کہ حدیث کا علم جو صحیح روایت سے تھی تمام امت محمدی شریک ہے اسمین کسیکی خصوصیت نہین ہوسکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بعضے عالمون نے بخاری پر طعن تشنیع شروع کر کے حاکم کو فساد پر مستعد کیا آخرش کو امام بخاری نے خود حدیث لکھی مگر جا بجا نیشاپور مین گئے وہان کے حاکم سے بھی ناموافقت ہوئی پھر وہان سے سمرقند گئے اور فقط لکھی صحاح ستہ سے خالی مین پانچ مین ہوگئی اب مجکو زندگی سے نجات دے پھر دو سو چھپن ہجری مین وہین وفات پائی

کروم از ثقات + صندوق تاریخ تولد اور تاریخ وفات + عبد الواحد طوسی ۱۹۴ ۲۵۶ اپنے زمانے مین بڑے ولی کامل تھے انھون نے خواب مین دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مع چند اصحاب کے راہ مین منتظر کھڑے ہین عرض کی یا رسول اللہ آپ کسکے انتظار مین ہین فرمایا کہ محمد بن اسمٰعیل کا مین منتظر ہون بعد تحقیق ہوا تو اسی وقت بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگون نے خواب مین دیکھا کہ حضرت نے صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی نے بیت اللہ کے پاس خواب مین دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو زید تو کب تک شافعی کی کتاب کا درس کیا کریگا ہماری کتاب کو تو کیون نہین پڑھتا مین نے کہا کہ یا رسول اللہ آپکی کون کتاب ہے فرمایا کہ جامع محمد بن اسمٰعیل یعنی صحیح بخاری اور اسی طرح امام الحرمین کا بھی خواب مشہور ہے شدت اور خوف اور سختی مرض اور قحط وغیرہ مصائب مین صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہے چنانچہ حرمین شریفین مین ابتک معمول ہے کہ جب روم کے بادشاہ پر سخت جنگ درپیش ہوتی ہے وہان کے علما بخاری شروع کرتے ہین حق تعالی فتح نصیب کرتا ہے

فائدہ امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دو سو چار ۲۰۴ ہجری مین پیدا ہوئے اور دو سو اکسٹھ ۲۶۱ ہجری مین انتقال ہوا تمام اہل حدیث انکی بزرگی اور کمال کے قائل ہین اور بڑے عمدہ محدثین انکے شاگرد ہین جیسے ابو حاتم رازی اور ترمذی علم حدیث مین بہت کتابین انکے تصنیف ہین خصوصًا صحیح مسلم مین عجائب رنگارنگ علم حدیث کے دقائق ہین کہ اہل حدیث انکو جانتے ہین تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب کیا ہے اور اسمین کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہے سب احادیث اس کتاب کی بارہ ہزار ہین امام مسلم نے کبھی کسی کی غیبت نہین کی اور نہ کسی کو مارا اور نہ کسی کو گالی دی ابو حاتم رازی نے مسلم کو خواب مین دیکھا انکا حال پوچھا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالی نے بہشت کو میرے واسطے مباح کر دیا ہے جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون ابو علی ایک بزرگ تھے جب وہ مر گئے تو کسی نے انکو خواب مین دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمھاری کس سبب سے نجات کی انھون نے کہا کہ ان جزون کی برکت سے اور دکر جزو صحیح مسلم کے تھے

فائدہ کتاب مشارق الانوار اور اسکے مصنف کے ذکر مین اس کتاب کے مصنف کا نام رضی الدین حسن بن حسن صغانی ہے چغانیان ماوراء النہر کی ولایت مین ایک شہر کا نام ہے وہان پیدا ہوے بغداد اور مکے مین علم تحصیل کیا اپنے وقت یعنی سات سو ہجری مین تمام علوم دینی خصوصًا علم حدیث اور لغت مین استاد بے نظیر تھے تصنیفات انکی بہت ہین ازانجملہ کتاب مصباح الدجی من صحاح احادیث المصطفے اور کتاب شمس المنیرہ من الصحاح الماثورہ اور کتاب مشارق الانوار النبویۃ من صحاح الاخبار المصطفویۃ اور کتاب عقلۃ العجلان اور کتاب وفیات صحابہ اور کتاب زبدۃ المناسک اور کتاب فرائض کہ مختصر ہے تولی العالم والعلما اور کتاب التکملہ لغت مین کہ جو صحاح جوہری مین غلطی تھی اسکی اصلاح کی اور جو لغات کہ چھوٹ گئے تھے انکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین لغت مین کہ نہایت کلان کتاب ہے کہ تمام لغت عرب کو شامل ہے انکے بانکا کریمہ قرد و لغات بھی ہین کہ مصنف کے کمال علم پر دلیل ہے

فائدہ مشارق الانوار مین مصنف نے عجیب اور ہر چند جہاد بہت لطائف کی رعایت کی ہے اول یہ کہ صحیحین کی احادیث سے صرف قولی حدیثون پر کفایت کی ہے حدیثا کرو بلکہ بہت بلند رکھا ہے کو مطلق نہین لایا اور دونون کتابون مین طرفہ خوض اور تلاش کی ہے کہ انکے اصول حدیث کو لایا اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا کو ترک کیا اور یہ نہین کہ بے سبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی کو چھوڑا اس

دریافت اور تمیز کو کمال فہم اور بڑا علم چاہیے ہر عالم کا یہ کام نہین اسی سبب سے مصنف نے دیباچہ کتاب مین کہا ہو کہ یہ کتاب ریاضت مین میرے اور خدا کے درمیان حجت ہو وہی خوب جانتا ہو کہ کس قدر محنت مین نے اسمین اٹھائی ہو اور اس کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہین دریافت کر سکتا اسکو علما جانتے ہین اور علما سے بھی وہی عالم جانتے ہین جنکو علم حدیث مین بڑا ملکہ اور کمال مہارت ہو دوسرے یہ کہ مصنف نے اس کتاب کو بارہ باب کیا ہو لیکن بابون اور فصلون مین اور کتابون کے اتحاد مضمون کی رعایت نہین کی کہ مثلاً صلوٰۃ کی احادیث یکجا ہون اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہو مثلاً جن حدیثون کے سرے پر من ہو اول باب مین لایا اور انّ کی حدیثون کو دوسرے باب مین اور جن پر لا ہو انکو تیسرے باب مین اور باوجود اسکے پھر حروف تہجی کی رعایت کی ہو جیسے لغت کی کتابون مین ہوتی ہو خلاصہ یہ کہ اسمین ترتیب معنوی نہین ترتیب لفظی ہو عجب محنت اور استادی کی ہو کہ احادیث کو رنگا رنگ ترتیب سے مرتب کیا ہو جو اسکو غور سے دیکھے وہ اسکا لطف پاوے ہر چند معنوی ترتیب مین یہ بڑا فائدہ ہو کہ جس مضمون کی حدیثون کو چاہا انکے باب و فصل سے دیکھ لیا لیکن لفظی ترتیب مین بھی عجیب لطف ہو کہ جس حدیث کا سرا معلوم ہوا بے تکلف اسکو نکال لیا علاوہ اسکے قرآن کی طرح رنگ برنگ کے مضمون ہر وقت دریافت ہونا کمال نشاط انگیز ہوتا ہو گویا یہ کتاب گلدستہ ہو جسکی ہر تحریر یک رنگ ہو اور خوشبو ہر قسم کی تیسرے یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑے کرکے اپنی ترتیب کے موافق چند مقام پر لایا ہو اور یہ کام عالم عارف کو درست ہو بشرطیکہ معنے مین خلل نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا چوتھے یہ کہ بقول شارح گازرونی کے سب احادیث مشارق الانوار مین دو ہزار دو سو چھیالیس ہین فائدہ معلوم کیا چاہیے کہ اس کتاب کے ترجمے مین چند امور کی رعایت کی ہو اول یہ کہ مصنف نے اختصار کے واسطے احادیث کے اسناد یعنی راویون کے نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اس حدیث کا اول راوی ہو مذکور کیا اس طرح کہ ہر حدیث مین اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کے واسطے ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین کہا لیکن مترجم نے ہر حدیث کے ترجمے مین کہدیا ہو کہ حضرت نے یون فرمایا اور کتاب کا نام ہر حدیث مین لے دیا ہو تاکہ عوام کو شبہہ نہ پڑے دوسرے یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت اللفظ نہین کیا اسواسطے کہ عرب کا محاورہ ہند کے محاورے سے اکثر مطابق نہین بلکہ محاورہ مقدم رکھا ہو مرادی مطالب جا بجا لکھا اور باوجود اسکے حتی المقدور تحت لفظا ترجمے کی بھی رعایت کی ہو تیسرے یہ کہ اصلی غرض اس سے یہ ہو کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہان تک کہ حرف شناس اور عوام بھی محروم نہ رہین اسواسطے نہایت مشکل مطالب نہین لکھے چوتھے یہ کہ اس کتاب کے خطبے کا ترجمہ نہین کیا کہ عوام کو اس سے کچھ فائدہ نہ تھا خطبے کا خلاصہ مطلب یہ ہو کہ مصنف نے کہا کہ جب زمانہ بگڑا اور اہل علم مر گئے اور کم علم نافہم جنکو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہین عالم اور پیشوا مشہور ہوئے تو مین نے اس کتاب مشارق الانوار مین اپنی دو تصنیف کتاب مصباح الدجی اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کی اور کتاب النجم اقلیشی اور کتاب الشہاب قضاعی سے جو صحیح روایتین تھی وہ بھی اسمین ملائی تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب مین یکجا ہو وین صحیح بخاری کی علامت خ اور صحیح مسلم کی م اور جو دونون مین متفق ہو اسکی علامت ق مقرر کی یعنی مصنف نے اس کتاب مین صرف صحیحین کی احادیث لکھی مگر جا بجا اقلیشی اور قضاعی کی کوئی لفظ بھی لایا ہو چنانچہ وہان اطلاع بھی کر دی ہو اور وہ لفظ بھی صحاح ستہ سے خالی نہین یا نچوین

یہ کہ مصنف نے کمال اختصار سے ہر جگہ قصہ حدیث کا نہیں بیان کیا کہ حضرت نے یہ حدیث کس وقت اور کس تقریب سے فرمائی تو اسکا مطلب بخوبی نہین معلوم ہوتا اسواسطے حدیث کے ترجمے کے بعد فائدہ مین اسکا پورا قصہ لکھدیا اور جہان مطلب بہی ور مشکل تھا اسکو مفصل کر دیا اور چارون اماموں کے مذہب جا بجا مناسب مقاموں مین بے تعصب لکھے شیعہ اور اہل بدعت کے شبہات جا بجا مجملا دفع کیے غرض کہ بحمد اللہ یہ کتاب اہل اسلام کے واسطے عجیب تحفہ ہے اکثر مطالب دینی کو شامل ہے جسکے دریافت سے جاہل عالم بنے اور عالم تازہ لطف اٹھائے حضرت مولانا عبد القادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالب خدا کے واسطے کافی ہین دینداری کے حق مین دونو کتابین گویا دو آنکھین ہین جن سے دونون جہان کا انجام نظر پڑے یاد رہین جنکے عرش تک اڑینگے **مثنوی**

کیا تجھسے بیان حدیث کیا ہو	در دانہ درج مصطفے ہی	صوفی عالم حکیم دینی	کرتے رہے اسکی خوشہ چینی
باہر کے بیان سے کون لایا	جسنے پایا ہمین سے پایا	یہ شاہرہ محمدی ہے	گنجینۂ راز احمدی ہے
مشعل افروز راہ سنت	ہے برہم زن بیخ و شاخ بدعت	ہوتے ہوئے مصطفے کی گفتار	مت دیکھ کسی کا قول و کردار
منبع اصل علی تو نقل کیا ہے	پایان وہم و خطا کا دخل کیا ہے	اب زیادہ تو تجھسے کرتہ کل کل	خورشید کے آگے کیا ہے مشعل
بالفرض فلان تھا مرد کامل	اسنے تھا کہا کہان سے حاصل	وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا	گو غوث و امام و مقتدا تھا
ملفوظ است مین تو لے دیکھے	ملفوظ محمدی کو اب لے	ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے	قرآن و حدیث تجکو بس ہے
حق ہوگا حدیث خوان محرم	اور شاد رسول فخر عالم	تھا علم حدیث سخت مشکل	اور ہند کے لوگ اس سے غافل
جا پا کر ہین وہ بھی محروم	ہو ترجمہ اس سبب سے مرقوم	معقول ہے یہ کتاب یارب	مشتاق ہون اسکے اہل دین سب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

پہلے باب مین دو حدیثین ہین جنکے سر پر ہین رح أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا صحیح بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے سچے دل سے خدا کو اور اسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کرم اور فضل کی راہ سے ضرور ہو گیا خدا پر اسکا بہشت مین لیجانا خواہ اپنا وطن اسنے خدا کی راہ مین جہاد کیواسطے چھوڑا ہو یا اسی زمین مین ٹھہرا رہا ہو جسمین پیدا ہوا فائدہ اس حدیث کی پوری روایت بخاری مین یون ہے کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگون کو خوشخبری سنا دیوین کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہین حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین سو سو بلند درجے مین کہ خدا نے غازیون کیواسطے مقرر کیے ہین ہر ایک درجہ مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین مین ہے جب تم خدا سے مانگو فردوس مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان مین ہے اور سب سے اونچی اور اسکے اوپر خدا کا عرش ہے اور اسی سے بہشت کی سب نہرین نکلی ہین یعنے ہر چند جہاد پر بہشت موقوف نہین اصل نجات کیواسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہے لیکن تم ہمت کو پست نہ کرو کہ صرف نجات پر قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تاکہ فردوس پاؤ جسکے آگے سب بہشت ہیچ ہین اس حدیث مین فرشتون اور خدا کی کتابون کا اور تقدیر اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا اسواسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو انکا بھی ضرور ایمان لاویگا کہ تمام قرآن اور حدیث

مین انکے ایمان [illegible] موجود ہے اور نماز روزے کے ساتھ زکوۃ اور حج کا ذکر نہین فرمایا اسواسطے کہ زکوۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہے محتاج پر
نہین اور نماز روزہ سب پر فرض ہے مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہ ہے کہ یہان حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب مسلمانون کو شامل ہو
مصنف نے ایمان کی حدیث مقدم کیا اسواسطے کہ ایمان سب عبادت اور نیکیون کی جڑ ہے بدون ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی
٢ درست نہین عن زید بن خالد الجهنی من اوی ضالة فهو ضال مالم یعرفها صحیح مسلم مین زید بن خالد سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کسی کھوئے جانور کو رکھ لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہے جبتک اسکو نہ پہچنوائے ف کھوئے
بھٹکے جانور کو بیدون اشتہار کیے اپنے گھر مین باندھ رکھنا درست نہین اکثر مشارق کی کتابون مین اس حدیث پر قاف کی علامت
ہے یعنی بخاری اور مسلم دونون مین یہ حدیث بالاتفاق ہے حالانکہ یہ صاف خطا ہے اسواسطے کہ صاحب جامع الاصول اور شارح
کازرونی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث صرف مسلم مین ہے بخاری مین نہین اور اس عاجز نے بھی صحیح بخاری مین دیکھا زید بن خالد سے
٣ اسمین یہ مضمون کی حدیث نہین پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہے ق ابن عباس من ابتاع طعاما فلا یبعه حتی
یستوفیه صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ مول لیوے تو اسکو
نہ بیچے جب تک اسکو تول کر قبضے مین نہ لاوے ف چارون اماموں کا یہی مذہب ہے کہ غلہ بچنا مول لینے والے کو بدون اپنا
قبضہ کیے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا زمین اور باغ ہو بدون قبضہ بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب
مین زمین اور باغ اور گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین باقی سب منقولات مین قبضہ شرط ہے منقول وہ مال ہے جو ایک جگہ سے دوسری جگہ
جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ ق ابن عمر من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرها للذی باعها الا ان
یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا فماله للذی باعه الا ان یشترط المبتاع صحیح بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو کہ بیچا پیوند کرنے کے بعد اسکے پھل کا مالک وہی ہے جسنے بیچا مگر یہ کہ
مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے اور جو غلام کو مول لیوے تو اسکے پاس کے مال کا وہی مالک ہے جسنے اسکو بیچا مگر یہ کہ مول لینے
والے نے اس مال کی بھی شرط کر لی ہو ف کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اسمین پیوند کرتے ہین
تو بہت پھلتا ہے امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہے کہ بعد پیوند کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہے اور اگر شرط کر لی ہو تو مول
لینے والا مالک ہے اور امام اعظم کے مذہب مین جب درخت کا پھل ظاہر ہو گیا تو درخت کے بکنے سے پھل نہین بک جاتا خواہ پیوند ہوا ہو
یا نہوا ہو یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہے اکثر نسخون مین اس حدیث پر میم یعنی صرف مسلم کی علامت ہے سو غلط ہے ق
٥ عائشة من ابتلی من هذه البنات بشیء فاحسن الیهن کن له سترا من النار بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جانچا جاوے بیٹیون سے کسی چیز مین پھر انکے ساتھ بھلائی کرے تو بیٹیان قیامت مین اسکے آڑے
آجاوینگی اسکو دوزخ سے بچاوینگی ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت دو بیٹیان لیے میرے پاس
سوال کرتی آئی اسوقت کچھ موجود نہ تھا مین نے ایک کھجور دی اسنے آپ نہ کھائی دو ٹکڑے کرکے اپنی دونون بیٹیون کو دی
اور چلی گئی یہ حال مین نے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیان خدا کی آزمائش ہین جسنے
انسے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ کہ انکی بخوبی پرورش کرے انکو دین [illegible] سکھاوے انکا برادری مین نیک بخت آدمی سے

۶ نکاح کرو یوے ص ابو ہریرہ مَنْ اَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسکے ساتھ اُسکے عمل نے دیر لگائی اُسکے ساتھ اُسکا نسب شتابی کچھ نہ کرسکیگا ف یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھ
کام نہ آویگی ؎ بندگی باید پیمبرزادگی منظور نیست ۷ ص انس مَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ
شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ
صحیح مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اُسکو بہشت وجب ہوئی اور جسکو تمنے بُرا کہا دوزخ اُسکو وجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو
زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین ف مصابیح مین روایت ہی کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اُسکی تعریف کی دوسرا جنازہ
نکلا اصحاب نے اُسکو بد کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی کچھ ایک دو لفظ کا فرق ہی معلوم
ہوا کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہین اُنکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو بڑا دخل ہی اور دنیا دار اور فاسق کی تعریف اور بُرا کہنے کا
کچھ اعتبار نہین اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدون کا اجماع اور اتفاق حجت ہی اور کامل سند ہی اور بزار کی کتاب مین عامرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرگیا اور خدا اُسکی بدی جانتا ہی اور لوگ تعریف کرین تو خدا اپنے فرشتون سے فرماتا ہی کہ مین نے
اپنے بندون کی گواہی قبول کی اور اُسکے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہی کہ زبان خلق
۸ نقارہ خدا ق انس مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْئَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْئَلْ فَلَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِيْ
مَقَامِيْ هٰذَا صحیح بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھسے جو کچھ پوچھوگے
بتلادونگا جب تک مین اپنے اس مقام مین ہون یعنی منبر پر ف بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہی کہ ایک روز حضرت نے بعد نماز
ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور قیامت کو یاد کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی مصیبتین ہونے والی ہین اصحاب بے اختیار خوف قیامت
سے رونے لگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہو سو پوچھے عبد اللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہی فرمایا کہ حذافہ ہی
اور حضرت اس وقت بہت غصے مین تھے عمر فاروقؓ نے گھٹنون کے بل کھڑے ہوکر کہا کہ ہم بدل راضی ہین خدا کی خدائی سے
اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہ سُنکر حضرت کا غصہ بجھا بعضے علما نے کہا کہ منافقون نے کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے
سوال کے جواب مین عاجز ہی اسواسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے اُنکی طرف اشارہ کرکے کہ پوچھے جسکا جی چاہے عبد اللہ بن
حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروقؓ تہ کی بات بوجھ گئے کہ یہ کلام حضرت کا اصحاب سے نہین منافقون سے ہی تب وہ بات عرض
کی جس سے حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر فاروقؓ کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت
۹ بے فائدہ سوال عالم سے کرنا نہایت مکروہ ہی ح سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا
يَعْنِيْ رَجُلًا كَانَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَتَلَ فِي الْاٰخِرِ نَفْسَهٗ صحیح بخاری مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہے تو اُسکو دیکھے یعنی ایک شخص تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخر اُسنے اپنی جان کو آپ مارا ف جنگ
خیبر مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا حضرت نے اُسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہی تو بہشتی کون
ہوگا ایک شخص اُسکا حال دریافت کرنے کو اُسکے پیچھے لگا جب زخمون نے اُسکو بہت چور کیا تو علحدہ ہوکر اُسنے اپنا پیٹ مارا اور حرام موت
مرگیا تب سب کو صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دل کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہین جب تک

خاتمہ بخیر نہو روایت ہیکہ یہ شخص جو حرام موت مرا قزمان اُسکا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ غنیمت ہاتھ آوے اسواسطے اُسکا
١٠ خاتمہ بخیر نہوا ھ اَبُوْمُوْسٰی وَعَائِشَۃُ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ مسلم مین ابوموسیٰ اور
حضرت عائشہؓ سے روایت ہیکہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت اور آخرت چاہتا ہی خدا اُسکے ملنے کو چاہتا ہی اور جو برا جانے خدا کا ملنا خدا اُسکے
ملنے کو برا جانتا ہی ف حضرت عائشہؓ یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سُنکے کہا کہ موت تو سب کو بُری معلوم ہوتی ہی حضرت نے فرمایا یہ اسکا مطلب نہین
بلکہ جب ایماندار مرتا ہی تو اُسوقت فرشتے اُسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہین تو وہ موت کو بدل چاہتا ہی اور خدا کا نہایت
مشتاق ہوتا ہی تو خدا بھی اُسکا ملنا چاہتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہی تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو برا جانتا ہی تو خدا
بھی اُسکا ملنا برا جانتا ہی یعنی زندگی مین جو موت بُری اور مکروہ معلوم ہوتی ہی اسکا کچھ مضایقہ نہین مرتے وقت کا اعتبار ہی سو اُسوقت ایماندار
١١ مشتاق ہوتا ہی اور کافر گھبراتا ہی اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہی خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنِ احْتَبَسَ
فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِیْمَانًا بِاللّٰہِ وَتَصْدِیْقًا بِوَعْدِہٖ فَاِنَّ شِبَعَہٗ وَرِیَّہٗ وَرَوْثَہٗ وَبَوْلَہٗ فِیْ مِیْزَانِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہیکہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی نیت سے گھوڑا روک رکھے خدا کو مان کر اور اُسکا وعدہ
سچا جان کر تو البتہ اُسکے چارے اور پانی پینے کے اور اُسکی لید اور پیشاب کے برابر ثواب اُسکی ترازو مین ہوگا قیامت کے دن ف یعنی جب خدا کے
١٢ واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور نمود منظور نہو تو یہ ثواب پاوے ھ مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نَافِعٍ مَنِ احْتَکَرَ
فَھُوَ خَاطِئٌ مسلم مین معمر بن عبداللہ بن نافعؓ سے روایت ہیکہ حضرت نے فرمایا کہ جو قحط مین غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے
وہ گنہگار ہی ف ابن ماجہ مین عمر فاروقؓ سے روایت ہیکہ جو گرانی مین غلہ بند کریگا خدا اُسکو کوڑھی اور محتاج کر ڈالیگا اور عبداللہ بن عمرؓ
سے روایت ہیکہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا اُس سے جدا ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا
انتظار کرنا چارون مذہب مین نہایت حرام ہی اسواسطے کہ خلائق کی بدخواہی ہی اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے بند کیا ہو اور سوداگری
کی نیت نہو تو درست ہی اناج کی سوداگری کرنا منع نہین جیسا کہ عوام مین مشہور ہی بلکہ قحط اور گرانی مین غلہ بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی
١٣ راہ دیکھنا منع ہی سواے اناج اور چارے کے اور کسی چیز کا بند کرنا منع نہین ق عَائِشَۃُ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ فِیْہِ
فَھُوَ رَدٌّ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہیکہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنی ہمارے دین
اور شریعت مین جو اُسمین نہین سو وہ نئی بات یا اُسکا نکالنے والا مردود ہی ف یعنی جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین
نہ کھلی نہ چھپی سو وہ نہایت گمراہی ہی اور اسی کا نام بدعت ہی دین مین چار چیزین اصل ہین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور
اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین ہی سو جو بات ان چارون اصلون مین نہین وہی بدعت ہی جتنی بدعتین لوگون
نے خلاف شرع نکالی ہین اس حدیث سے سب رد ہوگئین تفصیل کی کچھ حاجت نہین مثلاً قبر پر گچ کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ
بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی منت ماننا جھنڈے نشان کھڑے کرنا سراسر دین کے خلاف ہین قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی
مین انکی کچھ اصل نہین بلکہ بعضے کام صریح احادیث مین منع ہین اسیطرح اور بدعتون کو خیال کرے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست
ہوا تو ہمارے قیاس مین یہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین تو اُسکا جواب یہ ہی کہ یہ بخبر ہی [illegible] خوردن رار دیکے باید قیاس کی بہت شرطین
ہین سواے مجتہد کے کسی کا قیاس ثابت نہین غرض کہ اس حدیث مین عجب قاعدہ کلیہ حضرت [illegible] نے فرمایا کہ سب بدعتوں [illegible] ہوگئی اگر

دانا آدمی اسکو خوب سمجھتے ہو سب بدعتون کی برائی خود بوجھ جاوے زیادہ دلیلون کی کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ علماے حدیث
نے کہا ہو کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہو ہزارون بدعتین صرف اس حدیث سے رد ہوتی ہین فقط سُنی ہوکر تو بدعتی مت بن ٭ کیونکہ بدعت
١٤ ہو دین کی بربیخ زن ٭ چھوڑ بدعت محمدی بن جا ٭ شاد ہون تجھسے تا رسول خدا ٭ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْ اَحْسَنَ فِي الْاِسْلَامِ فَلَا
يُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِي الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ ۔ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن
مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین آیا تو جو کفر مین کیا اُسپر پکڑا نجاویگا اور جسنے اسلام مین برائی کی تو اگلے
پچھلے دونون گناہون پر اُسکے پکڑ ہوگی ف جو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا مرتے دم تک اُسپر قائم رہا تو اُسپر
کفر کے گناہون کا مواخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور باطن سے نہین یا مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا اُسکے اگلے پچھلے سب گناہون پر
١٥ مواخذہ ہو ٭ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّاهَا اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَهَا يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ
بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون کے مال لیوے بطور قرض یا عاریتاً ادا کرنے کے ارادے پر تو خدا اُس
سے ادا کرواویگا یعنی ادا کرنے کا سامان کردیگا دنیا مین یا آخرت مین اور جو اُن مالون کو برباد کرنیکے ارادے پر لیوے تو خدا اسکو برباد کرڈالیگا
ف یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہو اور وہ بہ نیتِ ادا قرض لیوے اور اُسکے ادا کرنے مین کوشش کرے تو خدا اُسکا مددگار ہو اور جو مال
مردم خوری کی نیت سے لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان اور کافر کا قرض برابر ہو کافر کا بھی مال دبانا درست
نہین اسواسطے کہ اس حدیث مین مسلمان کی کچھ خصوصیت نہین ابن ماجہ مین عبد اللہ بن جعفرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
قرضدار کے ساتھ ہو یہانتک کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بُری نہ کرے اسیواسطے عبد اللہ بن جعفر بے حاجت بھی قرض لیتے تھے
تاکہ خدا ہمارے ساتھ رہے اور اسیطرح حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ قرض لیتی تھین کسی نے کہا کہ آپ کو تو قرض کی کچھ
حاجت نہین تو کہتی تھین کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنے کی ہوتی ہو خدا کی طرف سے اُسپر ایک حافظ اور مددگار رہتا ہو
اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اسواسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہو شاید نیت بدل جاوے تو اب
١٦ کہان پھر عذاب گلے پڑے ق سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ
بخاری اور مسلم مین سعید بن زیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اُسکی گردن مین اُسی زمین کا
طوق ڈالا جاویگا زمین کے ساتون طبق تک ف طبرانی اور احمد نے یعلی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین
کسی کی ظلم سے چھین لیگا خدا اسی پر بزور حکم کریگا کہ اُس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اُسکے گلے مین قیامت کے دن اُسکا طوق
ڈالا جاویگا یہانتک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھود کر اُسکے گلے مین مثل طوق پڑیگی تاکہ وہ ظالم
سب لوگون کے روبرو فضیحت ہووے اور دوسرے طوق ہونے کی یہ صورت ہو کہ ظالم زمین مین دھسایا جائیگا تو زمین مثل طوق
١٧ ہوجاویگی چنانچہ اگلی حدیث مین صاف اسکا بیان ہو معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہو ٭ خ اِبْنُ عُمَرَ مَنْ اَخَذَ
مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ ۔ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو
١٨ کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ زمین مین ساتون طبق تک دھسایا جاویگا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَدْرَكَ
رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ ۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ایک رکعت

[illegible]

پائی تو اُسنے البتہ سب نماز پائی ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت مین پائی تو اُسنے جماعت کی نماز کا ثواب پایا
اور دوسرے یہ کہ جسنے ایک رکعت کے بقدر نماز کا وقت پایا تو اُسکی باقی نماز ادا ہی قضا نہین جیسے کہ صبح کی نماز مین ایک رکعت کے
بعد آفتاب طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہوگئی اور یہی مذہب ہو امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے
19 مذہب مین اس صورت مین عصر کی نماز تو ہوگئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہو جاتی ہی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهُ
بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ ۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پاوے اپنا وہی مال کسی مفلس مرد پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اُس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہی اور
قرضدارون کی بہ نسبت ف یعنی جسنے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہو گیا قیمت نہین دے سکتا تو
وہ اپنے مال کو اگر موجود پاوے تو لیلیوے اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضدارون کا اُسمین حق نہین اور یہی مذہب ہو امام شافعی کا اور
20 امام اعظم کے نزدیک اس مال کا بیچنے والا سب قرضدارون کے برابر ہی اُس مال کو بحکم سب قرضدار برابر بانٹ لیوین ق سَعْدُ ابْنُ
اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ ۔ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کسی اور سے ناتا رشتہ لگا دے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اسکا باپ نہین ہی تو اُسپر بہشت
حرام ہی ف یعنی جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ بتلا دے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا
21 کہ جو بعض شیخ یا مغل آپکو سید بتلاتے ہین بہت برا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ دوزخ کی تیاری کرتے ہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ
اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِى الْمَاءِ ۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو مدینے کے رہنے والون سے برائی کا قصد کریگا خدا اُسکو گلا ڈالیگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہی ف یزید پلید نے بعد قتل امام حسینؑ کے
مدینے پر لشکر بھیجا تھا ہزارون لوگ قتل کیے اور بہت ظلم ہوئے سو خدا نے بموجب مضمون اس حدیث کے ایسا اُسکو جلد مٹا ڈالا کہ کچھ
22 اُسکا نام و نشان باقی نہ رہا ق عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ
بخاری اور مسلم مین عدیؓ حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے ہو سکے دوزخ سے چھپنا یعنی بچ رہنا
کھجور کی پھانک سے ہی ویکر سہی تو اُسکو کیا چاہیے ف یعنی خیرات کرنا دوزخ کی آگ سے بچاتا ہی تھوڑے بہت کا خیال نہ چاہیے یہانتک
کہ کھجور کی پھانک برابر بھی دینا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک عورت بدکار نے
23 پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب سے بخشی گئی ق جَابِرٌ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ ۔ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہو سکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پہونچانا تو کیا چاہیے ف جابرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے منتر منع کیا اور مجھکو بچھو کا منتر آتا ہی
حضرت نے فرمایا کہ اس منتر کو میرے آگے تو پڑھ اُسنے پڑھا حضرت نے اُسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ جس منتر مین
شرک اور کفر کا مطلب نہو تو وہ منتر درست ہی شرک یہ کہ خدا کے سوائے کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اُس سے مدد مانگے جس طرح اکثر
منترون مین ہوتا ہی چنانچہ لونا چاری اور گلو ابیر کی دہائی کہ ایسے منتر صاف کفر ہین انکا کرنا ہرگز درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا
24 کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہی ق عَدِيُّ بْنُ عُمَيْرَةَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ

عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهٗ كَانَ غُلُولًا يَاْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین عدی بن عمیرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جسکو ہم عامل کرین اور کچھ کام لین پھر وہ چھپا رکھے ہم سے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری مین داخل
ہے قیامت کے دن اُسکو لے آویگا یعنی قیامت مین اُسکی چوری ظاہر ہوگی اُسکو فضیحت کریگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ تحصیلدار یا کسی کارخانے کے داروغہ کو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری ہے جسکو قیامت مین
خدا اور رسول کو منھ دکھلانا ہووے گا نہ حضرت سرکار ہے اسکو آسان نہ سمجھے **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ ۲۵
اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو کان لگاوے کسی قوم کی بات سننے کے واسطے اور اُسکا سننا اُنکو برا لگتا ہو یا وے اُس سے بھاگتے پھرتے ہون تو اُسکے دونون کانون
مین پگھلا شیشہ ڈالا جاویگا قیامت کے دن **ف** یہ عذاب اسواسطے ہوا کہ اُسنے کان سے لوگون کو رنج دیا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ اَسْلَمَ ۲۶
فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِمْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور مین یعنی قیمت آگے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا ہوا اور تول ٹھہرائی ہو
ایک مدت معین تک **ف** جب حضرت مکے سے مدینے مین تشریف لائے تو دیکھا کہ وہان کے لوگ بیع سلم کرتے تھے تول اور مدت مین جھگڑا
ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہرچند حدیث مین کھجور کا ذکر ہے اسواسطے کہ مدینے مین یہی بہت پیدا ہوتی ہے لیکن بیع سلم کرنا اکثر
جنسون مین درست ہے بشرطیکہ تول اور ناپ اور مدت مقرر ہو گئی ہو اصطلاح کہ تیس سیر گیہون یا چالیس سیر ایک مہینے کے بعد یا دو مہینے کے بعد
فقہ مین اُسکی سب شرطین مذکور ہین امام اعظم کے نزدیک کمتر مدت مہینا بھر ہوا اور جو بعضی جگہ معمول ہے کہ قیمت آگے سے دیکر کہتے ہین کہ جو فصل
مین زیادہ بھاؤ ہوگا وہی ہم لیوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ درست نہین اسواسطے کہ اسمین تول مقرر کر لینا ضرور ہے زیادہ بھاؤ کچھ معین
چیز نہین کبھی مثلاً تیس سیر بھاؤ ہوا کبھی چالیس سیر ہندوستان مین بیع سلم کو بعضے ملک مین بدنی اور کٹوتی کہتے ہین اس کتاب مشارق
مین اس حدیث کی روایت حضرت عائشہؓ سے لکھی ہے سو خطا ہے اسواسطے کہ بخاری اور مسلم مین اس حدیث کی عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے
حضرت عائشہ سے نہین **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ ۲۷
لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے
یعنی تلوار یا برچھی سے تو مقرر فرشتے اُسکو لعنت کرتے ہین اگرچہ اُسکا سگا بھائی ہو **ف** اشارہ کرنا یعنی ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو درست
نہین کہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پہونچے اور سگے بھائی کے ساتھ ہرچند ظاہر مین احتمال قتل کی نہین تو بھی اُسکی طرف ہتھیار سے اشارہ
کرنا حلال نہین اور جبکہ صرف ہتھیار کے اشارہ کرنے سے فرشتے اُسپر لعنت کرتے ہین تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا **م**
اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اناج مول
لیوے تو اُسکو نہ بیچے جبتک اُسکو نہ تولے اور قبضہ نہ کرے **ف** مروان اپنی حکومت مین سپاہیون کو تنخواہ مین چٹھیان لکھ دیتا تھا کہ اتنا اناج فلانے
پرگنے فلانے گانون سے لیلو سپاہی لوگ بدون اناج لیے لوگون کے ہاتھ دے چٹھیان بیچ ڈالتے تب ابوہریرہ نے مروان سے کہا کہ تو نے
بیاج حلال کر دیا کہ بدون قبضہ ہوئے لوگ اناج کی چٹھیان بیچ ڈالتے ہین مین نے حضرت سے یہ حدیث سنی کہ بدون قبضہ ہوئے اناج بیچنا
درست نہین پھر مروان نے منع کر دیا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنِ اشْتَرٰى مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا اور مسلم مین عبداللہ

بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے گائے یا بکری مول لی جسکا دودھ اسکے مالک نے کئی دن تھنوں میں بھرا رہنے دیا تاکہ بہت دودھ دار
معلوم ہو تو پھر مول لینے والا اسکو پھیر دے اور اسکے ساتھ ایک صاع غلہ یا کھجور بھی دیوے یعنی دودھ کے بدلے ف صاع لکھنؤ کے حساب سے
ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہے امام شافعیؒ اور احمدؒ اور مالکؒ کا یہی مذہب ہے کہ جب فریب ثابت ہو تو پھیر دیوے اور ایک صاع دودھ کے بدلے ادا کرے
امام اعظمؒ کے نزدیک تھنوں میں دودھ بند کر کے بیچنا ایسا عیب نہیں جس کے سبب گائے بکری کا پھیر دینا ضرور ہو بلکہ بقدر تفاوت دودھ کی قیمت کو کم کر دینا چاہیے
٣٠ حنفی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اور احادیث اور کلیات شرع کے مخالف ہے تو تاویل کے لائق ہے واللہ اعلم ق مَنْ اَطَاعَنِىْ فَقَدْ اَطَاعَ
اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِىْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِىْ فَقَدْ اَطَاعَنِىْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِىْ فَقَدْ عَصَانِىْ
مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی تو مقرر اسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے میرا خلاف کیا اور کہنا
نہ مانا اسنے بے شک خدا کا کہنا نہ مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا مانا اسنے بے شبہ میرا کہنا مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا نہ مانا اسنے مقرر میرا کہنا نہ مانا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی اطاعت کے ممکن نہیں اسواسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہمکو حضرت سے معلوم
ہوئی بعضے لوگ جو کہتے ہیں کہ خدا ہی جانے کہ خدا کس بات میں خوش ہے سو یہ لوگ یا تو احمق اور جاہل ہیں یا پیغمبر کے منکر ہیں اسواسطے کہ تمام قرآن
اور حدیث سے یہ بات خوب ثابت ہے کہ خدا کی رضامندی اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے ممکن نہیں سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی
تابعداری کا دعوی کرے اور شریعت محمدی پر نہ چلے وہ شیطان ہے بصورت انسان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہیں اسواسطے حاکم
عادل کی اطاعت واجب ہوئی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول و فعل میں واجب ہے اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام میں واجب نہیں اسواسطے کہ
٣١ حضرت خطا سے معصوم ہیں اور حاکم معصوم نہیں ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنِ اطَّلَعَ فِىْ بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَّفْقَؤُا عَيْنَهٗ
مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر میں جھانکے بدون انکی اجازت کے تو البتہ انکو حلال ہے کہ اسکی آنکھ پھوڑ دیں
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا حرام ہے اور گھر والے کو اسکا منع کرنا اور نہ ماننے پر پتھر مارنا درست ہے اگر
اسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو امام شافعیؒ کے نزدیک خون ہدر ہے لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک خون بہا ہے انکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جھانکنے والا
٣٢ اس لائق ہے کہ اگر نہ مانے تو اسکی آنکھ پھوڑ ڈالے اور یہ نہیں کہ اگر آنکھ پھوڑے تو خون بہا نہ دیوے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً
اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ اِرْبٍ مِّنْهَا اِرْبًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
لونڈی یا غلام مسلمان کی گردن آزاد کریگا تو حق تعالی بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنے والے کا دوزخ سے آزاد کریگا ف لونڈی
غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہے اور اتنا ثواب ہے کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہو جاتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اندھا یا لنگڑا لولا نہ
٣٣ چاہیے صحیح سالم ہو تاکہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے والے کا آزاد ہو ق ابو هريرة مَنْ اَعْتَقَ شَقِيْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهٗ
فِىْ مَالِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِىَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھے کے غلام سے آزاد کرے تو اسپر ضرور ہے اپنے مال سے اسکو بالکل خلاص کر دینا یعنی اور
شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور اگر آزاد کرنے والا مالدار نہ ہو تو اس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جاوے پھر بقدر حصے اور شریکوں
کے غلام سے نوکری اور مزدوری کروائے مگر اسپر جبر نہ کرے ف یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہوں اس میں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ
مالدار ہے تو غلام اسی وقت بالکل آزاد ہو گیا اور شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور احمدؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا

امام اعظم بین دو باتون مین اور شریک مختار ہین چاہین اپنے حصے کے موافق اُس غلام سے محنت کروالین اور چاہین آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعویٰ کرین اور چاہین اپنے حصے کو آزاد کردین اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہے تو شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہے کہ اُسکے بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصون کے قدر غلام ہے اور شریکون کو نہین پہونچتا کہ اُس سے محنت کروالین یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعویٰ کرین لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہے اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب ہے کہ اور شریک بقدر اپنے حصون کے غلام سے محنت مزدوری کرواکے اپنی قیمت بھر لیوین چنانچہ یہ حدیث اُنکے مذہب کی صاف دلیل ہے اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نکرین یعنی شتابی نکرین اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگین ف

۴۴ ابن عمر من اعتق عبدًا بينه وبين آخر قوم عليه في ماله قيمة عدل لا وكس ولا شطط ثم عتق عليه ان كان موسرًا بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ساجھے کے غلام کو آزاد کرے تو اُسکے مال سے دوسرے شریک کے حصے کے موافق منصفی سے قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر اس شرط سے کہ وہ مالدار ہو پھر وہ غلام اُسی کی طرف سے آزاد ہوگا یعنی غلام آزاد کے مرنے کے بعد اُسکے مال کا آزاد کرنے والا مالک ہے ق

۴۵ جابر من اعمر رجلا عمرى له ولعقبه فقد قطع قوله حقه فيها وهي لمن اعمر له ولعقبه بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے کسی کو گھر دے ڈالا عمر بھر کو تو وہ شخص اور اُسکے وارث اُس گھر کے مالک ہوگئے سو دینے والے کی اس بات نے اُسکے حق کو کاٹ دیا اور وہ گھر اُسی کا ہو گیا جسکو دیا اور اُسکے وارثون کا ف یعنی جسنے عمر بھر کو کسی کو گھر دیا تو وہ گھر اُسی کا ہو گیا اُسکے مرنے کے بعد اُسکے وارث پاوینگے دینے والا نہین پاسکتا

۴۶ خم ابو عبس عبد الرحمن بن جبر من اغبرت قدماه في سبيل الله حرمه الله على النار بخاری مین روایت ہے عبد الرحمن بن جبیرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین جسکے پیر گرد مین بھرے خدا نے اُسپر دوزخ حرام کی ف راہ خدا مین یعنی جہاد یا حج مین یا سبیل دونون مین لیکن فی سبیل اللہ جہاد مین زیادہ مستعمل ہے م

۴۷ ابو هريرة من اغتسل ثم اتى الجمعة فصلى ما قدر له ثم انصت حتى يفرغ من خطبته ثم يصلي معه غفر له ما بينه وبين الجمعة الاخرى وفضل ثلثة ايام مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا پھر نماز جمعہ کے واسطے مسجد مین آیا پھر اُسنے سنتین پڑھین جتنی اُسکی قسمت مین تھین پھر چپکا بیٹھا رہا یہانتک کہ امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام کے ساتھ نماز فرض پڑھی اُسکی مغفرت ہوئی اسوقت سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن اور بھی ف یعنی جسنے یہ سب کام کیے اُسکے دس روز کے گناہ معاف ہوئے اسواسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہے جمعہ کا غسل سنت ہے اور خطبے کے وقت چپ رہنا فرض ہے ق

ابو هريرة من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فكانما قرب بدنة ومن راح في الساعة الثانية فكانما قرب بقرة ومن راح في الساعة الثالثة فكانما قرب كبشا اقرن ومن راح في الساعة الرابعة فكانما قرب دجاجة ومن راح في الساعة الخامسة فكانما قرب بيضة فاذا خرج الامام حضرت الملائكة يستمعون الذكر بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعہ کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے ہین یعنی خوب نہایا اور ہر جگہ پانی پہونچایا پھر دوپہر ڈھلتے اول وقت مسجد مین آیا تو جیسے اُسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اُسنے جیسے گائے بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اُسنے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اُسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گھڑی آیا تو اُسنے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبے اور نماز کے سننے کو دروازہ چھوڑ مسجد مین آجاتے ہین ف فرشتے جمعہ کے دن

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

مسجدون کے دروازون پر لکھتے جاتے ہین کہ کون اگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلمانون

٣٩ جمعہ کو جلد مسجد مین حاضر ہوا کرین جتنا جلد جاوینگے اتنا بہت ثواب پاوینگے خ سَلْمَانُ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلّٰى مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى بخاری مین سلمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعہ کے دن اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی اس سے ہو سکی یعنی حجامت بنوائی اور سفید کپڑے پہنے پھر تیل لگایا یا خوشبو پھر دوپہر ڈھلے مسجد مین گیا سو دو بیٹھے ہوون کو اٹھنے نہ چھیڑا پھر نماز پڑھی جتنی اسکی قسمت مین تھی یعنی تحیۃ المسجد اور سنتین پھر جب امام منبر پر آیا تو وہ چپکا خطبہ سنتا رہا تو اس شخص کی مغفرت ہو گئی اسوقت سے پچھلے جمعہ تک ف بعضے لوگون کی عادت ہی کہ جمعہ کے دن دیر کر آتے ہین اور صفین چیرتے لوگون کو تکلیف دیتے اول صف مین جاتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہین یا پہلے سے اول

٤٠ صف مین بیٹھ رہے یا پھر جہان جگہ پاوے وہین بیٹھ جاوے م وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ مَنِ اقْتَطَعَ اَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ مسلم مین روایت ہی وائل بن حجرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا کسی کی زمین ظالم بنکر ملیگا اللہ سے قیامت مین اور خدا اسپر نہایت

٤١ غضبناک ہوگا م اَبُوْ اُمَامَةَ اِيَاسُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيُّ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ مسلم مین روایت ہی ایاس بن ثعلبہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا حق کسی مسلمان کا جھوٹی قسم کھاکر سو اللہ نے بیشک اسکے لیے دوزخ ٹھہرا رکھی اور بہشت اسپر

٤٢ حرام کی تو ایک قومی نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ تھوڑی چیز ہو تو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو ق سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ بخاری اور مسلم مین روایت ہی سفیان بن ابی زہیرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کتا رکھے نہ اسکا کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری رکھاوے تو گھٹتے جاوینگے ہر روز اسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر ف یعنی کتا پالنا تین کام کے لیے درست ہی ایک تو کھیت رکھانے کو دوسرے بھیڑ بکری بچانے کو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ مطلب

٤٣ اور حدیث مین آیا ہی ان تین کامون کے سوا کتا پالنا نہین درست کہ نیک عمل گھٹتے جاتے ہین م جَابِرٌ مَنْ اَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰۤئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ اٰدَمَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پیاز اور لہسن اور گندنا کھاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اسواسطے کہ فرشتون کو اس چیز سے یعنی بدبو

٤٤ سے تکلیف ہوتی ہی جس سے آدمیون کو تکلیف ہوتی ہی ق جَابِرٌ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ بخاری اور مسلم مین روایت ہی جابرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہمسے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر مین بیٹھ رہے ف پیاز لہسن کا کچا کھانا مکروہ ہی اور اسکو کھاکر مسجد مین جانا اور بھی برا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ مولی بھی پیاز لہسن کے برابر ہی کہ اسکی ڈکار مین بھی بدبو آتی ہی اگر پیاز لہسن کو پکاوے یا

٤٥ سرکے مین ڈالکے بو دور کرے تو کھانا درست ہی م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَنْ اَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهٗ سُمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ مسلم مین روایت ہی سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ جو سات کھجور صبح کو کھاوے ان درختون کی جو دونون طرف مدینہ

٤٦ کے پتھریلی زمین مین ہین تو شام تلک اسکو کوئی زہر ضرر نکرے ف یہ حضرت کی دعا کی برکت ہی ق اَنَسٌ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَكَلَ

مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا بخاری اور مسلم مین روایت ہی انس اور ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت یعنے
لہسن سے کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهٖ
قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہؓ سے جو رکھیگا کتے کو اسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر
گھٹتے جاوینگے لیکن کھیت اور گاے بکری کے بچانے کے لیے کتا رکھنا درست ہی چنانچہ اسکا بیان اگلی حدیث مین ہو چکا **ھ**
اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہؓ سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو فرصت دے تنگ نہ پکڑے یعنی کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض مین سے کچھ چھوڑ دے
تو خدا اسکو اپنے عرش کے سایے کے نیچے رکھیگا جس دن کہین سایہ نہ رہیگا سواے اسکے سایے کے یعنی قیامت کے دن **ق**
اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ تَقُوْلُ اَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ۴۹
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذٰلِكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ
مِنْهُمْ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ مین بلاوینگے اسکو بہشت کے چوکیدار
سب چوکیدار بہشت کے دروازون کے کہینگے آؤ میان فلانے ادھر آیئے تو ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا کیا رسول اللہ اس شخص
کو تو کسی طرح ٹوٹا نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ مجکو امید ہی کہ تو انھین لوگون مین ہی جنکو بہشت کے
فرشتے خوشی سے بلاوینگے **ف** جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپی یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیان
اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیقؓ کی اور بہشتی ہونا انکا ثابت ہوا **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ ۵۰
فَاقْتُلُوْهُ بخاری مین روایت ہی عبد اللہ بن عباسؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنی مرتد ہو جاوے تو اسکو
مار ڈالو **ف** امام شافعیؒ کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بموجب اس حدیث کے واجب القتل ہی اور امام اعظمؒ کے نزدیک مرتد عورت کو
قتل کرنا نہین درست ہی اسواسطے کہ اور حدیث مین عورت کا قتل منع ہی **ق** عُثْمَانُ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ ۵۱
لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عثمانؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے واسطے مسجد بناوے
اور اس مین اسکی رضامندی چاہے نام غرض نہو تو البتہ اسکے لیے ویسا گھر بہشت مین بناویگا **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَابَ قَبْلَ ۵۲
طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے پچھم سے سورج نکلنے کے
پہلے تو خدا اسکی توبہ قبول کرتا ہی **ف** قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلیگا تو قیامت کا ہونا سب پر کھل جائیگا پھر
توبہ کا دروازہ بند ہوگا **م** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ مسلم مین روایت ۵۳
ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا جو بے دیکھے اپنی طرف سے بناکر خواب بیان کرے اسپر یہ حکم ہوگا کہ دو جو کو گرہ
دیکر جوڑے اور یہ کبھی نہو سکیگا **ف** یعنی نہ دو جو مین گرہ پڑسکیگی نہ اس سے عذاب موقوف ہوگا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ ۵۴
فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسَمُّهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّاُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا
مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اپکو پہاڑ پر سے گرا کر مار ڈالا تو وہ

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

دوزخ کی آگ مین اونچے مکانون سے ہمیشہ گرا کریگا پڑا رہیگا اُسمین سدا اور جو زہر پیکر اپنی جان ماریگا تو اُسکے ہاتھ مین زہر رہیگا دوزخ کی آگ مین ہمیشہ اُسکو پیا کریگا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے ماریگا تو وہ ہتھیار اُسکے ہاتھ مین ہوگا دوزخ کی آگ مین سدا اپنے پیٹ مین اُسکو بھونکا کریگا ہمیشہ ف یعنی جس چیز سے اپنی جان ماریگا دوزخ مین اُسیطرح اُسی چیز کا عذاب ہوا کریگا اگر جان مارنے کو وہ شخص حلال جانتا تھا تو سچ مچ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور اگر حلال نہین جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا یعنی مدت کو بھی سدا بولنے مین

۵۵ ق بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ بخاری اور مسلم مین بریدہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عصر کی نماز چھوڑی اُسکا کیا اکارت ہوا ف قرآن اور حدیث مین نماز عصر کی نہایت تاکید ہی اسواسطے کہ یہ وقت غفلت کا ہی لوگ اسوقت بازار مین مشغول ہوتے ہین سیر کو نکلتے ہین نماز اکثر قضا ہو جاتی ہی مسلمان کو لازم ہی کہ نماز عصر کا زیادہ تر خیال رکھے الیسا نہو کہ عمل اکارت ہو اسواسطے کہ سر روز فرشتے عصر کے وقت نامۂ اعمال آسمان پر لیجاتے ہین

۵۶ ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهٗ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَّلَا سِحْرٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات کھجور عجوہ کھاوے تو اُسدن اُسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نکریگا ف عجوہ ایک عمدہ قسم کھجور کی ہی مدینے مین

۵۷ خ ابو ہریرۃ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ بخاری مین روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال روزی سے اور اللہ قبول بھی نہین کرتا سواے حلال کے سو اُسکو خدا قبول فرماتا ہی رحمت کے داہنے ہاتھ سے پھر اُسکو پالا کرتا ہی دینے والے کے واسطے جیسے تم اپنے بچھیرے کو پالتے ہو یہانتک کہ اُس تھوڑی چیز کو بڑھاتا ہی کہ وہ پہاڑ کی برابر ہو جاتی ہی ف یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی راہ خدا مین دے تو اُسکا ثواب بے حساب ہی اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھون روپے خرچ کرے خدا اُسکو ہرگز قبول نہین کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپے کے برابر ہی بلکہ اُس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان بسد خرچنے مین حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑے بہت کا خیال نکرے

۵۸ م ابو ہریرۃ مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ مَضٰى اِلٰى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خُطُوَاتُهٗ اِحْدٰهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَّالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گھر مین پاک ہوا پھر کسی مسجد مین گیا نماز فرض پڑھنے کو تو دو دو ڈگ کا یہ حال ہوگا کہ ایک ڈگ سے گناہ مٹیگا دوسرے ڈگ سے درجہ بلند ہوگا

خ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اَوْ دَعَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ بخاری مین روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سوتے سے جاگا اور اُسنے لا الٰہ الا اللہ سے اللھم اغفرلی تک پڑھا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز تہجد بھی پڑھی تو نماز بھی اُسوقت کی نہایت قبول ہوگی لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک کے یہ معنی ہین کہ نہین ہے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی جسکا کوئی شریک نہین اسی کا سب ملک ہی اور اسی کو سب تعریفین ہین اور وہ سب چیز کر سکتا ہی سب خوبیان اللہ کو پاک ہی سب عیبون سے اور سب کے بعد ... اسکی مدد گناہ سے بچاتی ہی نیکی پر لگاتی ہی بعد اسکے کہے الٰہی میرے گناہ بخش دے

م ابو ہریرۃ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ

فضیلت خیرات از مال حلال

فضیلت حضور مسجد و نماز

غفرله ما بينه وبين الجمعة وزيادة ثلثة ايام ومن مس الحصى فقد لغا مسلم مین روایت ہی ابوہریرہ سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسنے اچھی طرح سے وضو کیا یعنی وضو کے فرض سنت سب بجالایا پھر مسجد مین آیا پھر خطبہ سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اُسکے گناہ
بخشے گئے اُسوقت سے پچھلے جمعہ تک اور تین روز زیادہ اور جو خطبے کے وقت کنکریان ٹٹولا کیا تو اُسنے بیہودہ کام کیا م ابوہریرہ
١١ من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطاياه من جسده حتى تخرج من تحت اظفاره مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسنے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اُسکے بدن سے گناہ نکل جاتے ہین یہانتک کہ ناخنون کے نیچے سے نکل جاتے ہین خ
١٣ ابوہریرۃ من توضأ فليستنثر ومن استجمر فليوتر بخاری مین روایت ہے ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ
پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو ڈھیلے لے تو چاہیے کہ طاق لے یعنی تین لے یا پانچ یا سات ق عثمان من توضأ نحو وضوئي
١٤ هذا ثم قام فركع ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفرله ما تقدم من ذنبه قاله حين توضأ ثلثا ثلثا
بخاری اور مسلم مین روایت ہے عثمان سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے مین نے یہ وضو کیا ہے پھر کھڑے ہو کر
دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھے اور اُسمین واہی تباہی خیال نکرے تو اُسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے یہ حدیث اُسوقت حضرت نے
فرمائی جب تین تین بار ہاتھ منہ دھوئے تھے حضرت نے ایک دن ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حق تعالی نماز نہین قبول کرتا
پھر وہ دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو سے دونا ثواب ملتا ہے پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہے اور
اگلے پیغمبرون کا خ سهل من توكل لي ما بين رجليه وما بين لحييه توكلت له بالجنة بخاری مین
٦٤ روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھسے ضامن ہوا اُسکا جو اُسکے دونون پیرون مین ہے یعنی حرام کاری نکرے اور جو ضامن
ہوا اُسکا جو دونون جبڑون مین ہے یعنی زبان سے جھوٹھ نہ بولے غیبت نکرے حرام مال نکھاوے تو مین اُسکے واسطے بہشت کا
ضامن ہوتا ہون ف یعنی دونون مقام سے ہوتے ہین جسنے انکو روکا بہشت کو پایا ق ابن عمر من جاء
٦٥ منكم الجمعة فليغتسل مسلم مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ پاوے وہ نہاوے خ عثمان
٦٦ من جهز جيش العسرة فله الجنة بخاری مین روایت ہے حضرت عثمانؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان
درست کردیگا تو اُسکے لیے بہشت ہے ف تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک مین مدینے سے سولہ دن کی راہ حضرت نے وہان کی لڑائی
کا ارادہ کیا اور سپاہیون کا سامان کچھ نہ تھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب حضرت نے اس لشکر کے سامان کرنے والے کو بہشت
کا وعدہ دیا اور ہتھیار پہننا پھر عثمانؓ نے لشکر کا سامان کردیا چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیان راہ خدا مین حاضر کین حضرت بہت
خوش ہوئے اور اشرفیان کو اپنے دامن مین اُچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمانؓ کو اب کوئی کام ضرر نکر سکیگا ق زيد بن
٧ خالد من جهز غازيا في سبيل الله فقد غزا ومن خلف غازيا في اهله بخير فقد غزا بخاری
مین زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو راہ خدا مین لڑنے والے کا سامان درست کردے تو بیشک وہ بھی غازی
٨ ہے اور جسنے غازی کے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کیا تو وہ بھی مقرر غازی ہے یعنی غازی کے برابر ثواب پاویگا خ ابو هريرة من حج فلم يرفث
ولم يفسق رجع كيوم ولدته امه بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے حج کیا اور اُسمین عورت سے صحبت کی بات کی اور نگناہ کیا نہ راہ مین کسی سے جھگڑا تو گناہون سے ایسا پاک ہوا کہ جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا تھا
نیک کام کرنے والے

تحفة الاخيار ترجمه مشارق الانوار

پاک ہو کر اپنے گھر ایسا پھر آتا ہے کہ جسدن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ف حاجی کو لازم ہے کہ حج کی راہ میں گناہوں سے بچے تا گھون
٦٩ کے ساتھ نہ لڑے تب گناہوں سے پاک ہو ھم سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ وَهُوَ يُرَى أَنَّهُ
كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبَيْنِ مسلم میں روایت ہے سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرف سے
حدیث کی روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹی حدیث ہے تو وہ دو جھوٹھون مین سے ایک جھوٹھا ہے ف دو جھوٹھے یعنی مسیلمہ
کذاب اور مختار یا اسود عنسی جنھون نے پیغمبری کا جھوٹھا دعوی کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک جھوٹھا وہ جسنے پہلے حضرت پر جھوٹھ باندھا دوسرا
جھوٹھا یہ کہ اس جھوٹھی حدیث کو روایت کرتا ہے جان بوجھ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہین واہی تباہی حدیثین نقل کیا کرتے
ہین جنکی کچھ اصل نہین مسلمان کو لازم ہے کہ حدیث مین بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث کو سچا جانے جو حدیث کی معتبر کتابون
٧٠ مین ہے اسکو ملے جیسے کہ یہ کتاب مشارق الانوار ہے کہ سب علماے اہل سنت اسکو بہت صحیح جانتے ہین م عُثْمَانُ مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُومَةَ
فَلَهُ الْجَنَّةُ مسلم مین روایت ہے حضرت عثمان سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رومہ کا کنوان کھدا کر درست کردے اسکے لیے بہشت ہے ف
رومہ مین ایک کنوان تھا مدینے مین حضرت جب مدینے مین آئے تو وہان میٹھا پانی سوائے اس کنوین کے نہ تھا اور وہ کنوان بگڑگیا تھا تو حضرت
٧١ نے اسکے درست کرا دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا حضرت عثمان نے اسکو بنوا دیا م اَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ
سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ مسلم مین ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو یاد کرلے دس آیتین سورۂ کہف کے
٧٢ سرے کی سو وہ دجال کے فتنے سے بچا ق ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ بخاری
اور مسلم مین روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھاوے تو وہ ویسا ہی
ہوگیا جیسا اسنے کہا دین یعنی جو جھوٹھی قسم اسطرح کھاوے کہ مین نے اگر ایسا کیا ہو یا کرون تو وہ شخص نصرانی ہے یا یہودی یا ہندو
٧٣ تو جیسی اسنے قسم کھائی ویسا ہی ہوگیا ق ابْنُ مَسْعُودٍ مَنْ حَلَفَ عَلَى مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ
عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ
بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کا
مال ناحق قسم کھا کر لیویگا خدا سے ملیگا اور وہ اسپر نہایت غضبناک ہوگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا ٹھکانا
قرآن شریف سے پڑھ کر بتلایا یعنی جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹی قسمین کھا کر تھوڑا سا مال دنیا کا لیتے ہین انکا حصہ
آخرت مین کچھ نہین اور خدا ان سے بات نہ کریگا اور رحمت سے انکی طرف نہ دیکھیگا دن قیامت کے
٧٤ نہ کریگا اور انکو گناہ کی مار ہے ق اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ وَلْيَفْعَلِ
الَّذِي هُوَ خَيْرٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو قسم کھاوے کسی
بات کے سوا اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے پھر کرے اسکو جو بہتر ہو ف ایک
قسم کھائی کہ مین اپنے غلام کو آزاد نہ کرونگی پھر اس قسم کھانے سے پچتائی حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ
تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر پچتاوے وہ پہلے کفارہ دے پھر اس بات کو کرے اور یہی

قَدِيرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قَبْلَهُ صَلوٰةً
ست اللهم اغفر لی تک
ہوگی لا الہ الا اللہ سے آخر
ملک ہے اور اسی کو سب
گناہ سے بچاؤ اور بندگی پر طاقت
فَاسْتَمِعْ وَانْصِتْ

۷۵ نزدیک کفارہ دنیا قسم توڑنے کے بعد چاہیے **ق** ابوهريرة من حلف فقال في حلفه باللات والعزى فليقل لا اله الا الله بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزی کی قسم کھاوے تو چاہیے کہ اُسکے بعد لا اله الا الله کہہ لے **ف** لات اور عزی عرب مین دو بت تھے کہ کافر انکی قسمین کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو بموجب عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتون کی قسم کھا جاتے تو حضرت نے اُسکا علاج یہ بتلایا کہ کلمہ پڑھ لیا کرین تو کفر کا شبہہ دور ہو جائے

۷۶ **ق** ابن عمر وابوهريرة من حمل علينا السلاح فليس منا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اُٹھاوے وہ ہمسے نہین **ف** یعنی جو مسلمانون سے لڑے وہ کامل مسلمان نہین

۷۷ **م** جابر من خاف ان لا يقوم من اخر الليل فليوتر اوله ومن طمع ان يقوم اخره فليوتر اخر الليل فان صلوة اخر الليل مشهودة وذلك افضل مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ڈرے کہ مین پچھلی رات کو نہ اُٹھ سکونگا تو اُسکو چاہیے کہ اول رات عشا کے ساتھ وتر پڑھ لے اور جسکو پچھلی رات اُٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو پچھلی رات پڑھے اسواسطے کہ پچھلی رات کی نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہی

۷۸ **م** ابوهريرة من خرج من الطاعة وفارق الجماعة فمات مات ميتة جاهلية ومن قاتل تحت راية عمية يغضب لعصبة او يدعوا الى عصبة او ينصر عصبة فقتل فقتلة جاهلية ومن خرج على امتي يضرب برها وفاجرها ولا يتحاشى من مؤمنها ولا يفي لذي عهدها فليس مني ولست منه مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو امام کی تابعداری سے نکل گیا اور جسنے مسلمانون کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مرگیا تو کفر کی موت موا اور جو لڑا اندھا دھند جھنڈے کے تلے غصے ہوا تو برادری کے واسطے نہ خدا کے لیے لوگون کو پکارا یا تو برادری کے واسطے مدد کی تو برادری کی راہ سے نہ خدا کے واسطے پھر وہ اس حالت مین مارا گیا تو اُسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانے پر کمر باندھکر نکلا مارنے لگا نیک و بد کو نہ ایمان دار کو چھوڑا نہ قول والون یعنی مطیع الاسلام لوگون سے قول پورا کیا نہ تو وہ میرا ہی نہ مین اُسکا

ق ابوهريرة من دخل دار ابي سفيان فهو امن ومن القى السلاح فهو امن ومن اغلق بابه فهو امن **قاله** يوم فتح مكة بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا کہ جو ابوسفیان کے گھر مین گھس رہا وہ پناہ مین ہی اور جسنے ہتھیار پھینک دیے وہ پناہ مین ہی اور جسنے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ پناہ مین ہی **ف** جب حضرت دس ہزار کا لشکر لیکر مکہ فتح کرنے کو چڑھ گئے تو ایک دن فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس کے وسیلے سے ابوسفیان راہ مین مسلمان ہوئے حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان اپنی نام آوری کو بہت چاہتا ہی کچھ ایسا کیجیے کہ مکے مین اُسکا نام ہو جائے تب حضرت نے مکے مین یہ فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر مین ہی وہ پناہ مین آیا **م** ابوهريرة من دعا الى الهدى كان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا ومن دعا الى ضلالة كان عليه من الاثم مثل اثام من تبعه لا ينقص ذلك من اثامهم شيئا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خلق کو نیک کام کی طرف بلاویگا تو اُسکو ثواب ملیگا برابر انکے ثواب کے جو نیک کام مین اُسکے تابع ہونگے اور بتلانے والیکا ثواب کرنے والون کے ثواب کو نہ گھٹاویگا یعنی دونون کو پورا ثواب ملیگا یہ نہوگا کہ کچھ بتانے والے کو ملے کچھ کرنے والونکو اور جو گمراہی

کی طرف لوگون کو بلاوے تو اُسپر اتنا گناہ ہوگا جتنا اُسکے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنے والیکا گناہ کرنے والونکے گناہ
۸۱ کو نہین گھٹا ویگا یعنی دونون کو برابر برابر گناہ ہوگا ص ابو مسعود عُقبۃ بن عمرو الانصاری مَن دَلَّ عَلیٰ خَیرٍ فَلَہٗ مِثلُ اَجرِ فَاعِلِہٖ
مسلم مین ابو مسعود انصاری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کسی کو بتلاویگا تو اسکو کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا
ف مثلاً ایک شخص نے کسی کو نماز سکھائی تو جبتک وہ نماز پڑھے جائیگا جتنا ثواب پڑھنے والے کو ہوگا اتنا بتانے والے کو ہوگا یا کسی
محتاج کو کوئی سفارش کرکے کچھ کہین سے دلاوے تو جتنا ثواب دینے والے کو ہوگا اتنا سفارش کرنے والے کو اسی طرح سب نیک
۸۲ کام ق ابن عباس مَن رَاٰی مِن اَمِیرِہٖ شَیئاً یَکرَھُہٗ فَلیَصبِر عَلَیہِ فَاِنَّہٗ مَن فَارَقَ الجَمَاعَۃَ فَمَاتَ فَمِیتَتُہٗ جَاھِلِیَّۃٌ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے سردار سے کوئی بری بات دیکھے تو اُسپر صبر کرے
سو بیشک یہ بات ہی کہ جو جماعت کو چھوڑیگا اور مریگا تو اسکی موت بطور کفر ہی ف یعنی جس سردار کے ساتھ امامت کی بیعت
کی ہو تو اسکے ظلم اور بری باتون پر صبر کرنا چاہیے اسلام کی ترقی اسی پر موقوف ہی آپس مین پھوٹ ڈالنا کافرون کا کام ہی مسلمانون
۸۳ کو ہرگز درست نہین ق ابن عباس مَن رَاٰی مِنکُم رُؤیَا فَلیَقُصَّہَا اُعَبِّرُھَا لَہٗ کَانَ یَقُولُ لِاَصحَابِہٖ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگون مین جسنے خواب دیکھا ہو وہ
۸۴ بیان کرے مین اسکی تعبیر کہون ص ابو سعید مَن رَاٰی مِنکُم مُنکَراً فَلیُغَیِّرہُ بِیَدِہٖ فَاِن لَّم یَستَطِع فَبِلِسَانِہٖ فَاِن لَّم
یَستَطِع فَبِقَلبِہٖ وَذٰلِکَ اَضعَفُ الاِیمَانِ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین سے بری
بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیے کہ اسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے اور جو ہاتھ سے بگاڑنے کی طاقت نرکھتا ہو تو زبان سے اسکی برائی
لوگون کے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نہ کہ سکے تو اسکو دل مین برا جانے اور دل مین برا جاننا بہت بودا ایمان ہی یعنی
خلاف شرع کام کو اگر دل مین بھی برا نجانے تو اسمین کچھ بھی ایمان نہین ف ایکبار مروان نے اپنی حکومت مین خطبہ عید کی نماز سے
پہلے پڑھا تو ایکشخص نے اُسسے کہا کہ تو بدعت کرتا ہی خطبے کو نماز سے پہلے پڑھتا ہی اُسنے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے نکرونگا تو ابو سعید
صحابی نے کہا کہ اُسنے اِس حدیث پر عمل کیا جو مینے حضرت سے سنی یعنی جو خلاف شرع بات کو دیکھے تو اسکو منع کردے اس حدیث
سے صاف معلوم ہوا کہ سب اماتون پر بقدر قدرت فرض ہی کہ خلاف شرع باتون سے لوگون کو منع کرین خواہ ہاتھ سے خواہ
زبان سے خواہ دل سے بعضے علمانے کہا ہی کہ ہاتھ سے روکنا حاکمون کا کام ہی زبان سے عالمون کا دل سے عوام خلقت کا ص
۸۵ ابو سعید وابو قتادۃ الحارث بن ربعی مَن رَاٰنِی فَقَد رَاَی الحَقَّ بخاری مین ابو سعید اور ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا اُسنے سچ مچ دیکھا ف یعنی اسکو واہی تباہی خواب نہ سمجھے اسواسطے کہ شیطان میری صورت
۸۶ نہین بن سکتا ق ابو ھریرۃ مَن رَاٰنِی فِی المَنَامِ فَسَیَرَانِی فِی الیَقظَۃِ اَو لَکَاَنَّمَا رَاٰنِی فِی الیَقظَۃِ لَا یَتَمَثَّلُ الشَّیطَانُ
بی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو وہ مجکو جاگتے دیکھے گا
یا اُسنے مجکو جیسے جاگتے دیکھا شیطان میری صورت نہین بن سکتا ف اس حدیث کے راوی کو اسمین شک ہی کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ
مجکو جاگتے مین دیکھے گا یا یہ فرمایا کہ جیسے اُسنے جاگتے دیکھا جاگتے مین دیکھے گا اُسکے دو معنی ایک یہ کہ قیامت مین دیکھیگا دوسرے
۸۷ یہ کہ یہ بات حضرت کی زندگی تک تھی ایسین ق ابو ھریرۃ مَن رَاٰنِی فِی المَنَامِ فَقَد رَاٰنِی فَاِنَّ الشَّیطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِی ص

لا يتمثل في صورتي بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو بیشک
اُسنے دیکھا اسواسطے کہ شیطان مجسا نہین بن سکتا اور حضرت بخاری مین یون ہے کہ شیطان میری صورت نہین بنسکتا ف
حضرت کو خواب مین دیکھنا اسی طرح اور پیغمبرون کا سچ ہے اسمین کچھ شبہہ نہین ھ سهل بن حنيف من سأل الله الشهادة
بصدق بلغه الله منازل الشهداء وان مات على فراشه مسلم مین روایت ہے سہل بن حنیفؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو اللہ سے شہادت مانگے گا سچے دل سے تو اللہ تعالی اسکو شہیدونکے مرتبون پر پہونچا دیگا اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرا ہو ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہے ھ ابوهريرة من سأل الناس اموالهم تكثرا فانما يسأل جمرا فليستقل منه او ليستكثر
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون سے مال مانگے جمع کرنے کے لیے اور مالدار ہونے کے واسطے تو وہ
اُسکے حق مین چنگاریان ہین دوزخ کی چاہے چنگاریان کم کرے چاہے بہت ف فاقے مین سوال کرنا درست ہے جمع کرنے کے
واسطے نہین ھ صفية بنت ابي عبيد من سأل عرافا لم تقبل له صلوة اربعين ليلة مسلم مین روایت ہے صفیہ ابی عبید کی
بیٹی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نجومی یا فال دیکھنے والے سے کچھ غیب کی بات پوچھے تو اسکی نماز چالیس رات تک قبول نہوگی ف
غیب کی بات خدا کے سوائے کوئی نہین جانتا جسنے نجومی یا رمال یا شگونیے یا فال والے سے کچھ پوچھا اسکے ایمان مین خلل ہے
ھ ابوهريرة من سبح الله في دبر كل صلوة ثلثا وثلثين وحمد الله ثلثا وثلثين وكبر الله ثلثا وثلثين فتلك
تسعة وتسعون وقال تمام المائة لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير غفرت له
خطاياه وان كانت مثل زبد البحر مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ
کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور تینتیس بار اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے بار ہوے اور سو کی گنتی پورے کرے کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير تو اسکے گناہ بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہون ھ انس من سره ان يبسط له
في رزقه وينسأ في اثره فليصل رحمه مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اسکی روزی
کشادہ ہو اور زندگی اسکی بڑھائی جائے تو اپنے قرابتی لوگون کی خبرگیری کرے ف طول عمر کا یہ مطلب کہ وہ نیکنام مرتا تک
رہے یا اسکی نیک اولاد ہو کہ اسکے واسطے دعاے مغفرت کرے اسکی روح کو ثواب پہونچا وے برادر پروری فرض ہے اسکے درجے
ہین یعنی اگر محتاج ہین تو اسکے کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہین تو اور طرح سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے
ملے ھ ابو قتادة الحارث بن ربعي من سره ان ينجيه الله من كرب يوم القيمة فلينفس عن معسر او يضع عنه
مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا اسکو قیامت کی سختیون سے نجات دے تو چاہیے
کہ محتاج قرضدار کو فرصت دے قرض مانگنے مین جلدی نکرے یا قرض معاف کردے سب یا تھوڑا ف ابوهريرة من سره
ان ينظر الى رجل من اهل الجنة فلينظر الى هذا قال له رجل قال دلني على عمل اذا عملته دخلت الجنة
قال تعبد الله لا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة المكتوبة وتؤدي الزكوة المفروضة وتصوم
رمضان فقال والذي نفسي بيده لا ازيد على هذا شيئا ابدا ولا انقص منه بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو خوشی سے چاہے جنتی مرد کو دیکھنا تو اسکو دیکھے یہ بات حضرت نے اس مرد کے حق مین فرمائی

جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجھکو وہ کام بتلائیے جسکے کرنے سے مین بہشت مین جاؤن حضرت نے فرمایا کہ تو اللہ کی بندگی کر کسی کو اسکا
شریک مت ٹھہرا اور نماز فرض پڑھا کر اور فرض زکوۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر پھر اس مرد نے کہا اُس پاک ذات کی
قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اپنی طرف سے فرض جانکر نہ اسپر کچھ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا **ف** اس حدیث مین حج کا ذکر نہین فرمایا
۹۵ تو اس شخص پر حج فرض نہوگا یا یہ سبب کہ حج عمر بھر مین ایک بار فرض ہوتا ہے نماز روزہ اور زکوۃ ہمیشہ فرض ہے **خ** ابو ذرؓ و ابو ھریرۃؓ
مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا اِلَى الْجَنَّةِ بخاری مین ابوذر اور ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اُسکی برکت سے اُسپر بہشت کی راہ آسان کر دیگا **ف** یہ بہشت کی بشارت طالب العلم
اور دیندار عالمون کے حق مین علم دین تفسیر حدیث فقہ ہے اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث مین کام آوے جیسے علم صرف نحو فصاحت بلاغت وغیرہ
۹۶ بھی علم دین مین داخل ہے جو نیت خالص ہو **م** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین سلمہ بن اکوع رضؓ
۹۷ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باغی ہو کر ہمپر تلوار کھینچے یعنی مسلمانون پر تو وہ ہمارے طریقے پر نہین **م** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا
يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ لَا اَدَّاهَا
حضرت نے فرمایا جو سُنے کسی کو کہ گم ہوئی چیز مسجد مین تلاش کرتا ہے تو اُس سے یون کہے کہ خدا کرے تیری چیز تجھکو نہ ملے مسجدین اسواسطے
نہین بنین کہ گم گئی چیز کو اُسمین تلاش کیجیے **ف** یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین دنیا کے کامون کے لیے نہین **م**
۹۸ جَرِيرٍ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهُ وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ
شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ
اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام مین اچھے طریقے کی تو
اُسکو اُسکا ثواب ملیگا اور جو اُسکے بعد اُس طریقے کو کیے جاوینگے انکا ثواب بھی اُسکو ملیگا بدون اس بات کے کہ انکا ثواب کچھ گھٹے
یعنی دونون کو علیحدہ علیحدہ پورا ثواب ملیگا اور جو اسلام مین راہ نکالے گا بُرے طریقے کی تو اُسکو اُسکا گناہ ہوگا اور جو اُسکے بعد
اُس بُری راہ پہ چلینگے انکا بھی گناہ اُسی کی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھ اُنکے گناہون سے گھٹے یعنی دونون کو علیحدہ
علیحدہ پورا عذاب ہوگا **ف** حضرت مسجد مین بیٹھے تھے کچھ محتاج لوگ آئے حضرت نے لوگون سے کچھ اُنکے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمر
اُٹھے یا ایک انصاری صحابی اُٹھے اور مٹھی بھر درم اُنکے واسطے لائے جب لوگون نے اُنکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج
غرض محتاجون کا اچھی طرح کام ہوگیا تب حضرت نے فرمایا کہ جو نیک راہ نکالے اُسکو دوہرا ثواب ہے اپنے کرنے کا اور رواج دینے کا
خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ کہ جس چیز کی شرع مین خوبی ثابت ہے اُسکو جو کوئی رواج دیگا تو اُسکو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی
خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمر سے اُسوقت اُسکی راہ نکلی اور یہ مطلب نہین کہ جسکی شرع مین کچھ اصل ثابت
۹۹ نہو اُسکو لوگ اپنے دل مین اچھا سمجھکر رواج دین اور اس حدیث کو اپنی نکال عبث پر دلیل پکڑین **م** عَائِشَةَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ
وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مسلم مین عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورے کے دن یعنی
محرم کی دسوین تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے **ف** اول عاشورے کا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض
۱۰۰ ہوا تو عاشورے کا نہ رہا مستحب ہے حدیث مین آیا ہے کہ اُسکے روزے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہین **خ** اِبْنِ عُمَرَ مَنْ شَرِبَ

ف ثواب ترویج امر نیک شرعاً محمود است و عذاب ترویج مقبوح شرعی ۱۲

الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منہا حرمہا فی الاخرۃ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا
مین شراب پیئیگا اور بدون توبہ کیے مرجائیگا وہ آخرت مین بہشت کی شراب سے بے نصیب رہیگا ھ ابوسعید من شرب النبیذ
منکم فلیشربہ زبیبا فردا او تمرا فردا او بسرا فردا مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین
کوئی شیرہ پیئے تو چاہیے اکیلی چیز کا پیئے خواہ صرف منقی کا خواہ صرف پکی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا ف عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو چوبہ
کرنے بھگو رکھتے اسکا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہی سو حضرت نے دو دو چیز کے ملانے سے منع کیا اسواسطے کہ دو کے ملنے سے
نشہ جلد ہوجاتا ہی بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام ھ ام سلمۃ من شرب
فی اناء من ذہب او فضۃ فانما یجرجر فی بطنہ نارا من جہنم مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جسنے سونے چاندی کے برتن مین پیا اُسنے اپنے پیٹ مین غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ بھری ف چاندی سونے
کا زیور عورت کو درست ہی مرد کو نہین اگرچہ لڑکا ہو پر چاندی سونے کے برتن مین کھانا پینا عورت مرد دونون پر حرام ہی ق
ابوہریرۃ من شہد الجنازۃ حتی یصلی علیہا فلہ قیراط ومن شہدہا حتی تدفن فلہ قیراطان قیل وما القیراطان ۳
قال مثل الجبلین العظیمین بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جنازے پر آیا یہان تک کہ
نماز اُسپر پڑھی تو اسکو قیراط بھر ثواب ہی اور جو حاضر رہا یہان تک کہ دفن ہوچکا تو اسکو دو قیراط بھر ثواب ہی لوگون نے پوچھا یا حضرت
دو قیراط کتنے بڑے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے برابر ھ عبادۃ بن الصامت من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ ۴
علیہ النار مسلم مین عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا خدا کے
کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہی اللہ کا تو اللہ نے اُسپر دوزخ حرام کی ق عبادۃ بن الصامت ۵
من شہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسی عبد اللہ ورسولہ وکلمتہ القاہا
الی مریم وروح منہ والجنۃ حق والنار حق ادخلہ اللہ الجنۃ علی ما کان من العمل بخاری اور مسلم
مین عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین
اکیلا ہی کوئی اُسکا شریک نہین اور گواہی دے کہ محمد اُسکا بندہ ہی اور اُسکا پیغمبر اور گواہی دے کہ عیسی اللہ کا بندہ ہی اور اسکا پیغمبر اور اللہ *
کی بات سے بنا ہی جو مریم کی طرف ڈالی تھی یعنی صرف حکم خدا سے بنا اُسکا کوئی باپ نہین اور عیسی اللہ کی بنائی روح ہی اور گواہی دے کہ
بہشت اور دوزخ سچ مچ ہی خدا اُسکو بہشت مین لیجائیگا کیسے ہی اُسکے کام ہون ف یعنی جس مسلمان کے عقیدے قرآن اور حدیث کے
موافق درست ہوئے وہ مقرر بہشتی ہی نیک کام اُسکے ہون یا بد خواہ حق تعالی اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اُسکے سب گناہ
معاف کردے خواہ بقدر گناہ دوزخ مین پڑکے بہشت مین جاوے مسلمان سدا دوزخ مین نہ رہیگا آخر اُسکو نجات ہی کلمے کی برکت
سے ھ ابوہریرۃ وابو ایوب من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدہر مسلم مین ۶
ابوہریرہؓ اور ابو ایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے رمضان کے روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے جسکو شش عید
کہتے ہین تو اُسنے گویا برس روز کے روزے رکھے ف سبب اسکا یہ کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین اور شرع مین ایک نیکی کا ثواب
دس گنا ہی تو چھتیس دن کا دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہین ق ابوسعید من صام یوما فی سبیل اللہ بعد اللہ وجہہ عن ۷

النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ یعنی جہاد اور حج مین ایک روزہ
١٠٨ رکھیگا خدا اُسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالیگا ق اَبُوْمُوْسٰی مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین ابوموسی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دونون ٹھنڈے وقت یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھیگا وہ بہشت ... فجر کو نیند غالب ہوتی ہی عصر کو
خرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہین تو اسواسطے ان نمازون کا زیادہ ثواب ... ف اس سے یہ نہین نکلتا کہ اُنکے سوا ے
١٠٩ اور نماز کی حاجت نہین اسواسطے کہ جب آدمی نے ایسے سخت وقت کی نماز پڑھی تو آسان ... روزہ اور زکوۃ پڑھیگا م عُثْمَانُ مَنْ صَلَّی
الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا ... بخاری مسلم مین حضرت عثمانؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تو اُسنے ... کی راہ آسان کر دیگا یعنی اور جسنے صبح کی نماز جماعت مین
پڑھی تو اُسنے جیسے تمام رات تہجد کی نماز پڑھی ف روایت ہی کہ حضور ... اور حدیث مین نماز تہجد کی خوبیان فرماتے تھے اسمین بعضے
لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم محنتی لوگ ہین دن بھر محنت مزدوری کرتے ہین ہم سے نہین ہوسکتا کہ ہم شب بیداری کرین تو حضرت
١١٠ نے اُنکے حق مین یہ حدیث فرمائی م جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ
بِشَیْءٍ فَاِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَیْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلٰی وَجْهِهِ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ مسلم مین جندب
بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان مین آگیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا تمکو ڈھونڈھے کسی
بات مین اپنی امان کے سبب سے یعنی صبح کے نمازی کو کسی طرح چھیڑو وہ خدا کی امان مین ہی سو بیشک خدا جسکو اپنی پناہ دینے کے سبب سے
ڈھونڈھتا ہی پکڑ لیتا ہی یعنی اُسکا گنہگار کسی طرح بچ نہین سکتا پھر اُسکو اوندھا منھ کے بل دوزخ مین ڈال دیتا ہی ف یعنی صبح نیند اور
غفلت کا وقت ہی تو اُسوقت اُٹھکر نماز پڑھنا دلیل ہی اُسکے سچے ایمان کی اسواسطے خدا نے اُسکو اپنی پناہ مین لیا اور اُسکے ناحق رنج دینے
١١١ والے کو دوزخ کا وعدہ کیا م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ هِیَ خِدَاجٌ هِیَ خِدَاجٌ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑھے جسمین الحمد کی سورت نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہی وہ ناقص ہی وہ ناقص ہی
ف جب ابوہریرہؓ نے یہ حدیث روایت کی تو کسی نے کہا کہ اگر ہم امام کے پیچھے ہون تو الحمد کسطرح پڑھین تو کہا اپنے دل مین پڑھ لیا
کرو مینے حضرت سے سنا ہی فرماتے تھے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے بیچ آدھا آدھا بانٹا ہی سو جب بندہ کہتا ہی کہ الحمد للہ
رب العالمین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری خوبیان بیان کین اور جب کہتا ہی کہ الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری
تعریف کی اور جب کہتا ہی مالک یوم الدین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہی کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین تو اللہ
فرماتا ہی کہ یہ میرے واسطے ہی اور بندے کے واسطے بھی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے پھر جب کہتا ہی اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ بات صرف بندے ہی کے واسطے ہی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے ف
امام شافعی کہتے ہین کہ الحمد پڑھنا نماز مین فرض ہی اسی حدیث کی دلیل سے امام اعظمؒ کی طرف سے یہ جواب ہی کہ اگر الحمد پڑھنا فرض
١١٢ ہوتا تو الحمد کے چھوڑنے سے نماز بالکل باطل ہو جاتی ناقص نہ کہلاتی اُسکے ترک سے ناقص ہونا دلیل ہی واجب ہونے کی خ اَنَسٌ مَنْ صَلّٰى
صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ
بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑھے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرف منھ کرے اور ہمارا حلال کیا

جانور کہا وے سو وہ ایسا مسلمان ہی کہ جسکے واسطے اللہ اور اُسکے رسول کی پناہ ہی سو اللہ کا قول و قرار نہ توڑو اُسکی دی امان مین یعنی
اُسکو کچھ تکلیف نہ دو خدا کا قول نہ توڑو اُسکی پناہ دیے ہوئے کو کچھ طور **ف** یہود اور نصاری کی نماز مین رکوع نہین قبلہ اُنکا اور ہی اور
مجوس مسلمان کا حلال کیا جانور نہین کہاتے تو جسنے ہمارے قبلے کی طرف رکوع والی نماز پڑھی اور مسلمان کا ذبیحہ کہایا تو اُسنے وے باطل
دین چھوڑے تو وہ مسلمان ہوا اب اُسکو رنج دینا درست نہین **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا مسلم مین ۱۸
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجپر ایک بار درود پڑھیگا خدا اُسپر دس بار رحمت کریگا **ف** درود پڑھنے کا ثواب بیحساب ہی
اور حدیث مین حضرت نے فرمایا ہی کہ قیامت کی مصیبتون مین جب لوگ گرفتار ہونگے تو مین اول اُنکو بخشاؤنگا جو مجپر بہت درود پڑھا کیے
خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْہِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے مین ۷
نماز پڑھے تو اُسکو چاہیے کہ دونون کھونٹ جدا جدا کرے یعنی اگر لنبا کپڑا ہی تو ایک کھونٹ سے ستر چھپاوے دوسرے کھونٹ کو مونڈھون پر ڈالے
اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو اُس سے ستر ہی چھپاوے اور نماز پڑھے **خ** اُمِّ حَبِیْبَۃَ مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ سَجْدَۃً تَطَوُّعًا بُنِیَ لَہٗ ۱
بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ بخاری مین حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنت نماز پڑھے ہر دن بارہ رکعت اُسکے لیے بہشت مین گھر
بنایا جائیگا **ف** مراد ان رکعتون سے رات دن کی معمولی سنتین ہین دو فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی **خ** عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ ۱۶
مَنْ صَلّٰی قَائِمًا فَھُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰی نَائِمًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ
بخاری مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کھڑے نماز پڑھی وہ بہتر ہی اور جسنے بیٹھے پڑھی اُسکو کھڑے کا آدھا ثواب ہی
اور جسنے لیٹے نماز پڑھی اُسکو بیٹھے کا آدھا ثواب ہی **ف** یہ حدیث اُس بیمار کے حق مین ہی کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہی لیکن اگر چاہے تو
تکلیف اٹھا کر کھڑے بھی پڑھ لے اور لیٹے فرض پڑھتا ہی لیکن تکلیف سے بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہی تو ایسے بیمار کو آدھا ثواب ہی اور جس بیمار
سے کسی طرح اٹھا بیٹھا نجاوے اُسکا ثواب پورا ہی بیٹھے پڑھے یا کھڑے اور بعضون کے نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہی **خ** اِبْنُ ۱۷
عَبَّاسٍ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَۃً فَاِنَّ اللّٰہَ مُعَذِّبُہٗ حَتّٰی یَنْفُخَ فِیْھَا الرُّوْحَ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ فِیْھَا اَبَدًا بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اُسپر عذاب کرتا رہیگا یہان تک کہ وہ اُسمین جان ڈالے اور جان
ڈالنا اُس سے کبھی نہو سکیگا یعنی تو عذاب بھی موقوف نہوگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا بہت بڑا گناہ ہی اسواسطے
کہ یہ کام خدا کا ہی تو تصویر بنانے والا گویا در پردہ خدائی کا دعوی کرتا ہی دوسرا سبب یہ کہ تصویر سازی بحر بت پرستی کی لیکن درخت
اور پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہی **م** اِبْنُ عُمَرَ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَہٗ حَدًّا لَمْ یَاْتِہٖ اَوْ لَطَمَہٗ فَاِنَّ کَفَّارَتَہٗ اَنْ یُّعْتِقَہٗ ۱
مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو بے کیے حد مارے خواہ حرام کاری کی خواہ شراب پینے کی اُسکو
یا طمانچہ مارے تو اُسکا کفارہ یعنی اوتارا یہ ہی کہ اُسکو آزاد کرے **ف** غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہی امام اعظم اور امام شافعی کے
نزدیک فرض نہین **م** اَنَسٌ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَنْ طَلَبَ الشَّھَادَۃَ صَادِقًا اُعْطِیَھَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْہُ مسلم مین انس اور معاذ بن جبل سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مانگے خدا سے شہادت کو سچے دل سے تو اُسکو شہادت کا ثواب دیا جاویگا اگرچہ اُسنے شہادت نپائی
ف معلوم ہوا کہ نیت خالص کو دین مین بڑا دخل ہی **ق** سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ مَنْ ظَلَمَ قِیْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ طَوَّقَہُ اللّٰہُ مِنْ سَبْعِ ۱
اَرَضِیْنَ بخاری مین سعید بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لیگا تو خدا اُسکے گلے مین سات طبق زمین کا

١٢١ طوق ڈالیگا ھم ثوبان مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ مسلم میں ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیمار کو
پوچھیگا وہ ہمیشہ بہشت کے باغچے سے میوے چنے گا ف بیمار کا پوچھنا مسلمان کا حق ہے حضرت کی سنت ہے لازم ہے کہ بیمار کے پاس تھوڑا بیٹھے زیادہ
١٢٢ اُسکو نہ لگاوے اور دعاے خیر کرکے چلا آوے خ انسؓ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ
بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو لڑکیوں کو اپنی ہوں یا بیگانی پالیگا یہانتک وے جوانی کو پہونچیں تو قیامت
میں وہ شخص آویگا میرے ساتھ اسطرح ملا ہوا اور حضرت نے اپنی انگلیاں ملائیں ف یعنی جیسے انگلیاں آپس میں خوب ملی ہیں
کچھ فرق نہیں ویسے ہی لڑکیوں کا پالنے والا بھی قیامت میں میرے ساتھ ملا ہیگا زہے قسمت جسنے لڑکیوں کو پالا اور حضرت سے ملا
١٢٣ ھم ابو ہریرۃ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو خوشبودار گھاس یا پھول دیا جاوے سو اُسکو نہ پھیرے لے لیوے اسواسطے کہ ہلکا احسان ہے اور خوشبودار چیز ہے ف
یعنی خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہیں کہ اُسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کیوں
١٢٤ رد کرے ھم عقبۃ بن عامر مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیر
١٢٥ لگانا سیکھے پھر اُسکو چھوڑ دے وہ ہماری راہ پر نہیں ف یعنی تیر لگانا جہاد کا سبب ہے تو اُسکا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہے خ عائشۃ
مَنْ عَمَّرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو آباد کرے زمین کو جسکا
١٢٦ کوئی مالک نہیں تو وہی مالک کے لائق ہے یعنی پھر اُس زمین کا کوئی دعوی نہیں کرسکتا ہے ھم عائشۃ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ
أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جسپر ہمارا حکم نہیں تو وہ کام مردود ہے
ف اس حدیث سے بدعت جڑ پیڑ سے اُکھڑ گئی یعنی جس جس کام میں حضرت کا حکم نہو خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہے مسلمان
١٢٧ محمدی کو اُس سے بچنا چاہیے ق ابو ہریرۃ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد میں آیا کریگا تو خدا اُسکے واسطے مہمانی طیار
١٢٨ کریگا بہشت میں ہر صبح شام ھم ابن عمر و ابو ہریرۃ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا مسلم میں عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو ہمسے یعنی مسلمانوں سے دغابازی کریگا وہ مسلمانوں میں نہیں ف ایکبار حضرت بازار میں گئے ایک گیہوں کے ڈھیر
ہاتھ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اُسکا پوچھا اُسنے کہا کہ یا حضرت پانی سے بھیگ گیا ہے حضرت نے فرمایا کہ بھیگے گیہوں اوپر کیوں
١٢٩ نہ رکھے کہ سب لوگ دیکھتے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغابازی کرے دھوکھا دے وہ مسلمان نہیں ھم ابن عمر مَنْ فَاتَتْهُ
صَلوٰةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی عصر کی نماز جاتی رہے
١٣٠ تو جیسے اُسکے جورو لڑکے اور مال چھن گیا ھم ابو ہریرۃ مَنْ فَرَّجَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی مشکل آسان کردے دنیا کی مشکلوں
١٣١ سے تو اللہ اُسکی مشکل آسان کردیگا قیامت کی مشکلوں سے ق ابو موسی الاشعری مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا
فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ بخاری اور مسلم میں ابو موسی اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسواسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا
ہو وہ راہ خدا کا غازی ہے ف ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے واسطے لڑتے ہیں نام کے واسطے لڑتے ہیں

ترجمہ مشارق الانوار

عزت کے واسطے لڑتے ہین سوان مین سے خدا کی راہ کا لڑنے والا کون ہی تب حضرت نے یہ فرمایا کہ جسکی یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب
ہو وہ اللہ کی راہ مین ہی خ أَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ بخاری مین روایت ہی ابوہریرہؓ سے ۱۳۲
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہے کہ مین بہتر ہون یونس پیغمبر سے وہ جھوٹھا ہی ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جو شخص اپنے تئین
حضرت یونس سے بہتر جانے یعنی یون سمجھے کہ حضرت یونس اپنی قوم کی تکلیف دینے پر نہ صبر کر سکے اور بے حکم خدا کے وہان سے
چلے گئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید ہوئے تو مین اُن سے صبر مین بہتر ہون تو وہ شخص جھوٹا ہی اسواسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہین ہو سکتا
دوسرا یہ مطلب کہ حضرت کو حضرت یونس سے بہتر کہے حالانکہ ہمارے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہین سو اسکو حضرت نے
از راہ انکسار منع کیا یا حضرت اس بات سے ڈرے کہ مبادا نادان لوگ مجکو افضل کہتے کہتے کہین یونس کو برا نہ کہنے لگین اور کافر ہو وین
جیسے یہودیون نے حضرت موسی کی بڑائیان کرنے کرنے حضرت عیسی کو برا کہا اور کافر ہو گئے م سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مَنْ قَالَ ۱۳۳
حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ
رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو موذن
سے اذان سنکر یون کہے کہ مین بھی گواہی دیتا ہون کہ سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی کوئی اسکا شریک نہین اور
محمد اللہ کا بندہ ہی اور اسکا رسول مین راضی ہون اللہ کی مالکی اور محمد کی پیغمبری سے اور مسلمانی کے دین سے تو اسکے گناہ بخشے جائینگے
خ جَابِرٌ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا نِ الْوَسِيلَةَ ۱۳۴
وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا نِ الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین جابرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا یعنی اللہم سے وعدتہ تک پڑھے تو اسکو قیامت مین میری شفاعت ہوگی یعنی
حضرت اسکو بخشا دینگے اس دعا کے یہ معنی کہ ای خدا اس پوری پکار اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب دے محمد کو وسیلہ اور بڑائی اور پہنچا
اسکو سراہے مکان پر جسکا تو نے اُس سے وعدہ کیا ہی پوری پکار یعنی ثواب کی تاثیر مین پوری ہی سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک
اسکا حکم موقوف نہوگا وسیلہ بہشت مین بہت ایک عمدہ مکان ہی کہ وہ خاص حضرت کے واسطے ہی مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ
جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دینگے کسی کی سفارش نکر سکینگے اسوقت ہمارے حضرت
دیر تک خدا کے سامنے سجدے مین جا پڑینگے پھر لوگون کو بخشا ئینگے اسکا نام مقام محمود ہی ق أَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ۱۳۵
وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ
مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام سبحان اللہ وبحمدہ سو بار
پڑھا کریگا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عبادت نہ لاویگا مگر وہی شخص جو پڑھا کیا ہو اسی کی طرح یا اُس پر کچھ پڑھے
یعنی اسکے پڑھنے والے کے برابر وہی شخص ہی جو سبحان اللہ وبحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہوگا اسکے سوا اور کوئی اسکے برابر نہین
سبحان اللہ کیا رتبہ ہی سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑھنے کا ق أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ
بخاری اور مسلم مین ابو ایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار پڑھیگا تو اسکا ثواب اُسکے برابر

ہوگا جسنے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد سے آزاد کیے معنی اسکے یہ کہ نہین کوئی سواے خدا کے لائق بندگی کے وہ اکیلا ہی کوئی اسکا شریک
نہین اسی کو بادشاہی ہی اور اسی کو سب خوبیان اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی **ف** غلام کوئی ہو اسکے آزاد کرنے مین ثواب ہی لیکن حضرت
اسمعیل کی اولاد ذات مین سب سے افضل ہی تو انکے آزاد کرنے مین زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے کلمۂ توحید کی فضیلت اور حضرت
١٣٧ اسمعیل کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ
وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ
اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کلمۂ توحید کو ایکدن سو بار پڑھے تو اسکو دس غلام آزاد کرنے کے
برابر ثواب ملیگا اور سو نیکیان اسکے لیے لکھی جاوینگی اور سو برائیان اسکی مٹائی جاوینگی اور اسدن شام تک اسکو شیطان سے
پناہ رہیگی اور اس سے بہتر کوئی نہین مگر جسنے کہ اس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ وبحمدہ کو ایک دن مین سو بار پڑھا کریگا اسکے
١٣٨ گناہ چھیل ڈالے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین برابر ہون یعنی اگرچہ بہت ہون معاف ہونگے **م** طَارِقُ بْنُ اَشْيَمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ مسلم مین طارق بن اشیم سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسنے زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہا اور جو چیز کہ سواے خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اس سے انکار کرے تو
اسکا مال اور خون حرام ہی اور اسکا حساب اللہ پر ہی **ف** یعنی جو مسلمان ہوا اسکا جان اور مال بچ گیا اور اگر اسنے مکر کیا
ہوگا اپنے بچنے کے واسطے تو خدا اسکو سمجھ لیگا یعنی دل کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی لا الٰہ الا اللہ پڑھنا ہی
اسلام کا حضرت کے وقت جو لا الٰہ الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی کہتا تھا قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور یہ اس
حدیث کا مطلب نہین کہ جو صرف لا الٰہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہی خواہ حضرت کو اور قیامت کو مانے یا نمانے اسواسطے کہ ایمان
١٣٩ اسکا نام ہی کہ دین کی سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ
احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتون
١٤٠ مین نماز پڑھیگا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا
غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ
الْاُوْلٰى شَيْءٌ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے
شب قدر مین جاگے گا اور نماز پڑھے گا تو اسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کے روزے
رکھے گا تو اسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور اقلیشی نے جسکی کتاب النجم تصنیف ہی اس حدیث مین من قام لیلۃ القدر کی جگہ من یقم
١٤١ لیلۃ القدر کو روایت کیا ہی لیکن مطلب دونون کا ایک ہی صرف لفظ کا فرق ہی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے مال کے واسطے یعنی اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہی
ف یہ حدیث بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو کی روایت سے ہی صرف مسلم کی علامت سہو ہی اور ابوہریرہ کی طرف اس روایت کی نسبت

خطا ہی ہمکا تب کی مصابیح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو مین کیا کرون
حضرت نے فرمایا کہ اپنے مال کو نہ دے پھر اُسنے کہا اگر وہ ہتھیار کرے اور لڑے حضرتؐ نے فرمایا کہ تو بھی اُس سے لڑ پھر اُسنے کہا بھلا اگر وہ مجھے مار ڈالے
حضرتؐ نے فرمایا کہ تو شہید ہوگا پھر اُسنے کہا کہ اگر مین اسکو مار ڈالون حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا دوزخی ہوا اُسوقت حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی کہ جو اپنے مال بچانے کے سبب سے مارا جائے وہ شہید ہی **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيْدٌ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین مارا گیا تو وہ شہید ہی اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد
یا حج مین اپنی موت مرگیا وہ شہید ہی اور جو وبا مین مرگیا وہ شہید ہی اور جو پیٹ کی بیماری سے مرگیا جیسے اسہال کی بیماری سے تو وہ
شہید ہی اور جو ڈوب گیا وہ شہید ہی **ف** مصابیح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے اصحاب سے پوچھا کہ تم شہید کسکو جانتے ہو اصحاب نے
عرض کی کہ جو راہ خدا مین منھ نہ موڑے اور مارا جاوے حضرتؐ نے فرمایا تو تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہونگے پھر حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی اور دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ جو آگ مین جلے اور جسپر دیوار گر پڑے اور جو عورت کہ لڑکا پیدا ہونے سے مر جاوے اور جو ذات الجنب
یعنی پانجر کے درد سے مرے اور جسکو سل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید ہی ہر چند اعلی رتبے کا وہی شہید ہی جو خدا کی راہ مین مارا جاوے لیکن ان
لوگون کو بھی شہیدون کی طرح کچھ ثواب آخرت مین ملیگا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن انکو غسل نہ دینا اور نماز نہ پڑھنا مثل شہید کے درست نہین
ق اَبُوْقَتَادَةَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مسلمان
جہاد مین کسی کافر کو مارے اور اُسکے مارنے کے گواہ بھی ہون تو اُسکے اسباب و ہتھیار کا مالک مارنے والا ہی **ف** امام اعظم کے مذہب مین
قاتل اسباب کو اُسوقت پاویگا کہ جب امام نے اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعی کے نزدیک امام کا حکم کچھ شرط نہین **خ** عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ
مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو قول قرار والے کو مار ڈالیگا وہ بہشت کی بو نہ سونگھیگا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم
ہوتی ہی **ف** معاہد اور ذمی اُس کافر کو کہتے ہین جو مطیع الاسلام ہوا اور امام نے اُسکو پناہ دی ہو اُسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہی قول کا
توڑنا کسی طرح نہین ہی **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهٗ كَذَا
وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الْاُوْلٰى وَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الثَّانِيَةِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مار ڈالیگا گرگٹ کو پہلی بار تو اُسکو اتنا اتنا ثواب ہی اور جو اُسکو دوسری بار مین ماریگا تو اُسکو اتنا اتنا ثواب ہی
مگر پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار مین ماریگا تو اُسکو اتنا اتنا ثواب ہی لیکن دوسری بار سے کم **ف** یعنی اول بار گرگٹ مارنے کا بڑا ثواب ہی
دوسری بار کم تیسری بار اُس سے بھی کم گرگٹ زہردار جانور اور موذی ہی تو جسنے موذی کو مارا تو اُسنے ایک خلقت کو آرام دیا ثواب پایا چاہیے
اور بخاری مین روایت ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے تھے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک کر بھڑکاتا تھا
اسواسطے اس بدذات کے مارنے مین ثواب ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِيٌّ مِمَّا قَالَ جُلِدَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو حرام کاری کا درون
کیے عیب لگا دیگا تو قیامت کے دن اُسکو کوڑے لگینگے اور اگر اُسنے حرام کاری کی ہوگی نہ لگینگے **ف** جو کسی کو حرام کا عیب لگا دے

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشکوٰۃ الانوار

اور جو اگر گواہ نہ لا سکے تو حاکم اُسکو اسّی کوڑے مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگاویگا تو دنیا مین نہ مارا جاویگا لیکن قیامت مین کوڑے کھاویگا

ق أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ. بخاری ١٤٧

اور مسلم مین عقبہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سورۂ بقر کی تمامی کی دو آیتین پڑھیگا یعنی آمن الرسول سے آخر تک

تو وے کفایت کرتی ہین یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہی اور برکت کا سبب ہی تو جسنے آمن الرسول پڑھا تو کافی ہی یا تہجد کے

کفایت کرتا ہی ق الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ ١٤٨

مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ بخاری اور مسلم مین ربیع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح سے روزہ رکھا ہو وہ اپنا روزہ پورا

رکھے اور جسنے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام کرے یعنی کچھ نکھاوے ف قریش مکے مین عاشورے کا روزہ رکھتے تھے

حضرت بھی رکھتے تھے جب مدینے مین حضرت آئے تو عاشورے کے روزے کا حکم کیا لوگون کو اور یہ حدیث فرمائی پھر جب رمضان

کے روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ فرض نرہا بعضے رکھتے تھے سنت جانکے اور بعضے ترک کرتے تھے ق أَبُو سَعِيدٍ

مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ فَلْيَرْجِعْ إِلَى مُعْتَكَفِهِ فَإِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ ١٤٩

بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر سو مین نے

مقرر شب قدر کو خواب مین دیکھا ہی اور مجکو دکھادیا ہی کہ مین سجدہ کرتا ہون پانی اور مٹی مین یعنی شب قدر وہ رات ہی جسمین پانی برسیگا

اور مین کیچڑ مین سجدہ کرونگا ف صحیح بخاری مین اُسکا پورا قصہ ابو سعیدؓ سے یون روایت ہی کہ ہم ایک سال رمضان مین شب قدر کے واسطے

دسوین تاریخ سے انیسوین تک حضرتؐ کے ساتھ مسجد مین اعتکاف بیٹھے تو حضرت نے بیسوین کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجکو معلوم ہوئی تھی

سو مین بھول گیا اب پچھلے دہے مین تلاش کرو طاق راتون مین اور مینے شب قدر کو دیکھا ہی کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کرتا ہون

سو جسنے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد مین آکر اعتکاف کرے ابو سعید کہتے ہین کہ اُسوقت آسمان پر کہین بدلی کا ٹکڑا بھی نہ تھا پھر

بدلی ہوئی اور یہان تک پانی برسا کہ حضرت کی مسجد کی چھت ٹپکی پھر حضرتؐ نے اُسی کیچڑ مین نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

شب قدر اکیسوین رات کو ہوئی تھی ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْ مِنْهُ الْيَوْمَ ١٥٠

مِنْ قَبْلِ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ

حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسپر کچھ مظلمہ ہو

اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اُسکی آبرو کا ہو یا کسی اور چیز کا یعنی جان مال کا تو چاہیے کہ آج اُسے بخشوا لیوے اُس دن سے پہلے کہ جس دن

نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام ہونگے تو اُسے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے جاوینگے اور اگر ظالم کے کچھ

بھی نیک عمل نہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لادے جاوینگے یعنے پھر اُن گناہون کو لادے سزا کے واسطے دوزخ مین جاویگا

ف گناہ دو قسم ہین خدا کے گناہ اور بندون کے گناہ سو خدا کے گناہ توبہ کرنے سے یا اُسکے فضل سے معاف ہو سکتے ہین اور

بندون کے گناہ بے اُنکے بخشے نہین معاف ہوتے تو جسکو قیامت کا ڈر ہو اُسکو لازم ہی جنکے قصور کیے ہون اُن سے معاف کرا لیوے

خواہ منت عاجزی کرکے خواہ روپیہ پیسا دے کے اگر گھر باغ کسی کا چھین لیا ہو یا کسی کی چوری کی ہو رشوت لی ہو دغا بازی سے

کسی کا مال دبا لیا ہو تو اُسکو پھیر دے اور اگر کسی کو مارا کوٹا ہو بے عزت کیا ہو تو اُسکو جس طرح ہو سکے راضی کرے زندگی کو غنیمت جانے

ما ابتنی ۹ تحفۃ الصفا ترجمہ مشارق الانوار

ابھی اُسکا علاج ممکن ہی قیامت مین کچھ تدبیر نہو سکیگی کہ وہان نہ مال پاس ہوگا نہ اسباب **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی زمین ہو تو چاہیے اُسمین کھیتی کرے یا چاہیے اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نہ لیوے تو اپنی زمین کو رہنے دے **ف** بخاری مین روایت ہی کہ مدینے کے لوگ زمین کو بٹائی پر دیتے تھے آدھا تہائی چوتھائی ٹھہرا لیتے پھر بانٹتے وقت جھگڑا ہوتا تھا تو حضرت نے اس بٹائی سے منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا مانگے دے یا زمین کو بےکھیتی رکھے یعنی بٹائی پر نہ دے

۱۵۲ اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعی اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک بٹائی پر زمین دینا درست ہی **خ** اِبْنُ عُمَرَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہیے تو اللہ کی کھاوے یا چپ رہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوا خدا کے کسی کی قسم نہین درست نہ قرآن کی نہ اپنے باپ دادا کی چنانچہ اور حدیث مین صاف منع

۱۵۳ کیا ہی **ق** اَنَسٌ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہو نماز سے پہلے تو چاہیے کہ پھر ذبح کرے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر مین نماز عید سے پہلے قربانی کرنا نہین درست اور چھوٹی

۱۵۴ بستیون مین جہان عید کی نماز نہوتی ہو وہان درست ہی اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا **م** سَبْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيُّ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاۤءِ اللَّاتِيْ تَمَتَّعَ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا مسلم مین سبرہ بن معبدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس کوئی عورت ہو اُن عورتون سے کہ جسنے متعہ کیا ہو تو اُسکو چھوڑ دے یعنی متعہ کرنا اب حرام ہوا **ف** متعہ اُسکو کہتے ہین کہ کسی عورت سے کہے کہ مین صحبت کے واسطے تجھسے متعہ کرتا ہون بدلے پانچ یا دس روپے کے دو روز یا سال بھر کے لیے سو اہل سنت وجماعت کے چارون مذہب مین متعہ حرام ہی اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالکؒ کی طرف نسبت کیا ہی سو اُسکو غلطی ہوئی ہی اسواسطے کہ امام مالکؒ کے موطا مین اور اُنکی فقہ کی کتابون مین متعہ کو صاف حرام لکھا ہی اور علماے محدثین کی یہ تحقیق ہی کہ متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہوگیا چنانچہ حضرت علیؓ سے موطا اور بخاری اور مسلم اور ترمذی مین اُسکی حدیث ہی دوسری بار جنگ اوطاس مین تین دن متعہ مباح ہوا پھر فتح مکہ مین قیامت تک کو حضرت نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم مین سلمہ بن اکوع سے اس حدیث کی روایت موجود ہی اور سب حضرت کے اصحاب کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہی صرف عبد اللہ بن عباس اول اُسکو درست کہتے تھے آخر کو جب اُنکو حدیثین پہونچین تو وے بھی حرمت کے قائل ہوئے چنانچہ ترمذی مین ثابت ہی اور حدیث اور فقہ کی کتابون سے متعہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو اب شیعہ کو اہل سنت کا الزام دینا محض بیجا ہی اُنکی بوجھ مین خلل ہی **ق** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ اَوْ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو کھلانے کے واسطے لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھ کو لیجاوے راوی کو شک ہی کہ پانچ چھ فرمایا کہ اُسکے سوا کچھ اور **ف** جب حضرت کافرون کے خوف سے مکہ چھوڑ مدینے مین آئے تو حضرت کے ساتھ اور اصحاب بھی آئے مال اسباب وطن مین چھوٹ رہا اصحاب صفہ کو زیادہ تر کھانے کی تکلیف ہونے لگی تب حضرت نے مدینے مین رہنے والون سے یہ فرمایا کہ جسکے پاس دو کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو ہمارے پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلاوے **خ** اِبْنُ عُمَرَ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ

بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کریگا تو خدا اسکا کام بنایا کریگا
ف یعنی آدمی ہر دم خدا کا محتاج ہی تو جو چاہے کہ خدا میرا مطلب پورا کرے اسکو لازم ہی کہ اپنے مسلمان بھائی کا مقدور بھر کام بناوے
۱۵۰ اور اسکے واسطے سعی سفارش کیا کرے ق جابرؓ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ
رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا کوئی شریک ہو خواہ گھر مین یا باغ مین تو اسکو
۱۵۱ بدون اطلاع شریک کے شرکت کی چیز کا بیچنا نہین درست پھر بعد اطلاع کے اگر شریک چاہیگا تو مول لیگا اور اگر نچاہیگا تو نہ لیگا ق
أَبُو سَعِيدٍ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ
لَا زَادَ لَهُ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس سواری زیادہ اونٹ ہو تو جسکے پاس اونٹ نہین ہی اسکو سواری
کے واسطے دے اور جسکے پاس کھانا پینا زیادہ ہو تو جسکے پاس کچھ کھانا پینا نہین ہی اسکو ف یہ حضرت نے سفر مین فرمایا تھا
۱۵۹ ق أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ مسلم مین اسماءؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ احرام کو کھول ڈالے ف حضرت ایکبار
سب لوگون کو لیکر حج کو گئے جب مکے مین پہونچے تب یہ حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ احرام باندھے رہے حج کر کے اتارے اور جسکے پاس قربانی
نہو وہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھ کے حج کرے لیکن حضرت کے ساتھ قربانی تھی تو حضرت عمرہ کر کے احرام
۱۶۰ باندھے رہے بعد حج کے احرام اتارا ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللَّهُ حَسِيبُهُ
وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے تو یون کہے کہ مین فلانے کو گمان کرتا ہون اور خدا ہی اسکو خوب جانتا
مین خدا کے سامنے کسی کو بے عیب نہین کہہ سکتا مجکو یہ گمان ہی کہ فلانا شخص ایسا ہی اور ایسا اگر اس بات کو سچ جانتا ہو تو کہے ف
حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرت نے فرمایا کہ تو نے اپنے یار کی گردن کاٹی یعنی وہ اپنی تعریف سنکر
بھول جائیگا اور آپ کو بہتر سمجھیگا تو خدا اس سے ناخوش ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تعریف کرنے کا طریقہ سکھایا یعنی اول
تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہین پھر اگر تعریف کرنا ضرور جانے یعنی اسمین کچھ فائدہ دین کا سمجھے تو جو باتین اسمین سچی سچی ہون انکو
اسطرح سے کہے کہ میرے گمان مین فلانا شخص دیندار ہی سچا ہی سخی ہی خوب آدمی ہی دوستی مین پورا ہی آگے اللہ جانے کہ وہ کیسا ہی اور دوسری حدیث
مین یون آیا ہی کہ جب مرد فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہی تو خدا غضب مین آتا ہی تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف کرنا زیادہ تر گناہ ہی اس
زمانے مین اکثر لوگون کی عادت ہی بے فائدہ تعریفین کرنے کی خصوصاً امیرون کے مصاحب خوش آمد سے کیا کیا خرافات بکا کرتے ہین جو کام
امیر کرے یا کوئی بات زبان سے نکالے خواہ اچھی خواہ بری تو خوش آمدی کہتے ہین ای سبحان اللہ کیا کہنا ہی یہ ارسطو کو بھی نہ سوجھی تھی
۱۶۱ جھوٹی تعریفون سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہین اور امیر کی خو بگاڑتے ہین ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ
بَعْدَهَا أَرْبَعًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین بعد جمعہ کے نماز پڑھا چاہے تو چار رکعتین سنت پڑھے
۱۶۲ اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور بعد جمعہ کے چھ رکعتون کی بھی روایت آئی ہی ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُتْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا،

پچھلے دن کا یعنی قیامت کا تو جب کسی کام میں حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ پوچھے یا قضیہ فیصل کراوے تو اسکو چاہیے کہ نیک بات کو بولے
یا چپ رہے ص فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم میں فضالہ بن عبید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونے کو نہ مول لے مگر برابر برابر وزن میں یعنی اگر چاندی
کے بدلے چاندی مول لے تو وزن میں دونوں برابر چاہییں اور اسی طرح سونے میں دونوں برابر ہوں اگر وزن میں کوئی بھی زیادہ ہوگا تو وہ
سود ہے ف مصابیح میں فضالہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر کی فتح میں سونے کی جڑاؤ ہنسلی بارہ اشرفی کو مول لی پھر جب اسکے جواہرات کو
١٦٤ اکھاڑا تو اسکا سونا وزن میں بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا میں نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی ص أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت
١٦٥ ہونے کا وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ بخاری اور مسلم
میں ابو ہریرہ سے ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آؤ بھگت کرے
یعنی خندہ پیشانی سے اسکو ملے مکان میں اتارے عمدہ کھانا ہو سکے تو کھلاوے اسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمان داری کا تین دن
تک حق ہے آگے اگر کریگا تو ثواب پاویگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو اپنے ہمسائے یعنی پڑوسی کی خاطرداری کیا کرے یعنی اسکا
کام کاج کر دے اسکو ناحق آزردہ نکرے اگر وہ اسکی دیوار پر کڑیاں یا چھپر رکھا چاہے تو منع نہ کرے غرض مقدور بھر اسکو رنج نہ دے
آرام پہونچاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے یا چپکا رہے یعنی بیفائدہ باتوں میں اپنی اوقات ضائع
١٦٦ نہ کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیاں جنمیں دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا انکا کہنا اور سننا دونوں منع ہیں ق
أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کسی پر رحم نکریگا تو اسپر خدا رحم
نکریگا ف ایکبار حضرت نے امام حسن کو پیار سے چوما تو ایک آدمی نے حضرت سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہیں میں کسی کو اسطرح پیار نہیں کرتا تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث میں یوں فرمایا ہے کہ جو لڑکوں پر رحم نکرے اور بڈھوں کا ادب نکرے وہ ہمارے گروہ میں نہیں
١٦٧ ق عُمَرُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
دنیا میں ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت میں نہ پہنیگا ف ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونوں ریشم ہوں جیسے اطلس اور کمخواب اور تافتہ سو عورتوں
کو درست ہے اور مردوں پر حرام لیکن بقدر سنجاف کے درست ہے اور جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا تو وہ مردوں کو بھی حرام نہیں جیسے
١٦٨ مشروع اور عکس اسکا حرام ہے م بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَهُوَ كَمَنْ غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَدَمِهِ
مسلم میں بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نردشیر کھیلا سو ویسا ہے جسنے اپنا ہاتھ ڈبویا سور کے گوشت اور خون میں ف نردشیر ایک
١٦٩ کھیل ہے چوسر کی طرح سو حرام ہے خواہ کچھ بدے یا نہ بدے اسی طرح سب کھیل منع ہیں کہ انمیں ناحق مال ضائع ہوتا ہے یا اوقات م جَابِرٌ
مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو اللہ سے ملا یعنی مرتے دم تک خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ جانتا تھا وہ بہشت میں جاویگا اور جو مرتے دم تک کسی چیز کو
خدا کا شریک جانا کیا تو وہ دوزخ میں پڑیگا یعنی جو خدا ہی کو مالک جانے گا وہ بہشتی ہے اور جو خدا کے سوائے کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک

١٧٠ سچا کیا وہ مشرک دوزخی ہی حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت اور دوزخ مین جانے کے کیا کیا سبب ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ع جابرؓ
مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسکو دو جوتے میسر نہون تو دو موزے پہنے اور جسکو تہبند میسر نہو پائجامہ پہنے ف یہ حاجیون کو فرمایا کہ جو احرام باندھے تو موزہ اور پائجامہ
١٧١ نہ پہنے اور جسکو نہ میسر ہو تو ناچاری مین درست ہی لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ پشت پا کھل جاوے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ لَمْ يَدَعْ
قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو روزے مین بہتان کرنا اور جھوٹی واہی تباہی باتین نچھوڑے اور انکے کام سے باز نہ آوے تو اللہ کو اسکے کھانے پینے چھوڑنے کی
کچھ پروا نہین ف یعنی روزہ رکھنے سے یہ غرض ہی کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو اور جب واہی تباہی قول و فعل کرتا رہا تو کھانے پینے
١٧٢ کے چھوڑ دینے سے یہ غرض حاصل نہوئی اگرچہ فرض گردن سے ادا ہوا لیکن بے لطف خ اَبُوْذَرٍّ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ
بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ بخاری مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو میری امت سے
اسطرح پر مریگا کہ خدا کے ساتھ کسی کو ساجھی نجانتا ہو تو وہ بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ حرام کاری اور چوری کی ہو ف یعنی مسلمان اگرچہ
گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ مین نہ رہیگا یا بعد سزا کے بہشت مین جاویگا یا بے سزا خدا کے فضل سے بہشت پاویگا
١٧٣ ف ہر صورت نجات ہی خاتمہ بخیر چاہیے ق عَائِشَةُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ بخاری اور مسلم مین
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ مرجاوے اور اسپر روزے ہون قضا نکر سکا ہو تو اسکی طرف سے اسکا وارث
روزہ رکھے ف امام شافعی کا یہی مذہب اور امام اعظم کے مذہب مین ہر روزے کے بدلے صدقۂ فطر کے برابر وارث مردے کی طرف سے
١٧٤ ادا کرے چنانچہ امام اعظم کی اور حدیث دلیل ہی مر اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهٗ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ
مِنْ نِفَاقٍ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اسطرح پر کہ نہ کبھی اسنے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا مین لڑنے کی
دل مین نیت کی تو وہ منافقون کے دہرے پر مرا ف یعنی جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافرون سے اللہ کے واسطے
لڑیگا اور اگر سامان نہوگا تو دل مین البتہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دل مین بھی جہاد کا کبھی خیال نکریگا معلوم ہوا کہ منافقون کی طرح
١٧٥ اسکا ایمان زبانی ہی ایمان کامل نہین ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوا کسی اور کو اسکا شریک
جانکر تو وہ دوزخ مین گیا ف یعنی جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اسکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ مشرک مقرر
١٧٦ دوزخی ہی م عُثْمَانُ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو مرگیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک یہ بات ہی کہ خدا کے سوا کوئی نہین جہان کا مالک لائق بندگی اور پوجنے کے وہ بہشت مین گیا
ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے مین جو اکثر عوام خلقت منہ سے لا الہ الا اللہ کہتے ہین اور بتون کو پوجتے ہین یا اولیا کی
کی قبرون کو سجدہ کرتے ہین مصیبت مین انکو نفع ضرر کا مختار جانکر پکارتے ہین وہ مشرک ہین کچھ مسلمان نہین اسواسطے کہ حضرت نے
اس حدیث مین صاف فرمایا کہ جو دل سے سوا خدا کے کسی کو مالک پوجنے کے لائق نہ سمجھے وہ بہشتی مسلمان ہی اور یہ نہین کہ زبان سے
تو کلمہ کہین اور مسلمانی کا دم مارین پھر شرک بھی کرین تو لازم ہی مسلمان کو کہ جیسا زبان سے کہے ویسا دل مین عقیدہ رکھے ویسا ہی

۱۷۷ کیا کیونکہ تب محمدی مسلمان ہوا ابو ہریرۃ من منح منحۃ غدت بصدقۃ وراحت بصدقۃ صبوحہا وغبوقہا
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دودھار اونٹ یا گاے یا بکری کسی کو دودھ پینے کو عاریت دیگا تو ہر روز اسکے
۱۷۸ صبح شام کے دودھ سے دو صدقے کا ثواب دینے والے کو ہوا کریگا عمر من نام عن حزبہ من اللیل او عن شیء منہ فقرأہ
ما بین صلوٰۃ الفجر وصلوٰۃ الظہر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
اپنے رات کے وظیفے سے سو گیا یعنی شب وظیفہ نیند کے سبب قضا ہو یا تھوڑا پھر اسنے صبح سے ظہر تک کسی وقت پڑھ لیا تو اسکا ثواب
ویسا لکھا جائیگا جیسا رات کا **ف** یعنی اسوقت میں کرنے سے اسکا ثواب نہ گھٹے گا پورا ملیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا پڑھنے
۱۷۹ کو بھی وقت بہتر ہی عائشۃ من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ بخاری میں حضرت عائشہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اسکو ادا کرے اور جسنے نذر مانی ہو خدا کے گناہ کی سو اسکو نہ کرے
ف یعنی نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج تو اسکا ادا کرنا واجب ہی اور اگر خلاف شرع کے نذر اور منت مانی ہو جیسے
مان باپ سے نہ بولنا دعوت قبول نکرنا قبروں پر جھنڈے نشان چڑھانا وہاں چراغان کرنا پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم میں لڑکوں کو
فقیر بنانا تعزیے کے سامنے رات بھر ایک پانوں سے کھڑے رہنا ڈھولوں بجا کر رت جگا کرنا اسی طرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہیں اول تو
۱۸۰ ان کاموں کی منت نمانے اور اگر انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نکرے **م** خولۃ بنت حکیم من نزل منزلا ثم قال اعوذ بکلمات اللہ
التامات من شر ما خلق لم یضرہ شیء حتی یرتحل من منزلہ ذلک مسلم میں خولہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اترے کسی منزل پر یہ دعا
پڑھے اعوذ سے خلق تک تو اس منزل میں کوچ کے وقت تک کوئی چیز ضرر نہ پہونچا سکے گی اس دعا کے یہ معنی کہ میں پناہ مانگتا ہوں کامل
خدا کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہی ہر بدی کی جو اسنے بنائی **ف** ایک منزل میں ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت مجکو بچھونے کاٹا تب حضرت
۱۸۱ نے یہ فرمایا **ق** ابو ہریرۃ من نسی وہو صائم فاکل او شرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ بخاری اور مسلم
میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو روزہ دار بھولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرے یعنی روزہ نہیں گیا خدا
نے اسکو کھلایا پلایا **ف** یعنی خدا نے اسکی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کریم ہی بھولے چوکے کو نہیں پکڑتا
ق عائشۃ من نوقش الحساب عذب بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے حساب میں
جھگڑا پڑا اسپر عذاب ہوا **ف** حضرت نے ایکبار فرمایا کہ خدا نے جس بندے سے حساب میں گرفت کی تو حضرت عائشہ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا قرآن میں فرماتا ہی کہ جن نیک لوگوں کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ہونگے انسے بھی آسان حساب ہوگا اور
آپ فرماتے ہیں کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب میں پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ نیکوں کو انکے نامۂ اعمال فقط دکھلا دیے جاوینگے انسے کچھ پوچھا
نجاویگا مگر جسکے حساب میں جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام کیوں کیا تھا اور فلانا کام کیوں نکیا تو وہ ضرور عذاب میں پڑا یعنی بندے کا یا ال پال
گنہگار ہی کیا طاقت ہی کہ جواب ہی کر سکے گا الٰہی بحق حضرت محمد مصطفےٰ ہمکو حساب میں نہ پکڑ تو محض اپنے کرم سے پار لگا دیو آمین **م** عمر ان المیت
یعذب ببکاء اہلہ علیہ بخاری میں عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مردے پر نوحہ ہوا تو اسپر عذاب ہوتا ہی نوحے کے سبب سے
ف کفار عرب کی عادت تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہمکو خوب رونا اور ہماری خوبیاں بیان کرنا تو اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ نوحے سے
عذاب ہوتا ہی یعنی جس نوحے کی میت نے وصیت کر جاوے اور دوسرا مطلب یہ کہ جسکے خاندان میں نوحہ کرکے رونے کی عادت ہو اور وہ منع نکرے تو

مرنے کے بعد جو اسپر نوحہ ہوگا تو اسپر اسکا عذاب ہوگا اس سبب سے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیون نہ منع کر گیا اور اگر بعد اسکے منع کرنے
۱۸۴ کے لوگ نہ مانین گے تو اسکا کچھ قصور نہین اسواسطے کہ خدا عادل ہے ایک گناہ دوسرے کی گردن پر نہین ڈالتا م جَرِیْرٌ مَنْ یُّحْرَمِ الرِّفْقَ یُحْرَمِ
الْخَیْرَ مسلم مین جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرمی سے بےنصیب ہوا وہ سب خوبیون سے بےنصیب ہا ف یعنی مسلمان کو
۱۸۵ لازم ہے کہ نرمی اختیار کرے اور اگر نرمی نہین تو کچھ بھی نہین جو ہر بات مین سختی کرے وہ آدمی نہین کتا ہے م اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ یَّدْخُلِ
الْجَنَّةَ یَنْعَمُ لَا یَبْؤُسُ وَلَا تَبْلٰی ثِیَابُهٗ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُهٗ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت مین جاویگا
۱۸۶ چین کریگا بےغم رہیگا نہ کبھی اسکے کپڑے گلینگے نہ جوانی اسکی مٹے گی یعنی سدا جوان ہی رہیگا بڈھا کبھی نہوگا خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا
یُصِبْ مِنْهُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہے تو اسپر کچھ مصیبت
ڈالتا ہے ف مسلمان کو لازم ہے کہ مصیبت سے نہ گھبرائے مصیبت کو خدا کا غضب نسمجھے اسکو خدا کا کرم جانے کہ مصیبت مین گناہ گھٹتے ہین
درجے بلند ہوتے ہین ہر دم خدا یاد آتا ہے آرام مین اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہے اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق مین بہتر ہوتی تو خدا
اپنے پیغمبرون پر اور نیک بندون پر نہ ڈالتا مصیبت مسلمان کے حق مین اکسیر ہے سونے چاندی کو جو کھرا کیا چاہے تو اسکو آگ سے
گلاتے ہین لیکن اس مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے آدمی کافر ہو جاے یا خدا کو بھولے اور اسکا گلہ کرے ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا
۱۸۷ یُفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا نیکی کیا چاہتا ہے تو اسکو دین مین سمجھ
۱۸۸ دیتا ہے شریعت کا بھید اسپر کھولتا ہے م اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ یَّسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَّسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ
اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ وَرِوَایَةُ الْقُضَاعِیِّ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰی اَخِیْهِ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار پر آسانی کریگا تو خدا اسپر دین اور دنیا مین آسانی کریگا اور
جو مسلمان کو کپڑا پہناویگا یا اسکے عیب چھپاویگا خدا اسکے عیب دین اور دنیا مین چھپاویگا اور خدا بندے کی مدد پر ہے جبتک بندہ
اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہے اور قضاعی کی روایت مین بجاے ستر مسلما کے ستر علی اخیہ آیا ہے لیکن دونون عبارت کا مطلب
۱۸۹ ایک ہے لفظ کا فرق ہے م جَابِرٌ مَنْ یَّصْعَدِ الثَّنِیَّةَ ثَنِیَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهٗ یُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جاویگا جسکا نام ثنیۃ المرار ہے اسکے گناہ گھٹائے جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے
گھٹائے گئے حضرت نبیا و مدینہ سے کو چلے راہ پر ایک ٹیلا آگے آیا جسکا ثنیۃ المرار نام تھا وہان کافر مسلمانون کے
مارنے کے واسطے چھپے بیٹھے تھے تب حضرت نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافرون کے دھمکانے کے واسطے چڑھ جاویگا اسکے گناہ معاف
ہونگے پھر سب اصحاب اسپر چڑھ گئے بنی اسرائیل حضرت یعقوب کی اولاد جو حضرت موسیٰ نبی کے ساتھ تھی انکو حکم ہوا تھا کہ کافرون کے
شہر کے دروازے مین داخل ہو تو تمھارے گناہ معاف ہون اسی قصے کو حضرت نے یہان یاد فرمایا **و من الاستفهامية**
یہان سے وہ حدیثین شروع ہوئین جنکے سرے پر من استفہامیہ ہے یعنی پوچھنے کی لفظ م اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا
قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ مِسْكِیْنًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ
اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِی امْرِئٍ اِلَّا
دَخَلَ الْجَنَّةَ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگون مین کون آج روزہ دار ہے ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ مین ہون

مصیبت کی علامت رحمت الٰہی است ۱۲

فضائل یاری و امداد مسلم ۱۲

یا رسول اللہ پھر حضرت نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج محتاج کو
کھلایا ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین نے پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج بیمار کو پوچھا ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین نے پھر پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسمین چارون کام ایک دن مین جمع ہوئے وہ بہشت مین گیا ف اس حدیث سے ابوبکر صدیق کا
کمال اور بہشتی ہونا ثابت ہوا ق جَابِرٌ مَنْ رَّجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِيْنَا قَالَهٗ حِيْنَ دَنَا مِنْ مَاءٍ مِنْ ۱۹۱
مِيَاهِ الْعَرَبِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہی جو ہمسے آگے بڑھ جاوے سو گرداگرد اسکے
چنکر حوض بناوے پھر آپ پانی پیے اور ہمکو پلاوے یہ حضرت نے فرمایا تھا جب عرب کے ایک پانی کے پاس پہونچے تھے ف حضرت
ایکبار لڑائی کرکے پھرے تھے ایک منزل پر پانی کم تھا اہل کر بچاتا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ کوئی آگے جاوے اور منڈھا ندھکر
حوض بناوے تو پانی اسمین جمع ہو چنانچہ ایک آدمی نے ویساہی کیا پھر حضرت نے اسمین وضو کیا اسکی برکت سے پانی بہت ہو گیا
سارے لشکر کا کام چلا ھو سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ يَعْنِيْ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالُوا ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ لَهٗ سَلَبُهٗ اَجْمَعُ ۱۹۲
مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے پوچھا کہ کسنے اس آدمی کو مار ڈالا یعنی کافرونکے جاسوس کو لوگون نے کہا سلمہ نے مارا ہی
حضرت نے فرمایا کہ اسکا تمام اسباب سلمہ کا ہی ف سلمہ سے روایت ہی کہ ہوازن ایک کافرون کی قوم تھی حضرت سے دغا کی تھی
اور لڑے تھے ایک روز انکا جاسوس خبر لینے کو حضرت کے لشکر مین آیا لوگون کے ساتھ کھانا کھا کر سب حال دریافت کرکے اپنے
اونٹ پر سوار ہو کے بھاگا مین نے اسکو دوڑکر پکڑا اور تلوار سے اسکو مار کر اونٹ کو مع اسباب لے آیا تب حضرت نے اسکا اسباب
مجکو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانون کے ملک مین بے امان آوے تو اسکا قتل کرنا درست ہی ق جَابِرٌ مَنْ لِّكَعْبِ ۱۹۳
بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہی کہ جو کعب
بن اشرف کو مار ڈالے بیشک اسنے بہت رنج دیا ہی اللہ اور اسکے رسول کو ف کعب بن اشرف یہودیون کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت
کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافرون کو حضرت کے ساتھ لڑنے کے واسطے جو تیپ لاتا تھا اسواسطے حضرت نے اسکے قتل کا حکم
دیا تھا تو محمد بن مسلمہ اور چند اصحاب اسکے قلعے مین جو مدینے کے پاس تھا گئے اور اسکو دم دے کر باہر لائے پھر محمد بن مسلمہ نے اسکا
سر کاٹکر حضرت کے پاس لا ڈالا حضرت بہت خوش ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اللہ اور رسول کو برا کہے اسکا قتل کرنا واجب ہی
وَاَنَسٌ مَنْ يَّاْخُذُ مِنِّيْ هٰذَا فَمَنْ يَّاْخُذُهٗ بِحَقِّهٖ يَعْنِيْ سَيْفًا فَاَخَذَهٗ اَبُوْ دُجَانَةَ قَالَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ مسلم مین انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجسے تلوار لیگا سو اسکو وہ لیوے جو اسکا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اس تلوار کو ابودجانہ
نے لیا یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا تھا ف جب احد مین لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھ مین لی اور فرمایا کہ
یہ تلوار کون لیگا سب لوگون نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکو وہ لیوے جو خوب گھس کر لڑے تب ابودجانہ نے
حضرت سے لیکر دشمنون کی صفون کے اندر پیر کے بدن اور لڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس چال کو خدا سواے جہاد کے اور کہین
دوست نہین رکھتا پھر ابودجانہ نے خوب تلوار کی یہان تک کہ لڑائی آخر ہوئی ھو اَنَسٌ مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ قَالَهٗ سَبْعَ
مَرَّاتٍ يَوْمَ اُحُدٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہی جو کافرون کو ہمارے اوپر سے ہٹاوے
یہ حضرت نے سات بار فرمایا جنگ احد مین ف احد ایک پہاڑ ہی مدینے سے تین کوس وہان حضرت سے لڑائی ہوئی مشرکین

کہ تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے پچاس تیرانداز ون کا عبداللہ بن جبیر کو سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر انکو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھ ہو تم یہان سے نہ ہٹیو جبکہ لڑائی ہونے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کافرون کا اسباب لوٹنے لگے تیراندازون نے بھی ارادہ لوٹنے کا کیا عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کہ تمکو یہان سے ہلنے کا حکم نہین لوگون نے نمانا لوٹنے مین گر ناکا خالی ہوگیا خالد بن ولید اسوقت تک مسلمان نہوئے تھے اسی ناکے سے لشکر اسلام مین گھس پڑے لڑائی بگڑ گئی حضرت پر کافرون کا ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوا اگلے دانتون پر پتھر لگا گر گئے اسوقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافرون کو ہٹاوے وہ بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافرون سے لڑکر شہید ہوئے پھر کافرون کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ جو انکو ہٹاوے وہ بہشت پاوے دوسرے صحابی نکلے اور لڑکر شہید ہوئے اسی طرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی

196 شہید ہوئے اور لڑائی آخر ہوگئی شکست انکی ہوئی جو حضرت پر فدا ہوئے ﴿عثمان﴾ مَنْ یَّشْتَرِیْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَیَکُوْنَ دَلْوُهٗ فِیْهَا کَدِلَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ بخاری مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہے کہ رومہ کے کنوین کو مول لیوے پھر اسکا ڈول اس کنوین مین ایسا ہو جیسے اور مسلمانون کے ڈول یعنی مول لیکر اسکو خدا کی راہ مین وقف کر دے کہ اپنی ملکیت مین نہ رکھے ف حضرت جب مکے سے مدینے مین آئے تو وہان سوا ایک کنوین کے میٹھا پانی نہ تھا سو وہ کنوان بگڑ گیا تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اس کنوین کو صاف کرا دے اسکو بہشت ملیگی حضرت عثمانؓ نے اپنا مال لگا کر اسکو صاف کروایا پھر ایک بار جو اتفاق کافرون نے مسلمانون کو پانی بھرنے سے روکا تب حضرت نے اسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمانؓ نے آٹھ ہزار

197 اور ایک روایت مین پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ مین اسکو وقف کر دیا ﴿انس﴾ مَنْ یَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَهٗ یَوْمَ بَدْرٍ فَانْطَلَقَ اِلَیْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہے جو دیکھ آوے ابوجہل کو کہ اسنے کیا کیا یعنی جیتا ہے یا مر گیا یہ فرمایا جسدن جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبداللہ بن مسعود گئے ف بدر ایک کنوین کا نام تھا مدینے سے تین منزل دوسرے سال ہجری کے اول اول اسلام کی لڑائی وہان ہوئی مشرکین مکہ ساڑھے نو سو تھے اور حضرت کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تھے تب کافرون کی شکست ہوئی تب حضرت نے فرمایا کوئی ابوجہل کی خبر لاوے تو عبداللہ بن مسعود اسواسطے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا ہے مرنے کے قریب ہے پھر عبداللہ نے اسکی داڑھی پکڑ کے ہلائی اسنے پوچھا کہ کس کی فتح ہوئی انھون نے جواب دیا کہ خدا اور رسول کی پھر سر اسکا کاٹ کر حضرت کے سامنے لا ڈالا حضرت شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا

الباب الثالث فی اِنَّ

198 دوسرے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّ ہے ﴿ابن عباس﴾ اِنَّ اَبَاکُمَا کَانَ یُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّةٍ کَانَ یَقُوْلُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِیْنَ کَانَ یُعَوِّذُهُمَا بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت جب امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمہارے باپ یعنی حضرت ابراہیم اسی طرح حضرت اسمعیل اور حضرت اسحق کے واسطے پناہ مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہون مین بوسیلہ اللہ کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہے ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے

199 ﴿ابن عمر﴾ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِیْهِ بَعْدَ اَنْ یُّوَلِّیَ الْاَبُ مسلم

مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہتر نیکوکاری اور نہایت سعادتمندی یہ ہی کہ آدمی اپنے باپ کے
آشنا دوستون کے ساتھ سلوک کرے باپ کے مرجانے کے بعد یا اُسکی غیبت مین ہو اَنَسٌ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِیْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِی الثَّدْیِ
وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَیْنِ تُکَمِّلَانِ رِضَاعَهٗ فِی الْجَنَّةِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہی
شیرخوارگی مین مرگیا اور اُسکے واسطے دو دائیان ہین بہشت مین دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہین ف حضرت ابراہیم آٹھوین
سال ہجری کے حضرت کی حرم سے جنکا ماریہ قبطیہ نام تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہوکر مر گئے شاید کوئی شبہہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا
حرم سے کیا لہٰذا اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ وہ مقرر میرا بیٹا ہی اور خدا کے نزدیک اُسکا ایسا رتبہ ہی کہ بہشت مین اُسکو دائیان دودھ
پلاتی ہین خ م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ یَرٰی اَبَاهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلَیْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے 1
فرمایا کہ قیامت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو دیکھینگے کہ اُسپر خاک دھول پڑی ہی سیاہی اُسکو لپٹی ہی ف بخاری مین
اسکا پورا قصہ یون ہی کہ جب قیامت مین حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آزر نام مشہور ہی عذاب مین گرفتار دیکھینگے تو کہینگے کہ مین
نے نہ کہا تھا کہ بت پرستی چھوڑ کر میرا کہنا مان تونے نہ مانا آزر کہیگا جو ہوا سو ہوا اب مین تمھارا کہنا مانونگا تب حضرت ابراہیم جناب الٰہی
مین عرض کرینگے کہ اے میرے رب تونے مجھسے وعدہ کیا ہی کہ مین تجھکو قیامت مین فضیحت نکرونگا اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہی کہ میرے
باپ کا یہ حال ہی خدا فرمائیگا کہ مین بہشت کو کافرون پر حرام کرچکا یعنی یہ ممکن نہین کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پھر حضرت ابراہیم کو
حکم ہوگا کہ اپنے پاؤن کے تلے دیکھو تو دیکھینگے کہ آزر خاک آلودہ جانور ہوگیا پھر فرشتے اُسکے پاؤن کو پکڑ گھسیٹ کر دوزخ مین
ڈال دینگے یعنی تبدیل صورت سے عار دور ہوئی کہ کوئی اُسکو نہ پہچانیگا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے ناتا رشتہ کچھ کام
٢٠٢ نہ آویگا سبحان اللہ جسکا ابراہیم خلیل اللہ سا بیٹا ہو وہ دوزخ مین پڑے ق عَائِشَةُ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ
٢٠٣ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگون مین زیادہ تر دشمن لڑاکا جھگڑالو ہی ج جَابِرٌ
اِنَّ اِبْلِیْسَ یَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَی الْمَاءِ ثُمَّ یَبْعَثُ سَرَایَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً یَجِیْءُ اَحَدُهُمْ فَیَقُوْلُ فَعَلْتُ
کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَیْئًا ثُمَّ یَجِیْءُ اَحَدُهُمْ فَیَقُوْلُ مَا تَرَکْتُهٗ حَتّٰی فَرَّقْتُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ امْرَاَتِهٖ فَیُدْنِیْهِ
مِنْهُ فَیَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہی پھر اپنے
لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہی سو اُسکے مرتبے مین زیادہ تر قریب وہ ہوتا ہی جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان اُنمین سے آکر کہتا ہی
کہ مین نے فلانا فلانا کام کیا یعنے فلانے سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہی کہ تونے کچھ بھی نہین کیا
پھر کوئی آکے کہتا ہی کہ مین نے فلانے کو نہ چھوڑا میان بی بی کی جدائی کرادی اُسمین اور اُسکی جورو مین تو اُسکو اپنے پاس کرلیتا ہی اور کہتا ہی کہ
ہان تونے بڑا کام کیا ہی تو میرا بہت پیارا ہی ف جورو خاوند کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے
اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو بے برکتی پھیلی اسواسطے شیطان کو یہ کام بہت پسند ہی مسلمانون کو اسمین احتیاط لازم ہی ایسا
نہو کہ غصے مین طلاق یا اُسکے مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جاوے اور پھر اولاد حرام سے پیدا ہو ق اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ
اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ بخاری اور مسلم مین ابوموسی اشعریؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت
کے دروازے تلوارون کی چھاؤن تلے ہین ف یہ راہ خدا مین لڑنے والون کو اور شہیدون کو بشارت ہی کہ غلبے مین واسطے

۲۰۵ راہ خدا میں اپنی جان قربان کرتے ہیں کیوں نہ بشت یا وین ھو انس۔ اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاكَ فِی النَّارِ قَالَہٗ لِرَجُلٍ سَاَلَہٗ اَیْنَ اَبِیْ
مسلم میں انس رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ میں ہو ایک آدمی نے پوچھا کہ میرا باپ کہاں ہو تب
حضرت نے یہ فرمایا ف اس آدمی سے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ میں ہو جب وہ غمگین ہو کر چلا تو حضرت نے اسکو بلایا پھر یہ فرمایا
کہ میرا باپ اور تیرا دونوں دوزخ میں ہیں تاکہ اسکے دل کو تسلی ہو جاتی تاکہ وہ یوں سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا تو
میں کیا چیز ہوں سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت میں اچھی بات سے معلوم ہوا کہ کافر دل کو مغفرت نہیں بعضے احادیث میں آیا ہو
کہ حضرت کی خاطر سے حضرت کے والدین کو حق تعالی نے قبر میں زندہ کیا سو وے ایمان لائے لیکن محدثین کے نزدیک وے احادیث صحیح نہیں
۲۰۶ واللہ اعلم ھو ابن عمر۔ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَی اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہو کہ حضرت
نے فرمایا کہ تمہارے ناموں میں بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہو ف یہ نام مقبول اسواسطے ہوئے کہ انمیں اپنی بندگی
اور خدا کی خدائی کا اقرار ہو اور عبد النبی بندہ علی مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہیں خدا کی بندگی چھوڑ کے بندوں کا بندہ ہونا ایماندار
۲۰۷ کو لائق نہیں ھو ابو ذر۔ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَی اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مسلم میں ابو ذر رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
بہت پیارا کلام بندہ کا خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہو یعنی پاکی ہو خدا کو خوبیوں کے ساتھ ف کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف
ہو ایک تو سب عیبوں سے پاک ہونا دوسرے سب خوبیوں کے ساتھ ہونا تو جب آدمی نے سبحان اللہ کہا تو اسکو سب عیبوں سے پاک جانا یعنی کبھی
اسکو موت اور زوال نہیں کھاتا نہیں پیتا نہیں سوتا نہیں تھکتا نہیں کسی سے ڈرتا نہیں کسی کا محتاج نہیں کوئی اسکا مددگار نہیں
اور جب الحمد للہ کہا تو اسکو سب خوبیوں سے سراہا یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہو سب چیز جانتا ہو ہر چیز کر سکتا ہو جہان کا تھامنے والا ہو جو چاہتا ہو کیا
جو چاہے سو کرے تو جسنے سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو وہ خدا کو سچا اسواسطے خدا کے نزدیک یہ کلام بہت پیارا ہو اور اسکے واسطے بہت بڑا
۲۰۸ بڑا ثواب ہو چنانچہ پہلے باب میں گذرا کہ جو اسکو سو بار صبح شام پڑھیگا قیامت میں اس سے کوئی افضل نہوگا ق ابو ھریرة۔ اِنَّ
اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّیْ جَآءَ الشَّيْطٰنُ فَلَبَّسَ عَلَيْهِ حَتّٰی لَا يَدْرِیْ كَمْ صَلّٰی فَاِنْ وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ
سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کو
کھڑا ہوتا ہو تو شیطان اسکے پاس آتا ہو پھر شبہ ڈالتا ہو یہانتک کہ اسکو نہیں یاد رہتا کہ کتنی پڑھیں تو جسکو ایسا
۲۰۹ دھوکا پڑے وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے ق ابن مسعود۔ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ
عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ يَكْتُبُ رِزْقَهٗ وَاَجَلَهٗ
وَعَمَلَهٗ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَوَالَّذِیْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ
فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتٰبُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا
ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتٰبُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اسکی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہو پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہو
پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہو پھر خدا اسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہو وہ اسمیں روح پھونکتا ہو اور چار باتوں کا
اسکو حکم ہوتا ہو کہ اسکی روزی لکھتا ہو یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اسکی عمر لکھتا ہو کہ کتنا جیئیگا اور اسکے عمل لکھتا ہو کہ کیا کیا کریگا اور

یہ لکھتا ہے کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بد بخت دوزخی ہوگا سو میں قسم کھاتا ہوں اُسکی جسکے سوا کوئی معبود نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اُسمیں اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہے یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اُسپر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ دوزخ میں اور اُسمیں سوا ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اُسپر غالب ہوتا ہے سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے ف اس حدیث میں انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان ہے عوام لوگ اسکا مطلب خصوصاً تقدیر کا بھید نہیں سمجھ سکتے اسکے بوجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت کیا چاہیے کہ جب خاتمے پہ مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور زہد کی پر گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہے کہ کیسا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نجاننا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہیں کہ جب خاتمہ پر بات رہی تو جوانی میں عیش کر لیا چاہیے ضعیفی میں توبہ کر لینگے سو شیطان نے انکو دھوکا دیا ہے اسواسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہاں سے یقین ہوا شاید جوانی میں موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے عاقل آدمی اگر غور کرے تو اسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہیں اسواسطے کہ مع شاید ہمیں
۲۱۰ نفس نفس واپسین بود الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس و شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین خ ابن عباس

اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جس کام پر تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کی مزدوری لینا اُسلئے زیادہ تر لائق ہے ف حضرتؐ کے اصحاب ایک گانوں میں گئے کسی نے اُنکی ضیافت نکی اُنکے زمیندار کو سانپ نے کاٹا جھاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہوا تو وے لوگ اصحاب کے پاس آکے کہ تم میں کسی کو منتر آتا ہے تو اسکو جھاڑدے ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہاں ہمکو منتر آتا ہے لیکن بغیر کچھ لیے ہم نہ پڑھینگے تمنے ہماری ضیافت نکی تیس بکریوں کا وعدہ ٹھہرا ابو سعید نے الحمد اُسپر پڑھی وہ فوراً اچھا ہو گیا تیس بکریاں لے آئے بعضے اصحاب نے اُنکے کھانے میں تامل کیا اور قرآن پر محنت لینا درست نجانا حضرتؐ کے روبرو یہ سب قصہ کہا حضرتؐ نے فرمایا کہ تمنے اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہے ان بکریوں میں ہمارا بھی حصہ لگاؤ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم ہو گیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھانے کی بھی محنت لینا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی کا اور پچھلے حنفی مذہب والوں کا ع عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَجَابِرٌ
۱۰ اِنَّ اَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ مسلم میں عمران بن حصین اور جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ آج تمہارا بھائی مر گیا اٹھو اُسکے جنازے کی نماز پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی مذہب اور اصحمہ اسکا نام تھا مسلمانوں سے حضرتؐ کا حال دریافت کرکے قرآن سنکر حضرتؐ کا بے دیکھے ایمان لایا مسلمانوں کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا جب وہ حبش میں مر گیا اُسی دن حضرتؐ نے مدینے میں خبر دی اور یہ حدیث فرمائی عیدگاہ میں صف باندھکر اُسکی نماز پڑھی یہ معجزہ ہے حضرتؐ کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق پڑی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا حنفی مذہب کہتے ہیں کہ یہ بات حضرتؐ کو خاص تھی شاید زمین الٹ گئی ہو اور دور نزدیک ہو گیا ہو اور ونکو غائب پہ نماز پڑھنا درست نہیں ع ابو ہریرۃ اِنَّ اَخْنَعَ اِسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہت بڑا کمبخت

نام خدا کے نزدیک اُس مرد کا نام ہے جسنے شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا ف سب بادشاہون کا بادشاہ خدا ہی ہے تیرے
٢١٣ بیچارے محتاج کو کیا شایان ہے کہ شاہنشاہ کہلاوے ق اَنَسٌ اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَاِنَّهُمْ قَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ
لَقِيْنَا فَرَضِيْتَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْكَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اصحاب سے کہ تمھارے
بھائی مارے گئے شہید ہوئے پھر ان لوگون نے وہان خدا سے عرض کی کہ خداوندا ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہونچا دے
کہ ہم تجھسے ملے سو تو ہمسے راضی ہوا اور ہم تجھسے راضی ہوئے ف کافرون کا ایک گروہ حضرت کے پاس آیا اور جھوٹا اسلام لایا
اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ اصحاب کو بھیجیے کہ ہمکو قرآن سکھلادین حضرت نے ستر قاری قرآن کے جو رات بھر نماز پڑھا کرتے
اور دن کو لکڑیان لاکر بیچتے آپ کی اتے اور محتاجون کو کھلاتے تھے انکے ساتھ کیے ان کافرون نے راہ مین دغا سے انکو شہید
کیا شہیدون نے بعد شہادت کے خدا سے عرض کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پہونچادے تو جبرئیل نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت
٢١٤ نے یہ حدیث اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس روز ان کافرون پر بد دعا کی ق جَابِرٌ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ عَمَلُ
قَوْمِ لُوْطٍ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف جسکا مجکو اپنی امت پر ڈر لگا ہو قوم لوط کے
کام کا یعنی لونڈے بازی کا امت مین پڑا ڈر ہے ف ابو داؤد مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
٢١٥ جب تم اغلام کرتے دیکھو تو دونون کو مار ڈالو ھ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اَدْنٰی اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ
يَغْلِيْ دِمَاغُهٗ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمترین دوزخیون مین سے
وہ شخص ہوگا کہ وہ آگ کی جوتیان پہنے ہوگا جس سے بھیجا ابلیگا ہانڈی کی طرح جوتون کی گرمی کے سبب ف آگے تیری بنیاد
٢١٦ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہ ہے تو سخت عذاب کو اسی پر قیاس کیا چاہیے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اَدْنٰی مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ
اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰی وَيَتَمَنّٰی فَيَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم لوگون مین کم سے کم بہشتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اس سے خدا کہیگا کہ
مانگ جو تیری آرزو ہو سو بندہ مانگیگا پھر دوسری بار مانگے گا پھر خدا فرمائیگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ ہان مانگ چکا جتنا
مانگنا تھا پھر خدا اُس سے فرمائیگا کہ لے ہمنے تجکو دیا جتنا تونے مانگا بلکہ اسکے ساتھ اتنا اور بھی ف ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہو کہ جتنا
٢١٧ مانگیگا اسکا دونا پاویگا تو بڑے بڑے مرتبے والون کو خدا ہی جانے کہ کیا کیا کچھ ملیگا ھ ابن مسعود اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ
طَيْرٌ خُضْرٌ تَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْاَوْلِيَاءُ وَاشْتَهَرَهٗ وَالرِّوَايَةُ اَنَّ اَرْوَاحَهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيْلُ
مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِيْ اِلٰی تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً
فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا قَالُوْا اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوْا مِنْ اَنْ يَّسْئَلُوْا قَالُوْا يَا رَبِّ نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا
حَتّٰی نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰی فَلَمَّا رَاٰی اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ شہیدون کی روحین سبز چڑیان ہین بہشت کے درختون کے میوے کھاتی ہین اولیشی نے اتنی ہی روایت کی ہے کم کرکے
اور پوری روایت یہ ہے کہ مقرر شہیدون کی روحین سبز چڑیون کے پیٹ مین ہین انکے واسطے عرش کے نیچے قندیلین لٹکی ہین

کھاتی پھرتی ہین بہشت مین جہان انکاجی چاہتا ہی اور رات کو اُنھین قندیلون مین آکر ٹھہرتی ہین سو انکے رب نے انکو دیکھا اور فرمایا
کہ بھلا کوئی چیز تو تمھارا جی بھی چاہتا ہی شہیدون نے کہا کس چیز کو ہمارا جی چاہے ہم تو اس چین مین ہین کہ بہشت مین کھاتے پھرتے
ہین جہان چاہتے ہین پھر خدا نے تین بار اسی طرح سے پوچھا جب شہیدون نے دیکھا کہ بدون کچھ مانگے نہین چھٹی تو کہا ای رب ہم
چاہتے ہین کہ ہماری روحین ہمارے بدنون مین پھر ڈالی جاوین تو ایکبار اور بھی تیری راہ مین مارے جاوین اور ٹکڑے ٹکڑے ہون پھر
جب خدا نے دیکھا کہ انکو اب کسی چیز کی ہوس اور آرزو باقی نہین رہی تو پھر اُنسے پوچھنا چھوڑا **ف** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی
کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن مین حق تعالی فرماتا ہی کہ شہیدون کو مردہ مت سمجھو وے زندہ ہین روزی پاتے ہین خوشیان
کر رہے ہین خدا کے فضل سے سو اس آیت کا کیا مطلب ہی اور شہیدون کا مفصل حال کیونکر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس
حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو یہ کہ روح فنا نہین ہوتی مرنے سے روح نہین مرتی دوسرے یہ کہ شہید مرتے ہوئے بہشت مین داخل
ہوتے ہین اور زندون کی طرح کھاتے پیتے اور ونکو یہ رتبہ حاصل نہین کہ وے قیامت مین بعد حساب کتاب کے بہشت مین جاوینگے
تیسرے یہ کہ بہشت بالفعل موجود ہی اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا چوتھے یہ بعد پیغمبرون کے شہیدون کے نہایت بڑے رتبے
۲۱۸ ہین **ثوبان** اِنَّ اِسْمِی مُحَمَّدٌ وَالَّذِی سَمَّانِی بِہٖ اَھْلِی مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہی
جو میرے لوگون نے میرا نام رکھا ہی **ف** ثوبان سے روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیون کا عالم آیا اُسنے کہا
السلام علیک یا محمد مین نے اسکو ڈھکیل دیا کہ بے ادبی سے نام کیون لیتا ہی یا رسول اللہ کیون نہین کہتا ہی تب حضرت نے یہ فرمایا
۲۱۹ کہ میرے لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہی یعنی کیا ہوا جو اُسنے میرا نام لیا سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ
اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ اللّٰہِ الْمُصَوِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
۲۲۰ کہ بیشک سب لوگون سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت مین تصویر بنانے والون کو ہوگا **ق** عَائِشَۃُ اِنَّ اَصْحَابَ
ھٰذِہِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ان تصویرون کے بنانے والون پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جنکو تمنے بنایا
ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ مین نے ایک چادر مول لی جسمین تصویرین تھین اسکو بطور پردہ دروازے پر لٹکایا تھا حضرت نے
جو اسکو دیکھا تو باہر کھڑے رہے گھر مین نہ آئے تو مجھکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی ہی تب مین نے کہا کہ یا رسول اللہ
مین توبہ کرتی ہون جس چیز سے کہ آپ کو ملال ہی تب حضرت نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہی مین نے کہا کہ مول لی ہی آپکے بیٹھنے کے واسطے
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مکان مین تصویرین ہون اُسمین جانا مکروہ ہی مسلمانون پر واجب ہی کہ
اپنے مکانون مین تصویرین نہ رکھین اور نفس بیان حدیث لیا گیا مین جو تصویرون مکان کو بتخانہ بناتے ہین اور اُسپر خدا کی لعنت برستی
۲۱ **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِہٖ
بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک مسلمانون مین بڑا گنہگار مسلمان وہ ہی کہ جسنے
وہ بات پوچھی کہ حرام نہ تھی پھر اُسی کے پوچھنے سے حرام ہو گئی **ف** مسئلہ پوچھنا دو قسم ہی ایک تو وہ ہی کہ اُسکی حاجت
پڑے اور وہ بات معلوم نہین تو دریافت کے واسطے پوچھے یہ تو درست ہی بلکہ اسکا حکم ہی کہ دریافت کرے دوسرے یہ کہ ناحق

بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یہ منع ہر سوالی کو حضرت نے منع کیا کہ ناحق بے حاجت باتین نہ پوچھا کرو شاید حلال چیز تمھارے
۲۲۲ پوچھنے سوال سے حرام ہوجاوے اور تم گنہگار ہو **عِمرانَ بْنِ حُصَیْنٍ اِنَّ اَقَلَّ سَاکِنِی الْجَنَّۃِ النِّسَآءُ** مسلم مین عمران بن حصینؓ
سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہشت کے رہنے والون مین عورتین بہت کم ہین **ف** یعنی بہشت مین مرد بہت ہین دنیا کی
۲۲۳ عورتین نہایت کم ہین اسواسطے کہ عورتون مین دینداری اور عقلمندی کم ہوتی ہر اور خاوندون کا کہنا کم مانتی ہین **خ اَنَسٌ اِنَّ**
اَقْوَامًا خَلْفَنَا بِالْمَدِیْنَۃِ مَا سَلَکْنَا شِعْبًا وَّلَا وَادِیًا اِلَّا وَھُمْ مَعَنَا حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ بخاری مین انسؓ سے روایت ہر
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کچھ لوگ ہمسے چھوٹ کر مدینے مین رہ گئے تھے پہاڑون کی اونچی نیچی راہ چلنے مین جو ہمکو ثواب ہوا ہمین وہ
بھی ہمارے ساتھ شریک ہین ناچاری انکو روکا تھا **ف** حضرت نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانون کے پاس سواری اور سفر کا سامان
نہ تھا وہ حضرت کے ساتھ نہ جاسکے ناچار ہوکر مدینے مین رہ گئے جب حضرت وہان سے پھرے تب راہ مین یہ حدیث فرمائی یعنے
اس سفر کی تکلیف مین جتنا ہمارے ساتھیون کو ثواب ہوا انکو بھی ہوا اسواسطے کہ وے دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری سے ظاہر
۲۲۴ مین چھوٹ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچی نیت کو دین مین بڑا دخل ہر **ق اَبُوْمُوْسٰی اِنَّ الْاَشْعَرِیِّیْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ**
اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِیَالِھِمْ بِالْمَدِیْنَۃِ جَمَعُوْا مَا کَانَ عِنْدَھُمْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْا بَیْنَھُمْ فِیْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ
بِالسَّوِیَّۃِ فَھُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْھُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ جب لڑائی مین
محتاج ہوتے ہین یا مدینے مین انکے جورو لڑکون کا کھانا کم ہوجاتا ہر تو ایک کپڑے مین جو انکے پاس ہوتا ہر یکجا کرتے ہین پھر ایک برتن
سے آپس مین برابر برابر بانٹتے ہین سو وے میرے طور پر ہین مین انسے راضی ہون **ف** اشعری ایک یمن کی قوم ہر جنمین ابو موسیٰ
اشعری اس حدیث کے راوی ہین انکی یہ حضرت نے عادت بیان کرکے پسند کی تاکہ اور لوگ بھی اسی طرح آپس مین اتفاق کرین
۲۲۵ **خ اَبُوْذَرٍّ اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ ھُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا** بخاری مین ابوذرؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو بہت مالدار ہین وہی قیامت مین ثواب سے مفلس ہین پر جسنے مال کو خرچ کیا اسطرح اور اسطرح اور اسطرح یعنی داہنے اور
بائین اور آگے سب طرف خوب دیا **ف** یعنی جس مالدار نے راہ خدا مین خوب دیا وہ البتہ بہت ثواب پاویگا اور جسنے بخیلی کی اور
۲۲۶ مال کو دبا رکھا وہ قیامت مین مفلس ہوگا نہ تو مال ہی پاس ہوگا نہ ثواب **خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ**
اِلٰی جُحْرِھَا بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹے گا مدینے کی طرف جیسے سانپ سمٹتا ہر اپنے
بل کی طرف [illegible] اکثر دنون کو وہان جانے کی حاجت ہی جبتک حضرت جیتے رہے تو مسلمان
ہر طرف سے دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر خلیفون کے وقت مین اسیطرح لوگ جایا کیے اور وہان بڑے بڑے عالم ہوا کیے ہر زمانے کے
لوگ علم سیکھنے کو جایا کیے پھر حضرت کی قبر مبارک کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہین غرض مسلمانون کو مدینے جانے کی ہمیشہ حاجت ہر
اور قیامت کے قریب کفر کا ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکون کے ایمان دار لوگ سب طرف سے سمٹ کر مدینے مین امام مہدی کے پاس جمع
۲۲۷ ہونگے تو جیسے ایمان نکلا تھا ویسا ہی سمٹ کر جاویگا **ق جَابِرٌ وَّعَائِشَۃُ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ**
بخاری اور مسلم مین جابر اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جس گھر مین تصویرین ہوتی ہین وہان فرشتے رحمت
۲۲۸ کے نہین جاتے **ف** جب رحمت کے فرشتے نہ آئے تو مقرر اس گھر مین برکتی پھیلے گی **ق اِبْنُ عُمَرَ وَعَائِشَۃُ اِنَّ التَّلْبِیْنَۃَ تُجِمُّ**

فُؤَادَ الْمَرِيْضِ وَتُذْهِبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو کا حریرہ مقرر بیمار کے دل کو راحت پہونچاتا ہی اور کچھ غم بھی کھوتا ہی ف تلبینہ بے چھنے جو کے آٹے کے حریرہ کا نام ہی دل
اور دماغ کو قوت دیتا ہی اور معدے کو مواد سے صاف کرتا ہی تو ناتوان بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادہ مین روایت
ہی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا معمول تھا کہ اہل ماتم کو جو کا حریرہ کھلاتی تھین تاکہ ٹھنڈک پڑے اور غم دور ہو ق النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ ۲۲۹
إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ
لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ أَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ أَلَا وَ
إِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ
وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حلال کھلا ہی اور حرام بھی کھلا ہی لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرفا ملتی ہوئین شبہے کی
چیزین ہین اُنکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہون سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر
حرام مین بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنے یعنی رکی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہی قریب ہی کہ کبھی رمنے کو بھی چرینگے جانور کہ البتہ
ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہی جان لو کہ خدا کا رمنہ اُسکی حرام کی ہوئی چیزین ہین جان رکھو کہ بیشک بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا
ہی جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہی ف یہ حدیث بڑے کام کی ہی
اسمین شریعت اور طریقت سب موجود ہی اُسکو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح پر ہین حلال اور حرام اور شبہہ دار جو
چیزین حلال ہین وے قرآن اور حدیث مین صاف کھلی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین جیسے کھیتی سوداگری مزدوری گائے بکری اونٹ
دودھ شہد میوے اور جو حرام ہین وے بھی مشہور ہین جیسے ناحق قتل شراب سور جوا حرامکاری چوری دغابازی جھوٹ اسی طرح
اور چیزین اُنکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بھی اور شبہہ دار چیز ہی یعنی کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہی اور حرام سے بھی جیسے کوئی
چیز کو تو اپنے گھر مین پاوے لیکن تجھکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی اور کی اُسکو بہت لوگ نہین جانتے سو اُسکا حضرت نے
قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہہ پڑے کہ یہ حلال ہی یا حرام ہی یا عالمون کا اُسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام
تو اُسکو چھوڑ دے ہرگز نکرے اسی مین دین کا بچاؤ ہی اسواسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو شبہہ والی چیزون مین آدمی
پڑا تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بھی گرفتار ہوجاتا ہی تقوی اُسی پرہیزگاری کا نام ہی کہ آدمی شبہون سے بچے پھر حضرت
نے فرمایا کہ تقوی فقط ظاہری کی صفائی کا نام نہین تقوی کا مقام دل ہی یعنی جب دل مین ایمان رچا اور اُسکی ناراضامندی کا
خوف جی مین سمایا تو آنکھ کان ہاتھ پاؤن سب خود بخود سنور جاتے ہین اسواسطے کہ دل بادشاہ ہی تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنی
حرص اور فسق و فجور اسمین جما تو سارا بدن بگڑا آنکھ رنڈیان گھورتی ہی کان غیبت اور باجون کی آواز عیش مین زبان لقمہ حرام پیٹ کو نہ پڑی
نہ موت کا کچھ غم ہی نہ قیامت کا کچھ ڈر الہی اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈال اور ان بلاؤن سے ہمکو نکال آمین ق ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ الْحَمْدَ
لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ قَالَهٗ حِيْنَ جَآءَهٗ ضِمَادُ بْنُ الْأَزْدِيِّ قَالَ

تحفة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

يَا مُحَمَّدُ اِنِّی اَرْقِیْ مِنْ هٰذِهِ الرِّیْحِ وَاِنَّ اللّٰهَ یَشْفِیْ عَلٰی یَدِیْ مَنْ شَآءَ فَهَلْ لَّكَ مسلم میں عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب خوبیاں اللہ کے واسطے ہیں ہم اُسکو سراہتے ہیں اور اُسی سے ہر کام میں مدد مانگتے ہیں
جسکو اُسنے راہ پر لگایا اُسکو کوئی نہیں بہکا سکتا اور جسکو اُسنے بہکایا اُسکو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ
کوئی لائق پوجنے کے نہیں خدا کے سوا وہ اکیلا مالک ہے کوئی اُسکا ساجھی نہیں اور بیشک محمد اُسی کا بندہ ہے اور اُسی کا پیغام
پہونچانے والا بعد اسکے یہ خطبہ حضرت نے اُسوقت فرمایا تھا جب حضرت کے پاس ضماد نام منتر والا آیا تھا سو اُسنے کہا تھا کہ
میں آسیب اور دیوانگی جھاڑنے کا منتر آتا ہے اور میرے ہاتھ سے خدا جسکو چاہتا ہے آرام دیتا ہے سو تجھکو بھی اگر خواہش ہو تو میں
تجھے جھاڑ دون ف ضماد ازدی یمن کا ایک شخص تھا جھاڑ پھونک میں اُسکو دخل تھا جب وہ مکے میں آیا تو مکے کے کافرون
سے اُسنے یہ کہا کہ معاذ اللہ محمد دیوانہ ہو گیا ہے کچھ آسیب کا اُسپر خلل ہے تو اُسکو اپنے منتر سے جھاڑ دو حضرت کے پاس آیا
اور منتر سے جھاڑنے کو پوچھا تب حضرت نے اما بعد تک خطبہ پڑھا بعد حمد اور نعت کے کچھ اور فرمایا چاہتے تھے
اُسنے حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھیے حضرت نے اُسکو دوبارہ پڑھا اُسنے کہا پھر پڑھیے حضرت نے اُسکو تین بار
پڑھا پھر ضماد نے کہا کہ میں نجومیون کی اور جادوگرون کے اور شاعرون کے بہت کلام سن چکا ہون ایسا عمدہ کلام تو میں نے
کبھی نہیں سنا واللہ اس کلام کی فصاحت کی سمندر کی طرح تھاہ نہیں ملتی یا حضرت اپنا ہاتھ بڑھائیے میں بیعت اور توبہ
۲۳۲ کرتا ہون پھر ضماد مسلمان ہوا سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑے گئے ع اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَةٌ
خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِیْهَا فَنَاظِرٌ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دنیا
میٹھی ہری بھری ہے اور خدا مقرر ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہے پھر تا کا کرتا ہے کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو ف یعنے
جیسے شیرینی دل کو اور سبزی آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہے ویسے ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر آدمی لوٹ پوٹ ہے اور خدا ایک
گروہ دنیا سے اُٹھا کر دوسرے گروہ کو وہان جانا ہے جانچنے کے واسطے پھر جو دنیا کے عیش و آرام میں پھنسا اُسنے دھوکا
کھایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی بیوفائی سوچا کہ اگلے لوگون پاس یہ کب رہی جو ہمارے پاس رہیگی پھر اُسکو لوگون کا
کھلونا جانکر اور یہان ہستی کا سوانگ سمجھکر اُسکے جال میں نہ پھنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دور اندیش ہوشیار ہے اور
اُسی کا نام دینداری حضرت نے ایکبار عصر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت تک جو ہونا تھا سو فرمایا جسکو یاد رہا سو یاد رہا اور جو
۲۳۳ بھولا سو بھولا بعد اسکے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان [illegible] اور دنیا کے پھندے سے نکلیں ع اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَأَ
غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ الدِّیْنُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَآءِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسلام
پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہو جیو مسافرون کو ف مطلب
یہ کہ اسلام اول اول بہت کم تھا کوئی اُسکا یار اور مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر میں کوئی نہیں پوچھتا پھر ہوتے
ہوتے اسلام سارے عالم میں پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جائیگا جیسے پہلے تھا تو
اسوقت کے مسلمان مسافرون کی طرح بے یار و مددگار رہ جاوینگے جیسا اسوقت میں کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہے
کوئی اُسکی نہیں سنتا ہے کافر تو ایک طرف کلمہ گو اُسکو ہنستے ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت میں اسلام پر مضبوط

۳ رہا اُسکو خوشی ہو جیو بہشت کی **ق** عایشة إنَّ الرَّجُلَ إذا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی جب قرضدار ہوا بات کہتا ہے تو جھوٹھ بولتا ہے اور قرضداروں سے وعدہ کرتا ہے تو پورا نہین کرتا **ف** حضرت نماز مین قرض سے بہت پناہ مانگتے تھے کسی نے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیون بہت پناہ مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ھ**

۴ اِبْنُ مَسْعُودٍ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہے یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے اور آدمی جھوٹھ بولا کرتا ہے یہانتک کہ بڑا جھوٹھا لکھا جاتا ہے یعنی جب آدمی کو سچ یا جھوٹھ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اُسمین کامل ہو جاتا ہے **ھ**

۵ اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک مدت دراز تک بہشتیون کے کام کیا کرتا ہے پھر اُسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہے اور بعضا آدمی مدت دراز تک دوزخیون کے کام کیا کرتا ہے پھر اُسکا خاتمہ بہشتیون کے کام پر ہوتا ہے **ف** یعنی خاتمے کا اعتبار ہے اول کامون پر کچھ اعتماد نہین تو علم و عبادت پر گھمنڈ نہ چاہیے **ق**

۲۳۶ اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم کی لفظ رحمن کی لفظ سے نکلی ہے پھر خدا نے اُس سے کہا کہ جسنے تجھسے میل رکھا اُس سے مینے میل رکھا اور جسنے تجھکو توڑا اُسکو مینے توڑا **ف** رحم کے معنی برادر پروری ہین سو فرمایا کہ یہ لفظ رحمن سے نکلی ہے یعنی جو حرف رحم مین ہین وہی رحمن مین ہین پھر فرمایا کہ جو برادر پروری کریگا اُسپر مین کرم کرونگا اور جو برادر پروری نکریگا خدا اُسپر کرم نکریگا **خ**

۲۳۷ عایشة اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے جیسے پیدائش کا رشتہ حرام کرتا ہے **ف** یعنی جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین درست وہان دودھ پینے کی جہت سے بھی نکاح نہین درست جیسے مان اور بہن سے نکاح حرام ہے ویسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہے اسی طرح اور بھی قیاس کر لیا چاہیے دودھ پلانیکا بڑا حق ہے دایہ اور اُسکے لوگون سے سلوک کرنا سنت ہے **ھ**

۲۳۸ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ الرُّوحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہے تو آنکھ بھی اُسکے پیچھے لگی چلی جاتی ہے **ف** حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ابو سلمہ مرگئے تو حضرت تشریف [illegible] دیکھا تو آنکھ کھلی رہ گئی ہے جیسے مردون کی ہوتی ہے حضرت نے اپنے ہاتھ سے آنکھ بند کردی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکھ بند کر دینا چاہیے **ق**

۱ اَبُو بَكْرَةَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِىْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ولیسا ہو گیا جیسا اُس دن تھا کہ جب خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہے اُنمین سے چار مہینے حرام ہین یعنی اُنمین لڑنا بھڑنا درست نہین تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہین سو ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہین اور چوتھا مضر کا رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ مین ہے **ف** ان چار مہینون کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی سو مکے کے کافرون کا دستور تھا کہ جب اُنکو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینون کو

بدل ڈالتے جیسے محرم مین لڑتے تو صفر کا محرم نام رکھتے اسی طرح ان کمبختون نے مہینون کو گھال میل کر ڈالا تھا مہینون کا اصل
حساب ٹھیک نہین رہا تھا جس سال حضرت نے آخر عمر مین حجۃ الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینا دونون حساب سے برابر پڑا اصل کے
حساب سے بھی اور کافرون کے حساب سے بھی تب حضرت نے حج کے موسم مین عرفے کے دن ہزارون آدمی کے روبرو یہ حدیث فرمائی
یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب مین مضر ایک قوم کا نام تھا وے رجب
کو بہت مانتی تھی اسواسطے رجب کو انکی طرف نسبت کیا ﴿حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيُّ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ ٢٤٠
عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ
وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ الْعَدَنِ تُرَحِّلُ النَّاسَ لَمْ يَذْكُرْ فِي هٰذَا
الْحَدِيثِ الْعَاشِرَةَ وَهِيَ فِي غَيْرِهِ نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ مسلم مین حذیفہ بن اسید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہین
ہونے کی جبتک دس نشانیان پہلے نہو لینگی ایک تو پورب مین زمین کا دھس جانا دوسرے پچھم مین زمین کا دھسنا تیسرے
عرب کے ٹاپو مین زمین کا دھسنا چوتھے دھوان کہ عالم مین پھیلیگا پانچوین دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور نکلنا ساتوین یاجوج
ماجوج کا نکلنا آٹھوین سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نوین آگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگون کو ہانکتی ہوئی شام کے
ملک مین لیجاویگی مسلم نے اس حدیث مین دسوین نشانی روایت نہین کی لیکن اور حدیث مین دسوین نشانی حضرت عیسی کا آسمان
سے اترنا ہے ف حضرت کے اصحاب قیامت کا کچھ ذکر کرتے تھے اتنے مین حضرت تشریف لائے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی
علی مرتضی سے روایت ہے کہ قیامت سے پہلے دھوان عالم مین پھیلیگا مسلمانون کو زکام ہو جاویگا اور کافرون کا سر پھلس جاویگا
کے مین مین سے ایک جانور نکلیگا ساٹھ گز کا لمبا سر اسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے
پہاڑی بکری کے سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پاؤن جیسے اونٹ کے اسکے
پاس حضرت موسی کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلاویگا اور کہیگا اسلام کا دین سچا ہے اور
سب دین جھوٹے ہین ﴿الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ ٢٤١
وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور
چاند دو نشانیان ہین خدا کی نشانیون سے کسی کے مرنے جینے سے انمین گہن نہین پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اللہ سے دعا کیا
کرو اور نماز پڑھا کرو جبتک کہ وہ روشن ہو جاوے ف جس دن ابراہیم حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اسی دن گہن پڑا لوگون نے
کہا کہ گہن ابراہیم کی موت سے پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہے تمہارا گمان غلط ہے کسی کے مرنے جینے پر گہن نہین
نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگون مین مشہور ہے کہ جب گہن پڑا کوئی سردار مرتا ہے سو غلط بات ہے گہن کی نماز دو رکعت
سنت ہے بڑی سورتین انمین پڑھے جبتک روشنی نہو ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہے ﴿جَابِرٌ إِنَّ الشَّهْرَ ٢٤٢
يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہے ف ایکبار حضرت
نے قسم کھائی کہ مہینا بھر بیبیون کے پاس نجاوین پھر انتیس دن کے بعد انکے پاس تشریف لے گئے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
آپنے مہینے بھر کی قسم کھائی تھی حضرت نے فرمایا کہ کیا ہے مہینا انتیس ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے ﴿جَابِرٌ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ ٢٤٣

بیان علامات عشرہ قبل از قیامت

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

بالصلوۃ ذھب حتی یکون مکان الروحاء مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا ہی
تو وہان سے بھاگ جاتا ہی جتنی دور روحا ہی ف روحا ایک مکان ہی مدینے سے چھتیس کوس ہر جابر ان الشیطان قد ۲۴۴
یئس ان یعبدہ المصلون فی جزیرۃ العرب ولکن فی التحریش بینھم مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے ٹاپو مین اسکو پوجین لیکن انمین فتنہ فساد ڈالنے کا قابو ہر ف
یعنی عرب مین اسلام قائم رہیگا بت پرستی وہان نہوگی شیطان پرستی سے مراد بت پرستی ہی سو سچ ہی کہ عرب مین اب تک خدا کے فضل
سے بت پرستی کوئی نہین جانتا البتہ فتنہ و فساد بہت ہوئے اُس سے آدمی کافر نہین ہو جاتا اس حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت
ہوئی ق انس ان الشیطان یجری من ابن ادم مجری الدم بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ۲۴۵
شیطان آدمی کے بدن مین پھرتا ہی خون کی طرح ف یعنی شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہی وہ خیال ڈالنے مین ہر حذیفۃ ۲۴۶
ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ وانہ جاء بھذہ الجاریۃ لیستحل بھا فاخذت بیدھا
فجاء بھذا الاعرابی لیستحل بہ فاخذت بیدہ والذی نفسی بیدہ ان یدہ فی یدی مع یدھا
مسلم مین حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہی اُس کھانے کو جسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے اور شیطان
اس لڑکی کو لے آیا تھا کہ اسکے سبب سے کھانا حلال کرے سو مین نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اسکے سبب سے کھانے
کو حلال کرے سو اسکا بھی ہاتھ مین نے پکڑ لیا قسم ہی اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہی اس لڑکی
کے ہاتھ کے ساتھ ف حذیفہ سے روایت ہی کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے جبتک حضرت نہ کھاتے سو ایکبار
کھانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اُسکو کوئی کھینچے لاتا ہی سو اُسنے چاہا کہ کھانے مین بدون بسم اللہ کہے ہاتھ ڈالے حضرت نے اُسکا
ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار اسی طرح دوڑتا آیا اُسکا بھی ہاتھ حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان نے چاہا تھا اگر یہ لڑکی اور
گنوار بے خدا کا نام لیے کھانے لگے تو مین بھی کھاؤن اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا کھاتے اول بسم اللہ کہنا ضرور ہی نہین تو
شیطان ساتھ کھاتا ہی ق ابن مسعود ان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ وان الرجل لیصدق ۲۴۷
حتی یکتب صدیقا وان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وان الرجل لیکذب حتی یکتب
عند اللہ کذابا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سچ نیکی کو پہونچاتا ہی اور نیکی
بہشت مین پہونچاتی ہی اور البتہ مرد سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور جھوٹھ بولنا نافرمانی کو
پہونچاتا ہی اور نافرمانی دوزخ مین پہونچاتی ہی اور مرد جھوٹھ بولا کرتا ہی یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہی ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے کا انجام بہشت ہی اور جھوٹھ بولنے کا انجام دوزخ ہی مسلمان کو اسکا خیال ضرور چاہیے جھوٹھ بولنے کو بچ
بچائے خ ابو ھریرۃ ان العبد لیتکلم بالکلمۃ من رضوان اللہ لا یلقی لھا بالا یرفعہ اللہ بھا درجات وان العبد ۲۴۸
لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لھا بالا یھوی بھا فی نار جھنم بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اُسکو کوئی بڑی چیز نہین سمجھتا حالانکہ اُسی بات کے
سبب سے خدا اُسکے درجے بلند کرتا ہی اور مقرر بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اُسکو کچھ بڑی بات نہین سمجھتا

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

حال آنکہ اُسی بات کے سبب سے دوزخ مین گر پڑتا ہی ف اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سوچے ہر ایک بات کو نکالا کرے

٢٤٩ ھ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مسلم مین
ابوسعید اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہی کہ جسکے سبب سے دوزخ مین گر جاتا ہی اتنی دور

٢٥٠ سے بھی زیادہ جتنا مشرق اور مغرب مین فرق ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اور عبداللہ
بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر سچ ہی ف یعنی نظر لگ جاتی ہی خدا نے اُسمین تاثیر رکھی ہی ق

٢٥١ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا بخاری اور مسلم مین
ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدایشی کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے
ماں باپ کو بلا مین ڈالتا کفر اور نافرمانی سے ف حضرت موسی اور خضر کا قصہ قرآن مین مذکور ہی اُسکی طرف حضرت نے اشارہ کیا

٢٥٢ یعنی خضر نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نہ تھا ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ
قَالَ الصَّغَانِيُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ هٰذَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ
قَالَهُ وَهُوَ يُشِيْرُ اِلَى الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ فساد ادھر ہی
جہان سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہی کہا حسن صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہ مین نے خواب مین یہ حدیث
حضرت کی زبانی سُنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف ف اور حدیث مین آیا ہی کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان
اپنے دو سینگ اُسمین لگا دیتا ہی کہ کافرون کا سجدہ اُسی کی طرف ہو سو حضرت نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنی جو ملک
مدینے سے پورب کی طرف مین وہان بڑے بڑے فساد ہونگے یاجوج ماجوج دجال اُسی طرف سے نکلینگے خارجی اور رافضی

٢٥٣ پورب کی طرف سے نکلینگے یعنی عراق کے ملک سے ھ اَنَسٌ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ
اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْاٰخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهِ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر جب کوئی
نیک کام کرتا ہی تو اُسکے سبب سے دنیا مین کچھ اُسکی روزی کی کشائش ہو جاتی ہی اور ایماندار کی نیکیون کو خدا اُسکی آخرت کے واسطے
جمع کر رکھتا ہی اور اُسکے بعد دنیا مین بھی روزی دیتا ہی اُسکی بندگی پر ف یعنی خدا کسی کی نیکی برباد نہین کرتا وہ عادل ہی
بجائے کافر کو آخرت مین کچھ ثواب نہین تو اُسکے عمل کا بدلا دنیا مین کر دیتا ہی اور ایماندار کا بدلا دونون جہان مین

٢٥٤ خ اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الْكَرِيْمَ ابْنَ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ
بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خود کریم ہی اُسکا باپ بھی کریم دادا بھی کریم ہو پردادا بھی
کریم ہو سو حضرت یوسف ہین حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پرپوتے ف یعنی سوائے

٢٥٥ حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ خاندانی بزرگی کہ جسکی چار پشت پیغمبر ہوتے آئے ہون کسی کو حاصل نہین ھ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ
مسلم مین واثلہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمعیل کی اور اولاد سے شرافت مین چن لیا
اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجھکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا ف

کنانہ حضرت کی چودھوین پشت مین ہین انسے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہی نضر بن کنانہ کا حضرت کی
چودھوین پشت مین ہین اور ہاشم حضرت کے پردادا ہین سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمعیل کی اولاد
سے شرافت مین افضل ہی پھر انہین سے قریش افضل ہین اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہین اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہین
تو گویا حضرت سارے عرب کے عطر ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت مین سارے عالم سے افضل
ہین اسواسطے کہ حضرت کی اولاد سوا حضرت فاطمہ کے اور کسی سے باقی نہین رہی حضرت کا پشت نامہ یون ہی کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن
بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان
تک اتفاق ہی آگے اختلاف ہی ق انس اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَالَہٗ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فَقَالَ ۱
اُبَیٌّ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَکٰی بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ خدا نے مجکو حکم کیا ہی
کہ مین تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھون سو ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہی حضرت
نے فرمایا کہ ہان پھر ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے ف ابی بن کعب انصاری صحابی ہین قرآن کے بڑے قاری
سو حضرت نے انکی استادی سند کر دی تاکہ اور مسلمان انکو استاد بنا کر انسے قرآن سیکھین اس حدیث سے انکی بڑی بزرگی ثابت
ہوئی خ ابو الدرداء اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ اِلَیْکُمْ فَقُلْتُمْ کَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِیْ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَہَلْ اَنْتُمْ تَارِکُوْنَ ۲۵۷
لِیْ صَاحِبِیْ بخاری مین ابو الدرداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے تمہاری طرف پیغمبر کرکے بھیجا سو اول تمنے کہا
کہ تو جھوٹھا ہی اور ابوبکر نے کہا کہ سچا نبی ہی اور انسنے میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے ساتھی
کو میری خاطر سے چھوڑ دوگے یعنی کسی طرح کا اسکو رنج نہ پہنچاؤ ف بخاری مین ابو الدرداء سے روایت ہی کہ ایکبار ابوبکر
صدیق اور عمر فاروق مین کچھ گفتگو سے رنج آگیا صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمر
کے درمیان کچھ گفتگو ہو گئی مین انپر غصے ہوا پھر مین شرمندہ ہوا عمر سے مین نے اپنا قصور معاف کرایا سو انہون نے معاف نہ کیا
سو مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہون حضرت نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجکو بخشے گا پھر عمر بھی اس گفتگو سے پچھتائے اور معاف
کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئے وہان سنا کہ وے حضرت پاس گئے ہین تب عمر حضرت پاس آئے تو حضرت کے چہرے پر غصہ
نمود ہوا صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنون کے بل حاضری سے کھڑے ہو کر حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ عمر کا کچھ قصور نہین
زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اسدن سے صدیق اکبر کا حضرت کے اصحاب بہت خیال
رکھنے لگے کسی نے انکو رنج نہین دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا
کہ مردون مین پہلے وہی ایمان لائے اور اپنی جان مال سے حضرت پر فدا رہے سو جسنے صدیق اکبر سے عداوت رکھی اسنے مقرر
حضرت کو رنج دیا ق ابو ہریرۃ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِیْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِہٖ اَنْفُسَہَا مَا لَمْ تَتَکَلَّمْ بِہٖ اَوْ تَعْمَلْ بِہٖ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو جو خطرے اور خیال دل مین آتے ہین سو خدا نے اسکے گناہ
میری امت سے معاف کر دیے جبتک اسکو نہ بولے یا اسپر عمل نکرے ف یعنی جس برے کام کا خطرہ دل مین آوے سو

فضیلت ... ۲۵۷ ... ازالۃ الخفاء

٢٥٩ معاف ہی اور اگر اسکو منہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا ھو الدرداء اِنَّ اللهَ جَزَّأَ القُرْاٰنَ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ
فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ جُزْءً مِنْ اَجْزَاءِ القُرْاٰنِ مسلم مین ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے قرآن
کو تین ٹکڑے کیا ہی سو قل ہو اللہ احد کو قرآن کے حصون کی ایک حصہ ٹھہرایا ف تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہی ایک قسم مین خدا
کی وحدانیت اور اسکی صفات ہین دوسری قسم مین قصے ہین تیسری قسم مین حلال اور حرام کے حکم ہین اس حساب سے قل ہو اللہ احد
٢٦٠ تہائی قرآن کا ٹھہرا کہ اسمین توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہی ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا
رَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ
بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ
النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّفْدٰى وَاِمَّا اَنْ يُّقِيْدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهُ فِيْ قُبُوْرِنَا وَ
بُيُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْ شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہہ خدا نے مکے سے ہاتھی والون کو روکا تھا اور اپنے رسول
اور مسلمانون کو اسپر غالب کیا اور مقرر مجھسے پہلے کسی کو مکے مین لڑنا حلال نہین ہوا اور میرے واسطے ایک ساعت بھر حلال ہوا اور بیشک
میرے بعد قیامت تک کسی پر حلال نہوگا سو اسکا شکار بھی ہانکا نہ جاوے اور اسکا درخت نہ کاٹا جاوے اور اسکی گری پڑی
چیز کسی کو لینا درست نہین مگر اسکو جو ڈھونڈھ کے مالک کو پہونچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتون مین سے ایک بات
جو بہتر جانے سو اختیار کرے یا تو خون بہا قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت کے چچا عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ
مگر اذخر کی گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اسواسطے کہ ہم مکے والے لوگ اس گھاس کو قبرون مین اور اپنی چھتون پر ڈالتے ہین
سو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کاٹنا درست ہی سو ایک مرد ابو شاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا پھر اسنے کہا کہ یہ سب حکم مجھکو لکھوا دیجیے
یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا لکھ دو ابو شاہ کے واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثون کا کتاب مین لکھنا درست ہی بلکہ سنت ہی
٢٦١ هو اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ اَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَعِنْدَهٗ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ وَلَا يَبِعْ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے شراب کو حرام کیا سو جسکو یہ شراب کی حرمت کی آیت پہونچ گئی ہو اور اسکی کچھ شراب باقی ہو سو
٢٦٢ اسکو نہ پیے اور نہ بیچے ف جب شراب کی حرمت مین آیت اتری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی هر عَائِشَةُ اِنَّ اللهَ خَلَقَ
الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهٖ اَهْلًا وَلِهٰذِهٖ اَهْلًا مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے
بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اسکے واسطے بھی لوگ بنائے اور اسکے واسطے بھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت
اور دوزخ پیدا ہو چکین ہین اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ
هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
لَعَنَهُمُ اللهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق
کو بنایا پھر جب انکے بنانے سے فراغت پائی تو آدمیون کی قرابت یعنی اپنایت نے خدا کے روبرو کھڑے ہو کر زبان حال سے کہا کہ یہ

مقام اُسکا ہی جو قطع برادری سے فریاد چاہے خدا نے فرمایا کہ ہان کیا تو اس بات سے راضی نہین کہ مین اُس سے ملون جو تجھسے ملے
اور اُس سے کاٹون جو تجھسے کاٹے قرابت نے کہا کہ اب راضی ہون پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ چاہو تو میری بات کی سند قرآن سے پڑھ لو خدا
منافقون سے فرماتا ہی کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین مین فساد کرو اور برادری کا حق نہ ادا کرو یہ لوگ وہی ہین کہ جن پر خدا نے لعنت کی ہی پھر انکو
بہرا کر دیا ہی حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہی فــ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ دارون سے سلوک کرنا فرض ہی جب سے کہ خدا نے دنیا بنائی
ھ عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ
مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا نے بہشت کے واسطے لوگ بنائے اُسوقت سے انکو بہشتی ٹھہرایا جبکہ وے اپنے باپون کی پشت
مین تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اُسوقت سے انکو دوزخی ٹھہرایا جبکہ وے اپنے باپون کی پشت مین تھے فــ یعنی روز ازل مین بہشتی تھا
اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر مسلمان ایمان لاوے اُسکے بھید کو دنیا مین تلاش نہ کرے آخرت مین اُسکی وجہ معلوم ہوگی دنیا شب
تاریک ہی اندھیرے مین کچھ نظر نہین آتا ق أَبُو سَعِيدٍ إِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ
مَا عِنْدَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا نے مختار کیا اپنے بندے کو دنیا اور آخرت
مین سو اُس بندے نے آخرت کو اختیار کیا فــ ابو سعیدؓ سے پوری روایت بخاری اور مسلم مین یون ہی کہ ایکبار حضرتؐ نے خطبہ پڑھا اور یہ
حدیث فرمائی تو ابوبکر صدیقؓ رونے لگے ہمکو تعجب آیا اُنکے رونے سے کہ یہ رونے کا کون مقام تھا جب جلد حضرتؐ کا انتقال ہوا تب ہم اُسکا
مطلب سمجھے یعنی حضرت نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب مین سوا صدیق اکبرؓ کے کوئی اُس بھید کو نہ سمجھا ہم سب سے زیادہ وہ عالم تھے جب
صدیقؓ روئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای ابوبکر مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے تیرا مجھپر احسان ہی اگر خدا کے سوا کسی کو جانی
دوستی مین کسی اور سے کرتا تو تجھی سے کرتا لیکن ہمارے تیرے اسلام کی برادری اور محبت ہی ھ عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ
وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا نرمی کا پیدا کرنے والا ہی اور نرمی کو بہت پسند رکھتا ہی اور جو نرمی پر عطا کرتا ہی وہ سختی پر نہین دیتا بلکہ جو نرمی پر اُسکی عطا
ہی سو اُسکے سوا کسی پر نہین ھ ثَوْبَانُ إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَسَيَبْلُغُ مُلْكُ أُمَّتِي مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا
مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے
کر دیا سو مین نے زمین کا پورب پچھم یعنی جہان آفتاب نکلتا ہی اور [illegible] ہی دیکھ لیا تو جہانتک مین نے دیکھا ہی وہان تک میری امت کی
بادشاہت پہونچیگی فــ مدینے مین جنگ خندق جب ہوئی [illegible] ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہو گئی حضرت کو بڑا رنج ہوا
تب خدا نے وہان تک زمین کو جہانتک اسلام پہونچنا مقرر تھا دکھلا دی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یہ حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی کہ
فتوح اسلام کی آیندہ خبر دی سو اُسی طرح بلا تفاوت واقع ہوئی ھ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ إِنَّ اللّٰهَ سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ مسلم مین جابر
بن سمرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مدینے کا نام طابہ رکھا یعنی پاک ہی اُسمین ناپاکی نہین فــ ایک گنوار مسلمان ہوا
پھر جب بیمار پڑا تو مرتد ہو کر مدینے سے نکل گیا تب حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہی ناپاک کو رہنے نہین دیتا ق أَنَسٌ إِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيبِ
هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بے شبہ خدا اُسکی تکلیف دینے سے بے پروا ہی فــ حضرتؐ نے
ایکبار دیکھا کہ ایک بڈھا اپنے دو بیٹون کے کندھون پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہی حضرتؐ نے پوچھا کہ یہ اس طرح کیون رنج اٹھاتا ہی معلوم ہوا کہ اُسنے پیادہ حج

کرنے کی نذر مانی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُسنے جو اپنی ذات کو تکلیف میں ڈالا خدا کو اسکی حاجت نہیں یعنی جو پیادہ نہ چل سکے

٢٧٠ اگرچہ نذر مانی ہو تو سوار ہو لیوے ١٢ اَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَآءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِيْنَ

شَآءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ بخاری مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے نیند کر کہا تمہاری

جانون کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا ای بلال اٹھ اور لوگون کو خبر کر دے نماز کی یعنی اذان کہہ ف ایکبار حضرت نے رات

کو سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو اصحاب نے عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہرین تو لوگ تھوڑا سو لیوین حضرت نے فرمایا کہ کہین نماز قضا

نہو جاوے تب بلال نے کہا کہ یا رسول اللہ مین جاگتا رہونگا نماز کے وقت جگا دونگا پھر لوگ سو گئے بلال بیٹھے جاگا کیے جب نیند

کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو ٹیک دیکر بیٹھ گئے پھر سو گئے سب کی فجر کی نماز قضا ہو گئی جب دھوپ نکلی تو حضرت پہلے سب سے جاگے

پھر فرمایا کہ ای بلال کدھر گیا جو تو نے کہا تھا بلال نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ایسی نیند مجکو کبھی نہین آئی مین ناچار ہون پھر حضرت نے

فرمایا کہ یہان سے اٹھو یہ شیطان کا مقام ہی کہ سب غافل ہو گئے پھر آگے بڑھ کے قضا کی نماز جماعت سے پڑھی اس رات کو لیلۃ التعریس

٢٧١ کہتے ہین ٥ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ يَعْنِيْ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَأَةَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے اُسکو پاک کیا ہی اُس سے یہ حدیث اسماء کے حق مین فرمائی

جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بی بی تھین ف ایکبار صدیق اکبر اپنے گھر مین گئے دیکھا کہ چند بنی ہاشم بی بی کے پاس بیٹھے ہین صدیق

کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اسماء کو خدا نے بدکاری سے پاک کیا ہی یہ حدیث اُسوقت کی ہی

جب عورتون کو پردے کا حکم نہ ہوا تھا اسماء پہلے جعفر طیار کے نکاح مین تھین جب وہ شہید ہوئے تو صدیقؓ کے نکاح مین آئین پھر اُنکے

بعد علی مرتضیٰؓ کے نکاح مین آئین ق زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْمُنَافِقِيْنَ

وَقَدْ كَانَ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى

مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَقَوْلِهٖ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ

مِنْهَا الْاَذَلَّ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے تجکو سچا کیا یہ حضرت نے زید

بن ارقم سے فرمایا جب سورۂ منافقین اُتری اور زید بن ارقم نے حضرت کو خبر دی تھی کہ عبد اللہ بن ابی منافق ہی لوگون سے

کہتا تھا کہ حضرت کے ساتھیون کو خرچ نہ دو تا کہ چھوٹ جاوین اور کہتا تھا کہ ہم جب مدینے کو پلٹ جاوینگے تو عزت والا ذلیل کو

نکال دیگا عزت والا اپنے تئین کہا اور ذلیل حضرت کو ف زید بن ارقم سے روایت ہی کہ بنی مصطلق ایک کافرون کا قوم تھا حضرت اُن سے

لڑنے کو گئے وہان پانی پر کے اور مدینے والے لوگون سے جھگڑا ہوا عبد اللہ بن ابی منافق تھا مدینے کا سردار وہ مکے والون پر بہت

غصے ہوا اور کہنے لگا کہ ہماری تمہاری وہی مثل ہی کہ کتے کو پال تو تجکو کاٹ کھاوے اور اپنے لوگون سے کہا کہ محمد کے ساتھیون کو کھانا

پانی نہ دو تا کہ وے بھاگ جاوین اور کہا کہ اگر اب ہم مدینے کو پھر جاوینگے تو حضرت کو نکال دیوینگے زید بن ارقم کہتے ہین کہ مین نے یہ

خبر حضرت کو سنائی عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اُس منافق کی گردن اُڑا دون حضرت نے فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ لوگ

کہین کہ محمد اپنے ساتھیون کو مار ڈالتے ہین پھر عبد اللہ بن ابی اور اُسکے یارون نے حضرت کے سامنے قسم کھائی کہ ہمنے نہین کہا حضرت نے

اُنکو سچا جانا مجکو جھوٹا جانا ما اس بات کا مجکو نہایت رنج ہوا پھر جب ہم مدینے مین پہونچے تو خدا نے سورۂ منافقین اُتاری اور وہ حال

اسمین مفصل بیان کیا پھر حضرت نے مجکو بلایا اور یہ حدیث فرمائی ﴿ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ مسلم مین
شداد بن اوس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہی ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر
خون کے بدلے خون کرو تو جلد ہی فراغت کرو تر سا تر سا مت مارو اور جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ
اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہونچاؤ حلال کرنے کے جانور کو ف یعنی خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض
کیا ہی یہانتک کہ قتل اور ذبح مین بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز کر لیوے تا کہ زیادہ تکلیف نہو
ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ
النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرام کاری کا حصہ مقرر کیا ہی ضرور اسکو پاویگا سو آنکھ کی حرام کاری بیگانی عورت کو دیکھنا اور زبان
کی حرام کاری اُس سے شہوت سے بات کرنا اور جی حرام کاری کی آرزو کرتا ہی اور چاہا کرتا ہی اور شرمگاہ کبھی اسکو سچا کر دیتی ہی اگر
اُسنے بھی حرام کاری کی یا کبھی اُسکو جھوٹا کرتی ہی جو اُسنے حرام کاری نہ کی ف شہوت سے دیکھنے اور بات کرنے کو اسواسطے زنا فرمایا
۲۷۵ کہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہین ﴿ عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بیشک خدا کو نہین بھاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کر کے دینا ف حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت کے پاس
یہودی آئے سو حضرت سے السلام علیک کے بدلے زبان دبا کے السام علیک کہا یعنی تجپر مری پڑے حضرت عائشہ رضی نے غصے ہو کر
اُن سے کہا کہ السام علیکم واللعنة یعنی تمپر خدا کی مار اور لعنت پڑے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تمنے گالی کے بدلے کیون
۲۷۶ گالی دی اور بڑھکے لعنت کیون کی خدا کو یہ پسند نہین آتا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا
يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا
فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا علم کو اسطرح نہ اٹھاوے گا کہ
لوگون سے علم نکال لے کھینچ کر لیکن علم اٹھاویگا عالمون کو اٹھا کر یہانتک کہ جب کسی عالم دیندار کو نچھوڑیگا تو لوگ جاہلون کو عالم اور
پیر مرشد ٹھہراوینگے پھر وہی پیشوا بن جاوینگے یعنی انھین جاہلون سے لوگ مسئلے پوچھینگے سو وے فتوی دینگے مسئلہ بتاوینگے بے علمی
۲۷۷ اور نادانی سے سو آپ وے گمراہ ہوئے اور ون کو گمراہ کیا ﴿ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَنَامَ
يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ وَيُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهُ
لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہ خدا
نہین سوتا ہی اور اسکی شان کے مناسب بھی نہین سونا جھکاتا ہی ترازو کو اور اٹھاتا ہی یعنی بندون کے عمل تولتا ہی بعضے قبول کرتا ہی بعضے
رد کرتا ہی یا روزی کم زیادہ کرتا ہی اٹھ جاتے ہین اسکی طرف رات کے کام دن کے کامون سے پہلے اور دن کے کام رات کے کامون
سے پہلے خدا کا پردہ نور ہی اگر اُس پردے کو اٹھا دے تو اسکی ذات پاک کی روشنیان جلا دیوین ساری خلق کو جہان تک خدا
کی نظر کام کرے یعنی تمام عالم کو ف اس حدیث مین خدا کے علم اور اسکی عظمت اور جلال کا بیان ہی ﴿ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا

کشف الحجاب ترجمہ مشارق الانوار

يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا
تمہاری صورتون اور تمہارے مالون کو نہین دیکھتا ہی لیکن تمہارے دلون کو اور کامون کو دیکھتا ہی ف یعنی بدون صفائی دل
اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث مین تقوی اور درویشی کے مضمون بھرے ہین آدمی غور کرے تو
٢٦٩ بوجھے خم ابو هُرَيْرَة اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى مَنْ يَجُرُّ اِزَارَهُ بَطَرًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نظر
رحمت سے نہین دیکھتا اسکی طرف جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکا کے کھینچتا جاتا ہی ف یعنی جسنے غرور سے پائجامہ یا ازار یعنی تہ بند
ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا یا پائجامہ نیچا کرنا خواہ غرور سے ہو خواہ بے غرور حرام ہی چنانچہ دوسری حدیث مین
٢٧٠ صاف آیا ہی خ ابو هُرَيْرَة اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ بخاری مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھ رکھا کہ مقرر میری رحمت آگے بڑھ گئی
میرے غصے پر ف یعنی غصے سے خدا کی رحمت زیادہ ہی اسی سبب سے کافرون اور گنہگارون کو جلد نہین پکڑتا اور عذاب مین شتابی نہین
٢٧١ کرتا گناہ دیکھتا ہی اور پردہ ڈالتا ہی بڑی جلدی نہین کرتا ق عائشة اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَاْمُرْنَا اَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے ہمکو اسکا حکم نہین کیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو کپڑا پہناوین ف
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایکبار لڑائی کو تشریف لیگئے اور مینے دروازے کو کپڑے سے منڈھا جب حضرت تشریف لائے
تو اسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا تب یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبرون پر چادر ڈالنا اور اسکے گرد فرش کرنا شریعت محمدی
٢٧٢ مین بہتر نہین م عائشة اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّتًا وَلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو نہین بھیجا ہی سختی کرنے والا ولیکن مجھکو بھیجا ہی سکھانے والا آسانی کرنے والا ف ایکبار حضرت کے ازواج طاہرات
نے نان نفقہ فراخت کے ساتھ مانگا تب آیت تخییر ازواج کی اتری حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کرین یا آخرت اور اللہ اور اسکے رسول کو تو
پہلے حضرت نے عائشہ صدیقہؓ سے یہ پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب مین جلدی نکرو اپنے مان باپ سے صلاح لیلو عائشہ صدیقہ نے عرض کی یا رسول اللہ
آپکے مقدمے مین مان باپ کے پوچھنے کی کیا حاجت ہی مینے دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول اور آخرت کو قبول کیا لیکن عرض ہی کہ اور
ازواج سے اسکی خبر نکیجئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرا کام تو یہی ہی کہ مین آسانی سے سکھلاؤن اور سختی نکرون جو بی بی مجھسے پوچھیگی
٢٧٣ کہ عائشہ نے قبول کیا مین بتلا دونگا تاکہ وہ بھی قبول کرے م ابن مسعود اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا اَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ
نَسْلًا وَاِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے جس
قوم کو مٹایا یا عذاب کیا پھر انکی نسل کو باقی نہین رکھا اور البتہ بندر اور سور اسکے آگے بھی تھے ف ایک شخص نے پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے
٢٧٤ بندر اور سور کر ڈالا تھا یہ بندر اور سور کیا انہین کی اولاد مین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ ابو هُرَيْرَة وَالنُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ
اِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ بخاری مین ابوہریرہؓ اور نعمان بن مقرنؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ایکبار فرمایا
کہ مقرر خدا اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہی ف حنین کی لڑائی مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا پھر جب اسکے زخمون مین
بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ مارکے مر گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح
٢٧٥ کرتے ہین یا فقیر اور عالم جو اپنی نمود کے واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہین انکے حق مین بھی اس حدیث کو سمجھنا چاہیے خ انس اِنَّ اللّٰهَ

لَیَرضیٰ عَنِ العَبدِ اَن یَّاکُلَ الاَکلَۃَ فَیَحمَدَہٗ عَلَیہَا اَو یَشرَبَ الشَّربَۃَ فَیَحمَدَہٗ عَلَیہَا مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر خدا بہت راضی ہوتا ہی اُس بندے سے کہ جب کچھ کھانا کھاوے تو الحمد للہ کہے جب کچھ پیے تو الحمد للہ کہے ق ابو ہریرۃ اِنَّ اللّٰہَ ۶
لَیَضحَکُ مِن رَجُلَینِ وَفِی رِوَایَۃٍ یَضحَکُ اللّٰہُ اِلیٰ رَجُلَینِ یَقتُلُ اَحَدُہُمَا صَاحِبَہٗ ثُمَّ یَدخُلَانِ الجَنَّۃَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا راضی ہوتا ہی دو مردون سے کہ انمین سے ایک اپنے ساتھی کو مار ڈالے پھر وے دونون بہشت مین
جاوین اور ایک روایت مین بجاے لَیَضحَکُ مِن رَجُلَینِ کے یَضحَکُ اللّٰہُ اِلیٰ رَجُلَینِ آیا ہی مطلب دونون عبارت کا ایک ہی ف اصحاب نے
پوچھا یا حضرت یہ کیونکر ہوگا کہ قاتل اور مقتول دونون بہشتی ہون حضرت نے فرمایا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر وہ کافر توبہ کرکے مسلمان ہووے
پھر خدا کی راہ مین مارا جاوے تو وہ دونون بہشتی ہونگے ق ابو موسیٰ اِنَّ اللّٰہَ لَیُملِی لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَہٗ لَم یُفلِتہُ ثُمَّ قَرَاَ وَکَذٰلِکَ اَخذُ ۷
رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ القُریٰ وَہِیَ ظَالِمَۃٌ اِنَّ اَخذَہٗ اَلِیمٌ شَدِیدٌ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
خدا ظالم کو فرصت اور ڈھیل دیا کرتا ہی پھر جب اُسکو پکڑتا ہی تو نہین چھوڑتا پھر حضرت نے اس حدیث کی سند قرآن کی آیت پڑھی یعنی خدا
فرماتا ہی کہ اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہی جب ظالم بستیون کے لوگون کو پکڑا بیشک اُسکی پکڑ سخت دردناک ہی ف یعنی ظالم کو خدا عمر
دیتا ہی تاکہ اور بھی ظلم ثابت ہو یا کہ سمجھے اور توبہ کرے اور جب اُسنے پکڑا پھر نہین چھوڑتا آخرت کا عذاب تو ہوتا ہی پر دنیا مین بھی خاک سیاہ
ہو جاتا ہی ق جابر اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ حَرَّمَ بَیعَ الخَمرِ وَالمَیتَۃِ وَالخِنزِیرِ وَالاَصنَامِ قَالَہٗ عَامَ الفَتحِ وَہُوَ بِمَکَّۃَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے ۲۸۸
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا اور اُسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار اور سور اور بتون کا بیچنا یہ حدیث مکے مین فرمائی
جس سال مکہ فتح ہوا یعنی آٹھوین سال ہجری کے ق ابو ہریرۃ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ یُصَدِّقَانِکُم وَیَعذِرَانِکُم قَالَہٗ لِلاَنصَارِ ۲۸۹
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا انصاری اصحاب سے کہ مقرر خدا اور اُسکا رسول تمکو سچا جانتے ہین اور تمہارا
عذر قبول کرتے ہین ف جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اُسکو پناہ ہی تو بعضے انصاریون نے کہا کہ
حضرت کو اپنے وطنی برادرون کی محبت غالب ہوئی خدا نے حضرت کو اس بات سے آگاہ کیا تب حضرت نے انصاریون کو بلایا اور
فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ مجکو برادرون کی محبت غالب ہوئی ہی مین خدا کا بندہ ہون اور اُسکا رسول اپنا وطن چھوڑکر مین تمہاری بستی مین گیا
میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہی میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہی انصاریون نے عرض کی یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی کہ ہماری
تو بات طمع کی راہ سے نہ تھی فقط ہمکو یہی خوف ہوا کہ کہین حضرت ہماری بستی مدینہ چھوڑکر [illegible]
ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سچ کہتے ہو تمہاری باتون مین بناوٹ نہین ق ابو موسیٰ اِنَّ اللّٰہَ یَبسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیلِ ۹۰
لِیَتُوبَ مُسِیءُ النَّہَارِ وَیَبسُطُ یَدَہٗ بِالنَّہَارِ لِیَتُوبَ مُسِیءُ اللَّیلِ حَتّٰی تَطلُعَ الشَّمسُ مِن مَغرِبِہَا مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہی تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ
پھیلاتا ہی تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہانتک کہ سورج پچھم سے نکلے ف یعنی جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہین نکلتا تو
دروازہ توبہ کا کھلا ہی رات دن جسوقت چاہے توبہ کرے ق ابو ہریرۃ اِنَّ اللّٰہَ یَبعَثُ رِیحًا مِنَ الیَمَنِ اَلیَنَ مِنَ الحَرِیرِ فَلَا ۱
تَدَعُ اَحَدًا فِی قَلبِہٖ مِثقَالُ حَبَّۃٍ وَفِی رِوَایَۃٍ ذَرَّۃٍ مِنَ الاِیمَانِ اِلَّا قَبَضَتہُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ خدا چلاویگا ہوا کو یمن کے ملک سے ریشم سے بھی زیادہ نرم سو جسکے دل مین دانہ برابر بھی ایمان ہوگا اور ایک روایت مین

ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اسکو بچھوڑیگی بے مارے یعنی سب ایمان دار مر جاوینگے ف یہ قیامت کے قریب ہوگا چنانچہ اور حدیث مین
۲۹۲ آیا ہی کہ قیامت بدکار کافرون پر قائم ہوگی اسوقت ایماندار کوئی نہوگا ق عَایِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو نرمی پسند آتی ہی ہر کام مین ف اس حدیث کا قصہ اگلی حدیث
۲۹۳ مین ہو چکا یعنی یہودیون کا سخت کہنا اور حضرت عائشہ کا جواب دینا پھر حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا م سَعْدُ بْنُ
اَبِي وَقَّاصٍ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا دوست
رکھتا ہی پرہیزگار مالدار چھپے گمنام بندے کو ف یعنی مالداری کے ساتھ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل چیز ہی اسواسطے
خدا کو پسند ہی جب اسلام مین فتنہ فساد پھیلا تو سعد بن وقاص صحابی نے شہر چھوڑا اپنے اونٹ بکریان لیکر جنگل مین جا بسے انکے
بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیون ہوئے تب انھون نے یہ حدیث پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہی
۲۹۴ م اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ اَنْ يُشَمِّتَهُ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا چھینک کو پسند رکھتا ہی اور جمہائی کو برا جانتا ہی سو جو چھینکے
پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اسکو سنے اسپر واجب ہی کہ اسکے حق مین دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے ف چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہی تو آدمی
بندگی کر سکتا ہی اسواسطے خدا کو پسند ہی اور جمہائی گرانی سے آتی ہی اور غفلت اور سستی لاتی ہی اسواسطے خدا کو بری معلوم ہوتی ہی ق
۲۹۵ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ وَيَقُولُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ
اَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَاٰى فِي نَفْسِهِ اَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى
كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَاَمَّا الْكَافِرُوْنَ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَى الظَّالِمِيْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایماندار کو نزدیک کریگا یعنی قیامت مین
پھر اسکو اپنی رحمت کے سائے سے چھپالیگا اور فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہی فلانی تقصیر یاد ہی سو مسلمان کہیگا کہ ای میرے رب
ہان یاد ہی یہانتک کہ اس سے اسکے گناہ قبول کرا دیگا اور وہ اپنے جی مین جانیگا کہ اب مین برباد ہوا خدا فرماویگا کہ تیرے گناہ مینے
دنیا مین چھپائے ہم آج بھی انکو بخشتے ہین پھر نیکیون کا نامۂ اعمال اسکو دیا جاویگا اور کافر اور جو فقط زبانی مسلمان تھے سو انکے
گواہ یعنی پیغمبر اور فرشتے یا انکے ہاتھ پانون انکو کہینگے کہ یہ لوگ ہین جو خدا پر جھوٹھ باندھتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہی ظالمون پر یعنے
۲۹۶ جو حد سے بڑھ گئے بندگی کے بدلے نافرمانی کی م اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلٰثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلٰثًا فَيَرْضٰى لَكُمْ
اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تُنَاصِحُوْا مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَيَكْرَهُ لَكُمْ
قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمھارے واسطے
تین کام پسند رکھتا ہی اور مکروہ جانتا ہی تمھارے واسطے اور ایک روایت مین یون ہی کہ غصے ہوتا ہی تین چیز سے سو جو تین چیزین
تمھارے واسطے پسند کین ہین انمین سے اول یہ ہی کہ تم اسکی بندگی کرو اور کسی کو اسکا ساجھی نہ سمجھو اور دوسری یہ ہی کہ خدا کی رسی کو
مضبوط پکڑو یعنی قرآن اور حدیث ہی پر چلو اور پھوٹ نہ ڈالو یعنی قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی اور راہ نہ نکالو اور تیسری چیز یہ کہ خیر خواہی
کرو اسکی جسکو خدا نے تم پر حاکم کیا یعنی اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزین خدا نے تمھارے واسطے مکروہ رکھین ہین

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

سوا ئمین ہے اول قیل وقال ہی یعنی بیفائدہ باتین کرنا اور دوسرے بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتین پوچھنا تیسرے بے موقع مال
کو ضائع کرنا جیسے بہت عمارت بے حاجت بنانا اور رنگ آتشبازی مین مال کا برباد کرنا ھ عُمَر اِنَّ اللّٰہَ یَرفَعُ بِھٰذَا الکِتَابِ اَقوَامًا
وَیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِینَ مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہی اس قرآن سے بعضے لوگون کا
اور بعضون کو اسی سے گرا دیتا ہی ف یعنی جن لوگون نے قرآن کو پڑھا اور اسپر عمل کیا اُنکا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگون نے اُسپر عمل نکیا
وے بے قدر ہوئے ھ ہِشَامُ بْنُ حَکِیمِ بْنِ حِزَامٍ اِنَّ اللّٰہَ یُعَذِّبُ الَّذِینَ یُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِی الدُّنیَا مسلم مین ہشام بن حکیم سے ٣٠
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کریگا اُنپر جو لوگون پر عذاب ناحق کرتے ہین دنیا مین ق اَبُو سَعِیدٍ اِنَّ اللّٰہَ یَقُولُ ١
لِاَھلِ الجَنَّۃِ یَا اَھلَ الجَنَّۃِ فَیَقُولُونَ لَبَّیکَ رَبَّنَا وَسَعدَیکَ وَالخَیرُ فِی یَدَیکَ فَیَقُولُ ھَل رَضِیتُم فَیَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرضٰی
یَا رَبِّ وَقَد اَعطَیتَنَا مَا لَم تُعطِ اَحَدًا مِن خَلقِکَ فَیَقُولُ اَلَا اُعطِیکُم اَفضَلَ مِن ذٰلِکَ فَیَقُولُونَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیءٍ اَفضَلُ
مِن ذٰلِکَ فَیَقُولُ اُحِلُّ عَلَیکُم رِضوَانِی فَلَا اَسخَطُ عَلَیکُم بَعدَہٗ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ خدا فرماویگا بہشتی لوگون سے کہ ای بہشتیو سو وی کہینگے ای رب ہم حاضر ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیرے قابو مین ہی
پھر خدا فرماویگا کیا تم راضی ہوئے سو وی کہینگے کیون نہ ہم راضی ہوون ای رب اور تونے ہمکو اتنا کچھ دیا ہی کہ کسی کو نہین دیا پھر خدا
فرماویگا کہ بھلا ہم تمکو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیوین سو وی کہینگے ای رب بہشت سے زیادہ کون چیز عمدہ ہی پھر خدا فرماویگا اب مین نے
اُتاری تمپر اپنی رضامندی سو اُسکے بعد اب مین تمپر کبھی غصہ نکرونگا ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سے عمدہ خدا کی رضامندی
ہی جو سب نعمتون کے بعد ملیگی ھ ابنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الَّذِی حَرَّمَ شُربَھَا حَرَّمَ بَیعَھَا یَعنِی الخَمرَ مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ٣٠٠
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جسنے اُسکا پینا حرام کیا اُسی نے اُسکا بیچنا بھی حرام کیا یعنی شراب کا ف ایک شخص حضرت کے واسطے مشک بھر
شراب لایا حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ شراب حرام ہی اُسنے کہا کہ مین اسواسطے لایا ہون کہ آپ اُسکو بیچ لیوین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق اُمِّ سَلَمَۃَ اِنَّ الَّذِی یَشرَبُ فِی اِنَاءِ الفِضَّۃِ فَاِنَّمَا یُجَرجِرُ فِی بَطنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت ١
ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو پیتا ہی چاندی کے برتن مین وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہی
ھ اَبُو الدَّردَاءِ اِنَّ اللَّعَّانِینَ لَا یَکُونُونَ شُھَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ یَومَ القِیٰمَۃِ مسلم مین ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ١
بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہون مین ہونگے نہ سفارش کرنے والون مین ف مسلمان پر لعنت کرنا کسی طرح
درست نہین سو جن لوگون کی عادت پڑ گئی لعنت کرنے کی اُنکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہوگی اسواسطے کہ جب آدمی
کی خو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور فاسق کی گواہی درست نہین اور سفارش کرنے کو رحمت درکار ہی سو اُن مین رحمت
کہان اُنکو لعنت کی عادت پڑی ق اَنَسٌ اِنَّ المُؤمِنَ اِذَا کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یُنَاجِی رَبَّہٗ فَلَا یَبزُقَنَّ بَینَ یَدَیہِ وَلَا عَن ١
یَمِینِہٖ وَلٰکِن عَن یَسَارِہٖ تَحتَ قَدَمِہٖ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز مین ہوتا ہی
تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہی سو نہ تھوکے اپنے آگے اور نہ اپنے داہنے لیکن اپنے بائین طرف پیر کے نیچے تھوک لے ف اول
تو نماز مین تھوکنا مناسب نہین اور اگر تھوک آجاوے تو آگے نہ تھوکے اسواسطے کہ قبلہ ہی اور داہنے فرشتہ ہی تو بائین قدم کے نیچے تھوکے
اگر جنگل مین ہو اور اگر مسجد مین ہو یا بائین طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے مین تھوک لے ق اَبُو ھُرَیرَۃَ اِنَّ المُؤمِنَ ١

کا یغتسل بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہین ہوتا ف ابوہریرہؓ سے روایت
ہی کہ مجکو ایکبار نہانے کی حاجت ہوئی راہ مین حضرتؐ سے مین اس ارادہ سے پلٹ کر نہا کے حضرت کے پاس حاضر ہوا حضرتؐ نے پوچھا
کہ تو کہان تھا مین نے عرض کی کہ مجکو غسل کی حاجت تھی بے غسل خدمت مین حاضر ہونا مجکو برا معلوم ہوا تب حضرتؐ نے
فرمایا کہ سبحان اللہ ایمان دار ناپاک نہین ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور مسجد مین جانا البتہ بے غسل درست نہین لیکن ملاقات کرنا ہر
٣٠٥ عن جابر اِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت
مین سامنے آتی ہی ف پوری حدیث یون ہی کہ عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہی اور شیطان کی صورت مین پھرتی ہی
تو جو کوئی عورت کو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کرے تاکہ دل سے اسکا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اسواسطے فرمایا
٣٠٦ کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہی ویسے عورت بھی ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰی
اَهْلِهٖ نَفَقَةً وَّهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً بخاری اور مسلم مین ابومسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب
اپنے جورو لڑکون کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرتا ہی ثواب کی نیت سے تو وہ مال صدقے کے برابر ہی ثواب مین ف یعنی اپنے
گھر کے خرچ مین اگر یون نیت کرے کہ خدا نے مجپر یہ فرض کیا ہی اسی کے حکم سے مین خرچ کرتا ہون تو اسمین بھی خیرات کے برابر
٣٠٧ ثواب ملیگا اور اگر بے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ
عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے خدا کے نزدیک نور کے منبرون پر ہونگے رحمن کی داہنی طرف اور خدا کے دونون ہاتھ
داہنے ہین یعنی خدا کے کرم مین نقصان نہین منصف وہ لوگ ہین جو انصاف کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے قریب لوگون مین اور
جسپر حاکم ہوئے ہین ف یعنی منصف وہ ہین جو اپنے برادرون کی رو رعایت نہین کرتے اپنے بیگانے مین برابر انصاف کرتے ہین
٣٠٨ خ عَائِشَةُ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ
فَتَسْمَعُهٗ فَتُوْحِيْهِ اِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اترتے ہین بدلی مین سو آپس مین بات چیت کرتے ہین اس کام کی جسکا آسمان مین خدا کی
طرف سے حکم ہوا ہی سو شیطان وہان جاکر چپکے سن آتے ہین پھر اسکو کاہنون یعنی جو غیب کی بات بتلاتے ہین انکے دل مین
ڈال دیتے ہین سو اپنے دل سے سو جھوٹی باتین جوڑ کے اسکے ساتھ کہتے ہین ف عرب مین ایک قوم تھی جن اور شیطان سے
راہ رکھتے تھے کچھ ان سے حال دریافت کرکے لوگون سے کہتے تھے لوگ انسے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگون نے
حضرت سے انکا حال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ انکی کچھ حقیقت نہین پھر لوگون نے عرض کی کہ انکی کبھی بات سچ بھی ہوتی ہی تب حضرتؐ
٣٠٩ نے یہ حدیث فرمائی خ جابر اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ البتہ موت ڈرنے کی چیز ہی سو جب تم جنازہ دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو ف اول جنازہ دیکھ کر اٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ
٣١٠ دیکھکر اٹھنا سنت نہین م اَنَسٌ اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا مسلم مین انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہی تو جوتون کی چپ چپ سنتا ہی جب لوگ اسکو دفن کرکے پھرتے ہین

٣١١ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مردے پر عذاب ہوتا ہی زندے
٣١٢ کے رونے سے ف یہ اُس صورت مین ہی کہ مردہ اپنے رونے پیٹنے کی وصیت کر گیا ہو چنانچہ اسکا بیان گذرا ع ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ
بِهَا اِلَّا اللّٰهُ - بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عذاب نہین کرتا آگ سے مگر خدا یعنی آگ سے جاندار کو
جلانا ہرگز درست نہین یہ خدا کو خاص ہی ف حضرت نے ایکبار کہین لشکر بھیجا اور فرمایا کہ اگر فلانا شخص ملے تو اسکو جلا دیجیو پھر جب رخصت ہونے
٣١٣ لگا تو انکو بلایا اور جلانے سے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اسکے قتل کا حکم کیا ع اَنَسٌ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَلَنْ تَزَالُوْا
فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور ہمیشہ
تم نماز ہی مین ہو جبتک تم نماز کے منتظر رہو گے ف ایکبار حضرت نے عشا کی نماز دیر کر کے پڑھی تھائی یا آدھی رات گذری تب صحابہ
٣١٤ سے یہ حدیث فرمائی ق مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ بخاری
اور مسلم مین مجاشع بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر وطن چھوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بیعت کرنا اسلام کی اور جہاد کی
اور نیک کامون کی ف مجاشع سے روایت ہی کہ جب مکہ فتح ہوا تو مین نے چاہا کہ مین ہجرت کی بیعت کرون تب حضرت نے
٣١٥ یہ حدیث فرمائی یعنی اب اسلام غالب ہوا اُس طرح کی ہجرت اب غرض نہین ہی ع اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ
فَخَالِفُوْهُمْ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاری خضاب نہین کرتے ہین تم انکا خلاف
کرو ف یعنی تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب تو بلی سنت ہی اور وسمہ بھی درست ہی لیکن وہ خضاب جو سیاہ بال کر دیوین سو درست
٣١٦ نہین ق ابْنُ عُمَرَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ - بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر تمہارے آگے یعنی قیامت مین ایک حوض ہی یعنی حوض کوثر اتنا بڑا جتنا فرق ہی درمیان جربا اور اذرح کے ف جربا اور اذرح
٣١٧ دو گانون ہین شام مین تین رات دن کی راہ انکے درمیان مین ہی مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لمبا چوڑا ہی ق اَنَسٌ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ
بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جن چیزون سے تم دوا کرتے ہو انمین بہتر دوا
پچھنے لینا اور دریائی کٹ ہی ف کٹ ہندوستان مین پیدا ہوتا ہی اسواسطے اسکو عود ہندی بھی کہتے ہین ہندوستان سے جہاز پر عرب مین
جاتا تھا اسواسطے حضرت نے اسکو دریائی فرمایا اسکا مزاج گرم خشک ہی معدہ اور دماغ کو فائدہ کرتا ہی اور سردی کی بیماریون کو دور
کرتا ہی اور پچھنے سے خون فاسد نکل جاتا ہی اسواسطے حضرت نے انکی تعریف کی اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکے درد سر ہوتا تھا اسکو حضرت پچھنے
فرماتے تھے اور ستر ھوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ اور منگل اور بدھ اور ہفتے مین خون نکالنا حدیث مین منع ہی اس حدیث سے معلوم ہوا
٣١٨ کہ علاج کرنا درست ہی توکل کے خلاف نہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيْفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ مِنَ
الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهٗ مُوْقَهَا فَغُفِرَ لَهَا وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایک حرام کار عورت نے گرمی کے دن مین ایک کتے کو دیکھا کہ کنوین کے آس پاس
گھومتا ہی اپنی زبان نکالے ہی پیاس کے مارے سو اُسنے اپنا موزہ اُسکے واسطے اُتارا یعنی پانی پلانے کو پھر اسکے گناہ معاف ہو گئے
اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ اُس عورت نے اپنا موزہ اُتارا پھر اسکو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکال کے اسکو پلایا
سو اُسکے گناہ معاف ہو گئے اس کام کے سبب ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت مین جاندار کے ساتھ احسان کرنا

٣١٩ خدا کے نزدیک بڑی عمدہ چیز ہو ع دل بدبت آوے کج اگر ست **ق** فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اِنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ يَأْتِيْهَا الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ فَانْطَلِقِيْ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَاِنَّكِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ **قَالَهُ** لَهَا حِيْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَعْتَدَّ وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ اَلْبَتَّةَ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس پہلے مہاجرین آتے جاتے ہین سو تو جا عبد اللہ ابن ام مکتوم اندھے کے گھر مین سو تو اپنی اوڑھنی جب اُتار رکھیگی وہ تجھکو نہ دیکھیگا یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب اُسنے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور اُسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اُسکو تین بار طلاق دی تھی **ف** فاطمہ بنت قیس کو اُنکے خاوند نے طلاق دی حضرت نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے گھر مین عدت بیٹھ پھر حضرت نے فرمایا کہ اُسکے گھر مین لوگ آتے جاتے ہین وہان نہین عبد اللہ اندھا ہی اُسکے گھر مین جا یعنی اُسکو کچھ سوجھتا

٣٢٠ نہین تو آرام سے وہان رہیگی **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ فَلَا اَدْرِيْ اَيَّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حضرت یعقوب کی اولاد سے ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی ہو سو مین نہین جانتا کہ وہ کون جانور کی صورت پر ہوگئے **ف** بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہو کہ ایک گنوار حضرت کے پاس آیا اُسنے کہا کہ یا حضرت مین اُس جنگل مین رہتا ہون کہ وہان کے لوگون کی خوراک سوسمار ہی سوسمار وہ جانور ہی جسکو ہندی مین گوہ کہتے ہین حضرت نے اُسکا کچھ جواب نہ دیا پھر اُسنے پوچھا پھر حضرت چپ رہے تیسری بار مین حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر خدا نے لعنت کی اور اُنکی صورت بدل ڈالی مجکو نہین معلوم کہ وہ گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہوگئے سو مین تو اُسکو نہین

٣٢١ کھاتا اور منع بھی نہین کرتا امام اعظم کے نزدیک سوسمار کھانا درست نہین اسی دلیل سے امام شافعی کے مذہب مین درست ہی **ق** عَائِشَةُ اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِيْ كَنِيْسَةً بِالْحَبَشَةِ كَانَ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وہ لوگ جب اُنمین کوئی نیک بخت آدمی مرتا تھا تو اُسکی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اُس مسجد مین یہ تصویرین بناتے تھے وہ خدا کے نزدیک قیامت مین بدترین خلق ہین یہ بلک حبش کے نصاری کو فرمایا اُن لوگون نے وہان ماریہ نام عبادت خانہ بنایا تھا **ف** حضرت عائشہ رض سے روایت ہو کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی نے حبش کے عبادت خانے کی تعریف کی یعنی اگر حکم ہو تو حضرت کی قبر پر ویسا ہی بناوے تب حضرت نے تکیے سے سر اٹھاکر یہ حدیث فرمائی یعنی وے

٣٢٢ برا کرتے ہین تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيْبًا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہونے کی راہ سے قیامت کی نشانیون سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہی مغرب کی طرف سے اور دن چڑھے لوگون کے روبرو زمین کے جانور کا نکلنا اور ان دو سے جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اُسکے پیچھے جلد ظاہر

٣٢٣ ہوگی **ف** دس نشانیان قیامت کی آگے بیان ہوچکین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا عَلٰى اَضْوَءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَآءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ اَعْزَبُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت

مین جاویگا وہ چودھوین رات کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اُسکے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے
برابر ہوگا اُنمین سے ہر مرد کے واسطے دو دو حورین ہین جنکی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے نظر آتا ہے اور بہشت مین کوئی جورو
نہین ف یعنی اُنکی پنڈلیان مثل بلور کے شفاف ہین کہ اندر تک صاف دکھلائی دیتا ہے پھر جب پنڈلیون کا یہ حال ہے
٣٢٤ تو اُنکے باقی بدن کا حسن اُسی پر قیاس کیا چاہیے ق ابوسعید إن أهل الجنة ليتراءون أهل الغرف من فوقهم
كما تتراءون الكوكب الدري الغابر في الأفق من المشرق أو المغرب لتفاضل ما بينهم قالوا يا رسول الله تلك
منازل الأنبياء لا يبلغها غيرهم قال بلى والذي نفسي بيده رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلين بخاری اور مسلم مین
ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکھتے ہین اونچے محل والون کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن
ستارے کو آسمان کے کنارے پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف اتنا فرق اُنمین زیادتی مراتب کے سبب سے ہے
اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ ایسے عمدہ مکان تو پیغمبرون ہی کے ہونگے اُنکے سوائے کوئی وہان نہ پہونچ سکیگا حضرت نے
فرمایا کہ کیون نہین قسم ہے اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اُن مکانون مین وہ مرد پہونچینگے جو ایمان لائے ہین [illegible] اور
٣٢٥ سچا جانا ہے پیغمبرون کو ق النعمان بن بشير إن أهون أهل النار عذابا من له نعلان وشراكان من نار يغلي منهما دماغه
كما يغلي المرجل ما يرى أن أحدا أشد منه عذابا وإنه لأهونهم عذابا بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر دوزخیون مین سب سے ہلکا عذاب اُسکا ہے جسکے پیرون مین آگ کی دو جوتیان ہین جنسے اُسکا دماغ ابلتا ہے
٣٢٦ جیسے دیگچی ابلتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ مجھسے زیادہ کسی پر عذاب نہین اور حال آنکہ اورونسے اُسپر بہت ہلکا عذاب ہے م ابوسعید إن
بالمدينة جنا قد أسلموا فإذا رأيتم منهم شيئا فآذنوه ثلاثة أيام فإن بدا لكم بعد ذلك فاقتلوه فإنما هو شيطان
مسلم مین ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مدینے مین جن ہین کہ مسلمان ہوگئے ہین پھر جب تم دیکھو اُن سے
کوئی چیز یعنی وے سانپ اگر بن جاوین تو اُنکو تین دن اطلاع کردو پھر بھی اگر ظاہر ہو اُسکے بعد تو اُسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے
یعنی وہ کافر جن ہے ف مدینے مین ایک صحابی کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازے پر کھڑی ہے
سبب پوچھا اُسنے کہا کہ گھر مین سانپ نکلا ہے اُس صحابی نے اُسکو مار ڈالا پھر صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب حضرت نے
یہ قصہ سنا تو حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون آیا ہے کہ جب سانپ کو اپنے گھر مین دیکھو تو تین دن یون کہو کہ ہم تمسے
٣٢٧ قول و قرار نوح اور سلیمان بن داؤد کے تم سے یہ مانگتے ہین کہ ہمکو ایذا نہ دو پھر اسکے بعد بھی اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو ق عائشة
إن بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن أم مكتوم بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان دیتا ہے سو تم کھایا پیا کرو جبتک عبداللہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیوے ف
بلال کچھ رات سے اذان دیتے تھے تاکہ لوگ تہجد کی نماز کو اٹھکر پڑھلین اور جو جاگے ہوئے ہون وے سو رہین اور عبداللہ صبح کو اذان
کہتے تھے وے اندھے تھے جبتک لوگ نہ کہتے کہ فجر ہوئی وے اذان نہ کہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ روزہ دار سحری کھایا کرین
٣٢٨ بلال کی اذان کا خیال نکرین ق ابن مسعود إن بين يدي الساعة أياما ينزل فيها الجهل ويرفع فيها العلم
ويكثر فيها الهرج والهرج القتل بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر

قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے کہ اُنمیں جہالت اُتریگی یعنی پھیلیگی اور علم اُٹھیگا اور قتل بہت ہوگا ف یعنی دنیا کی حرص ایسی
غالب ہوگی کہ لوگوں کو علم دین سیکھنے کی پرواہ نہ ہوگی رات دن سوا طلب دنیا کے اور کچھ مطلب اُنکا نہوگا بلکہ قیامت تک یہ ہے کہ
اگر علم بھی پڑھینگے تو بھی دنیا ہی کے واسطے تو درحقیقت وہ علم نہیں ہے وہ جہالت ہے اسواسطے کہ علم وہی ہے جس سے دنیا سرد
۴۲۹ ہو اور آخرت یاد رہے عن جابر بن سمرۃ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ کَذَّابِیْنَ فَاحْذَرُوْہُمْ مسلم میں جابر بن سمرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے اُنسے بچو ف مراد اس حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور
سجاح اور طلیحہ اور مختار ہیں جنھوں نے جھوٹے پیغمبری کے دعوے کیے پھر خدا نے اُنکو برباد کیا یا وے لوگ ہیں جنھوں نے وضعی
۴۳۰ حدیثیں بنائیں اور حضرت کی طرف نسبت کیں اور علماء حدیث نے اُنکو بین بین کر نکال ڈالا قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ ثَلٰثَۃً فِیْ
بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰی فَاَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْتَلِیَہُمْ فَبَعَثَ اِلَیْہِمْ مَلَکًا فَاَتَی الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ
اِلَیْکَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَیَذْھَبُ عَنِّی الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَہٗ فَذَھَبَ عَنْہُ قَذَرُہٗ وَ
اُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَکَّ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَحَدُ
رُوَاۃِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُھُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ نَاقَۃً عُشَرَآءَ فَقَالَ
بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْھَا قَالَ فَاَتَی الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ فَقَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَیَذْھَبُ عَنِّیْ ھٰذَا الَّذِیْ قَدْ
قَذِرَنِی النَّاسُ فَمَسَحَہٗ فَذَھَبَ عَنْہُ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ بَقَرَۃً حَامِلًا
قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْھَا قَالَ فَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ اَنْ یَّرُدَّ اللّٰہُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَاُبْصِرَ بِہِ النَّاسَ
قَالَ فَمَسَحَہٗ فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیْہِ بَصَرَہٗ قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِیَ شَاۃً وَالِدًا فَاُنْتِجَ ھٰذَانِ وَوَلَّدَ ھٰذَا
فَکَانَ لِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّہٗ اَتَی الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِہٖ
وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ اَسْئَلُکَ بِالَّذِیْ
اَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَیْہِ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ کَثِیْرَۃٌ فَقَالَ اِنَّہٗ کَاَنِّیْ
اَعْرِفُکَ اَلَمْ تَکُنْ اَبْرَصَ یَقْذَرُکَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاکَ اللّٰہُ فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ ھٰذَا الْمَالَ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ فَقَالَ اِنْ
کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰہُ اِلٰی مَا کُنْتَ قَالَ وَاَتَی الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ لَہٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِھٰذَا وَرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلَ
مَا رَدَّ عَلٰی ھٰذَا فَقَالَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰہُ اِلٰی مَا کُنْتَ قَالَ وَاَتَی الْاَعْمٰی فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ
رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ وَّابْنُ سَبِیْلٍ اِنْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ اَسْئَلُکَ بِالَّذِیْ
رَدَّ عَلَیْکَ بَصَرَکَ شَاۃً اَتَبَلَّغُ بِھَا فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ قَدْ کُنْتُ اَعْمٰی فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا
شِئْتَ فَوَاللّٰہِ لَا اَجْھَدُکَ الْیَوْمَ شَیْئًا اَخَذْتَہٗ لِلّٰہِ وَیُرْوٰی لَا اَحْمَدُکَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَہٗ لِلّٰہِ فَقَالَ اَمْسِکْ مَالَکَ
فَاِنَّمَا ابْتُلِیْتُمْ فَقَدْ رُضِیَ عَنْکَ وَسُخِطَ عَلٰی صَاحِبَیْکَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ حضرت یعقوب کی اولاد میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ اُنکو
آزماوے تو اُنکے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پھر اُسنے کہا کہ تجھکو کون چیز بہت پیاری ہے اُسنے کہا کہ

بیان ... مکافات

اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھسے یہ بیماری دور ہو جاوے جسکے سبب لوگ مجھسے گھناتے ہین حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اُسپر ہاتھ ملا سو اُسکی گھن دور ہوئی اور اُسکو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا کون مال تجھکو بہت پسند ہے اُسنے کہا اونٹ یا گائے اسحٰق بن عبد اللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گئی کہ اُسنے اونٹ مانگا یا گائے لیکن سفید داغ والے یا اندھے نے اُنمین سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے سو اُسکو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا خدا تیرے واسطے اُسمین برکت دے حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز تجھکو بہت پسند آتی ہے اُسنے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب سے لوگ مجھسے گھناتے ہین پھر اُسنے اُسپر ہاتھ ملا سو اُسکی بیماری دور ہو گئی اور اُسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجھکو بہت بھاتا ہے اُسنے کہا کہ گائے سو اُسکو گابھن گائے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سو کہا کہ تجھکو کون چیز بہت پسند ہے اُسنے کہا کہ اللہ میری آنکھ مین روشنی دے تو مین اُسکے سبب لوگون کو دیکھون حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اُسپر ہاتھ ملا سو اُسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجھکو بہت پسند ہے اُسنے کہا بھیڑ بکری تو اُسکو گابھن بکری ملی سو اونٹنی اور گائے بھی بیائی اور بکری بھی جنی پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بھر گائے بیل ہو گئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریان ہو گئین حضرت نے فرمایا بعد مدت کے فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل مین آیا سو اُسنے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب اسباب کٹ گئے سو آج منزل پر پہونچنا مجھکو ممکن نہین بدون خدا کی مدد کے پھر بدون تیرے کرم کے مین تجھسے مانگتا ہون اُسی کے نام پر جسنے تجھکو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال اونٹ دیئے ایک سواری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اُسنے کہا لوگون کے حق مجھپر بہت ہین یعنی قرضدار ہون یا گھر بار کے خرچ سے مال زیادہ نہین جو تجھکو دون پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ مین تجھکو کچھ پہچانتا سا ہون بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نتھا کہ تجھسے لوگ گھناتے تھے پھر خدا نے اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اُسنے جواب دیا کہ مینے یہ مال پایا ہے اپنے باپ دادا سے جو پشتہا پشت کے نامی سردار تھے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اُسی اپنی صورت اور شکل مین پھر اُس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا اُسنے بھی جواب دیا جیسا اُسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اُسی صورت اور شکل مین پھر فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب حیلے اور تدبیرین کٹ گئین سو مجھکو آج پہونچنا بغیر مدد الٰہی اور اُسکے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہے سو مین تجھسے اُس خدا کے نام پر جسنے تجھکو آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اُسنے کہا کہ مقرر مین اندھا تھا سو خدا نے مجھکو آنکھ دی سو لیجا ان بکریون سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیویگا مین تجھکو مشکل مین نہ ڈالونگا یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑونگا اور دوسری روایت مین یون ہے کہ بند لینے مین اگر کچھ تو چھوڑیگا تو مین تیری تعریف نکرونگا یعنی مین لینے سے کچھ خوش نہونگا اور تیری بے پروائی کی تعریف بھی نکرونگا سو فرشتے نے کہا اے اپنا مال رکھ تم تینو آدمی تو صرف آزمائے گئے تھے سو تجھسے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونون ساتھیون سے ناخوش ہوا ف اس حدیث مین بندے شکر گزار اور ناحق شناس کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال مین ہے ہم سب لوگ دل کچھ حقیقت نہ سمجھے جان مال صحت علم حکومت عقل اُسکا ہے ہم سب کو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی حقیقت

اور خدا کا کرم بوجہ کر شکر گزار ہی اور جو احمق ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر پر مغرور و خاندانی نسبت پر
۲۳۱ مغرور ہی تو خدا اسے دور ہی م میمونۃ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ کَانَ وَعَدَنِیْ اَنْ یَلْقَانِیَ اللَّیْلَۃَ فَلَمْ یَلْقَنِیْ اَمَا وَاللّٰہِ مَا اَخْلَفَنِیْ
مسلم مین حضرت میمونہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجھسے ملاقات کا آج کی رات وعدہ کیا تھا سو مجھسے ملاقات نہین
کی یہ جانو کہ قسم خدا کی کہ اُسنے مجھسے کبھی وعدہ خلاف نہین کیا ف حضرت میمونہؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز غمگین اور
ملول اُٹھے مین نے عرض کی یا رسول اللہ آج حضرت کو کیون رنج ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو وہ دن اُسی طرح گزرا
پھر حضرت کے جی مین آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہی پھر حضرت نے اُسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہان پانی چھڑکا جو
رات ہوئی جبرئیل سے ملاقات ہوئی حضرت نے آنکے نہ آنے کا سبب پوچھا جبرئیلؑ نے کہا کہ ہمکو حکم نہین اس گھر مین جانے کا
۲۳۲ جہان تصویر یا ورکتا ہووے پھر حضرت نے صبح کو کتون کے مارڈالنے کا حکم دیا م اُمُّ سَلَمَۃَ اِنَّ حَمْزَۃَ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مسلم مین
حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہی ف امیر حمزہؓ حضرت کے چچا تھے لوگون نے حضرت
سے کہا آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی دودھ کے رشتے سے وہ میری بھتیجی ہوئی اسکا نکاح
۲۳۳ درست نہین م حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ اِنَّ حَوْضِیْ لَاَبْعَدُ مِنْ اَیْلَۃَ مِنْ عَدَنَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَذُوْدُ عَنْہُ
الرِّجَالَ کَمَا یَذُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِیْبَۃَ عَنْ حَوْضِہٖ مسلم مین حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
میرا حوض کوثر کا زون سے بہت دور ہوگا جیسے شہر ایلہ شہر عدن سے دور ہی قسم ہی اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مین مقرر
کافر لوگون کو اُس حوض سے ہانکونگا جیسے مرد اپنے حوض سے بیگانے اونٹ کو ہانکتا ہی ف ایلہ شام مین ایک شہر کا نام ہی اور
عدن یمن مین ایک شہر کا نام ہی یعنی جیسے ایلہ عدن سے بہت دور ہی ویسے کافر میرے حوض سے دور رہینگے اسکا پانی اُنکے نصیب مین نہین یا یہ
۲۳۴ مطلب کہ میرا حوض اتنا لنبا چوڑا ہی جیسے ایلہ سے عدن تک یعنی باوجود اس وسعت کے کافر اُس سے بے نصیب ہین م عَایِشَۃَ اِنَّ
حَیْضَتَکِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِکِ قَالَہٗ لَہَا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض
تیرے ہاتھ مین نہین لگا ہی یہ حضرت نے عائشہؓ سے فرمایا ف ایکبار حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ مجکو چٹائی کی
۲۳۵ جانماز لا دے مسجد سے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مجکو حیض کی حالت ہی یعنی اس حالت مین مسجد کے اندر کیونکر جاؤن تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم مسجد سے باہر رکھ ہاتھ بڑھا کر جانماز اُٹھا لے خ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ اِنَّ
خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ بِالْغَمِیْمِ فِیْ خَیْلٍ لِقُرَیْشٍ طَلِیْعَۃً فَخُذُوْا ذَاتَ الْیَمِیْنِ قَالَہٗ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَۃِ بخاری مین مسورؓ اور
مروان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوارون کو لیے غمیم مین آگا
روکے پڑا ہی سو تم کترا چلو داہنی طرف کی راہ لو ف غمیم اور حدیبیہ دو مقام ہین مکے کے پاس حضرت نے فتح مکے سے پہلے مکے کا
ارادہ کیا اور چاہا کہ بے اطلاع قریش کے مکے مین ایکبارگی داخل ہووین راہ مین حضرت کو خالد کا حال معلوم ہوا یہ حدیث فرمائی
پھر اُس سال کافرون نے حضرت کو مکے جانے سے روکا صلح کرکے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے معلوم ہوگا خالد بن ولید
اُسوقت تک ایمان نہ لائے تھے ہرچند مروان ناصبی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری مین اُسکی روایت ضمناً ہی یعنی
۲۳۶ مسورؓ کے ساتھ چنانچہ اس حدیث مین علاوہ اُسکے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہی کچھ مقام تہمت نہین خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ دَاوٗدَ النَّبِیَّ

صلوات اللہ وسلامہ علیہ کَانَ لَا یَأْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
داؤد پیغمبر علیہ الصلوٰة والسلام نہین کہاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کام سے **ف** روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا
معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم ہوتی اس کو
بدل ڈالتے ایک رات ایک بڈھی عورت سے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہے اُسنے کہا کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہے آدمی تو خوب ہے
اگر اپنے ہاتھ کی محنت سے کھایا کرے پھر اُسوقت سے حضرت داؤد علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے اُنکے واسطے
۳۲۷ لوہے کو نرم کر دیا تھا اپنے ہاتھ سے اُسکی زرہ بناتے اور بیچ کر کھاتے ہم جابرؓ اِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ
ھٰذَا فِیْ شَہْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّةِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاھِلِیَّةِ مَوْضُوْعَةٌ
وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِیْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ کَانَ مُسْتَرْضِعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْہُ ھُذَیْلٌ وَرِبَا الْجَاھِلِیَّةِ
مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّہٗ مَوْضُوْعٌ کُلُّہٗ فَاتَّقُوا اللّٰہَ فِی النِّسَاءِ
فَاِنَّکُمْ اَخَذْتُمُوْھُنَّ بِاَمَانِ اللّٰہِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَھُنَّ بِکَلِمَةِ اللّٰہِ وَلَکُمْ عَلَیْھِنَّ اَنْ لَّا یُوْطِئْنَ فُرُشَکُمْ اَحَدًا تَکْرَھُوْنَہٗ
فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِکَ فَاضْرِبُوْھُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ وَلَھُنَّ عَلَیْکُمْ رِزْقُھُنَّ وَکِسْوَتُھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ
مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ کِتَابَ اللّٰہِ وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّیْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ
وَاَدَّیْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِہِ السَّبَّابَةِ یَرْفَعُھَا اِلَی السَّمَاءِ وَیَنْکُبُھَا اِلَی النَّاسِ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ
اشْھَدْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حج مین عرفے کے دن حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمھارے خون اور تمھارے مال تم پر حرام ہین
جیسے اس تمھارے دن کو حرمت ہے اس تمھارے مہینے مین اس تمھاری بستی مین یعنی جیسے مکے مین اور ذی الحجہ کے مہینے مین عرفے کا دن
حرام ہے اسمین زیادتی کسی طرح درست نہین اسی طرح اپنی جانون اور مالون کو حرام جانو کسی کو دوسرے مسلمان کا ناحق جان مارنا
اور مال کا چھین لینا درست نہین جان رکھو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے دونون قدمون کے نیچے دب گئی یعنی کفر کی باطل رسمین
جیسے نوحہ کرنا نجومی کو پوچھنا نسب مین طعنہ کرنا موقوف ہو گئین اور جو کفر کی حالت مین خون ہوئے دبا ڈالے گئے یعنی اب اُنکا دعویٰ
کرنا درست نہین اور البتہ اپنی برادری کے خونون سے پہلا خون جسکو مین دبائے ڈالتا ہون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے جو
دودھ پیتا تھا بنی سعد کی قوم مین اور اُسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دبا دیا گیا اور اپنے خاندان کے بیاجون
سے جو اول بیاج کو مین دباتا ہون سو چچا عباس بن عبد المطلب کا بیاج ہے سو وہ سب دبا ڈالا گیا یعنی بیاج کا اب لینا دینا حرام ہو گیا
صرف اصل قرض لینا دینا چاہیے سو ڈرو اللہ سے عورتون کے مقدمے مین یعنی اُنکو ناحق رنج نہ دو اسواسطے کہ تمنے اُنکو اپنے قابو مین
کیا ہے خدا کی امان سے اور اُنکی شرمگاہ کو تمنے حلال کیا ہے خدا کے حکم سے اور تمھارا حق اُنپر یہ ہے کہ جسکو تم نہ چاہو اُسکو تمھارے
گھر مین نہ آنے دیوین سو اگر وے ایسا کرین سو اُنکو ایسی مار مارو جس سے ہلاک نہو جاوین اور عورتون کا تمپر دستور کے موافق
کھانا کپڑا دینے کا حق ہے اور مقرر مین تم لوگون مین وہ چیز چھوڑے جاتا ہون کہ اُسکے بعد تم کبھی گمراہ نہوگے اگر اُسکو خوب پکڑے رہو
اور اُسپر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہے یعنی قرآن شریف اور تم لوگ قیامت مین مجھسے پوچھے جاؤگے سو تم کیا کہتے ہو لوگون نے
کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپنے خدا کا پیغام ہمکو پہنچا دیا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی اور نصیحت کی سو حضرت کلمے کی انگلی آسمان

کی طرف اٹھاکر اور لوگون کی طرف جھکاکر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو ف ہجرت کے دسوین سال حضرت نے
حج کیا عرب کے ہزارون آدمی جمع تھے اُسوقت حضرت نے یہ خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسمون
سے منع کیا اور پچھلے خون کے دعوے اور اگلے بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے اُنکو موقوف کیا پھر جو دو حاضر تھے
حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلوگے تو گمراہ نہوگے پھر لوگون سے اپنی پیغام رسانی کا اقرار لیا اور
خدا کو اُسپر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرت دو مہینے اور بیس دن صحیح اور سالم رہے پھر آخر صفر مین بیمار ہوئے بارھوین ربیع الاول
٣٣٨ کو انتقال کیا اللھم صل وسلم علیہ خ خَوْلَةُ بِنْتُ ثَامِرٍ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
بخاری مین خولہ بنت ثامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو لوگ کہ گھسے پڑتے ہین خدا کے مال مین ناحق یعنی ناحق کو کھاتے ہین
٣٣٩ انکے لیے قیامت مین آگ ہی ف یعنی بیت المال سے سوا مستحقون کے اور کسی کو لینا درست نہین خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلًا رَاٰى كَلْبًا
يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَاَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهٗ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهٗ بِهٖ حَتّٰى اَرْوَاهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بخاری
مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے کیچڑ کھاتا تھا سو اُس مرد نے اپنا موزہ
لیکر اُسمین پانی بھر کر اُسکو پلایا یہانتک کہ اُسکو چھکا دیا سو خدا نے اُسکی محنت ٹھکانے لگائی پھر اُسکو بہشت مین داخل کیا
٣٤٠ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰى عَلَيْهِ قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ
اُرِيْدُ اَخًا لِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ
بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اُسنے
اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری بستی مین رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اُسکی راہ مین ایک فرشتہ بٹھلا رکھا جب وہ اُسکے
پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کدھر جایا چاہتا ہی اُسنے کہا اس بستی مین اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہون فرشتے نے کہا کچھ تیرا اُسپر
احسان ہی جسکو ترجایا چاہتا ہی اُسنے کہا نہین صرف مین اُس سے خدا کے واسطے محبت رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین خدا کا
بھیجا ہون تیرے پاس پیغام یہ ہی کہ خدا نے بھی تجکو دوست رکھا جیسا تو اُسکو خدا کے واسطے دوست رکھتا ہی ف اس حدیث سے
٣٤١ معلوم ہوا کہ بے دنیا کے لگاؤ کسی دیندار سے نیک محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَاْذَنَ
رَبَّهٗ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَوَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَاَسْرَعَ وَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ
وَاسْتِوَاؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ وَتَكْوِيْرُهٗ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ بخاری
مین ابوہریرہ رضہ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بہشتی مرد نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجکو
حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہی اُسنے کہا کہ کیون نہین سب کچھ موجود ہی لیکن کھیتی ہی کرنا بہت بھاتا ہی پھر اُسنے جلدی کی اور
بیج بویا سو اُسکے جمنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر ڈھیر لگ جانے نے پلک مارنے سے بھی شتابی کی یعنی ہنوز پلک
نہ جھپکی تھی کہ یہ سب کام ہوگئے پھر خدا فرماویگا اسکو لے ای آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہ بھریگی ف اس حدیث سے معلوم
٣٤٢ ہوا کہ بہشتی جو چاہیگا سو پاویگا خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يُسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ
فَقَالَ ائْتِنِيْ بِالشُّهَدَآءِ اُشْهِدُهُمْ فَقَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا قَالَ فَائْتِنِيْ بِالْكَفِيْلِ قَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ

فدی فدفعها الیه الی اجل مسمی فخرج فی البحر فقضی حاجته ثم التمس مرکبا یرکبه یقدم علیه للاجل الذی اجله فلم یجد مرکبا فاخذ خشبة فنقرها فادخل فیها الف دینار وصحیفة منه الی صاحبه ثم زجج موضعها ثم اتی بها الی البحر فقال اللهم انک تعلم انی تسلفت من فلان الف دینار فسالنی کفیلا فقلت کفی بالله کفیلا فرضی بک وسالنی شهیدا فقلت کفی بالله شهیدا فرضی بک وانی جهدت ان اجد مرکبا ابعث الیه الذی له فلم اقدر وانی استودعتکها فرمی بها فی البحر حتی ولجت فیه ثم انصرف وهو فی ذلک یلتمس مرکبا یخرج الی بلده فخرج الرجل الذی کان اسلفه ینظر لعل مرکبا قد جاء بماله فاذا بالخشبة التی فیها المال فاخذها لاهله حطبا فلما نشرها وجد المال والصحیفة ثم قدم الذی کان اسلفه فاتی بالالف دینار وقال والله ما زلت جاهدا فی طلب مرکب لاتیک بمالک فما وجدت مرکبا قبل الذی اتیت فیه قال هل کنت بعثت الی بشیء قال اخبرک انی لم اجد مرکبا قبل الذی جئت فیه قال فان الله قد ادی عنک المال الذی بعثت والخشبة فانصرف بالالف دینار راشدا۔ بخاری مین

ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل مین ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیان قرض مانگین سو اسنے کہا گواہون کو لا کہ انکو قرض کا گواہ کردون تو اسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہی قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن ہی تو لا اسنے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی اسنے کہا تو نے سچ کہا پھر اسکو ہزار اشرفیان کچھ مدت ٹھہرا کر دین سو وہ سوداگری کے واسطے سمندر کے سفر مین گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مقرر مدت کے اندر قرض دینے والے پاس آوے سو اسنے کوئی جہاز نپایا تو ایک لکڑی کو لیکر کریدا پھر اسمین ہزار اشرفیون کو بھرا اور لیا ایک خط قرض دینے والے کے نام کا اسمین ڈالا پھر اسکے منہ کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا پھر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہی کہ مینے فلانے سے ہزار اشرفیان قرض لین تھین سو اسنے مجھسے ضامن مانگا تھا مینے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی وہ تیری ضامنی سے راضی ہوگیا تھا پھر اسنے گواہ مانگا مینے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت کرتی ہی سو وہ تیری گواہی سے راضی ہوگیا تھا اور مینے بہت دوڑ دھوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤن تا اسکا قرض بھیجون سو مین نے نہ پایا اب تجھکو مین اس لکڑی کو امانت سپرد کرتا ہون پھر اسکو سمندر مین اسنے ڈال دیا یہانتک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہان سے پلٹ آیا اور لوٹنے کے وقت بھی جہاز کی تلاش مین رہا تھا تا اسکے شہر کو جاوے سو دیکھنے نکلا وہ مرد جسنے قرض دیا تھا کہ شاید کوئی جہاز اسکا قرض مال لایا ہو سو اسنے یکایک اس لکڑی کو دیکھا جسمین مال تھا سو اسکو اپنے گھر والون کے جلانے کے واسطے لیا پھر جب اسکو چیرا مال اور خط کو پایا پھر بعد مدت کے جسنے قرض لیا تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیان لایا اور کہا قسم خدا کی مین ہمیشہ جہاز کی تلاش مین دوڑا دھوپا کیا کہ مین تیرے پاس تیرا مال لاؤن سو اسوقت کے آنے سے پہلے مینے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا کہ کیا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا اسنے کہا مین تجھکو خبر دیتا ہون کہ مینے اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا خیر حال معلوم ہوا سو البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی کے ساتھ بھیجا تھا سو پہنچا دیا سو اب تو اپنی ہزار اشرفیان لیکر خیریت سے پھر جا۔ ف اس حدیث مین بہت معاملگی اور امانت داری کی خوبی کا بیان ہی معلوم ہوا کہ جسنے سچا بھروسا خدا پر کیا اسکو ٹوٹا نہین پڑتا اور جس حدیث

قرضہ دادن بضمانت خدا و حوالہ اجل دادن قرض ۱۲

ثابت ہوا کہ قرض مین وعدہ مقرر کرنا درست ہی لیکن امام اعظم اور شافعی کا یہ مذہب ہی کہ قرض کی مدت لازم نہین مالک اگر چاہے
۲۴۳ تو مدت سے پہلے قرض مانگ لیوے اور امام مالک کے نزدیک مدت کے قبل تقاضا درست نہین ق عَائِشَۃ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ
لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قَالَہٗ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہی جیسے کہ تونے خدا اور اسکے رسول کی طرف سے
جوابدہی کی ہی یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف کافرون نے حضرت کی ایکبار ہجو کی تھی حضرت نے حسان صحابی سے
جو بڑے شاعر تھے فرمایا کہ تم انکو جواب دو حسان نے چند بیتون مین انکی خوب ہجو کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس
۲۴۴ حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہی لیکن بشرطیکہ اسکا مضمون شرع کے مخالف نہو ق اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ
جَہَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ بخاری اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گرمی کی سختی
دوزخ کے جوش اور ابال سے ہی سو جب خوب گرمی ہوا کرے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو ف یعنی اس عالم کی گرمی دوزخ
کی گرمی کا نمونہ ہی اور جوش غضب کا وقت ہی تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی کے
۲۴۵ موسم مین ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہین ٹھنڈے وقت پڑھے یہی مذہب ہی امام اعظم کا ق عَائِشَۃ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ
عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَبْدٌ اَذْھَبَ اٰخِرَتَہٗ بِدُنْیَا غَیْرِہٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ سب آدمیون سے بدتر قیامت مین خدا کے نزدیک وہ بندہ ہی کہ غیر شخص کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کرے
۲۴۶ ف جیسے جھوٹی گواہی دے کر کسی کو مال دلا دیوے تو اسکو دنیا ملی اسکی آخرت ناحق برباد ہوئی ق عَائِشَۃ اِنَّ شَرَّ
النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ فَرَّقَہُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِہٖ وَیُرْوٰی مَنْ تَرَکَہٗ بخاری اور مسلم مین حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن وہ آدمی ہی
جسکا لوگ ملنا چھوڑ دین اسکی زبان درازی اور گالی کے ڈر سے اور ایک روایت مین فرقہ کی جگہ من ترکہ آیا ہی مطلب
۲۴۷ دونون کا ایک ہی ھ عَمَّارٌ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِہٖ مَئِنَّۃٌ مِّنْ فِقْھِہٖ فَاَطِیْلُوا الصَّلٰوۃَ وَاقْصِرُوا الْخُطْبَۃَ
مسلم مین عمارؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ نماز کو بڑھانا مرد کا اور خطبے کو گھٹانا بتاتا ہی اسکی دانائی اور عقلمندی کا سو تم
نماز کو بڑھایا کرو اور خطبے کو مختصر اور کم کرکے پڑھا کرو ف خطبہ مسلمانون کی نصیحت کے واسطے ہی کہ عبادت پر مستعد ہین
اور نماز خود عبادت ہی تو جسنے بقدر ضرورت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو بڑھایا تو وہ عقلمند ہی کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جسنے خطبے
کو بہت لمبا چوڑا پڑھا اور نماز کو گھٹایا جیسا اس زمانے مین اکثر ناواقف امام کرتے ہین وہ نادان ہی کہ لوگون کو تو خطبے
مین اطاعت شرع اور عبادت کی نصیحت کرتا ہی اور آپ عمل نہین کرتا کہ نماز سی عمدہ عبادت مین جلدی مچاتا ہی اس حدیث سے
۲۴۸ صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لمبا چوڑا پڑھنا اور نماز مین جلدی کرنا نہایت مکروہ ہی اور صاف حماقت ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ
عَاشُوْرَاءَ یَوْمٌ مِّنْ اَیَّامِ اللّٰہِ فَمَنْ شَاءَ صَامَہٗ متفق بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
محرم کی دسوین تاریخ خدا کے دنون سے ایک دن ہی جو چاہے اسکا روزہ رکھے ف یعنی اس دن کا روزہ فرض نہین
۲۴۹ سنت ہی ھ عُثْمَانُ وَعَائِشَۃُ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَیِیٌّ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَہٗ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ اَنْ لَا یَبْلُغَ

اِلّاَ فِی خَنَاجِرِہِمْ مسلم مین حضرت عثمانؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عثمان نہایت مرد شرم والا ہی
اور مین اس حالت مین ڈرا کہ اُسکو بلاؤن شاید وہ اپنے مطلب کو مجھ تک نہ پہونچا سکے ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
ایک روز گھر مین دونون پنڈلیان کھولے لیٹے تھے اتنے مین صدیق اکبرؓ دروازہ پر آئے حضرتؐ نے اُنکو بلایا اور ویسے لیٹے رہے پھر
عمر فاروقؓ آئے اُنکو بھی اُسی حال مین بلایا پھر حضرت عثمانؓ آئے تو حضرتؐ نے اُٹھکر اپنے کپڑے سمیٹ لیے پھر اُنکو بلایا جب وہ سب باہر گئے
تو مین نے پوچھا یا حضرت صدیق اکبرؓ آئے آپ ویسے ہی لیٹے رہے عمر فاروقؓ آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمان کے آتے ہی اپنے کپڑے
سمیٹ لیے اُسکا کیا سبب ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی عثمان حیا کے سبب اتنا بدن نہین کھولتا ہی مبادا میرا کھلا بدن دیکھکر اپنا
مطلب بیان نہ کر سکے ق اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِہَابٍ مِنْ نَارٍ لِیَجْعَلَہٗ فِیْ وَجْہِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ ۳۵۰
مِنْکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ فَلَمْ یَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُ اَخْذَہٗ وَاللّٰہِ لَوْلَا دَعْوَۃُ اَخِیْنَا
سُلَیْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَلْعَبُ بِہٖ وِلْدَانُ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ مسلم مین ابو درداؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کا
دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے منھ مین لگا دے سو مین نے تین بار کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون تجھ سے
پھر مین نے تین بار کہا کہ مین خدا کی پوری لعنت تجھپر بھیجتا ہون پھر بھی نہ ہٹا پھر مین نے اُسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے
سلیمان بھائی دعا نہ کر گئے ہوتے تو وہ صبح کو بندھا پڑا ہوتا کہ مدینے کے لڑکے اُس سے کھیلتے ف حضرت سلیمان کی دعا کا مطلب
اگلی حدیث مین آتا ہی ق اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اِنَّ عِفْرِیْتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَیَّ الْبَارِحَۃَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰہُ ۳۵۱
مِنْہُ فَاَخَذْتُہٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَہٗ عَلٰی سَارِیَۃٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْہِ کُلُّکُمْ فَذَکَرْتُ دَعْوَۃَ اَخِیْ
سُلَیْمَانَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَہَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّہٗ خَاسِئًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنون مین سے ایک رات کو میرے آگے گھس آیا میری نماز توڑ دینے کو سو خدا نے اُسکو میرے قابو
مین کر دیا پھر مین نے اُسکو پکڑ لیا سو مین نے چاہا کہ مسجد کے کھنبون سے کسی کھنبے مین باندھ دون تاکہ تم سب لوگ اُسکو دیکھو
پھر مجھکو یاد پڑ گئی اپنے سلیمان بھائی کی دعا جو یہ دعا تھی کہ ای میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجھکو ایسی بادشاہی کہ میرے
بعد پھر کسی کو ویسی نہ ملے حضرتؐ نے فرمایا پھر مین نے اُسکو ڈھکیل دیا دُھتکار کے ف جن اور دیو حضرت سلیمان کے قابو مین تھے
اور اُنھون نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسی کو نہ ملے اسواسطے حضرتؐ نے اُس شیطان کو چھوڑ دیا اس حدیث سے
صاف معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہین ہو سکتا اسواسطے کہ اُس مردود کی اتنی جرأت ہوئی کہ
حضرتؐ کے ساتھ بے ادبی کو تیار ہوا تھا اللہ بچاوے تو اُس سے بچے آدمی بیچارے کی کیا طاقت ہی خ عَائِشَۃُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ ۳۵۲
وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری دونون آنکھین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا
ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ ایک رات حضرتؐ نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھکے سو گئے جب بلالؓ نے صبح کی اذان کہی تو حضرتؐ نے نماز پڑھی
اور پھر وضو نکیا تب مین نے عرض کی یا رسول اللہ آپ سو گئے تھے وضو کیون نہ کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین سوتے مین ہر آن
حال سے غافل نہین ہوتا سب کا سونا وضو توڑتا ہی مگر حضرت امین خاص ہین ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ اِنَّ فَاطِمَۃَ مِنِّیْ وَاِنِّیْ اَتَخَوَّفُ ۳۵۳
اَنْ تُفْتَنَ فِیْ دِیْنِہَا وَاِنِّیْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰکِنْ وَاللّٰہِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِنْتُ

عَدُوِّ اللهِ مَكَانًا وَاحِدًا اَبَدًا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ فاطمہ میری ہی اور البتہ مجکو خوف
آتا ہی کہ کہین اسکے دین مین فتنہ نہ ڈالا جاوے اور مقرر مین ایسا نہین ہون کہ حلال چیز کو حرام کر دون اور حرام کو حلال بتلا دون
لیکن خدا کی قسم ہی کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان مین کبھی جمع نہونگی ف ابو جہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی
حضرت علی مرتضی نے اسکے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند دوسرا نکاح حلال ہی لیکن خوف تھا کہ
حضرت فاطمہ سوت کے رنج سے کہین حضرت علی کی اطاعت مین توقف نکرین تو دین مین خلل پڑے اسواسطے کہ خاوند کی اطاعت جورو
٣٥٥ پر فرض ہی اسواسطے حضرت نے منع کیا ع عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ مسلم
مین عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارے روزون مین اور کتاب والون کے روزون مین سحری کے لقمے کا فرق ہی
٣٥٦ ف کتاب والے یعنے یہود اور نصاری کے نزدیک روزے مین سحر کا کھانا درست نہین اور اسلام مین درست ہی بلکہ سنت ہی ع عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ فُقَرَاءَ
الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ فقیر محتاج وطن چھوڑنے والے مالدار وطن چھوڑنے والون سے قیامت کے دن چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے ف
حضرت کے اصحاب دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وہ مین جو مکہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چھوڑ کے اللہ کے
واسطے مدینے مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انصار وہ ہین جو مدینے کے رہنے والے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل
ہین اور مہاجرین مین محتاج افضل ہین مالدارون سے اسواسطے کہ محتاجون نے پردیس مین محتاجی کے سبب خدا کے واسطے بڑی
بڑی تکلیفین اٹھائین اسواسطے وہ چالیس برس بہشت مین مالدارون سے آگے جاوینگے دوسری حدیث مین آیا ہی کہ پانسو برس آگے بہشت
مین جاوینگے اسکا مطلب یہ کہ مہاجرین کے سوا اور مالدار مسلمانون سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونون حدیثون مین کچھ خلاف
٣٥٧ نرہا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ
غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ
اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہی جسکو ریان کہتے ہین یعنے
چھکا دینے والا پیاس بجھانے والا اسمین روزہ دار جاوینگے قیامت کے روز کوئی اُس سے نجاویگا اُنکے سوا سے کہا جاویگا کہان ہین
روزہ دار سو وہ اٹھ کھڑے ہونگے نجاویگا کوئی اُس سے اُنکے سوا جب وہ جا چکینگے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا سو کوئی اُس سے
٣٥٨ نجاویگا ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيْعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک درخت ہی کہ اچھے گھوڑے پلے تیز قدم کا سوار سو برس چلے اسکو تمام نکر سکے
ف مقدسی نے کہا کہ یہ درخت سدرۃ المنتہی ہی جسکے بیر مٹکے برابر اور پتے ہاتھی کے کان برابر ہین اور بعضے اسکو طوبی کہتے ہین
ع اَنَسٌ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَأْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْ فِي وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّ
جَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّ
جَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
بہشت مین ایک بازار ہی جسمین بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کرینگے پھر اُتر کی ہوا چلیگی سو وہان کا گرد اور غبار

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

جو مشک اور زعفران ہی [illegible] چہرون اور کپڑون پر پڑیگا سو اُنکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاویگا پھر پلٹ آوینگے اپنے گھر والون
کی طرف اور گھر والون کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سو اُن سے اُنکے گھر والے کہینگے خدا کی قسم تمھارا حسن اور
جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہی پھر وی جواب دیوینگے کہ خدا کی قسم تمھارا بھی حسن و جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا ف اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیون کا حسن ہمیشہ بڑھا کریگا متفق ابو ہریرۃ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ اَعَدَّھَا اللّٰہُ لِلْمُجَاھِدِیْنَ ٣٥٩
فِی سَبِیْلِہٖ کُلُّ دَرَجَتَیْنِ مَا بَیْنَھُمَا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّہٗ اَوْسَطُ الْجَنَّۃِ
وَاَعْلَی الْجَنَّۃِ وَفَوْقَہٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْہُ تَفَجَّرُ اَنْھَارُ الْجَنَّۃِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت
مین سو درجے ہین کہ خدا نے اپنی راہ مین لڑنے والون کے واسطے تیار کر رکھے ہین دو دو درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان
اور زمین مین سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اسواسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی اور اونچی بہشت ہی اور اسکے اوپر
خدا کا عرش ہی اور اُسی سے بہشت کی نہرین پھوٹ نکلتی ہین ف فردوس اُس باغ کو کہتے ہین جسمین رنگ برنگ کے پھول اور طرح طرح
کے میوے ہون بہشت کی نہرین چار ہین ایک نہر پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی عمدہ شراب کی یہ حدیث اول باب کے
اول حدیث کا ٹکڑا ہی ق ابن مسعود اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے ٣٦٠
فرمایا کہ مقرر نماز مین تو ایک دھن ہی یعنی نماز مین سوا نماز کے اور کسی طرف توجہ نچاہیے ف عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ ہم
پہلے حضرت کو نماز مین سلام کیا کرتے تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد حبش کے سفر سے آئے حضرت نماز مین تھے
ہمنے سلام کیا حضرت نے جواب دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب موقوف ہو گیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا
سلام کرنا جواب دینا بے سبب کہا لنسا ادھر اُدھر دیکھنا نماز مین درست نہین م عمار او حذیفہ شک شعبۃ اِنَّ فِیْ اُمَّتِیْ ٣٦١
اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یَجِدُوْنَ رِیْحَھَا حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ثَمَانِیَۃٌ مِنْھُمْ تَکْفِیْکَھُمُ
اللّٰہُ بِیْلَۃٍ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ یَظْھَرُ فِی اَکْتَافِھِمْ حَتّٰی یَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِھِمْ مسلم مین عمار سے یا حذیفہ سے روایت ہی
شک ہی اسمین شعبہ کو جو راوی ہی اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میری امت مین بارہ منافق ہین یعنی دل کے کافر زبان کے
مسلمان وہ بہشت مین نجاوینگے اور اُسکی بو بھی نہ سونگھنے پاوینگے جبتک اونٹ سوئی کے ناکے مین گھسے یعنی اُنکو کبھی بہشت نصیب
نہوگی اُنمین سے آٹھ کو بڑا پھوڑا تمام کر ڈالیگا یعنی ایک آگ کا چراغ اُنکے مونڈھون مین پیدا ہوگا اُنکی چھاتیان توڑ کے
نکل آویگا یعنی اُنمین ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ رکھ دیا جیانچہ ایسا ہی ہوا م اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ اِنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ ٣٦٢
مُبِیْرًا وَکَذَّابًا مسلم مین اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک ظالم خونریز ہوگا اور
ایک بہت جھوٹا ف ثقیف ایک قوم ہی جو مکے کے پاس طائف مین رہتی تھی اُس قوم سے حجاج بن یوسف خونریز پیدا ہوا جسکا ظلم عام
مین مشہور ہی روایت ہی کہ اُسنے سو لاکھ آدمی ناحق مارے اور جھوٹا مختار ثقفی تھا جسنے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے کوفے مین محمد
بن حنفیہ کی طرف سے اول جھوٹا دعوی کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار بنا بعد اسکے پیغمبری کا دعوی کیا آخر کو خدا نے اُسکو
فضیحت اور برباد کیا سو یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہی جیسا فرمایا تھا ویسے ہی اُس قوم سے دو آدمی پیدا ہوئے ق انس اِنَّ فِیْ ٣٦٣
حَوْضِیْ مِنَ الْاَبَارِیْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے حوض مین آبخورے

۳۶۴ لوٹتی دار الحوض ہین جتنے آسمان مین تارے ف یہ حوض کوثر کی وسعت کا بیان ہی کہ حضرت کی قیامت مین ملیگا ق عَایِشَۃُ
اِنَّ فِی عَجْوَۃِ الْعَالِیَۃِ شِفَاءً اَوْ اِنَّھَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَۃِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ عجوہ
مدینہ اور اسکے آس پاس کے عجوے مین شفا ہی یا یون فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول وقت تریاک ہی یعنی زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہی ف
۳۶۵ مدینے مین عجوہ ایک عمدہ قسم ہی کھجور کی بڑی ہوتی ہی سیاہی مارتی اسکی یہ تاثیر ہی حضرت کی دعا سے ق اَبُوْسَعِیْدٍ اِنَّ فِیْکَ
لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّھُمَا اللّٰہُ اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاۃُ قَالَہٗ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر تجھ مین دو خوبیان ہین جنکو خدا دوست رکھتا ہی ایک تو غصے کا بچاؤ دوسرے گرداؤ یہ حضرت نے اس آدمی سے کہا جسکا قوم
عبد القیس مین اشج لقب تھا ف عبد القیس ایک قوم کا نام ہی وہ قوم حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی اسکے سب آدمی اپنی
سواریان چھوڑ جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلد بازی نکی اپنے اونٹ کو پہلے باندھا پھر کپڑے بہن کے
حضرت پاس خاطر جمع سے حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسکی تعریف کی ف یعنی خلاف مرضی بات مین غصے سے لال ہو جانا اور
۳۶۶ ہر کام مین بدون غور کے شتابی اور جلد بازی کرنا جانورون کی خو ہی اسواسطے خدا کو غصے کا بچاؤ اور گرداؤ پسند ہی ق اَنَسٌ اِنَّ
قُرَیْشًا حَدِیْثُ عَھْدٍ بِجَاھِلِیَّۃٍ وَّمُصِیْبَۃٍ وَاِنِّیْ اَرَدْتُ اَنْ اُجِیْزَھُمْ وَاَتَاَلَّفَھُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّرْجِعَ النَّاسُ
بِالدُّنْیَا وَتَرْجِعُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی بُیُوْتِکُمْ لَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا وَّسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَکْتُ
شِعْبَ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے انصاریون سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نئی مصیبت پڑی ہی تازہ کفر کو
چھوڑا ہی سو مین نے چاہا کہ انکو انعام دون اور انکے لگاوٹ کرون تم کیا اس بات سے راضی نہین کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھرین اور تم
اپنے گھرون کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھرو اگر اور لوگ ایک راہ چلین اور انصاری اصحاب اور راہ چلین تو مین انصاریون ہی
کی راہ چلون ف مصابیح مین انسؓ سے روایت ہی کہ جب فتح مکے کے بعد جنگ حنین فتح ہوئی تو مال اسباب بہت ہاتھ آیا حضرت نے
قریش یعنی مکے کے رہنے والون کو سو سو اونٹ دیئے تب بعضے نوجوان انصاریون نے کہا کہ خدا حضرت کو بخشے قریش کو آپ دیتے
ہین ہمکو چھوڑتے ہین حال آنکہ انکے خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی ہماری تلوارون کے زور سے وے مسلمان ہوئے ہین
جب یہ خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب حضرت نے انصاریون کو ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حال پوچھا تو انصاریون کے رئیسون
اور عقلمندون نے عرض کیا کہ یا حضرت ہماری دانا لوگون نے یہ ہرگز نہین کہا لیکن ہمارے نوجوان نے البتہ کہا ہی تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش نو مسلم ہین انکو تازہ مصیبت پڑی ہی بھائی بند انکے لڑائیون مین مارے گئے ہین اسلام کی
خوبی انکے دل مین ابھی نہین جمی لگاوٹ کے واسطے دنیا کا مال دینا انکو مناسب تھا اور تم ایمان دار لوگ ہو تمکو دنیا لینا مناسب
نہین قریش نے دنیا پائی تمنے مجکو پایا بڑے قسمت اسکی جسکے حصے مین حضرت آوین اس حدیث سے انصاریون کی بڑی فضیلت ثابت
۳۶۷ ہوئی ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ کُلَّھَا بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ کَقَلْبٍ وَّاحِدٍ یُصَرِّفُہٗ
حَیْثُ یَشَاءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر آدمیون کے سب دل خدا کے مہربان الیسے قابو مین ہین
جیسے ایک دل اسکو پھیرتا ہی جدھر چاہتا ہی ف انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت یہ دعا بہت مانگتے تھے کہ اے دلون کے پھیرنے
والے میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکھ سو مین نے کہا کہ یا حضرت ہم آپ پر ایمان لائے ہین اسلام کے دین کو ہم سچ جانتے ہین

کچھ ہمارے بچلنے کا بھی آپ کو ڈر ہی جو آپ یہ دعا مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو نڈر ہونا نچاہیے خدا سے
ڈرا کرے اور ایمان ثابت رہنے کی دعا مانگا کرے کہ مسلمان کو کافر ہونا اور کافر کو مسلمان ہونا کچھ دور نہین وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ٣٦٨
اِنَّ كَذِبًا عَلَىَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى اَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَىَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین مغیرہ
بن شعبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا اور ون پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہین جو مجھ پر جھوٹ
باندھیگا جان بوجھ کر سو اپنی بیٹھک ٹھہرالیوے دوزخ مین ف یہ حدیث متواتر ہی یعنی اتنے لوگون نے روایت کی کہ اسکے سچ
ہونے کا یقین کامل حاصل ہوا پچاس سے بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اسکو روایت کیا ہی ہر چند ہر ایک پر جھوٹ باندھنا حرام ہی لیکن
حضرت پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہی اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اسکا دوزخ ہی اسواسطے علماے حدیث نے حدیثون کے پرکھنے مین
بڑی تحقیق اور جان فشانیان کین موضوع حدیثون کو جانچکر علیحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف کھرے اور کھوٹے کو
پہچان جاتا ہی ویسے علماء حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہی کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے اُس حدیث کو
سچا نجانے جبتک کہ اسکو حدیث کی مشہور کتابون مین دیکھے یا علماے حدیث سے اسکی صحت نہ سنے وَعَائِشَةَ اِنَّ لِصَاحِبِ ٣٦٩
الْحَقِّ مَقَالًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والے کو کہنا پہونچتا ہی ف حضرت پر
کسی کا قرض تھا اُسنے کڑا تقاضا کیا اصحاب نے اسکے مارنے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قرض دینے والا حقدار ہی کہا
چاہے اسکی بابت کا برا ماننا نچاہیے وَابْنِ عُمَرَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ قَالَهٗ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ٣٧٠
بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے عثمان بن عفان سے فرمایا کہ مقرر تجکو ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ ہی غنیمت
کے مال کا اُن لوگون سے جو جنگ بدر مین تھے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان کی بی بی حضرت کی بیٹی بیمار
تھین تب حضرت نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نچلو انکی بیمارداری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہین اُنمین سے ایک مرد کے
برابر تمکو ثواب آخرت مین اور حصہ مال کا دنیا مین ملیگا وَاَنَسٍ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنًا وَاِنَّ اَمِيْنَنَا اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ٣٧١
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانتدار ہی اور ہمارا معتمد امانتدار اے میری
امت ابوعبیدہ ہی جراح کا بیٹا ف ابوعبیدہ بہشتی حضرت کے دس یارون مین ہین انکو اس امت کا امانتدار فرمایا ہر چند سب اصحاب
امانت دار تھے لیکن جسمین جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اسی صفت سے اسکی تعریف کرتے تھے جیسے صدیق کو رحمدل اور فاروق کو خدا
کی راہ مین کڑا اور حضرت عثمان کو حیامند اور علی مرتضی کو قاضی اور زبیر کو دلی جان نثار فرمایا وَجَابِرٍ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَ ٣٧٢
حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہی اور
میرا خالص مددگار اور فدائی جان نثار زبیر ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ جب مدینے مین جنگ خندق ہوئی اور کافرون کے گروہ
بھوٹ بچشک گئے تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاوے زبیر نے کہا یا حضرت مین جاتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث والی
اور انکی فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے پھوپھی زاد بھائی تھے بہادر سپاہی حضرت پر فدا رہتے تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہوا
وَاَنَسٍ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً وَّاِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی ٣٧٣
کہ مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہی اور مین نے اپنی دعا چھپا رکھی ہی اپنی امت بخشانے کے واسطے قیامت کے دن ف اس

حدیث مین بشارت ہی امت کی بخشش کی جو ایمان سے مرا اور معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا امت کے
٢٧٤ واسطے رکھی اپنی ذات کے واسطے نکی قربان اُس نبی رحیم اور کریم پر ہو اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ قَالَهُ لِرَجُلٍ كَانَ
یَمْشِیْ اِلَی مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا یَرْكَبُ وَیَرْجُوْ فِیْ اٰثَرِهِ الْاَجْرَ مسلم مین اُبَیّ بن کعبؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو ملیگا جسکا تو ثواب چاہتا ہی یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جو پیدل حضرت کی مسجد مین آتا تھا اور
سوار نہوتا تھا اور اپنے قدم مین ثواب کی امید رکھتا تھا ف ایک شخص تھا اُسکا گھر بہت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ
ہر وقت مسجد مین آتا تھا کسی نے اُس سے کہا کہ اندھیرے اور گرمی مین سوار ہو کر آیا کرو اُسنے کہا مین پیادہ آنے مین ثواب کی امید
٢٧٥ رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو اس نیت اور اس محنت کا ثواب ملیگا ہو جابِرٍ اِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً
قَالَهُ لِرَهْطِ جَابِرٍ وَقَدْ اَرَادُوْا اَنْ یَبِیْعُوْا بُیُوْتَهُمْ فَیَقْتَرِبُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر تمہارے واسطے ہر ڈگ پر درجہ ہی یہ حضرت نے جابر کی قوم سے فرمایا اور اُن لوگون نے اپنے گھرون کے بیچ ڈالنے کا ارادہ
کیا تھا اور چاہا تھا کہ حضرت کی مسجد کے قریب آ رہین ف یعنی جتنا تم دور ہو گے اور مسجد مین آیا کرو گے اتنا ثواب زیادہ
٢٧٦ پاؤ گے کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوگا خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے ننانوے ٩٩ نام ہین ایک کم سو جو انکو یاد کر لیوے یا اعتقاد
شمار کر رکھے یا انکے معنی بوجھے اور اُسپر عمل کرے وہ بہشت مین جاویگا ف حق تعالی کے نام بیشمار ہین اسواسطے کہ صفات الٰہی کی
حد نہین چنانچہ سواے اِن ننانوے نام کے قرآن اور حدیث مین بہت اسماے الٰہی ثابت ہین جیسے وتر فاطر محیط علام مالک قدیم رفیع
ذی الطول ذی المعارج مولی نصیر رب ناصر شدید العقاب قابل التوبة غافر الذنب حنان منان وغیر ذلک تو مطلب اس کا یہ نہین
کہ اسماے حسنی انھین ننانوے نام مین منحصر ہین بلکہ یہ مطلب ہی کہ اسقدر ناموں کی یہ تاثیر ہی کہ اُنکے یاد کر لینے سے بہشت حاصل
ہوتی ہی لہذا نام موجب روایت حصن حصین کے یہ ہین مع الترجمہ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یعنی وہ اللہ پاک
ایسا ہی کہ اُسکے سوا کوئی معبود برحق نہین اَلرَّحْمٰنُ بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت مین چھا گئی اَلرَّحِیْمُ نہایت رحم والا
جسکی رحمت آخرت مین صرف ایمان دارون پر مخصوص ہی اَلْمَلِكُ سبکا بادشاہ اَلْقُدُّوْسُ ہر عیب اور نقصان سے پاک
اَلسَّلَامُ خود سلامت عالم کا سلامت رکھنے والا اَلْمُؤْمِنُ اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مومنین کو ہول قیامت سے
امن مین رکھنے والا اَلْمُهَیْمِنُ شاہد امانت دار محافظ اَلْعَزِیْزُ غالب باعزت اَلْجَبَّارُ زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا
اَلْمُتَكَبِّرُ عظیم الشان گھمنڈ والا اَلْخَالِقُ عدم سے پیدا کرنے والا اَلْبَارِئُ بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا اَلْمُصَوِّرُ
صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت کا عطا کرنے والا اَلْغَفَّارُ اپنے بندون کے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا اَلْقَهَّارُ
سب پر غالب اَلْوَهَّابُ بے عوض کثرت سے دینے والا اَلرَّزَّاقُ روزی بخش اَلْفَتَّاحُ رزق اور رحمت کے دروازے
کھولنے والا اَلْعَلِیْمُ ہر چیز کا دانا اَلْقَابِضُ بند کرنے والا ارواح اور روزی کا اَلْبَاسِطُ کشادہ کرنے والا رزق کا اور
جاری کرنے والا ارواح کا ابدان مین اَلْخَافِضُ پست کرنے والا مغرورون کا اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا مومنین منکسرین کا
اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا اَلْمُذِلُّ ذلیل کرنے والا اَلسَّمِیْعُ ہر آواز کو سنتا اَلْبَصِیْرُ ہر چیز کو دیکھتا اَلْحَكَمُ فیصلہ کرنے والا اَلْعَدْلُ

تحفة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار
فضیلت حفظ نود ونہ نام باری تعالیٰ

منصف حاکم اَللَّطِیْفُ مہربان باریک دان اَلْخَبِیْرُ اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار اَلْحَلِیْمُ بردبار بڑی سمائی والا کہ اہل کفر اور
فسق کو جلد نہیں پکڑتا اَلْعَظِیْمُ بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر اَلْغَفُوْرُ پردہ پوش اَلشَّکُوْرُ شکر گزاروں کا قدردان
اَلْعَلِیُّ سب سے اونچا اَلْکَبِیْرُ سب سے بڑا اَلْحَفِیْظُ اپنی مخلوقات کا نگہدار اور محافظ اَلْمُقِیْتُ محافظ با قدرت خلائق
کا قوت دینے والا اَلْحَسِیْبُ تمام عالم کو کافی اسکے سوائے دوسرے کی حاجت نہیں اَلْجَلِیْلُ بڑی شان والا اَلْکَرِیْمُ
صاحب کرم جسکے عطا کی انتہا نہیں اَلرَّقِیْبُ ہر شے کا نگہبان اَلْمُجِیْبُ حاجت روا دعا کا قبول کرنے والا اَلْوَاسِعُ
کشادہ رحمت کشادہ عطا اَلْحَکِیْمُ حاکم با حکمت استوار کار اَلْوَدُوْدُ نیکوں کا محب اہل معرفت کا محبوب اَلْمَجِیْدُ بزرگ ذات
نیکوکار اَلْبَاعِثُ قیامت میں قبروں سے مردوں کا اٹھانے والا اَلشَّہِیْدُ ہر چیز اسکے سامنے حاضر اَلْحَقُّ سچ جسکی
ذات اور صفات میں کچھ بھی دعویٰ کا نہیں اَلْوَکِیْلُ سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن اَلْقَوِیُّ زبردست اَلْمَتِیْنُ
استوار کار جسکو تھکاوٹ اور ماندگی نہیں اَلْوَلِیُّ مددگار عالم کا کارساز اَلْحَمِیْدُ ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود اَلْمُحْصِیْ
ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اسکے علم سے باہر نہیں اَلْمُبْدِئُ بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا اَلْمُعِیْدُ دنیا میں زندوں کا
مارنے والا آخرت میں مردوں کو زندگی بخشنے والا اَلْمُحْیِیْ جلانے والا اَلْمُمِیْتُ مارنے والا اَلْحَیُّ بذات خود زندہ اَلْقَیُّوْمُ
بذات خود قائم جہان کا تھامنے والا اَلْوَاجِدُ غنی جسکو کچھ احتیاج نہیں اَلْمَاجِدُ بزرگی والا اَلْوَاحِدُ اکا جسکا کوئی
دوسرا نہیں اَلصَّمَدُ سردار دائمی جو نکھا و نہ ہو سب اسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز اَلْقَادِرُ صاحب قدرت اَلْمُقْتَدِرُ
بڑے اقتدار والا اَلْمُقَدِّمُ تقدیم بخشنے والا اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے ڈالنے والا اَلْاَوَّلُ پہلا کوئی اسکے قبل نہیں اَلْاٰخِرُ پچھلا جسکے
بعد کچھ نہیں اَلظَّاہِرُ قدرت کی راہ سے کھلا جسمیں کچھ شک نہیں اَلْبَاطِنُ خلق کی نظر اور وہم سے چھپا اَلْوَالِیُ مالک صاحب
حکومت اَلْمُتَعَالِیُ بلند شان جسکا وصف نہ ہو سکے اَلْبَرُّ اپنے بندوں پر مہربان نیکوکار اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا اَلْمُنْتَقِمُ
بدکاروں کا سزا دینے والا اَلْعَفُوُّ گناہوں کا مٹانے والا گنہگاروں کا بخشنے والا اَلرَّؤُفُ نہایت مہربانی والا مَالِکُ الْمُلْکِ
سب جہان کا مالک جو چاہے سو کرے ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ جلال والا صاحب تعظیم و تکریم اَلْمُقْسِطُ عادل با انصاف
اَلْجَامِعُ قیامت میں خلائق کا جمع کرنے والا اَلْغَنِیُّ سب سے بے نیاز اَلْمُغْنِیْ جسکو چاہے بے پروا بنا دے اَلْمَانِعُ
روکنے والا اَلضَّارُّ ضرر پہونچانے والا اَلنَّافِعُ نفع رسان اَلنُّوْرُ بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جسکے نور سے
ایمان کا ظہور ہے اَلْہَادِیْ نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہونچانے والا اَلْبَدِیْعُ خود بے نظیر اور نئی ایجاد کا نکالنے والا بے نمونہ
اختراع کرنے والا اَلْبَاقِیْ موجود دائمی ہمیشہ قائم اَلْوَارِثُ فنائے عالم کے بعد قائم رہنے والا اَلرَّشِیْدُ بڑا راہنما
۳۷۷ اَلصَّبُوْرُ بڑا سہارنے والا جو بدکاروں کو جلد نہیں پکڑتا وَاُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَ
کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ہی کا تھا جو
اسنے لیا اور اسی کا ہے جو اسنے دیا اور ہر چیز کی اسکے نزدیک مدت مقرر ہے ف اسامہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس تھے
حضرت کی کسی بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہے آپ تشریف لائیے تب حضرت نے کہلا بھیجا یعنی لڑکا خدا کی امانت
تھا خدا نے لیا تو صبر کیا چاہیے لگائی چیز پر کچھ دعویٰ نہیں اور اس لڑکے پر کیا موقوف ہے ہر چیز کی ایک مدت ہے آخر اسکو فنا ہے

٣٤٨ م وسلمان إنّ لله مائة رحمة فمنها رحمة يتراحم بها الخلق بينهم وتسع وتسعون ليوم القيامة مسلم مین
سلمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سو رحمتیں ہین انمین سے ایک رحمت کے سبب تمام خلق آپسمین الفت اور
محبت کرتی ہے اور ننانوے رحمتیں خدا کی قیامت کے دن کے واسطے ہین ف یعنی خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے
ایک حصہ تمام خلق کو دیا اُسی کا یہ اثر ہے کہ جانور اپنے بچون کو پالتے ہین آپ بھوکے رہتے ہین انکو کھلاتے ہین اُسی کا اثر ہے کہ
مان باپ اپنی اولاد کو پالتے ہین اور انکی مصیبتین اُٹھاتے ہین اور ننانوے حصے خدا کی رحمت قیامت مین ظاہر ہوگی حضرت کی
شفاعت اور گنہگارون کی بخشش اور بہشت کی بیحساب نعمتین انھین رحمتون کا اثر ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھ
٣٤٩ حد نہین ق ابو هريرة إنّ لله ملائكة يطوفون في الطرق يلتمسون أهل الذكر فإذا وجدوا قوما يذكرون الله
تنادوا هلمّوا إلى حاجتكم قال فيحفّونهم بأجنحتهم إلى السماء الدنيا فإذا تفرّقوا عرجوا إلى السماء قال
فيسألهم ربّهم وهو أعلم بهم منهم من أين جئتم فيقولون جئنا من عند عبادك في الأرض قال فيسألهم
ربّهم وهو أعلم بهم منهم ما يقول عبادي قالوا يسبّحونك ويكبّرونك ويحمدونك ويهلّلونك ويمجّدونك قال
فيقول هل رأوني قال فيقولون لا والله ما رأوك قال فيقول كيف لو رأوني قال فيقولون لو رأوك كانوا أشدّ
لك عبادة وأشدّ لك تمجيدا وأكثر لك تسبيحا قال فيقول فما يسألوني قالوا يسألونك الجنّة قال فيقول و
هل رأوها قال يقولون لا والله يا ربّ ما رأوها قال فيقول فكيف لو رأوها قال يقولون لو أنّهم رأوها كانوا
أشدّ عليها حرصا وأشدّ لها طلبا وأعظم فيها رغبة قال فممّا يتعوّذون قال يقولون من النار قال
يقول وهل رأوها قال يقولون لا والله يا ربّ ما رأوها قال يقول فكيف لو رأوها قال يقولون لو أنّهم
رأوها كانوا أشدّ منها فرارا وأشدّ لها مخافة قالوا ويستغفرونك قال فيقول فأشهدكم أنّي قد غفرت لهم قال
يقول ملك من الملائكة ربّ فيهم فلان ليس منهم إنّما جاء لحاجة قال هم القوم لا يشقى جليسهم
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے فرشتے ہین کہ گھومتے پھرتے ہین راہون مین
ڈھونڈھتے ہین خدا کے یاد کرنے والون کو پھر جب پاتے ہین اُس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہین تو آپسمین پکارتے ہین جلد آؤ
اپنے مطلب کو حضرت نے فرمایا سو انکو ڈھانپ لیتے ہین اپنے پرون سے پہلے آسمان تک جب لوگ ذکر کرکے جدا ہوجاتے ہین تو فرشتے
آسمان پر چڑھ جاتے ہین حضرت نے فرمایا پھر اُنسے اُنکا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ اُنکا حال اُنسے زیادہ جانتا ہے کہ تم کدھر سے آئے
تو وہ کہتے ہین ہم تیرے بندون کے پاس سے آئے ہین جو زمین پر ہین حضرت نے فرمایا پھر اُنکا رب اُنسے پوچھتا ہے حالانکہ وہ
اُنکا حال اُنسے زیادہ جانتا ہے کہ کیا کہتے ہین میرے بندے فرشتے کہتے ہین کہ سبحان اللہ کہتے ہین یعنی ہر عیب اور نقصان سے
تجھکو پاک بتلاتے ہین اور اللہ اکبر کہتے ہین یعنی تجھکو سب سے بڑا جانتے ہین اور الحمد للہ کہتے ہین یعنی تیری خوبیان بیان کرتے ہین
اور لا الٰہ الا اللہ کہتے ہین یعنی تیرے سوا کسی کو لائق بندگی کے نہین جانتے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہین یعنی بدون
تیری مدد کے اپنا کسی بات مین اختیار نہین سمجھتے تیری بڑائی بیان کرتے ہین حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہے کیا اُنھون نے مجھکو دیکھا ہے حضرت نے
فرمایا پھر فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم نہین دیکھا ہے حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہے کیا اُنکا حال ہو جو مجھکو دیکھیں حضرت نے فرمایا سو وہ

بیان وسعت رحمت الٰہی

تحفۃ الرحمن ترجمہ مشارق الانوار

فضیلت مجلس ذکر الٰہی

کہتے ہین اگر دیکھ لیں تجھکو تو بہت تیری بندگی کرین اور نہایت تیری بڑائی بیان کرین اور بہت تیری پاکی بولین حضرت نے کہا پھر حق تعالی فرماتا ہے
سو مجھ سے کیا مانگتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ وہ بہشت مانگتے ہین حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ کیا انھون نے بہشت کو دیکھا ہے حضرت نے
فرمایا فرشتے کہتے ہین قسم خدا کی ای رب نہین اسکو دیکھا ہے حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہے سو انکا کیا حال ہو جو اسکو دیکھین حضرت نے
فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ اگر وے اسکو دیکھ پاوین تو اسکے بڑے لالچی بن جاوین اور بہت اسکو مانگین اور نہایت اسکی خواہش کرین خدا فرماتا ہے پھر
کس سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہے کہ کیا انھون نے دوزخ کو
دیکھا ہے حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم ای رب نہین انھون نے اسکو دیکھا حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے سو کیا انکا حال ہے
جو اسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین اگر وے دوزخ کو دیکھین تو بہت اس سے بھاگین اور بہت اس سے ڈرین فرشتون نے کہا کہ تجھ
وے گناہون کی بخشش چاہتے ہین حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہے سو تمکو مین گواہ کرتا ہون کہ مین نے انکو بخشا حضرت نے فرمایا کہ ان
فرشتون مین سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ای رب انمین تو فلانا آدمی بھی تھا وہ اس گروہ مین نہین صرف اپنے کسی کام کو آیا تھا حق تعالے نے
فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہین کہ انکے ساتھ کا بیٹھنے والا بدبخت نہین ہوتا یعنی انکے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا
ف اس حدیث سے ذکر الہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیا کی اور جو رات دن ذکر خدا مین رہتے ہین انکی نہایت بزرگی معلوم
٣٨٠ ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکون کی صحبت آخرت مین کام آویگی ق ابو موسی اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ
مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ وَيُرْوَى عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى
بَعْضُهُمْ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان دار کے واسطے بہشت مین ایک خیمہ ہے ایک ہی موتی کا لنباؤ
اسکا آسمان مین اور روایت ہے کہ چوڑاؤ اسکا ساٹھ کوس کا ایماندار کی اسمین بیبیان ہونگی کہ انمین گھوما کریگا سو ایک دوسرے کو نہ دیکھیگا یعنے
٣٨١ کشادگی کے سبب سے ق انس اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا قَالَهُ عِنْدَ خُرُوجِهِ إِلَى بَدْرٍ مسلم مین انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہے یعنی ہم کسی تاک مین جاتے ہین جسکے پاس سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہووے حضرت نے جب جنگ بدر
کو چلے تھے تب فرمایا ف قریش کا قافلہ جب شام کی سوداگری سے پھرا تو حضرت نے وہان جاسوس لگا رکھے تھے جب جاسوس نے حضرت کو اسکے
٣٨٢ آنے کی خبر دی تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب نکہا تاکہ خبر مشہور نہو جاوے ق ابن عباس اِنَّ لَهُ دَسَمًا قَالَهُ
حِينَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اسمین
چکنئی ہے یہ حضرت نے فرمایا جب دودھ کو پیا تھا پھر پانی منگا کر کلی کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چکنی چیز کھاوے تو کلی کرنا
٣٨٣ سنت ہے ق رافع بن خدیج اِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان چوپایے بلاؤن مین بھی بھڑکنے والے ہوتے ہین جیسے جنگلی بھڑکنے والے ہوتے ہین ف روایت ہے کہ کسی کا
اونٹ بھاگ گیا تھا پکڑائی نہ دیتا تھا کسی نے اسکو تیر سے مارا پھر اسکا مسئلہ حضرت سے پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب
پلاؤ جانور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے کہ اسکو ذبح کیجیے تو بسم اللہ کہکر جہان زخم لگاوے تو وہ حلال ہو جاتا ہے جیسا کہ
٣٨٤ جنگلی جانورین یہی حکم ہے اور اسی طرح جو جانور کنوے مین اوندھا گر پڑے تو جہان قابو پڑے حلال ہے ق انس اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ
غَلِيظٌ أَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ مسلم مین انس سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی گاڑھی سفید ہے اور عورت کی منی پتلی زرد ہے سو ان دونوں میں سے جو غالب ہو گئی یا جو پہلے نکلی تو اسی کے سبب سے مشابہت ہوتی ہے ف یہودیوں نے حضرت سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی ماں کی صورت پر ہوتا ہے کبھی باپ کی

۲۸۵ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکی منی غالب پڑی یا جسکی پہلے نکلی اسی کی صورت پر لڑکا ہوتا ہے ق اَبُو مُوسٰی اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْھُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَکَانَتْ مِنْھَا طَائِفَۃٌ طَیِّبَۃٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ وَاَنْبَتَتِ الْکَلَأَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ وَکَانَتْ مِنْھَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰہُ بِھَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْھَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ طَائِفَۃً مِنْھَا اُخْرٰی اِنَّمَا ھِیَ قِیْعَانٌ لَا تُمْسِکُ مَآءً وَلَا تُنْبِتُ کَلَأً فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ فَقُہَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَنَفَعَہُ اللّٰہُ بِمَا بَعَثَنِیْ بِہٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ یَرْفَعْ بِذٰلِکَ رَاْسًا وَلَمْ یَقْبَلْ ھُدَی اللّٰہِ الَّذِیْٓ اُرْسِلْتُ بِہٖ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کہاوت اسکی جسواسطے خدا نے مجکو اٹھایا ہے رہنمائی اور علم سکھانے کو جیسے کہاوت مینھ کی جو پہونچا زمین پر سو اسمیں سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی وہ پانی کو سوکھ گئی اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا اور اسمیں سے جو کڑی سخت تھی اسنے پانی کو سمیٹ رکھا یعنی جیسے تالاب اور جھیل سو خدا نے اس سے آدمیوں کو نفع پہونچایا پھر آدمیوں نے اس سے پانی پیا اور جانوروں کو پلایا اور کھیتوں کو سینچا اور کچھ دوسرے ٹکڑے زمین کو پانی پہونچا سو وہ تو چٹیل میدان ہے کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جماوے تو یہ کہاوت ہے اسکی جو خدا کے دین کو بوجھا اور خدا نے اسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اسنے علم سیکھا اور غیر کو سکھایا اور کہاوت ہے اسکی جسنے ادھر کو سر نہ اٹھایا یعنی علم دین پر کچھ دھیان نہ کیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے واسطے میں بھیجا گیا ف یعنی پیغمبر کی ہدایت کا اور مینھ کا ایک حال ہے اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہے آدمی بھی تین قسم کے ہیں ایک قسم زمین کی جو عمدہ ہے اسمیں پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہے اسی طرح جو دانا لوگ ہیں وے قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں دوسری قسم زمین کی وہ جسمیں سبزہ نہیں جمتا لیکن پانی بھر رہتا ہے تو ہر چند اسکو خود نفع نہیں لیکن اوروں کو فائدہ ہے اسی طرح بعضے آدمی وے ہیں کہ علم دین انکو یاد ہے لیکن تیز فہم نہیں جو اسمیں سے مطالب نکالیں تو ان سے اوروں کو فائدہ ہے خود کو اتنا نہیں تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہے کہ اسمیں پانی ٹھہرے نہ سبزہ جمے اسی طرح وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین کی طرف کچھ دھیان نہ کیا نہ خود نفع نہ غیر کو تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور مینھ اپنی تاثیر میں خوب پورے ہیں اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہو تو اسکی استعداد اور لیاقت کا قصور ہے شعر باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ❊ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

۲۸۶ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِّنْ زَاوِیَۃٍ مِّنْ زَوَایَاہُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ ھَلَّا وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میری مثال اور مجھ سے اگلے پیغمبروں کی مثال جیسے اس مرد کی مثال جسنے ایک مکان بنایا سو اسکو بہت ستھرا اور اچھا بنایا مگر اسکے کونوں میں سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر ناتمام رکھا سو آدمی اسمیں دیکھنے کو گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیوں نہیں جمائی گئی سو وہ اینٹ میں ہوں اور میں ہوں پیغمبروں کا تمام اور پورا کرنے والا ف یعنی نبوت کا گھر میرے بغیر ناتمام تھا میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہو چکے اسمیں اشارہ ہے کہ حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہو گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اپنا دین نہ جاری کرینگے حضرت کے دین کے تابع ہونگے تو جیسے

حضرت کے اور خاینہ ہوگئے ہین دیسے ہی وہ بھی ہوئے **ق** ابو موسٰی اِنَّ مَثَلِی وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی ٣٨٧
قَوْمًا فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا
فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَهَلِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَیْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ
مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اُس مرد کی مثل ہی جو ایک قوم کے پاس آیا پھر
اُسنے کہا ای قوم مین بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنی دونون آنکھون سے دیکھ آیا ہون اور مین ننگا ڈرانے والا ہون سو جلدی
بھاگو سو اُسکی قوم سے کچھ لوگون نے اُسکا کہنا مانا سو رات تمام ہوتے ہی بھاگے سو آرام سے چلے گئے اور کچھ لوگون نے جھوٹا جانا دیر
تک اپنے مکانون مین ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے اُن پر لشکر ٹوٹ پڑا تو اُنکو ہلاک کیا اور اُنکو جڑ سے اکھاڑا سو یہی مثل ہی اُسکی جسنے میرا کہنا
مانا اور میرے دین کی پیروی کی اور مثل اُسکی جسنے میرا کہنا نمانا اور جھٹلایا سچے دین کو **ف** عرب مین دستور تھا کہ جسنے دشمن کے لشکر
کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہی تو وہ ننگا ہو کے اپنے کپڑے لکڑی پر اُٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے
غرض یہ تھی کہ اُسکو لوگ بڑی آفت سمجھین اور اُسکو سچا جانکر جلد بھاگین **ق** حذیفہ اِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَّنَارًا فَنَارُهٗ مَاءٌ وَّمَاؤُهٗ نَارٌ۔ بخاری اور ٣٨٨
مسلم مین حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو اُسکی آگ تو پانی ہی اور پانی آگ ہی **ف**
قیامت کے قریب ایک کافر یہودی نکلے گا اور خدائی کا دعوی کریگا اُسکا نام دجال ہی اُسکے ساتھ آگ اور پانی ہوگا دیکھنے مین جو آگ
پانی معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھیگا اور پانی کا نام بہشت رکھیگا جو اُسکا تابع ہوگا اُسکو بہشت مین ڈالیگا
اور منکر کو دوزخ مین سو حضرت نے فرمایا کہ اُسوقت کے مسلمان اُسکی آگ سے نہ ڈرین اسواسطے کہ اُسکی آگ حقیقت مین پانی ہی اور اُسکا پانی
آگ ہی **ق** ابو شریح الخزاعی اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ٣٨٩
اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ یَاْذَنْ
لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ
بخاری اور مسلم مین ابو شریح سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مکہ کو خدا نے حرام کیا ہی آدمیون نے اُسکو نہین حرام کیا سو جو مرد کہ
خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اُسمین خون کو نہ بہاوے یعنی کسی کو نہ مارے اور مکے کا درخت نہ کاٹے اور اگر کوئی مکے مین خون
کرنا درست جانے پیغمبر خدا کے قتل کرنے کی دلیل سے سو اُس سے کہدو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا اور تمکو حکم نہین دیا اور
مجھکو بھی دن کی ایک ہی ساعت مین اجازت ہوئی پھر اُسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل بھی اور چاہیے کہ جو لوگ اسوقت حاضر ہین
وہ غائب لوگون کو یہ حکم پہونچا دیوین **ق** انس اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَظْهَرَ الْجَهْلُ وَیَفْشُوَ الزِّنٰی ٣٩٠
وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَتَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَی النِّسَاءُ حَتّٰی یَكُوْنَ لِخَمْسِیْنَ امْرَاَةً قَیِّمٌ وَّاحِدٌ بخاری اور مسلم مین انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے یہ ہی کہ علم اُٹھا لیا جاویگا یعنی علما مر جاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور حرامکاری
پھیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور مرد جاتے رہینگے اور عورتین باقی رہینگی یہانتک کہ پچاس عورتون کا ایک خبر لینے والا رہ جاویگا
ق واثلة بن الاسقع اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰی اَنْ یَّدَّعِیَ الرَّجُلُ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوْ یُرِیَ عَیْنَیْهِ مَا لَمْ تَرَیَا اَوْ یَقُوْلَ ٣٩١

عَلَىٰ رَسُولِ اللّٰہِ صلعم لَمْ یَقُلْ بخاری مین واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانون مین بڑا بہتان یہ ہی کہ مرد اپنے
باپ کو چھوڑکے اور سے رشتہ ناتا لگاوے اور اپنی آنکھون کو وہ دکھلاوے جو آنکھون نے نہین دیکھا یعنی جھوٹا خواب بنا کر کہے یا خدا کے پیغمبر پر
٣٩٢ کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہین کہی یعنی حضرت کی طرف سے جھوٹی حدیث بنا کر کہے خ عَلِیٌّ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا بخاری مین حضرت علیؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بعضا بیان تو جادو ہوتا ہی یعنی جیسے جادو کے آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہی ویسی بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہی ف
مصابیح مین روایت ہی کہ مشرق سے دو آدمی آگے آئے انھون نے حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا لوگون کو انکی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث
٣٩٣ فرمائی علما حدیث نے کہا ہی کہ اگر باطل بات مین خوش تقریری کرے تو حرام ہی اور حق بات مین پسندیدہ ہی خ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَۃً لَا یَسْقُطُ
وَرَقُھَا اِنَّھَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ درختون سے ایک ایسا درخت ہی جسکے پتے نہین
جھڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل ہی ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ ایکبار حضرتؐ نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہی کہ جسکے پتے
نہین جھڑتے اصحاب کا دھیان جنگلی درختون مین گیا میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہی لیکن شرم سے کہ نسکا پھر حضرت نے
فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہی اور مراد اس سے مسلمان ہی کہ اسکا نقصان کسی طرح نہین ہوتا راحت مین شکر کرتا ہی اور رنج مین صبر کرتا ہی
٣٩٤ تو اسکو دونون طرح ثواب ہوتا ہی م جَابِرٌ اِنَّ مِنَ اللَّیْلِ سَاعَۃً لَا یُوَافِقُھَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْأَلُ اللّٰہَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ
وَیُرْوٰی خَیْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ البتہ رات مین ایک ساعت وہ ہی کہ مسلمان بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اس ساعت کے موافق پڑجاوے تو خدا اسکو ضرور دیوے اور
ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جو دین دنیا کی بہتری مانگے تو خدا اسکو ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہی ف یعنی وہ ساعت
جسمین دعا ضرور قبول ہوتی ہی وہ ہر رات مین ہوتی ہی بعضون نے کہا ہی کہ وہ ساعت پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہی بعضون نے
کہا جب تہائی رات رہتی ہی تب ہوتی ہی حضرتؐ نے اسواسطے صاف نفرمایا تاکہ لوگ اسکے شوق مین رات بھر عبادت کرین ف
٣٩٥ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبَا بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ
خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ لَا یُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِیْ بَکْرٍ بخاری اور مسلم مین
ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون مین سے مجھپر بڑا احسان کرنے والا اسا تھ دینے مین اور اپنے مال کے خرچ
کرنے مین ابو بکر ہی اور اگر مین اپنے رب کے سوائے کسی اور کو جانی دوست ٹھہراتا تو ابو بکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری
اور محبت ہمارے اسکے درمیان ہی مسجد کی طرف سے سب کے دروازے بند کردیے جاوین مگر ابو بکر کا دروازہ کھلا ہی ف مسجد
کے صحن سے لگے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرتؐ نے وفات کے قریب سب دروازے بند کروادیے صرف حضرت ابی بکر
کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابی بکر صدیق کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور اسمین صاف اشارہ کیا انکی خلافت کا
٣٩٦ م عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ مِنْ شَرِّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَۃَ مسلم مین عائذ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہت برا چرانے والا
٣٩٧ وہ ہی جو بھیڑ بکری کے مار مار ہاتھ پانون توڑے ف مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہی جو رعیت پر رحم نکرے م اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ
مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیُرْوٰی مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَۃِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الرَّجُلَ یُفْضِیْ اِلَی
امْرَأَتِہٖ وَتُفْضِیْ اِلَیْہِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّھَا مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ سب آدمیون سے بہت برا

آدمی خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن اور ایک روایت مین یون ہی کہ امانت کا بڑا خیانت کرنے والا خدا کے نزدیک قیامت
کے دن وہ مرد ہی جو اپنی جورو سے صحبت داری کرے اور جورو اُس سے صحبت داری کرے پھر اُسکے بھید کو مشہور کرے
ف یعنی لوگون سے بیان کرے کہ ہمنے اتنی بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بےحیائی ہی اور نہایت گناہ **قَا** اَبُو سَعِیْدٍ اِنَّ مِنْ ٣٩٨
ضِئْضِئِ ھٰذَا قَوْمًا یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ یَقْتُلُوْنَ اَھْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدَعُوْنَ اَھْلَ الْاَوْثَانِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ
الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَئِنْ اَدْرَکْتُھُمْ لَاَقْتُلَنَّھُمْ قَتْلَ عَادٍ **قَالَہٗ** لِذِی الْخُوَیْصِرَةِ حِیْنَ قَالَ
اِتَّقِ اللّٰہَ یَا مُحَمَّدُ حِیْنَ قَسَمَ ذُھَیْبَةً فِیْ تُرْبَتِھَا کَانَ بَعَثَ بِھَا عَلِیٌّ مِنَ الْیَمَنِ بَیْنَ الْاَقْرَعِ وَعُیَیْنَةَ وَعَلْقَمَةَ وَ
زَیْدِ الْخَیْلِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اُسکی اصل و نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھینگے
کہ اُنکے گلون سے نیچے نہ اتریگا یعنی دل مین قرآن کی تاثیر نہوگی زبان سے پڑھینگے اُسپر عمل نکرینگے مسلمانون کو قتل کرینگے بت پرستون کو
چھوڑینگے وہی لوگ نکل جاوینگے اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہی نشانے سے اگر مینے اُنکو پایا تو مقرر اُنکو قتل کرونگا قوم عاد کا سا قتل یہ حدیث
اُسکے حق مین فرمائی کہ جسکا نام ذی الخویصرہ تھا جب اُسنے کہا تھا خدا سے ڈر ای محمد جب حضرت کچا سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علیؓ نے
یمن سے بھیجا تھا بانٹتے تھے چار آدمیون کے درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا علقمہ چوتھا زید خیل **ف** یہ چارون عرب مین سردار
تھے تازہ اسلام لائے تھے اسواسطے وہ کچا سونا حضرت نے انھین کو دیا دلداری کے واسطے بنی تمیم کی قوم مین ایک شخص منافق تھا
ذو الخویصرہ اُسکا نام اُسنے کہا ای پیغمبر خدا سے ڈر عدل کر برابر بانٹ ہمکو بھی دے تب حضرت نے فرمایا کہ ای کمبخت اگر مین عدل نکرونگا
تو پھر دنیا مین کون عادل پیدا ہوگا عمر فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین گردن اُسکی کاٹ ڈالون منافق ہی حضرت نے فرمایا
کہ مت مار لوگ بدنام کرینگے کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو مارتا ہی جب وہ وہان سے اُٹھ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُسکی نسل سے
بیدین لوگ پیدا ہونگے ابو سعیدؓ اس حدیث کے راوی سے بخاری مین روایت ہی کہ وہی قوم خارجی پیدا ہوئی جنھونے حضرت علیؓ کی
امامت نمانی اور حضرت علیؓ نے اُنکو قتل کیا اور مین بھی اُس لڑائی مین موجود تھا جو حضرت نے نشانی فرمائی تھی وہ اُنمین موجود تھی اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہین کہ قرآن پڑھتے ہین ظاہر کی عبادت کرتے ہین اور دل مین اُنکے ایمان نہین یعنی دل مین شرک
اور بدعت بھرا ہی تو اُنکی عبادت کا کچھ اعتبار نہین لہذا مسلمان کو چاہیے کہ اُنکی ظاہری عبادت پر دھوکا نکھاوے **خم** اَنَسٌ اِنَّ ٣٩٩
مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضے اللہ کے بندے ایسے
ہین کہ اگر قسم کھا بیٹھین خدا کے بھروسے پر تو خدا اُنکی قسم کو سچا کر دیوے یعنی جس چیز پر قسم کھاوین کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو ویسی ہی
خدا کر دیتا ہی **ف** بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ ہماری پھوپھی نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اُس سے معاف کروایا اُسنے
معاف نکیا پھر خون بہا دینے کا اقرار کیا اُسکو بھی تمانا پھر اُسنے حضرت سے فریاد کی حضرت نے اُسکے بدلے دانت توڑنے کا حکم کیا تب
انس بن نضر ہمارے چچا نے حضرت سے کہا کہ قسم ہی اُس خدا کی جسنے تجکو سچا نبی کیا ہی کہ میری بہن کا دانت نتوڑا جاویگا حضرت نے فرمایا
ای انس خدا کا حکم تو بدلا لینا ہی آخر اُس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُسنے خدا کے
بھروسے پر قسم کھائی تھی سو خدا نے اُسکی قسم سچی کی **خ** اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ ۴۰۰
کَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰی اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ بخاری مین ابو مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگلے پیغمبر کے کلام سے

جو لوگوں نے باتیں پائی ہیں انمیں سے ایک بات یہ ہے کہ جب تجکو شرم نرہے نہ خدا سے نہ خلق سے تو جو جی چاہے دل مین آوے سو کر
یعنی حیا اور شرم سب پیغمبروں کے دین مین پسند ہے اسکا حکم کبھی موقوف نہین ہوا طبیعت آدمی کی بدکاموں کو چاہتی ہے شرم کے سبب
۱۰۳ بدکاموں سے رکتا ہے آدمی مین اگر شرم نہین تو جانور ہے ق اُبَیّ بن کعب انّ موسیٰ قام خطیبا فی بنی اسرائیل فسئل
ایّ النّاس اعلم فقال انا فعتب الله علیه اذ لم یردّ العلم الیه فاوحی الله الیه انّ لی عبدا بمجمع البحرین هو اعلم
منک فقال موسیٰ یا ربّ وکیف لی به قال تاخذ معک حوتا فتجعله فی مکتل فحیثما فقدتّ الحوت فهو ثمّ
فاخذ حوتا فجعله فی مکتل ثمّ انطلق وانطلق معه بفتاه یوشع بن نون حتّی اذا اتیا الصّخرة وضعا رؤسهما
فناما واضطرب الحوت فی المکتل فخرج منه فسقط فی البحر واتّخذ سبیله فی البحر سربا وامسک الله
عن الحوت جریة الماء فصار علیه مثل الطّاق فلمّا استیقظ نسی صاحبه ان یخبره بالحوت فانطلقا بقیّة
یومهما ولیلتهما حتّی اذا کان من الغد قال موسیٰ لفتاه آتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا هذا نصبا
قال ولم یجد موسیٰ النّصب حتّی جاوز المکان الّذی امره الله به قال له فتاه ارایت اذ اوینا الی الصّخرة
فانّی نسیت الحوت وما انسانیه الّا الشّیطان ان اذکره واتّخذ سبیله فی البحر عجبا قال فکان للحوت
سربا ولموسیٰ ولفتاه عجبا فقال موسیٰ ذلک ما کنّا نبغ فارتدّا علی آثارهما قصصا قال فرجعا یقصّان
آثارهما حتّی انتهیا الی الصّخرة فاذا رجل مسجّی ثوبا فسلّم علیه موسیٰ فقال الخضر وانّی بارضک السّلام قال
انا موسیٰ قال موسیٰ بنی اسرائیل قال نعم اتیتک لتعلّمنی ممّا علّمت رشدا قال انّک لن تستطیع معی صبرا یا موسیٰ
انّی علی علم من علم الله علّمنیه لا تعلمه وانت علی علم من علم الله علّمکه الله لا اعلمه فقال موسیٰ ستجدنی
ان شاء الله صابرا ولا اعصی لک امرا فقال له الخضر فان اتّبعتنی فلا تسئلنی عن شیءٍ حتّی احدث لک منه
ذکرا فانطلقا یمشیان علی ساحل البحر فمرّت سفینة فکلّموهم ان یحملوهم فعرفوا الخضر فحملوه بغیر نول فلمّا
رکبا فی السّفینة لم یفجأ الّا والخضر قد قلع لوحا من الواح السّفینة بالقدوم فقال له موسیٰ قوم حملونا
بغیر نول عمدت الی سفینتهم فخرقتها لتغرق اهلها لقد جئت شیئا امرا قال الم اقل انّک لن تستطیع معی صبرا
قال لا تؤاخذنی بما نسیت ولا ترهقنی من امری عسرا قال وقال رسول الله صلّی الله علیه وآله وسلّم
فکانت الاولی من موسیٰ نسیانا قال وجاء عصفور فوقع علی حرف السّفینة فنقر فی البحر نقرة فقال له الخضر
ما علمی وعلمک من علم الله الّا مثل ما نقص هذا العصفور من هذا البحر ثمّ خرجا من السّفینة فبینا هما
یمشیان علی السّاحل اذ ابصر الخضر غلاما یلعب مع الغلمان فاخذ الخضر براسه بیده فاقتلعه بیده
فقتله فقال له موسیٰ اقتلت نفسا زکیّة بغیر نفس لقد جئت شیئا نکرا قال الم اقل لک انّک لن تستطیع معی صبرا
قال وهذه اشدّ من الاولی قال ان سألتک عن شیءٍ بعدها فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنّی عذرا فانطلقا
حتّی اذا اتیا اهل قریة استطعما اهلها فابوا ان یضیّفوهما فوجدا فیها جدارا یرید ان ینقضّ قال
مائل فقال الخضر بیده فاقامه فقال موسیٰ قوم اتیناهم فلم یطعمونا ولم یضیّفونا لو شئت لاتّخذت

عَلَیْہِ اَجْرًا قَالَ ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ سَاُنَبِّئُکَ بِتَاْوِیْلِ مَالَمْ تَسْتَطِعْ عَلَیْہِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا اَنَّ مُوْسٰی کَانَ صَبَرَ حَتّٰی یَقُصَّ عَلَیْنَا مِنْ خَبَرِھِمَا بخاری اور مسلم مین اُبی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم مین کھڑے خطبہ پڑھتے تھے سو کسی نے پوچھا کہ آدمیون مین کون بڑا عالم ہی موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مین ہون سو خدا نے غصہ کیا اسواسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہ پھیر العنی یون نہ کہا کہ واللہ اعلم پھر خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم بھیجا کہ میرا ایک بندہ ہی دو دریا کے سنگم پاس وہ تجسے زیادہ عالم ہی سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا ای رب میرا اور اسکا کیونکر ملاپ ہو خدا نے فرمایا کہ تو اپنے ساتھ ایک بھنی مچھلی کو لے پھر اسکو زنبیل یعنی ٹوکری مین رکھ سو جہان وہ مچھلی تجسے چھوٹ رہے تو وہ اسی مکان مین ہوگا سو موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لی پھر اسکو زنبیل مین رکھا پھر روانہ ہوئے اور ساتھ اپنے خادم یعنی یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہانتک کہ سنگم کے پتھر پاس آئے اور دونون صاحب وہان سر ٹیکے کر سو گئے اور مچھلی آب حیات کی تاثیر سے زنبیل مین پھڑکی اور اس سے نکل آئی پھر گر پڑی دریا مین اور اسنے دریا مین اپنی راہ لی سرنگ بنا کر اور خدا نے جہان سے مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا سو وہ طاق سا ہو گیا پھر جب موسیٰ علیہ السلام جاگے تو انکے ساتھی یعنی حضرت یوشع مچھلی کا قصہ کہنا انسے بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تھی جاگتے تھے پھر دونون چلے جتنا کہ رات اور دن باقی رہا تھا جب دوسرا دن ہوا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھے کا ہمکو کھانا دو البتہ ہمنے اس سفر مین تکلیف پائی حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ جبتک اس مکان سے جسکو خدا نے فرمایا تھا نہ بڑھے نہ تھکے تھے کہا انکے خادم نے یہ تو بتلائیے کہ جب ہم آئے تھے پتھر پاس سو مین بھول گیا مچھلی کا آپ سے قصہ کہنا اور نہین بھلایا مجھکو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجھکو تعجب ہی یعنی بھنی مچھلی کا زندہ ہو کر چلا جانا عجیب کی بات ہی حضرت نے فرمایا کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسیٰ اور انکے خادم کو تعجب سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر الٹے قدمون پلٹے حضرت نے فرمایا سو دونون پھرے قدم پر قدم ڈالتے یہانتک کہ پتھر پاس پہونچے تو دفعتہ وہان دیکھا کہ ایک مرد ہی کپڑے سے سر لپیٹے پھر سلام کیا اسکو موسیٰ علیہ السلام نے سو خضر نے کہا تیرے ملک مین سلام کہان یعنی اس ملک مین سلام کی رسم نہین تو نے سلام کیونکر کیا موسیٰ نے کہا کہ مین موسیٰ ہون خضر نے کہا کہ تو کیا قوم بنی اسرائیل کا موسیٰ ہی موسیٰ نے کہا کہ ہان مین تیرے پاس آیا ہون تو مجھکو تو سکھلاوے جو خدا نے تجھکو علم سکھایا ہی خضر نے کہا کہ میرے ساتھ تو مقرر نہ ٹھہر سکیگا ای موسیٰ خدا کے بیشمار علم سے مجھکو ایک علم ہی خدا نے مجھکو سکھایا ہی کہ تو اس علم کو نہین جانتا اور تجھکو خدا کے علم سے ایک علم ہی خدا نے تجھکو سکھایا ہی کہ مین اسکو نہین جانتا پھر موسیٰ نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجھکو تو ثابت پاویگا مین تیرے حکم کے خلاف نکرونگا پھر خضر نے انسے کہا اگر میری پیروی کرتا ہی تو مجھسے کوئی بات نہ پوچھیو جبتک مین اسکا ذکر نکرون پھر دونون روانہ ہوئے کنارے کنارے دریا کے چلے جاتے تھے سو ادھر سے ایک ناؤ گذری تو ناؤ والون سے تینون آدمی کے چڑھا لینے کی بات چیت کی سو وے پہچان گئے خضر کو تو وے بدون کرایہ لیے چڑھا لے گئے پھر جب موسیٰ اور خضر ناؤ پر سوار ہوئے تو کچھ دیر نہ لگی تھی کہ خضر نے بسولے سے ناؤ کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسیٰ نے انسے کہا ان لوگون نے ہمکو بے کرایے چڑھا لیا تو نے انکی ناؤ کو قصد کرکے پھاڑ ڈالا تا کہ لوگون کو تو ڈبو دیوے البتہ عجیب بات تجسے ہوئی خضر نے کہا مین نے تجسے نکہا تھا کہ مقرر تجسے میرے ساتھ رہا نجاویگا موسیٰ نے کہا مجھکو میری بھول چوک پر نہ پکڑ اور مجھپر مشکل نہ ڈال یعنی مین نے بھولے سے کہا معاف کیجیے تنگ نہ پکڑیئے راوی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسیٰ سے بھولنے سے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑا آیا سو ناؤ کے

کنارے پر بیٹھا پھر اُسنے چونچ ڈبائی دریا مین ایکبار سو خضر نے موسیٰ سے کہا نہین ہی میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اُسکے برابر جتنا اِس چڑیے نے دریا سے پانی گھٹایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر ہی اور ہمارا تمہارا علم قطرے کے برابر جتنا اُسنے اپنی چونچ مین اُٹھایا پھر دونون ناؤ سے نکلے سو جس حال مین کہ وہ دریا کے کنارے پہ چلے جاتے تھے کہ یکایک خضر نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا لڑکون کے ساتھ سو خضر نے اُسکے سر کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اُسکا سر اپنے ہاتھ سے اُکھاڑ ڈالا سو اُسکو مار ڈالا تو موسیٰ نے کہا کیا تو نے مار ڈالا معصوم جان کو بدون بدلے جان کے یعنی اُسنے کسی کا خون نہ کیا تھا جسکے بدلے تو اُسکو مارتا البتہ بُرا کام تجسے ہوا خضر نے کہا بھلا مین تجسے نہ کہدیا تھا کہ تو میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیگا حضرت نے فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہی موسیٰؑ نے کہا کہ اگر اب مین تجسے کوئی بات پوچھون اُسکے بعد تو مجکو اپنے ساتھ نہ رکھیو تو نے میرا عذر بہت مانا پھر دونون چلے یہانتک کہ ایک بستی والون پاس پہونچے اُن لوگون سے کھانا مانگا اُن لوگون نے اُنکی مہمانی نکی سو دونون نے ایک دیوار کو پایا کہ گرا چاہتی تھی راوی نے کہا کہ وہ جھک رہی تھی سو خضر نے اپنے ہاتھ سے اُسکی طرف اشارہ کیا سو اُسکو سیدھا کھڑا کر دیا تو موسیٰؑ نے کہا کہ یہ قوم ہین کہ ہم اُنکے پاس آئے سو ہمکو نہ کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کر دینے کی مزدوری لیتا خضر نے کہا اِسی وقت میرے تیرے درمیان جدائی ہی سو آپ مین بتلاؤن پھیر اُن تینون باتون کا جسپر تو صبر نکر سکا پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے جی نے چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور ہر بات کی وجہ نہ پوچھتے تو بہت قصہ اُنکا ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کے کامون کی حکمتین بہت لوگون کو معلوم ہوتین **ف** پورا قصہ قرآن شریف مین یون ہی کہ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ ناؤ کا حال تو یہ ہی کہ وہ ناؤ محتاج لوگون کی تھی کہ دریا مین محنت کر کے اُسکے کرایے سے اوقات بسر کرتے تھے سو مین نے چاہا کہ اُسمین عیب لگا دون اسواسطے کہ وہان ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست ناؤ کو زبردستی چھین لیتا تھا تو اُسکو ناقص جانکر نہ لیوے اور لڑکے مارنے کا سبب یہ ہی کہ وہ لڑکا پیدایشی کافر تھا اور اُسکے ماں باپ ایمان دار تھے سو ہم ڈرے کہ کہین اُن بیچارون کو اپنے کفر اور بدذاتی سے بلا مین نہ ڈالے سو ہمنے چاہا کہ خدا اُسکے بدلے اُس سے اچھا نیک بیٹا اُنکو دیوے اور دیوار کا قصہ یہ ہی کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکون کی تھی اور اُسکے نیچے بہت مال تھا اور اُنکا باپ نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو جب پہونچین تو اُس مال کو نکال کے خرچ کرین اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ اُس مال کو لیجاتے اور یہ کام مین نے اپنی طرف سے نہین کیا یعنی بحکم خدا کیا مجکو اُسمین کچھ دخل نتھا **ف** خواجہ خضر کا نام ایلیا بن ملکان ہی اور خضر اُنکا لقب ہی کہ خشک زمین اُنکے قدم کی برکت سے سبز ہو جاتی تھی فریدون بادشاہ کے وقت مین تھے اور سکندر کے ساتھ بھی رہے ہین بعضے کہتے ہین بنی اسرائیل کی قوم مین تھے بعضے کہتے ہین کہ شاہزادے تھے دنیا چھوڑ کر فقیری اختیار کی اُنکی پیغمبری مین اختلاف ہی ولی کامل ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسیٰؑ کے عمدہ شاگرد تھے ہمیشہ اُنکے ساتھ رہے اُنکے مرنے کے بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بھی تھے **ف** حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے قصے مین بہت فائدے ہین اول یہ ہی کہ علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہی دوسرے یہ کہ طلب علم مین صبر کرنا اور سختیان سہنا اور مکروہات اُٹھانا شرط ہی بدون اُسکے علم نہین آتا جلد بازی سے آدمی علم سے محروم رہتا ہی تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی بڑا عالم کیون نہو گھمنڈ بچا ہے کہ جہان مین ایک سے ایک زیادہ موجود ہی چوتھے یہ کہ اُستاد شاگرد کی تین خطائین تک معاف کرے بعد اُسکے اختیار

رکھنا ہی چاہے اسکو [illegible] رکھے چاہے جدا کرے پانچوین بڑی عمدہ بات یہ ہی کہ یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہین
اگرچہ اسکی حکمت ہماری لوجھ مین نہ آوے جیسے ناؤ کو توڑنا اور لڑکے کا مار ڈالنا اور گرتی دیوار کو اٹھا دینا سراسر حکمت تھا تو مسلمان کو
لازم ہی کہ خدا کے کام پر راضی رہے خواہ اُسکے موافق مرضی کے ہو خواہ نہو اسواسطے کہ اُسکا کوئی کام بے حکمت نہین ق ابْنُ عُمَرَ ۴۰۲
اِنَّ نَاسًا مِّنْكُمْ قَدْ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاُوَلِ وَاُرِيَ نَاسٌ مِّنْكُمْ اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ
الْغَوَابِرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے بعضے آدمیون کو گمان ہی کہ شب قدر پہلے دہے
کی پہلی سات راتون مین ہی اور بعضون کو گمان ہی کہ پچھلی سات راتون مین ہی سو تم اُسکو پچھلی دسون راتون مین تلاش کرو
ف یعنی وہ کام کرو جسمین شبہ نرہے اگر دس رات تلاش کروگے تو سات راتین بھی اُسمین موجود ہین خواہ پہلی خواہ پچھلی ق
عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيْضٌ اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتمؓ سے ۴۰۳
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہی یعنی تو احمق ہی خدا کا مطلب سیاہ سفید ڈورے سے رات کی سیاہی اور دن کی
سفیدی ہی یہ حضرتؐ نے عدی سے فرمایا ف بخاری مین عدی بن حاتمؓ سے روایت ہی کہ جب قرآن کی یہ آیت اُتری کہ رمضان مین
کھایا پیا کرو جبتک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو مین نے اونٹ باندھنے کی رسی ایک سیاہ دوسری سفید اپنے تکیے
کے نیچے رکھی پھر آخر رات مین مین نے اُسکو دیکھا مجھکو کچھ صاف نظر نہ آئی صبح کو مین نے حضرتؐ سے عرض کیا تب حضرتؐ نے یہ
حدیث فرمائی یعنی تو نادان ہی خدا کا یہ مطلب نہین جو تو سمجھا ہی سفید سیاہ ڈورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہی
یعنی جبتک رات کی سیاہی سے صبح کی سفیدی نمودار نہووے اُسوقت تک سحر کھانا درست ہی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ هَاتَيْنِ ۴۰۴
الصَّلٰوتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ يَعْنِي صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ بِمُزْدَلِفَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ دو نمازین یعنی مغرب اور فجر کی ٹالی گیئن اپنے وقت سے اس مکان مین یعنی مزدلفہ مین
ف مزدلفہ نام ہی ایک مکان کا مکے سے چھ کوس سو حضرتؐ نے حج کے موسم مین وہان مغرب کی نماز عشا کے ساتھ پڑھی اور فجر
کی نماز نہایت اندھیرے مین اول وقت فجر ہوتے ہی پڑھی بعد اُسکے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل جاتا رہا تھا اور صبح
کا وقت ہر روز کے معمول سے خلاف ہوا ہرچند صبح کی نماز اپنے وقت پر ہوئی لیکن معمول سے خلاف ہوئی کہ ہر روز اتنی جلدی
نہوتی تھی تو اسواسطے فرمایا کہ مغرب اور فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹل گئی سنت یہی ہی کہ حج مین ایسے وقت پڑھے تاکہ اور کام حج کے
کرسکے ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ بَلْ اٰذَنُ ۴۰۵
لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَهُ لِاَبِيْ شُعَيْبٍ الْاَنْصَارِيِّ لَمَّا دَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ بخاری اور
مسلم مین ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہی کہ ابو شعیب انصاری نے جب پانچ آدمیون کی دعوت کی چار صحابی پانچوین حضرت
تو ایک آدمی حضرتؐ کے ساتھ اور بھی چلا گیا تب حضرتؐ نے ابو شعیب انصاری سے فرمایا کہ یہ شخص ہمارے ساتھ لگا چلا آیا ہی
تو اگر چاہے تو اُسکو بھی کھانا کھانے کی اجازت دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا بلکہ مین اُسکو بھی اجازت
کھانے کی دیتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو آدمیون کی دعوت ہو اُتنے ہی جاوین زیادہ اُس سے نجاوین اگر کوئی
ساتھ چلا جاوے تو دعوت کرنے والے سے اُسکی اطلاع کرے چاہے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے ق جَابِرٌ اِنَّ هٰذَا ۴۰۶

اَخْتَرَطَ عَلَیَّ سَیْفِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَیْقَظْتُ وَھُوَ فِیْ یَدِہٖ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ یَّمْنَعُكَ مِنِّیْ قُلْتُ اَللّٰہُ ثَلٰثًا بخاری
اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجھ پر میری تلوار کھینچی سوتے میں جاگ پڑا اور اسکے ہاتھ میں ننگی تلوار دیکھی تو
وہ کہنے لگا کہ تجھکو اب کون بچاویگا میری ہاتھ سے میں نے تین بار کہا اللہ بچاویگا ف عرب میں بخد ایک ملک ہے حضرت وہاں
جہاد کو گئے تھے جب اُدھر سے پھرے تو ایک جنگل میں جسکے علحدہ علحدہ درخت تھے اُترے حضرت ایک درخت کے نیچے تلوار اُسمیں
لٹکا کر سو گئے حضرت کے اصحاب اور درختوں کے نیچے جاکر سو رہے اتنے میں ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کھینچکر حضرت سے کہنے لگا کہ
اب تجھکو کون بچاویگا حضرت نے فرمایا کہ خدا مجھکو بچاویگا سو خوف کے مارے اسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اُٹھا لی اور اُس سے
۴۰۷ کہا کہ بھلا تجھکو اب کون بچاویگا اُسنے عاجزی اور منت کی حضرت نے معاف کر دیا پھر اصحاب کو بلا کر یہ حدیث فرمائی عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ
اَبِیْ سُفْیَانَ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ فِیْ قُرَیْشٍ لَا یُعَادِیْہِمْ اَحَدٌ اِلَّا کَبَّہُ اللّٰہُ عَلٰی وَجْھِہٖ مَا اَقَامُوا الدِّیْنَ بخاری میں معاویہ بن ابی سفیان
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز یعنی خلافت اور سرداری قریش کی قوم میں رہیگی جبتک یہ لوگ دین کو قائم رکھینگے جو انسے
دشمنی کریگا خدا اسکو منھ کے بھل دھکیل دیگا ف یعنی سرداری قریش کا حق ہے دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہیں
سو حضرت کا فرمانا سچ ہوا کہ جبتک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی اُنپر غالب نہوا ہجری چھ سو برس تک سلطنت خلفاے عباسیہ
۴۰۸ کی قائم رہی جب وے دین میں سست ہوئے تو ہلاکو خان کے ہاتھ سے برباد گئے وَعَنْ اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ
فَاقْرَؤُا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ بخاری اور مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اُتارا گیا عرب کی سات بولیوں
میں سو اُنمیں سے پڑھو جو تمکو سہج معلوم ہو ف عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ میں نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان دوسری
طرح پڑھتے سنا اور مجھکو اور طرح سے یاد تھا سو میں اُسکو حضرت کے پاس لایا کہ مجھکو آپ نے جسطرح سورہ فرقان سکھایا ہے
اُسکے خلاف ہشام پڑھتا ہے حضرت نے کہا اے ہشام پڑھ اُسنے پڑھا جسطرح اُسکو معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسی طرح قرآن
اُترا ہے پھر مجھسے فرمایا کہ تو پڑھ مجھکو جسطرح معلوم تھا میں نے پڑھا حضرت نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن اُترا ہے بعد اسکے یہ حدیث فرمائی
عرب کی سات بولیاں عمدہ جن میں قرآن اُترا ہے وہ یہ ہیں پہلی قریش کی بولی دوسری ہذیل کی بولی تیسری ہوازن کی بولی چوتھی
یمن کی بولی پانچویں طی کی بولی چھٹی ثقیف کی بولی ساتویں بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں
۴۰۹ کہ سات قرأتیں مراد ہیں بعضی کچھ اور کہتے ہیں لیکن بے شک بات یہی ہے کہ سات بولیاں مراد ہیں وَعَنْ عَائِشَۃَ اِنَّ ھٰذَا شَیْءٌ کَتَبَہُ
اللّٰہُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِیْ مَا یَقْضِی الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَغْتَسِلِیْ قَالَہٗ لَھَا حِیْنَ حَاضَتْ
بِسَرِفَ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حیض ہونا وہ چیز ہے کہ خدا نے
آدم کی بیٹیوں پر ٹھہرا دیا ہے یعنی اُسمیں کچھ اختیار نہیں پیدائشی بات ہے سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہیں مگر اتنا ہے کہ بغیر غسل کے
خانہ کعبہ کا طواف نکیجیو یعنی اُسکے گرد نہ گھومیو یہ بات حضرت نے حضرت عائشہ سے فرمائی جب انکو حیض آیا سرف کی منزل میں
حجۃ الوداع کے سال ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ حج کو چلے جو سرف کی منزل میں پہونچے تو مجھکو
حیض ہوا تو میں رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس حالت میں حج کیونکر ہوگا حضرت نے مجھسے پوچھا کہ کیوں روتی ہو
میں نے یہ حال کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حیض کی حالت میں حج کے سب کام درست ہیں سواے طواف کے سو اُسکو بعد

۴۱۰ عمل کرلینا **ق** ابوموسیٰ ... اِنَّ ھٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰی فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَہٗ لِاَبِیْ مُوْسٰی وَبِلَالٍ حِیْنَ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ
اَکْثَرْتَ عَلَیَّ مِنْ اَبْشِرْ بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو نلیا تم دونون
بشارت کو قبول کرو یہ بات حضرت نے ابوموسیٰ اور بلالؓ سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ مجھ سے بہت کہتے ہو کہ اَبْشِرْ یعنے
بشارت لے **ف** ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا سو پورا کرو حضرت نے فرمایا
کہ تو بہشت کی بشارت لے اسنے کہا کہ بشارت بہت دیا کرتے ہو کچھ مال دو تب حضرت نے یہ حدیث ابوموسیٰ اور بلالؓ سے فرمائی وہ دونون
نے کہا کہ یا حضرت ہمنے بشارت قبول کی پھر حضرت نے ایک پانی کا پیالہ منگوایا اور ہاتھ منھ اسمین دھویا کلی اسمین ڈالی پھر ان دونون سے
فرمایا پی جاؤ سو وے پی گئے حضرت ام سلمہؓ نے پردے کے اندر سے کہا کہ اسمین سے کچھ تبرک اپنی مان کو بھی دو جو باقی رہا تھا سو انکو دیا
۴۱۱ م زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنَّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ تُبْتَلٰی فِیْ قُبُوْرِھَا فَلَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّسْمِعَکُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِیْ
اَسْمَعُ مِنْہُ قَالَہٗ لَمَّا مَرَّ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ مسلم میں زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ حضرت جب مشرکون کی قبرون پر گذرے تو
فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبرون کے اندر بلاؤن مین گرفتار ہین اگر مجھکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مردون کا دفن کرنا کبھی چھوڑ دو تو مین خدا
سے دعا کرکے تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا جیسا مین سنتا ہون **ف** حضرت مدینے کے ایک باغ مین خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبرون کے پاس
۴۱۲ عذاب قبر دیکھکر خچر بچکا حضرت نے فرمایا یہ کسکی قبرین ہین ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافرون کی قبرین ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
م اَبُوْ بَصْرَۃَ الْغِفَارِیُّ اِنَّ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَضَیَّعُوْھَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا
صَلٰوۃَ بَعْدَھَا حَتّٰی یَطْلُعَ الشَّاھِدُ یَعْنِیْ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ مسلم مین ابوبصرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ عصر کی نماز
ان پر بھی فرض ہوچکی ہے جو لوگ تم سے آگے ہو چکے ہین سو انھون نے ضائع کیا یعنی دنیا کے کاروبار مین پھنسکر اسکو نہ پڑھا سو جو اسکی محافظت
کریگا اور اسکو تاکے رہیگا اسکو اور نمازون سے اسکا دوہرا ثواب ملیگا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہین جب تک کہ تارا
۴۱۳ نہ نکلے م مُعٰوِیَۃُ بْنُ الْحَکَمِ السُّلَمِیُّ اِنَّ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ لَا یَصْلُحُ فِیْھَا شَیْءٌ مِّنْ کَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا ھِیَ التَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ وَ
قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ مسلم مین معویہ بن حکمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ نماز ہے اسمین مناسب نہین کچھ آدمیون کی بات کرنا نماز
تو صرف تسبیح اور تکبیر اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہے **ف** مصابیح مین معویہ بن حکمؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے
اتنے مین ایک آدمی نے چھینکا مین نے کہا یرحمک اللہ لوگون نے مجھے گھورا مین نے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہے جو مجکو دیکھتے ہو تو وے لوگ اپنی رانین
کوٹنے لگے تب مین سمجھا کہ مجکو چپکاتے ہین تو مین چپ رہا پھر جب حضرت نماز پڑھ چکے تو حضرت نے قربان مین نے ایسا نرمی سے بتانے والا
نہین دیکھا قسم خدا کی نہ مجکو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا نرمی سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا بات کرنا نماز مین درست
۴۱۴ نہین ہے م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ ھٰذِہِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَۃٌ ظُلْمَۃً عَلٰی اَھْلِھَا وَاِنَّ اللّٰہَ یُنَوِّرُھَا لَھُمْ بِصَلٰوتِیْ عَلَیْھِمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ قبرین اندھیرے سے بھری ہین مردون کے حق مین اور البتہ خدا انکو روشن کردیتا ہے میری دعا سے **ف** ایک
ایک آدمی رات کو مرگیا اصحاب نے اسکی حضرت کو خبر نکی صبح کو جب آپ نے اسکی قبر کو دیکھا تو پوچھا یہ کسکی قبر ہے لوگون نے حال کہا کہ فلانے
آدمی کی ہے حضرت نے فرمایا ہمکو کیون نہ خبر کی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی نماز کے واسطے بلانا
۴۱۵ لوگونکو مستحب ہے **ق** اَنَسٌ اِنَّ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَیْءٍ مِّنْ ھٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا ھِیَ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ

وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ مسجدین لائق نہین کہ انمین کچھ پیشاب
اور ناپاکی ہو مسجدین تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے مین ف ایک گنوار مسجد مین آیا نماز کے بعد مسجد کے
کونے مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اسکو للکارا حضرت نے اصحاب کو منع کیا یعنی نادانی سے اُسنے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی
کرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہو سختی کے واسطے نہین پھر پانی سے اس مکان کو دُھلا ڈالا پھر اس گنوار کو بلا کر یہ حدیث فرمائی
سبحان اللہ حضرت کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور مسجد مین سوا عبادت
۴۱۶ کے اور کچھ مناسب نہین اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نجانتا ہو اُس پر غصہ نچاہیے ق اَبُوْمُوْسٰی اِنَّ ھٰذِہِ النَّارَ اِنَّمَا ھِیَ عَدُوٌّ لَّکُمْ فَاِذَا
نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْھَا عَنْکُمْ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ آگ تو تمھاری دشمن ہی یعنی جلا دیگی
تو تم جب سو رہنے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اسکو بجھا دیا کرو ف ایک بار مدینے مین ایک گھر مع گھر والون جل گیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھا دینا سنت ہی لیکن اگر چراغ قندیل
۴۱۷ مین ہو اور آگ نکلنے کا اس سے خوف نہو تو بجھانا کچھ ضرور نہین ع عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ ھٰذِہٖ مِنْ لِبَاسِ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْھَا
قَالَہٗ لَہٗ حِیْنَ رَاٰی عَلَیْہِ ثَوْبَیْنِ مُعَصْفَرَیْنِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَالَ اَاُمُّکَ اَمَرَتْکَ بِھٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُھُمَا قَالَ بَلْ
اَحْرِقْھُمَا مسلم مین عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافرون کا ہی سو تو اسکو نہ پہن یہ حضرت
نے عبداللہ بن عمرو سے فرمایا جب انپر دو کپڑے کُسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے عبداللہ سے
کہا کہ کیا تیری ماں نے تجکو کُسم کا رنگا کپڑا اپنا بتلایا ہی عبداللہ کہتے ہین کہ مین نے کہا کہ مین انکو دھو ڈالون حضرت نے فرمایا
بلکہ انکو جلا دے ف جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا تا اُسکی بُرائی خوب دل مین ثابت ہو جاوے جلا دینا کچھ ضرور نہین
چنانچہ دوسری روایت مین آیا ہی کہ تو نے اسکو کیون جلا دیا اپنی عورتون کو دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کُسم کا رنگا کپڑا
۴۱۸ مرد کو حرام ہی عورت کو درست فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر انی کا لفظ ہی ع اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنِّیْ اٰخِرُ
الْاَنْبِیَاۗءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین سب پیغمبرون سے پچھلا
پیغمبر ہون اور مقرر میری مسجد سب پیغمبرون کی مسجد سے پچھلی مسجد ہی ف یعنی مین سب پیغمبرون کے بعد آیا ہون میرے
۴۱۹ بعد کسی اور پیغمبر کا دین جاری ہوگا تو میرا دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک بنی رہیگی ع جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اِنِّیْ
اَبْرَاُ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ مِنْکُمْ خَلِیْلٌ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدِ اتَّخَذَنِیْ خَلِیْلًا کَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا مسلم مین جندب بن عبداللہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین انکار کرتا ہون خدا کے آگے اس بات سے کہ تم لوگون مین سے کوئی میرا جانی پیارا نہین سواسطے کہ خدا نے
مجکو اپنا دوست بنا لیا ہی جیسا ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا ف خلیل اُس دوست کو کہتے ہین جسکی محبت بالکل دل کے
اندر جم گئی ہو سو اس طرح کی محبت پیغمبر کے دل مین سوا خدا کے کسی کی نتھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت سو بحد حساب
تھی بعضی روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت کی وفات کے پانچ دن باقی رہے تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو بہت چاہتا ہون
۴۲۰ آپ بھی مجکو کچھ چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ع سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ
اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاھُھَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُھَا مسلم مین سعد بن وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مدینے کے دونون

طرف پتھریلی زمین کے [illegible] والے درخت کا کاٹنا اور اُسمین شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہون یعنی جیسے مکے مین درخت کاٹنا
اور شکار کرنا درست نہین ویسے ہی مدینے مین بھی درست نہین بعضے عالمون کا یہی مذہب ہی امام اعظم کے نزدیک مراد
۴۲۱ اس حدیث سے مدینے کی تعظیم ہی وہان کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکے کی طرح حرام نہین اُنکے مذہب کی اور دلیلین ہین ق اَنَس
اِنِّی اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِیْ یَعْنِیْ اُمَّ سُلَیْمٍ اُمَّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین
مقرر ام سلیم پر رحم کرتا ہون اُسکا بھائی میرے ساتھ مار گیا ہی ام سلیم انس بن مالک کی مان کا نام تھا ف حضرت مدینے مین سوائے
ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نجاتے تھے کسی نے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ام سلیم کے بھائی کا نام حرام
۴۲۲ بن ملحان تھا ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنِّی اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاُوَلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ
ثُمَّ اُتِیْتُ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ یَّعْتَكِفَ فَلْیَعْتَكِفْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین رمضان کی پہلی دس راتون مین اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس رات کو یعنی شب قدر کو
پھر مین درمیان کی دس راتین اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجکو کہ شب قدر پچھلی دس راتون مین ہی سو تم لوگون مین جو اعتکاف
۴۲۳ بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے ف شب قدر کا بیان پہلے باب مین ہو چکا ق عَائِشَةُ اِنِّیْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَیْكِ
اَنْ تَسْتَعْجِلِیْ حَتّٰی تَسْتَاْمِرِیْ اَبَوَیْكِ فَالْکَلَامُ لَهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین
تجھسے ایک بات کہتا ہون سو تجکو اُسکے جواب مین جلدی مناسب نہین بدون اپنے مان باپ کی صلاح لیے یہ حدیث حضرت عائشہ رضہ
سے فرمائی ف حضرت کی بیبیون نے کھانا کپڑا معمول سے ایک بار زیادہ مانگا حضرت کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت اُتری
کہ بیبیان یا دنیا اختیار کرین یا دین کو تب حضرت نے پہلے یہ بات حضرت عائشہ رضہ سے کہی حضرت عائشہ رضہ نے کہا کہ یا رسول اللہ
اسمین مان باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہی مین نے دنیا کو چھوڑا اللہ رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے نہایت خوش ہوگئے
۴۲۴ پھر اور بیبیون نے بھی اسی طرح کہا ع عَائِشَةُ اِنِّیْ عَلَی الْحَوْضِ اَنْظُرُ مَنْ یَّرِدُ عَلَیَّ مِنْكُمْ وَاللّٰهِ لَیُقْتَطَعَنَّ دُوْنِیْ
رِجَالٌ فَلَاَقُوْلَنَّ اَیْ رَبِّ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ مَا زَالُوْا یَرْجِعُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ
مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اپنے حوض کوثر پر دیکھونگا یا دیکھتا ہون اُنکو جو تم لوگون سے
میرے پاس آوینگے قسم خدا کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو مین کہونگا ای رب یہ لوگ میرے ہین میری اُمت سے ہین سو خدا
فرماویگا تو نہین جانتا ہی کہ اُنھون نے تیرے بعد کیا چیز نئی نکالی ہی سدا پھرتے رہے ایڑیون کے بھل یعنی دین سے پھر گئے ف اس
حدیث سے وہی لوگ مراد ہین جو چند گروہ عرب کے حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے تھے جنکو ابی بکر صدیق نے قتل کیا یا وہی لوگ مراد
۴۲۵ ہین جنھون نے دین مین نئی باتین نکالین بدعتین عالم مین پھیلائین ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنِّیْ فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْكُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ
لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِی الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَیْكُمْ اَنْ
تُشْرِكُوْا بَعْدِیْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَیْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ مین تمھارے واسطے ہراول اور پیشوا ہون یعنی مجکو سفر آخرت کا قریب ہی تمھاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہون اور
تمھارا گواہ ہون قیامت مین اور مین خدا کی قسم البتہ اپنے حوض کوثر کو آپ دیکھ رہا ہون اور مجکو زمین کے خزانون کی کنجیان دی گئی ہین

اور ایک روایت یون ہی کہ زمین کی کنجیان یعنی میری امت کا سب ملکون مین عمل ہوگا اور مین واللہ اس سے نہین ڈرتا کہ تم شرک
ہو جاؤگے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہون کہ دنیا کے لالچ مین کہین پڑو اور آپس مین حسد کرنے لگو **ف** وفات کے قریب حضرت نے
۴۲۶ یہ حدیث منبر پر فرمائی **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنِّیْ قَدْ خُیِّرْتُ فَاخْتَرْتُ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اِنْ زِدْتُ عَلَی السَّبْعِیْنَ یُغْفَرْ لَہٗ زِدْتُ
عَلَیْھَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو منافقون کی مغفرت مانگنے کا اختیار دیا گیا تھا
سو مین نے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجکو معلوم ہوتا کہ اگر مین ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگون تو اُسکی مغفرت ہو تو مین ستر بار سے
زیادہ مانگتا **ف** عبد اللہ بن اُبَیّ مدینے مین ایک منافق تھا حضرت کو بہت رنج دیتا تھا جب وہ مر گیا اُسکے بیٹے نے حضرت کا کرتہ اُسکے
کفن کے واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اُسنے جنازے کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے واسطے اُٹھے تب عمر فاروقؓ نے حضرت کا
دامن پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے ہین حالانکہ خدا قرآن مین فرماتا ہی اِسْتَغْفِرْ لَھُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ
سَبْعِیْنَ مَرَّۃً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ یعنی منافقون کی تو بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگیگا خدا اُنکو کبھی نہ بخشیگا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا نے مجکو اس مین مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے مین اختیار دیا ہی صاف منع نہین کیا آیت مین تو خدا نے یہی
فرمایا ہی کہ ستر بار مغفرت مانگنے سے مغفرت نہوگی مین ستر بار سے زیادہ مانگونگا اگر اُسکی مغفرت جانون پھر حضرت نے اُس منافق پر نماز پڑھی
تو یہ آیت اتری وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا یعنی نماز مت پڑھ کبھی اُسپر جو کافر مرا معلوم ہوا کہ کافر کے حق مین جنازہ
۴۲۷ بھی دعا کچھ فائدہ نہین کرتی ہو اَبُوْذَرٍّ اِنِّیْ قَدْ وُجِّھَتْ لِیْ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا اُرَاھَا اِلَّا یَثْرِبَ فَھَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّیْ
قَوْمَکَ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّنْفَعَھُمْ بِکَ وَیَاْجُرَکَ فِیْھِمْ **قَالَہٗ** لَہٗ عِنْدَ اِنْصِرَافِہٖ اِلٰی اَھْلِہٖ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ میرے خواب مین کھجورون والی زمین نمودار ہوئی ہی یعنی اُسی زمین مین ہم جاکر رہینگے سو اُسے مدینے کے سوا کوئی اور زمین
میرے گمان مین نہین آتی سو تو کیا میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہونچاویگا کہ وہ ایمان لاوین شاید خدا اُنکو تیرے سبب سے فائدہ دیوے
اور تجکو اُسمین ثواب دے یہ حدیث حضرت نے ابوذرؓ سے فرمائی جب وہ اپنے گھر کو چلے تھے **ف** ابوذر کی قوم کا نام غفار ہی اُنکا ملک
مکے مدینے کے درمیان ہی جب ابوذرؓ نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سُنی تب حضرت پاس مکے مین آئے اور ایمان لائے تب گھر جانے کا ارادہ
۴۲۸ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہی کہ اپنی برادری کو خدا کا حکم سناوے **ختم** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنِّیْ کُنْتُ اَمَرْتُکُمْ اَنْ
تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّاِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِھَا اِلَّا اللّٰہُ فَاِنْ وَجَدْتُّمُوْھُمَا فَاقْتُلُوْھُمَا قَالَ الصَّغَانِیُّ مُؤَلِّفُ ھٰذَا
الْکِتَابِ اَحَدُ الرَّجُلَیْنِ ھَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْاٰخَرُ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے تمکو حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوا خدا کے
کسی کو نہ چاہیے سو تم اگر اُن دونون کو پایا تو قتل کرنا کہا صغانی اس کتاب کے بنانے والے نے کہ اُن دونون آدمیون مین سے ایک تو ہبار
بن اسود بن عبد المطلب تھا اور دوسرا عبد القیس تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو برا
۴۲۹ گناہ ہی لیکن بیماری مین داغنا جب کوئی اور علاج نہو سکے تو ناچاری سے درست ہی **ختم** جَابِرٌ اِنِّیْ لَا اَشْھَدُ اِلَّا عَلٰی حَقٍّ مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین گواہ نہین ہوتا مگر حق پر **ف** ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ گواہ رہئے کہ مین نے
اپنے اس بیٹے کو غلام دیا حضرت نے فرمایا تیرا اُسکے سوا کوئی اور بیٹا بھی ہی اُسنے کہا کہ ہان ہی حضرت نے فرمایا تو نے اُنکو بھی کوئی

بخاری حضرت ... منافقین

تحفۃ الاحباب ... مشارق الانوار

غلام دیا ہو اُسنے کہا نہین حضرتنے فرمایا جا مین ناحق پر گواہ نہین ہوتا اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے
۴۳۰ ق عمرو بن ابی سلمۃ و عایشۃ اِنِّی لَاَتْقَاکُمْ لِلّٰہِ وَاَخْشَاکُمْ لَہٗ وَیُرْوٰی وَاَعْلَمُکُمْ بِحُدُوْدِہٖ ۔ بخاری اور مسلم مین عمرو بن
ابی سلمۃ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتنے فرمایا کہ مقرر مین تمسے زیادہ پرہیزگار ہون خدا کا اور بڑا ڈرنے والا اُس سے اور ایک روایت
مین ہی اور خدا کے حکمون کو تمسے زیادہ جانتا ہون ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ مجکو غسل
کی حاجت ہوتی ہی اور نماز کا وقت آجاتا ہی اور اِسی طرح روزے کا حال ہی حضرت نے فرمایا کہ مجکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہی اُسنے کہا کہ
مین اور آپ برابر نہین یا رسول اللہ خدا نے آپکے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند خدا نے
میری بخشش کی ہی لیکن مین تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہون عبادت مین مجسے زیادتی کا ارادہ نکرو شعر بورع و تقی کوش و صدق و
صفا + ولیکن میفزای بر مصطفےٰ + اور اَعْلَمُکُمْ بِحُدُوْدِہٖ کی روایت مسلم مین نہین امام مالک کے مؤطا مین ہی
۴۳۱ ق اَنَس اِنِّی لَاَدْخُلُ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَنَا اُرِیْدُ اِطَالَتَہَا فَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّۃِ وَجْدِ اُمِّہٖ مِنْ بُکَائِہٖ بخاری
اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نماز مین داخل ہوتا ہون اور چاہتا ہون کہ لنبی نماز پڑھون پھر سنتا ہون
لڑکے کا رونا تو اپنی نماز مین تخفیف کر دیتا ہون اُس سبب سے کہ مین جانتا ہون اُسکی مان کے شدت رنج اور قلق کو اسکے رونے کے سبب سے
ف حضرت کے وقت مین عورتین بھی جماعت کی نماز مین حاضر ہوتی تھین اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہی اُنکا رونا
اُنپر نہایت شاق ہی تو اسواسطے حضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تھے کہ مبادا عورتین طول نماز سے اپنے لڑکون کا رونا سُنکر بیقرار ہو کے
کہین نماز نہ توڑ دیوین یا جماعت کا آنا چھوڑین اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہی بڈھے اور لڑکے اور
۴۳۲ بیمارون کا ضرور خیال رکھے اتنی لنبی نماز نہ پڑھے کہ اُنکو تکلیف ہو ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّی لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَھُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِھِمْ وَاَلْوَانَ خُیُوْلِھِمْ
ھُمْ خَیْرُ فَوَارِسَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَیْرِ فَوَارِسَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ یَعْنِیْ عَشَرَۃَ فَوَارِسَ یَبْعَثُوْنَ
طَلِیْعَۃً بَعْدَ فَتْحِ قُسْطَنْطِیْنِیَّۃَ حِیْنَ یُقَالُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَھُمْ فِیْ ذَرَارِیِّھِمْ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین پہچانتا ہون اُنکے نام اور اُنکے باپون کے نام اور اُنکے گھوڑون کے رنگ کو جانتا ہون وے زمین پر بہتر
سوار ہونگے اُس دن یا زمین پر اُسدن وے بہترین سوارون سے ہین مراد ان سوارون سے وے سوار ہین جو طلاوے کے واسطے
بھیجے جاوینگے قسطنطنیہ کے فتح ہونے کے بعد جب اُنکو خبر ہوگی کہ دجال اُنکے پیچھے لڑکے بالون پر آ پڑا ف مصابیح وغیرہ مین
روایت ہی کہ ایک بار کوفے مین سرخ آندھی آئی کسی نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ قیامت آئی عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ قیامت
اُسوقت آویگی کہ جب لوگون مین بہت مال بٹیگا اور اُنکو کچھ خوشی ہوگی اُسکا قصہ یہ ہی کہ کافرون کا لشکر یعنی فرنگیون کا شام کے
ملک مین جمع ہوگا اور مسلمانون کا بھی لشکر وہان جمع ہوگا یعنی قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب ہوگا اسی طرح تین
دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے چوتھے دن مسلمان بہت تھوڑے ہونگے موت پر کمر باندھکر خوب لڑینگے خدا اُنکو فتح نصیب کریگا
مال بہت ہاتھ لگیگا ایک جدی برادرون سے سو آدمیون مین ایک باقی رہیگا مال ملنے کی کچھ خوشی ہوگی قسطنطنیہ بڑا شہر ہی روم
کی تختگاہ جب وہ فتح ہو چلیگا تو دجال کے آنے کی خبر پہنچیگی تو دس سوار اُسکی خبر لانے کے واسطے مقرر ہونگے اُنکی حضرتنے اِس
۴۳۳ حدیث مین تعریف فرمائی اور فرمایا کہ مین اُنکو خوب پہچانتا ہون ق اَبُوْ مُوْسٰی اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَۃِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ

تحفۃ الاخیار زیر حدیث صفحہ ۳۲ منتخب از الاوطار

بِالْقُرْاٰنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِيْ يَاْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْتَظِرُوْهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین البتہ آواز پہچان جاتا ہون اشعری لوگون کے قرآن پڑھنے کی جب وی رات کو مدینے مین داخل ہوتے ہین اور مین انکے مکان پہچانتا ہون رات کو انکی قرآنی آواز سے اگرچہ دن کو مین نے اترتے وقت انکے مکان نہین دیکھے اور اسی قوم سے ایک شخص حکیم ہی کہ جب کافرون کے سوارون سے یا دشمنون سے ملتا ہی تو ان سے کہتا ہی کہ ہمارے لوگ تمسے کہتے ہین کہ ذری ہمکو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہین لڑنے کو آتے ہین **ف** اشعری یمن کی ایک قوم ہی جسکے ابو موسی اشعری اس حدیث کے راوی ہین وی قوم خوش آواز تھی قرآن خوب پڑھتی تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد مین قرآن پکار کے پڑھنا درست ہی بشرطیکہ ریا نہو اور کسی کو تکلیف بھی نہو قول حکیم کے دو مطلب ایک تو یہ کہ ہماری قوم بہادر ہی لڑنے کو تیار تم جلدی نکرو دوسرا مطلب یہ کہ حکمت سے آپ کو بچا لیتا ہی

۳۴۳ یعنی ہمارے پیچھے آتی ہی تمسے لڑیگی تم تھوڑا انتظار کرو غرض یہ کہ وی قوم سے ڈر کے اسکو نہ ماریں **ق** جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مکے مین اس پتھر کو پہچانتا ہون جو پیغمبر ہونے سے پہلے مجکو سلام کرتا تھا اور بیشک اب بھی اسکو مین پہچانتا ہون **ف** علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ مین حضرت کے ساتھ کے مین کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ مین ملتا تھا وہ حضرت کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا

۳۴۴ **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین بعضے آدمی کو دیتا ہون اور میرے نزدیک اسکے سوا اور شخص بہت پیارا ہوتا ہی اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین وہ دوزخ مین اوندھا نہ ڈالا جاوے **ف** یعنی اگر اسکو مین ندون تو وہ کافر

۳۴۵ ہوجاوے تو دوزخی ہو مراد اس سے وی لوگ ہین جو نو مسلم تھے اور ایمان انکے دلون مین خوب نہین جاتھا **ق** سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ بخاری اور مسلم مین سلیمان بن صردؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین وہ بات جانتا ہون کہ اگر اسکو وہ کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے تو اسکا غصہ جاتا رہے **ف** دو شخص آپسمین لڑتے تھے انھین سے ایکا چہرہ غصے کے سبب سے سرخ ہوا اور رگین گردن کی پھول گئین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا

۳۴۶ کہ ناحق غصہ شیطان سے ہی پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِيْ اَوْ تَضْحَكُ بِيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ اَدْنٰى

اَھْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہون کہ دوزخ والون سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلیگا اور بہشتیون مین جو سب کے بعد بہشت مین جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلیگا گھٹنون کے بھل گھسلتا یعنی جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہی سو خدا اُس سے کہیگا جا بہشت مین داخل ہو تو وہ بہشت مین آویگا اسکے خیال مین ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہی یعنی کہین اُسمین جگہ نہین سو پھر آویگا پھر کہیگا یا رب مینے تو اُسکو بھرا پایا تو خدا فرماویگا اُس سے کہ جا بہشت مین داخل ہو پھر وہ بہشت مین آویگا تو اُسکے خیال مین بھری معلوم ہوگی تو پلٹ آویگا پھر کہیگا اے میرے رب مینے اُسکو بھرا پایا سو خدا اُس سے فرماویگا جا بہشت مین سو البتہ تیرے لیے تو دنیا برابر جگہ ہی اور دس گنی دنیا کی یا یون فرمایا کہ مقرر تیرے لیے دنیا کی دس گنی جگہ موجود ہی سو وہ کہیگا اے رب کیا تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہی یا تو مجھسے ہنستا ہی بادشاہ ہو کر کہا عبد اللہ بن مسعود اس حدیث کے راوی نے کہا کہ البتہ مینے دیکھا حضرتؐ کو کہ یہ حدیث فرما کر ہنسنے لگے یہانتک کہ اندر کے دانت حضرتؐ کے کھل گئے سو حضرتؐ کی زمانے مین یہ حال تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ شخص سب سے نیچے مین آدمی بہشتی ہی یعنی جب ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہو کہ اِس جہان کا دس گنا اُسکا مکان ہوگا تو عمدہ مرتبے والون کے مکان خدا جانے کہ کتنے بڑے اور کیسے ہونگے ف اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہون کے سبب دوزخ مین پڑیگا لیکن

۴۳۸ آخر کو اُسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بیحد و بیحساب ہو آدمی کے خیال مین نہین آسکتی ق عَایِشَةَ اِنِّی لَاَعْلَمُ اِذَا کُنْتِ عَنِّی رَاضِیَةً وَاِذَا کُنْتِ عَلَیَّ غَضْبٰی قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَیْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا کُنْتِ عَنِّی رَاضِیَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِیْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا کُنْتِ غَضْبٰی قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِیْمَ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ مین البتہ جانتا ہون جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی اور جب تو مجھسے ناخوش ہوتی ہی کہا حضرت عائشہؓ نے کہ مینے کہا کہ بھلا کسطرح آپ اُسکو پہچانتے ہین تو حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی تو بات چیت مین یون قسم کھاتی ہی کہ مین قسم کھاتی ہون محمدؐ کے رب کی اور جب تو ناخوش ہوتی ہی تو کہتی ہی کہ قسم کھاتی ہون ابراہیم کے رب کی مینے کہا کہ ہان سچ ہی مین ناخوشی مین آپکا نام لینا زبان سے چھوڑ دیتی ہون لیکن دل سے نہین چھوڑتی ف مراد دنیاوی ناخوشی ہی گھر بار کے معاملات مین معاذ اللہ دینی ناخوشی نہین جو ایمان مین خلل ڈالے سو تون کے سبب سے کبھی رنج آتا تھا سوتون کی غیرت یعنی جھل اور جلن عورتون مین پیدائشی بات ہی شرع مین اسپر پکڑ نہین سوا اسکے

۴۳۹ میان بی بی کے راز نیاز مین کسی کو کیا دخل ہی خصوصًا وہ بی بی جو میان کی بہت پیاری ہو ع عَایِشَةَ اِنِّی لَاَفْعَلُ ذٰلِكَ اَنَا وَھٰذِہٖ ثُمَّ نَغْتَسِلُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین اور یہ یعنی عائشہؓ ایسا کرتا ہون پھر ہم نہاتے ہین ف کسی نے حضرتؐ سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کرین اور انزال نہو تو غسل واجب ہی یا نہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی غسل واجب ہی صحبت سے انزال ہو یا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلے کے بیان مین حیا نکرے شعر در طلب کردن حقیقت کار + از خدا شرم دار و شرم مدار + ق

۴۴۰ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنِّی لَاَنْقَلِبُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰی فِرَاشِیْ اَوْ فِیْ بَیْتِیْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰکُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِیْهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین اپنے گھر والون پاس پلٹ جاتا ہون تو کھجور کو اپنے بچھونے یا اپنے گھر مین پڑے پاتا ہون سو اسکو اُٹھا لیتا ہون کہ کھاؤن پھر ڈرتا ہون کہ کہین زکوة کی ہو تو اسکو پھینک دیتا ہون ف زکوة کا مال حضرتؐ پر

بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا ہر چند یقینی ثابت نہ تھا کہ وہ کھجور زکوٰۃ کی ہی لیکن احتیاطاً سے حضرتؐ اسکو نہ کھاتے تھے معلوم ہوا کہ تقویٰ اور
۴۴۱ پرہیزگاری شبہہ والی چیز چھوڑ دینے کا نام ہی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ لَاَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ بَعْدَ النَّفْخَةِ فَاِذَا مُوْسٰى
مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین قبر سے پہلے سر اٹھاؤنگا دوسری بار صور پھونکنے کے بعد پھر
یکایک دیکھونگا کہ موسیٰ عرش کو لپٹے ہین ف قیامت مین صور دو بار پھونکا جاویگا پہلی بار مین سب لوگ مر جاوینگے دوسری بار
مین سب زندہ ہونگے تو پہلے حضرتؐ ہوش مین آوینگے اور حضرت موسیٰ کو عرش مین لپٹا پاوینگے بخاری مین پورا قصہ یون ہی
کہ ایک یہودی اور مسلمان مین لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب عالم سے بہتر ہین یہودی نے کہا کہ موسیٰ
علیہ السلام سب سے بہتر مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرتؐ پاس اسکی فریاد آئی حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو موسیٰ سے افضل نکہو بعد اسکے
یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند مین سب پیغمبرون سے افضل ہون لیکن ہر بات مین نہین چنانچہ مین قیامت مین پہلے اٹھونگا اور موسیٰ
۴۴۲ کو ہوشیار پاؤنگا نہین معلوم کہ موسیٰ بیہوش ہوکر مجسے پہلے ہوشیار ہوگئے یا انکی طور کی بیہوشی یہان مجرا ہوگئی ق حَفْصَةُ
اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ مین نے اپنے سر کے بالون کو گوند سے چپکایا ہی اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن مین پٹا ڈالا ہی سو مین احرام کو نہ توڑونگا
جبتک کہ قربانی نکر دونگا ف حجۃ الوداع مین لوگون نے عرض کیا کہ آپنے اورون سے فرمایا کہ عمرہ کر کے احرام توڑ دین
حضرتؐ نے احرام کیون نہین توڑا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی قربانی میرے ساتھ ہی اور قربانی والا محرم بدون قربانی
کیے کیونکر حلال ہو اور قربانی کرنا ذیحجہ کی دسوین تاریخ سے پہلے جائز نہین اسواسطے مین احرام کو نہین توڑ سکتا احرام مین سر کے
۴۴۳ بالون کو گوند سے اسواسطے حضرتؐ نے چپکایا کہ بال گرد و غبار سے خراب نہون ق اِبْنُ عُمَرَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ
اُظَلُّ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر مین تمہاری طرح نہین ہون مجکو دن
مین کھانا پینا ملتا ہی یعنی جسطرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہی مجکو ہر دن اسکے خدا طاقت دیتا ہی یا سچ مچ کھانا
خدا حضرتؐ کو کھلاتا ہو ف حضرتؐ نے اصحاب کو طے کے روزے سے منع کیا یعنی دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور رات کو
بھی نہ کھانا کسی کو درست نہین صحابہ نے پوچھا کہ آپ جو طے کا روزہ رکھتے ہین اسکا کیا سبب ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
۴۴۴ یعنی مجکو اپنی طرح نہ سمجھو مجکو درست ہی تمکو درست نہین ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنِّيْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ
وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مجکو اسکا حکم نہین ہوا ہی کہ مین لوگون کے
دلون مین سوراخ کرون اور نہ اسکا حکم ہی کہ انکے پیٹون کو چیرون یعنی مجکو ظاہر کا حکم ہی دل اور پیٹ کی بات دریافت کرنا
میرا کام نہین ف اسکا قصہ ہو چکا ہی کہ حضرتؐ کچھ مال بانٹتے تھے ذوالخویصرہ خارجی نے کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالد نے
کہا یا حضرتؐ حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون حضرتؐ نے فرمایا شاید کہ یہ نمازی ہی خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے ہین اور
انکے دل مین کچھ ہی اور زبان مین کچھ اور ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی
۴۴۵ معلوم ہوا کہ نمازی پر بنا ہی اور لوگون کے دلون کا حال دریافت کرنا فرض نہین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا
بُعِثْتُ رَحْمَةً مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے اسواسطے نہین بھیجا کہ مین لوگون کو لعنت اور بددعا

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

کیا کرون مین تو صرف رحمت کے واسطے بھیجا گیا ہون **ف** جب کافرون نے بہت تکلیفین دین تب اصحاب نے عرض کیا کہ
یا حضرت انکے واسطے بددعا کیجیے کہ یہ غارت ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہی
مسلمانون کے تو دین دنیا دونون حضرت کے سبب سے درست ہوئے اور کافرون کو ہرچند آخرت مین عذاب ہی لیکن دنیا مین ایسا
عذاب نہین کہ تمام مٹ جاوین اگلی امتون پر جو عذاب ہوا تھا تو سب پر ہوا تھا **وَ اَنَسٌ** اِنِّیْ لَمْ اَبْعَثْهَا اِلَیْكَ لِتَلْبَسَهَا ۴۴۶
وَاِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَیْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے ریشمی کرتہ
تیرے پاس اسواسطے نہین بھیجا کہ تو اسکو پہنے مین نے تو صرف اسواسطے بھیجا تھا کہ تو اسکو بیچ کر اسکی قیمت سے فائدہ پاوے **ف** حضرت
نے ریشمی کرتہ عمر فاروق کو بھیجا عمر فاروق نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہین مجھکو کیون بھیجا
حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا حرام ہی بیچنا درست ہی لیکن شراب اور سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونون حرام ہی
وَ اَبُوْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ اِنِّیْ مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْیُسْرِعْ مَعِیْ وَمَنْ شَاءَ فَلْیَمْكُثْ **قَالَهٗ** مُنْصَرَفَهٗ ۴۴۷
مِنْ تَبُوْكَ بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جنگ تبوک سے پلٹے کہ مقرر مین جلد جانے والا ہون
یعنی مدینے کو سو جو تم لوگون مین چاہے سو میرے ساتھ جلد چلے اور جو چاہے سو ٹھہر جاوے یعنی پیچھے سے آوے **خ** زَیْدُ بْنُ ۴۴۸
ثَابِتٍ اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اٰمَنُ یَهُوْدَ عَلٰی كِتَابِیْ **قَالَهٗ** لَمَّا اَمَرَهٗ اَنْ یَّتَعَلَّمَ كِتَابَ الْیَهُوْدِ بخاری مین زید بن ثابت سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ مجکو واللہ اپنے خط لکھانے پڑھانے مین یہودیون پر اعتماد نہین یہ حضرت نے زید بن ثابت سے فرمایا
جب انکے حکم کیا کہ یہودیون کے خط لکھنا پڑھنا سیکھ لین **ف** مدینے کے گرد قوم یہودی بہت رہتی تھی حضرت سے اور انسے
خط کتابت اکثر رہتی تھی حضرت یہودیون کو بلاکر لکھاتے پڑھاتے تھے سو حضرت کو خوف آیا کہ کہین یہ لوگ عداوت کے سبب
سے خط لکھنے پڑھنے مین تفاوت نکردین تب زید بن ثابت انصاری سے فرمایا کہ تم انکا خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو انھون نے
پندرہ روز مین سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوا اور بولیون کا لکھنا پڑھنا
سیکھنا درست ہی بشرطیکہ اسمین کچھ دین کا فائدہ ہو **فصل** اس حدیث مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّا ہی **و** اَلشَّرِیْدُ ۴۴۹
بْنُ سُوَیْدِنِ الثَّقَفِیُّ اِنَّا قَدْ بَایَعْنَاكَ فَارْجِعْ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ مَجْذُوْمٍ مِنْ وَفْدِ ثَقِیْفٍ مسلم مین شرید بن سوید سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیری بیعت مانی یعنی تیرا مسلمان ہونا قبول کیا تو اپنے گھر کو پلٹ جا یہ حضرت نے ثقیف کی قوم
کے کوڑھی کو فرمایا **ف** ثقیف کی قوم مسلمان ہونے کو حضرت پاس آئی انمین ایک کوڑھی تھا حضرت نے اسکو اپنے پاس نہ بلایا
بلکہ کہلا بھیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہی حضرت نے اسواسطے اسکو نہ بلایا کہ کہین اسکو لوگ حقیر نہ جانین تو اسکو رنج
ہو اور یہ جو بعضی لوگ سمجھتے ہین کہ یہ بیماری لگ جاتی ہی اسواسطے حضرت نے نہ بلایا سو غلط بات ہی اسواسطے کہ اور حدیث مین ثابت
ہوا ہی کہ حضرت نے کوڑھی کو اپنے ساتھ کھلایا ہی اور اگر کسی کو نفرت آوے اور وہ اسکی صحبت سے پرہیز کرے تو درست ہی اسکا
حکم بھی اور حدیث مین ثابت ہی **وَ الْمِسْوَرُ** بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّا لَا نَدْرِیْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِیْ ذٰلِكَ ۴۵۰
مِمَّنْ لَمْ یَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰی یَرْفَعَ اِلَیْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان
بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ تم لوگون مین کسنے اجازت دی ہی اور کسنے نہین دی سو تم پلٹ جاؤ

تاکہ تمہارے چودھری تمہارا حال ہمسے ظاہر کرین **ف** بعد فتح مکے کے جنگ حُنین مین قوم ہوازن کے جورو لڑکے پکڑ آئے اور
انکا مال قابو مین آیا حضرتؐ نے قیدی اور مال اُنکا اصحاب مین تقسیم کر دیا بعد اُسکے اُس قوم نے اسلام قبول کیا اور حضرتؐ سے
کہا کہ ہمارا مال اور قیدی ہمکو پھیر دیجیے حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک بات اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال دونون چیزین تمکو نملینگی
اُس قوم نے قیدیون کو مانگا تب حضرتؐ نے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا کہ تمہارے بھائیون نے اسلام قبول کیا ہی مجکو یہ بہتر معلوم ہوا ہی
کہ اُنکے قیدیون کو تم پھیر دو جو خوشی سے دیتا ہو تو دیوے اور جو اپنا حصہ نہ دیا چاہتا ہو تو اُسکو ہم اور کہین سے جو قیدی پاوینگے
تو اُسکا بدلا دینگے اصحابؓ نے کہا کہ ہم سب راضی ہین ہمارے حصے آپ خوشی سے اُنکو دیجیے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے
ہمکو ہر ایک شخص کی خوشی مفصل نہین معلوم جب تک کہ تمہارے واقف اور چودھری اپنے سب لوگون کا حال ظاہر نکرینگے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے اگر لوگ مسلمان ہون تو اُنکے قیدی اور مال پھیرنا واجب نہین حضرتؐ نے اُنکو احسان
کی راہ سے دیا **عَائِشَةُ** اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ وَيُرْوٰى لَنْ نَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ۱۵۱
کہ ہم مدد نہین چاہتے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ ہم کبھی مشرک بت پرست سے مدد نمانگینگے **ف** حضرتؐ جب جنگ بدر کو
چلے تو ایک پہلوان آیا اور کہنے لگا کہ مین تمہاری مدد کو آیا ہون حضرتؐ نے پوچھا کہ تو مسلمان ہوا ہی اُسنے کہا کہ نہین تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ امام کافرون سے مدد نہلے شاید کہ دغا کرین **وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ** اِنَّا لَمْ نَجِئْ ۱۵۲
لِقِتَالِ اَحَدٍ وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ شَاءُوْا مَادَدْتُهُمْ
مُدَّةً وَيُخَلُّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَاِنْ اَظْهَرْ فَاِنْ شَاءُوْا اَنْ يَدْخُلُوْا فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا فَقَدْ
جَمُّوْا وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِيْ هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ اَوْ لَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهٗ
بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ہم کسی سے لڑنے کو نہین آئے لیکن
ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہین اور مقرر قریش کو لڑائی نے سست کر ڈالا اور اُنکو ضرر پہونچایا ہی سو اگر وے صلح چاہین تو مین اُنکے
لیے کچھ مدت مقرر کر دون اور ہمکو وے کعبے جانے سے نہ روکین پھر صلح کی مدت مین اور کافرون پر اگر غالب ہو جاؤن تو اگر قریش
داخل ہوا چاہین جسمین لوگ داخل ہوئے ہین یعنی مسلمان ہوا چاہین تو مسلمان ہون اور اگر مسلمان ہونے کا ارادہ نہو تو صلح کی مدت
مین اُنھون نے آرام ہی پائی اور اگر قریش یہ بھی نہ مانینگے تو قسم ہی اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ لڑا کرونگا
اُنسے اپنے اس کام پر یعنی دین پر یہانتک کہ میری گردن جدا ہو یا خدا اپنے دین کو غلبہ دیوے **ف** چھٹے سال ہجری کے حضرتؐ
مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو جب مکے کے پاس اُس منزل کو پہونچے جسکا حدیبیہ نام ہی کفار مکہ نے بدیل بن ورقا کو بھیجا پیغام
یہ کہ ہم تمکو مکے مین نجانے دینگے کتنے لڑینگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر دس برس کی صلح ہوئی حضرتؐ بدون عمرہ کیے
پھر آئے دوسرے سال عمرہ کی قضا کو تشریف لے گئے **وَالصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ** اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ **قَالَهٗ** ۱۵۳
بخاری اور مسلم مین صعب بن جثامہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ ہمنے گورخر تجکو نہین پھیر دیا مگر اسواسطے کہ ہم احرام
باندھے ہوئے ہین **ف** حضرتؐ حج یا عمرے کو احرام باندھے جاتے تھے صعب بن جثامہ نے گورخر کا شکار کیا اور اُسکو زندہ
حضرتؐ کے پاس لائے حضرتؐ نے اُسکو نہ قبول کیا اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ احرام والے کو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا

درست نہین بالکل شکار کا گوشت کھانا احرام والے کو درست ہو بشرطیکہ شکار کو اشارے سے تبلایا نہو فصل اس فصل مین ہے تدنینا

۴۵۴ نہین جنکے سرسے پڑھا ہو ھو اَبُو ھُرَیْرَۃَ اِنَّہٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمُ انْقَطَعَ عَمَلُہٗ وَاِنَّہٗ لَا یَزِیْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُہٗ اِلَّا خَیْرًا مسلم مین ابوہریرہ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یون ہو کہ جب کوئی تم مین مرگیا عمل اسکا کٹ گیا اور البتہ ایمان دار کی زندگی

نیکی ہی کو بڑھاتی ہو ف مصابیح مین روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیفون سے تنگ ہوکر موت نہ مانگا کرو اسواسطے کہ جب

مرگیا تو عمل اسکے قطع ہوگئے کوئی نیک کام نہین کرسکتا اور ایمان دار کی زندگی سے تو نیکی ہی بڑھتی ہو یعنی اگر ایمان دار کی عمر تکلیف مین

۴۵۵ گذری تو صبر کا بڑا ثواب پاویگا اور اگر خوشی مین گذری تو شکر کا ثواب پاویگا تو ایماندار کی زندگی مین ہر طرح سے بہتری ہو ھو عَائِشَۃُ

اَنَّہٗ خُلِقَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰی سِتِّیْنَ وَثَلٰثِمِائَۃِ مَفْصِلٍ فَمَنْ کَبَّرَ اللّٰہَ وَحَمِدَ اللّٰہَ وَھَلَّلَ اللّٰہَ وَسَبَّحَ اللّٰہَ وَ

اسْتَغْفَرَ اللّٰہَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْکَۃً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَھٰی عَنْ

مُّنْکَرٍ عَدَدَ تِلْکَ السِّتِّیْنَ وَالثَّلٰثِمِائَۃِ السُّلَامٰی فَاِنَّہٗ یُمْسِیْ وَیُرْوٰی یَمْشِیْ یَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَہٗ عَنِ النَّارِ

مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہ ہو کہ آدم کی اولاد سے ہر آدمی تین سو ساٹھ جوڑ پر بنایا گیا ہو تو

جو شخص اللہ اکبر کہے اور الحمد للہ کہے اور لا الٰہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ کہے اور لوگون کی راہ سے اینٹ پتھر پھینکدے

یا کانٹے کو یا ہڈی کو لوگون کی راہ سے علحدہ کردے یعنی تاکہ خلقت کو آرام پہونچے یا نیک بات سکھلا وے یا بُرے کام سے روکے ان

تین سو ساٹھ جوڑ والی ہڈیون کی گنتی برابر تو وہ آدمی اُس دن شام کریگا اس حال پر کہ اُسنے اپنی جان دور ڈالی دوزخ سے اور ایک

روایت مین بجاے شام کریگا کے چلیگا آیا ہو دونون روایت کا مطلب ایک ہو ف یعنی آدمی مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین جسنے اتنی

بار خدا کا نام لیا اور ذکر کی تو اُسنے شکر گزاری کی خالق کا حق ادا کیا تو دوزخ سے دور پڑا خواہ ہر ایک ذکر کو تین سو ساٹھ بار کہا خواہ سب

۴۵۶ کو ملا کر تین سو ساٹھ بار پڑھا ھو عَرْفَجَۃُ بْنُ شُرَیْحٍ اِنَّہٗ سَتَکُوْنُ ھَنَاتٌ وَّھَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفَرِّقَ اَمْرَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ

وَھِیَ جَمِیْعٌ فَاضْرِبُوْہُ بِالسَّیْفِ کَائِنًا مَّنْ کَانَ مسلم مین عرفجہ بن شریحؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یون ہو کہ عنقریب

نامناسب کام ہونگے یعنی فتنے اور فساد ہونگے سو جو چاہے کہ اس امت کی امامت اور ریاست جمع ہو جاتی مین پھوٹ ڈالے تو مارو

اُسکو تلوار سے کوئی کیون نہو ف یعنی جب مسلمانون نے ایک اپنا امام اور سردار بنایا پھر جو کوئی اُس سے باغی ہو تو اُسکا قتل کرنا

۴۵۷ حلال ہو جماعت مین پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہو اگر مسلمانون مین پھوٹ نہ پڑتی تو کافر کبھی غالب نہوتے ق عَائِشَۃُ اَنَّہٗ قَدْ

اُذِنَ لَکُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِکُنَّ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اپنی بیبیون سے کہ البتہ تمکو حکم

ہوا ہو کہ جاے ضرور کے واسطے نکلا کرو ف حضرت کی بیبیان جاے ضرور کو رات کے وقت باہر جاتی تھین جب پردہ کرنے کا

۴۵۸ حکم ہوا تو شبہہ ہوا کہ شاید جاے ضرور کے واسطے بھی نکلنا درست نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرائی ھو عَلِیٌّ اِنَّہٗ قَدْ شَھِدَ

بَدْرًا وَّمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَّکُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ یَعْنِیْ

حَاطِبَ بْنَ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ بخاری مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ طلب بدر کی لڑائی مین موجود تھا

شاید کہ بدر والون کے ایمان کو خوب جان چکا ہو سو کہا خدا نے اُن سے کہ کرو جو تمہارا جی چاہے مین تمکو بخش چکا یہ حدیث حضرت

نے حاطب بن ابی بلتعہ کے حق مین فرمائی ف بخاری مین پورا قصہ یون ہو کہ ایک بار حضرت نے ارادہ کیا مکے مین جانے کا

عرفجہ کو عرفجہ بن ضریح اور شریح بھی کہتے ہین ۱۲ اقوال

جا پہونچین اور کافرون کو غافل پاکر مار لین حاطب نے یہ حال مکے والون کو خط مین لکھ بھیجا حضرت کو ﷺ حال وحی سے معلوم
ہوا علی مرتضی اور زبیر کو بھیجا وے دونون راہ سے خط کو چھین لائے حضرت نے حاطب سے پوچھا کہ اس خط لکھنے کا کیا سبب ہی
حاطب نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین مسلمان ہون کافر نہین میرے لڑکے بالے مکے مین ہین میرا وہان کوئی بھائی بند نہین جو انکی
خبرگیری کرے مین نے اس خط سے چاہا کہ اُن کافرون سے راہ و رسم پیدا کرون تاکہ وہ میرے لڑکے بالون کو نستاوین عمر فاروق نے
کہا یا رسول اللہ یہ منافق ہی اسکو مار ڈالیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیون کے جو تین سو
تیرہ تھے بڑے درجے ہین اگر اُن سے کوئی گناہ بھی ہوا تو بالکل معاف ہی حضرت کے چارون خلیفہ بھی بدری ہین جسنے انپر
طعنہ کیا اُسنے اپنے ایمان مین خلل ڈالا خ اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّهُ كَانَ فِيْمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ وَاِنَّهُ اِنْ كَانَ ۴۵۹
فِىْ اُمَّتِىْ هٰذِهٖ فَاِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمسے اگلے جو لوگ ہو چکے
ہین اُنہین ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور مقرر میری اس امت مین اگر کوئی ویسا ہوا تو عمر بن الخطاب ہی ف محدث
اُسکو کہتے ہین جسکو خدا کی طرف سے الہام ہوا ور اُسکی اٹکل بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر کے کوئی ولی کا رتبہ محدث کے برابر نہین
اور جب حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے تو حضرت کی امت سب امتون سے بیشک افضل ہی تو جس صورت مین
اگلی امتون مین محدث ہوئے ہین تو حضرت کی امت مین بھی ضرور ہونگے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا عمدہ کمال ثابت ہوا
ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكٰى بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ يَعْنِي الْخَذْفَ ۴۶۰
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہی نہ دشمن زخمی ہون
سے چور ہوتا ہی بر ناحق ٹھیکری دانت توڑتی ہی اور آنکھ پھوڑتی ہی ف بعضے لوگون کی عادت ہوتی ہی کہ ٹھیکری اور کنکری انگوٹھے
اور انگلی سے پھینکتے ہین سو حضرت نے اسکو منع کیا کہ بیفائدہ چیز ہی بلکہ اُس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہی ق عَائِشَةُ اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ ۴۶۱
نَبِىٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بات یون
ہی کہ کوئی نبی ہرگز نہین مرتا جب تک اپنا مکان بہشت مین نہین دیکھ لیتا پھر مرنے جینے مین اُسکو اختیار دیا جاتا ہی ف حضرت
عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت یہ حدیث حالت صحت مین فرماتے تھے جب حضرت بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرت کو
غش آیا اور حضرت کا سر میری ران پر تھا پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون تو مجکو
یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرت نے موت اختیار کی پھر حضرت کا انتقال ہوا حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ موت کے قریب
آخر کلام حضرت کا یہی تھا کہ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى یعنی الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ۴۶۲
عَمْرٍو اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِىٌّ قَبْلِىْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَدُلَّ اُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ
وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِىْ اَوَّلِهَا وَسَيُصِيْبُ اٰخِرَهَا بَلَاءٌ وَاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيُرَقِّقُ
بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِىْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ
هٰذِهٖ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَاْتِ
اِلَى النَّاسِ الَّذِىْ يُحِبُّ اَنْ يُؤْتٰى اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ

فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ یُنَازِعُہٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہ ہو کوئی نبی مجھسے پہلے نہوا مگر اُسپر ضرور تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو جو اُنکے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے اُنکو اُس سے جو اُنکے حق مین بُرا جانے اور مقرر اس تمھاری امت کے شروع مین عافیت خدا کے نزدیک ٹھہر چکی اور پچھلی امت کو بلا لگے گی اور وے کام ہونگے جنکو تم بُرا جانوگے اور ایک فساد آویگا تو پتلا حال کر دیگا بعضا بعضے کا یعنی پچھلے فساد کے روبرو پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہیگا ایمان دار کہ اسمین میری بربادی ہو پھر وہ مشکل کھل جاویگی اُسکے بعد تیسرا فساد ہوگا تو ایمان دار کہیگا یہی میری موت ہو یہی میری موت ہو سو جو چاہے کہ آپ کو دور ڈالے دوزخ سے اور بہشت مین جاوے تو چاہیے کہ اُسکی موت اُس حالت مین آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنی ایمان دار مرے اور چاہیے کہ لوگون کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہو یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہو ویسا ہی لوگون کے واسطے چاہے اور جسنے کسی امام سے بیعت کی ہو سو اُسکے قول قرار پر ہاتھ مارا ہو اور اُسکے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اُسکی تابعداری کرے اگر اُسکو طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری مین جھگڑا اٹھاوے تو دوسرے کی گردن مارو **ف** حضرت کو اپنی امت پر بہت کرم تھا اسواسطے جو امت مین فتنے اور فساد ہونے والے تھے اُنکی خبر دی پھر اُسکے علاج بتلائے اور پہلے

۴۶۳ سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیون کا قتل فرمایا **ق** اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اِنَّہٗ لَنْ یَّبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَہٗ حَتّٰی اَقْضِیَ مَقَالَتِیْ ثُمَّ یَجْمَعُ اِلَیْہِ ثَوْبَہٗ اِلَّا وَعٰی مَا اَقُوْلُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو پھیلائے رہیگا اپنا کپڑا جبتک کہ مین اپنی بات تمام کر چکون پھر اپنے کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکھیگا جو مین کہتا ہون یعنی میری حدیث کبھی نہ بھولیگا **ف** ابو ہریرہؓ کو حضرت کی ہزارون حدیثین یاد تھین لوگون کو اُنکے یاد پر تعجب ہوا تب اُنھون نے لوگون سے اُسکا سبب بتلایا کہ خدا خوب جانتا ہو کہ مین مرد محتاج تھا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ہر دم حضرت پاس موجود رہتا تھا سوائے اپنے پیٹ کے اور مجھکو کچھ فکر نہ تھی اور مہاجرین اصحاب بازار مین خرید فروخت مین مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحاب اپنی کھیتی مین مصروف تھے سو حضرت نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا پھیلا دے جبتک کہ مین کلام کر چکون تو وہ میری سُنی حدیث کو کبھی نہ بھولے چنانچہ مین نے اپنا کپڑا پھیلایا پھر جب حضرت کلام کر چکے تو مین نے اُس کپڑے کو اپنے بدن مین لگا لیا پھر اُس روز سے

۴۶۴ مین کوئی حدیث حضرت کی نہین بھولا **ق** اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اِنَّہٗ لَیَاْتِی الرَّجُلُ الْعَظِیْمُ السَّمِیْنُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَا یَزِنُ عِنْدَ اللّٰہِ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ اِقْرَءُوْا فَلَا نُقِیْمُ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَزْنًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یون ہو کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت مین آویگا خدا کے نزدیک اُسکی مچھر کے پر برابر قدر نہوگی اُسکی سند قرآن سے پڑھ لو کہ خدا فرماتا ہو کہ نہ اُٹھا دینگے ہم اُنکے واسطے ترازو **ف** یعنی اُنکے کچھ نیک کام نہین جنکو ترازو سے تولیے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور موٹاپا بدون

۴۶۵ ایمان اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہین **ق** عَائِشَۃَ اِنَّہُمْ لَیَبْکُوْنَ عَلَیْہَا وَاِنَّہَا لَتُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِہَا یَعْنِیْ یَہُوْدِیَّۃً بخاری او مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ ہو کہ لوگ اُس یہودی عورت پر روتے ہین اور اُسکی قبر مین اُسپر عذاب ہو رہا ہو **ف** ایک یہودی عورت مر گئی تھی لوگ اُسکے روتے تھے حضرت اُدھر سے نکلے تب یہ

۴۶۶ حدیث فرمائی **ھو** وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ اِنَّہٗ لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَّلٰکِنَّہٗ دَاءٌ یَعْنِی الْخَمْرَ مسلم مین وائل بن حجرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے

[illegible]

فرمایا کہ بیشک شراب تو دوا نہیں ہے ولیکن وہ تو خود روگ ہے ف مسلم میں روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا حال پوچھا حضرت نے اسکو منع کیا پھر اُسنے کہا کہ میں تو شراب کو دوا کے واسطے بناتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شراب دوا نہیں ہے بلکہ یہ تو خود روگ ہے کہ آدمی کی عقل کھو کر جانور بنا ڈالتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بھی
درست نہیں ہے ام سلمۃ إِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ ۴۶۷
لِنِسَائِي مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ تیرے خاوند پر کچھ تیری خواری اور بے قدری نہیں اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس رہوں اور اگر تیرے پاس سات دن رہونگا تو سات سات دن اور اپنی بیبیوں پاس بھی رہونگا ف حضرت نے ام سلمہؓ سے نکاح کیا اور ایک رات اُنکے پاس رہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ میں پہلے خاوند کے گھر میں بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو میرے نزدیک بھی کچھ بے قدر نہیں ہے لیکن خدا کا حکم یوں ہے کہ اگر میں تیرے پاس سات دن رہوں تو اور بیبیوں پاس بھی رہونگا یعنی
جسکی کئی بیبیاں ہوں وہ سبکی باری برابر رکھے نہیں تو گنہگار ہوگا اغر المزنی إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ ۴۶۸
اللهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ مسلم میں اغر مزنیؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہے اور میں خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں ف بعضے عالموں نے یوں کہا ہے کہ ہر دم نور الٰہی حضوری حضرت کی شان تھی لیکن امت کے سمجھانے بجھانے سے اُس حالت میں کچھ فرق ہو جاتا تھا اسواسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار کرنے کی حاجت تھی تو اوروں کو اگرچہ ولی کامل ہوں زیادہ تر ضرور ہے استغفار کرنا
اور اپنی غفلت پر رونا ام سلمۃ إِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ ۴۶۹
سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر حاکم مقرر کیے جائینگے پھر تم اُنکو بعضے کام میں بھلا جانوگے اور بعضے میں بُرا جانوگے یعنی بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع جو دل سے بُرا جانیگا اُنکے بُرے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے اُنکی برائیاں ظاہر کیاں لیکن وہ سلامت رہا لیکن گنہگار وہ ہے جو اُنکے خلاف شرع کاموں پر راضی ہوا اور اُنکا تابعدار رہا ف پورا قصہ یوں ہے کہ لوگوں نے کہا کہ یا حضرت ہم اُن ظالم حاکموں کو مار ڈالیں یا کہ نہ ماریں حضرت نے فرمایا کہ نہ مارنا جب تک وے نماز پڑھا کریں یعنی خلاف شرع کام میں حاکم کی اطاعت حرام ہے اور جبتک اُن سے صریح کفر نہو تو اُس سے لڑنا بھی درست نہیں یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوئے جیسا یزید
اور مروان کی اکثر اولاد ف فصل اس فصل میں وہ حدیث ہے کہ جسکے سرے پر اسم ہو عمر إِنَّهُمْ خَيَّرُونِي بَيْنَ أَنْ يَسْأَلُونِي ۴۷۰
بِالْفُحْشِ أَوْ يُبَخِّلُونِي وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ قَالَهُ حِينَ قَسَمَ قَسْمًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اُن مسلمانوں نے مجھکو اختیار دیا اس میں کہ مجھسے نیٹ بُری طرح سوال کریں یا مجھکو بخیل مشہور کریں اگر نہ دیں اور میں تو بخیل نہیں یہ حدیث اُسوقت فرمائی جب حضرت نے کچھ مال بعضے مسلمانوں کو دیا تھا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ اس مال کے سزاوار انکے سوا اور لوگ محتاج زیادہ دار تھے خلاصہ مطلب حضرت کے جواب کا یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کو نہ دیتے تو مجھکو بخیل مشہور کرتے اسواسطے میں نے اُنکو دیا اور محتاجوں کو نہ دیا اس حدیث سے معلوم

۴۲۱ ہوا کہ اُنکا جانا کو دنیا خیر ہو بچانے کے واسطے درست ہی فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر انکا ہی ق
عَائِشَةُ بِنْتُ اِبْنَةِ اَبِی بَکْرٍ قَالَہٗ عِنْدَ انْتِصَارِ عَائِشَۃَ مِنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہی یہ حدیث حضرت نے فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت
کے وقت حضرت زینب کی گفتگو سے ف بخاری مین روایت ہی کہ اصحاب حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت پاس تحفہ بھیجا
کرتے تھے حضرت کی خوشی کے واسطے حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہؓ سے کہا کہ تم رسول اللہ سے کہو کہ اصحاب سے کہدین کہ
حضرت جس بی بی کے پاس ہون وہین لوگ تحفہ بھیجا کرین عائشہ کی کون خصوصیت ہی ام سلمہ نے حضرت سے یہ کہا حضرت نے فرمایا کہ
مجکو عائشہ کے مقدمے مین رنج نہ دے سواے عائشہ کے کسی بی بی پاس مجکو وحی نہین آتی ام سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ مین نے آپکے
رنج سے توبہ کی پھر حضرت کی بیبیون نے حضرت فاطمہؓ کو حضرت کے پاس اُسی واسطے بھیجا حضرت نے فرمایا ای بیٹی تو کیا نچاہیگی
جسکو مین چاہتا ہون حضرت فاطمہ نے کہا کہ البتہ مین اُسکو ضرور چاہونگی جسکو آپ چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو عائشہ سے محبت
رکھ پھر حضرت فاطمہ چلی گئین پھر بیبیون نے حضرت زینب کو جو حضرت کی پھپھی کی بیٹی اور بی بی تھین حضرت پاس بھیجا حضرت
زینب نے حضرت کے سامنے بہت سخت باتین کین اور کہا کہ یا رسول اللہ آپکی بیبیان عائشہ کے مقدمے مین عدل اور انصاف
چاہتی ہین اور حضرت عائشہ نے ابتک کچھ جواب نہین دیا حضرت کی طرف دیکھتی جاتی تھین کہ شاید حضرت کچھ جواب دین جب
حضرت عائشہ نے دیکھا کہ حضرت چپ ہین تو حضرت زینب کو جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب کو جواب مین بند کیا تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہی ایسی ویسی نہین جو دبکے جواب نہ دے سکے یعنی جیسا اسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہی ویسے
ہی یہ بھی دانا اور خوش تقریر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بیبیون سے حضرت عائشہ کو حضرت بہت چاہتے تھے تو جسنے حضرت
۴۲۲ عائشہ کو برا کہا اور ان سے عداوت رکھی اُسنے بیشک حضرت کو رنج دیا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِیْ اَثَرَةٌ وَّاُمُوْرٌ
تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَیْكُمْ وَتَسْئَلُوْنَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَكُمْ بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انصاری صحابیون سے کہ میرے بعد تم پر غیرون کی تقدیم ہوگی اور ایسے کام
ہونگے جو تمکو برے معلوم ہونگے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ پھر ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ جو تمپر حاکم کی اطاعت
کا حق ہی اُسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو ف یعنی اگر حاکم تمپر ظلم کرے اور تمہارا حق بیت المال سے نہ دے تو ایسا نکرنا
۴۲۳ کہ اُسکی اطاعت چھوڑ دو صبر کا ثواب تمکو خدا دیگا علما کہتے ہین کہ ایسی زیادتی سلطنت بنی امیہ مین ہوئی ق زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ
اِنَّهَا طَیْبَةُ وَاِنَّهَا تَنْفِی الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِی النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ بخاری اور مسلم مین زید بن ثابت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ یثرب یا مدینہ پاک مقام ہی اور البتہ مدینہ میل اور کھوٹے والے کو اس طرح نکال دیتا ہی جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہی ف
ایک شخص شہر حضرت کے پاس آیا اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا حضرت سے کہنے لگا کہ میری بیعت توڑ دو حضرت نے نمانا اُسنے کہا کہ
۴۲۴ نمانا آخرکو وہ مدینے سے چلا گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق اُمُّ عَطِیَّةَ وَاسْمُهَا نُسَیْبَةُ اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا قَالَهٗ
حِیْنَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ اِلَیْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثَتْ اِلٰی عَائِشَةَ مِنْهَا بِشَیْءٍ فَجَاءَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰی عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَیْءٍ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنَّ نُسَیْبَةَ بَعَثَتْ

عقد الاخبار حضرت مشاتا فلا اوال

الینا من الشاۃ التی بعثت بھا الیھا بخاری اور مسلم مین ام عطیہ سے جنکا نسیبہ نام ہے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر وہ بکری اپنے مقام کو پہونچ چکی ف حضرت نے ایکبار زکوۃ کی بکری نسیبہ کو بھیجی نسیبہ نے اس بکری کا تھوڑا گوشت حضرت
عائشہ کو بھیجا پھر حضرت گھر مین حضرت عائشہ پاس آئے اور فرمایا کہ کچھ تمھارے پاس کھانے کی چیز ہو حضرت عائشہ نے کہا کہ
کچھ نہین ہو مگر نسیبہ نے اس بکری کا کچھ گوشت بھیجا ہو جو آپ نے اسکو بھیجی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی زکوۃ کا مال اگرچہ
حضرت پر حرام تھا لیکن جب محتاج کو پہونچ گیا اور اسنے پھر کچھ اسمین سے حضرت کے گھر بھیجا تو اسکا کھانا درست ہو گیا معلوم ہوا
۴۷۵ کہ جب ملکیت بدلی تو حکم بھی بدل گیا ہ تَأْتِيَنَّهُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ یعنی خدیجۃ بخاری مین
حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدیجہ ایسی تھی اور ایسی تھی یعنی اسمین بہت خوبیان تھین اور میرے
اولاد اسی سے ہوئی ف حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ مجکو حضرت کی کسی بی بی پر رشک نہین آیا اس واسطے کہ حضرت
مجھی کو سب سے زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہ پر البتہ مجکو رشک آتا تھا اسواسطے کہ حضرت انکو یاد بہت کیا کرتے تھے حالانکہ
مین نے انکو دیکھا نتھا ایک روز مین نے حضرت سے کہا کہ آپ خدیجہ کو یاد بہت کرتے ہین شاید انکے برابر دنیا مین کوئی عورت
نہین ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت خدیجہ بہت مالدار تھین جب انکا نکاح حضرت سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر
اٹھایا اور عورتون مین سب سے پہلے وہی ایمان لائین حضرت ان سے بہت راضی رہے حضرت کی سب اولاد انھین سے پیدا
ہوئی یعنی حضرت قاسم حضرت طیب حضرت طاہر تینون بیٹے لڑکپن مین مر گئے چار بیٹیان زندہ رہین یعنی حضرت رقیہ حضرت
زینب حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ سوا سے حضرت فاطمہ کے کسی کی اولاد باقی نہین رہی لیکن صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ سے
جو حضرت کی حرم تھین پیدا ہوئے وہ بھی لڑکپن مین مر گئے خلاصہ مطلب حضرت کی حدیث کا یہ ہو کہ مجکو دو سبب سے خدیجہ کی محبت
۴۷۶ ہو ایک تو یہ کہ اسمین خوبیان بہت تھین دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اسی سے باقی رہیگی ہ عَلِيُّ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا
ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ یعنی بِنْتَ حَمْزَةَ مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر امیر حمزہ کی بیٹی مجکو
حلال نہین وہ تو میرے دودھ شریک کے بھائی کی بیٹی ہو ف حضرت امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لیکن حمزہ اور حضرت نے ایک
عورت کا دودھ پیا تھا تو بھائی ہو گئے اور انکی بیٹی بھتیجی حضرت کی ہوئی علی مرتضی سے روایت ہو کہ مین نے حضرت سے کہا کہ
آپ قریش کی عورتون سے اکثر نکاح کرتے ہین ہمارے خاندان سے کیون نہین کرتے حضرت نے فرمایا کہ تمھارے خاندان مین
۴۷۷ کوئی ہو مین نے کہا کہ ہان حمزہ کی بیٹی موجود ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہ ابوذر إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ یعنی
زمزم مسلم مین ابوذر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر زمزم کا پانی برکت والا ہو کھانا ہو آسودگی کا ف یعنی جیسا کھانا
کھانے سے آسودگی حاصل ہوتی ہو ویسے ہی زمزم کے پانی سے اگر آسودگی کی نیت سے پیوے ابتداے اسلام مین جو ابوذر غفاری
نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تو مکے مین آئے کافرون کے غلبے سے حضرت کا حال پوچھ نہ سکتے تھے جب بعد مدت حضرت سے
ملاقات ہوئی تو حضرت نے پوچھا کتنے دنون سے تم آئے ہو تیس دن ہوئے حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے کہا سوا زمزم
۴۷۸ کے پانی کے اور کچھ کھانا نتھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن کا رنگ ہو ق ابوذر
إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ

تحفۃ الاخیار ترجمۂ مشارق الانوار

فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ **قَالَهُ** لَهُ حِينَ عَيَّرَ غُلَامَهُ بِأُمِّهِ بخاری اور مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تو ایسا مرد ہی کہ تجھمین جہالت کی خو ہی تمھارے غلام تمھارے بھائی ہین یعنی آدم کی اولاد ہین اور تمھارے خدمتگار ہین خدا نے اُنکو تمھارے ہاتھ کے نیچے ڈالا ہی اُنکا مالک کیا ہی سو جسکا بھائی جسکی ملک مین ہو سو اُسکو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو اور اُسکو پہناوے جو آپ پہنتا ہو اور اُن پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جو اُنکو دبا ڈالے سو اُن پر اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی اُنکی مدد کرو یہ حدیث حضرت نے ابوذر سے فرمائی جب ابوذر نے ایک غلام کو ماں کی گالی دی ف ابوذر غفاری جیسا آپ لباس پہنتے تھے ویسا ہی اُنکا غلام پہنتا تھا کسیلئے اُن سے سبب پوچھا تب یہ حدیث بیان کی لونڈی غلام کو کھانا کپڑا دستور کے موافق بقدر مقدور دینا واجب ہی اپنے برابر کھانا کپڑا دینا مستحب ہی فرض نہین اور زیادہ دینا درست نہین اگر کام بگاڑے جھڑکنا درست ہی اور بھاری کام کو نہ کہے اگر کہے تو آپ بھی اُس کام مین شریک ہووے ۴۷۹

سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ **قَالَهُ** لَهُ لَمَّا عَادَهُ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اپنے وارثون کو مالدار چھوڑ سے بہتر ہی اس سے کہ اُنکو محتاج چھوڑے کہ مانگین لوگون سے ہتھیلی پھیلا کر اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے اُسکا ضرور ثواب پاویگا یہان تک کہ جو اپنی جورو کے منھ مین ڈالیگا یعنی اُسکا بھی ثواب ملیگا کہا سعد نے پھر مین نے کہا یا رسول اللہ کیا مین چھوڑ دیا جاؤنگا بعد اپنے ساتھیون کے چلے جانے کے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو بیماری کے سبب سے مین پیچھے رہ جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہیگا تو مقرر تیرا مرتبہ اور درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو چھوڑا جاویگا یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہانتک کہ نفع پاوینگے تجھسے بہت گروہ اور ضرر تجھسے پاوینگے اور لوگ یعنی تیرے جہاد سے مسلمانون کو قوت ہوگی اور کافرون کو ضرر اسے اللہ جاری اور قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر اُنکو ایڑیون کے بل لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہی یعنی باوجود ہجرت کے پھر مکے مین آ کر مرگیا یہ حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب اُنکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے ف صحیح بخاری مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ مین حجۃ الوداع مین بیمار ہوا حضرت میرے دیکھنے کو آئے مین نے کہا کہ مین بہت بیمار ہون زندگی کی توقع نہین اور مین مالدار ہون اور ایک میری بیٹی ہی اسکے سوا کوئی میراوارث نہین حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دون دو حصے خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مین نے کہا آدھا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مین نے کہا کہ تہائی مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا ہان تہائی خیرات کے واسطے بہت ہی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وارثون کا حق مقدم ہی فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہین اور جورو لڑکون کو کھانے کپڑے دینے مین بھی ثواب ہی اگر خدا کا حکم جانکر دیوے اور سعد کو مکے مین رہنے کا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکے کا رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اُسمین پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر عذر سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب مین نقصان نہین پھر اُنکی زندگی کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعد اتنا جیے کہ عمر فاروق کی خلافت مین ملک

عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر ثابت رہیں بعد اسکے سعد بن خولہ رحمۃ الوداع میں گذر گئے تھے
۴۸۰ افسوس کیا ق ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ سَتَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ
خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً
تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ
دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے جب
معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کرکے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب اُس قوم پاس آویگا جو کتاب والے ہین یعنی یہود و نصاری تو جب
اُنکے پاس جا تو اُنکو بلا اسطرف کہ گواہی دیوین اسکی کہ کوئی خدا کے سوا سے لائق پوجنے کے نہین اور مقرر محمدؐ خدا کا رسول ہی سو اگر
وہ اس بات مین تیرا کہنا مانین تو انکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اُن پر ہر ایک دن رات مین پانچ نمازین فرض کین ہین سو اگر وہ
اسمین بھی تیرا کہنا مانین تو اُنکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اُنپر زکوۃ فرض کی ہو کہ اُنکے مالدارون سے لی جاے سو اُنکے محتاجون پر پھیر
کر دی جاے سو اگر وے اسکو بھی مانین تو الگ رہنا اُنکے عمدہ مال سے یعنی زکوۃ مین جانور چُن چُن کر عمدہ قسم نہ لینا اور ڈر اکھیو مظلوم کی بددعا
سے سو بات یون ہو کہ مظلوم کی دعا مین اور خدا مین کچھ آڑ نہین یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہو کسی پر ظلم کرنا شعر بترس از آہ مظلومان
۴۸۱ کہ در وقت دعا کردن اجابت از در حق بہر استقبال می آید ۞ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اِنَّكَ كَالَّذِيْ قَالَ الْاَوَّلُ اَللّٰهُمَّ اَبْغِنِيْ
حَبِيْبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ قَالَهٗ لَهٗ مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ مقرر تو ویسا ہو جیسا
اگلے زمانے مین کوئی مثل کہہ گیا ہو کہ اے خدا مجکو ایسا دوست دے جو میرے نزدیک میری جان سے پیارا ہو یہ حضرتؐ نے سلمہ بن اکوع سے
فرمایا جب حضرتؐ نے کسی لڑائی مین سلمہ بن اکوع کو ڈھال دی سلمہ نے کسی اور اپنے دوست کو دی حضرتؐ نے پوچھا کہ تیری
ڈھال کہان ہی سلمہ نے کہا کہ مین نے اپنے دوست کو دی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو مقدم رکھنا
۴۸۲ عمدہ بات ہو ۞ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا اَلَا تَرٰى حَالِيْ وَحَالَ النَّاسِ وَلٰكِنِ ارْجِعْ اِلٰى
اَهْلِكَ فَاِذَا سَمِعْتَ بِيْ قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِيْ قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَالَ اِنِّيْ مُتَّبِعُكَ مسلم میں عمرو بن عبسہؓ سے روایت
ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک میرا ساتھ دینا تجھسے نہو سکیگا اسوقت مین کیا تو نہین میرے حال اور لوگون کے حال کو دیکھتا ہو یعنی
ابھی کفر غالب ہو اور اسلام مغلوب لیکن پھر جا اپنے لوگون مین پھر جب تو میرا حال سُنیو کہ مین کافرون پر غالب ہوا تو میرے پاس آئیو
یہ حضرتؐ نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب اُسنے کہا کہ مین تیرا ساتھ دونگا تابعداری کرونگا ف اور واقعہ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ
سے یون روایت ہو کہ مین کفر کے وقت مین بھی کافرون کو گمراہ اور بت پرستی کو بُرا جانتا تھا پھر مین نے سُنا کہ ایک شخص مکہ مین غیب
کی خبرین دیتا ہو مین اسی اشتیاق سے مکے گیا کہ دیکھا حضرتؐ کافرون کے غلبے سے اپنے مکان سے نہین نکل سکتے مین حضرتؐ کے
پاس گیا پھر مین نے پوچھا کہ تم کون ہو حضرتؐ نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون مین نے پوچھا کہ پیغمبر کسکو کہتے ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے
اپنے بندون کو میری زبانی پیغام بھیجا ہو مین نے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہو حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے برادرون سے سلوک کرنا اور
بتون کو توڑنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور کسیکو اُسکا شریک نجاننا پھر مین نے کہا کہ حضرتؐ کا ساتھ کسنے کسنے دیا ہو حضرتؐ نے

تعلیقہ الاخبار ترجمہ مشارق الانوار

فرمایا کہ ایک میاں ﷺ پاس غلام نے یعنی صدیق اکبرؓ اور بلال پھر مین نے کہا کہ مین بھی حضرت کا ساتھ دیتا ہون تب حضرت
۴۸۳ نے یہ حدیث فرمائی پھر مین رخصت ہو کر اپنے گھر گیا جب حضرت مدینے مین آگئے تب مین خدمت مین حاضر ہوا ۞ ابن عمر
اِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قَالَهٗ لِاَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَعْنِیْ اِسْتِرْخَاءَ الْاِزَارِ بخاری مین عبد اللہ بن
عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو غرور کی راہ سے نہین کرتا یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا یعنی تیری
ازار کا زمین پر لٹک جانا غرور سے نہین ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ جسکی ازار یعنی تہ بند یا پاجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ
مین ہی صدیق اکبرؓ ڈرے عرض کی یا رسول اللہ میری ازار ایک طرف سے بے اختیار لٹک جاتی ہی مین کیا کرون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پاجامے کو ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرائش کی راہ سے ہی تو سخت حرام ہی اور نہین
تو مکروہ ہی لیکن اگر بدون قصد بے اختیاری سے لٹک جاوے تو معاف ہی فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے
۴۸۴ پر انکم ہی ق ام سلمۃ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ یَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیَ لَهٗ بِنَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ
فَمَنْ قَطَعْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِیْهِ شَیْئًا فَلَا یَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو میرے پاس اور شاید کہ تم لوگون مین بعضا آدمی ہوشیار اور
خوش تقریر ہوتا ہی اپنی دلیل کی ملکیت کے بیان مین بہ نسبت دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کر دیتا ہون مین جیسا کہ اس سے
سنتا ہون سو جس شخص کو مین اسکے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کے دلا دون تو وہ شخص نہ لیوے پرائے حق کو سوا اسکے کچھ
نہین کہ اسکو مین دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہون ف یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہی سو اگر کوئی خوش تقریری سے دھوکا دیکر حاکم
سے حکم لیوے اور پرایا حق چھینے تو وہ مال اسکے حق مین خدا کے نزدیک حرام ہی اور اسکا انجام دوزخ ہی اگرچہ ظاہر مین درست ہی
۴۸۵ ھ ابو قتادۃ اِنَّكُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَكُمْ وَلَیْلَتَكُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا قَالَهٗ قَبْلَ لَیْلَةِ التَّعْرِیْسِ بِیَوْمٍ
مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم چلوگے دوپہر ڈھلے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاؤگے جو خدا نے
چاہا یہ حضرت نے ایک دن پہلے اس رات سے فرمایا تھا جب پچھلی رات کو سو گئے تھے ف یہ حدیث حضرت نے جنگ خیبر یا
تبوک مین فرمائی دن گرمی کے تھے پانی کم ملتا تھا اور اس رات کو چلتے چلتے آخر شب سو گئے تھے نماز فجر فوت ہوگئی پھر قضا جماعت
۴۸۶ سے پڑھی ھ معاذ بن جبل اِنَّكُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَیْنَ تَبُوْكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَاْتُوْهَا حَتّٰی یُضْحِیَ النَّهَارُ فَمَنْ
جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا یَمَسَّ مِنْ مَّائِهَا شَیْئًا حَتّٰی اٰتِیَ مسلم مین معاذ بن جبلؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا
تم کل تبوک کے چشمے پر پہونچوگے اور تم اس چشمے پر نہین پہونچنے کے جب تک کہ دن چڑھ جیگا سو تم لوگون مین جو اس پر جاوے
تو اسکے پانی کو کچھ بھی ہاتھ نہ لگاوے جبتک مین نہ آؤن ف معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ جنگ تبوک
کو چلے ایک رات حضرت نے یہ حدیث فرمائی جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اسی وقت ہم اس چشمے پر پہونچے دو آدمیون نے
لشکر سے نکل کر اس پانی مین ہاتھ لگایا حضرت نے پوچھا کہ کسینے ہاتھ لگایا ہی معلوم ہوا دو آدمی تھے حضرت انپر ناخوش ہوئے
پانی چشمے مین نہایت کم تھا پھر ہاتھون سے لوگون نے پانی جمع کیا اتنا بمشکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھ اور منہ دھو کر اس پانی
کو چشمے مین ڈالا پھر تو چشمے نے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور چھک گئے یہ حضرت کا معجزہ ہوا اس لشکر مین تیس ہزار آدمی تھے

۴۸۷ اور ایک روایت میں یون ہی ہے اور آتی ہے ابو ہریرۃ انکم ستحرصون علی الامارۃ وانہا ستکون ندامۃ یوم القیمۃ
فنعم المرضعۃ وبئست الفاطمۃ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص کروگے حکومت
پر اور حال آنکہ حکومت کا قیامت میں پچتاوا ہوگا یعنی کیون ہم حاکم ہوئے تھے جو آج حساب اور عذاب میں گرفتار ہوئے سو دودھ پلانے والی
تو اچھی ہی اور دودھ چھڑانے والی بری **ف** یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہی کہ آدمی عیش و آرام میں رہتا ہی جیسا عورت جبتک
دودھ پلانے جاتی ہی لڑکا خوش رہتا ہی اور انجام حکومت کا برا ہی اسکے زوال سے آدمی رنج اور افسوس میں گرفتار ہوتا ہی جیسے عورت
۴۸۸ دودھ چھڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہی **ق** جریر انکم سترون ربکم کما ترون ھذا لا تضامون فی رؤیتہ
فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوۃ قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا فافعلوا ثم قرأ وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس
وقبل الغروب بخاری اور مسلم مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت میں دیکھوگے اپنے رب کو جیسا اسکو
دیکھتے ہو یعنی چاند کو ہجوم نکرسکو گے اسکے دیکھنے میں یعنی ہجوم سے اسکے دیدار میں کچھ حجاب اور آڑ ہوگی جیسے چاند کے دیکھنے میں ہجوم خلل نہین
ڈالتا سو اگر تمسے ہو سکے کہ غافل نہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرت نے قرآن سے اسکی
دلیل پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے **ف** اصابیح میں جریر بن عبد اللہ سے
روایت ہی کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے چودھوین رات کے چاند کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ خدا کا دیدار قیامت میں ایمانداروں کے نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہین یہ دولت انکے
۴۸۹ نصیب ہی مین نہین انکار ہی کیا چاہین **ف** معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے مین دخل ہی **ھم** ابو ذر انکم ستفتحون
ارضا یذکر فیہا القیراط وبروی ستفتحون مصر وہی ارض یسمی فیہا القیراط فاستوصوا باہلہا خیرا فان لہم
ذمۃ ورحما مسلم مین ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے اس زمین کو جسمین قیراط کا چرچا ہی اور ایک
روایت مین یون ہی کہ فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہی جسمین قیراط کا نام مشہور ہی سو میری وصیت لو وہان کے لوگون کے ساتھ
نیکی کرنے کی سو البتہ انکے لیے امان ہی اور ان سے برادری ہی **ف** قیراط نصف دانگ ہی سونے کی ہوتی ہی وزن مین پانچ جو
برابر ملک مصر مین اسکی بہت چال تھی مصر کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ کو حضرت کے واسطے بھیجا تھا ان سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے
اسواسطے مصر والون کو امان اور پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمٰعیل کی مان مصر کی تھین اور حضرت اسمٰعیل عرب کے جد ہین
۴۹۰ تو مصر والون سے عرب کو ننہالی رشتہ ہوا اسواسطے انکے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کو حضرت نے فرمایا **ھم** انس انکم ستلقون
بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم
پاؤگے اپنے سوا سے اوروں کو مقدم یعنی تمھارے سوا سے اور لوگون کو حکومت ملیگی تو تم صبر کرتے رہو تا وقتیکہ تم حوض کوثر پر مجھسے ملو یعنی قیامت
تک **ف** حضرت نے ایکبار انصاریون کو بلایا ملک بحرین مین جاگیر دینے کو انصار نے کہا کہ مہاجرین کو بھی اتنی جاگیر دیجیے کہ وہ ہمارے
۴۹۱ مسلمان ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر نہین لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت اور ریاست کا حوصلہ کرنا **ھم** ابو سعید
انکم قد دنوتم من عدوکم والفطر اقوی لکم **قال** حین دنا من مکۃ قال ابو سعید فکانت رخصۃ فمنا من صام ومنا من افطر ثم نزلنا منزلا آخر فقال انکم
مصبحون عدوکم والفطر اقوی لکم فافطروا فکانت عزمۃ فافطرنا ثم لقد رأیتنا نصوم مع رسول اللہ صلی اللہ

کفایۃ الاخبار ترجمہ مشارق الانوار

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ فِی السَّفَرِ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے قریب ہوئے ہو
روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کردیگا یہ حضرت نے جب فرمایا کہ مکے سے قریب ہوئے کہا ابو سعید نے پھر اترے ہم دوسری منزل پر پھر حضرت
نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑوگے اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو نہایت مضبوط کردیگا سو توڑو روزے کو سفر مین توڑنا مباح تھا حضرت کے
حکم سے فرض ہوگیا تو ہمنے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد مقرر ہمنے اپنے تئین دیکھا کہ ہم سفر مین روزہ رکھتے تھے حضرت کے ساتھ ف جس سال
مکہ فتح ہوا حضرت مدینے سے رمضان مین روزہ رکھے جہاد کو چلے جب مکے کے قریب پہونچے تب یہ حدیث فرمائی خلاصہ مطلب یہ کہ سفر مین روزہ
رکھنا اور توڑنا دونون درست ہی لیکن بشرط طاقت رکھنا افضل ہی مگر جہاد مین توڑنا افضل ہی کہ وہان طاقت کا کام ہی بلکہ اس سال
جن لوگون نے روزہ نہ توڑا حضرت نے انکو گنہگار فرمایا ق حُذَیْفَۃَ اِنَّکُمْ لَاتَدْرُوْنَ لَعَلَّکُمْ اَنْ تُبْتَلُوْا بخاری اور مسلم مین حذیفہ
۴۹۲ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نہین جانتے ہو شاید کہ تم بلا مین ڈالے جاؤ ف حذیفہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ
تھے حضرت نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہین ہمنے کہا کہ یا حضرت کیا ہمارے واسطے کچھ آپ کو خوف ہی ہم لوگ تو چھ سو سے سات سو
تک ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ہم بلا مین پڑے کافرون کے غلبے سے نماز نہ پڑھ سکتے تھے مگر چھپکر
اور ابتدائے اسلام مین بہت اصحاب حبش وغیرہ کیطرف مکہ چھوڑکر نکل گئے تھے ق اَنَسٌ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ مِثْلِیْ اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ تَمَادّٰی
۴۹۳ لِیَ الشَّھْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا یَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَھُمْ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک کہ تم لوگ
میرے برابر نہین جان تو قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینا مجکو زیادہ ہوجاتا تو برابر اتنے طی کے روزے رکھتا جاتا کہ چھوڑ دیتے شدت سے
محنت کرنیوالے اپنی شدت کو ف ایکبار حضرت نے آخر رمضان مین طی کے روزے رکھے بعضے اصحاب بھی حضرت کے ساتھ
طی کے روزہ رکھنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی چاند جلد ہوگیا اگر مہینا زیادہ بڑھتا تو مین اتنا طی کرتا جاتا کہ لوگ عاجز
ہوکر طی کرنا چھوڑ دیتے یہ بات حضرت نے غصے سے فرمائی طی کا روزہ حضرت کو درست تھا اور کو نہین ھ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّکُمْ مُلَاقُوا اللّٰہِ
۴۹۴ مُشَاۃً حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت مین خدا کو ملوگے پیدل چلتے
ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہوئے ف یعنی دنیا کے سامان مین شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر مرتے ہو قیامت
مین یہ کچھ بھی نہ ہیگا کپڑا تک بدن پر نہوگا جیسے ننگے مادرزاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبرون سے اٹھوگے فصل اس فصل مین وہ
حدیث ہی جسمین انکن کا لفظ ہی ق عَائِشَۃَ اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَہٗ
۴۹۵ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم یوسف کے
ساتھ والی عورتون کی طرح ہو یعنی کیون خلاف نمائی کرتی ہو کہو ابی بکر سے کہ لوگون کو خود امام ہوکر نماز پڑھاوے یہ حضرت نے اس
بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا ف بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین فرمایا کہ کہو
ابی بکر سے لوگون کو نماز پڑھاوے مین نے کہا کہ ابو بکر نرم دل مرد ہی اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑھانے کو کھڑا ہوگا رونے لگے گا قرآن
کی آواز لوگ نہ سنینگے عمر کو فرمائیے کہ نماز پڑھاوے حضرت نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ نماز لوگون کو پڑھاوے پھر مین نے حفصہ سے کہا کہ تم
حضرت سے کہو حفصہ نے حضرت سے یہی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ حضرت کی حیات مین پانچ دن صدیق اکبر نے امامت سے
نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبر کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تھا یعنی نماز کی امامت کا سو اپنی زندگی مین صدیق اکبر

خلافت ابی بکر

دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی میں کسیکو تخت اور چتر شاہی دیوے تو یہ علامت ہی کہ بادشاہ نے اسکو ولی عہد کیا **فصل** اس فصل مین

وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر انما ہی **ق** ابن عمر انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم کما بین صلوۃ العصر ۴۹۶

الی مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیهود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف

النهار علی قیراط قیراط فعملت الیهود الی نصف النهار علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی

من نصف النهار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری من نصف النهار الی صلوۃ العصر

علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین

الا فانتم الذین تعملون من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین الا لکم الاجر مرتین فغضبت

الیهود والنصاری فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال الله تعالی وهل ظلمتکم قالوا لا قال فانه فضلی اعطیه

من شئت بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سوائے اسکے کوئی مثل نہین ہوسکتی کہ عمر اور مدت

تمھاری اے مسلمانون اگلی امتون کی عمر اور مدت کے مقابلہ مین ایسی ہی جیسے عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتون کی زندگی زیادہ تھی جیسے

صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور نہین ہی مثل تمھاری اے مسلمانون اور مثل یہود اور نصاری کی مگر جیسے

مثل اس مرد کی جسنے کام کروایا کارندون سے سو اسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک اسکو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے

دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اسکو ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو

نصاری نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک اسکو

دو دو قیراط مزدوری ملیگی جانو اے مسلمانو سو وہ لوگ تم ہو جنھون نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمھاری مزدوری

دونی ہی سو غصے ہونگے یہود اور نصاری قیامت مین پھر کہینگے کہ ہم کام مین تو زیادہ ہین اور مزدوری مین کم یعنی یہ عجب ہی کہ کام بہت

محنت کم خدا فرماویگا کیا مین نے تمپر کچھ ظلم کیا یعنی جو مزدوری ٹھہر گئی تھی اس سے کچھ کم دیا کہینگے کہ جو ٹھہرا تھا اس سے کم نہین ملا خدا فرمائیگا

سو یہ تو یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہی جسکو چاہون اسکو دون **ف** یعنی یہود اور نصاری کی ہر چند عمرین زیادہ تھین اور عبادت

بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے ان سے ثواب دونا ہی یہ خدا کا فضل ہی اپنے حبیب کی ضعیف امت پر اور اسی

حدیث کے مطابق مضمون انجیل مین بھی موجود ہی چنانچہ متے کی انجیل باب ۲۰ آیت ا مین عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے

وقت سے ایک دینار پر مزدور مقرر کیے اور اپنے باغ مین بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی اور پہر اور دوپہر کے بعد اور مزدور

اتنی مزدوری پر باغ مین بھیجے شام کو ہر ایک مزدور کو ایک ایک دینار دیا پہلون نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر کے محنتی اور یہ تھوڑی دیر کے محنتی برابر

ہو گئے مالک نے جواب دیا کہ کیا مین نے تمپر کچھ ظلم کیا جو تمھاری مزدوری مقرر ہوئی تھی سو تمنے پائی مجکو اپنے مال مین اختیار ہی جتنا جسکو

چاہون دون علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہوجاوینگے اور مقدم موخر بلائے گئے تو بہت لوگ ہین لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہین فقط اس انجیل

کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امت محمدی امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدگی اور ثواب مین افضل ہی اسواسطے کہ سب پچھلی امت ہی یہ خدا

۴۹۷ کا کرم ہی یہود اور نصاری کے شور اور غل سے کیا ہوتا ہی الٰہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ اپنے حبیب کی امت مین ہمکو کیا **ق** سہل

بن سعد انما الاعمال بالخواتیم بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اعتبار کامون کا مگر خاتمے پر

مختصر الاخبار ترجمہ مشارق الانوار

ف ایک شخص جہاد مین کافرون سے خوب لڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے لوگون کو تعجب ہوا آخر کو اس شخص نے اپنے
تئین آپ ہلاک کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب اکا کچھ اعتبار نہین جبتک انجام بخیر ہو ﻫ ابو ہریرۃ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ ۴۹۸
مِنْ وَرَائِهٖ وَیُتَّقٰی بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَعَدَلَ کَانَ لَهٗ بِذٰلِکَ اَجْرٌ وَاِنْ یَاْمُرْ بِغَیْرِہٖ کَانَ عَلَیْهِ مِنْهُ مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہین ہے سردار مگر جیسے ڈھال کہ اسکی آڑ مین لڑے اور اپنے تئین بچائے اسکے سبب یعنی لڑائی
سردار کی ہمت اور تدبیر سے بنتی ہے اسکی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضرور ہے سو اگر سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے اور انصاف کرے تو
اسکے سبب اسکو ثواب ملیگا اور اگر اسکے سوا حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اسکے سبب اسپر عذاب ہوگا ق البراء ابن عازب اِنَّمَا ۴۹۹
الْخَالَۃُ اُمٌّ بخاری اور مسلم مین براء ابن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خالہ تو ماہی یعنی ماکے برابر ہے ف علی مرتضی اور جعفر طیار
اور زید مین گفتگو ہوئی حضرت حمزہ کی بیٹی کی پرورش مین کہ اسکے ماباپ مرگئے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اسکو ہم پالین حضرت نے پوچھا
کہ اسکی خالہ کسکے نکاح مین ہے معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح مین ہے حضرت نے جعفر کو دلائی پھر یہ حدیث فرمائی علماء نے اسی حدیث سے نکالا کہ
اگر چھوٹے لڑکے کی ما مرجاوے تو اسکی ماکی رشتہ دار عورتین اسکو پالین جیسے خالہ اور نانی ق اسامۃ بن زید اِنَّمَا الرِّبٰوا فِی النَّسِیْئَۃِ ۵۰۰
بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف عدے مین ہے ف بیاج نام ہے ایک جنس وزنی مین
زیادہ لینے کا خواہ دست بدست ہو خواہ وعدے سے اور اگر دو جنسین ہون تو وعدہ بیاج ہے زیادتی سود نہین اور اس حدیث سے ظاہرا
معلوم ہوا کہ دست بدست مین زیادہ لینا بیاج نہین سو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب دو جنس ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا
بیاج نہین ہے مگر وعدہ بیاج ہے اور بعض علماء اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین واللہ اعلم خ عائشۃ اِنَّمَا الرَّضَاعَۃُ مِنَ الْمَجَاعَۃِ بخاری مین ۵۰۱
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شیرخوارگی تو صرف بھوک سے ہے ف یعنی جس شیرخوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہے اسکا تو
اعتبار طفلی تک ہے کہ چھوٹے لڑکے کی بھوک سبب دودھ کے جاتی ہے اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے تو اسکا کچھ اعتبار نہین نکاح
کو نہین روکتا ﻫ ابو سعید اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ هٰذَا الْحَدِیْثُ مَنْسُوْخٌ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی تو ۵۰۲
صرف پانی نکلنے سے ہے یہ حدیث منسوخ ہے ف یعنی جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہے اس حدیث کا حکم منسوخ ہے چنانچہ دوسری
حدیث مین آیا ہے کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہے منی نکلے یا نہ نکلے ق جابر اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَیِّبَهَا ۵۰۳
بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو جیسے بھٹی ہے لوہار کی چھانٹتا ہے میل کچیل کو اور نکھارتا ہے ستھرے کو
ف ایک گنوار مدینے مین آیا مسلمان ہوا جب اسکو تپ چڑھی تو مرتد ہوکر نکل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی منافق اور بے ایمان مدینے مین
نہین رہ سکتا ایمان دار اسمین ٹھہرتا ہے ﻫ رافع بن خدیج اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِنْ دِیْنِکُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ ۵۰۴
مِنْ رَأْیِیْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مسلم مین رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آخر آدمی ہون جب مین تمکو تمہارے دین کی
بات کچھ بتلاؤن تو اسکو پکڑ لیا کرو یعنی اسپر عمل کیا کرو اور جب مین تمکو کچھ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح بتلاؤن تو مین بھی آخر آدمی ہی ہون
ف جب حضرت مدینے مین آئے تو وہان کے لوگون کا دستور تھا کہ نر کھجور کا مادہ کھجور مین پیوند کیا کرتے تھے حضرت نے اسکو بیفائدہ جانکر
منع کیا اس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میری اطاعت تم پر دین کے کامون مین واجب ہے دنیا کے کام مین واجب
نہین اسواسطے کہ مین بھی آدمی ہون دنیا کے کام مین اگر میری اٹکل مین کچھ چوک پڑے تو کیا عجب ہے دین وہ ہے جسمین عذاب ثواب کا ذکر ہو اور آخرت

۵۰۵ کے نفع نقصان کا جسمین بیان ہو ق ابن مسعود انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون بھول جاتا ہون جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب مین بھی بھولا کرون تو مجکو یاد دلایا کرو ف مصابیح مین عبداللہ بن مسعودؓ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتین پڑھین تو اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز خدا کے حکم سے بڑھائی گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو اصحاب نے کہا کہ حضرت نے بجاے چار رکعت کے پانچ رکعت پڑھین تو حضرت نے بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کیے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان مقتضاے بشریت ہی پیغمبرون کو بھی ہوتا ہی لیکن پیغمبر کا نسیان حکمت سے خالی نہین چنانچہ سہو کا مسئلہ بھی معلوم ہو گیا

۵۰۶ ق ام سلمۃ انما انا البشر وانہ یاتینی الخصم فلعل بعضہم ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انہ صادق فاقضی لہ فمن قضیت لہ بحق مسلم فانما ہی قطعۃ من النار فلیحملہا او یذرہا بخاری اور مسلم مین ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون اور البتہ آتا ہی میرے پاس مدعی اور مدعی علیہ سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہی تو مین جانتا ہون کہ وہ سچا ہی تو فیصلا کر دیتا ہون اسکے موافق سو دھوکے سے جسکو مین کسی مسلمان کا حق دلا دون تو وہ تو اسکے حق مین دوزخ کا ٹکڑا ہی چاہیے اسکو اٹھا لیوے یا چھوڑ دیوے

۵۰۷ ق عائشۃ انما اہلک الذین قبلکم انہم کانوا اذا سرق فیہم الشریف ترکوہ واذا سرق فیہم الضعیف اقاموا علیہ الحد وایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدہا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسیلیے تو کھپا ڈالا انکو جو تمسے پہلے تھے کہ جب انمین کوئی شریف اور رئیس چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے بے سزا دیے اور جب انمین کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اسپر چوری کی سزا کرتے اور قسم ہی خدا کی کہ اگر فاطمہ محمدؐ کی بیٹی چرا دے تو مقرر اسکا ہاتھ کاٹون ف فاطمہ قیس کی بیٹی قریش مین شریف زادی تھی اسنے چوری کی لوگون نے اسکی سفارش کی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سزا مقرر کی ہوئی مین سفارش کرتے ہو کسیکی سفارش حضرت نے نمانی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی پھر اسکے ہاتھ کو کٹوا ڈالا معلوم ہوا کہ حکم شرع مین کسیکی رورعایت نچاہیے اگلی امتین اسی کے سبب سے ہلاک ہوئین پچھلے زمانے مین اسلام کی بھی سلطنت شرع مین سستی کرنے سے سست ہو گئی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہی لیکن سبط مصطفے اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا یعنی حسین کے غم مین درست ہی سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہی اسواسطے کہ حکم شرع سب کے واسطے برابر ہی جو چیز حرام ہی سب کے واسطے برابر ہی شریف و رذیل کا اسمین کچھ فرق نہین

۵۰۸ خ ابن عمر انما بقاؤکم فیما سلف قبلکم من الامم کما بین صلوۃ العصر الی غروب الشمس بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھاری زندگی کی تو مدت جو تمسے آگے امتین ہو چکین ہین اتنی ہی جتنی مدت عصر کی نماز سے ہو شام تک یعنی اگلی امتون کی عمر بہت ہوتی تھی اور تمھاری کم یعنی اس تھوڑی زندگی مین جس قدر عبادت ہو سکے سو کرلو دنیا کی ہوس مین زیادہ نہ پھنسو

۵۰۹ خ جبیر بن مطعم انما بنو المطلب وبنو ہاشم شیء واحد بخاری مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہی ف عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل سے اور حضرت عثمان عبد شمس سے ہین سو حضرت نے خیبر کا پانچوان حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمان نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ بنی ہاشم کی تو بزرگی کے تو ہم قائل ہین لیکن اسکا کیا سبب ہی کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہین اگر برادری

کی جہت دیا ہے تو ہم اور وہ حضرت کے ساتھ برابر ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہیں ہوئی کفر اور
اسلام میں رنج اور غم میں ہمیشہ شریک ہیں یہ سبب ہے انکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعی بنی مطلب کو آل میں داخل جانتے ہیں ق
سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آنے کی اجازت ٥١٠
مانگنا اسی نظر ہی کے سبب سے ٹھہرائی گئی ہے ف مصابیح میں روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کے گھر جھانکنے لگا حضرت نے فرمایا کہ
اگر میں تجکو جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شرع میں جو حکم ہے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگنے کا تو صرف
اسی واسطے ہے کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تو نے جھانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا معلوم ہوا کہ بغیر اذن گھر میں جھانکنا سخت
حرام ہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ٥١١
فرمایا کہ امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہے کہ اسکی پیروی کیجیے سو امام کے خلاف نکرو یعنی جو امام کرے سو مقتدی بھی کرے ف اس میں اختلاف
ہے کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑھاوے تو مقتدی کیا کرے امام احمد کے نزدیک بموجب اس حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھے
اور امام مالک کے نزدیک بیٹھ کر نماز میں امامت کرنا درست نہیں اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے
ہو کر نماز پڑھیں چنانچہ حضرت نے آخر عمر میں بیٹھ کر امامت کی اور اصحابؓ نے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کی تو حضرت کے پچھلے فعل سے یہ حدیث
قولی منسوخ ہوئی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا حُرِّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ اَكْلُهَا بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٥١٢
مردے کا تو صرف کھانا ہی حرام ہے ف حضرت نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پھینک دی ہے فرمایا کہ اسکی کھال کیوں نہ کھینچ لی اور صاف
کیوں نہ پاک کر لی کہ تمہارے کام آتی لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے کا کھانا البتہ حرام ہے کھال
لینا تو منع نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور روئیں اور پر اور پٹھا لینا درست ہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّمَا ٥١٣
سُمِّيَ الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ تَحْتَهٗ خَضْرَاءَ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خضر کا نام
تو اسی واسطے خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹی زمین انکے بیٹھنے سے نیچے سر سبز ہو گئی ہے ف خضر کا نام الیاس ہے خضر کہتے ہیں سرسبز کو جیسے انکی برکت
سے زمین سرسبز ہو گئی تو وے خضر مشہور ہو گئے یعنی ہرے بھرے ق عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ٥١٤
ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهٗ وَبِرُوِيْ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ
اِلَى الْاَرْضِ فَنَفَضَ بِيَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ فَالَهٗ بخاری اور مسلم میں عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ تجکو تو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح پھر حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر
ایک بار مارے پھر ملا بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونوں اپنی ہتھیلیوں پر اور اپنے منھ پر اور دوسری روایت یوں ہے کہ پھر اپنے
دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اس سے ملا اپنے منھ اور دونوں ہتھیلیوں کو یہ حضرت نے عمار سے فرمایا
روایت ہے عمارؓ سے کہ حضرت نے مجکو کسی کام کو بھیجا تو مجکو نہانے کی حاجت ہوئی اور مین نے پانی نپایا تو میں زمین پر لوٹا جیسے جانور
لوٹتا ہے یعنی یہ سمجھے کہ جیسے غسل میں پانی سب جگہ پہونچانا ضرور ہے ویسے ہی مٹی بھی ضرور ہوگی عمار کہتے ہیں کہ یہ قصہ میں نے حضرت
سے عرض کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونوں کا ایک ہے جب پانی نملے یا بیماری
ہو اور امام احمد کے مذہب میں تیمم ایک ضرب ہے اور یہی حدیث انکی دلیل ہے اور امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک

مین تیمم مین دو ضربے ہین اُنکی دلیل اور حدیثین ہین چنانچہ طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے جابرؓ سے روایت کی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیمم دو ضربے
ہین ایک ضربہ منھ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھون کو کہنیون تک اور سنن ابی داؤد مین عمارؓ سے اسی طرح کی روایت ہی حاکم نے کہا کہ یہ حدیث
۵۱۵ صحیح ہی لیکن بخاری اور مسلم مین نہین باقی اسکی تفصیل صراط مستقیم سفرالسعادت کی شرح مین مذکور ہی ٭ ابن عباسؓ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا
مَثَلُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ یعنی الَّذِیْ یُصَلِّیْ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنی جو اپنے سر کے بالون کا جوڑا باندھکر نماز پڑھے جیسے مثل اُس آدمی کی جو مشکین بندھا نماز پڑھے ف
۵۱۶ بالون کو جوڑا باندھکر نماز پڑھنا مرد کو مکروہ ہی بلکہ کھلا رہنے دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین ٭ ابوہریرةؓ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ اُمَّتِیْ
کَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْهِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْهِ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل تو اور میری امت کی مثل جیسے مثل اُس کی جسنے آگ جلائی پھر اُسمین
کیڑے اور تینگے گرنے لگے اور مین پکڑے ہوئے ہون تمھاری کمرون کو اور تم بے تامل اندھا دھند اُسمین گرے پڑتے ہو ف یعنی
لوگ حرص اور گناہون مین بے تامل گرتے ہین جیسے آگ مین کیڑے تینگے خوشی سے گرتے ہین اور جلتے ہین اور حضرت کمال شفقت
۵۱۷ سے ان نادانون کو بہت روکتے ہین جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑکے روکے پر افسوس کہ نادان حرص نہین چھوڑتے ق ابوہریرةؓ
اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ قَالَهٗ لِحَمَلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے حمل بن مالک
بن نابغہ کو فرمایا کہ یہ تو کاہنون کے بھائیون سے ہی ف ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اسکے پیٹ کا بچہ گر پڑا حضرت نے
اُسکے عوض مین ایک غلام دلایا تو حمل بن مالک نے تک جوڑکے یون کہا کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استھل فمثل
ذلک یطل یعنی کیون عوض دیجیے اُسکا جسنے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا ایسے ایسے کا بدلا تو عبث دلایا تب حضرت نے اُسکے حق مین
یہ حدیث فرمائی کاہن عرب مین وے لوگ تھے جو ہونے والی باتین جنون سے سیکھکر بتلاتے تھے ایک سچی بات مین سو جھوٹھ ملاکر
سجع یعنے تک جوڑکے نادانون کو بہکاتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص بھی وہی تباہی بات کو تک بندی سے کاہنون کی
طرح سے کہتا ہی یہ بھی اُنمین داخل ہی اسی طرح ہندوستان مین بھی وہی تباہی خلاف شرع باتون مین نادانون کے بہکانے کے
واسطے بعضے بیدین تک بندی کرتے ہین جیسا کسی مردودنے یون کہا ہی معاذاللہ کہ خدا کے چار بیٹھے بھنگ پوزہ نماز روزہ کسینے
بھنگ پوزہ لیا کسینے نماز روزہ اسی طرح اور بہتیری خرافاتین جاہلون مین مشہور ہین یہ لوگ بھی کاہنون مین داخل ہین خدا اور
۵۱۸ رسول کے دشمن ٭ عَبْدُ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاِخْتِلَافِهِمْ فِی الْكِتَابِ مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ تمسے آگے تھے صرف کتاب الٰہی مین اختلاف کرنے سے برباد ہوئے ف عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی
کہ دو مرد مسجد مین ایک قرآن کی آیت مین اختلاف کرتے تھے حضرت انکی گفتگو سنکر غصہ ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی مطلب یہ کہ جب آیت
کی قرأت دو طرح پر ثابت ہوئی تو اُسمین اختلاف نکرے یہ نہین کہ ایک کو تو مانے اور دوسری قرأت کی انکار کرے بلکہ دونون کو مانے
۵۱۹ ق زَیْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ اِنَّمَا هِیَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ اِحْدٰىكُنَّ فِی الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِیْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ
بخاری اور مسلم مین زینب بنت جحشؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت پر خاوند مرنے کے بعد تو چار مہینے اور دس ہی
دن کی تو عدت ہی اور کفر کے وقت تم عورتون مین ہر ایک مینگنی پھینکتی تھی برس دن کے بعد ف مشارق مین روایت

ہو کہ حضرت سے ایک عورت نے کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہے سو وہ عدت میں بیٹھی ہے اور اسکی آنکھ درد کرتی ہے میں اسمین سرمہ لگا دون حضرت نے
منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفر کے زمانے میں دستور تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکان میں عدت بیٹھتی اور برے کپڑے پہنتی سرمہ اور
خوشبو نہ لگاتی جب ایک برس گذر جاتا تو ایک بکری یا چڑیا کو شرمگاہ سے ملکر چھوڑتی اور مینگنیاں سر پر سے پشت پر پھینکتی تب عدت سے
باہر ہوتی شرع میں یہ مصیبت موقوف ہوئی چار مہینے دس دن کی عدت ٹھہری کہ اتنے دن خاوند کے گھر میں رہے اور کچھ سنگار نہ کرے
سو حضرت نے فرمایا کہ اسلام میں برس دن کی مصیبت گئی آسانی ہوئی سو یہ بھی تمسے نہیں ہو سکتا ہو حَفْصَةَ اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ ۵۲۰
غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا يَعْنِي الدَّجَّالَ مسلم میں حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال تو نکلیگا قہر سے کہ غصہ کیا
کرلگا ف حضرت کے وقت میں مدینے میں ایک شخص تھا ابن صیاد نام عجائب باتیں اُس سے ظاہر ہوتی تھیں بعضے لوگون کو شبہہ تھا
کہ وہ دجال ہے ایک روز عبداللہ بن عمر کو ملا عبداللہ نے اسکو غصہ دلایا غصے سے اتنا اُسکا بدن پھولا کہ راہ بند ہوگئی حضرت حفصہ نے
اپنے بھائی عبداللہ بن عمر کو تب یہ حدیث سنائی یعنی دجال مظہر قہر الٰہی ہے تو نے ابن صیاد کو کیون غصہ دلایا شاید کہ یہی دجال ہو تحقیق
یہ ہے کہ اسکے سوا دجال اور شخص ہے چنانچہ اُسکا مفصل اور حدیث میں مذکور ہے اور تمیم صحابی نے اُسکو بچشم دیکھا اور اسکا قصہ
حضرت سے کہا خ اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ ۵۲۱
بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو یہی کفایت کرتا ہے کہ تو تین چلو اپنے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر
پانی بہا دے تو پاک ہو جاوے ف مصابیح میں روایت ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت میں اپنے سر کی چوٹی
بہت مضبوط باندھتی ہون کیا میں غسل کی حالت میں چوٹی کھول ڈالا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بالون
کی جڑون میں پانی پہونچا تو چوٹی کھولنا ضرور نہیں اور یہی مذہب ہے سب امامون کا لیکن مرد کو غسل میں جوڑا کھولنا ضرور ہے ھ عُمَرَ ۵۲۲
اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہے جو آخرت میں بے نصیب ہے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ ۵۲۳

تیسرے باب میں وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لا آیا ہے ق اَبُوْ مُوْسٰى لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰى اَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ اِنَّهُ يُشْرَكُ
بِهٖ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ اُسکے خدا سے
زیادہ کوئی صبر کرنے والا اور غصے کا روکنے والا نہیں حال تو یہ ہے کہ لوگ اُسکے ساتھ شرک کرتے ہین اور اولاد اسکی ٹھہراتے ہین پھر بھی
اُن کافرون کو آرام میں رکھتا ہے اور روزی دیتا ہے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ۵۲۴
ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ
لَا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہیں
اور اسی واسطے اُسنے بیحیائی کے کام خواہ کھلے خواہ چھپے جیسے شراب اور حرام کاری سب حرام کیے اور خدا سے زیادہ کوئی نہیں جسکو اپنی تعریف
بہت پسند آتی ہو اور اسی واسطے اُسنے اپنی ذات کی تعریف کی ہے اور اسما بنت ابی بکر کی روایت میں ہے کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غیرت دار نہین
خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَهٗ لِاَعْرَابِيٍّ دَخَلَ عَلَيْهِ يَعُوْدُهٗ بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے ۵۲۵
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجپر کچھ حرج نہیں یہ تپ گناہون سے پاک کرنے والی ہے اگر خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک گنوار سے فرمایا

جسکی بیار پرسی کو گئے تھے ف یعنی بیماری سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین کچھ حرج کی بات نہین سنت ہی کہ جب بیمار کو دیکھنے
جاوے یون کہے کہ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خواہ اسکا مطلب پارسی یا ہندی زبان مین کہے ھ جَابِرٌ لَا تَاْكُلُوْا ٥٢٦
بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِالشِّمَالِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بائین ہاتھ سے کھایا کرو کہ شیطان بائین
ہاتھ سے کھاتا ہی ف سنت ہی کہ شریف کام داہنے ہاتھ سے کرے جیسے وضو کرنا کھانا کھانا کپڑے پہننا اور کمتر کام بائین ہاتھ سے
جیسے استنجا کرنا ناک جھاڑنا ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِذَا
رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ٥٢٧
کہ امام سے آگے جلدی نکیا کرو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہا کرو اور جب ولا الضالین کہے تب تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے
تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللہم ربنا لک الحمد ف حاصل یہ کہ امام کی اطاعت واجب ہی جب امام
تکبیر اور رکوع اور سجدہ پہلے کر لیوے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہین درست ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فَتَنْعَتُهَا ٥٢٨
لِزَوْجِهَا كَاَنَّهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری
عورت سے پھر بیان کرے اُسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح کہ گویا اُسکو دیکھتا ہی ف جب عورت دوسری عورت
کی شکل اپنے خاوند سے کہیگی تو اُسکو اُسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہون اس واسطے حضرت نے اُسکو منع فرمایا غور
کیا چاہیے کہ شریعت مین کیا کیا دور اندیشی ہی چنانچہ اسی واسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع مین منع ہی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ٥٢٩
لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالثَّمَرِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ بیچو نہ مول لو
کھجور کو جبتک اُسکی صلاحیت ظاہر نہو یعنی جبتک گدر نہو اور نہ مول لو نہ بیچو پھل کو دوسرے پھل سے زیادہ کم کرکے یا ایک میوہ درخت پر
لگا ہو اور دوسرا ٹوٹا ہو ف امام شافعی کے نزدیک جب تک کہ پھل گدر نہو بیچنا نہین درست بموجب اس حدیث کے اور اٹکل سے پھل کو
پھل سے بیچنا اسواسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہو گیا ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ ٥٣٠
فَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ
کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو اور جب تم اُنمین سے ملا کرو کسی سے راہ مین تو اُسکو بہت تنگ راہ کی طرف دبایا کرو ف یہود اور نصاریٰ کو
آپ سلام کرنا تو حرام ہی اور اگر وے سلام کرین تو جواب مین کہے وعلیکم یعنی تمپر وہ ہی جسکے تم لائق ہو اور تنگ راہ مین دبانا اس واسطے فرمایا کہ
جب اُن لوگون نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت کے لائق ہوئے ق اَبُوْ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ لَا تَبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ ٥٣١
مِنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ بخاری اور مسلم مین ابوبشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن مین تانت
کا گنڈا یا کوئی گنڈا مگر کاٹ ڈالا جاوے ف گنڈا کاٹنا اسواسطے فرمایا کہ اُسمین گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا حرام ہی یا اس واسطے
کہ دوڑانے مین یا چرنے مین کہین اٹک نجاوے یا وے لوگ نظر نہ لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان مین عوام لوگ نیلا گنڈا
جانور کے اسی خیال سے باندھتے ہین ھ اِبْنُ عُمَرَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی ٥٣٢
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو کھجور کو جبتک اُسکی خوبی ظاہر ہو یعنی گدر ہو اور زرد سرخ ہو اور جھڑنے سے بچے ھ عُثْمَانُ لَا تَبِيْعُوا الدِّيْنَارَ ٥٣٣
بِالدِّيْنَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کے دینار کو دو سونے کے

دینا برابر ہوں سے اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلہ کم زیادہ دو درمون سے ف یعنی چاندی سونے مین زیادہ لینا اور دینا حرام ہے ق اَبُوسَعِيدٍ ٥٣٤
لَاتَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّامِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَاتُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَاتَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّامِثْلًا بِمِثْلٍ
وَلَاتُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَاتَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو
سونے کو سونے کے ساتھ مگر برابر کو برابر سے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی کے بدلے مگر برابر کو برابر سے اور نہ زیادہ کرو بعض
کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے ف حاصل یہ کہ تول ناپ کی چیزوں مین جب کہ ایک ہی جنس ہو تو اسکا برابر بیچنا دست بدست
درست ہی اور زیادہ دینا لینا اور مدت ٹھہرانا حرام ہی اور جب دو جنس ہون جیسے سونے کو چاندی سے بیچے تو زیادہ کمی درست ہی بشرطیکہ دست بدست
ہو یعنی وعدہ نہو اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے اسطرح پر کہ ایک تو اُس وقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اُسکے دینے کا
وعدہ ہو تو یہ بھی حرام ہی نہین درست چاندی سونے مین کھوٹا کھرا برابر ہی لیکن اگر بہت میل ہو تو اُسکو حساب کر لیوے ف اِبْنُ عَبَّاسٍ ٥٣٥
لَاتَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بناؤ روح دار چیز کو نشانہ ف
عبداللہ عباس نے چند جوانون کو دیکھا کہ مرغی کو ایک جگہ رکھا ہی تیرون سے اُسکو نشانہ مارتے ہین تب یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرت نے لعنت
کی ہی معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ زندہ جانور کو جو نشانہ بناتے ہین نہایت حرام ہی اور کمال بیدرد اور سخت دل ہین کہ ناحق عذاب کرتے ہین اور شکار
پر نشانہ لگانا البتہ درست ہی ق اِبْنُ عُمَرَ لَاتَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت ٥٣٦
نے فرمایا کہ نہ رکھا کرو آگ کو اپنے گھرون مین جب سویا کرو ف اسواسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ اُٹھتی ہی بلکہ مدینے مین ایکبار یون ہی آدھی رات کو گھر جل گئے
تھے خ اَبُوهُرَيْرَةَ لَاتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَاِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنگ ٥٣٧
مین دشمن سے ملنے کی آرزو نکیا کرو اور جب دشمن سے مل جاؤ تو جم جایا کرو بھاگا نکرو ف بعضے نوجوان اصحاب کہتے تھے کہ اگر ہم کافرون سے ملین
تو خوب اُنکو ماریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دعوی کرنا بہتر نہین اگر شاید بھاگے تو گنہگار ہوگے خ اَبُوهُرَيْرَةَ لَاتَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ ٥٣٨
مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے
گھرون کو قبرین نہ بنایا کرو مقرر شیطان اُس گھر سے بھاگتا ہی جسمین سورہ بقر پڑھی جاوے ف یعنی گھرون مین مُردون کیطرح بے عمل
نہ پڑے رہا کرو بلکہ گھر مین قرآن پڑھا کرو تاکہ شیطان بھاگے م اَبُومَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ لَاتَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَاتُصَلُّوا اِلَيْهَا مسلم ٥٣٩
مین ابومرثدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قبرون پر نہ بیٹھا کرو اور اُنکی طرف نماز نہ پڑھا کرو ف یعنی قبرون کا ایسا ادب بھی نکرو کہ اُنپر
بیٹھو اور رجا ضرور اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نکرو کہ اُنکو قبلہ بنا کر اُدھر نماز پڑھو یا اُن سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست
نہین خ اَبُوهُرَيْرَةَ لَاتَحَاسَدُوا وَيُرْوَى لَاحَسَدَ اِلَّافِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ ٥٤٠
فَهُوَ يَقُولُ لَوْ اُوتِيتُ مِثْلَ مَا اُوتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ اُوتِيتُ
مِثْلَ مَا اُوتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد اور دوانہ کیا کرو اور ایک روایت
یون ہی کہ حسد کرنا لائق نہین مگر دو آدمی مین ایک تو وہ مرد جسکو خدا نے قرآن دیا ہی سو وہ اُسکو رات اور دن کی ساعتون مین پڑھا کرتا ہی تو وہ کہے کہ
اگر مجکو بھی قرآن آتا یا توفیق ہوتی جیسے اُسکو ہی تو مین بھی کرتا جیسا یہ کرتا ہی دوسرا وہ مرد جسکو خدا نے مال دیا ہی سو وہ اُسکو بجا خرچ کیا کرتا ہی تو کوئی
کہے اگر میرے پاس مال ہو جیسا اُسکے پاس ہی تو مین بھی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہی ف حسد یہ ہی کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھ سکے اور چاہے کہ جاتا رہے

یہ نہایت حرام ہی اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا مین گرفتار ہی گویا حسد کرنیوالا خدا سے غصہ ہوتا ہی کہ کیون اُسکو دیا مجکو نہ دیا لیکن کسی دنیادار
کو دیکھکر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بھی ایسا کرے تو درست ہی یہ حسد نہین اسکو غبطہ کہتے ہین ق أَبُوهُرَيْرَةَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَ ۵۴۱
لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد نکرو
اور دام دیکر قیمت نہ بڑھاؤ یعنی لاڑیا ین نکرو اور آپسمین بغض اور عداوت نرکھو اور ایک دوسرے کی جڑ نکاٹو آپسمین پشت دیکر نہ بیٹھو اور
بھائی بن جاؤ ای خدا کے بندو ف یعنی جیسے سگے بھائیون مین محبت اور پاسداری ہوتی ہی ویسی ہی سب مسلمانون سے کرو اور کفر
کی بُری عادتین چھوڑ دو ھ أُمُّ الْفَضْلِ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ مسلم مین ام الفضل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ۵۴۲
کہ دودھ کا ایکبار یا دوبار چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا ف امام شافعی کے مذہب مین پانچ بار دودھ چوسنے سے نکاح منع ہی ایک دوبار
سے نہین بموجب اس حدیث کے اور امام اعظم کے نزدیک ایکبار دوبار سے بھی نکاح منع ہی اس واسطے کہ قرآن مین مطلق ہی ایکبار دوبار کی
قید نہین واللہ اعلم ھ عَائِشَةُ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایکبار دوبار ۵۴۳
دودھ کا چوسنا نکاح حرام نہین کرتا ھ أَبُو جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيُّ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَا تُوَاعِدْ أَخَاكَ مَوْعِدًا ۵۴۴
فَتُخْلِفَهُ مسلم مین ابوجری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نیکی ہو کمتر اور تھوڑا نہ سمجھ یعنی ثواب سے خالی نہین
اور اپنے بھائی مسلمان سے ایسا وعدہ نکر کہ پھر اسکے خلاف کرے ھ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِآبَائِكُمْ ۵۴۵
مسلم مین عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم نکھایا کرو بتون کی اور نہ اپنے باپون کی ف سوائے خدا کے کسیکی قسم
نہین درست ھ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ مسلم مین عبدالمطلب ۵۴۶
بن ربیعہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین زکوۃ کا مال لینا بنی ہاشم کو زکوۃ کا مال تو آدمیون کا میل ہی ف بعضے بنی ہاشم
نے حضرت سے کہا کہ ہمکو بھی تحصیل زکوۃ کا حاکم کرکے بھیجیے تا کہ ہمکو بھی منفعت ہو جیسے اورون کو ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی تم میری برادری ہو تمھارے لائق نہین کہ لوگون کا میل کچیل اور صدقہ لو یہ اُنکی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب بھی معلوم ہوتا ہی
کہ اگر حضرت زکوۃ اپنی آل اور اولاد کے واسطے حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوۃ اپنے نفع کیواسطے مقرر کی ہی ھ أَبُو هُرَيْرَةَ ۵۴۷
لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخْتَصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي
صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب راتون مین سے جمعہ کی رات کو شب بیداری اور
نماز کے واسطے خاص نکرو اور سب دنون مین سے جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کیواسطے خاص نکرو مگر اسطرح مضائقہ نہین کہ اور روزے
جو تم رکھتے ہو اسمین جمعہ بھی آپڑے ف جمعہ مین غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد مین جانا اور نماز جمعہ کی پڑھنا ضروری ہی سوا اسکے واسطے
اُسکی شب بیداری اور روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہین اُن کامون مین خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہی کہ عبادت کے
واسطے سب دن برابر ہین اور بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہین کسیکو درست نہین کہ اپنی طرف سے کسی دن مین خصوصیت
لگادے ھ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا بخاری مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے ۵۴۸
فرمایا کہ اختلاف نکیا کرو اسواسطے کہ جو لوگ تمسے آگے تھے اُنھون نے اختلاف کیا پھر برباد ہو گئے ف عبداللہ بن مسعود رض سے صحاح
مین روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اور مجھکو اور طرح سے معلوم ہوا مین اُسکو حضرت پاس پکڑ لایا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون خوب

پڑھنے ہو کیونکہ یہ حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قرات جس طرح ثابت ہو اسکا انکار کرو **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَاتُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَآءِ بخاری ۵۴۹
اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک کو دوسرے پر بہتر نکہو **ف** یعنی اصل پیغمبری مین سب
برابر ہین یہ نجانو کہ کوئی کمتر ہے کوئی بہتر اسواسطے کہ سب پیغمبرون کا ایمان لانا فرض ہے باقی جس قدر جسکی تفضیل دلیل سے ثابت ہے اُسکے
بیان اور اعتقاد مین مضائقہ نہین **ق** اَبُوْسَعِيْدٍ لَاتُخَيِّرُوْنِيْ مِنْ بَيْنَ الْاَنْبِيَآءِ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَآ اَنَا بِمُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَآئِمَةٍ مِّنْ قَوَآئِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ جُزِيَ ۵۵۰
بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرون مین مجکو بہتر نکہو سو البتہ سب لوگ صور کی
آواز سے قیامت مین بیہوش ہوجاوینگے تو اول مین ہوش مین آؤنگا تو مین موسیٰ کو اسطرح پر دیکھونگا کہ عرش کا پایہ پکڑے ہین مین نہین
جانتا کہ موسیٰ مجسے پہلے ہوش مین آئے یا کوہ طور کی بیہوشی اُنکی مجرا ہوگئی **ف** اس حدیث کا قصہ آگے ہوچکا ایک مسلمان حضرت کو سب
پیغمبرون سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اصل نبوت مین سب پیغمبر
برابر ہین اگر حضرت کو فضیلت ہے تو اور راہ سے ہے خلاصہ یہ کہ اس طرح سے فضیلت نہ بیان کرو کہ اور پیغمبرون کی حقارت نکلے **خ** اَبُوْ
طَلْحَةَ لَاتَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَاصُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ بخاری مین ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہین جاتے ۵۵۱
اُس گھر مین جسمین کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَاتَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْآ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَآ اَصَابَهُمْ ۵۵۲
اِلَّآ اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاؤ اُنکے مکانون مین جن لوگون نے اپنی
جان پر ظلم کیا کہین تمپر نہ عذاب پڑے جیسا اُنپر پڑا اگر وہان خوف سے روتے جاؤ تو مضائقہ نہین **ف** بخاری اور مسلم مین ابو طلحہ سے
روایت ہے کہ ہم ایکبار حضرت کے ساتھ قوم ثمود کے ملک مین جسکا نام حجر ہے گذرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور وہان سے جلد نکل گئے
اور وہان کے پانی پینے سے منع کیا اور جسنے اُس پانی سے آٹا گوندھا تھا اُسکو پھکوا دیا معلوم ہوا کہ جس قوم پر عذاب ہوا وہان قیامت تک
خدا کی مار اور بے برکتی رہتی ہے قوم ثمود مین حضرت صالح پیغمبر تھے جب اُن لوگون نے پیغمبر کو نمانا تو اُنپر عذاب آیا سب مرگئے اُنکا مکان شام
اور حجاز کے درمیان ہے **ق** اُمِّ سَلَمَةَ لَاتَدْعُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ مسلم مین حضرت ۵۵۳
ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بد دعا کیا کرو اپنی جانون کیواسطے سواے نیک دعا کے اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین تمہارے کہنے پر
ف حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ میرا پہلا خاوند یعنی ابو سلمہ مر گیا لوگ اُسکے غم مین اپنے واسطے بد دعا کرنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُس وقت
فرشتے موجود ہین بد دعا نکرو نہین تو جب وہ آمین کہینگے تو وہی کام ہوگا **ق** جَابِرٌ لَاتَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّآ اَنْ تَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ ۵۵۴
مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حلال کرو قربانی مین مگر ایکسال کی بکری مگر یہ کہ تمپر مشکل ہو یعنی اگر نملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو **ف**
بکری اور بھیڑ ایکبرس سے کم درست نہین لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَاتَذْهَبُ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُّقَالُ ۵۵۵
لَهُ جَهْجَاهُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات اور دن نہ آخر ہونگے جبتک بادشاہ نہوگا وہ مرد جسکا نام جہجاہ ہوگا **ف** یعنی بدون
جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہوگی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہین کہ کب ہوگا اور کہان ہوگا **ق** اَبُوْبَكْرَةَ وَجَرِيْرٌ وَابْنُ عُمَرَ ۵۵۶
لَاتَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ اور جریر اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہو جاؤ کہ تم لوگون سے بعضے بعضون کی گردنین مارین **ف** حضرت نے آخر عمر مین حجۃ الوداع مین یہ حدیث

٥٥٧ فرمائی یعنی آپس مین ایک دوسرے کو قتل کرنا کافرون کی عادت ہی تم ایسا نکرنا ق اَنَسٌ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى
يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوَى بَعْضُهَا اِلَى بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ کہتی ہی کچھ اور بھی زیادہ ہی یہانتک کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیگا تو دوزخ کہیگی کہ بس قسم ہی عزت
کی قسم پھر سمٹ جاویگی ف یعنی باوجودیکہ لاکھون کافر اُسمین پڑینگے اُسکی بھوک نہ مٹے گی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کریگی جب خدا قدم قدرت
اُسمین رکھیگا تب اُسکا پیٹ بھریگا اور جوش ٹھنڈا ہوگا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہی اور کیسا ہی یہان قدم عقل ودرانا مناسب نہین جیسا احادیث
٥٥٨ مین آیا ہی ویسا ہی ماننا چاہیے اور کہنا چاہیے واللہ اعلم ح جَابِرٌ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ اِلَى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ اَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُولُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ
اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ لڑتا رہیگا دین حق پر
غالب ہوکر قیامت تک پھر اتریگا عیسی مریم کا بیٹا تو کہیگا مسلمانون کا سردار یعنی امام مہدی کہ آئیے امام ہوکر ہمکو نماز پڑھائیے تو عیسی
کہینگے کہ نہین تمھین آپس مین ایک دوسرے کے سردار ہو یہ خدا نے بزرگی دی ہی اس امت کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک
اسلام غالب رہیگا اگر ہندوستان مین ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہی تو کیا ہوا اور ولایتون مین جیسے روم اور توران اور مغرب
٥٥٩ الحمد للہ کہ اسلام غالب ہی اور جہاد جاری ہی ق اَنَسٌ لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ يَعْنِي الْاَعْرَابِيَّ الَّذِي بَالَ فِي الْمَسْجِدِ بخاری اور
مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹو اُسکے پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اُسکو تاکہ پیشاب کر لیوے مراد اس سے وہ گنوار ہی جسنے مسجد
مین پیشاب کیا ف ایک گنوار مسجد مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اُسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب تو اُسنے نادانی سے
پیشاب کیا اب کر لینے دو پھر حضرت نے اُسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی یہان نجاست بچانا چاہیے پھر اُس مکان کو دھلوا ڈالا
٥٦٠ ح زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِي سَلَمَةَ رَبِيبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا اَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ مسلم
مین زینب ابو سلمہ کی بیٹی حضرت کی پالی ہوئی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے تئین تم آپ پاک نہ ٹھہراؤ اسہی خوب جانتا ہی کون پاک
ہی تم مین ف مصابیح مین زینب سے روایت ہی کہ میرا نام پہلے برہ تھا اُسکے معنی تھے پاک پھر حضرت نے میرا نام بدل کر زینب رکھا اور
٥٦١ یہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرت نے بہت نام بدلے جنمین اپنی پاکی یا شرک تھا جیسے عبد الشمس ح ابْنُ عُمَرَ لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْاٰنِ
فَاِنِّي لَا اٰمَنُ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر نکیا کرو قرآن کو لیکر مین نڈر نہین کہ کہین دشمن
اُسکو پاجاوے ف یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک مین قرآن نلیجائے کہ کافر اس سے بے ادبی کرینگے اور اگر لشکر اسلام زیادہ ہو تو
٥٦٢ قرآن لیجانا منع نہین ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ
عَلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مت مانگ
حکومت اور سرداری کو اگر حکومت تجکو بدون مانگے غیب سے ملیگی تیری مدد ہوگی اور اگر تجکو حکومت مانگنے سے ملی تو تجھی پر سونپی جاویگی
٥٦٣ یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہوگی خ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَاِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ
لَهَا بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ مانگے عورت اپنی مسلمان بہن کے طلاق کو تاکہ خالی کر لیوے جو اُسکے کاسہ
پیالے مین ہی یعنی جو اُسکو خاوند سے ملتا تھا سو آپ لیوے اور چاہیے کہ بدون شرط طلاق اُسکے خاوند سے نکاح کر لیوے سو اُسکو تو وہی

ملیگا جو اسکی قسمت مین ہو ف یعنی جو عورت کہ جورو والے مردون سے نکاح کیا چاہے تو وہ پہلی جورو کا طلاق نچاہے کہ اسکا مال سب
٥٦٤ مجکو ملے بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے ق عَائِشَةُ لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا یعنی باختیار عایشہ اِیَّاہ بخاری
اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انمین سے جو عورت پوچھیگی اسکو بتلا دونگا یعنی یہ بات کہ عایشہ نے مجکو اختیار
کیا ف جب قرآن مین آیت تخییر اتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بیبیان یا اللہ اور رسول کو اختیار کرین اور فقر و فاقہ پر صبر کرین یا دنیا اختیار کرین
اور جدا ہون تو پہلے عایشہ نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا اور عرض کی کہ یا حضرت میرا اللہ اور رسول کا اختیار کرنا اپنی اور
٥٦٥ بیبیون سے نفرمائیے گا یعنی دیکھی میری حرص کرینگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ آگے بھی گذرا خ عَائِشَةُ لَا تَسُبُّوا
الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مُردون کو گالی مت دو
اور بُرا مت کہو سو وے تو پہونچ گئے اپنے کیے کو ف یعنی مردون نے جو نیک یا بد کام کیے تھے سو قبر مین ثواب یا عذاب انکو پہونچ گیا اب
٥٦٦ انکو بد کہنا بیفائدہ ہے بلکہ ناحق انکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہے ح اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ برا کہو میرے اصحاب کو نہ برا کہو میرے اصحاب کو سو قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر تم احد پہاڑ کے
برابر سونا راہ خدا مین خرچ کرو تو انکے تین پاؤ کے برابر بھی ثواب نملے اور نہ اسکے آدھے کے برابر ف یعنی اصحاب نے اسوقت مال خرچ کیا کہ جب
اسلام نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی انھین کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم مین اسلام پھیلا انھی سببسے
تمام قرآن مین مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہے تو معلوم ہوا کہ انکی عبادت کے برابر کسیکی عبادت تاقیامت نہین ہو سکتی پھر ایسے بزرگ
سرداروں کو بد کہنا کیونکر درست ہوگا خدا سمجھے ان بے ادبون سے جو حضرت کے اصحاب کو بد کہتے ہین دیدہ و دانستہ انکے کمالات کو مٹاتے
٥٦٧ ہین ح سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُونُ
فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ مسلم مین سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکھو
یسار یعنی آسانی والا اور نہ رباح رکھو یعنی نفع والا اور نہ نجیح رکھو یعنی مطلب پانیوالا اور نہ افلح رکھو یعنی نجات والا سو تو یون کہیگا کہ یہان فلانا غلام
ہے وہان وہ نہوا تو جواب دینے والا کہیگا کہ یہان نہین ہے یہ نام تو چار ہین سو اس سے زیادہ مجپر نہ بڑھانا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھا یو ف
دستور یون ہے لوگون کا کہ غلامون کے اکثر نام بہتر رکھتے ہین مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب اور نجات اور اسیطرح مبارک
اور وفادار اور حالانکہ کبھی اسکا مطلب الٹا ہو جاتا ہے تو اسکو بدفالی جانکر غمگین ہوتے ہین جیسا پوچھا کہ نجات یا مبارک ہے کسینے جواب مین کہا
کہ نہین یعنی نجات اور مبارک نہین تو مطلب الٹا ہوا اسواسطے حضرتؐ نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کیا ضرور جسمین رنج ہو اور بعضے کہتے ہین کہ
٥٦٨ یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا جب اعتقاد ٹھیک ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھے تو ایسے نام رکھنا درست ہوگیا ق عُمَرُ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ
فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ قَالَهُ لَهُ حِينَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ مت مول لے اسکو اور نہ پھیر لے اپنے صدقے کو اگرچہ تجکو وہ ایک درم کو دیوے سو مقرر اپنے صدقے کا پھیر لینے والا ویسا ہی ہے جیسا
اپنی قے کو پھر کے چاٹ لیوے یہ حضرت نے عمر فاروقؓ سے کہا جب انھون نے ایک گھوڑا چڑھنے کو راہ خدا مین کسیکو دیا تھا اس نے

اسکو ضائع کیا تو بلا کر ڈالا کہ عمر فاروق نے اسکو مول لینا چاہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی راہ مین دیوے اسکو
۵۶۹ پھر مول بھی نلیوے ق اَبُوهُرَيْرَةَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاوین یعنی سفر کرنا سوا تین مسجد کے نہین درست ایک تو اوّل
مسجد یعنی کعبہ دوسرے مدینے مین حضرت کی مسجد تیسرے ملک شام مین مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کی مسجد داؤد اور سلیمان کی
بنائی ف اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث کے اولیا اور بزرگون کی قبرون پر جانا اگر تین منزل ہو زیادہ درست
نہین جانتے اور بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث مین فقط مسجدونکا ذکر ہی یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدین برابر ہین سوا
ان تین مسجدون کے اور کسی شہر کی مسجد مین سفر کر کے جانا درست نہین ہی سوا مسجدون کے اور مکانات کو تبرک جانکر جانا اس حدیث مین
منع نہین ہی واللہ اعلم اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مسجد مین ایکبار نماز پڑھنا اور مسجدون سے ہزار بار افضل ہی اور کعبے مین نماز
۵۷۰ میری مسجد سے سو بار افضل ہی تو معلوم ہوا کہ کعبے کی نماز اور مسجدون سے لاکھ بار افضل ہی حم اَبُوْبَرْزَةَ لَا تُصَاحِبُنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا
لَعْنَةٌ مسلم مین ابو برزہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نرہے جسپر لعنت ہی ف حضرت سفر مین تھے ایک عورت
نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جھڑکی کیواسطے فرمایا کہ تا لعنت کرنے کی عادت چھوڑے معلوم ہوا کہ جانور پر
۵۷۱ بھی لعنت کرنا نہین درست ہی اَبُوهُرَيْرَةَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی
۵۷۲ کہ حضرت نے فرمایا کہ ساتھ نہین رہتے رحمت کے فرشتے ان لوگون کا جن مین کتا اور گھنٹا ہوتا ہی خ اَبُوهُرَيْرَةَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ
وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کتاب والون
یعنی یہود اور نصاری کو نہ سچا جانو انکو نہ جھٹلاؤ اور کہو کہ ہمنے مانا خدا کو اور اسکو مانا جو ہمپر اترا یعنی قرآن اور جو اگلے پیغمبرون پر اترا ف
حضرت کے وقت مین یہود توریت کو عبرانی زبان مین پڑھتے تھے اور مسلمانون کیواسطے عربی مین اسکا ترجمہ کرتے تھے تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی انکو سچا نجانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہو اور جھوٹھا بھی نجانو شاید کہ سچی بات ہو اور مجمل یون کہو ہم قرآن اور توریت
۵۷۳ اور انجیل کو مانتے ہین مگر ہمکو تمھارا اعتبار نہین خدا جانے کہ تمنے کیا رکھا ہی اور کیا لگا دیا خ اَبُوهُرَيْرَةَ لَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ
ابْتَاعَهَا فَاِنَّهٗ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَّحْلُبَهَا اِنْ شَآءَ اَمْسَكَ وَاِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ بخاری مین ابو ہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بند رکھا کرو کئی دن کا دودھ اونٹ اور بکری اور بھیڑ کے تھنو مین سو جو انکو مول لیوے وہ بعد دوہنے
کے دو کام مین مختار ہی خواہ رکھے خواہ انکو پھیر دیوے تین سیر کھجور بدلا دیکر ف دستور ہی دغا باز ون کا کئی دن کا دودھ گاے بکری
کا بند رکھتے ہین تا مول لینے والا دھوکے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد مول لینے کے اسکو اختیار ہی خواہ رکھے خواہ پھیر دے بدلا دیکر اور
یہی مذہب ہی امام شافعی کا امام اعظم رح کے مذہب مین بدلا دینا نہین اسواسطے کہ جانور کا دانہ اور چارا دودھ کا عوض ہو گیا چنانچہ آیا
۵۷۴ اول مین یہ مضمون مذکور ہو چکا حم اَبُوهُرَيْرَةَ لَا تَصُمِ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنْ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ
اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَآ اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نفل روزہ عورت نرکھے خاوند کے ہوتے بدون اسکے حکم کے اور خاوند کے ہوتے بدون اسکے حکم کسیکو کسی کام کے واسطے گھر مین نہ آنے
دیوے اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اسکے حکم خدا کی راہ مین دیویگی تو اسکا آدھا ثواب خاوند کو ہوگا ف اس حدیث مین

خاوند سے حق عورت پر فرمائے فرض روزے مین خاوند کی اجازت کی حاجت نہین نفل روزہ بغیر اسکی مرضی درست نہین کہ جسکو
کسی سبب سے تکلیف نہو اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا مین دینا جب درست ہو کہ اُسکی اجازت ہو صریحاً یا اُسکو رنج نہو جب سے اور اگر ناخوش ہو
٥٧٥ یا منع کیا ہو تو عورت کو کسی طرح دینا درست نہین **ق** عُمَرُ لَا تُطْرُونِي كَمَا أُطْرِيَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ
وَرَسُولُهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت بیجا میری تعریف نکیا کرو جیسے بیجا عیسی مریم کے بیٹے
کی تعریف ہوئی اور مجکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اُسکا رسول **ف** یعنی جیسا نصاری نے عیسی کی بیجا تعریف بہت بڑھا کر کی
بعضون نے اُنکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضون نے خدا سو تم اے مسلمانو ویسی تعریف نکیجیو کافر ہو جاؤ گے میری التعریف تو اتنی کفایت
کرتی ہو کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو سوا خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہین سب آگئے پیغمبر سب
عالم سے بہتر خدا کا امانت دار سب گناہون سے معصوم ہوتا ہو یعنی سوائے پیغمبر کے اب کون سی تعریف باقی رہی ہو جو مجکو کہو گے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ یہ جو جاہلون مین مشہور ہو کہ نبی ہر کام کے مختار ہین جاہین سو کر ڈالین سو یہ شرک ہو آمین تو پیغمبر کو خدائی ثابت کی اور جس بات
٥٧٦ سے حضرت نے منع کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلون نے کہی **ق** عَائِشَةُ لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِي فِيهِمْ
نَسَبًا حَتَّى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي **قَالَهُ** لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ. بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی
نکر سو البتہ ابو بکر قریش کا نسب سب سے زیادہ ترجانتا ہو اور البتہ میرا اُنمین رشتہ ہو تو ہجو نکر جب تک ابو بکر میرا نسب اُنکے نسب سے تجکو الگ نکر دے
یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا **ف** روایت ہو کہ کفار قریش نے حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تھی حضرت نے
حسان سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش میرے رشتہ دار ہین اسطرح اُنکی ہجو کر کہ میرے باپ دادے بھی اسمین آجاوین
٥٧٧ ابی بکر سے اسکو تحقیق کر لے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہو **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ بخاری مین عبداللہ بن عباس
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب نکرو خدا کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسیکو نجلاؤ **ف** علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے زندیق
یعنی بے دین لوگون کو جلوا ڈالا جب عبد اللہ بن عباس نے یہ سنا تو یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر مین اسوقت ہوتا نہ جلاتا بلکہ اُنکو قتل کرتا ہو اسلیے
کہ حضرت نے فرمایا ہو کہ جو اسلام کو چھوڑ کر اور دین بدلے اُسکو مار ڈالو **م** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ
٥٧٨ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا
فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدَرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدَرُهُ عَلَيْهِمْ **قَالَهُ** لَمَّا أَخْبَرَهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بِقَتْلِ رَجُلٍ مِنْ
حِمْيَرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ وَمَنْعِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِيَّاهُ سَلَبَهُ لَمَّا اسْتَكْثَرَهُ بَعْدَ قَوْلِهِ لِخَالِدٍ ادْفَعْهُ إِلَيْهِ
فَلَمَّا مَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَأَغْضَبَهُ وَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَدِيثَ مسلم مین عوف بن مالک سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دے اُسکو اے خالد نہ دے اُسکو اے خالد بھلا تم چھوڑنے والے ہو میرے بنائے حاکمون کو تمہاری مثل اور اُن حاکمون کی مثل
تو ایسی ہو جیسے مثل اُس مرد کی جسنے اونٹ اور بکریان چرانے کو لین سو اُنکو چرایا پھر اُنکے پیاس کا وقت تاکتا رہا سو لے گیا اُنکو حوض پر سو اُسمین
دھس گئین پھر اُنھون نے صاف صاف پانی کو پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تو تمکو ہو اور تلچھٹ اُنپر یعنی غنیمت کا مال تو لشکر کو ہو
اور سب لشکر کی فکر اور قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ حاکمون پر یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب عوف بن مالک نے حضرت کو خبر کی قوم
حمیر سے ایک شخص کے مارنے کی کافر کو جنگ موتہ مین اور خبر کی خالد بن ولید نے اسباب مدینے کی اُسکو جبکہ خالد نے اُس اسباب کو بہت

مال جاتا تھا بعد فرمانے حضرت کے خالد سے کہ دے اسباب قاتل کو پھر جب خالد عوف پاس نکلے تو عوف نے خالد کو غصہ دلایا اور حضرت
نے اسکو سنا تو یہ حدیث فرمائی ف اس حدیث کا مفصل قصہ یون ہی کہ ہجری آٹھوین سال زید کو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار کرکے ملک شام مین
بھیجا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ موتہ کے مکان مین
نصاری سے لڑائی ہوئی لشکر نصاری کا لاکھ تھا تینو سردار شہید ہوئے پھر خالد بن ولید مسلمانون کی صلاح سے سردار بنے آٹھ تلوارین اس
دن انکے ہاتھ مین ٹوٹ گئین خوب لڑے خدا نے فتح نصیب کی اسی لڑائی مین قوم حمیر کے ایک مسلمان نے ایک کافر کو مارا اس کافر کا اسباب مانگا
خالد نے کہ اسوقت حاکم تھے نہ دیا عوف بن مالک اس حدیث کے راوی نے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو اسباب نہین دیتے ہو تو مین تمھارا گلہ
حضرت سے کرونگا جب مدینے مین لشکر آیا تو عوف نے حضرت سے خالد کا گلہ کیا حضرت نے خالد سے فرمایا کہ قاتل کو تو نے اسباب کیون نہ دیا خالد نے کہا
کہ وہ اسباب بہت قیمتی تھا حضرت نے فرمایا کہ اب تم اسکا اسباب دے دو پھر خالد جو عوف کے پاس ہو کر نکلے تو عوف نے خالد کی چادر پکڑ کر
کہا کہ کیون جو مین نے تم سے کہا تھا سو کر دکھایا خالد کو بہت غصہ آیا جب یہ حال حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اور خالد کی خاطرداری
کی کہ اب اسباب نہ دے اور حاکمون کی قدردانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ کو سردارون کی خاطرداری ضرور ہے تا لشکر پر رعب رہے ہر ایک سپاہی
سردار پر جرأت نکرے خ ابوہریرۃ لا تغضب قالہ لرجل قال لہ اوصنی بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت سے ایک مرد نے ٥٧٩
کہا کہ مجکو کچھ نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا غصہ نکیا کر ف اس شخص نے تین بار نصیحت مانگی وہ شخص غصہ ور بہت تھا اسواسطے ہر بار
حضرت نے یہی نصیحت کی غصہ دو قسم ہی بہتر اور برا سو غصہ خدا کے واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے وہ برا حضرت نے اسی غصے
کو منع کیا خ عبد اللہ بن مغفل لا تغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم المغرب قال وتقول الاعراب العشاء واخرجہ ٥٨٠
مسلم عن ابن عمر علی اسم صلوتکم الا انہا العشاء وھم یعتمون بالابل ویروی صلوتکم العشاء فانہا فی کتاب اللہ
العشاء وانہا تعتم بحلاب الابل بخاری مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پر غلبہ نکرنے پاوین عرب کے جنگلی لوگ
تمھاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرت نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے ہین اور روایت کی مسلم نے عبد اللہ بن عمر سے کہ غالب نہوین جنگلی
لوگ تمھاری نماز کے نام پر جان رکھو کہ البتہ اسکا نام عشا ہی اور جنگلی لوگ دیر کرکے اندھیرے مین اونٹون کا دودھ دوہتے ہین اور دوسری
روایت یون ہی کہ تمھاری نماز کا نام عشا ہی سو البتہ اس نماز کا نام خدا کی کتاب مین عشا ہی اور جنگلی لوگ اندھیرے مین اونٹون کا دودھ دوہتے ہین
ف عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کی نماز کو عتمہ کہتے تھے یعنی اندھیرے کی اور دیر والی نماز اسواسطے کہ عشا کے
وقت وہ لوگ اپنے اونٹون کا دودھ دوہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہین نہو کہ نمازون کے شرعی نام بدل جاوین اور جنگلی لوگون کی
بولی مشہور ہو جاوے اسواسطے منع کیا ق ابوسعید وابوہریرۃ لا تفعل بع الجمع بالدراہم ثم ابتع بالدراہم جنیبا ٥٨١
قالہ لاخی بنی عدی الانصاری وکان قد استعملہ علی خیبر بخاری اور مسلم مین ابوسعید اور ابوہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نکمی ناقص کھجور چاندی کے درمون سے بیچ ڈال اور پھر مول لیا کر درمون سے عمدہ قسم کی کھجور یہ حضرت نے قوم بنی عدی
انصاری کے بھائی سے کہا اور حضرت نے اسکو خیبر کا عامل کرکے بھیجا تھا ف حضرت نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کرکے بھیجا وہان
سے وہ عمدہ قسم کھجور جسکو جنیب کہتے ہین حضرت کے واسطے لایا حضرت نے پوچھا کہ کیا خیبر کی کھجور ایسی ہوتی ہی اسنے کہا کہ نہین
بلکہ ہم ناقص کھجور دو سیر دیکر ایک سیر عمدہ قسم بدل لیتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس مین زیادہ دینا لینا بیاج ہی ایسا نکیا کر

بلکہ اسکی تدبیر یہ ہی کہ ناقص کو بیچ ڈالے پھر اسکی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا اسیطرح سنے تیس ناپ کی چیزیں جیسے گیہوں اور جو اور نمک اور چنے
میں کرنا چاہیے ق ابْنُ عُمَرَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ ۵۸۲
حضرت نے فرمایا کہ بدون طہارت اور پاکی کے نماز نہیں قبول ہوتی اور صدقہ قبول نہیں ہوتا غنیمت کی چوری سے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بدون غسل اور وضو نماز قبول نہیں اور حرام مال کو خدا کی راہ میں دینے سے کچھ ثواب نہیں ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ ۵۸۳
مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا وضو ٹوٹے اسکی نماز قبول نہیں جب تک وضو
نہ کرلیوے ف وضو ٹوٹتا ہی اس سے جو آگے اور پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگا کر سونے سے اور خون پیپ بدن پر بہنے سے اور بیہوشی اور دیوانگی سے
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ ۵۸۴
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بانٹیں گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤں میں بعد میری بیبیوں کے خرچ
کے اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہی خدا کی راہ میں ف حضرت کے پاس کچھ زمین مدینے میں تھی اور کچھ فدک اور خیبر میں
سو حضرت کا معمول تھا کہ اسکے حاصلات سے اپنی بیبیوں کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اسکو محتاج مسلمانوں میں خرچ کیا کرتے
تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بانٹیں گے باقی رہی یہ زمین سو بعد بیبیوں کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی راہ
خدا میں صدقہ ہی کارندے سے مراد یا خلیفہ ہی یا اس زمین کا عامل پیغمبر کے مال میں جو وراثت نہیں ہی سو اسکی یہ حکمت ہی کہ تا خلق کو معلوم
ہو کہ پیغمبروں کی محنت اور جان فشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہیں یہانتک کہ اولاد اور وارثوں کو بھی کچھ انکا
حصہ نہیں ملتا اور حضرت فاطمہ کو اول یہ حال معلوم نتھا اسی واسطے صدیق اکبر سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبر کے
مال میں وراثت نہیں تو خاموش ہو رہیں اس تقریر تو اتنی ہی باقی جھگڑے میں جانے دو ق اَلْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ ۵۸۵
فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ قَالَهٗ حِيْنَ سَاَلَهُ الْمِقْدَادُ عَنْ قَتْلِ مَنْ
اَسْلَمَ مِنَ الْكُفَّارِ بَعْدَ اَنْ قَطَعَ يَدَهٗ فِي الْحَرْبِ بخاری اور مسلم میں مقداد بن اسود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مت
مار اس کافر کو جو اب مسلمان ہو گیا سو اگر تو اسکو ماریگا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہو گیا ہی اور تو واجب القتل اسکے برابر
ہو جاویگا جیسے وہ تھا کافر کلمہ پڑھنے سے پہلے یہ حضرت نے فرمایا جب مقداد نے پوچھا اس شخص کا حال جو کافر تھا پھر لڑائی میں مقداد
کا ہاتھ کاٹکر مسلمان ہو گیا ف یعنی اگر تو اسکو حالت کفر میں مار ڈالتا تو درست تھا اور اب وہ مسلمان ہوا اسکا خون بچ گیا اگر تو
اسکو اب ماریگا تو اسکے بدلے تو مارا جاویگا ق عَائِشَةُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا بخاری اور مسلم میں حضرت ۵۸۶
عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ میں ف دینار ساڑھے چار ماشے سونے
کی ہوتی ہی تو اسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوئی یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اس سے زیادہ مال چراوے
تب اسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور اگر اس سے کم چراوے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب تین درم
چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جاوے
اس سے کم میں نہیں اور انکی دلیل دوسری حدیث ہی جسمیں دس درم کی حد ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ ۵۸۷
قَالَهٗ حِيْنَ قَالَ رَجُلٌ اَخْزَاكَ اللّٰهُ لِسَكْرَانٍ ضُرِبَ الْحَدَّ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو

شیطان کی اُسکے اوپر مدد نکر یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا کہ جب کسی نے اُس شرابی کو جو حد مارا گیا تھا یون کہا کہ خدا تجکو فضیحت اور رسوا
کرے ف یعنی جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اُسکو برا کہنا اسواسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہی مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تمنے شیطان
۵۸۸ کی مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے خ الرُّبَیِّعَ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ لَا تَقُولِي هٰذِهِ وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِيْنَ
بخاری مین ربیع بنت معوذ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو مت کہو اور وہ بات کہہ جو آگے کہتی تھی ف بخاری مین ربیع سے پوری
روایت یون ہی کہ میری شادی ہوئی حضرت میرے پاس آئے چھوٹی لڑکیان جنگ بدر کے کڑکے گاتی تھین دف بجاکر اسمین ایک لڑکی نے
یہ کہا کہ ہم مین ایسا پیغمبر ہی جو کل کی ہونے والی بات جانتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات سوائے خدا کے
کوئی نہین جانتا مجکو بھی نہین معلوم بعضے علما کے نزدیک خوشی کے دنون مین نزاگ دف کے ساتھ بشرطیکہ اور باجے نہون اور مضمون
۵۸۹ اُسکا خلاف شرع نہو اور گانے والا لڑکا اور اجنبی عورت نہو تو درست ہی خ اَنَسٌ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ مسلم
مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی مگر نہایت برے لوگون پر ف یعنی جس وقت قیامت آویگی کوئی ایمان دار
۵۹۰ نرہیگا سب کافر ہون گے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَأْخُذَ اُمَّتِيْ مَاخِذَ الْقُرُوْنِ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِيْلَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَفَارِسَ وَالرُّوْمِ قَالَ وَمَنِ النَّاسُ اِلَّا اُولٰئِكَ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ قیامت نہ قایم ہوگی جبتک کہ نکرنے لگیگی میری امت اگلے زمانون کے طریقون کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یعنی بے تفاوت جو
اگلے زمانے کے کافرون کی رسمین تھین سو میری امت بھی کریگی لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ مجوسی اور نصاری کی طرح لوگ ہوجاوینگے
حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہین سوائے اُنکے یعنی انھین کے قدم بقدم چلینگے ف مجوس اور نصاری کی یہ رسمین تھین کہ ریشمین
کپڑا پہننا چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا نجومی سے پوچھکر کام کرنا داڑھی منڈانا گناہون پر اڑ جانا توبہ نکرنا شریعت کے حکمون پر
خیال نکرنا شراب پینا سو افسوس کہ یہ سب رسمین مسلمانون مین جاری ہوگئین خصوصًا ہندوستان مین حضرت نے جیسا فرمایا ویسا ہی
۵۹۱ ہوا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی یہان تک کہ نکلے آگ حجاز کی زمین سے روشن کردیوگی بصری
کے اونٹون کی گردنون یعنی ایسی اُسکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہونچیگی ف حجاز عرب مین اُس زمین کا نام ہی جسمین مکہ
اور مدینہ اور بصری ایک شہر کا نام ہی تاریخ مدینہ مین مذکور ہی کہ اول چند روز مدینے مین برابر زلزلہ رہا لوگون نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایک
طرف زمین پھٹ گئی اسمین سے سر بلند آگ نکلی چالیس دن قایم رہی لوہا اور پتھر اُس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نجلتی تھی سیکڑون
کوس تک اُسکی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا گزرا چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ
۵۹۲ ہوا حضرت کا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ بخاری اور
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی یہان تک کہ چوتڑ مٹکاتی پھرینگی قوم دوس کی عورتین بت کے
گرد جسکا ذی الخلصہ نام ہی ف دوس ایک قوم کا نام ہی یمن مین ابو ہریرہ بھی اُسی قوم سے ہین ذی الخلصہ اُس قوم کے بت کا
نام تھا اُسکو کافر کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی تب حضرت نے اُس بت کو تڑوا ڈالا سو حضرت نے یہ فرمایا کہ قیامت
۵۹۳ کے قریب وہ قوم مرتد ہوجاویگی اُس بت کو پھر نیا بناوینگے اور اُنکی عورتین اُسکے گرد طواف کرینگی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ

تحفة الاخيار ترجمة مشارق الانوار

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا رَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَالِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ
مِنْ قَبْلُ ۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلیگا سورج اپنے ڈوبنے
کے مکان سے پھر جب اسکو دیکھینگے لوگ تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہین سو اس وقت نہ فائدہ کریگا کسی جان کو اسکا ایمان جسکو پہلے
سے ایمان نہ تھا ف یعنی بن دیکھے کا ایمان معتبر ہی اور جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ اسی واسطے اگر کافر مرتے دم ایمان
لاوے تو معتبر نہین کہ اس وقت بھی عذاب آخرت سامنے آجاتا ہی ق عَائِشَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى 594
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ لات اور عزی پوجے جاوین ف
لات اور عزی عرب مین دو بت تھے حضرت کے وقت مین توڑے گئے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہوجاوینگے اور انکو
پوجینگے م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت 595
نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ہوجاوے عرب کی زمین چراگاہ سبزہ زار نہرون والی ف عرب کی زمین مین نہ سبزہ ہی
نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانے مین اسمین سبزہ اور نہرین ہونگی اور بعضے کہتے ہین کہ زمین عرب سے مدینہ مراد ہی یعنی آخر زمانے مین لوگ عمارت
اور آبادی پر زیادہ مصروف ہونگے دنیا کی محبت غالب ہوگی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَقُوْلَ 596
الْحَجَرُ وَرَاۗءَهُ الْيَهُوْدِيُّ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ
قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم اے مسلمانون یہودیون کو قتل کروگے یہان تک کہ کہیگا پتھر جسکے پیچھے یہودی چھپا ہوگا اے مسلمان
یہ یہودی ہی میری آڑ مین سو تو اسکو مار ڈال ف قیامت کے قریب دجال نکلیگا اسکے لشکر مین اکثر یہودی ہونگے جب عیسیٰ علیہ السلام
کے ہاتھ سے دجال مارا جاویگا تو مسلمان اس وقت یہودیون کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے قتل کرینگے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى 597
تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ
الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ اے مسلمانون
تم لڑوگے خوز اور کرمان سے جو دو گروہ ہین عجم کے سرخ منھ والے چپٹی ناکون والے چھوٹی آنکھون والے منھ انکے جیسے ڈھالین ہین
تہ بتہ اپر چڑھا یعنی انکے گول منھ ہین موٹی موٹی جوتیان انکے بال کی ف خوزستان اور کرمان دو شہر ہین ایران اور توران مین
وہان کے رہنے والے مراد ہین یا قوم ترک مراد ہین انکی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا حضرت نے فرمایا اسی طرح صحابہ حضرت کے
بعد ان سے لڑے اور فتحیاب ہوئے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ 598
الْمُطْرَقَةُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اس قوم سے جنکے
منھ جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ جمی ہوئین یعنی موٹے منھ گول گول ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ 599
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہین
ف قوم ترک مراد ہین جیسا اگلی حدیث مین مذکور ہوچکا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا 600
وَاحِدَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ آپس مین لڑینگے دو گروہ
دعوی دونون کا ایک ہی ہوگا ف علی مرتضی اور معاویہ کی لڑائی مراد ہی دونون کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ یعنی لا الٰہ الا اللہ

۶۰۱ محمد رسول اللہ سے ہو ابو ہریرۃ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ
مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ
لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ
عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ
بِالزَّيْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اَنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا
هُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا
يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِيْ حَرْبَتِهٖ مسلم من ابوہریرہ
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ روم کے نصاری کا لشکر اعماق مین یا دابق مین اُتر لیگا پھر اُنکی طرف
مدینے سے لشکر اسلام نکلیگا وہی لوگ اُس دن تمام روے زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے مراد حضرت امام مہدی کا لشکر ہو پھر
جب صف باندھینگے دونون لشکر تو نصاری کہینگے کہ چھوڑ دو ہمارا درمیان اور اُن مسلمانون لوگون کا جنھون نے ہمارے جورو لڑکے
لونڈی غلام بنالئے ہین تاکہ ہم اُن سے لڑلیوین تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم ہم تمھارا اور اپنے بھائی مسلمانون کا درمیان نچھوڑینگے یعنی
تم اس فریب سے مسلمانون مین پھوٹ ڈالا چاہتے ہو سو یہ ممکن نہین پھر اُن کا فرون سے لڑنے لگینگے تو تہائی مسلمانونکا لشکر بھاگ جاویگا اُنکی
توبہ خدا کبھی نہ قبول کریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وہی سب شہیدون مین افضل ہونگے خدا کے نزدیک اور تہائی لشکر فتح کریگا وہی پھر
کبھی فتنے اور بلا مین نہ پڑینگے پھر وہی قسطنطینیہ کو جو روم کا تختگاہ شہر ہو فتح کرینگے سو جس وقت وہ لوٹ کا مال بانٹتے ہونگے اپنی تلوارون کو
زیتون کے درخت مین لٹکا کر اچانک اُنہین شیطان پکاریگا کہ دجال تو تمھارے پیچھے تمھارے لڑکون بالون پر آپڑا تو مسلمان وہان سے
نکلینگے اور دجال انکا یہ خبر جھوٹا ہوگی پھر جب لشکر اسلام شام کے ملک مین آویگا تب دجال نکلیگا سو جس وقت مسلمان لڑنے کی تیاری
کرکے صفین باندھتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پھر عیسی مریم کے بیٹے اُترینگے پھر اُنکو نماز پڑھاوینگے پھر جب عیسی کو خدا کا دشمن یعنی دجال
دیکھیگا تو خوف سے گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہو سو اگر اُسکو خدا چھوڑ دے تو وہ خود بخود گل جاوے یہان تک کہ مر جاوے
لیکن اُسکو خدا قتل کرواویگا عیسی کے ہاتھ سے پھر عیسی دجال کے تابعدارون کو یا سب لوگون کو اُسکا خون دکھلاوینگے اپنی برچھی مین لگا ہوا
ف اعماق اور دابق دو مکان ہین شام کے ملک مین اور قسطنطینیہ بہت مدت سے اب تک مسلمانون کے عمل مین ہو چنانچہ اب روم
کا بادشاہ مسلمان ہین رہتا ہو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ قیامت کے قریب نصاری کا اُمین عمل ہوجاویگا پھر امام مہدی کے وقت مین
۶۰۲ فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث مین اُسکا ذکر ہو ہو انس لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ مسلم من انس سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نکہا جاویگا اللہ اللہ ف اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ قیامت
اُسوقت آویگی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ نہ کہیگا یعنی سب کافر ہوجاوینگے دوسرا مطلب یہ کہ قیامت اُسوقت ہوگی کہ گناہ پر کوئی انکار نہ کریگا
۶۰ یعنی اُسوقت کوئی اتنا بھی گنہگار بدکار سے نہ کہیگا کہ ارے خدا سے ڈر خدا سے ڈر ہو ابو ہریرۃ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ
عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ
اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دریای فرات ایک سونے کے پہاڑ کو

کھولی ڈالیگا یعنی ظاہر ہوگا اُسپر لوگ لڑینگے سو قتل ہونگے ہر ایک سیکڑے سے ننانوے اور کہیگا ہر ایک آدمی اُن میں سے کہ شاید مین قتل

٦٠٤ سے بچ رہون یعنی تو سب مال مین بلا شرکت پاؤن ف فرات کوفے اور کربلا کے دریا کا نام ہی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ

حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم

ہوگی یہان تک کہ نکلیگا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکیگا لوگون کو اپنی لاٹھی سے ف قحطان ایک شخص تھا یمن کے اصل عرب

اُسکی اولاد ہین سو فرمایا کہ اُس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اُسکے ایسے قابو مین ہونگے جیسے بکریان چرانے والے

کے قابو مین کہ جدھر چاہے اُدھر ہانکے لیجاوے شاید کہ اُس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے کہ اول حدیث مین گذرا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ

٦٠٥ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَتَهُ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ تم مین مال بہت ہو جاویگا تو ابل پڑیگا

٦٠٦ یہانتک کہ مالدار فکر مین رنجیدہ ہوگا کہ کون اُسکی زکاۃ کا مال لیوے ف یہ قیامت کے قریب امام مہدیؑ کے وقت مین ہوگا کہ سب مالدار

ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو زکاۃ کا مال لیوے یا قیامت کی نشانیان دیکھکے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی فرصت نہوگی ق

اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کسی طرح مین اسکی جگہ پر ہوتا ف یعنی قیامت کے قریب

ایسے فتنے اور فساد عالم مین پھیلینگے کہ لوگ موت کی تمنا کرینگے قبرون کو دیکھکر یہ حدیث اور اُسکے پہلے کی حدیثون مین حضرت نے قیامت سے پہلے

٦٠٧ ہونے والی چیزین ہین اُنکی خبر دی ہین اب تک بعضی چیزین ہو چکین ہین اور بعضی آگے ہونگی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا

اور آگے ہوگا ق اَبُوْ سَعِيْدٍ لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ وَمَنْ كَتَبَ عَنِّيْ غَيْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوْا عَنِّيْ وَلَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ

مَنْسُوْخٌ صَنَدَرَكَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جسنے مجھسے سنکر سوائے قرآن

کے جو لکھا ہو سو اُسکو مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سنو وہ لوگون کو سکھاؤ اور مجھپر جھوٹھ نہ باندھو کہا صغانی نے یہ

کتاب والے نے کہ اس حدیث کا اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہی ف اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ مین

لکھتے تھے حضرت ڈرے کہ کہین قرآن اور حدیث ناواقفون کے نزدیک نہ ملجاوے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کی لفظ کون ہی اور حدیث کی کون

اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع کیا جب قرآن لوگون مین خوب مشہور ہو گیا اور اشتباہ کا شبہہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت

دی چنانچہ ابوہریرہؓ کی حدیث اس کتاب مین ہو چکی کہ حضرت نے ابوشاہ یمنی کو حدیث لکھوا دی یہ بند و بست جو دین محمدی مین ہی کسی دین مین نہین

کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ حسن علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال

جدا بخلاف یہود اور نصاری کے کہ اُنکی کتابون مین عجب گھال میل ہی چنانچہ اُنکی توریت اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ اُنکے صحاب

٦٠٨ اور راویون کا کلام ایسا مخلوط ہی کہ عاقل متحیر ہوتا ہی گویا تاریخ کی کتابین ہین صرف آسمانی کلام نہین ق عَلِيٌّ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ

مَنْ يَّكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھپر جھوٹھ نہ باندھیو سو مقرر یہ بات ہی کہ جو

٦٠٩ مجھپر جھوٹھ باندھیگا وہ دوزخ مین جاویگا ق عُمَرُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهٗ مَنْ لَّبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم

مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنیگا دنیا مین وہ آخرت مین اُسکو نہ پہنیگا ق

٦١٠ حُذَيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا
لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیو
سونے چاندی کے برتنون مین اور نہ کھاؤ اُنکے پیالون مین اسواسطے کہ یہ چیزین کافرون کے واسطے دنیا مین ہین اور تمھارے واسطے اگر
مسلمان ہو آخرت مین ملینگی **ف** دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہی اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخواب
تافتہ اور دریائی اور اطلس اور گلبدن اور غنائی یا مردون کو حرام ہی اور چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا یا عطردان پاندان
بنانا حرام ہی اگر تکلف ہی منظور ہی تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کے چینی اور بلور اور شیشے کے برتن کیا کم ہین جو ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنون
٦١١ کو استعمال کر کے خدا اور رسول کو ناخوش کیجیے **م** مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ
لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم مین کوئی مجھسے کچھ مانگیگا اور کچھ مجھکو ناخوش کر کے پا لیگا تو جو مین اسکو دونگا اسمین برکت نہو گی
ف یعنی جو چمٹ کر سوال کر کے کچھ مجھسے پا لیگا وہ مال بے برکت ہو گا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہی خصوصًا چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہی
٦١٢ **م** أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّى فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھکر ناج کی کھیپ نہ مول لیا کرو سو جس بیپاری کی کھیپ آگے بڑھکر مول لیجاوے تو جب وہ بیپاری کھیپ کا
مالک بازار مین آوے تو اسکو اختیار ہی یعنی اسکے بیچنے کو چاہے درست رکھے اور چاہے تو نہ درست رکھے بلکہ اپنا وہی ناج بازار مین بیچ لیوے **ف**
شہر سے کوس دو کوس آگے بڑھکے ناج کی کھیپ مول لینا حرام ہی اسواسطے کہ اسمین دو نقصان ہین ایک نقصان بیپاری کا کہ شاید بازار مین زیادہ
٦١٣ بکتا دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار مین کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے سو اسواسطے حضرتؐ نے اسمین بیپاری کو اختیار دیا **م** جَابِرٌ
لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَلَا تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تَضَعْ إِحْدَى رِجْلَيْكَ عَلَى
الْأُخْرَى إِذَا اسْتَلْقَيْتَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ چلا کر ایک جوتی پہن کر اور ایک تہبند مین گوٹ مارکر نہ بیٹھ
یعنے بدن کھلجاویگا اور نہ کھایا بائین ہاتھ سے اور اسی طرح کپڑے کو سب بدن پر لپیٹ کر نہ اوڑھ کہ نماز یا اور کسی کام مین ہاتھ نہ نکل سکین اور
نہ رکھ ایک پانون کو دوسرے پانون پر جب تو چت لیٹے یعنی اگر تہ بند ہو گا تو بدن کھلیگا یہ حضرتؐ نے مسلمانون کو ادب سکھائے **ق**
٦١٤ ابْنُ عُمَرَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ منع کرو خدا کی باندیان
کو خدا کی مسجدون سے **ف** یعنی اگر عورتین مسجد مین نماز کے واسطے جاوین تو منع نکرو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اگر حضرت دیکھتے جو اب عورتون
نے خلاف شرع وضع نکالی ہی تو مسجدون مین اُنکا جانا منع کرتے اسیواسطے مجتہدون نے کہا ہی کہ حضرت کے زمانے مین عورت کا مسجد مین جانا
٦١٥ درست تھا اور اب زمانے مین فساد بہت ہی اب درست نہین **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَإِ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تا اُسکے حیلے سے زیادہ چارا روکو **ف** یعنی اگر تمھارا کنوان
یا حوض یا تالاب ہو اور تم اُس سے اپنا کام کر چکے ہو تو لوگون کو اُسکے باقی پانی پینے سے یا کھیت سینچنے سے نہ منع کرو اور اگر پانی روکوگے
تو جانور کو زمین کا چارا بھی جو تالاب اور حوض کے گرد ہوتا ہی اس حیلے سے نہ چرنے دوگے یہ اور بھی زیادہ بد کام ہی یعنی پانی روکنے سے
٦١٦ غرض تمھاری یہ ہی کہ اس تدبیر سے چارا بچے کہ نہ آدمی اور جانور وہان آوینگے نہ چارا چرلیگا **م** أَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ لَا تَنْتَبِذُوا

الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلٰكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَتِهٖ مسلم مین ابو قتادہ
حارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پانی مین تر رکھا کرو گدر اور پکی کھجور کو ملا کر اور نہ تر کھجور اور منقی کو ملا کر لیکن تر کیا کرو ہر ایک
کو علیحدہ علیحدہ ف اعرب کھجور اور منقی تر کرکے اسکا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملا کر نہ تر کیا کرو کہ اسمین جلد
٦١٧ نشا ہو جاتا ہی ق انس لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے
٦١٨ فرمایا کہ میوہ نہ تر کیا کرو تونبے مین اور روغنی مرتبان مین ف یہ شراب کے برتن تھے اسواسطے انکے استعمال اول منع ہوے ابو ہریرہ
لَا تَنْذِرُوا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيلِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
نذر نہ مانا کرو سو مقرر نذر ماننا تقدیر کو کچھ نہین ٹالتا اور نذر کے سبب تو البتہ بخیل کا مال خرچ ہوتا ہی ف یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے
٦١٩ تقدیر ٹلجاتی ہی نذر کرنا بیفائدہ ہی اور درست نہین اور اگر یہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہی ق جابر لَا تُنْزِلَنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ
حَتّٰى اَجِيْءَ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا نہ اتارو اپنی ہانڈی کو اور روٹی نہ پکاؤ اپنے آٹے کی جبتک
مین آؤن ف مصابیح مین جابر سے روایت ہی کہ جنگ خندق مین کسی نے تین دن سے کھانا نکھایا تھا اور حضرت نے بھوک سے اپنے
پیٹ مین پتھر باندھے تھے مین نے اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت بہت بھوکے ہین سو اسنے تین سیر جو کا آٹا نکالا اور اسکو گوندھا اور ایک بکری کا بچہ
تھا اسکو ذبح کرکے ہانڈی مین کھانا پکانے کو پھر مین نے حضرت کو چپکے خبر کی کہ حضرت اور دو تین آدمی آ چلین حضرت نے سب کو پکارکے کہا کہ
ای خندق کھودنے والو اس شخص نے تمھاری دعوت کی ہی چلو پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جبتک مین نہ آؤن ہانڈی نہ اتارنا اور آٹے کو
نہ پکانا پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی مین لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیان پکاؤ قسم
٦٢٠ کھاتا ہون مین خدا کی کہ ہزار آدمی نے اس تین سیر آٹے کو کھایا اور ہانڈی اسیطرح گوشت سے بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اتنا ہی موجود تھا
اور پکتا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہی اسکی سند بہت معتبر ہی ق ابو ہریرہ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى
تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے
بیوہ عورت کا جب تک اس سے اجازت نہ لی جاوے اور نہ نکاح کیا جاوے کواری عورت کا جبتک اسکا اذن نلیا جاوے لوگون نے کہا کہ کواری
کا اذن کسطرح ہو یعنی وہ شرم سے کاہیکو بتلاویگی حضرت نے فرمایا کہ اسکا چپ رہنا ہی اذن ہی ف یعنی کواری سے یون کہا جاوے کہ تیرا
نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہی نہین تو اسکا چپ رہنا ہی اجازت ہی اور امام اعظم کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا ولی
مختار ہی جہان چاہے وہان کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور جوان عورت خود مختار ہی خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود
٦٢١ مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان اور کواری کا ولی مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان ق ابو ہریرہ لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ الْاَخِ وَلَا ابْنَةُ الْاُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی کا بھتیجی پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر ف یعنی جسکے نکاح
مین ایک عورت ہو تو اسکی زندگی مین اس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ نکاح نہین درست اگر وہ مر جاوے تو درست ہی اس حدیث سے
٦٢٢ مجتہدون نے قاعدہ نکالا ہی کہ جو ایسی دو عورتین ہون کہ اگر انمین کوئی مرد ہوتی تو وے کہین باہم نکاح درست نہوتا تو انکا جمع کرنا نہین درست ہی ق ابو ہریرہ
لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے عورت کا اسکی
پھوپھی پر اور نہ اسکی خالہ پر ق ابو سعید لَا تُوَاصِلُوْا فَاَيُّكُمْ اَرَادَ اَنْ يُّوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ بخاری اور مسلم

مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ طی کا روزہ نہ رکھو سو جو طی کیا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک
ملاوے ف یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نکھاوے اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہی اور اگر چاہے برابر دو یا تین روزے
٦٢٤ رکھے اور رات کو کچھ نکھاوے یہ نہیں درست ق اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ لَا تُوْعِي فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ لَا
تُوْكِي فَيُوْكِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
مجھسے فرمایا نہ بند کر رکھ تو خدا بھی بند کر لیگا کچھ راہ خدا مین دیا کر جتنا تجھسے ہو سکے نہ باندھ رکھ کہ خدا بھی باندھ رکھیگا اور گن گن کے مال کو نہ رکھ
تو خدا بھی تجھکو گن گن کے دیگا ف یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نکر راہ خدا مین دیا کر خدا بھی تجھکو دیئے جاویگا اور اگر تو روکیگی تو خدا
٦٢٥ بھی روکیگا ھ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ وَاَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً
مسلم مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام مین کچھ اعتبار نہین اور جو عہد و پیمان
نیک کام مین تھا کفر کے وقت تو اسلام نے اُسکی زیادہ تر مضبوطی کی ف کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے
ہمقسم ہوتی اور ایک دوسرے کے حق اور ناحق مین مدد کیا کرتی سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد پیمان کا کچھ اعتبار نہین ہاں لیکن
٦٢٦ مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اسکی زیادہ تر تاکید ہی ھ اِبْنُ عُمَرَ لَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ مسلم مین عبداللہ
بن عمر سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام مین شغار درست نہین ف شغار یہ ہی کہ ایک شخص اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح
کرتا اس شرط سے کہ تو بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ بے مہر کردے گویا بدلائی کرتے تھے اور اس تدبیر سے مہر بچاتے تھے سو دین
٦٢٧ اسلام مین یہ حرام ہوا ق اَبُوْ سَعِيْدٍ لَا صَاعَيْنِ تَمْرًا بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْنِ حِنْطَةً بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَيْنِ بخاری
اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین بیچنا درست دو صاع کھجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہون کو ایک
صاع سے اور نہ ایک درم کو دو درم سے ف صاع تین سیر کا ہوتا ہی یعنی ایک ہی جنس مین زیادہ دینا اور لینا نہین درست کہ بیاج ہی
٦٢٨ ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نماز نہین ہوتی بدون قرآن پڑھے ف اس
٦٢٩ حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز مین فرض ہی ھ عَائِشَةُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ مسلم مین
حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہین کھانا موجود ہوتے اور نہ اُسوقت کہ جب جائے ضرور اور پیشاب غالب ہو
ف یعنی جب کھانا طیار ہو تو پہلے کھانا کھاوے تب نماز پڑھے تاکہ نماز مین کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے اور اسی طرح جب پاخانہ
٦٣٠ یا پیشاب زیادہ لگے تو اُس سے فراغت کر کے نماز پڑھے تا نماز مین خلل نہ آنی پاوے ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامت سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین نماز اُسکی جسنے الحمد کی سورت
نہ پڑھی ف امام شافعی کے مذہب مین بدون الحمد پڑھے نماز نہین ہوتی یہ حدیث اُنکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک نماز بے الحمد کامل نہین ہوتی
٦٣١ ق عَلِيٌّ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ کسیکی اطاعت نچاہیے خدا کے گناہ مین اطاعت تو صرف نیک کام مین ہی ف یعنی بادشاہ یا ماں باپ یا اُستاد کی نیک کام مین
٦٣٢ اطاعت کرے اور خلاف شرع کام مین اطاعت نچاہیے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَاْلُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شگون بد لینا بے حقیقت بات ہی اور بہتر ہی نیک فال لینا ف عرب کا دستور تھا چڑیاں اور جانورون کی

فائدہ [illegible] تحفۃ الاحیاء ترجمہ مشارق الانوار [illegible]

آوازون پر شگون بد لیتے تھے سو اسکو حضرت نے منع کیا کہ تیر او ہم اور خیال ہی بحکم خدا کے کچھ نہین ہو سکتا اور فال اسکو کہتے ہین کہ
کسی سے لفظ سنکے نیک گمان کرنا خدا کے بھروسے پر جیسے بیمار سالم کی لفظ سُنتے تو یون گمان کرے کہ مین خدا کے فضل سے صحیح اور سالم
ہوا اور یہ جو فال نامے بعضون مین مشہور ہین انہین فال دیکھنا ہر گز درست نہین انہین تو خوف کفر ہی غیب کی بات سوائے خدا کے کسیکو
معلوم نہین ق جابِرٌ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُوْلَ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری ۶۳۳
دوسرے کو نہین لگ جاتی اور شگون بد لینا کچھ حقیقت نہین اور دیو بھوت بھی ضرر دینے کا مالک نہین ف کفار عرب کو اعتقاد تھا
کہ بیماری کو طاقت ہی کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہی سو فرمایا کہ یہ غلط بات ہی اور یہ گمان تھا کہ جنگل مین دیو بھوت رنگ برنگ شکلین
بناتے ہین اور لوگون کو راہ سے بہکاتے ہین اور ضرر رسانی کے مالک ہین سو فرمایا حضرت نے کہ یہ بھی غلط بات ہی بدون خدا کے چاہے
کوئی کچھ نہین کر سکتا تم تمام جہان کے مالک خدا کو کیون بھولتے ہو اور ادھر اُدھر جی بھٹکاتے ہو دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب جنگل مین
تمکو دیو بھوت نظر پڑین تو تم اذان کہا کرو کچھ ضرر نہو گا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی ۶۳۴
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین درست اونٹنی کے پہلے بچے کو بتون کے واسطے ذبح کرنا اور نہ رجب کے مہینے مین دسوین تاریخ تک قربانی کرنا ف
کفار عرب مین دستور تھا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اسکو ذبح کرکے اسکا خون بتون پر چھڑکتے اور ماہ رجب کی تعظیم کے واسطے اول دس روز
کے اندر قربانی کرتے سو حضرت نے دونون کو حرام کیا ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ ۶۳۵
مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَهٗ لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ لَاعَنَ عَنِ امْرَأَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مَالِيْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو مال نہ ملیگا اگر تو نے اپنی جورو کی بدکاری کا
سچ دعوی کیا تھا تو جو تو نے اُس عورت سے صحبت داری کی اُسکے بدلے مین مال گیا اور اگر تو نے اُسپر جھوٹھ باندھا تھا تو تجکو اُس
مال پھیر لینا زیادہ تر بعید ہی یہ حضرت نے اُس انصاری مرد سے کہا جسنے بگواہ اپنی جورو کو عیب لگایا جھوٹھے پر بددعا کرکے چھوڑا پھر حضرت سے
کہا کہ یا رسول اللہ میرا مال جورو سے دلوا دیجیے ق اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ لَا نُوْرِثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ۶۳۶
ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور علی مرتضی اور حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہین چھوڑتے ہمارے
مال کا کوئی وارث نہین جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہی ف بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام
نے ابی بکر صدیق پاس کسیکو بھیجا اپنے باپ کا فدک مانگنے کو جو مدینے اور خیبر مین زمین تھی تب صدیق نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے
مال مین میراث نہین جو ہم چھوڑین سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین البتہ محمد کی آل یعنی بیبیان اور اولاد اس مال سے بقدر کھانے کے لینگے
اور صدیق نے کہا کہ جو حضرت اس مال مین کرتے تھے وہی مین بھی کرونگا میری طرف سے کچھ کمی بیشی آپکی نہوگی اس حدیث کا مضمون
کئی بار اس کتاب مین مذکور ہو چکا ہی خلاصہ مطلب یہی ہی کہ اول حضرت فاطمہ علیہا السلام کو معلوم نتھا کہ پیغمبرون کے مال مین وراثت نہین
ہوتی اسی سبب سے مانگا تھا جب معلوم ہوا تو چپ رہین اور اس حدیث کو صرف صدیق ہی نے روایت نہین کی جو بد اعتقاد طعنہ کرے
بلکہ علی مرتضی بھی اسکے راوی ہین غرض ایمان دار کو اتنا کفایت کرتا ہی اور بدگمانی کی تو پیغمبر پاس بھی دوا نہین ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ۶۳۷
هِشَامٍ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ قَالَهٗ لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّهُ الْاٰنَ وَاللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ
اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ الْاٰنَ يَا عُمَرُ بخاری مین عبداللہ بن ہشام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہون اُس ذات پاک کی

کشف الاحجاب ترجمہ مشارق الانوار

بیان عدم میراث پیغمبران
در ذکر قصہ فدک

جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تیرا ایمان نہین ہونے کا یہانتک کہ مین تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاؤن حضرت
نے عمر فاروق سے فرمایا پھر عمر فاروق نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو آپ یا رسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ
پیارے ہو گئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای عمر اب تیرا ایمان پکا ہوا ف عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ
تھے اور حضرت عمر فاروق کا ہاتھ پکڑے تھے عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ سوا اپنی جان کے مین ہر چیز سے آپکو زیادہ چاہتا ہون
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جبتک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ماں باپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان سے زیادہ
دوست نرکھیگا اسکا ایمان پکا نہین کچا ہی اور حضرت کی محبت کا پتا یہ ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور شریعت
محمدی کے خلاف کسیکا کہنا نمانے اور جو شادی یا غمی مین برادری کے ڈر سے خلاف شرع رسمین کرے یا نوکری چاکری آقا کی خاطر
کو خلاف شرع کامون مین مقدم رکھے اسکا ایمان پکا نہین وہ حضرت کی محبت مین کچا ہی الٰہی اپنے کرم سے ہمکو اپنے حبیب کی محبت
۶۴۲ مین پکا کر لے آمین یا رب العالمین عَنْ أَنَسٍ لَا وَاللّٰهِ لَا تَذَرُنَّ مِنْهُ دِرْهَمًا يَعْنِي مِنْ فِدَاءِ الْعَبَّاسِ بخاری مین انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اسمین سے یعنی عباس کی خلاصی کے بدلے سے نچھوڑنا ف جب جنگ بدر
مین فتح اسلام کی ہوئی تو مشرک مارے گئے اور مشرک قید ہو آئے انہین عباس حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے بدلے مال
دیدین تو چھٹین انصاریون نے حضرت سے عرض کی کہ اگر حکم ہو ہم عباس کو بدون مال لیے چھوڑدین غرض انکی یہ تھی کہ حضرت اس بات سے
خوش ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب مال لیسا ایک درم بھی نچھوڑنا معلوم ہوا کہ حق بات مین خویش بیگانہ برابر ہی برادری
۶۴۳ کی رعایت بیجا ہی عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ
فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو نپاوے مسجدین تو بنائی گئین
ہین جس واسطے بنائی گئین یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جو مسجد مین تلاش کرتا تھا سو اسنے یون کہا کہ کوئی سرخ اونٹ بتلادے کہ کہان
ہی ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین کوئی چیز اسمین تلاش کرنا یا دنیا کی اسمین بات کرنا درست نہین اسی واسطے حضرت نے
۶۴۴ اس تلاش کرنے والے کو بددعا دی مسجد مین سوال کرنا درست نہین بلکہ دینا بھی مسجد مین درست نہین عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا هِجْرَةَ
بَعْدَ الْفَتْحِ. بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد مکہ فتح ہونے کے
نرہا ف جبتک مکہ فتح نہوا تھا تو مکے کے رہنے والون کو مکہ اور گرد نواح کے لوگون پر وطن چھوڑنا اور مدینے مین حضرت پاس آنا
کافرون سے لڑنے کو فرض تھا جب مکہ فتح ہوا تو دار الاسلام ہوا تو اس ہجرت خاص کا حکم باقی نرہا لیکن کافرون کے ملک سے ہجرت
۶۴۵ کرنا قیامت تک باقی ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہی عَنْ أَبِي قَتَادَةَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ
أَطْلِقُوا لِي غُمَرِي قَالَهُ ظَهِيرَةَ لَيْلَةِ التَّعْرِيسِ مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا پیالہ کھول
لاؤ میرے پاس میرا چھوٹا پیالہ یہ حضرت نے جس رات آخر شب لشکر اترا تھا اس دن دوپہر ڈھلے فرمایا ف جنگ تبوک سے جب حضرت
پھرے تو موسم گرمی کا تھا پانی کہین نتھا جب دوپہر گذری اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہین پیاس کے مارے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی تم ہلاک نہوگے پھر پیالہ منگوایا جو کجاوے مین بندھا تھا اور وضو کے برتن سے تھوڑا پانی اسمین ڈالا پھر اسکو اپنے منھ
سے لگایا خواہ پیا یا کچھ اسمین پھونکا پانی مین اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا تیس ہزار کا لشکر تھا یا ستر ہزار کا یہ حضرت کا معجزہ ہوا

٦٤٢ ھ ابْنُ عُمَرَ لَا یَاْکُلُ اَحَدٌ مِّنَ الْاُضْحِیَّۃِ فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ هٰذَا حَدِیْثٌ مَّنْسُوْخٌ نَسَخَہُ الْحَدِیْثُ الَّذِیْ رَوَاہُ اَبُوْسَعِیْدِ الْخُدْرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقَدْ ذَکَرْنَاہُ فِی الْبَابِ الْخَامِسِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکھاوے کوئی اپنی قربانی سے تین دن سے زیادہ لکھا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نے منسوخ کیا اور ہمنے اسکا پانچوین باب مین ذکر کیا ہے

٦٤٣ ق اَنَسٌ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پورا ایمان دار ہوتے کا تم مین سے کوئی جبتک مین اسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤن اسکے باپ اور بیٹے اور سب آدمیون سے ف یعنی جب مجکو سب سے زیادہ چاہے اور سبکی رضامندی پر میری رضامندی مقدم رکھے تب پورا ایمان دار ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنے جی کی ہوا اور ہوس سب مٹائی اور شریعت محمدی کی تعظیم اطاعت کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہو گیا وہی پورا ایماندار ہے اور اسی کا نام ولی ہے اور وہی فقیر کامل ہے اور سچا مسلمان ہے اور جسکو یہ بات حاصل نہین وہ شغال رنگین ہے مولوی ہو یا فقیر الہی ہمکو سچا مسلمان اپنے کرم سے کرلے آمین

٦٤٤ ق اَنَسٌ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہو گا یہانتک کہ اپنے بھائی مسلمان کیواسطے وہی بات چاہے جو اپنی جان کیواسطے چاہتا ہے ف اس حدیث مین حق اسلام کا بیان ہے یعنی جیسے اپنی جان کو بلا اور مصیبت سے بچاتا ہے ویسے ہی دوسرے کو بھی بچا دے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہے ویسی ہی دوسرے مسلمان کیواسطے چاہے اس حدیث پر عمل اس صاف دل سے ہوئے جسکے دل مین کینہ اور حسد نہین

٦٤٥ ق اَبُوْ هُرَیْرَۃَ لَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اپنا مال دوسرے کے بیچتے ہوئے پر نہ بیچے ف یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہو اور قیمت چکتی ہو تو اسکی چیز کو برا بتا کر اپنی چیز نہ بیچے اسمین دوسرے کی حق تلفی ہے اور اگر اسکی چیز کو لینے والا ناپسند کرے تو دوسرے کو بیچنا درست ہے

٦٤٦ ھ جَابِرٌ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقِ اللّٰہُ بَعْضَہُمْ مِّنْ بَعْضٍ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو چھوڑ دو لوگون کو آپسمین خرید و فروخت کرین خدا روزی دیتا ہے ایک کو دوسرے سے ف یعنی اگر کوئی باہر سے شہر مین مثلًا اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچ میرے پاس رکھ جا مین تجاو منہگا بیچ دونگا اسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمین خلق کو ضرر ہے اگر قحط ہو تو سبکے نزدیک درست نہین ہے اور اگر ارزانی ہو اور کسیکو ضرر نہو تو بعضونکے نزدیک درست ہے

٦٤٧ خم اَبُوْ سَعِیْدٍ ھ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ بخاری مین ابو سعید رضہ سے اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نرکھیگا جو مرد خدا اور قیامت کو مانتا ہے ف انصار مدینے کے لوگ ہین جنھون نے حضرت کو اپنے شہر مین رکھا اور حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اسواسطے انکی محبت حضرت نے ایمان مین داخل کی

٦٤٨ خم عَائِشَۃُ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ فِی الْبَیْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَشْهَدْکُمْ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نباقی رہے گھر مین بے دوا لگائے حلق مین اور مین دیکھتا جاؤن عباس کے سوا کہ وہ تمھارے ساتھ موجود نہ تھے ف حضرت کو بیماری مین غش آیا حضرت کی بیبیون نے حضرت کے حلق مین بے اجازت دوا کو لگایا تھا جب حضرت ہوش مین ہوئے دوا کڑوی معلوم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرت نے اسواسطے بدلا لیا کہ خدا میری تکلیف کے سبب سے کہین انپر عذاب نکرے اور نہین تو حضرت کا یہ کرم تھا کہ کافرون سے بھی عوض نہ لیتے تھے

٦٤٩ ھ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْہُ

مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بندہ بانی مین پھر اُس سے نہاے ف یعنی جو بانی نہ بہتا ہو
٦٥٠ بہتا نہو جیسے حوض اُسمین پیشاب کرنا نہین درست کہ نجس ہو جاویگا وضو اور غسل کے لایق نرہیگا ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ
عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قصد کیا کرے
تم مین کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور نہ سورج ڈوبتے ف یعنی صبح اور عصر کی نماز افضل وقت پڑھنا چاہیے یہ نہین کہ قصد کیا کرے
٦٥١ کہ اب پڑھتا ہون اب پڑھتا ہون پھر دیر کرکے مکروہ وقت یا عین طلوع اور غروب مین نماز پڑھے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ
رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ پیشوائی کوئی کرے رمضان کی ایکدن یا دو دن کا روزہ رکھکے مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ
رکھے اُسکا ف یعنی جیسے بطور سنت کسیکو دو شنبے یا پنجشنبے کے روزے کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے متصل پڑے تو اُسکو روزہ
٦٥٢ درست ہی لیکن صرف رمضان کی پیشوائی کا ایک دو روزے رکھنا درست نہین ق اَنَسٌ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ
نَزَلَ بِهٖ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نکیا کرے کسی رنج اور تکلیف سے جو اُسپر آئی ہو ف
اس حدیث مین اتنا مطلب اور باقی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یون کہے کہ الٰہی زندہ رکھ مجھکو جبتک زندگی میرے حق مین
بہتر ہو اور موت دے مجھکو جب میرے حق مین بہتر ہو ف موت کی آرزو رنج دنیا کے سبب سے اسواسطے منع فرمائی کہ دلیل ہی بےصبری کی
٦٥٣ اور ناامیدی کی اور اگر فساد زمانے سے دین مین خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہی ق عُثْمَانُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ
فَيُصَلِّيْ صَلٰوةً اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار سب جگہ خوب پانی پہونچا دے پھر نماز پڑھے کوئی نماز ہو تو خدا اُسکے گناہون
٦٥٤ کو معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک ف یہ بشارت ہی تحیۃ الوضو کے نماز کی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّقَاتِلُهٗ
فِي النَّارِ اَبَدًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اُسکا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ مین ہمیشہ ف
٦٥٥ یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد مین مارا وہ خلود دوزخ سے بچا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَّالِدَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ
فَيُعْتِقَهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہین آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو کسیکا غلام پاوے تو اُسکو مول لیوے
پھر آزاد کرے ف امام اعظم کے نزدیک اسی طرح جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو مول لیکر یا غنیمت کے حصے سے سو
٦٥٦ برادری والا آزاد ہو جاتا ہی ق اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ لَا يُجْلَدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ
بخاری اور مسلم مین ابوبردہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی کوڑا مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد مین خدا کی حدون سے
ف حدود وہ ہی جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے کنوارے حرام کار پر سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کسی قصور پر حاکم مارے مصلحت جانکر سو فرمایا
کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہین درست اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک انتالیس کوڑے تک
تعزیر مین مارنا درست ہی اسواسطے کہ تعزیر خوف دینے کیواسطے مقرر ہوئی ہی سو حضرت کے زمانے مین ایمان اور حیا غالب تھی تو اُسوقت مین
٦٥٧ دس کوڑے کفایت کرتے تھے اور اسوقت مین کہ شرم کم ہی تو زیادہ تعزیر مناسب ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا
وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح مین ایک عورت کو اور اُسکی

پھوپھی کو ساتھی جمع کرنا چاہئے اور نہ بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا چاہئے حضر اَبُوبَکْرٍ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ ٦٥٨
خَشْیَۃَ الصَّدَقَۃِ بخاری مین ابوبکر صدیق سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملائے جدا جدا جانورون کو اور نہ جدا کرے ملے جانورونکو
زکوۃ کے ڈر سے ف یعنی جیسے چالیس بکری سے ایک سو بیس تک کی زکوۃ ایک بکری ہو تو مثلاً دو شخصون کی چالیس چالیس بکریان
علیحدہ علیحدہ ہین تو زکوۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کرین کہ ان سب اسی بکریون کو ملا کر ایک شخص کی بتلا وین تا ایک بکری زکوۃ مین جاوے
اور اگر علیحدہ علیحدہ رہتی تو دو بکریان زکوۃ مین جاتین یا کہ مثلاً ایک شخص کی چالیس بکریان ہین تو ایک بکری دینا لازم تھا اُسنے زکوۃ
دینے کے وقت بیس بیس دو جگہ کر دین تا کہ زکوۃ دینا نہ پڑے اسواسطے کہ چالیس بکری سے کم مین زکوۃ نہین تو فرمایا کہ زکوۃ دینے والا
زکوۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نکرے اور نہ عامل زکوۃ لینے والا بھی اسی طرح زیادہ لینے کا حیلہ کرے معلوم ہوا کہ زکوۃ بچانے کا حیلہ
کرنا درست نہین جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوۃ کے مال کو ایک برتن مین رکھ اُسکو اناج سے چھپا کر فقیر کو دیتے ہین اور فقیر کو نہین
معلوم کہ اسمین کیا ہی پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہین کہ زیادہ قیمت دیکر اُس فقیر سے وہ برتن اور اناج مول لیوے لوگ خدا کو دم دیتے
ہین آخری بازی ہر گز بازی نہین ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے جن پر خدا نے غضب و عذاب کیا ہو عَائِشَۃَ لَا یَجُوعُ اَھْلُ ٦٥٩
بَیْتٍ عِنْدَھُمُ التَّمْرُ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا نہین بھوکے رہینگے وہ گھر والے جنکے پاس کھجورین ہین
ف یہ اُنکے حق مین فرمایا جنکی غذا کھجورین ہین جیسے مدینے کے لوگ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ لَا یُحِبُّھُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُھُمْ ٦٦٠
اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّھُمْ اَحَبَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ اَبْغَضَہُ اللّٰہُ یَعْنِی الْاَنْصَارَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہو
کہ حضرت نے انصار کے حق مین فرمایا کہ نہ اُنکو دوست رکھیگا سواے ایمان دار کے اور نہ اُن سے عداوت رکھیگا سواے منافق کے
جو اُنکو دوست رکھیگا خدا اُسکو دوست رکھیگا اور جو اُن سے عداوت رکھیگا خدا اُس سے عداوت رکھیگا ف مدینے والون نے
حضرت کی مدد کی اسواسطے اُنکو انصار کہتے ہین یعنی رسول کے مددگار اسیواسطے اُنکی محبت مسلمانون پر فرض ہوئی ق اَبُوبَکْرٍ ٦٦١
لَا یَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِکٌ وَلَا یَطُوفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ گھومے کعبے کے گرد ننگا آدمی ف نوین سال ہجری حضرت نے
صدیق اکبر کو حاجیون کا سردار کرکے مکے مین حج کو بھیجا اور یہ حدیث فرمائی کہ سب کو یہ حکم پہونچا دو کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے
کافرون کا دستور تھا کہ طواف ننگے کرتے تھے اُنکا گمان یہ تھا کہ کپڑون مین ہمنے گناہ کیے ہین اُن سے کیا طواف کرین شرع مین
برہنہ ہونا حرام ہی خصوصاً کعبے اور مسجد مین ق اَبُوبَکْرَۃَ لَا یَحْکُمُ اَحَدٌ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَھُوَ غَضْبَانُ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ ٦٦٢
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیون مین غصے کی حالت مین ف یعنی جب حاکم اور قاضی غصے
مین ہو اُسوقت نہ فیصل کرے اسواسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل اور ہوش چاہیے کہ سچ اور جھوٹھ کو پہچانے اسیطرح جب بہت
بھوکھا ہو یا اُسکا پیٹ بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو قاضی اور حاکم کو حکم کرنا نہین درست کہ ان حالتون
مین ہوش نہین رہتا جیسا غصے مین ق اِبْنُ عُمَرَ لَا یَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِیَۃَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ تُؤْتٰی ٦٦٣
مَشْرُبَتُہٗ فَتُکْسَرَ خِزَانَتُہٗ فَیُنْتَقَلَ طَعَامُہٗ وَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَھُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِیْھِمْ اَطْعِمَتَھُمْ فَلَا یَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِیَۃَ
اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی دوہے کسیکے جانور کو بے اُسکی اجازت

بھلا کوئی تم مین یہ چاہتا ہی کہ کوئی اُسکی کوٹھری مین آکے اُسکا خزانہ توڑکے اُسکے کھانے کا غلہ نکال لیجاوے تو نے سو اُنکے جانورون کے تھن تو اُنکے کھانے کے دودھ کو حفاظت مین رکھتے ہین یعنی تھن کوٹھری کیطرح ہین حفاظت اسکے واسطے سو ہرگز ندوہے کوئی کسیکے
۶۶۴ جانور کو بدون اُسکی اجازت کے ق ابن مسعود لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین حلال ہی خون اُس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اُسکی کہ نہین کوئی پوجنے کے لائق سوائے خدا کے اور اُسکی کہ مین پیغمبر ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو نکاح کیا مرد یا نکاحی عورت جو زنا اور حرام کاری کرے دوسرے جان بدلے جان کے تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑا مسلمان کے گروہ سے علٰحدہ ہوا ف یعنی مسلمان کا قتل تین
۶۶۵ صورت سے ہی ایک تو حرام کار نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جسنے اسلام کا دین چھوڑا ق جابر لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین حلال ہی تم مین کسیکو کہ ہتھیار اُٹھاوے مکے مین قتل کیواسطے ف عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت بڑے غمخوار اور نہایت رحیم اور کریم تھے باوجودیکہ کفار مکہ سے حضرت نے بڑی بڑی تکلیفین اُٹھائین لیکن جب حضرت نے مکہ فتح کیا تو اُن کافرون سے پوچھا کہ اب تم ہمارے حق مین کیا گمان کرتے ہو اور کیا ہمکو کہتے ہو اُن لوگون نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہین اور بہتر کہتے ہین تو سردار بھائی کرم والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا قابو ہی جو چاہے سو کر تب حضرت نے فرمایا کہ مین بھی وہی کہتا ہون جو میرے یوسف بھائی نے اپنے بھائیون سے کہا تھا کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ یعنی آج تمپر کچھ اولاہنا اور گلہ شکوہ نہین پھر اُنکے خون معاف کیے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی
۶۶۶ ق ابو ھریرۃ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّلَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ وَيُرْوٰى اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا۔ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اُس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی منزل اور اُسکے ساتھ اُسکا کوئی محرم نہووے اور ایک روایت مین یون ہی کہ عورت کو سفر نہین درست مگر محرم کے ساتھ ف عورت کا محرم وہ مرد ہی جسکے ساتھ اُس عورت کا کبھی نکاح درست نہووے جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ پوتا عورت کو سفر کرنا بدون اپنے خاوند یا محرم کے حرام ہی درست نہین اسواسطے کہ اسمین بڑے بڑے
۶۶۷ فساد ہین ق ام سلمۃ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا بخاری اور مسلم مین ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اُس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسیکے غم مین سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہی ف یعنی کسی عزیز کے غم اور ماتم مین تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہین مگر خاوند کے ماتم مین چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہی نہ کم کرے اس سے نہ زیادہ اور برس دن خاوند کے غم مین بوریا نشینی کرنا جیسے کہ ہندوستان مین اکثر رواج ہی یا محرم مین غم امام سے سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہین حرام ہی
۶۶۸ ق سعد بن ابی وقاص لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ۔ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا تین رات سے زیادہ ف یعنی اگر

معاملہ دنیاوی میں کسی مسلمان سے رنج ہو جائے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہی تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام
کلام چھوڑنا حلال نہیں اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہی تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہی چنانچہ حضرت پچاس دن جہاد کے بچنے
والوں سے نہ بولتے تھے اور اسیطرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا واسطے ادب کے تین دن سے زیادہ بھی درست ہی ق
٦٦٩ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منگنی کرے
تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر ف یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت ٹھہر گئی ہو تو پھر وہاں پیغام
٦٧٠ دینا حلال نہیں کہ اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہی اور اگر ابھی تک ٹھہری نہو تو پیغام دینا مضائقہ نہیں خ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ
الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ
لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں کوئی مگر اسکو دکھایا
جاویگا اسکی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تاکہ زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی دوزخ میں مگر دکھایا جاویگا اسکو اسکا بہشت
والا مکان اگر وہ نیکی کرتا تاکہ اسکو افسوس ہو ف یعنی بہشتی کو دوزخ دکھاوینگے کہ اگر تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام میں رہتا تو وہ زیادہ تر
٦٧١ شکر ادا کریگا کہ خدا نے اپنے کرم سے مجھکو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلاوینگے کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام میں رہتا تو اسکو
افسوس پر افسوس ہوگا ھ جابرؓ لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ مسلم میں جابر
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کسیکو اسکا عمل بہشت میں نہ لیجاویگا اور نہ اسکو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل مجھکو
بہشت میں لیجاویگا اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے ف اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ نیک کام کچھ کام نہ آویگا
جیسا بعضے بے دین کہتے ہیں اسواسطے کہ قرآن میں ہی کہ خدا نیکوں کے ثواب اور محنت کو ضائع نہ کریگا بلکہ یہ مطلب ہی کہ آدمی اپنے نیک کام پر
گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کی توفیق دیے نہیں ہوتا تو نیک کام میں بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی
٦٧٢ اصل سبب بہشت میں جانے کا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہی اور نیک عمل اسکی نشانی ہی ھ انسؓ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا
يَاْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ مسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں وہ بندہ نجاویگا جسکا ہمسایہ اور پڑوسی اسکی
٦٧٣ بدی اور ظلموں سے امن نپاوے ف ہمسائے کو رنج دینا ایسا حرام ہی کہ بہشت سے محروم رکھتا ہی ق جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
قَاطِعٌ بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں نجاویگا برادری کاٹنے والا یعنی جو برادری سے احسان
٦٧٤ اور سلوک نکرے خ حُذَيْفَةُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ بخاری اور مسلم میں حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چغل خور بہشت میں
٦٧٥ نجاویگا ف یعنی جو فساد کروانے کے واسطے ادھر کی بات اودھر کہدے وہ بہشت سے محروم ہی کہ شیطان کی خواہش اختیار کی ھ ابن مسعودؓ
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل
ہوگا بہشت میں جسکے دل میں ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہی یہ کہ اسکا کپڑا اچھا ہووے
اور اسکا جوتا اچھا ہو حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہی یعنی نیک صفت ہی جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہی یعنی اچھی پوشاک خدا کو
٦٧٦ پسند ہی یہ غرور نہیں بلکہ گھمنڈ اور غرور یہ ہی حق کو باطل کرنا اور سچی بات کی انکار کرنا لوگوں کو ذلیل اور حقیر جاننا خ اَبُو بَكْرَةَ لَا يَدْخُلُ

اَلْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَہَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ بخاری مین ابوبکرہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ مدینے مین نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اُس دن مدینے کے سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے ف
۶۷۷ یعنی تمام عالم مین دجال کا ڈر ہوگا سوا مدینے کے یہ حضرت کی برکت سے مدینے کو فضیلت ہوئی ھو اُمُّ مُبَشِّرٍ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ بَایَعَ تَحْتَ
الشَّجَرَۃِ مسلم مین ام بشر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ مین نجاویگا کوئی جسنے درخت کے نیچے بیعت کی ف چھٹے سال ہجری
جنگ حدیبیہ مین ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو اصحاب نے حضرت سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مرجاوینگے حضرت کے ساتھ سے
۶۷۸ نہ پھرینگے خدا اُن سے راضی ہوا قرآن مین اُنکا ذکر کیا ہی سو اُنکو حضرت نے فرمایا کہ اُنمین سے کوئی دوزخی نہین وے سب بہشتی ہین ھو اُمُّ مُبَشِّرٍ لَا
یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَۃِ اَحَدٌ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَہَا قَالَتْ حَفْصَۃُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَانْتَہَرَہَا
فَقَالَتْ حَفْصَۃُ وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُہَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
وَنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْہَا جِثِیًّا مسلم مین ام بشر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا نے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ مین درخت والے
اصحاب سے کوئی جنھون نے اُسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیون نہ داخل ہونگے یا رسول اللہ سو حضرت نے اُنکو جھڑکا پھر
حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ تم مین سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا قرآن مین اُسکے آگے فرماتا ہی کہ
پھر ہم بچالیوینگے پرہیزگارون کو اور دوزخ مین ڈالینگے ظالم کافرون کو گھٹنون کے بھل ف حضرت حفصہ کو یہ شبہہ ہوا کہ حضرت فرماتے ہین
کہ اُن لوگون سے کوئی دوزخ کی طرف نجاویگا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہی کہ سبکا گذار دوزخ پر ہوگا حضرت نے یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ
۶۷۹ پر سبکا گذار ہوگا لیکن پرہیزگار لوگ بچینگے کافر اُسمین گرینگے تو دوزخ مین داخل ہونا نہ ثابت ہوا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ لَا یَدْخُلَنَّ
رَجُلٌ بَعْدَ یَوْمِیْ ہٰذَا عَلٰی مُغِیْبَۃٍ اِلَّا وَمَعَہٗ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ آیا کرے
کوئی مرد میرے اس دن کے بعد اُس عورت پاس جسکا خاوند سفر کو گیا ہو یا مرگیا ہو مگر اُسکے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہون ف یعنی
جس عورت کا خاوند غائب ہو اُسکے پاس کوئی مرد اکیلا نجایا کرے اور اگر دو تین مرد ہون تو مضایقہ نہین مرد اور عورت کی تنہائی مین
۶۸۰ بڑے بڑے فساد ہین اسواسطے حضرت نے خلوت منع فرمائی ق اُمِّ سَلَمَۃَ لَا یَدْخُلَنَّ ہٰؤُلَآءِ عَلَیْکُمْ یَعْنِی الْمُخَنَّثَ بخاری اور مسلم
مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمھارے پاس یعنی یے مخنث زنانے مرد ف حضرت ام سلمہ سے روایت
ہی کہ ہمارے گھر مین ایک زنانہ مرد آیا حضرت نے اُسکو دیکھکے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتون کو زنانے مرد سے پردہ کرنا لازم ہی مخنث
۶۸۱ اُسکو کہتے ہین جو ہجڑا اور زنانہ مرد ہو حق اَبُوْ اُمَامَۃَ لَا یَدْخُلُ ہٰذَا بَیْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ الذُّلَّ قَالَہٗ لَمَّا رَاٰی شَیْئًا
مِّنْ اٰلَۃِ الْحَرْثِ بخاری مین ابو امامہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہی یہ کھیتی کا اسباب کسی قوم کے گھر
مین مگر اُس کام مین ذلت اور خواری داخل کرتا ہی یہ حضرت نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور
کھیتی مین مشغول ہوئی وہ بیشک ذلیل اور بیقدر ہوئی کہ حاکم اُنکو محصول کے واسطے پکڑتا ہی اور مارتا ہی اور ہر طرح سے ذلیل کرتا ہی
حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جہاد چھوڑین اور دنیا کمانے مین نہ مشغول ہون نہین تو ذلیل اور خوار ہونگے اور
۶۸۲ کافر غالب ہوجاوینگے چنانچہ اس زمانے مین ویساہی ہوا ق اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ لَا یَرِثُ
الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت

نپاویگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان مین وراثت نہین ہی اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان بیٹا
اُسکا حصہ نلیوے اور نہ مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پاوے اور یہی مذہب ہی چارون امامون کا خ جَرِیْرٌ لَایَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ ٦٨٣
لَایَرْحَمُ النَّاسَ۔ بخاری مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم نکریگا خدا اُسپر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ف یعنی ظالم
پر جو آدمیون کو ناحق ستاوے خواہ زبان سے خواہ ہاتھ سے خدا کی رحمت نہو گی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَايَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ ٦٨٤
مَادَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَايَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے جو کوئی نماز ہی مین ہی جب تک اُسکو نماز ہی روکے رہے نہین کوئی چیز اُسکو اپنے گھر والون کیطرف آنے سے
روکے ہی سوائے نماز کے ف یعنی مسجد مین جتنی دیر جماعت کے انتظار مین گذرتی ہی وہ سب نماز مین داخل ہی نماز کے برابر وقت انتظار
کا بھی ثواب ملیگا بشرطیکہ سوائے انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد مین نہ ٹھہرا ہو خ اِبْنُ عُمَرَ لَايَزَالُ الْمَرْءُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ ٦٨٥
دِيْنِهٖ مَالَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی راہ کے کشائش
اور امن امان مین ہی جبتک ناحق خون نکیا ہو ف معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہی جسکے سبب سے دین مین تنگی
ہو جاتی ہی مسلمان اور گناہون سے اسکا زیادہ تر خیال رکھے کہ قیامت مین خدا پہلے خون کا معاملہ فیصل کریگا اور قرآن مین خونی کو
دوزخ کا وعدہ ہی خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَايَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ بخاری مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت ٦٨٦
نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جب تک روزہ جلد کھولا کرینگے ف سورج ڈوبتے ہی اول وقت روزہ کھولنا مستحب ہی اور سبب ہی
خیر کا اسواسطے کہ حضرت کی سنت ہی دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعون کی صحبت سے کرتے ہین مکروہ ہی م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ٦٨٧
لَايَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہینگے حق دین پر قیامت تک ف بعضے کہتے ہین شام کے
لوگ مراد ہین یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنے والے عرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ اُنکے ملک مین دریا نہین کھیتون کو وہ لوگ
ڈول اور چرسون سے سینچتے ہین واللہ اعلم ق اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَايَزَالُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ ٦٨٨
وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری اُمت سے ہمیشہ قائم اور غالب
رہینگے جبتک قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہینگے ف مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہین اور امام احمد بن حنبل نے
کہا کہ علمائے حدیث مراد ہین اسواسطے کہ سب علمائے دین کو حدیث کی حاجت ہی علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج
ہین اور بدعتی لوگون پر اہل حدیث غالب رہتے ہین جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتے اُسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتے ہین
م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَايَزَالُوْنَ يَسْئَلُوْنَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا ٦٨٩
کہ ہمیشہ تجھسے پوچھتے ہین اے ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
شیطان دل مین خیال ڈالتا ہی کہ زمین آسمان کسنے بنایا تو کہتا ہی خدا نے تو شیطان پوچھتا ہی کہ خدا کو کسنے بنایا تو اُسوقت تو قل ہو اللہ احد
پڑھا کرے یعنی شیطان قرآن سے دفع ہوگا اور دوسری روایت ابوہریرہ سے ہی کہ چند گنوار لوگ مسجد مین آئے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کسنے پیدا کیا
مین اُن سے اُٹھا اور یہی کہا جو فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنے والے احمق لوگ ہوتے ہین ف ہر انسان خلاف طبیعت کی

یہ پیدایشی بات ہی کہ وہ جانتا ہی کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا خدا ہی اُسکے پہلے کوئی چیز ہی نہین جو اسکو بناوے اور ہزارون دلایل عقلی سے بھی یہی بات ثابت
ہی ایسا سوال وہی کریگا جسکی اصل پیدایش مین خلل ہی اور عقل مین نقصان اور یہ عجب حماقت کا سوال ہی کہ جب اسکو خدا کہا تو پھر اُسکے پیدا
کرنے والے کو پوچھنا عجب نادانی ہی کہ اگر خدا کا پیدا کرنے والا کوئی ہو تو وہ خدا کاہیکو باقی رہا وہ بھی مخلوق ہو گیا مثل اور مخلوقات کے جب
۶۹۰ ایسا واہی کسیکو خیال آوے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے ﴿ ابْنُ عُمَرَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ
اثْنَانِ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ اس خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش کے واسطے ہی جبتک اس
قوم مین دو آدمی بھی باقی رہینگے ف یعنی سوائے قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہین یا یہ مراد ہی کہ قیامت تک قریش
۶۹۱ کی حکومت قائم رہیگی اگرچہ بعضے ملک مین ہو چنانچہ اب بھی یمن کا اور مغرب کا حاکم سید ہی ﴿ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا
اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عیب چھپاویگا کوئی بندہ کسی بندہ کا دنیا مین مگر خدا
اُسکے عیب قیامت مین چھپاویگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ کہ جو کپڑے سے کسیکا بدن چھپاوے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دیوے
۶۹۲ خدا اُسکے گناہ آخرت مین چھپاویگا ﴿ سَلْمَانُ لَا يَسْتَنْجِيْ اَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ مسلم مین سلمان سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ کوئی تم مین بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا نکیا کرے ف جا ضرور کے بعد تین ڈھیلے لینا سنت ہی اور یہی مذہب ہی
امام شافعی کا امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلا سے بھی صفائی حاصل ہو تو کفایت کرتا ہی اور تین ڈھیلے لینا مستحب ہی فرض نہین
۶۹۳ ﴿ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَسُوْمُ الْمُسْلِمُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ مول ٹھہراوے
مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرے پر ف یعنی اگر چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ
قیمت دیکر اسکو مول نہ لیوے کہ اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہی ﴿ اَبُوْ سَعِيْدٍ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّ
۶۹۴ لَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جہانتک موذن کی آواز پہنچتی
ہی وہان تک جو جن اور آدمی اور کوئی چیز سنیگا وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت مین گواہی دیگا ف یعنی اُسکے ایمان کی اور
اسبات کی کہ وہ لوگون کو نماز کے واسطے بلایا کرتا تھا گواہی دینگے سب سننے والے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین
۶۹۵ اور پہاڑ اسی واسطے مستحب ہی کہ خوب زور سے اذان کہے ﴿ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ
اَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ مِنْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اسواسطے کہ نہین معلوم کسیکو شاید شیطان اُسکے ہاتھ سے
کھینچ لیوے پھر تو گر پڑے دوزخ کے گڑھے مین ف یعنی ہتھیار سے اشارہ کرنے مین یہ خوف ہی کہ شاید ہاتھ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان
۶۹۶ مر جاوے تو قاتل دوزخ مین پڑے معلوم ہوا کہ ہتھیار سے اشارہ کرنا حرام ہی ﴿ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ
نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیے کوئی تم مین سے کھڑے ہو کر سو جو بھول کر پیجاوے
وہ قے کر ڈالے ف کھڑے ہو کر پینا بعضون کے نزدیک حرام ہی اور بعضون کے نزدیک مکروہ اسواسطے کہ کھڑے اچھی طرح آرام
سے پیا نہین جاتا اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہی اور طب مین بھی منع ہی کہ بیماری پیدا کرتا ہی اسی واسطے شاید
قے کرنے کو فرمایا عبداللہ بن عمر اگر کھڑے ہو کر بھولے سے پیجاتے تو قے کر ڈالتے اور اکثر علما کے نزدیک قے کرنا واجب نہین

[illegible]

697 اَبُوْهُرَيْرَةَ لَايَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَوْ شَهِيْدًا مسلم
مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو میری امت سے مدینے کے قحط اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور ٹھہرا رہیگا مین اسکو
قیامت کے دن بخشاؤنگا یا اسکا گواہ ہونگا ف یہ فضیلت ہی مدینے کی اور بشارت ہی وہانکے رہنے والون کو اور اشارہ ہی کہ اگر وہان
تکلیف بھی ہو تو لوگ وہانکا رہنا نچھوڑین ص
698 اَبُوْسَعِيْدٍ لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِيْ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین
ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہین دو دنون مین ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر
مین ف دونون عیدون مین روزہ رکھنا حرام ہی سب مجتہدون کے نزدیک
699 ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يُصَلِّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی تم مین نماز نہ پڑھا کرے ایک کپڑے مین سلے
کر کندھے پر اس کپڑے سے کچھ بھی نہو ف کھلے کندھے نماز پڑھنا مکروہ ہی کہ بے تعظیمی ہی نماز کی اگر لنبا کپڑا ہو تو آدھیکا لنگ باندھے اور
آدھے سے کندھے چھپاوے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو ناچاری ہی صرف لنگ باندھکے نماز پڑھ لے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بھی کپڑا ہو تو
صرف پاجامے سے نماز پڑھنا کندھے کھول کر مکروہ ہی
700 ق ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ وَيُرْوٰى الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ قَالَهٗ
مُنْصَرَفَهٗ مِنَ الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کوئی نماز پڑھے ظہر کی اور ایک روایت
مین عصر کی مگر بنی قریظہ مین یہ حضرت نے کفار کے گروہون سے لوٹتے وقت فرمایا ف بنی قریظہ یہودی لوگ تھے مدینے کے قریب
دو تین کوس انکی بستی اور گڑھی تھی حضرت مین اور انمین صلح تھی جب پانچوین سال ہجری کے بعد جنگ احد کے کفار قریش عرب کی
بہت قومون کو مدینے پر چڑھالائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی حضرتؐ سے قول توڑا اور کافرون کے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ خندق
اور جنگ احزاب کہتے ہین کافرونکا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینے کو گھیرے رہے خدا نے نہایت سرد ہوا
چلائی کافر نہ ٹھہر سکے ناامید پلٹ گئے تب حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو تب حضرتؐ نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم
مین باقی قصہ حدیث کا یون ہی کہ اصحاب حضرتؐ کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ مین جانے لگا بعضون نے راہ مین نماز پڑھ لی اور کہا
حضرت کی یہ غرض نتھی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ مین سوا بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلدی
جانا تھا اور بعضے اصحابؐ نے راہ مین نماز نہ پڑھی اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ مین جاکر پڑھینگے اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے حضرتؐ نے جسے
وہین نماز کو فرمایا ہی پھر یہ حال یعنی بعضون کے نماز پڑھنیکا اور بعضون کے نماز نہ پڑھنیکا حضرتؐ کے روبرو ذکر ہوا حضرتؐ کسی پر خفا
نہوئے یعنی دونون اچھا سمجھے ف جیسا حضرتؐ کے اصحاب اس حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا
اور بعضون نے قیاس کیا اور مطلب نکالا ویسے مجتہد لوگ بعضی جگہ قرآن اور حدیث کے کئی طرح مطلب سمجھتے ہین اور سب حق پر ہین
اسیواسطے اہل سنت و جماعت چارون اماموں کے مذہب کو حق جانتے ہین اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کیون اماموں نے محمدی دین
مین اختلاف کیا اور چار مذہب ٹھہرائے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہین ایسے اختلاف دین مین کچھ حرج نہین حضرتؐ کے روبرو
ایسا اختلاف حضرتؐ کے اصحاب مین ہوا اور حضرتؐ نے درست رکھا
701 خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَصُمْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهٗ
اَوْ بَعْدَهٗ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعہ کے دن مگر یون مضایقہ نہین کہ جمعہ سے
پہلے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد ف یعنی صرف جمعہ کے دن روزہ نرکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ رکھے یعنی

٤٠٢ دو ملاکر رکھے تاکہ یہود یون سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی روز صرف ہفتے کو روزہ رکھتے ہین خ اَبُوهُرَيْرَةَ لَا يَغْتَسِلْ اَحَدُكُمْ
فِي الْمَاۤءِ الدَّاۤئِمِ وَهُوَ جُنُبٌ. بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ نہاوے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی مین
ناپاک ہوکر ف یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو نا پاکی غسل سے ناپاک ہوجاویگا حنفی مذہب مین دہ دردہ حوض یعنی چارون طرف
دس ہاتھ کا حوض مانند دریا کے ہی کہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہین ہوتا جبتک اُسکا رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے اور شافعی مذہب مین
٤٠٣ قلتین مانند دریا کے ہی جبتک رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے قلتین دو بڑے مٹکے جسمین پانسو رطل بغدادی پانی سماوے ھو اَبُوهُرَيْرَةَ
لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ اٰخَرَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان
جورو سے دشمنی نرکھے اگر برا جانتا ہی اُسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سے ف یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو تو کہان
تو چاہیے کہ اگر عورت کی خو بری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اُسمین نیک بھی ہوگی اسی خو سے اپنے دل کو تسکین دیکر راضی رہے
٤٠٤ جورو خاوند کی دشمنی اور ناموافقت مین بڑے فساد ہین اسواسطے حضرتؐ نے موافقت رکھنے کو فرمایا خ اَبُوبَكْرَةَ لَا يُفْلِحُ قَوْمٌ
تَمْلِكُهُمُ امْرَأَةٌ بخاری مین ابوبکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بھلا ہوگا اُس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہو ف
جب شیرویہ نوشیروان کا پوتا مر گیا اُسکی بہن جسکا نام بُوران تھا ایران کی بادشاہ ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی
اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل سے بندوبست ممکن نہین تو رعیت برباد ہوجاتی ہے اسی واسطے
شرع مین عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہین اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہی کہ جو مرد جورو کے قابو مین ہوا خراب
٤٠٥ گیا م مُطِيعُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَهٗ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ مسلم مین مطیع بن اسودؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے اس دن کے بعد یہ حضرت نے فتح مکے کے دن فرمایا ف
ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اُسنے بہت رنج دیا تھا فتح مکے کے دن کسی نے حضرتؐ سے کہا کہ فلانا شخص کعبے کے پردے مین
چھپا ہی حضرتؐ نے فرمایا اُسکو پکڑ لاؤ لوگ اُسکی مشکین باندھکر پکڑ لائے پھر وہ قتل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب
قریش مسلمان ہونگے بعد اسلام کے کوئی مرتد نہوگا جو اس طرح قید ہوکر مارا جاوے اور یہ مطلب نہین کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا
نجاویگا اس واسطے کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہوئے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہی اور فضل بن روزبہان اصفہانی نے اپنی شرح
مین امام حافظ اسمعیل کی کتاب السیر سے یون نقل کیا ہی کہ یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا
٤٠٦ فرمائی واللہ اعلم م اَبُوهُرَيْرَةَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَاۤئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ
السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھے ہین خدا کے ذکر کرنے
اور یاد کرنے کو تو اُنکو فرشتے چارون طرف سے گھیر لیتے ہین اور خدا کی رحمت اُنکو چھپا لیتی ہی اور اُنپر آرام اور چین اترتا ہی اور خدا اُنکا
ذکر کرتا ہی اُنمین جو خدا کے پاس ہین یعنی فرشتون اور پیغمبرون کی روحون مین ف یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہی کہ ذکر کرنے
والون کو چارون طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہین تاکہ ذکر کی برکت مین شریک ہون اور خدا کی بیشمار رحمت اُنپر نازل ہوتی ہی اور دل مین
لذت اور چین حاصل ہوتا ہی اور عرش پر اُنکا ذکر خدا کرتا ہی کہ فلانے میرے بندے ایسے ہین جو مجکو یاد کرتے ہین زہے قسمت ذکر کرنے
والون کی اور ذکر سے قصد یاد الٰہی خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا لوگون کو وعظ و نصیحت کرنا درود و کلمہ پڑھنا نماز پڑھنا

یہ سب ذکر ین داخل ہی حم ابوھریرۃ لایقل احدکم اطعم ربک وضیٔ ربک اسق ربک ولایقل احدکم ربی ۴۰۷
ولیقل سیدی ومولای بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین کہا کرے یعنی غلام سے کہ کھانا
کھلا اپنے رب کو دضو کرد اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یون کہے کہ فلانا میرا رب ہی اور چاہیے کہ یون کہے کہ فلانا
میرا سید ہی اور مولی ہی یعنی میرا میان ہی ف عرب کی زبان مین غلام کے مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرت نے اسکو منع کیا کہ
اسمین شرک کی بو نکلتی ہی رب سوا خدا کے کسیکو بولنا مناسب نہین حم ابوھریرۃ لایقولن احدکم اللھم اغفرلی ان شئت ۴۰۸
اللھم ارحمنی ان شئت لیعزم المسئلۃ فانہ لامکرہ لہ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی یون
کہا کرے کہ یا اللہ مجھکو بخش دے اگر تو چاہے ای خدا مجھ پر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیے کہ پکا قصد کرکے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر کوئی
جبر کرنے والا نہین جو دعا نہ قبول ہونے دیوے ف یعنی خدا مالک مختار ہی کہ کوئی اسکا روکنے والا نہین پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہے تو میری
دعا قبول کر اسمین بے پرواہی نکلتی ہی اور تردد اور احتمال بوجھا جاتا ہی تو شرط کرنا اور قید لگانا نچاہیے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کرکے
یقین کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہوگی شک اور تردد نکرے اسواسطے کہ خدا کے نزدیک کچھ مشکل نہین اسکا روکنے والا کون ہی حم
ابن مسعود لایقولن احدکم انی خیر من یونس بن متی وفی روایۃ ماینبغی لاحد ان یکون ۴۰۹
خیرا من یونس بن متی بخاری مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نکہے کہ البتہ مین بہتر ہون
حضرت یونس پیغمبر متی کے بیٹے سے اور ایک روایت مین یون ہی کہ لائق نہین کسیکو کہ یونس بن متی سے بہتر بنے ف سب پیغمبر ۴۱۰
سارے جہان سے افضل ہین انپر کوئی افضل نہین ہو سکتا ق عایشۃ لایقولن احدکم خبثت نفسی ولکن
لیقل لقست نفسی بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی کہ میرا نفس خبیث
ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا نفس دین مین کاہل اور سست ہوا ف یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب
ہی مسلمان اپنے تئین نکہے سست اور کاہل کہنا مضایقہ نہین حضرت کا معمول تھا کہ برے بول کو بھلے سے بدل ڈالتے تھے ۴۱۱
ھ ابوھریرۃ لایقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ ولکن لیقل
غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی اپنے غلام کو
میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتین تمہاری خدا کی بندیان ہین ولیکن چاہیے کہ یون کہے
کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوانمرد اور میری جوان عورت ف یعنی سچی بندگی کے لائق سواے خدا کے اور کوئی ۴۱۲
نہین اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہی اور تا کہ غلامون کے مالک غرور اور گھمنڈ سے بچین اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ عبدالنبی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہین ھ ابوھریرۃ لایقولن احدکم یا خیبۃ الدھر فان اللہ
ھو الدھر مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یون ہرگز نکہے کہ ای کمبختی زمانے کی اسواسطے کہ زمانے کا
پھیرنے والا تو خدا ہی ہی ف زمانے کو بد کہنا اسواسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضۂ قدرت مین ہی اسکا پھیرنے والا خدا ہی تو
زمانے کو بد کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی اسکی تقدیر کو بد کہا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار جانکر بد کہتا ہی تو صاف کافر اور مشرک ہوا
معلوم ہوا کہ زمانے اور فلک کو بد کہنا جیسے کہ شاعرون کی عادت ہی شرع مین ہرگز درست نہین ھ جابر لایقمن احدکم ۴۱۳

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشکوٰۃ الانوار

بیان اسماء … خلاف شرع

اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ تَفَسَّحُوْا مسلم مین جابر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ اُٹھاوے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعہ کے دن پھر پیچھے سے اُسکے بیٹھنے کے مکان پر جاکر بیٹھے
ولیکن یون کہے کہ کھل بیٹھو ف مسجد مین نماز کو جو جہان آکر بیٹھا اُسکو اُٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے درست نہین لیکن یون کہنا
۷۱۴ درست ہی کہ کھل بیٹھو صاحبو تاکہ سب کو جگہ ہوجاوے ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اُٹھاوے کسی مرد کو اُسکے مکان سے پھر وہان آپ بیٹھے
ف اگلی حدیث خاص مسجد کے ذکر مین تھی اور یہ حدیث عام ہی مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہوا کہ جو شخص مدرسے مین یا خانقاہ مین
۷۱۵ رہتا ہو یا کوئی شخص کسی مکان پر بازار مین بیٹھا ہو تو وہی اگلا شخص اُنکا حقدار ہی اگرچہ وہ ایک دن کہین گیا بھی ہو ع اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَقُوْ
اَحَدُكُمُ الْكَرْمَ فَاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہا کرے کوئی انگور کو کرم
سو کرم تو حقیقت مین ایماندار کا دل ہی ف کرم کے معنی سخاوت ہین عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اس واسطے کہ اُسکی بنی شراب
کے پینے سے آدمی کے مزاج مین سخاوت ہوتی ہی سو حضرت نے منع کیا کہ جس حرام ناپاک چیز نے اُسکو یہ عمدہ لفظ کرم کی بولنا ہرگز
لائق نہین بلکہ کرم مناسب ہی ایماندار کے دل کو کہنا جسمین نور ایمان اور سخاوت رہے پھر حضرت نے فرمایا کہ انگور کے باغون کو حدائق
۷۱۶ الاعناب کہا کرو معلوم ہوا کہ بُری چیز کا اچھا نام نہ رکھے ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ
كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے والون کو مکر اور حیلہ کرکے
۷۱۷ رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گل جاتا ہی ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَ
لَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهٗ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَ
اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنے حج کا احرام باندھنے والا کرتا اور
نہ پگڑی اور نہ کنٹوپ اور نہ پائجامہ اور نہ جس کپڑے مین ورس یعنی زرد خوشبودار گھاس اور زعفران لگی ہو اور نہ موزے پہنے مگر
جب چپل جوتا نہ پاوے تو دونون موزون کو وہان تک کاٹے کہ پشت پا سے نیچے ہوجاوین ف اس حدیث سے یہ مسائل معلوم ہوئے
۷۱۸ کہ احرام والے کو یے چیزین درست نہین ع عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا
مسلم مین عمارہ بن رویبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاویگا دوزخ مین جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھی ف
۷۱۹ فجر آرام کا وقت ہی اور عصر کاروبار دنیا کا وقت ہی اسواسطے اُن وقتون کی نماز کا اتنا زیادہ ثواب ہوا ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ
مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار نہین کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دوبار
ف یعنی ایماندار دین کے کام مین ایکبار دھوکا اور فریب کھا کر دوسری بار فریب نہین کھاتا چاہیے غفلت سے ایکبار کوئی گناہ
اُس سے ہو گیا اور پھر پچھتا کر اُسنے توبہ کی تو پھر دوبارہ اُس گناہ کے گرد نہین جاتا یہ تعریف ہی کامل ایماندار کی روایت ہی کہ ابو عزہ شاعر جنگ بدر
مین پکڑا آیا حضرت سے اُسنے منت کی اور وعدہ کیا کہ اب مین دوسری بار کافرون کا ساتھ نہ دونگا حضرت نے اُسکو چھوڑ دیا دوسری بار وہ
کافرون کے ساتھ جنگ اُحد مین آیا اور گرفتار ہوا پھر منت کرنے لگا کہ اُس قصور کو معاف کیجیے اب ہرگز کافرون کا ساتھ نہ دونگا
۷۲۰ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب ہم دوبارہ فریب مین نہین آتے پھر وہ قتل ہوا ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يُمْسِكَنَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ

بِيَمِينِهٖ وَهُوَ يَبُوْلُ وَلَا يَتَمَسَّحُ فِي الْخَلَاءِ بِيَمِينِهٖ وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے اپنا ناڑا اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے اور نہ داہنے ہاتھ سے پاخانے مین ڈھیلے پونچھے
اور نہ سانس چھوڑے برتن مین یعنی پانی پینے کے وقت شاید ناک یا منھ سے کچھ ٹپک پڑے اور گھن آوے اور داہنا ہاتھ کھانے پینے کا
ہی جا ضرور پیشاب کی جگہ اُسکا لگانا مناسب نہین ہی ابُوهُرَيْرَةَ لَا يَمْنَعُ اَحَدُكُمْ جَارَهٗ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهٖ ۴۲۱
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار مین لکڑی گاڑنے سے یعنے اگر پڑوسی اپنا
مین کڑیان رکھا چاہے تو اُسکو نہ روکے کہ یہ ہمسایہ کا حق ہی ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ ۴۲۲
يُؤَذِّنُ اَوْ قَالَ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ لَيْسَ الْفَجْرُ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَجَمَعَ بَعْضُ الرُّوَاةِ كَفَّيْهِ
حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَمَدَّ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے
کسیکو بلال کی اذان اُسکی سحری کھانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہی یا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہی رات سے تاکہ تم مین سے جو نماز تہجد
پڑھتا ہو وہ آرام کرے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کھانے کے واسطے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہین جو اسطرح اشارہ کرے اور بعضے
اس حدیث کے راوی نے اپنی دونون ہتھیلیان ملاکر اونچا کرکے دکھلایا یعنی جو لمبی اونچی روشنی اول ہوتی ہی اُسکا نام صبح نہین
حضرت نے فرمایا جبتک اسطرح نہ اشارہ کرے اور حضرت نے اپنے کلمے کی دو انگلیون کو ملاکر پھیلایا داہنے اور بائین یعنی صبح وہ ہی جسکی روشنی
چوڑی ہو ف یعنی صبح دو قسم ہی ایک صبح کاذب جسکی لمبی روشنی ہوتی ہی اُسوقت تک روزہ دار کو کھانا اور پینا حرام نہین اور فجر کی نماز اُس وقت
درست نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی چکلی ہوتی ہی اُسوقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَمُوْتُ ۴۲۳
لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مسلمانون مین سے جسکے تین لڑکے مرینگے اُسکو دوزخ کی آنچ نہ لگیگی مگر بقدر قسم سچی کرنے کے ف یعنی خدا قرآن مین بطور قسم فرماتا ہی
کہ سبکو سر دوزخ پر گذار ہوگا پس اتنا تو ضرور ہوگا کہ دوزخ کے پل پر چلنا ہوگا باقی کچھ عذاب نہین اور حدیثون مین آیا ہی کہ دو یا ایک چھوٹا
لڑکا بھی مریگا تو دوزخ سے بچیگا اسواسطے کہ لڑکے کی موت کا ماباپ پر سخت داغ ہوتا ہی اور پھر اُسنے باوجود اس مصیبت کے صبر کیا ۴۲۴
اور خدا کی تقدیر سے راضی رہا تو خدا نے اُسکے بدلے اُسکو دوزخ سے بچایا ص جَابِرٌ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ مرے کوئی مگر اس حالت مین کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو ف ایمان کے دو رکن ہین خوف
اور امید حالت صحت اور زندگی مین خوف خدا غالب رکھئے تاکہ گناہون سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال نکرے کہ وہ وقت گناہ
کرنے کا نہین بلکہ اُسوقت خدا کو رحیم اور کریم اور غفار اور ستار جان کر بخشش کی امید دل مین رکھئے تاکہ خوشی اور شوق سے خدا کی طرف
جاوے اور مرنے سے جی نچراوے اور جو مسلمان اُسوقت موجود ہون وہ بھی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کرین تاکہ مرنے والے کا
دل حوصلہ بندھے اور خدا سے گمان نیک مضبوط ہو جاوے ص اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَنْبَغِيْ لِلصِّدِّيْقِ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا مسلم مین ابو ہریرہؓ ۴۲۵
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صدیق کو لائق نہین کہ بہت لعنت کیا کرے ف ابو بکر صدیقؓ نے ایکبار اپنے غلام پر لعنت کی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی صدیق اُس ولی کامل کو کہتے ہین جسکے دل مین ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان
لاوے جیسے مشہور ہی کہ ابی بکر صدیق نے کچھ حضرت سے معجزہ نچاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کی روشنی سے حضرت کو پیغمبر

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

۴۲۶ جانکر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت کے درجون مین صدیقی کے برابر کوئی مرتبہ نہین ف عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ لَا يَنْبَغِي هٰذَا
لِلْمُتَّقِينَ قَالَهُ عِنْدَ نَزْعِهِ فَرُّوْجَ حَرِيْرٍ لَبِسَهُ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اسکا پہننا لائق نہین پرہیزگار لوگون کو یہ حضرت نے خود ریشمی قبا اُتارتے ہوئے جو آگے پہنے تھے فرمایا ف فروج اُس قبا کو کہتے ہین جسکا
پیچھے سے دامن چاک ہو سواری کے واسطے خوب ہوتی ہی سو وہی ریشمی قبا کسی نے حضرت کو بھیجی تھی اُسوقت تک ریشمی کپڑا پہننا
حرام نتھا حضرت نے اُسکو پہن کر نماز پڑھی بعد نماز کے اُسکو برا جان کر اُتار ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اُس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی
۴۲۷ اور پرہیزگار دنیا کی آرایش اور زینت نہین کرتے اگرچہ حلال و مباح بھی ہو خ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا يَنْفِرُ أَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِ
بِالْبَيْتِ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پھیرے حج کر کے یہانتک کہ پچھلا کعبے کا طواف کرے ف
یعنی جب حج کے سب کام کر چکے تو آخر کو دوسرا طواف کعبے کا کر کے اپنے گھر آوے اُسکا طواف الصدر نام ہی امام اعظم کے نزدیک واجب ہی
۴۲۸ اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہو عَائِشَةَ لَا يَنْفَعُهُ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ قَالَهُ لَهَا
حِيْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ فَهَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهُ مسلم مین
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اُسکے کچھ کام نہ آویگا اسواسطے کہ اُسنے کسی دن نہین کہا کہ اے رب میرا گناہ بخشیو قیامت کے
دن یہ حضرت نے حضرت عائشہ سے فرمایا جب حضرت عائشہ نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ ابن جدعان کفر کے زمانے مین برادری سے سلوک
کرتا تھا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھلا یہ اُسکے کچھ کام آویگا ف یعنی وہ شخص کافر تھا قیامت کا ایمان نرکھتا تھا اسی واسطے اُسنے
۴۲۹ کبھی قیامت کی مغفرت نہ مانگی اور کافر کے نیک کام آخرت مین کچھ کام نہ آوینگے نیکیون کے واسطے ایمان شرط ہی خ ابْنِ عُمَرَ لَا يَنْقُشَنَّ
أَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری اِس
انگوٹھی پر نقش ہو ف چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ بادشاہون کو نامہ لکھین اور اُنکو اسلام کے دین پر بلاوین لوگون نے
عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرت نے مہر کھدائی چاندی کے نگ پر تین سطرین اُسمین نقش ایک سطر مین
محمد دوسری مین رسول تیسری مین اللہ حضرت کے بعد وہ انگوٹھی ابی بکر صدیق پاس رہی اُنکے بعد عمر فاروق پاس رہی اُنکے بعد حضرت
عثمان پاس رہی پھر اُنکے ہاتھ سے کنوین مین گر پڑی اور نہ ملی سو حضرت نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر مین محمد رسول اللہ نہ کھداوے تاکہ
۴۳۰ شبہہ نہ پڑے کہ یہ حضرت کی مہر ہی یا کسی اور کی خ عُثْمَانَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ مسلم مین حضرت عثمان سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرے کا احرام باندھنے والا اور نہ کوئی وکیل ہو کر اسکا نکاح کر دیوے اور نہ خود
منگنی کرے ف امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ محرم کا نکاح نہین درست جبتک حج سے فراغت نپاوے اور
امام اعظم کے نزدیک درست ہی لیکن صحبت نکرے اُنکے نزدیک اِس حدیث کے یہ معنی کہ نکاح نکرے یعنی صحبت نکرے اسواسطے کہ حضرت
۴۳۱ نے اپنا نکاح حضرت میمونہ سے احرام مین کیا ق أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے جانور بیمار ہون وہ اُسکے گھاٹ پر جسکے جانور تندرست ہین پانی پلانے کو نہ لاوے ف اسواسطے حضرت
نے منع نہین کیا کہ تندرستون کو اُنکی بیماری لگ جاویگی جیسا کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہی اسواسطے کہ حضرت نے خود فرمایا ہی کہ بیماری
کسیکی کسیکو نہین لگتی چنانچہ اسی باب مین حدیث ہو چکی ہی بلکہ حضرت نے اسواسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور شاید بیمار جانورون

کے ملتے خدا کی تقدیر سے بیمار ہو گئے تو عوام کا بد اعتقاد زیادہ تر مضبوط ہو جاویگا بیماری لگ جانے کا تو ناحق شرک میں گرفتار ہوونگے اور خدا کو بھول لینگے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ

چوتھے باب میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر اِذَا اور اِذْ ہی ھ جَابِرٌ اِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهٗ مسلم میں
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو غلہ اور اناج مول لیوے تو اسکو مت بیچ جب تک اسکو اپنے قبضے میں کر لیوے اور تول
۴۳۳ نہ لیوے ف سب اماموں کے نزدیک بدون قبضہ کیے اناج بیچنا نہیں درست ھ جَرِیْرٌ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ
۴۳۴ مسلم میں جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میاں سے بھاگا اسکی نماز قبول نہیں ہوتی ھ جَرِیْرٌ اِذَا اَتَاکُمُ
الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ مسلم میں جریرؓ سے روایت کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس زکوۃ لینے والا
عامل آوے تو چاہیے کہ تمسے راضی پھرے ف اسلام کی سلطنت میں امام کی طرف سے بستیوں میں ہر سال کے عامل زکوۃ کی تحصیل
کو جاتا تھا اور اب بھی ولایت میں جاتا ہی سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوۃ نقد اور جانوروں کی ادا کیا کرو اسواسطے
۴۳۵ کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہی اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہی ھ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا اتَّبَعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوْا حَتّٰى تُوْضَعَ مسلم میں
ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازے کے چلو نہ بیٹھا کرو جب تک کہ وہ زمین پر رکھا جاوے ف سنت
۴۳۶ یہی ہی کہ بدون جنازہ رکھے نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ اٹھانے والوں کی مدد کی حاجت ہوتی ہی بے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہی ھ ابْنُ عُمَرَ اِذَا
اَتٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کو آوے تو چاہیے
۴۳۷ کہ غسل کرے ھ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لیوے ف یعنی
۴۳۸ اول استنجا کرے پھر وضو کرے کہ اسوقت وضو سے قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہی اور بدن ہلکا ہو جاتا ہی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اَتٰى اَحَدَكُمْ
خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَلْيُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَاِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ اَوْ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ فَاِنَّهٗ
وَلِيَ حَرَّهٗ وَعِلَاجَهٗ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہارے کسیکے پاس اسکا خدمتگار کھانا لاوے
تو اسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلا لیوے اور اگر ساتھ اپنے نہ بٹھلاوے تو اسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دے اسواسطے کہ خدمتگار کھانا
پکاتا ہے اور اسکی گرمی سے ملا رہا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دینا ضرور ہی اگرچہ اسکا
کھانا مقرر ہو یعنی مروت سے بعید ہی کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اٹھاوے اور اس کھانے سے کچھ بھی نہ پاوے لیکن ساتھ کھلانا واجب
۴۳۹ نہیں اگر کھلاویگا تو بہتر ہی اپنا غرور کھویگا ق اَبُوْ اَيُّوْبَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا بِبَوْلٍ
وَلَا بِغَائِطٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا بخاری اور مسلم میں ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم جاؤ جائے ضرور کو تو نہ منہ کیا کرو قبلے
کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ اسکو پیٹھ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ جائے ضرور کے وقت بلکہ پورب پچھم بیٹھا کرو ف منہ جائے ضرور اور
پیشاب کیوقت قبلے کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظمؒ کے نزدیک درست نہیں نہ جنگل میں نہ آبادی میں اور شافعیؒ کے

نزدیک جنگل مین منع ہی اور آبادی مین درست چنانچہ عبد اللہ بن عمر کی اسمین روایت بھی ہی لیکن زیادہ احتیاط امام اعظم کے مذہب مین ہی اور یہ جو فرمایا کہ پورب پچھم بیٹھا کرو یہ مدینے والون کو فرمایا کہ انکا قبلہ دکھن کی طرف ہی ہندوستان کا قبلہ پچھم کی طرف کو ہی تو یہان اتر دکھن بیٹھنا چاہیے خ ابو ہریرۃ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادٰی جِبْرَئِیْلَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ فَیُحِبُّهٗ جِبْرَئِیْلُ ۷۴۰
فَیُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہی اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور یہ فرماتا ہی کہ مقرر خدا فلانے کو دوست رکھتا ہو تو بھی اسکو دوست رکھو تو جبرئیل اس سے محبت رکھتا ہی پھر پکار دیتا ہی جبرئیل آسمان والون مین یعنی فرشتون مین کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا ہی سو تم بھی اسکو دوست رکھو تو آسمان والے اس سے محبت رکھتے ہین پھر اس محبوب بندے کی زمین مین قبولیت اتاری جاتی ہی یعنی زمین کے نیک لوگ اسکو مقبول جانتے ہین اور اس سے محبت رکھتے ہین ف یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہی تو اسکو آسمان اور زمین مین مشہور کر دیتا ہی تا کہ فرشتے اسکے واسطے استغفار کیا کرین اور زمین کے لوگ اسکے واسطے دعا کرین اس سے محبت رکھین اسکی تعریفین کرین اسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب ہی کہ اولیاء اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہین لیکن ایسی محبت بھی نہین اچھی کہ عوام جاہل کرتے ہین کہ انکو نفع اور نقصان کا مختار جان کر انکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ محبت نہین حقیقت مین ان سے عداوت ہی م جابر اِذَا اَحَدُکُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَۃُ فَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِهٖ فَلْیَعْمِدْ اِلَی امْرَاَتِهٖ فَلْیُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ یَرُدُّ ۷۴۱
مَا فِیْ نَفْسِهٖ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسیکو بھلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھر دل مین اسکی صورت ٹھہر گئی ہو یعنی اسکا خیال بندھا ہو تو اپنی جورو کیطرف آوے اور اس سے صحبت کرے سو مقرر یہ اپنی جورو کا جماع کرنا دور کر دیگا جو اسکے جی مین دوسری عورت کا خیال ہی ف بگانی عورت کی اگر دل مین محبت آجاوے تو اسکا کامل علاج یہی ہی کہ اپنی جورو سے صحبت کرے اگر ایکبار دوبار مین خیال گیا تو بہتر ہی نہین تو کئی بار صحبت کرے تو اسکا بالکل خیال دفع ہو عشق کی حکیم لوگ بھی جماع ہی دوا لکھتے ہین اس واسطے کہ شہوت کا سبب منی کی زیادتی ہی جب صحبت کی تو منی کم ہوئی تو شہوت اور عشق بھی دور ہوا حضرت نے یہ دوا اسواسطے بتائی کہ کہین حرام مین نہ گرفتار ہو جاوے ق ابو ہریرۃ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَهٗ فَکُلُّ حَسَنَةٍ یَعْمَلُهَا تُکْتَبُ ۷۴۲
بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَکُلُّ سَیِّئَةٍ یَعْمَلُهَا تُکْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی نے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین ستھرا بنایا پھر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکھی جاویگی سات سو کے برابر تک اور جو بدی کریگا تو وہ اتنی لکھی جاویگی جتنی کی ہی یہانتک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہی ف یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی کو دس سے سات سو تک خدا بڑھاتا ہی دس سے تو کوئی کم نہین آگے نیت پر موقوف ہی جیسی نیت خالص ہوگی ویسی ہی زیادتی بھی ہوگی اور بدی اگر کریگا تو اتنی ہی رہیگی اسمین ترقی نہین اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اتنا ہی رکھے اور نیکی کو سات سو تک بڑھاوے اسلام سنوارنا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چھوڑے شریعت محمدی کی کمال تعظیم سے اطاعت کا ارادہ کر لیوے اور ظاہر اور باطن سے محمدی بنے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہی م ابو ہریرۃ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِی الطَّرِیْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَ اَذْرُعٍ ۷۴۳
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمکو راہ اور گلی کے مقدمے مین جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی

ساتھ بالخیر کی گھیر لے ف یعنی اگر راہ ڈہا ہو جسمین شہر والون کی آمد و رفت ہو اور راہ کی زمین کا مالک وہان عمارت بنایا چاہے اگر لوگ منع کرتے ہون تو اُسمین شرع کا حکم یہ ہی کہ سات ہاتھ چوڑائی راہ کی چھوڑ کر عمارت بناوے تاکہ اونٹ و گاڑی اور لوگون کی آمد و رفت مین حرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کے لوگ آتے جاتے ہون تو اُسکی اتنی چوڑائی چاہیے کہ جسمین محلے والون کا حرج نہو اور زنانی سواری
٧٤٤ اور جنازہ جانے کو تنگی نہو ھر ابو ھریرۃ اذا ادرک احدکم سجدۃ من صلوۃ العصر قبل ان تغرب الشمس فلیتم صلوتہ واذا ادرک سجدۃ من صلوۃ الصبح قبل ان تطلع الشمس فلیتم صلوتہ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پاوے تو اپنی نماز پوری کرلیوے یعنی تین رکعتین باقی غروب کے وقت پڑھے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی سورج نکلنے سے پہلے پاوے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے وقت پڑھے ف یعنی ہر چند طلوع و غروب کے وقت سجدہ حرام ہی لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع و غروب ہوتے پڑھے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا سوا امام اعظم کے کہ اُنکے نزدیک عصر کی نماز تو اسیطرح سے درست ہی اسواسطے کہ وقت ناقص تھا ادا بھی ناقص ہوئی لیکن فجر کی نماز طلوع کے وقت درست نہین کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا ناقص نچاہیے حنفی کہتے ہین کہ
٧٤٥ اس حدیث پر عمل اول تھا پھر حضرت نے وہ حدیث فرمائی جسمین طلوع و غروب کے وقت سجدہ حرام ہی واللہ اعلم ھر ابو ھریرۃ اذا اذن المؤذن ادبر الشیطان ولہ حصاص مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا ہی تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہی گوز کرتا ہوا ف یعنی اذان کی آواز سے شیطان پر ایسا صدمہ ہوتا ہی کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بھاگتا ہی اسیواسطے حضرت نے اور حدیث مین فرمایا ہی کہ جب کسیکو جنگل مین شیطان اور بھوت ستاوین یا نظر پڑین تو اسوقت اذان پکار کے کہے تاکہ بھاگ جاوین اور یہ
٧٤٦ مجرب عمل ہی ھر ابو موسی اذا اراد اللہ رحمۃ امۃ من عبادہ قبض نبیہا قبلہا فجعلہ لہا فرطا وسلفا بین یدیہا واذا اراد ھلکۃ امۃ عذبہا ونبیہا حی فاھلکہا وہو ینظر فاقر عینہ بھلکتہا حین کذبوہ وعصوا امرہ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ کسی امت پر اپنے بندون سے رحمت کرنیکا تو امت سے پہلے اس امت کے پیغمبر کی روح قبض کرتا ہی یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہی پھر اس پیغمبر کو اپنی امت کا میر اول بناتا ہی اور پیشوا بھیجتا ہی امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور بربادی چاہتا ہی تو امت پر عذاب بھیجتا ہی اس امت کے پیغمبر کے جیتے پھر مٹاتا ہی امت کو پیغمبر کے سامنے تو پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈا کرتا اور روشنی بخشتا امت کو مٹا کر جبکہ اُسکو اُن کافرون نے جھوٹا کہا اور اُسکے حکم کو نمانا ف یعنی جس امت پر خدا کرم اور رحمت کیا چاہتا ہی تو اُسکے پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہی تاکہ امت اسکے غم مین صبر کرے اور ثواب پاوے اور اُسکے بعد اُسکی شریعت پر عمل کرے تو دونا ثواب حاصل کرے اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو اس عالم مین اور گواہ بنے اُنکے ایمان کا گویا حضرت نے اس حدیث سے اپنی امت کو دلاسا دیا کہ میرے فراق مین زیادہ پریشان دل نہون میری وفات کو غضب الٰہی نجانین خدا کی رحمت سمجھین اسیواسطے اس امت کو امت مرحومہ کہتے ہین اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہی تو اُسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہی تا پیغمبر کے دل کے پھپھولے پھوٹین اسواسطے کہ اُس امت کمبخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نجانی اُسکو رنج دیا اور جھٹلایا جیسے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام کی امتون کا حال ہوا کہ پیغمبر اُنکے زندہ رہے اور وہ عذاب الٰہی سے ہلاک ہوئے
٧٤٧ ق عدی بن حاتم اذا ارسلت کلبک المعلم وذکرت اسم اللہ

عَلَیْہِ فَکُلْ قَالَ عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَالَمْ یَشْرَکْهَا کَلْبٌ لَیْسَ مَعَهَا قَالَ قُلْتُ وَاِنِّیْ
اَرْمِیْ بِالْمِعْرَاضِ الصَّیْدَ فَاُصِیْبُ قَالَ اِذَا رَمَیْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَکُلْهُ وَاِنْ اَصَابَہٗ بِعَرْضِہٖ فَلَا تَاْکُلْہُ
بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو اپنے سکھائے شکاری کتّے کو چھوڑے اور خدا کا نام
اُسپر لیوے تو شکار کو کھا عدی بن حاتم نے کہا کہ مین نے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالین تو بھی کیا شکار حلال ہی حضرتؐ نے
فرمایا کہ اگر مار بھی ڈالین تو بھی حلال ہی جب تک دوسرا کتا غیر شکاری اُسکے ساتھ مارنے مین شریک نہوا ہو عدی بن حاتم نے کہا مین نے
کہا کہ مین ٹیڑھا اور بے گانسی کے تیر سے شکار کرتا ہون اور شکار کو حاصل کرتا ہون حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو بے پر بے گانسی تیر کو مارے
پھر وہ تیر شکار کے جسم مین گھسکر چیر پھاڑ دیوے تو اُسکو کھا اور اگر تیر شکار کے بینڈا ہو کر لگے تو اُسکو مت کھا **ف** اس حدیث سے بہت
مسئلے شکار کے معلوم ہوئے اول یہ کہ کتے کا شکار کھیلنا درست ہی دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چھوڑا ہو تو حلال ہی اور
اگر کتا خود بخود چھوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہی اور تعلیم کی یہ علامت ہی کہ اُسکو تین بار شکار پر چھوڑے
اور ہر بار وہ شکار مار لائے اور خود نکھاوے چوتھے یہ کہ کتے کے چھوٹنے کے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہی اگر قصدًا بسم اللہ نہ بولا شکار مردار
ہوا اور اگر بھولے سے نکہا تو حلال ہی یہ مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ زبان سے کہنا واجب نہین خدا کا
نام ہر مسلمان کے دل مین ہی لیکن زبان سے کہنا مستحب ہی پانچوین یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بھی جاوے تو بھی شکار حلال ہی چھٹے یہ کہ
اگر شکاری کتے کے ساتھ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہین ہوئی شکار مارنے مین شریک ہووے تو شکار مردار ہوا اسواسطے کہ جب حلال اور حرام
ایک چیز مین جمع ہون تو حرام ہی احتیاط کے سبب سے غالب جانا ہی ساتوین یہ کہ بے گانسی کے تیر کے شکار مین زخم ہونا شرط ہی تاکہ خون پاک
نکل جاوے اور اگر بے زخم صدمے سے مرجاوے تو شکار حلال نہین جیسے غلہ غلیل کا یا اینٹ پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہی کہ خون نکلا
۷۴۸ شکار حلال اُس چیز سے ہوتا ہی جو تیز ہو اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے تلوار چھری تیر گانسی دار **ق** اَبُوْ مُوْسٰی اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُکُمْ
ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَہٗ فَلْیَرْجِعْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کسی سے اُسکے گھر مین جانے کی
اجازت مانگے تین بار سو اسکو اجازت نملے تو پلٹ آوے **ف** اجازت مانگنے کا یون طریق ہی کہ دروازے مین کھڑے ہو کر سلام کرے پھر
کہے کہ مین آؤن تین بار کہے اگر کوئی بلاوے تو اندر جاوے نہین تو پھر آوے اور کھانسنا اور دستک دینا بجاے اجازت مانگنے کے ہی
۷۴۹ شرع مین اجازت کا اسواسطے حکم ہوا کہ نہین معلوم آدمی اپنے گھر مین کسطرح سے بیٹھا ہی **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اِمْرَاَۃُ
اَحَدِکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْهَا بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسی سے اُسکی جورو مسجد
۷۵۰ مین جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اسکو منع نکرے **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَاْذَنَکُمْ نِسَاؤُکُمْ بِاللَّیْلِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاْذَنُوْا
لَهُنَّ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمھاری عورتین رات کو مسجد مین نماز کے واسطے جانے کی اجازت
۷۵۱ مانگین تو اجازت دو **ف** اس مضمون کا بیان مفصل آگے ہو چکا کہ اب عورتون کے نکلنے کا فتوی نہین زمانہ بگڑ گیا **م** جَابِرٌ اِذَا اسْتَجْمَرَ
اَحَدُکُمْ فَلْیُوْتِرْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی استنجا کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق لے یعنی تین
۷۵۲ یا پانچ یا سات **ق** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِہٖ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ
عِنْدَ خَیَاشِیْمِہٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے

مسائل شکار متفرقہ

اسواسطے کہ شیطان مدت کو ناک کی جڑ میں رہتا ہے **ف** سوتے میں بلغم اور رطوبت دماغ سے اتر کے ناک کی جڑ میں جمع ہوتا ہے اسکے
سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہے سو فرمایا کہ تین بار چھینک ڈالے تا کہ سستی دور ہو جاوے بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اسواسطے کہ اس سے
٧٥٣ سستی اور غفلت ہوتی ہے عبادت میں سو یہ عین آرزو ہے شیطان کی یا سچ مچ وہاں ان کو شیطان رہتا ہے واللہ اعلم **ھ** اَبُوْھُرَیْرَۃَ
اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِّنْ مَّنَامِہٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَھَا ثَلٰثًا فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ
مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ پانی میں جب تک اسکو تین بار نہ دھو لیوے
اسواسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ کہاں سکا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہ یا ناپاک جگہ **ف** اکثر عرب جاڑے ضرور پھر سکے ڈھیلے سے استنجا
کر کے سو رہتے تھے اسواسطے حضرتؐ نے ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہاں ہاتھ لگ گیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رات کو احتلام ہوا اور
٧٥٤ ہاتھ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہے کہ تین بار پہلے ہاتھ دھو لیوے تب پانی کے اندر ڈالے **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ یَوْمًا
صَائِمًا فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْھَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَہٗ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال میں کہ روزہ دار ہو تو نہ فحش بکے اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد
اسکو گالی دیوے یا اسکو سے اسپر لعنت کرے تو چاہیے کہ یوں کہے کہ میں تو روزہ دار ہوں میں روزہ دار ہوں **ف** یہ بات
ہاں یا جی کہے کہ شاید وہ شخص شرمائے چپ رہے یا اپنے دل میں کہے کہ میں تو روزہ دار ہوں مجھکو مناسب نہیں کہ اسکا جواب دیکر جاہل بنوں
٧٥٥ اور اپنے روزے کا لطف کھوؤں **ق** جَابِرٌ اِذَا اَطَالَ اَحَدُکُمُ الْغَیْبَۃَ فَلَا یَطْرُقْ اَھْلَہٗ لَیْلًا بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی سفر میں گھر سے زیادہ غائب رہا ہو تو اپنے گھر والوں میں رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر میں آوے **ف** دن کے
آنے میں بہت بہت فائدے ہیں کہ عورت اسکی پاکی لے اڈالے غسل کرے کپڑے بدلے تا کہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بھی نہا دھو کر صفائی حاصل
کرے کہ عورت کو نفرت نہو اور دن میں عمدہ کھانے کا سامان ہو سکتا ہے رات کے آنے میں یہ کچھ نہیں ہو سکتا **نقل** ہے کہ ایک شخص اپنی
عورت کو حاملہ چھوڑ کر سفر کو گیا سولہ برس کے بعد رات کے وقت گھر میں آیا بیٹا جوان ہوا تھا اپنی ماں کے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو گمان ہوا
کہ عورت حرام کار ہے اپنے یار کو لیے بیٹھی ہے اس کمبخت نے بے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر
دن کو آتا تو یہ حال نہوتا اسواسطے حضرت نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر میں نہ آوے اسیطرح کے شریعت کے حکموں میں ہزاروں
٧٥٦ فائدے دینی اور دنیوی ہیں مگر وقت پر انکی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں **ھ** اَبُوْسَعِیْدٍ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَیْکَ
وَعَلَیْکَ الْوُضُوْءُ **قَالَہٗ** لِعِتْبَانَ بْنِ مَالِکٍ وَھُوَ حَدِیْثٌ مَنْسُوْخٌ مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جب عورت سے صحبت کرنے میں تو جلدی اور شتابی میں ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجھ پر نہیں اور وضو تجھکو لازم
ہے یہ حضرتؐ نے عتبان بن مالکؓ سے فرمایا اور یہ حدیث منسوخ ہے **ف** حضرتؐ ایکبار عتبان بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے
صحبت کرتے تھے حضرتؐ کی خبر سنکے جلدی سے بدون فراغت ہوئے حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرتؐ کو حال معلوم ہوا تب یہ
حدیث فرمائی اول اسلام میں یہی حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو اب صرف صحبت بے انزال سے بھی
٧٥٧ غسل واجب ہے **ق** عُمَرُ اِذَا اُعْطِیْتَ شَیْئًا مِّنْ غَیْرِ مَسْئَلَۃٍ فَکُلْ وَتَصَدَّقْ بخاری اور مسلم میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جب تجھکو بدون مانگے کچھ ملے تو اسکو کھا اور خدا کی راہ میں دے **ف** عمر فاروقؓ کو حضرتؐ کچھ دینے لگے عمر فاروقؓ نے کہا جو مجھ سے زیادہ

محتاج ہو اسکی پیچھے مجھکو کچھ حاجت نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بے مانگے کچھ ملے تو اسکو خدا کی طرف کی روزی سمجھے
نہ پھیرے اگر حاجت ہو تو لے لے ورنہ خیرات کر دے اور یہیں تک کسی اور محتاج کو دے لیکن سوال کرنا دو طرح ہی ایک تو زبان سے مانگنا یہ تو
٧٥٨ صاف حرام ہی دوسرے دل میں کسی چیز کی کسی شخص سے تاک لگانا یہ دل کا سوال ہی تقوے کی راہ سے یہ بھی حرام ہی ق عمر اِذَا اَقْبَلَ
اللَّیْلُ وَاَدْبَرَ النَّھَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ بخاری و مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
٧٥٩ سامنے آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ
لَمْ تَکَدْ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ تَکْذِبُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب زمانہ قریب لگے تو نہیں لگتا ہی کہ ایماندار کا
خواب جھوٹا ہووے ف اس حدیث کے تین مطلب ہیں ایک تو یہ کہ جب قیامت قریب ہوگی تو مسلمان کا خواب سچا ہوا کریگا اسواسطے کہ
قیامت ہونے کے سبب چھپی چیزیں ظاہر ہونگی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہی تو خواب بھی سچا ہوتا ہی اسواسطے کہ عالم آخرت قریب آتا ہی
اور آخر عمر میں اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہی اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہی تیسرے یہ کہ بہار کے موسم میں جب رات دن برابر ہوتے ہیں تو خواب
٧٦٠ سچا ہوتا ہی اسواسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہی نہ سرد حواس صاف رہتے ہیں ق اَبُوْ قَتَادَۃَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ
فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو
تو اٹھا کرو جبتک مجھکو آتے دیکھ نہ لیا کرو ف حضرت کا گھر مسجد سے ملا تھا اسبات آپ گھر میں رہتے تھے جب فرض کی تکبیر ہوتی
تھی تب حضرت گھر میں سے تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کے ہوتے اٹھ کھڑے ہوتے تھے سو فرمایا کہ جبتک میں نہ آؤں نہ اٹھا کرو امام
شافعی کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اٹھیں اور امام اعظم کے نزدیک حی علی الصلوۃ کہنے کے وقت امام اور مقتدی کھڑے
ہوں اور قد قامت الصلوۃ کے وقت نماز شروع کریں ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃُ مسلم
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہیں سوائے فرض کے ف اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ جب مسجد میں جماعت کی نماز ہوتی ہو تو سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہی لیکن حنفی مذہب میں صرف فجر کی سنت جماعت سے علاحدہ
مسجد سے کنارے پر پڑھ کے جماعت میں ملے اور اگر جانے کہ سنت پڑھنے سے جماعت کی ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو سنت نہ پڑھے
جماعت میں ملے اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہو اور ایک رکعت پڑھ چکا تو دوسری رکعت ملا کر سلام پھیر کے جماعت میں شریک ہووے اور
٧٦٢ اگر اول رکعت کا سجدہ نکیا ہو تو اس نماز کو توڑ کر جماعت میں ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی خ اَبُوْ اُسَیْدِ السَّاعِدِیُّ
اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَارْمُوْھُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَکُمْ بخاری میں ابو اسید ساعدی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کافر جھنڈ باندھکر
آویں تو انکو تیروں سے مارو اور اپنے تیر باقی رکھو ف یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر میں صف لشکر کی باندھکر فرمائی یعنی قریب جھنڈ میں
٧٦٣ تیر خطا نکرینگے بہت دور سے مارنا بیفائدہ ہی اور سب تیروں کو ایکبارگی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہیں م اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَکْفَرَ
الرَّجُلُ اَخَاہُ فَقَدْ بَآءَ بِھَا اَحَدُھُمَا مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا
تو وہ بات دونوں میں کسی پر ضرور پلٹ پڑتی ہی ف یعنے اگر وہ کافر ہی حقیقت میں جسکو کافر کہا تو سچا ہوا اور اگر وہ کافر نہیں تو
اسوقت کفر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نکہے
شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب میں گرفتار ہو مسلمان یوں کہنا مضائقہ نہیں کہ فلانا شخص کافروں کے کام کرتا ہی اگر

اگر اسکے عمل دین کے خلاف ہون اور اگر کسیکا کفر بدلیل قطعی ثابت ہوگیا ہو اور ضروریات دین کے وہ انکار کرتا ہو تو اسکو شوق سے کافر
کہنے تاکہ کوئی اسکی راہ پر نہ چلے اور شریعت محمدی مین خلل نہ پڑے جیسے کہ اس زمانے مین ملحد نیچری ظاہر ہوئے ہین کہ شریعت محمدی کو
۷۶۴ ہنستے ہین بیشک وہ کافر ہین **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ کسی چیز مین نہ پونچھے جب تک
ہاتھ کو نہ چاٹے یا کسیکو چٹاوے **ف** یہ حکم اسواسطے ہوا کہ انگلیان بعد کھانے کے نہ چاٹنا مغرور لوگون کی عادت ہی اور چاٹنے مین
برکت ہی علما نے لکھا ہی کہ کھانے مین چار باتین فرض ہین حلال رزق کھانا اسکو خدا کی عنایت جاننا اسپر راضی ہونا اسکو کھا کے
گناہ نکرنا اور پانچ باتین سنت ہین اول بسم اللہ کہنا ہاتھ دھونا الحمد للہ کہنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا اور داہنا زانو اٹھا کر بائین
پیر پر بیٹھنا اور کبھی حضرتؐ نے اکڑو بیٹھکر بھی کھایا ہی اور آداب بھی چار ہین اپنے آگے سے کھانا لقمہ چھوٹا بنانا خوب چبا کر نگلنا اور لوگون کو
کھاتے ہوے نہ دیکھنا اور علاج غرور کی یہ ہی کہ دسترخوان پر سے گرے کھانیکو کچھ اٹھا کر کھانا اور بعد کھانے کے انگلیان چاٹنا اور
۷۶۵ مکروہ دو چیزین ہین کھانے کو سونگھنا اور پھونکنا **ھ** ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ
فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو اپنے
داہنے ہاتھ سے کھاوے اور جب پیے تو چاہیے کہ اپنے داہنے سے پیے اسواسطے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہی اور بائین سے پیتا ہی
۷۶۶ **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ
۷۶۷ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو چاہیے کہ اپنی انگلیان چاٹے اسواسطے کہ اسکو نہین معلوم کہ کس انگلی مین برکت ہی **ق** اَبُوْ بَكْرَةَ اِذَا
الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب دو
مسلمان سامنا کرین تلوارین لیکر تو قتل کرنیوالا اور جو قتل ہوا دونون دوزخ مین ہین **ف** پوری حدیث یون ہی کہ ابوبکرہ اس حدیث
کے راوی نے حضرتؐ سے پوچھا کہ بھلا قتل کرنیوالا تو اسواسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اسکا کیا قصور تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ
بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص اور مستعد تھا یعنی اسکا قابو نہوا نہین تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول مسلمان
دوزخی اس صورت مین ہین جب دونون ایک دوسرے کے مارنے کا قصد رکھین اور عداوت سے لڑین جسطرح خانہ جنگی ہوتی ہی تو اگر ایک
مسلمان کو دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہزن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جسطرح ہو سکے بچاوے اور اگر یقین
جانے کہ بدون اسکے مارے مین کسی طرح بچ نہین سکتا تو شوق سے مارے اسواسطے کہ اپنی جان بھی بچانا فرض ہی اسطرح کا قاتل دوزخی
۷۶۸ نہین اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہون انکا قتل بھی درست ہی **ھ** عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ
بِهِمُ الصَّلٰوةَ مسلم مین عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو نماز مین امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز انکے
ساتھ پڑھ **ف** سب اماموں کا یہی مذہب ہی کہ امام کو لازم ہی کہ نماز کو بہت لمبا نکرے زیادہ دیر نہ لگاوے اسواسطے کہ مقتدی بیمار او
ضعیف بھی ہوتے ہین انکو تکلیف ہوگی جماعت کم ہوا کریگی لیکن ایسی جلدی بھی درست نہین کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہون
اور رکوع و سجدہ پورا نہو اور اگر قوم چند گنے لوگ ہین اور وہ طول نماز سے راضی ہین تو نماز کو طول کرنا اس صورت مین درست ہی **ق**
۷۶۹ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری اور

مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز مین امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہین سو اسواسطے کہ جسکا
آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے کے موافق پڑجاویگا تو اُسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے ف آمین کے معنی یہ کہ دعا ہماری قبول کر یعنی
جسطرح فرشتے خدا کی رحمت پر بھروسا کر کے حضور دل سے آمین کہتے ہین ویسے تم بھی آمین کہو کہ جب تمہارا اور اُنکا آمین کہنا موافق
پڑیگا گناہونکی مغفرت ہوگی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْيُنْعِلْهُمَا ٧٧٠
جَمِيْعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب جوتا پہنے کوئی تو چاہیے کہ شروع داہنے پاؤن سے کرے
اور جب اُتارے تو چاہیے کہ بائین پاؤن سے پہلے اُتارے اور چاہیے کہ دونون جوتون کو ساتھ پہنے یا دونون کو ساتھ اُتارے یعنی یون نکرے
کہ ایک پاؤن مین جوتہ پہنے اور دوسرا پاؤن ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بھی ہی اور معیوب بھی ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ ٧٧١
عَذَابًا اَصَابَ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
جب خدا کسی قوم پر عذاب اُتارتا ہی تو جتنے اُس قوم مین ہوتے ہین سب پر عذاب ہوتا ہی پھر قیامت مین اُٹھائے جاوینگے اپنے عملون پر
ف یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہی تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہین لیکن نیکون پر یہ عذاب فقط دنیاوی ہوتا ہی آخرت مین
نیک لوگ اپنی نیکیون کا ثواب پاوینگے نیک لوگ عذاب مین اسواسطے شریک ہوے کہ اپنی قوم کو گناہون سے کیون نہ روکا
اور اگر وہ کہنا نہ مانتے تھے تو اُنکے ساتھ کیون رہے ق عَائِشَةُ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا ٧٧٢
اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ اَجْرِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ مین کھانا کسیکو دیوے بدون لُٹائے تو اُسکو ثواب
دینے کا ہی اور اُسکے خاوند کو کمانے کا اور اناج رکھنے والے کو بھی اُتنا ثواب ہی نہ گھٹاویگا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینون کو پورا ثواب
ملیگا ف بدون لُٹائے یعنی اُتنا نہ دیڈالے کہ اُسکے لڑکے فاقہ کرین اور یہ ثواب جب ہی کہ خاوند نے دینے کو منع نکیا ہو ھ عَائِشَةُ
اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جب راہ خدا مین عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اُسکے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملیگا
ف خرچ کرنے بدون کہے یعنی اُسکے خاوند نے نہ منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ ٧٧٣
اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے
کسیکی جوتی کا تسمہ تو نہ چلے دوسری ایک جوتی پہنے جبتک اُسکو درست نہ کرلے ف عرب کا جوتہ صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ دار
جیسے کھڑاؤن ایک جوتا پہننا اسواسطے منع کیا کہ کیچڑ مین گرنیکا خوف ہی اور موجب تکلیف ہی اور معیوب بھی ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا ٧٧٥
اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ
وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ الصّٰلِحِيْنَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی اپنے بچھونے پر آوے یعنی سونے کے واسطے تو جھاڑ دے
بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر کی طرف سے اسواسطے کہ اُسکو معلوم نہین کہ اُسکے پیچھے اُسپر کیا پڑا ہی پھر یہ دعا پڑھے یعنی بِاسْمِكَ رَبِّيْ سے
آخر تک دعا کے یہ معنی کہ اے میرے رب تیرے نام پر مین نے اپنا پانجر رکھا اور تیری مدد سے پھر اُسکو اُٹھاونگا اگر تو نے میری جان کو

نہ کیا یعنی کمبخت بھی اگر مر گیا تو اسپر رحم کیجیو اور اگر تو نے جان کو چھوڑا یعنی زندہ رکھا تو اسکو بچائیو گناہوں سے اور بلاؤں سے
جیسے تو نیکوں کو بچاتا ہی **ف** سنت یہ ہی کہ سونے وقت اول بستر جھاڑے تاکہ کیڑا اور گرد و غبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے
اور قبلے کی طرف منہ کرکے سو رہے بستر جھاڑ لینا خصوصا اندھیرے میں نہایت حکمت کی بات ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا ٤٧٦
بَاتَتِ الْمَرْاَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب رات کو علیحدہ سوتی ہی عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند سے روٹھ کے تو فرشتے اسکو فجر تک لعنت کیا کرتے
ہیں **ف** اسواسطے لعنت کرتے ہیں کہ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضامندی فرض ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ ٤٧٧
لَا خِلَابَةَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو مول لیا کرے تو کہدیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا دغا بازی
نکرنا **ف** لوگوں نے عرض کی حضرت سے کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہی مول لینے میں فریب بہت کھاتا ہی نقصان اسکا ہوتا ہی حضرت نے اسکو
منع کیا کہ تو مول نلیا کر اسنے کہا کہ بن تو مجھسے چھوٹیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لینے وقت اس سے کہدیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دیا یعنے
اگر دھوکا دیگا تو چیز پھر جاویگی گویا مول لیا بشرط پسند ہوا **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ ٤٧٨
تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب نکل آوے اور جب چھپنے لگے سورج کا کنارہ تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جبتک
کہ سب ڈوب جاوے **ف** سورج کے طلوع اور غروب میں نماز پڑھنا حرام ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخَرَ ٤٧٩
مِنْهُمَا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو اماموں اور بادشاہوں کے واسطے تو
انمیں سے دوسرے کو قتل کیجیو یعنی جس وقت وہ سامنا کرے **ف** یعنی جس وقت ایک امام سے مسلمانوں نے بیعت کی ہو اور
انکو اپنا امیر قرار دیا ہو اسکے بعد دوسرے امام سے بیعت کچھ اور مسلمانوں نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہی ایک شہر
میں ہوں یا دو شہروں میں دار الاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سنکے بیعت ہوئی یا ناواقفی میں اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو
قتل کرو یعنی اسکو مردود شمار کرو اسکی اطاعت نکرو اسکا حکم جاری نہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت اپنی نچھوڑے اور لڑے اس صورت
میں اسکو قتل کرو اس واسطے کہ دو حاکم ہونے میں بڑے بڑے فساد ہیں مثل مشہور ہی کہ دو تلواریں ایک میان میں نہیں سماتیں اور
دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں رہ سکتے اور اگر ساتھ ہی ایک ہی وقت میں دو امام ہوئے ہوں تو دونوں کی امامت درست نہیں
پھر اسکے بعد جسپر اکثر معتبر لوگوں کا اجماع ہو وہ امام ہی اور اگر دو امام بہت دور دور ملکوں میں ہوں جیسے مشرق و مغرب کہ ایک ملک
سے دوسرے ملک میں آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے کی مدد نکر سکتا ہو تو اس صورت میں دو امام ہونا بھی درست ہی ساتھ ہی بیعت ہوئی
ہو یا آگے پیچھے اہل سنت و جماعت کا یہ مذہب ہی کہ مسلمانوں پر واجب ہی کہ ایک اپنا امام ٹھہراویں اور اسکی اطاعت شرع کے موافق
اپنے اوپر واجب جانیں تاکہ امام کافروں سے جہاد کرے مسلمانوں پر کافروں کو غالب نہونے دیوے بدکاروں کو سزا دیوے احکام شرع
کے جاری کرے کوئی ظلم نکرنے پاوے محتاجوں اور یتیموں کی خبر گیری کرے لیکن شرط یہ ہی کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر ہو ہوشیار
ہو تاکہ بخوبی ملک کا بندوبست کرے لڑائی نہ بگاڑے قریش کی قوم سے ہو کہ سوائے قریش کے اور کسی قوم کا امامت میں حق نہیں باقی
مسائل متعلق امامت کے عقائد اور فقہ کی کتابوں سے دریافت کیا چاہیے **ھ** اَبُوْسَعِيْدٍ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ ٤٨٠

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

ف مسائل متعلقہ امام المسلمین

بِيَدِهٖ عَلٰی فِيْهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمھائی
لیوے تو اپنے منھ کو اپنے ہاتھ سے بند کر لیا کرے اسواسطے کہ شیطان گھس جاتا ہے ف شیطان فرمایا موذی چیز کو جیسے مکھی مچھر
گرد وغبار کہ جمھائی لیتے اکثر انہیں سے کوئی چیز منھ کے اندر گھس جاتی ہے یا سچ مچ شیطان ہی گھس جاتا ہو اسواسطے کہ جمھائی بہت
۷۸۱ پیٹ بھرنے میں آتی ہے اور بدن میں سستی لاتی ہے اس وقت عبادت بخوبی نہیں ہو سکتی یہی تو ہے شیطان کا ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا
تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَيُرْوٰی اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ
التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی التحیات پڑھے تو چاہیے
کہ خدا سے چار چیزوں کی پناہ مانگے یوں کہے کہ اے خداوند میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب
سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جب فراغت کرے پچھلی
التحیات سے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزوں کی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی
اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے ف زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے کافروں کا غلبہ محتاجی یا
بہت دولت جو خدا کو بھلا دے اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختیاں خاتمہ خراب ہونا سنت ہے کہ بعد التحیات
۷۸۲ اور درود کے یہ دعا پڑھے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبُوْسَعِيْدٍ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا
عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰی بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے اور ابو سعید
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھکھارکے تھوکے تو اپنے منھ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے اور چاہیے
کہ اپنے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے تلے تھوکے ف ایک بار حضرت نے مسجد میں قبلے کی دیوار طرف تھوک لگا دیکھا
ٹھیکری سے اسکو چھڑا ڈالا تب یہ حدیث فرمائی نماز میں قبلے کی طرف تھوکنا اسواسطے منع ہوا کہ نمازی خدا سے عرض
معروض کرتا ہے اور داہنی طرف فرشتہ ہے حضرت کے وقت مسجد میں فرش نہ ہوتا تھا اسواسطے قدم کے نیچے تھوکنے کو
۷۸۳ فرمایا اس وقت میں اگر نماز پڑھے تھوک آوے تو کپڑے میں لے لیوے چنانچہ اور روایت میں کپڑے کا ذکر بھی آیا ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ
اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ
اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَّدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ
اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَّشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ
اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰی يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وضو
کرتا ہے بندہ مسلمان یا ایماندار یہ شک ہے راوی کی کہ حضرت نے مسلم کی لفظ فرمائی یا مومن کی سو دھوتا ہے اپنے منھ کو تو نکل
جاتے ہیں اسکے منھ سے سب گناہ جنکو اپنی آنکھ سے دیکھا پانی گرنے کے ساتھ ہی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ اور جب اپنے دونوں ہاتھ
دھوئے تو اسکے ہاتھوں سے سب گناہ نکل جاتے ہیں جنکو ہاتھ سے پکڑ کے کیا پانی گرنے کے ساتھ ہی یا پچھلے پانی کے قطرے کے

ساتھ پھر جب کہ اپنے دونوں پانوؤں دھوئے تو نکل جاتے ہیں سب گناہ جنکو پیروں سے چل کر کیا پانی کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے
کے ساتھ یہانتک کہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے ف اس حدیث میں فضیلت ہے وضو کی معلوم ہوا کہ وضو سے گناہ دور
ہوتے ہیں یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے ق جابرؓ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ فَلْيَرْكَعْ ۴۸۴
رَكْعَتَيْنِ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعہ کے دن اور امام خطبے کے واسطے نکل چکا ہو تو چاہیے
کہ دو رکعتیں پڑھ لیوے ف یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی کی کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا ضرور ہے اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو اور امام
اعظم کے مذہب میں خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہیں خطبے کا سننا فرض ہے سنت کرنے میں فرض فوت ہوتا ہے اور دوسری
روایت میں آیا ہے کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہیں ق ابو ہریرہؓ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ ۴۸۵
فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں
میں باندھے جاتے ہیں ف اس حدیث میں رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان ہے اسواسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ
خالی ہوا اکثر گناہوں سے بچا تو رحمت الٰہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کھلے دوزخ بیکار ہوئی شیطان بند ہوئے اسواسطے
کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرنے میں ہوتا ہے اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان میں روزہ رکھتے ہیں اور نماز شروع کرتے
ہیں یہ بھی دلیل ہے شیطان کے قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت میں کچھ شبہہ نہیں ھ ابو ہریرہؓ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى حَاجَتِهٖ ۴۸۶
فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی جا ضرور کے واسطے
بیٹھے تو قبلے کا سامنا نکرے اور نہ اسکو پیٹھ دیوے ھ عایشہؓ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ ۴۸۷
وَجَبَ الْغُسْلُ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب بیٹھا عورت کے چوشاخے میں اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے
ختنے میں تو ضرور واجب ہو گیا غسل کرنا ف عورت کا چوشاخا یعنی دو پنڈلیاں اور دو رانیں یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہے
منی نکلے یا نہ نکلے اول حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نتھا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہے سب
اماموں کا ھ ابن عمرؓ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيْلَ هٰذِهٖ غَدْرَةُ ۴۸۸
فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب خدا جمع کریگا سب اگلوں اور پچھلوں کو قیامت کے
دن ہر ایک دغاباز قول توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جاویگا پھر کہا جاویگا یہ دغابازی ہے فلانے کی فلانے کے بیٹے کی ف یعنی
جسنے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اسکو خدا قیامت میں فضیحت کریگا سب کے آگے ھ طلحہؓ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ بِشَيْءٍ فَخُذُوْا ۴۸۹
فَاِنِّيْ لَنْ اَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ مسلم میں طلحہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب میں تمکو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتلایا کروں تو اسکو
پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اسواسطے کہ میں ہرگز خدا پر کبھی جھوٹ نہ باندھونگا یعنی خدا کے حکم پہونچانے میں حضرت معصوم ہیں اسمیں
چوک پڑنا بھول چوک ہونا ممکن نہیں ف اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ حضرتؐ نے ایکبار انصاریوں کو نر کھجور کے پھول کو مادہ کھجور کے اندر
ڈالنے سے منع کیا اس سال کھجور نہوئی تب یہ حدیث فرمائی یعنی دین میں تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہے دنیا کی مصلحت اپنی تمھیں خوب جانتے ہو
ق مالک بن الحویرثؓ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا قَالَهٗ لَهٗ وَلِصَاحِبٍ لَهٗ بخاری ۴۹۰

تحفۃ الاخیار ترجمۂ مشارق الانوار

اور مسلم مین مالک بن حویرث رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے کہ تم
دونون مین بڑا امام ہووے یہ حضرت نے مالک اور انکے ساتھی سے فرمایا ف مالک بن حویرث سے روایت ہی کہ ہم دو آدمی حضرت پاس
حاضر ہوے جب ہمنے گھر جانیکا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین بھی اذان کہنا چاہیے
۷۹۱ اور جماعت دو آدمی مین بھی ہوتی ہی اور جب علم مین برابر ہون تو بڑی عمر والا امام بنے ه اُمّ سلمة اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَقُولُوا
خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلٰى مَا تَقُولُونَ مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مرد کے پاس جمع
ہو تو اسکے حق مین نیک بات بولا کرو اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین جو تم کہتے ہو ف یعنی جب آدمی مرگیا تو اسوقت فرشتے موجود ہوتے
ہین تمھارے قول پر آمین کہتے ہین تو اسکے حق مین نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ مردے کی خوبیان ذکر کرنا اور اسکے واسطے دعا کرنا
۷۹۲ مستحب ہی اسکے بدکامون کا ذکر کرنا نچاہیے ق عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا
حَكَمَ وَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے
کسی مقدمے مین حکم کرنیکا ارادہ کیا سو مقدور بھر اس بات کے دریافت مین محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پا گیا تو اسکو دو ثواب ہین
یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پا جانیکا اور جب حکم کا ارادہ کیا اور مقدور بھر کوشش کی پھر اسمین چوک گیا یعنی حق بات اسکو
نہ معلوم ہوئی تو اسکو ایک ثواب ہی یعنے صرف محنت کرنیکا ف یعنی جب حاکم یا قاضی نے قضیہ فیصل کرنے مین خوب غور کی اور
قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہی تو اسکو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی تو ایک ثواب بعد کوشش کے
چوک پر بکڑ نہین اسیطرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اسکو اپنے قیاس سے قرآن
اور حدیث مین غور کرکے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہی تو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی اسمین تو ایک ثواب بشرطیکہ اجتہاد
کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین اسکو بہت علم اور فہم تیز چاہیے اسواسطے
اہل سنت مین چار مجتہد اماموں کے مذہب مقرر ہو گئے انکے برابر اب تک کسیکو علم اور فہم حاصل نہین ہوا علاوہ اسکے انکا زمانہ حضرت کے
زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی رسم اور عادت اور اسوقت کی بول چال کا طریق تھا وہ لوگ سمجھتے تھے
۷۹۳ اسوقت کے عالمون کو سمجھنا نہایت مشکل ہی ه جابر اِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ مسلم مین
جابر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی برے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نکہے شیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی کے
۷۹۴ دق کرنیکو شیطان کچھ واہی خواب کھلاتا ہی سو اسکا کسی سے کہنا کیا ضرور ه اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ
تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ
جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهٗ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى
اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ
خَبِيْثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب بدن سے ایماندار کی روح نکلتی ہی تو اسکے آگے دو فرشتے آتے ہین اسکو آسمان پر چڑھا لیجاتے ہین کہا حماد اس

حدیث کے راوی ہین کہ حضرت نے یا ابو ہریرہؓ نے اُس روح کی خوشبو کا ذکر کیا اور مشک کا اور کہتے ہین آسمان والے یعنی فرشتے
پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہی اللہ تجپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تونے آباد رکھا پھر اسکو اسکے رب تک لیجاتے ہین پھر
خدا فرماتا ہی کہ لیجاؤ اُسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرت نے اور کافر کی روح جب بدن سے نکلتی ہی کہا حمادؔ نے
اور حضرت نے یا ابو ہریرہؓ نے اُسکی بدبو کو ذکر کیا اور اُسپر لعنت یاد کی اور کہتے ہین آسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی طرف سے حضرت
نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہی کہ لیجاؤ اُسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابو ہریرہؓ نے سو پھیر کر رکھا حضرت نے باریک کپڑا جو آپ کے پاس
تھا اپنی ناک پر اسطرح یعنی حضرت نے اُس روح کافر کی بدبو کا خیال کرکے کپڑے سے ناک بند کی **ف** یہ جو حکم ہوا کہ لیجاؤ اُسکو قیامت تک
یعنی ایماندار کی روح کو ایمانداروں کے عمدہ مقام پر رکھو جسکا نام علیین ہی اور کافر کو کافروں کے بدتر مکان پر رکھو جسکا نام سجین ہی
۷۹۵ **ه** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب صاف ہو گیا
چمڑا مصالح وغیرہ سے تو پاک ہوا **ف** یہی مذہب ہی امام اعظمؒ کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف کرنے سے پاک ہو جاتے ہین سوا
آدمی اور خوک کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعیؒ کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی اسیطرح
۷۹۶ پاک نہین ہوتا **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو دو رکعتین پڑھے بیٹھنے سے پہلے **ف** اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہی سنت یہی
ہی کہ اول تحیۃ المسجد پڑھے تب مسجد مین بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو لوگون کی عادت ہی کہ اول اندک بیٹھ لیتے ہین
۷۹۷ خصوصاً جمعہ کے دن پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہین سو بیجا ہی **ه** اَبُوْ حُمَيْدٍ اَوْ اَبُوْ اُسَيْدٍ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ
افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ مسلم مین ابو حمیدؓ یا ابو اسیدؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو چاہیے کہ یون کہے کہ اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور جب مسجد سے نکلے
۷۹۸ تو یون کہے کہ اے اللہ مین تیرا فضل اور رزق چاہتا ہون **ف** مسجد مین جاتے اور نکلتے یہ دعا پڑھنا مستحب ہی **ه** جَابِرٌ اِذَا دَخَلَ
الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ
يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر مین آیا یعنی شام کو پھر یاد کیا خدا کو داخل ہوتے اور کھانا کھاتے تو شیطان
اور شیطانون سے کہتا ہی کہ یہان نہ تمکو رات کے رہنے کا مقام ہی اور نہ رات کا کھانا اور جب مرد گھر مین داخل ہوا سو خدا کو نہ یاد کیا
تو شیطان کہتا ہی کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب اُسنے کھانے کے وقت بھی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان کہتا ہی لو تمکو رات کا رہنا
اور کھانا دونون ملا **ف** یعنی گھر مین آتے اور کھانا کھاتے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہی گھر مین اور کھانے مین بسم اللہ کی برکت سے
۷۹۹ شیطان کا دخل نہین ہوتا اور بسم اللہ نہ کہنے سے شیطان کھانے اور سونے مین شریک ہوتا ہی **ه** صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ
الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا
مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ مسلم مین صہیب بن سنانؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب داخل ہو چکینگے جنتی لوگ بہشت مین تو حق تعالیٰ فرماویگا کہ تم چاہتے ہو اور کچھ زیادہ کچھ تمکو دون بہشت والے کہینگے

کہ کیا روشن نہیں کر چکا تو ہمارے مونھوں کو کیا بہشت میں ہمکو نہیں داخل کر چکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنے سب کچھ تو نے دیدیے اس سے
زیادہ کون سے کرم کا ارادہ ہے تو پردہ اٹھایا جاویگا یعنی دیدار الٰہی ہوگا سو بہشت کی کوئی نعمت پائی ہوئی اُنکے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے
زیادہ پیاری نہوگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت میں ایمانداروں کو دیدار الٰہی جیسے بچگون نصیب ہوگا اور بہشت کی کوئی نعمت
اور لذت اسکو لگا نہ کھائیگی اور یہی ہے سب اہل سنت و جماعت کا جو اس نعمت سے بے نصیب ہیں وہ انکار کرتے ہیں جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی
۸ ق انس اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلْیَعْزِمِ الْمَسْئَلَۃَ وَلَا یَقُوْلَنَّ اَللّٰھُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِیْ فَاِنَّہٗ لَا مُسْتَکْرِہَ لَہٗ بخاری
اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے میں مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھے اور یوں نکہے ای خدا دے مجکو اگر
تو چاہے اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنیوالا نہیں جو کرنے دیوے یعنی اسکو قبول کرتے کیا چاہیے ق ابوھریرۃ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ
اِمْرَأَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِیْءَ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْھَا الْمَلٰئِکَۃُ حَتّٰی تُصْبِحَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب بلاوے مرد اپنی جورو کو اپنے بچھونے پر پھر اسنے آنے سے انکار کی سو خاوند رات بھر غصے میں رہا تو اس عورت کو رات بھر
۸۰۲ فرشتے لعنت کرتے ہیں ق ابوھریرۃ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَۃِ فَلْیَاْتِھَا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے کھانیکے واسطے بلایا جاوے تو وہاں جانا چاہیے ف ولیمہ اس کھانے کا نام ہے کہ بعد نکاح کے
جب جورو خاوند کے گھر آوے تو اسوقت دوستوں اور برادروں کو جمع کرکے کھلاوے طعام ولیمہ سنت ہے حضرتؐ اور اصحاب کیا
کرتے تھے بعضے علما کے نزدیک ولیمے میں جانا واجب ہے نجاوے تو گنہگار ہووے اور بعضوں کے نزدیک مستحب ہے کھانا ضرور نہیں
۸۰۳ کچھ عذر ہو تو نکھاوے م ابوھریرۃ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ وَّھُوَ صَائِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ مسلم میں ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یوں کہے کہ میں روزہ دار
ہوں ف یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے لیکن دعوت میں اظہار کرے یعنی روزے کے عذر سے میں معذور ہوں نہیں تو کھانا تا اسکو
۸۰۴ رنج نہو م ابوھریرۃ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ فَلْیُجِبْ فَاِنْ کَانَ صَائِمًا فَلْیُصَلِّ وَاِنْ کَانَ مُفْطِرًا فَلْیَطْعَمْ مسلم میں ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کو نیک
دعا کرے اور اگر نے روزہ ہو تو کھانا کھاوے ف یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہے کھانے میں اگر عذر ہو تو اختیار ہے اور اگر دعوت میں
کچھ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو نجاوے اس عذر سے
۸۰۵ دعوت کا رد کرنا درست ہے م جابر اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَھُھَا فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِہٖ ثَلٰثًا وَّلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ
مِنَ الشَّیْطٰنِ ثَلٰثًا وَّلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی خواب
دیکھے جو اسکو بری معلوم ہو تو اپنے بائیں طرف تھوک تھکاوے تین بار اور پناہ مانگے خدا کی شیطان سے تین بار یعنے یوں کہے
کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہو اسکو بدل ڈالے ف یعنی خواب مکروہ اور غمگین شیطان کی طرف سے ہے سو اگر موافق
۸۰۶ اس حدیث کے عمل کرے تو اسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے ق ابوھریرۃ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یَکْرَہُ فَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ وَ
لَا یُحَدِّثْ بِہِ النَّاسَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص خواب میں مکروہ چیز دیکھے تو اٹھ کھڑا ہو پھر
نماز پڑھے اور اس خواب کو کسی سے نکہے ف یعنی اگر مکروہ خواب دیکھے اور دل میں اسکا کچھ کھٹکا پیدا ہو تو یہ تدبیر ہے کہ نماز پڑھے

اور خدا سے بہتر مانگے اسواسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہیں ہو سکتی اور مکروہ خواب کا کہنا اسواسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اسکو
سن کے خدا جانے کیا وسوسہ ڈالیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اگر بہتر خواب دیکھے تو دانا دوست سے کہے تاکہ بہتر تعبیر کہے اور بد خواب
کسی سے نہ کہے ق عَائِشَةُ اِذَا رَأَيْتِ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ بخاری ۸۰۷
اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھسے کہ جب تو انکو دیکھے جو پیچھے پڑے جاتے ہیں قرآن کی متشابہ والی
آیتوں کے تو وہ لوگ وہی ہیں جنکا خدا نے قرآن میں نام لیا ہے تو ایسے لوگوں سے بچو یعنی پرہیز کرو انکی صحبت سے ف قرآن کی آیتیں دو طرح کی
ہیں محکم اور متشابہ محکم وہ ہے جسکا مطلب صاف کھلا ہے اور متشابہ وہ ہے جسکے مطلب میں شبہ رکھا ہے صاف مطلب نہیں سو محکم آیتیں قرآن
کی جڑ ہیں انھیں پر عمل کرنیکا حکم ہے اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اسکی اصل کو دریافت کرنیکا حکم نہیں قرآن میں حق تعالی نے
فرمایا ہے کہ جنکے دلوں میں کیٹ اور گمراہی ہے وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کھوج کریں
تو وہ لوگ انھیں کیٹ اور گمراہی والوں میں ہیں جنکا خدا نے قرآن میں نام لیا اور پتہ بتلایا سو انکی صحبت سے کنارہ کرو تاکہ انکی بری صحبت
کا اثر تمکو نہو جاوے مسلمان پر واجب ہے کہ سب قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب کو خدا پر حوالہ کرے
جیسا ان کو لائق حکمت الامنع کرے ہاں کیا ضرور ہے جو اسمیں کھوج کریں اور خدا کے غضب میں گرفتار ہوں ق عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ ۸۰۸
ثَمَامَةَ اِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ بخاری اور مسلم میں عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو یہاں تک کہ تمسے آگے بڑھ جاوے یہ حدیث منسوخ ہے ف اول یہ حکم تھا پھر حضرت
نے موقوف کیا ھر اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَقُوْلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ۸۰۹
حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہے کہ سب لوگ برباد ہوئے ستیاناس ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ تر اور نہایت ستیاناس
ہوا اُسنے لوگوں کو ستیاناس کیا ف اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ لوگوں کو خدا کی رحمت سے ناامید کرے اور کہے
کہ لوگ اپنے گناہوں سے ستیاناس گئے مقرر دوزخ میں پڑینگے بخشے نجاوینگے تو حقیقت میں یہ شخص برباد گیا اسواسطے کہ لوگوں کو
رحمت سے ناامید کیا اور بندگی چھڑائی اور دوسرا مطلب یہ کہ لوگوں کے عیب اور برائیاں نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے تو حقیقت میں
یہ خود برباد ہوا کہ لوگوں کی غیبت کی اور آپ کو بہتر سب سے سمجھا امام مالک نے فرمایا کہ اگر لوگوں کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے یوں کہے کہ ہا
کیا لوگ بگڑ گئے ہیں برباد ہوئے ہیں تو کچھ مضایقہ نہیں اور اگر یہ بات غرور سے کہے آپکو تو بہتر سمجھے اور سبکو ذلیل جانے تو ہرگز درست
نہیں حدیث کے موافق ھر اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا ۸۱۰
مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اسکو دیکھو یعنی عید کے چاند کو
تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھر سے تو تیس رمضان کے دن روزہ رکھو ھ اُمُّ سَلَمَةَ اِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ ۸۱۱
اَنْ يُّضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحج کا چاند
اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنے بال اور ناخنوں سے یعنی بال اور ناخن نہ کاٹے ف امام احمد کا یہی مذہب ہے
کہ چاند دیکھنے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہے اور شافعی اور مالک کے نزدیک مکروہ ہے اور امام اعظم کے نزدیک جائز ہے
ھر اَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ مسلم میں ابو ثعلبہ سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غائب ہو گیا یعنی کہیں چھپ گیا یا چلا گیا پھر تو نے اسکو پایا تین دن کے بعد
یہ بو کر دے ف اگر شکار زخمی ہو شکاری کتے سے یا تیر سے اور کہیں چلا جاوے تو اگر شکاری اس سے ناامید ہو کے نہ بیٹھا ہو تلاش کی
حالت میں اسکو مردہ پاوے تو امام اعظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہے اور نہیں تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر اسی دن پاوے
تو حلال ہے اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام ہے اور بدبودار گوشت کھانا حرام نہیں لیکن مکروہ ہے ق أَبُوهُرَيْرَةَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ ٨١٣
أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ
الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ وَهُمْ ثُمَّ لِيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری کسیکی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہو جاوے اسکی حرام کاری خواہ اسکے اقرار سے خواہ گواہوں سے
تو اسکو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیے کہ دوسری بار بھی حد مارے اور
اسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اسکا حرام ظاہر ہو جاوے تو چاہیے کہ اسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اسکی قیمت ملے
یعنی پوری قیمت کا خیال نہ کرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ چوتھی بار اسکو بیچے ف عرب کا دستور تھا
کہ لونڈیوں کی حرام کاری کو عیب جانتے تھے صرف جھڑکی اور گھڑکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہ ہندوستان میں سو فرمایا کہ صرف
جھڑکی پر نہ ٹالا کرو بلکہ اسکو حد مارا کرو خدا کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہے گھڑکی انکو کچھ فائدہ بھی نہیں کرتی امام شافعی کا
یہی مذہب ہے کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم سے اجازت لیکر مارے ھ
٨١٤ أَبُوهُرَيْرَةَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا
وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطُّرُقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ مسلم میں ابوہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو ارزانی اور سرسبزی کے سال تو اونٹوں کا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹوں کو زمین
چرنے کو چھوڑ دیا کرو منزل پر اترکے اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی منزلوں کو طے کر ڈالو اونٹوں کا گودا
سنتے یعنی اونٹوں کی ہڈیوں کا گودا سوکھنے پاوے طاقت اونکی نجانے پاوے کہ تم منزل پر پہونچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلیں
کرکے خشکی سے نکل جاؤ اور حضرت نے فرمایا کہ جب تم پچھلی رات کو منزل پر اترا کرو تو رستوں کو چھوڑ کے علیحدہ اترا کرو اسواسطے
کہ رستے میں جانوروں کی آمدورفت کی راہیں ہیں اور کیڑوں کے مقام ہیں راتکو ف اس حدیث میں حضرت نے سفر کی حکمتیں
٨١٥ امت کو بتلائیں ھ الْعَبَّاسُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ مسلم میں
حضرت عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہے بندہ تو اسکے ساتھ بدن کے سات عضو سجدہ کرتے ہیں
اسکا منہ اور اسکی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں اسکے گھٹنے اور دونوں اسکے قدم ف منہ سجدہ کرتا ہے یعنی ماتھا اور ناک ھ
٨١٦ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھ زمین پر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اور اونچا رکھ دونوں اپنی کہنیوں کو ف یعنی سجدے میں کہنیاں
٨١٧ زمین پر رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہے ق أَنَسٌ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيْكُمْ بخاری اور
مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کریں تمکو کتاب والے یعنی یہود اور نصاری تو اسکے جواب میں کہو

علیکم یعنی تم پر بھی **ف** سلام دعا ہے اسواسطے منع کیا کافروں کو ملکہ علیکم کہنے کو فرمایا یعنی تم پر وہ بات ہو جسکے تم لائق ہو **ق**
اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ ٨١٨
فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوۃ
سنو تو چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹھہرے ہوئے آہستگی اور آرام سے اور نہ جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ اتنی پڑھو
اور جو چھوٹ رہے اسکو آپ تمام کر لو **ف** معلوم ہوا کہ جماعت کے واسطے جھپٹنا مکروہ ہے اسواسطے کہ جلدی میں تمام پھولجاتا ہے
نماز چین سے نہیں ہوتی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور بعضے علما کے نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہے **ق** اُسَامَةُ ٨١٩
بْنُ زَيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا بخاری و مسلم
اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم کسی بستی میں وبا سنو تو اسمیں نجاؤ اور جب اسی بستی میں وبا پڑے جسمیں تم ہو
تو اس سے نہ نکلو **ف** جس ملک میں وبا ہو نجاوے کیونکہ اپنے تئیں بلا کی اور بلا میں ڈالے اور اگر اسی ملک میں وبا پڑی ہو تو
اسمیں سے نہ بھاگے صبر اور توکل خدا پر کرے اور خدا سے بھاگ کے کہاں بچیگا حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وبا میں صبر کرنے والا
شہید کا ثواب پاویگا اور وہاں سے بھاگنے والا گنہگار ہے جسطرح کافروں کی صف سے بھاگا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا سَمِعْتُمُ ٨٢٠
الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا
اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ
لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ مسلم میں عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کی
آواز سنو تو کہتے جاؤ جسطرح موذن کہتا ہے پھر مجھپر درود پڑھو اسواسطے کہ جو میرے اوپر ایکبار درود پڑھیگا خدا اسکے سبب سے دس بار
اسپر رحمت کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو البتہ وسیلہ بہشت میں ایک سب سے عمدہ مقام کا نام ہے نہیں لائق ہے وہ مقام مگر ایک
بندے کے واسطے خدا کے بندوں سے اور امیدوار ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہونگا یعنی وہ عالی مقام مجھی کو ملیگا سو جو شخص خدا سے
میرے واسطے وہ وسیلہ مانگ کریگا یعنی اذان کے بعد اسپر میری شفاعت ضرور ہو گی **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان
اول حضرت پر درود پڑھے پھر وہ دعا پڑھے جسمیں وسیلے کا ذکر ہے تا کہ حضرت کی شفاعت اسکے گناہ بخشاوے اور درود کی بڑی فضیلت
اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرت پر ایکبار درود پڑھے اسپر دس بار خدا رحمت کرتا ہے اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبروں سے
ہمارے حضرت افضل ہیں اسواسطے کہ وہ عالی مقام یعنی وسیلہ سوائے حضرت کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا اللھم صل وسلم وبارک
علی عبدک وسیدنا محمد وآلہ اجمعین **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ بخاری اور ٨٢١
مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا موذن کہتا ہے **ف** مگر دوسری حدیث میں ہے
کہ بجائے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيْرِ فَتَعَوَّذُوْا ٨٢٢
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْاَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا بخاری
اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سنو گدھے کا رینکنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے اسواسطے کہ اسنے
شیطان دیکھا ہے اور جب تم مرغ کی بانگ سنو تو خدا سے اسکا فضل و کرم مانگو اسواسطے کہ اسنے فرشتے کو دیکھا ہے **ف** حدیث سے

معلوم ہوا کہ گدھا شیطان کو دیکھکے بولتا ہی اور مرغ فرشتے کو دیکھکے بولتا ہی گدھا بسبب حماقت اور بہت کھانے کے شیطان سے
مناسبت رکھتا ہی اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور کم خوابی سے فرشتے سے مناسبت رکھتا ہی واللہ اعلم ق اَبُوْ قَتَادَۃَ الْحَارِثُ
بْنُ رِبْعِیٍّ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَی الْخَلَاءَ فَلَا یَمَسَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَتَمَسَّحْ بِیَمِیْنِہٖ
بخاری اور مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیے تو دم نچھوڑے پانی مین اور جب پاخانے
مین آوے تو نچھوئے اپنا ناڑا داہنے ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے پونچھے داہنے ہاتھ سے ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِی اِنَاءِ
اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کتا تمھارے کسیکے برتن مین
پی جاوے تو چاہیے کہ سات بار اسکو دھو ڈالے ف امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ کتے کے جھوٹے برتن کو سات بار دھوئے
تو پاک ہووے لیکن ایکبار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے اور امام اعظمؒ کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوتا
ہی سات بار دھونیکا اول حکم ہوا تھا کہ عرب لوگ کتون کو ناپاک نہ جانتے تھے ھ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ
فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی ثَلٰثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ الشَّکَّ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ
فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعْنَ لَہٗ صَلٰوتَہٗ وَاِنْ کَانَ صَلّٰی اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطَانِ مسلم مین ابو سعیدؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز مین ہو نجانے کہ کتنی پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو شک اور تردد
کو چھوڑے اور جسپر یقین رکھتا ہو اسی پر بنا کرے پھر دو سجدے کرے سلام کرنے سے پہلے تو اگر پانچ رکعتین پڑھی ہونگی تو وہ سجدے
سہو سے جوڑا ہو جاوینگی یعنی چھ ہونگی اور اگر نماز پڑھے چار ہی کے پورا کرنے کو تو سجدون نے شیطان پر خاک ڈالی ف یعنی
جب شک پڑے کہ تین رکعت ہوئین یا چار تو شک چھوڑے یقین کو لیوے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑ دے جیسے اس صورت
مین تین رکعت کو اعتبار کرے چار کو چھوڑ دے اور چوتھی رکعت پڑھکے سجدہ سہو کا کرے پھر اگر حقیقت مین پانچ رکعتین ہوئی ہونگی
تو دو سجدے سہو کے ملکر چھ ہو گئین اور اگر حقیقت مین چار ہی رکعتین ہوئین تو دو سجدے سے شیطان پر خاک پڑی یعنی شبہہ تو
شیطان ڈالتا ہی جب نماز پوری ہو گئی تو دو سجدونکا ثواب یادہ ملا شیطان کے منہ مین خاک پڑی کہ اسکا مطلب نہوا معلوم
ہوا کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنے کے واسطے مقرر ہوا ہی یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہی کہ شک مین کمتر کو اعتبار کرے اور
سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْیَبْنِ عَلَیْہِ
ثُمَّ لِیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جب کسیکو شک پڑے اپنی نماز
مین تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی پھر اسی پر بنا کرے پھر دو سجدے کرے ف پوری روایت مصابیح مین یون ہی کہ
اول سلام کرے پھر دو سجدے کرلے یہ حدیث ظاہر مین امام اعظم کی دلیل ہی کہ شک مین گمان غالب اور اٹکل پر عمل کرے اور
بعد سلام کے سجدہ سہو کا کرے پر اسکے واسطے ہی جسکو شک بہت پڑتا ہو اور جسکو اول بار شک پڑے وہ اس نماز کو چھوڑ کے
سر سے نماز شروع کرے ھ زَیْنَبُ بِنْتُ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ الثَّقَفِیَّۃُ امْرَاَۃُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا شَہِدَتْ اِحْدٰکُنَّ
صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا مسلم مین زینب عبد اللہ بن مسعودؓ کی بی بی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
عورتون مین سے کوئی عشا کی نماز کو آوے تو خوشبو نہ لگاوے ف خوشبو عورت کو اسواسطے منع کی کہ جماعت مین کسیکو

۸۲۸ بُرائیاں آوے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کے فرض پڑھ چکے تو اُسکے بعد چار رکعتیں پڑھے ف یہی مذہب ہے امام اعظم اور شافعی کا
کہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں سنت ہیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک جمعہ کی چھ رکعتیں سنت ہیں چنانچہ یہ روایت علی مرتضی سے
۸۲۹ ہے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى
اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَآءَ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آدمیوں کو نماز پڑھاوے
یعنی امام بنے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیوں میں ضعیف اور بیمار اور بڈھے بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا اپنے واسطے
۸۳۰ نماز پڑھے تو طول کرے جتنا چاہے ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ
الْاَوَّلُ ثُمَّ اِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّحْضُرَ الْعَصْرُ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ تَصْفَرَّ
الشَّمْسُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّسْقُطَ الشَّفَقُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَآءَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ
مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم فجر کو نماز پڑھو تو اُسکا وقت ہے جبتک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلے
یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اُسکا وقت ہے جبتک کہ عصر آوے اور جب تم عصر پڑھو تو اُسکا وقت ہے یہانتک کہ سورج
ڈوبنے کو جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اُسکا وقت ہے جبتک سرخی ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اُسکا وقت ہے آدھی
رات تک ف ہر چند عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک اور عشا کا وقت صبح تک ہے مگر اس حدیث میں مستحب وقت فرمایا یعنی جب
۸۳۱ سورج ڈوبنے کے قریب ہوا اور دھوپ زرد ہو تو وقت مکروہ ہے اور عشا کبھی بعد آدھی رات کے مکروہ ہے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا
ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَقَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ
اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جاوے تو انتظار کر قیامت کا
یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ قیامت کب آویگی پھر اس مرد نے کہا کہ امانت کا ضائع ہونا کیسا حضرت نے فرمایا کہ
جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا ف یعنی بے علم و ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہے قیامت کی
۸۳۲ ھ اَبُوْ مُوْسٰى اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو اسکو نیک دعا دو یعنی یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد للہ نہ کہے تو اسکو مت دعا دو
۸۳۳ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ
اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے
اور اُسکا بھائی یا مصاحب جواب میں یرحمک اللہ کہے یعنی خدا تجھپر رحمت کرے اور جب اُسکو یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا یوں کہے
دوسرے سے کہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلاوے اور تمہارے دل کو سنوارے ف چھینک صحت کی
۸۳۴ دلیل ہے اسواسطے الحمد للہ کہنا سنت ہوا اور جواب بنا بعضوں کے نزدیک واجب ہے اور بعضوں کے نزدیک مستحب ھ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ عَمْرٍو اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُوْلُ كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ فَقَالَ اَوْ
غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ

فِي مَسَاكِنِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَحْمِلُونَ بَعْضَهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمپر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہو گی یا تم کیا ہو گی یعنی شکرگزار ہو گی یا ناشکر کہا عبد الرحمن بن عوف نے ہم شکرگزار ہونگے کہینگے جیسا ہمکو خدا نے حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اسکے سوائے کہو گے یعنی شکرگزاری نکرو گے بلکہ حرص کرو گے پھر آپسمین حسد کرو گے پھر بیر ایکدوسرے کی جڑ کاٹو گے برادری کا حق نہ مانو گے پھر آپسمین بغض اور عداوت رکھو گے راوی کو شک ہی کہ حضرت نے یہ لفظ فرمایا یا اسکے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر تم چلو گے محتاج مہاجرین مین سو چڑھاؤ گے انکے بعضون کو بعضون کی گردنون پر یعنے ایک کو دوسرے کے قابو مین کرو گے یا انکو تکلیف ما لا یطاق دو گے ف حضرت نے اس حدیث مین روم اور ایران کے فتح ہونیکی آگے سے خبر دی اور زیادتی مال اور دولت کی خرابیاں اور فساد بیان کیے سو صدیقؓ اور فاروقؓ کی خلافت مین انکے بندوبست سے کچھ فساد نہوا حضرت عثمانؓ کی آخر خلافت مین مسلمانون مین فساد شروع ہوا علی مرتضی علیہ السلام کی خلافت مین زیادہ بڑھا پھر یزید پلید اور مروان اور اسکی اولاد کی حکومت اور سلطنت مین مہاجرین اصحاب پر زیادتیاں اور جو جو فساد اور خرابیاں ہوئین سارا عالم جانتا ہی جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ حضرت کا

۸۳۵ خ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہیے کہ منھ کو بچاوے ف یعنی جب مسلمان سے مار کوٹ ہو یا کوئی مسلمان ناحق قتل کا ارادہ کرے تو اپنے بچاؤ کے واسطے اسکو مارے لیکن منھ مین زخم نہ لگاوے اسواسطے کہ آدمی کا منھ اشرف چیز ہی یا کافر سے لڑائی ہو تو جبتک اور جگہ مارنے سے کام نکلے تو اسکے منھ کو نہ مارے لیکن یہ فرض نہین ہی

۸۳۶ خ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کسی نے آمین کہی اور فرشتون نے آسمان مین آمین کہی پھر موافق پڑ گئی ایک آمین دوسری سے تو اس آمین کہنے والے کے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے ف یعنے جب ایک ہی وقت مین آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت ہوتی ہی

۸۳۷ خ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو ان دونون مین ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہی یعنی اگر وہ حقیقت مین کافر ہی تو اسی پر ثابت رہا اور اگر وہ کافر نہین تو کہنے والے پر پلٹ پڑا

۸۳۸ ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو اللہم ربنا لک الحمد اسواسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول سے موافق پڑا تو اسکے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے ف امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہین اور امام شافعی کے نزدیک دونون قول کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کرین لیکن اس حدیث سے اول مذہب ہی معلوم ہوتا ہی

۸۳۹ خ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اسواسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول کے موافق پڑ جاویگا اسکے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے

۸۴۰ عُمَرُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ

اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم مین سے جواب مین کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر موذن کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر موذن جب کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر جب موذن کہے حی علی الصلوۃ تو سننے والا کہے لا حول و لا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن کہے حی علی الفلاح تو سننے والا کہے لا حول و لا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب موذن کہے لا الہ الا اللہ تو سننے والا لا الہ الا اللہ اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت مین جاوے **ف** اس حدیث مین حضرت نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سنے تو سب کاروبار چھوڑ کر اذان کا جواب دے تاکہ بہشت کی بشارت مین داخل ہو اکثر علما کے نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہی اور اگر ایک مکان مین کئی اذانون کی آواز آتی ہو تو اپنے محلے کی مسجد کی اذان کا جواب دیوے باقی کا جواب دینا واجب نہین اور اگر قرآن پڑھتا ہو تو چپ ہو جاے جواب اذان کا دیکر پڑھے

۱۴۱ **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى لِسَانِہٖ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَلْيَضْطَجِعْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اٹھے یعنی تہجد کی نماز کے واسطے پھر قرآن اسکی زبان سے صاف نہ پڑھا جاوے سو نیند سے ایسا غافل ہو کہ نجانے کہ کیا کہتا ہی تو چاہیے کہ لیٹ رہے **ف** یعنی تہجد کی نماز سرور اور حضور سے چاہیے نیند کے غلبے مین یہ بات حاصل نہین اسواسطے سونے کو فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا دفع ہو تب نماز مین قرآن پڑھے

۱۴۲ **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اٹھے یعنی تہجد کو تو چاہیے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے **ف** حضرت نے خوب حکمت بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سستی بدن مین ہوتی ہی جب اول اسنے ہلکی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز بخوشی طول قرأت سے پڑھیگا یا یہ دو رکعت تحیۃ الوضو کی مراد ہون اور ہلکی رکعتین اسواسطے فرمائین تاکہ بے وسوسہ ادا ہون یہ اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جو وضو کرکے دو رکعتین بے وسوسہ پڑھیگا اسکے پچھلے گناہ معاف ہونگے بہرصورت اول دو رکعتین ہلکی پڑھے پھر طول کرے جب تک کہ حضور دل حاصل ہے بعد فرض کے سب نفلون سے تہجد کی نماز افضل ہی اللہ اسکا مزا مسلمان کو دیوے آمین

۱۴۳ **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِّنْ مَّجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِہٖ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اٹھ جاوے اپنی جگہ سے پھر وہ پلٹ آوے تو اس جگہ کا وہی شخص زیادہ حقدار ہی **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف مین بیٹھا پھر وضو کرنے کو یا کسی اور کام کو چلا گیا اور دوسرا شخص اسکی جگہ پر بیٹھ گیا ہو تو اسکو وہان سے اٹھا دیوے اور پہلا شخص اپنی جگہ پر بیٹھے اسی طرح اور مجلس مین بھی

۱۴۴ **ھ** اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَاِنَّہٗ يَسْتُرُہٗ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْہِ مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْہِ مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ فَاِنَّہٗ يَقْطَعُ صَلَاتَہُ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَۃُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی

حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہو تو اسکی آڑ ہو جاتی ہے جب اسکے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز
ہوا ور اگر اسکے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہو تو اسکی نماز توڑتا ہے گدھا اور عورت اور کالا کتا ف جب دیوار کی
آڑ نہو تو نمازی اپنے سامنے ایک ہاتھ کے برابر لمبی لکڑی اور انگلی برابر موٹی لکڑی کھڑی کرے پھر اگر کوئی اسکے آگے سے نکل
جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیوں کو بھی کفایت کرتی ہے اور سب اماموں کے نزدیک گدھے اور سیاہ کتے اور
عورت کے سامنے آنے سے نماز نہیں جاتی لیکن امام احمدؒ کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے نماز جاتی ہے سب علماء کے نزدیک ابو سعیدؓ کی
حدیث دلیل ہے کہ نماز کسی چیز سے نہیں جاتی اور بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت کے سامنے سویا کرتی تھی اور
حضرت نماز پڑھا کرتے تھے ھ ابو هُرَيْرَةَ اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَا وَيْلِي اُمِرَ ٨٤٥
ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہے آدم کا بیٹا قرآن میں سجدے کی آیت پھر سجدہ کرتا ہے الگ ہو جاتا ہے شیطان روتا ہوا کہتا ہے کہ ای میری کمبختی
حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اسنے سجدہ کیا تو اسکے لیے بہشت ہے اور مجھکو سجدے کا حکم ہوا میں نے نمانا تو مجھکو دوزخ ہے
ف اس حدیث میں سجدے کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور افسوس کا بیان ہے ھ جَابِرٌ اِذَا قَضَى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ ٨٤٦
فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيْبًا مِنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کر چکے تو چاہیے کہ اپنے گھر کے واسطے بھی نماز میں سے کچھ حصہ رکھے اسواسطے کہ خدا
اسکے گھر میں نماز کے سبب بہتری اور برکت کرنیوالا ہے ف یعنے جب مسجد میں فرض پڑھے تو سنت اور نفل گھر میں پڑھے
اسواسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ سوائے فرض کے سب نمازیں گھر میں افضل ہیں تاکہ خیر اور برکت گھر میں ہو اور شیطان کا دخل نہو
ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا ٨٤٧
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں بیٹھے
تو التحیات پڑھے یعنی سب زبان کی عبادتیں جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتیں جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال کی عبادتیں
جیسے زکوٰۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے واسطے ہیں سلام تجھکو ای پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہے ہمکو اور سب خدا کے
نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندہ ہے خدا کا اور اسکا
رسول ہے ف عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم نماز میں بیٹھ کر کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو فلانے
اور فلانے کو سلام تب حضرت نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تمنے کہا کہ خدا کے نیک بندوں پر سلام ہے تو جتنے خدا کے بندے
آسمان و زمین میں ہیں خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سبکو تمہارا سلام پہنچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا کچھ ضرور نہیں
نماز میں التحیات پڑھنا امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے اور امام مالکؒ کے مذہب میں سنت ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قُلْتَ ٨٤٨
لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تونے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو بیشک تونے نکمی بات اور لغو حرکت کی ف

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

خطبہ سننا واجب ہو سو فقت بولنا درست نہین اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ تو اسکا بولنا بھی ثابت ہوا زبان سے نہ منع
کرے اشارے سے کہے ق ابن عمر اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَاِنْ اُقِيْمَتِ ۵۴۹
الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نکرے جبتک کھانے سے
فراغت نکرلیوے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہوگئی ہو ف جلدی کرنا اسواسطے منع فرمایا کہ کھانے کی طرف دل لگا رہیگا حضور دل سے
نماز نہوگی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوک کا نہین ہے اور کھانا کھانے تک جماعت ہوچکیگی تو نماز مین شریک ہو روایت ہے کہ عبداللہ
بن عباس اور ابوہریرہؓ کباب کھاتے تھے اتنے مین جماعت کی تکبیر ہوئی عبداللہ بن عباس نے ابوہریرہؓ سے کہا کہ جلدی مت کرو
اسکو کھالو تاکہ نماز مین دل نہ لگا رہے ق ابن عمر اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ ۵۵۰
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوکے اپنے منھ کے سامنے
اسواسطے کہ خدا کا قبلہ ہے اسکے روبرو ق ابن مسعود اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ بخاری اور مسلم مین ۵۵۱
عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو دو آدمی چپکے کان مین بات کرین ایک کو چھوڑ کے ف
اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کریگا کہ مجکو مشورے کے لائق نہین جانتے ہین یا کچھ میری بدی کی فکر مین ہین
اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ چار آدمی ہون تو دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضائقہ نہین یعنی اس صورت مین رنج نہ آویگا ق ابوسعید ۵۵۲
اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب تین آدمی ہون تو ایک انکی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے وہی ہے جو قرآن خوب پڑھا ہوتا ہو ف حضرت کے
وقت مین جو بڑا قاری ہوتا تھا وہ مسائل بھی خوب جانتا تھا اسواسطے حضرت نے قاری کو عالم پر مقدم رکھا اور ابو حنیفہ کا
یہ مذہب ہے کہ عالم مسئلہ دان قاری پر مقدم ہے کہ نماز مین اگر کچھ خلل ہوگا تو عالم درست کرلیگا نہ قاری اور حافظ کیا جانے کہ کس
چیز سے نماز ٹوٹتی ہے اور کس سے مکروہ ہوتی ہے ق جابر اِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْ ۵۵۳
عَلٰى حَقْوَيْكَ فَالْاُولٰى بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کپڑا لنبا چوڑا ہو تو اسکے دونون کونون کو
جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھو پر ڈال اور آدھے سے شرمگاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر ہی پر باندھ یعنی شرمگاہ
چھپانا مقدم ہے یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا ق ابوہریرہ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ ۵۵۴
مَلٰٓئِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاؤُا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتے ہین لکھتے جاتے
ہین کہ فلانا شخص آیا اسکے بعد فلانا پھر جب امام خطبے کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ ڈالتے ہین ان کاغذون کو جنمین لوگون کے
نام لکھتے جاتے تھے اور مسجد مین آتے ہین خدا کے ذکر سننے کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبتک امام خطبہ نہین شروع کرتا تو آنے
والونکو فرشتے لکھتے ہین تو انکو زیادہ ثواب بھی ہوگا اور جب خطبہ شروع ہوا تو اسوقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفتر مین
نہین لکھتے حدیث مین اشارہ ہے کہ مسلمان جلد مسجد مین حاضر ہون ق ابوموسیٰ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ ۵۵۵
مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا

تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی دیویگا پھر فرماویگا کہ یہ تیری دوزخ کی خلاصی کا بدلا ہے یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی
دوزخ مین جاویگا تو چھوٹ گیا ف یہودیون نے بہت پیغمبرون کو نمانا اور قتل کیا اور نصرانیون نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا
اور ہمارے حضرت کا انکار کیا اور مسلمانون نے حضرت کو مانا تو اگلے سب پیغمبرون کو بھی مانا سو اسواسطے خدا نے مسلمانون کا بدلا یہود و نصاریٰ
اور انہیون کو مقرر کیا یہ ظلم نہین یہ انصاف ہے کہ تابعدار کو شکر اور بیوقوف منکر کو ٹکر لیکن یہ ان مسلمانون کے حق مین ہے جو بے عذاب
بہشت مین جاوینگے اسواسطے کہ حضرت اکثر مسلمانونکو شفاعت سے دوزخ سے نکلوائینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی پھر
کیا حاجت تھی عن جابر قال اذا كفن احدكم اخاه فليحسن كفنه مسلم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ٥٥٦
کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا ستھرا کفن دیوے ف یہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف
پاک کپڑا ہو اور اسکی قدر اور لیاقت سے کمتر نہو عن ابی هريرة اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلثة الا ٥٥٧
من صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدمی مرگیا تو
اسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی انکا ثواب نہین موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ
جاری ہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیکبخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے ف یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہے
بعد موت کے نہ عمل ہے نہ ثواب مگر ان تین عملون کا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام جسکا فائدہ خلقت
کو سدا حاصل ہے جیسے مسجد اور کنوان اور مدرسہ اور سرائے اور مسافر کی زمین اور وقف زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو
فائدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین پڑھانا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا تاکہ
ناواقف مسلمان دین سے واقف ہوجاوین اور نیک بیٹا یعنی بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہین حاصل مطلب اس حدیث کا
یہ ہے کہ موت ہر دم سامنے ہے ایسا نہو کہ دین کی راہ سے آدمی بے نام و نشان مرجاوے ان تین کامون مین سے جو ہوسکے اسکی جلد فکر
کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اسکے موافق صدقہ جاریہ کی تدبیر کرے اگر علم ہو تو اسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہو تو اولاد
کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور برے کامون سے بچاوے تاکہ موت کے بعد انکی دعا سے فائدہ اٹھاوے معلوم ہوا کہ مرد حقیقت
وہی ہے جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان رہا بیت نمرد آنکہ نام نکو زیست گذشت مرد آنست کہ بعد مرگ بدنامی رہا
عن ابن عمر اذا مات الرجل عرض عليه مقعده بالغداة والعشي ان كان من اهل الجنة فالجنة وان كان من ٥٥٨
اهل النار فالنار فيقال هذا مقعدك الذي تبعث اليه يوم القيمة بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جاتا ہے مرد تو اسکا اصلی مکان صبح شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھائی جاتی ہے اور اگر
دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر اس سے فرشتے کہتے ہین یہ تیرا مقام ہے قیامت کے دن یہین تو بھیجا جاویگا ف دکھلانیکا
یہ فائدہ کہ ایماندار خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور وحشت زیادہ ہو عن ابي موسى اذا مر احدكم في مسجدنا او سوقنا ٥٥٩
ومعه نبل فليأخذ بنصالها او قال فليقبض بكفه ان يصيب احدا من المسلمين منها بشيء بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار مین گذرے اور ہاتھ مین تیر ہون تو چاہیے کہ انکی گانسی اپنے ہاتھ مین پکڑ لیوے
پکڑ گانسی پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے ف گانسی پکڑ لینے کو اسواسطے فرمایا کہ کسی شخص کو نہ لگ جاوے اور تین بار

اسواسطے فرمایا کہ لوگ اس حکم کو سمجھ نہ سکیں اور مسجد اور بازار کو اسواسطے خاص ذکر کیا کہ وہاں اکثر ہجوم ہوتا ہی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ مجمع مین چھاتی بندوق اور طمنچے کو دونوں پانوں پر چڑھا کر لیجانا درست نہین کہ اکثر دغا ہو گئی ہی ۔ ابن مسعود ۸۶۰
إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً بَعَثَ اللهُ إِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا
وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَجَلُهُ فَيَقُولُ رَبُّكَ
مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ رِزْقُهُ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ
بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ عَلَى أَمْرٍ وَلَا يَنْقُصُ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نطفے پر
بیالیس دن گذر جاتے ہین تو اُسکی طرف خدا فرشتے کو بھیجتا ہی سو وہ اُسکی صورت بناتا ہی اور اُسکے کان اور آنکھ اور کھال اور گوشت
اور ہڈیان جدا جدا بناتا ہی پھر فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب یہ مرد بنے گا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہی جیسا چاہتا ہی اور فرشتہ اُسکو لکھ
لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ اسکی ای رب زندگی کتنی ہی اور موت کب ہی سو فرماتا ہی تیرا رب جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اُسکو لکھ لیتا ہی
پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ ای رب اسکی روزی کتنی ہی سو خدا فرما دیتا ہی جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اُسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ اس حساب کے
بند کو باہر نکال لاتا ہی اپنے ہاتھ مین پھر اسمین کچھ بڑھتا ہی نہ گھٹتا ف فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے سب کامون پر مقرر ہین لیکن اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے سپرد کامون مین ایسا اختیار نہین رکھتے کہ جو چاہین سو کرین بلکہ ہر ایک کام مین ذرا ذرا سی بات کو خدا سے
پوچھتے ہین سبحان اللہ مالک اور حاکم اسکا نام ہی کہ عرش سے فرش تک لاکھون فرشتے دارو غہ ہین لیکن بدون اُسکے حکم کوئی پتا ہلے نہ
قطرہ گرے اور جو عالم مین مشہور ہی کہ آدمی کی کھوپری مین ماتھے پر جو نقش ہین وہ قسمت کا لکھا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس
بات کی کچھ اصل نہین اسواسطے کہ قسمت کے حساب کو فرشتہ باہر نکال لاتا ہی واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث مین تھا کہ چالیس دن نطفہ
رہتا ہی اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہی اور چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس ہی دن کے
بعد گوشت اور ہڈیان بنتی ہین تو مطلب یہ ہی کہ بیالیس دن کے بعد بدن کا طور خاکا ہوتا ہی اور کمال پوری صورت بعد چار مہینے کے
ہوتی ہی تو دونون حدیثون کا ایک ہی مطلب ہی واللہ اعلم ح ابو موسیٰ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ ۸۶۱
يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا بخاری مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو اُسکا ثواب ویسا ہی
لکھا جاتا ہی جیسا وہ اپنے وطن مین اور صحت کی حالت مین کرتا تھا ف یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے ہو خواہ
تیمم سے تو اسکا ثواب صحت کی نماز کے برابر ہی جو کھڑے ہو کر پڑھتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتون کا ثواب چار رکعت کے برابر ہی جیسا
وطن مین پڑھتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وظیفہ اور نفلون کا بھی ثواب پاویگا جو حالت صحت اور وطن مین کرتا تھا اور اب بیماری اور
سفر سے نہین کر سکتا ھ ابو ھریرہ إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ ۸۶۲
سَائِلٍ يُعْطَى هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُومٍ
وَلَا ظَلُومٍ وَفِيهِ رَاوِي عَدِيمٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدھی رات جاتی ہی یا تہائی رات
باقی رہے خدا تعالی بڑی برکت والا اُترتا ہی پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہی کہ کوئی ہی مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہی دعا کرنے والا
تو اُسکی دعا قبول ہووے کوئی ہی گناہ بخشانے والا جسکے گناہ بخشے جاوین اسی طرح فرماتا ہی صبح تک اور ایک روایت مین یون ہی کہ

تحفۃ الاحباء ترجمۂ مشارق الانوار

خدا فرماتا ہی کہ کون قرض دے اسکو جو مفلس قلاچ اور لیمار نہین یعنی خدا کو اور ایک روایت مین بجائے عدوم کے عدیم ہی لیکن مطلب
ایک ہی ہی ف خدا تعالی جسم سے پاک ہی اُترنا چڑھنا اُسکی شان نہین تو مطلب یہ ہی کہ آدھی رات سے صبح تک رحمت الٰہی
اپنے بندون پر نہایت متوجہ ہوتی ہی یہانتک کہ خود سوال ودعا کا تقاضا فرماتا ہی تاکہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت نہایت
برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہی اسیواسطے اسوقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلون سے بہتر ہی افسوس صد افسوس کہ یہ
دولت ہر رات کو ہی اور اہل غفلت اسوقت نیند مین یا ناچ رنگ مین اُس دولت سے محروم رہین اللہ اپنے کرم سے اسوقت کی نماز
کا شوق ہمارے دلون مین ڈالے اور اُسکی قدر ہمکو سمجھاوے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دیوے اسکو جو مفلس اور لیمار نہین یعنی قرض
اس خیال سے مفلس کو نہین دیتے کہ یہ کہان سے ادا کریگا اور بد معاملہ کو نہین دیتے کہ یہ کھا جاویگا دغاباز ہی نہ ادا کریگا سو خدا فرماتا ہی کہ مین
مفلس نہین کہ جو نہ دے سکون اور لیمار نہین جو دیتے ہوے ڈرتے ہو یعنی میری صفت غنی اور کریم ہی ایک کے عوض دس سے
٨٦٣ سات سو تک دیتا ہون پھر میری راہ مین دیتے ہوے تمکو کیا تامل ہی ھ اَبُوْ بَكْرَةَ اِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اِبِلٌ
فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَرَاَيْتَ مَنْ لَّمْ تَكُنْ لَهٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ
النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ فَقَالَ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ
بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ
وَاِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ مسلم مین ابوبکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری اُمت مین
اُترے یا پڑے تو جسکے اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین جا ملے اور جسکی بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جسکی کھیتی
کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جا رہے پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمایئے تو جسکے نہ اونٹ ہون نہ بکریان نہ زمین وہ کیا کرے
حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے سو پتھر سے اُسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نہ رکھے جو جدا ہو لڑائی کا
پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ مین جتنی ہو سکے الٰہی مین تیرا حکم پہونچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پہونچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پہونچا چکا اسکو
تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا بھلا بتلایئے تو اگر مجھسے زبردستی کرین یہانتک کہ دو صفون مین یا دو گروہون مین کسی طرف
کھینچ لیجاوین پھر وہان کوئی مجھکو تلوار مارے یا کوئی تیر آوے اور مجھکو قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور اپنا گناہ اُسی پر پلٹ
پڑیگا اور وہ دوزخیون مین داخل ہوگا ف حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانون مین قتل شروع ہوگا اسواسطے
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسوقت مین گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمرؓ اور سعد بن ابی وقاص
٨٦٤ اور ابوبکرہ مسلمانون کی جنگ مین شریک نہوے بموجب اسی حدیث کے ق ابْنُ عُمَرَ اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ وَاَحْسَنَ
عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام نے
مالک کی خیرخواہی کی اور اپنے خدا کی اچھی عبادت کی تو اُسکے دوہرے ثواب ہونگے ف یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی
٨٦٥ اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ
فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے مال اور صورت

میں اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے ف یعنی کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہی کہ جو اپنے سے کمتر ہیں مال و شکل میں انکو دھیان کرے تا کہ اسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری نہ حاصل ہو اسواسطے کہ دنیا میں جو شخص ہی اس سے ہزاروں بدتر بھی عالم میں موجود ہیں مثلاً اگر کوئی محتاج ہی تو ہزاروں محتاج بھی ہیں اور بیمار بھی ہیں اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہی تو سیکڑوں محتاج بھی ہیں بیمار بھی ہیں اور کافر بھی تو انسے ہزار درجہ بہتر ہی سبحان اللہ حضرت نے عجیب مجرب علاج بتلائی کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی رنج دل میں نہ آوے اور خدا کا شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکر گزاری کیا کرے اور مصابیح میں پوری روایت یوں ہی کہ دنیا میں کمتر لوگوں کو دیکھے اور دین میں اپنے سے بہتر لوگوں کو دھیان کرے تا کہ اپنی عبادت اور خوبیوں کا غرور نہ دل میں سماوے مثلاً اگر یہ شخص نماز تہجد کا پڑھتا ہی تو دوسرا تہجد بھی پڑھتا ہی تو وہی افضل ہوا اسیطرح لاکھوں بندے ایک سے ایک عبادت اور پرہیزگاری میں بہتر موجود ہیں اگر یہ دھیان کیا کریگا تو دینداری میں آپکو کمتر اور سست جانیگا اور اگر دینداری میں اپنے سے کمتر لوگوں کو خیال کریگا کہ فلانا نماز نہیں پڑھتا فلانا مقدور دار ہو کر حج نہیں کرتا زکوۃ نہیں دیتا تو آپکو یہ شخص بہتر سمجھیگا اور یہی اسکے حق میں زہر ہی

٨٦٦ خ انس اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ بخاری میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو اسکو چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ جانے جو پڑھے ف یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی حالت میں نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت میں آدمی کہتا ہی کچھ اور نکلتا ہی اور کچھ

٨٦٧ ق عائشۃ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اونگھے نماز پڑھتے تو چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھیگا اونگھتا تو اسکو نہ معلوم ہوگا شاید وہ تو مغفرت مانگنے کا قصد کرے سو اپنی جان کو کوسنے لگے

٨٦٨ م ابو ھریرۃ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهٖ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا مسلم میں ابو ہریرۃ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ میں کچھ گڑگڑاہٹ پاوے سو اسکو شبہہ پڑے کہ اسکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہیں تو مسجد سے نہ نکلے یہانتک کہ آواز سنے یا بدبو پاوے ف یعنی جب تک آواز سے وضو ٹوٹنے کا شبہہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نہ نکلے اور جب حدث کی آواز سنے اور بدبو پاوے تو اس صورت میں وضو گیا غرض کہ شبہے سے وضو نہیں جاتا یقین سے جاتا ہی

٨٦٩ م طلحۃ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ مسلم میں طلحہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نکرے کہ اسکی اس طرف سے کون گذر گیا ف یعنی اگر میدان میں نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر بے دغدغہ نماز پڑھے جو چاہے آمدرفت کرے

٨٧٠ خ ابو سعید اِذَا وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِي وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهٗ صَعِقَ بخاری میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہی اور اسکو لوگ اپنے مونڈھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر نیک

روح ہوتی ہی تو کہتی ہی مجکو آگے لیچلو اور اگر نیک نہین ہوتی تو کہتی ہی ہای خرابی تم کدھر اسکو لیے جاتے ہو ہر چیز اسکی آواز سنتی ہی سوائے آدمی کے اور اگر آدمی اسکو سنے تو چیخ مارے **ف** نیک آدمی کو ثواب نمود ہوتا ہی تو مشتاق ہوتا ہی اور بد آدمی عذاب

۸۷۱ قبر کے خوف سے گھبراتا ہی **ھ** ثوبان إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مسلم مین ثوبان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہ میری امت مین تلوار ڈالی جاویگی تو امت سے قیامت تک نہ اٹھے گی **ف** حضرت بیٹھے تھے اور حضرت عثمان رض اس طرف سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاویگا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جب سے اس سنہ مین خونریزی

۸۷۲ اور فساد شروع ہوگا قیامت تک موقوف ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا اتکے ویساہی ہوا **ق** عائشة إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا تیار ہوا اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کرو **ف** یعنی اول کھانے سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو تاکہ تسکین سے نماز ہو کھانے کی طرف نہ دل لگا رہے **ف** حسن صنعانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ مجکو مدت سے آرزو تھی کہ مین حضرت کو خواب مین دیکھوں اور کسی احادیث کی صحت حضرت سے تحقیق کرون تاکہ مجکو اعلیٰ رتبے کی سند حاصل ہو اور اس آرزو مین بہت برس گذرے آخرش ہفتے کی شب ذیقعدہ کی اٹھارویں تاریخ سن چھ سو گیارہ ہجری مین فجر کے قریب مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا مین نے چھت پر مغرب کی نماز شروع کی او حضرت بیٹھے رات کا کھانا کھاتے ہین اور حضرت کے ساتھ اور چند لوگ ہین سو حضرت نے مجکو کھانے کے واسطے بلایا مین نے چاہا کہ نماز پڑھ کے جواب دون تو مجکو ابوسعید بن معلی کی وہ بات یاد آئی کہ حضرت نے انکو پکارا تھا اور وہ نماز پڑھتے تھے سو انھون نے بے نماز پڑھے جواب یا حضرت نے فرمایا خدا نے کیا نہین فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اسکے رسول کو جب تمکو بلاوے اس خیال سے مین حضرت کے پاس گیا تو مین نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہی کہ جب رات کا کھانا تیار ہو تو اول کھانا شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی یہ حدیث صحیح ہی

۸۷۳ **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے پانی مین مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اسکو ڈبو دے پھر اسکو نکال ڈالے اسواسطے کہ اسکے ایک پر مین مرض ہی اور دوسرے پر مین شفا ہی **ف** دوسری روایت یون ہی کہ مکھی اپنے شفا کے پر کو اونچا رکھتی او بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے خون کے حیوان مرنے سے

۸۷۴ پانی ناپاک نہین ہوتا **م** جابر إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسیکا لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اسکو اٹھا لیوے اور جو گرد وغبار اسپر لگا ہو اسکو دور کرے اور چاہیے کہ اسکو کھاوے اور اسکو شیطان کے واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال مین نہ پونچھے جبتک کہ اپنی انگلیان نہ چاٹے اسواسطے کہ وہ نہین جانتا کہ اسکے کھانے کی کس چیز مین برکت ہی **ف** گرا لقمہ نہ لینا غرور کی دلیل ہی کہ ناحق ضائع کرتا ہی اور انگلیان چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہی اور برکت کی امید

۸۷۵ علاوہ ہی **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ

فِي الْقُرْآنِ مسلم مین عبد اللہ بن مغفلؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جب برتن مین کتا منہ ڈالے تو اسکو سات بار
دہوؤ اور آٹھوین بار خاک مٹی سے مانجو ق ابوہریرہ وجابر بن سمرہ اِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى ٨٧٦
بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہؓ اور جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اسکے بعد کوئی وہانکا بادشاہ
نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اسکے بعد وہانکا بادشاہ نہوگا اور قسم ہی اس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد
کی جان ہی کہ خزانے دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوینگے ف یعنی روم اور ایران کے بادشاہون
کے خاندان مین سلطنت نرہیگی اسلام کا عمل وہان ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ
ایران عمر فاروقؓ کی خلافت مین فتح ہوا پینتیس ۳۵ ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے تو اس حساب سے
سب خزانہ ایران کا بیالیس کرور ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہان کا خزانہ بھی لشکر اسلام
مین تقسیم ہوا خ جابرؓ اِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ ٨٧٧
وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ
اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ
فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ
أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ
بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین
فرض کے سوائے پڑھے یعنی نفل نیت کرے پھر یہ دعا پڑھے اللہم سے آخر تک یعنی الٰہی مین تجھسے خیریت مانگتا ہون تیرے
علم کے وسیلے سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہون تیرے بڑے فضل سے سو تو
قادر ہی مجھکو قدرت نہین اور تو دانا ہی اور مین نہین جانتا اور تو سب چھپی چیزونکا دانا ہی الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام بہتر ہی میرے
واسطے میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اسکو میرے واسطے مقدر کر اور
اسکو میرے واسطے آسان کردے پھر اسمین میرے واسطے برکت دے الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق مین برا ہی میرے
دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اسکو ہٹا دے مجھسے اور ہٹا دے مجھکو اس سے اور
مقدر کر میرے واسطے بہتر کام کو جہان کہین کہ ہو پھر مجھکو اس سے راضی کردے ف جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ہمکو
استخارہ سکھلایا جیسے قرآن سکھلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہی کہ دو رکعت پڑھکے یہ دعا کرے اور اس کام کا نام
لیوے تین روز یا سات روز اسی طرح کرے انجام بخیر ہوگا یا خواب مین کچھ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا یا نکرنا جم جاویگا غرض کہ جسنے
کہ جس کام مین اس طرح استخارہ کیا اُسکا نقصان نہین ہوا سب استخارہ اسی طرح ہی اور یہ جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کرتے ہین
یا بعضے لوگ اور طریقون سے استخارہ کرتے ہین سو بے اصل ہی غیب دریافت کرنے کا شرع مین کوئی قاعدہ معتبر نہین
فصل اس فصل مین وہ حدیث ہی جسکے سرے پر ذ ہی ق عَبْدُ اللهِ بْنُ زَمْعَةَ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ

عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وٹنی کی کوچین کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اٹھا اسکی طرف ایک مرد اٹھا جو اپنی قوم مین بڑا شریر اور زبردست تھا ابو زمعہ کے برابر ف ابو زمعہ ایک بڑا کافر تھا حضرت کو بہت تکلیف دیتا تھا آخر کو اندھا ہو گیا تھا اور اسکے بیٹے بدر مین مارے گئے حضرت نے اس حدیث مین اس ملعون کی قوم ثمود کے بدبخت سے مثال دی یعنی قدار بن سالف قوم ثمود کا شقی ایسا نا پاک تھا جیسے ابو زمعہ اپنی قوم مین تھا

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

٥٧٩ پانچوین باب مین چند قسم کی احادیث ہین اول قسم وہ حدیثین جنکے سرے پر ہی ف أَنَسٍ مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِالذَّوْدِ فَقَالَ لِرَهْطٍ مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةٍ اِجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَبْغِنَا رِسْلًا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمہارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا مگر یہ کہ تم اونٹون مین جاکر رہو یہ حضرت نے قوم عکل کے آٹھ آدمیون سے فرمایا انکو مدینے کی آب و ہوا ناموافق پڑی تھی انہون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے دودھ تلاش کیجیے ف چند لوگ مسلمان ہو کر مدینے مین بیماری مین مبتلا ہوئے انکو بھی حضرت کے اونٹ چرائی پر تھے انکو وہان بھیج دیا جب وہ دودھ سے اچھے ہو گئے تو چرانے والے [illegible] قتل کرکے اونٹ ہانک لے چلے حضرت نے انکو پکڑ منگوایا اور گرم سلائی انکی آنکھون مین ڈالی اور ہاتھ پانؤن کٹوا ڈالے آخرش کو مر گئے شرع مین قطاع الطریق اور ڈاکہ مارنے والون کی یہی سزا ہی ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَا أَذِنَ

٥٨٠ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَأَذَنِهِ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کسی چیز پر رضامندی سے نہین سنتا پیغمبر کی قرأت کے برابر جب پیغمبر خوش آوازی سے قرآن پڑھے یعنی بلند آواز سے پیغمبر کا قرآن پڑھنا آواز سے خدا کو بہت پسند ہی ف قرآن خوش آوازی سے پڑھنا درست ہی بلکہ مستحب ہی مگر اس طرح کہ حروف کی کمی زیادتی ہو اور راگ راگنی کی رعایت نکرے اور معانی مین خلل نہ پڑے

٥٨١ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا أُعْطِيكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو نہین دیتا اور نہ منع کرتا ہون مین تو صرف تقسیم کرنے والا ہون رکھتا ہون جہان مجکو حکم ہوتا ہی ف حضرت نے ایک بار مال تقسیم کیا بعضے لوگون نے زیادہ مانگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہین خدا کی طرف سے ہی

٥٨٢ حضرت الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيكَرِبَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ بخاری مین مقدام بن معدیکرب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی نے کوئی کھانا کبھی اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہین کھایا اور البتہ خدا کا پیغمبر داؤد اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا ف بقدر قوت کے کسب کرنا فرض ہی اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہی حضرت داؤد رات کو گشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیل آدمی کی صورت ہو کر سامنے ہوئے حضرت داؤد نے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہی انہون نے کہا کہ خوب آدمی ہی لیکن اسمین یہ خصلت اچھی نہین کہ بیت المال سے کھاتا ہی اور بہتر آدمی وہ ہی جو ہاتھ کے کسب سے کھائے حضرت داؤد نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی

مجکو کوئی پیشہ سکہائے خدا نے انکو زرہ بنانا تعلیم کیا پہر حضرت داؤد اسی کسب سے اپنا خرچ کرتے تہے **خ** مُستَورِد الفِهرِي ٨٨٣
مَا الدُّنيَا فِي الآخِرَةِ اِلَّا كَمَا يَجعَلُ اَحَدُكُم اِصبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِي اليَمِّ فَليَنظُر بِمَ يَرجِعُ مسلم مین مستورد سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہے دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنی کلمے کی انگلی دریا مین ڈالے پہر دیکھے کہ کس قدر پانی
لگا لاویگی **ف** یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر و قلیل ہے جیسے دریا کے روبرو قطرہ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک
خ ابنِ عَبَّاسٍ مَا العَمَلُ فِي اَيَّامٍ اَفضَلَ مِنهَا فِي هٰذِهِ الاَيَّامِ قَالُوا وَلَا الجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الجِهَادُ ٨٨٤
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفسِهِ وَمَالِهِ فَلَم يَرجِع بِشَيءٍ يعني اَيَّامَ العَشرِ بخاری مین عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنو مین افضل نہین ہے ان دنون سے یعنی ذی الحجہ کے دس دنون سے اصحاب نے
کہا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین فرمایا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین مگر اس مرد کا جہاد
افضل ہے کہ جو نکلا اپنا جان و مال فدا کرتا پہر نہ ملا کچہ لیکر یعنی شہید ہو گیا **ف** معلوم ہوا کہ عشرۂ ذی الحجہ کے برابر کوئی ایام کی
عبادت افضل نہین **خ** عَائِشَةَ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ قَالَهُ لِلمَلَكِ الَّذِي جَآءَهُ بِغَارِ حِرَآءٍ فَقَالَ اقرَأ قَالَ فَاَخَذَنِي ٨٨٥
فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الجَهدَ ثُمَّ اَرسَلَنِي فَقَالَ اقرَأ فَقُلتُ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي
الجَهدَ ثُمَّ اَرسَلَنِي فَقَالَ اقرَأ فَقُلتُ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الجَهدَ ثُمَّ اَرسَلَنِي
فَقَالَ اِقرَأ بِاسمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الاِنسَانَ مِن عَلَقٍ اِقرَأ وَرَبُّكَ الاَكرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالقَلَمِ عَلَّمَ الاِنسَانَ
مَا لَم يَعلَم بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پڑہا نہین یہ حضرت نے اس فرشتے سے فرمایا جو
حضرت پاس حرا پہاڑ کے غار مین آیا تہا سو اسنے حضرت سے کہا کہ پڑہ حضرت نے فرمایا پہر اسنے مجکو پکڑا اور سخت دبایا یہانتک
کہ مجکو طاقت نہ رہی پہر اسنے مجکو چہوڑ دیا اور کہا پڑہ مین نے کہا کہ مین تو پڑہا نہین سو اسنے مجکو پکڑا اور دوسری بار دبایا یہانتک
کہ مجکو طاقت نہ رہی پہر اسنے مجکو چہوڑ دیا اور کہا کہ پڑہ مینے کہا کہ مین تو پڑہا نہین سو اسنے مجکو پکڑا اور تیسری بار دبایا یہانتک
کہ مجکو طاقت نہ رہی پہر اسنے مجکو چہوڑ دیا اور کہا کہ پڑہ اپنے رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پہٹکی سے پڑہ اور
تیرا رب بڑا بزرگ ہے جسنے قلم کے سبب سے علم دیا سکہایا آدمی کو جسکی اسکو خبر نہ تہی **ف** حضرت جب چالیس برس کے ہوے اور پیغمبری کا
زمانہ قریب آیا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی مکے مین ایک حرا پہاڑ ہے اسکے غار مین ذکر و فکر مین رہتے اور غیب کی آوازین سنتے
درخت اور پتہر حضرت کو سلام کرتے سچے خواب دیکھتے سو ٹہیک ہوتے چہ مہینے اسی حالت مین گذرے پہر سورۂ اقرأ کی پانچ آیتین
حضرت جبرئیل لائے ریشمی کپڑے پر لکہی تہین حضرت حرف شناس تہے نہ پڑہ سکے حضرت جبرئیل نے حضرت کو دبایا اور علم لدنی پایا پہر
حضرت گہر مین تشریف لائے دل حضرت کا کانپتا تہا حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ مجکو اوڑہا دو جب حضرت کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہ سے
یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجکو اپنی جان کا خوف ہے حضرت خدیجہؓ نے کہا یہ نہین ہونیکا آپ خوش رہیے خدا آپکو ہرگز نہ برباد کریگا آپ تو
راستگو ہین برادری پرور ہین محتاج کو دیتے ہین عاجز کا کام کر دیتے ہین مہمانداری کرتے ہین لوگون کے مصائب مین کام آتے ہین پہر حضرت
خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل کے پاس لیگئین اسواسطے کہ وہ شخص انجیل کا عالم تہا اور بڑہا اور اندہا ہو گیا تہا اسنے جب حضرت سے
یہ سب حال سُنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہے جو حضرت عیسیٰ پر اترا تہا یعنی جبرئیل کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا جس وقت کہ

نیز اقوم تجکو نکالدیگا حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا میری قوم مجکو نکال دیگی ورقہ نے کہا کہ ہاں یہی سنت ہی سب پیغمبرون کی پھر اسکے بعد چند برس
۸۸۶ وحی نہ اُتری پھر سورۂ مدثر اترا اور قرآن اترنا ستواتر ہوا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الْفَاذَّةَ
الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ **قَالَہٗ** حِيْنَ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے مین میرے اوپر کچھ نہین اتارا مگر یہی ایک آیت جو سبکو شامل ہی کہ جو ذرہ برابر
نیکی کریگا اسکو دیکھیگا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا اسکو دیکھیگا **ف** لوگون نے حضرتؐ سے سوال کیا کہ گدھون مین زکوۃ ہی یا نہین تب
حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند ان گدھون مین زکوۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی راہ خدا مین دیگا مقرر ثواب پاویگا اسواسطے کہ اندک
نیکی کا ثواب اور اندک بدی کا عذاب دیکھ پاویگا ہدایہ مین لکھا ہی کہ گدھون مین زکوۃ نہین لیکن سوداگری کی نیت سے زکوۃ واجب
۸۸۷ ہی **ہ** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ
فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین اتاری خدا نے کوئی برکت
آسمان سے مگر بعضے لوگ اسکے منکر ہوتے ہین خدا تو مینہ برساتا ہی سو لوگ کہتے ہین کہ فلانے اور فلانے ستارے کی تاثیر سے
۸۸۸ برسا **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَآءٍ اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَآءً بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
نہین اتارا خدا نے کوئی مرض مگر اسکی شفا بھی اتاری ہی **ف** حضرت سلیمانؑ کو حق تعالے نے دواؤن کے خواص الہام کیے اکثر
طب انہین سے معلوم ہوئی معلوم ہوا کہ علم طب سیکھنا درست ہی خدا کو شافی جان کے دوا علاج کرنا توکل کے مخالف نہین اسواسطے
۸۸۹ کہ حضرتؐ نے بہت علاج کی ہی **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ خَلِيْفَةً اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ
بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ بخاری
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اسکے دو چھپے رفیق ہوتے ہین
ایک رفیق تو اسکو نیک کام بتلاتا ہی اور اسپر رغبت دلاتا ہی اور دوسرا رفیق بد کام سکھلاتا ہی اور اسپر رغبت دلاتا ہی اور گناہون سے تو وہی
معصوم ہی جسکو خدا بچاوے **ف** یعنے فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بھی ساتھ رہتا ہی لیکن پیغمبر تو معصوم ہین اسواسطے
حق تعالے شیطان کو مغلوب رکھتا ہی پیغمبر پر اسکا قابو نہین چلتا چنانچہ حضرتؐ نے فرمایا ہی کہ شیطان میرے تابع ہو گیا
ہی مجکو بد کام کا وسوسہ نہین دیتا ہی خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہین اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے نڈر
۸۹۰ نہین ہو سکتا یہی عقیدہ ہی اہل سنت کا **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالُوْا وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ
اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر نہین
بھیجا جسنے بکریان نہ چرائی ہون اصحاب نے کہا اور کیا آپ نے بھی بکریان چرائی ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین نے بھی مکے والون
کی بکریان چند قیراط کی مزدوری پر چرائی ہین **ف** بکریان چرانے مین یہ حکمت ہی تا پیغمبر گلہ بانی سیکھین کہ آدمیون کی
۸۹۱ سرداری کرین قیراط پانچ جو کے برابر ہوتا ہی سونے کے **م** هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ لَا نُصَادِيْ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ
السَّاعَةِ خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ مسلم مین ہشام بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے
قیامت تک کوئی مخلوق شر و فساد مین دجال سے بڑا نہین **ف** یعنی سب مفسدون اور گمراہ کرنیوالون سے دجال زیادہ تر ہی

عالم مین کوئی بلا اسکے برابر نہین ق اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ٥٩٢
بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین چھوڑا مین نے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر
پہونچانے والا ہو مردون پر عورتون سے ف یعنی مردون کے حق مین عورتون کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہین اسواسطے
کہ انکا گھورنا اور حرام کاری اور انکی اطاعت دین مین خلل ڈالتی ہی غرضکہ اکثر فساد عورتون کے سبب ہوتے ہین اسواسطے حضرت
کو زیادہ تشویش تھی ق ابْنِ عُمَرَ مَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَلْقَى اللهَ وَمَا فِي وَجْهِهِ مُزْعَةٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ ٥٩٣
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا یہ نوبت پہونچاویگا کہ خدا کو ملیگا منھ پر ایک بوٹی بھی ہوگی ف
یعنی لوگون سے سوال کرنے والا قیامت مین نہایت ذلیل ہوگا ق ابْنِ عُمَرَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلٰثُ لَيَالٍ ٥٩٤
إِلَّا وَعِنْدَهُ وَصِيَّتُهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین لائق ہی مسلمان مرد کو
کہ اوسپر تین راتین گذرین بے وصیت کے ف یعنی جسپر لوگون کا قرض ہو یا کسیکی امانت ہو اوسپر لازم ہی کہ اپنے پاس
اُسکی وصیت لکھ رکھے تاکہ اُسکے بعد اُسکے وارث اسپر عمل کرین اسواسطے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم نہین وصیت
لکھ رکھنا اس صورت مین تو واجب ہی اور اگر کسیکا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا واجب نہین مستحب ہی ق الْمِسْوَرِ بْنِ ٥٩٥
مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ وَ
الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا بخاری اور مسلم مین
مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین تھک گئی اونٹنی جسکا قصوا نام ہی اور یہ اسکی خو نہین
ولیکن اسکو بند کیا ہی ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنی خدا نے قسم ہی اس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مکے والے
نہ مانگینگے کوئی کام جسمین آداب خدا کی تعظیم کرین مگر کہ مین انکو دونگا یعنی وہ بات قبول کرونگا ف حضرت چھٹے سال احرام باندھ کے
مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو راہ مین اونٹنی حضرت کی بیٹھ گئی اصحاب نے کہا کہ اونٹنی تھک گئی تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرت صلح کر کے پلٹ آئے چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین ہو چکا ق أَنَسٍ ٥٩٦
مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا يَعْنِي فَرَسَ أَبِي طَلْحَةَ الَّذِي كَانَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ بخاری اور مسلم
مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تو کچھ نہین دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا مراد ابو طلحہ کا گھوڑا ہی
جسکو مندوب کہتے تھے ف ایکبار مدینے مین بڑی ہول پڑی رات کو حضرت ابو طلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہو کے
تنہا سب سے آگے نکل گئے اصحاب پیچھے دور تھے جب معلوم ہوا کہ کچھ نہ تھا تو حضرت وہان سے پھرے تب حدیث فرمائی یہ
گھوڑا نہایت سست قدم مشہور تھا حضرت کی برکت سے نہایت تیز قدم ہو گیا چنانچہ حضرت نے اسکی تعریف کی اس حدیث
سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت مین رات کو تنہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہی
ق أَبُو سَعِيدٍ مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا أَوْسَعَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ ٥٩٧
حضرت نے فرمایا کہ نہین دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت مین ف یعنی صبر اور قناعت کے برابر
کوئی روزی نہین اسواسطے کہ اگر قناعت نہین تو کتنا ہی مال ہو حرص نہین مٹتی شعر ای قناعت تونگرم گردان کہ ورای

۸۹۸ نوع ہیچ نعمت نیست ق زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَازَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ
بِالصَّلٰوةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ بخاری و مسلم مین زید بن ثابت سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمھارے ساتھ تمھارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہونا یہانتک کہ مین نے گمان کیا
کہ وہ تمپر قریب ہی کہ فرض ہو جاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھرون مین اسواسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر ہی مین ہی مگر فرض
نماز یعنی فرض نماز مسجد مین افضل ہی ف حضرت نے ایک سال رمضان مین مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور
اعتکاف کے واسطے حضرت نے اُسکے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی چند اصحاب بھی ساتھ ہوے ایک رات بہت لوگ
مسجد مین جمع ہوے حضرت نے اُس رات نماز نہ پڑھی اصحاب سمجھے کہ حضرت سو گئے بعضے اصحاب کھانسنے لگے تا کہ حضرت جاگین
اور نماز پڑھاوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین ڈرتا ہون کہ تراویح کی نماز تمپر فرض نہ ہو جاوے پھر اگر نہو سکیگی
تو گنہگار ہوگے اپنے گھرون مین جا کر پڑھو حضرت عمر فاروق نے اپنی خلافت مین تراویح کی نماز مسجد مین جاری کی اسواسطے
کہ نماز کی خوبی حضرت کے فعل سے ثابت تھی صرف فرض ہونیکے خوف سے حضرت نے موقوف کروادی تھی اور
حضرت کے بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ڈر نرہا شیعہ جو کہتے ہین کہ تراویح عمر کی ایجاد ہی اس حدیث سے
۸۹۹ معلوم ہوا کہ غلط بات ہی بلکہ حضرت کی سنت ہی ق عَائِشَةُ مَازَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ
سَيُوَرِّثُهٗ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجکو ہمسایے کے احسان
کی وصیت کرتا ہی یہانتک کہ میرے گمان مین آیا کہ جبرئیل ہمسائے کو وارث کردیگا ف یعنی یہانتک ہمسایے کے ساتھ
احسان کرنے کی تاکید کی کہ مین سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایے کا وارث ہو جاویگا اس حدیث مین حق ہمسائگی کی
۹۰۰ کمال تاکید ہی ھ اَبُو الدَّرْدَاءِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يَقُوْلَانِ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ خَلَفًا
وَعَجِّلْ لِمُمْسِكٍ تَلَفًا مسلم مین ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اُسکے دونون
کنارون پر دو فرشتے کہتے ہین کہ الٰہی جلدی دے خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان ف یہی سبب ہی کہ
۹۰۱ سخی کا ہاتھ خالی نہین رہتا اور بخیل کا خواہ مخواہ نقصان ہوتا ہی ق اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا يَعْنِي الْعَزْلَ
بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر کچھ مضائقہ نہین اسمین کیا کرو ف بعضے اصحاب نے
پوچھا کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو انزال کے وقت ہم اُنسے علیحدہ ہو جایا کرین تب حضرت
۹۰۲ نے یہ حدیث فرمائی ھ اَنَسٌ مَا كَانَ الرِّفْقُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهٗ وَمَا كَانَ الْخُرْقُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا شَانَهٗ
مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہوئی نرمی کسی چیز مین کبھی مگر کہ اُسکو زینت دیتی ہی اور نہین
ہوتی سختی کسی چیز مین ہرگز مگر کہ اُسکو ناقص اور معیوب کردیتی ہی ف یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہی اور سختی بگاڑتی
۹۰۳ ہی نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہی اور سختی اور بدمزاجی سے دوست دشمن ہو جاتا ہی ق اَنَسٌ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكَ
عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَهٗ لِصَاحِبَةِ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
ایسا نہین کہ تجکو اسپر قادر کردیتا یا یون فرمایا کہ مجھپر قادر کردیتا یہ حضرت نے زہر والی بکری والی سے فرمایا ف خیبر مین ایک

یہودی عورت نے بکری مین زہر ڈال کے حضرت کی دعوت کی حضرت نے اور اصحاب نے کھانا شروع کیا پھر ہاتھ اٹھالیا اور اصحاب کو منع کیا اور فرمایا کہ اسمین زہر ہی پھر اُس عورت کو بلایا اُسنے زہر ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اُس زہر کی ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی صدمے سے حضرت کا انتقال بھی ہوا تھا ف کَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا وَيُرْوٰى بِكَ مَا أَرٰى أَمَا تَجِدُ شَاةً فَقُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَّاحْلِقْ رَاسَكَ قَالَہٗ لَہٗ بخاری ورمسلم مین کعب بن عجرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو گمان نتھا کہ تجکو ایسی تکلیف پہونچی ہوگی اور ایک روایت یون ہی کہ مجکو معلوم نتھا کہ تجکو ایسی تکلیف ہوئی جیسا کہ اب مین دیکھتا ہون کیا تجکو ایک بکری نہ ملیگی مینے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا تو تین روزہ رکھ یا چھ محتاجون کو کھانا دے ہر محتاج کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون اور اپنا سر مونڈ ڈال یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا ف کعب بن عجرہ احرام باندھے ہانڈی پکاتے تھے اور سر کی جوئین اُنکے مُنھ پر جھڑتی جاتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اس عذر سے احرام والے کو سر مونڈنا درست ہی کفارہ دیکر یا قربانی کرے اور اگر مقدور نہین تو تین روزے رکھے یا چھ محتاجون کو کھانا کھلاوے ہر ایک کو ڈیڑھ ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون کے برابر سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا لِيَ الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ قَالَہٗ لِامْرَأَةٍ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ بخاری مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تو آج عورتون کی طرف کچھ حاجت اور ضرورت نہین یہ حضرت نے اُس عورت سے کہا تھا جسنے اپنی ذات کو حضرت کے سامنے کیا ف خدا نے حکم کیا تھا کہ جو عورت بے خاوند والی بدون مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشدے تو حضرت پر وہ عورت حلال تھی ایک بار ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مینے اپنی ذات حضرت کو بخشی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے عورت کی کچھ مجکو حاجت نہین ہندوستان مین نصاری اس وقت مین مسلمانون پر طعنہ دیتے ہین کہ تمہارے پیغمبر کی نو بیبیان تھین بلکہ تمام عالم کی عورتین اپنے واسطے حلال کرلین تھین اور حال آنکہ پیغمبرونکو عورتون کی طرف خواہش نہین ہوتی اسکا جواب یہ ہی کہ اگر عورت سے نفرت کرنا عمدہ کمال آدمی کا ہوتا تو سب حیوان سے نامرد اور ہیجڑے پیغمبر بن جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا مین نہوتا اسواسطے کہ اول حضرت آدم سے نکاح کی سنت جاری ہوئی بلکہ خود انجیل کے اندر پولُس حواری نے اُس مکتوب مین جو عبریون کو لکھا یون کہا ہی کہ تمام خلق مین نکاح کرنا معزز اور افضل ہی اور مشہور ہی کہ حضرت داؤد کی ننانوے بیبیان تھین اور توریت مین موجود ہی کہ حضرت ابراہیمؑ کی تین عورتین تھین سارا اور ہاجرا اور قطورا اور حضرت موسی کی دو عورتین تھین ایک صفورا اور دوسری حبشی عورت اور حضرت یعقوب کی چار عورتین تھین دو بیبیان اور دو حرم سو اگر عورتین کرنا پیغمبرون کی شان کے مخالف ہوتا تو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ اور حضرت موسیؑ اور حضرت داؤد کیون کرتے اور باوجودیکہ خدا نے ہمارے پیغمبر پر بے خاوند والی عورتین جو خوشی سے بدون مہر اپنی ذات بخشین حلال کین تھین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پھر بھی حضرت قبول نکرتے تھے پھر تو باوجود میسر ہونے اور اجازت الٰہی کے کنارہ کرنا دلیل ہی کمال عفت اور پاکیزگی کی غرض کہ نصاری کی اور اعتراضین بھی جو دین محمدی پر کرتے ہین اسیطرح واہی تباہی ہین اگر تھوڑا بھی شعوردار آدمی ہو تو بخوبی اُنکی جوابدہی کرسکے اسواسطے کچھ زیادہ علم کی حاجت نہین ق

٩٠٦ انس ما من احد يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله صدقا من قلبه الا حرمه الله على
النار بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی نہین جو اسکی گواہی دیتا ہوا پنے سچے دل سے کہ
کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے خدا کے اور بیشک محمد اسکا بندہ اور اسکا رسول ہی مگر کہ خدا اسپر دوزخ حرام کریگا ف یعنی سچے
٩٠٧ ایمان دارکو دوزخ سے نجات ہی ق ابو هريرة ما من الانبياء نبي الا اعطي من الآيات ما مثله امن عليه البشر وانما
كان الذي اوتيته وحيا اوحاه الله الي فارجوا ان اكون اكثرهم تابعا يوم القيمة بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پیغمبرون مین سے کوئی پیغمبر نہین مگر کہ اسکو معجزے دیے گئے اس قدر کہ آدمی اسپر ایمان لاوین اور مجکو
تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہی یعنی قرآن جسکو خدا نے میری طرف بھیجا سو مین امید رکھتا ہون کہ قیامت کے دن سب پیغمبرون سے
زیادہ تر میرے تابعدار ہونگے ف یعنے ہر ایک پیغمبر کو خدا نے معجزے دیے کہ جس قدر سے انکی راستی اور پیغمبری ثابت ہوجاوے
اور لوگ انکا ایمان لاوین لیکن حضرت کا معجزہ یعنے قرآن خدا کا کلام سب معجزون سے نرالا اور افضل ہی کہ یہ معجزہ قیامت تک
باقی ہی اور پیغمبرون کے معجزے باقی نہین ہے اور جب قیامت تک باقی رہا تو ہر دم حضرت کے معجزے کی دلیل قائم رہی تو ہر زمانے
مین تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جاوینگے اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرون کی امت سے محمدی لوگ زیادہ
ہونگے اور ہر چند ہمارے حضرت سے ہزارون معجزے ہوے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ قرآن ہی ہی اسواسطے
حضرت نے صرف اسیکو ذکر کیا عادت آلہی یون جاری ہی کہ جس زمانے مین جس ہنر کا بہت چرچا ہوتا ہی تو انکے پیغمبر کو بھی اسی
قسم کا معجزہ بدون سیکھے عنایت ہوتا ہی تاکہ انکو بلا شبہہ پیغمبر کی راستی معلوم ہوجاوے چنانچہ حضرت موسی کے وقت مین جادو کا چرچا
تھا تو انکو اسی قسم کا معجزہ ملا یعنی عصا سانپ بن جاتا تھا اور حضرت عیسی کے معجزات مین اکثر شفاے امراض تھی کہ طب کا بہت
چرچا تھا اور ہمارے حضرت کے وقت مین فصاحت و بلاغت کا عرب مین بہت چرچا تھا اسواسطے حضرت کو قرآن ملا اور حکم
ہوا کہ اگر تمکو پیغمبری مین شبہہ ہو تو ایک سورے کے برابر کہو کسی سے نہو سکا سب فصحاے عرب عاجز ہوگئے اگر ہوسکتا تو ضرور
کہتے سہل کام چھوڑکے اپنی جان دینا کیون اختیار کرتے اور اعجاز قرآنی کے سبب سے قرآن شریعت مین اختلاف نہین پڑا
اسواسطے کہ اسلام مین بہت مذہب ہوگئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق بنا لیتا برخلاف توریت اور انجیل کے کہ انمین اعجاز
٩٠٨ نہ تھا اسیواسطے انمین تحریف اور اختلاف ہوگیا خ انس ما من الناس مسلم يموت له ثلثة من الولد لم يبلغوا
الحنث الا ادخله الله الجنة بفضل رحمته اياهم بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین سے کوئی ایسا
مسلمان نہین جسکے تین لڑکے مرگئے ہون جو جوانی کو نہین پہونچے مگر خدا اسکو بہشت مین داخل کریگا بسبب اپنی رحمت
باپکے لڑکون پر ف یعنے باپ کو لڑکون کی کمال محبت ہوتی ہی اور جتنی محبت زیادہ اتنی ہی انکے موت کی مصیبت زیادہ ہی جب
٩٠٩ باپنے ایسی مصیبت مین صبر کیا تو لائق بہشت کے ہوا م معقل بن يسار ما من امير يلي امور المسلمين ثم لا يجهد
لهم وينصح لهم الا لم يدخل معهم الجنة مسلم مین معقل بن یسار رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا حاکم
نہین کہ جو مسلمانون کے کامون کا مالک ہو پھر محنت کرے انکے واسطے اور نہ انکی خیر خواہی کرے مگر وہ حاکم مسلمانون کے ساتھ بہشت
مین داخل ہوگا ف معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہی کہ رعیت کے واسطے محنت اور جانفشانی کرنے اور جو انکے حق مین بہتر ہو

سو عمل مین لاوینگے اور اگر حاکم اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنے عیش و آرام مین پڑا تو بہشت سے محروم ہوا ھ ابن عباسؓ ٩١٠
مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَىٰ جَنَازَتِهِ اَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ مسلم
مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مرد مسلمان جو مر جاوے پھر اسکے جنازے پر چالیس مرد جو
شرک نکرتے ہون خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہوون مگر کہ خدا انکی سفارش اسکے حق مین قبول کرتا ہے ف معلوم ہوا کہ چالیس
مسلمان موحد کا نماز پڑھنا سبب ہے میت کی مغفرت کا عبد اللہ بن عباسؓ تلاش کرکے جنازے کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان
جمع کرتے تھے بموجب اس حدیث کے اور حضرت عائشہؓ کی روایت مین سو مسلمانون کا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش قبول ہے
سو کی زیادہ تر قبول ہوگی اور بعضی حدیث مین آیا ہے کہ تین صفین کرین ھ جابرؓ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا اِلَّا ٩١١
جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَاَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ
فِيهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ
لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا
لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ اِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَتْبَعُهُ
فَاتِحًا فَاهُ فَاِذَا اَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَّأْتَهُ فَاَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَاِذَا رَاٰى اَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ
يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹون کا کوئی ایسا مالک نہین جسنے
انکا حق ادا نکیا یعنی انکی زکوٰۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت کے دن وہ اونٹ آوینگے جتنے کبھی تھے اُنسے زیادہ ہوکر یعنے شمار مین
زیادہ ہونگے یا ڈیل مین اور انکا مالک برابر میدان مین بیٹھیگا اسطرح کہ وہ اونٹ اُسپر دوڑکر اپنے پانون اور تلوون سے
کچلینگے اور کوئی ایسا گائے بیلون کا مالک نہین جو انکی زکوٰۃ نہین دیتا مگر کہ وہ گائے بیل قیامت کے دن آوینگے جتنے کبھی تھے
اُنسے زیادہ تر ہوکر اور انکا مالک برابر میدان مین بیٹھیگا اسطرح پر کہ گائے بیل اپنے سینگون سے اُسکو کھو نکینگے اور اپنے پانون سے
اُسکو روندینگے اور کوئی مالک بھیڑ بکریون کا ایسا نہین جو انکی زکوٰۃ نہین ادا کرتا مگر کہ وہ بھیڑ بکریان آوینگی قیامت کے
دن جتنی کبھی تھین اُنسے زیادہ تر ہوکر اور انکا مالک برابر میدان مین بیٹھیگا اس طرح کہ وہ اسکو اپنے سینگون سے کھو نکینگی
اور اپنے کھرون سے اُسکو روندینگی کوئی اُنمین منڈی اور سینگ ٹوٹی نہین اور چاندی سونیکا مالک کوئی ایسا نہین جو اسکی
زکوٰۃ نہین دیتا مگر کہ قیامت مین وہ مال اور گنج گنجا اژدھا بنکے آویگا مالک کے پیچھے دوڑیگا اپنا منہ کھولکر پھر جب اپنے مالک پاس
آویگا تو اسکو دیکھکر وہ بھاگیگا تو فرشتہ اُسکو پکاریگا کہ لے اپنا گنج اور مال جسکو تونے چھپا رکھا تھا مجکو اسکی کچھ پروا نہین پھر
جب مالک دیکھیگا کہ اُس سے بچاؤ کی کچھ تدبیر نہین تو ناچار ہوکر اپنا ہاتھ اُس اژدھے کے منہ مین ڈال دیگا سو وہ اُسکے ہاتھ کو چبا
ڈالیگا اونٹ کی طرح ف یعنی جو جانورون کی اور مال کی زکوٰۃ نہ دیگا اُسپر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور اژدھا گنجا اسواسطے ہوگا
کہ جب سانپ بہت پرانا اور نہایت زہردار ہوتا ہے تو اسکے سر کے بال زہر کے مارے جھڑ جاتے ہین ھ ابو ھریرۃؓ مَا مِنْ صَاحِبِ ٩١٢
ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا
فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ اُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ اَلْفَ

سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ چاندی سونیکا کوئی ایسا مالک نہین جو اسکا حق ادا کرتا یعنی زکوۃ نہین دیتا مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ سے
پگھلا کر اس چاندی سونے کے پتر بنائے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ مین وہ پتر دھکائے جاوینگے پھر انسے مالک کی کوکھ اور
ماتھا اور پیٹھ داغی جاویگی جب وہ پتر سرد ہو جاوینگے تو پھر دھکا کر داغے جاوینگے یہ عذاب اتنے بڑے دن مین ہوا کریگا جسکا
لنبان پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ جب بندون کے درمیان فیصلہ ہو چکیگا پھر اسکو اسکی راہ دکھلائی جاویگی یا بہشت
کی طرف یا دوزخ کی طرف ف ان دونون حدیثون مین زکوۃ نہ دینے والے مالدارون کے عذاب کا حال مفصل بیان ہی ہندوستان
مین نماز روزے کا چابجا کچھ چرچا ہی لیکن افسوس زکوۃ دینے کی عادت بالکل چھٹ گئی بعد برسون کے چالیسوان حصہ
نکالتے جان نکلی جاتی ہی اور حالانکہ شادی غمی ور نام نشان کے کامون مین ہزارون روپے برباد کرتے ہین کیسا ہی بخیل
کیون نہو لیکن کچھ نہ کچھ آخر اسکا بھی خرچ ہوتا ہی لیکن زکوۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہی اکثر مالدار بخیلون کو دیکھا کہ انھونے
کس کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ کسیکو خدا کی راہ مین دیا پھر جب وہ بے نصیب مرگئے تو انکے لڑکون اور
وارثون نے اس مال کو چند روز مین اڑا دیا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہی کہ خود تو ہزار مشقت سے مال
جمع کیجیے اور غیر اسکو اڑا دین اور پھر پچاس ہزار برس کے دن مین ایسے سخت عذابون مین جسکے صرف خیال کرنے سے
روح قبض ہوتی ہی گرفتار ہوجیے مالدار مسلمان کو لازم ہی کہ ان باتون مین خوب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر جان کر
قیامت کی سختیان دھیان کرکے اپنے مالک کا حکم بجالاوے اور اپنے مال کی زکوۃ نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نمانے
کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہوجاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال مین برکت دینے کا وعدہ کیا ہی شعر زکوۃ مال بدر کن
کہ فضلۂ رز را چو باغبان درو کند بیشتر دہد انگور ۔ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ
اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلِهٖ مسلم مین ابودردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ مسلمان نہین جو اپنے بھائی
مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہی کہ تجکو بھی اس عمل کے برابر ثواب ملیگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کے
پیچھے اسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ خدا کے نزدیک بات ہی کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے واسطے دعا کرتا ہی اور حدیث مین آیا ہی
کہ غائب مسلمان کے حق مین دعا مقبول ہی اسواسطے کہ خوش آمد اور ریا سے دور ہی عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُّصَلِّيْ
۹۱۴ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مسلم
مین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہین جو ہر روز فرض کے سوا بارہ رکعتین سنت
کی خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا اسکے واسطے بہشت مین گھر بناویگا راوی کو شک ہی کہ اسطرح فرمایا کہ یون فرمایا کہ مگر
اسکے واسطے بہشت مین گھر بنایا جاویگا مطلب ایک ہی کچھ لفظ کا فرق ہی اس حدیث مین بارہ رکعت سنت مؤکدہ کی فضیلت کا
۹۱۵ بیان ہی یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی ق مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَّسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَّمُوْتُ
غَاشًّا لَّهُمْ عَلَيْهِمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا
بندہ نہین مرتا ہی جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہو مگر کہ خدا نے اسپر بہشت کو

فضائل بعض عذاب برائے نہ دادن زکوۃ
پیچھے دعا کرنے کی فضیلت
فضیلت بارہ رکعت سنت مؤکدہ

٩١٦ حرام کیا ف یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہو عن عبد اللہ بن عمرو ما من غازیۃ او سریۃ تغزو فتغنم وتسلم الا کانوا قد تعجلوا ثلثی اجورہم وما من غازیۃ او سریۃ تخفق وتصاب الا تم اجورہم مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جماعت غازیون کے لشکر کی کافرون سے لڑے پھر کافرون کا مال لوٹے اور سلامت رہے تو ان لوگون نے دو تہائیان اپنی مزدوریون کی پائین اور جو لوگ کہ بدون غنیمت پائے کام آئے یعنے شہید ہوے تو انکی مزدوریان پوری ہو گئین ف یعنی زندہ غازیون کو دو فائدے تو بردست ہین ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت سو قیامت مین ملیگا اور شہیدون کو تو دنیا مین کچھ فائدہ نہین تو انکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی سے نہایت افضل ہو

٩١٧ ف عن عمرو بن عبسۃ ما منکم رجل یقرب وضوءہ فیمضمض ویستنشق ویستنثر الا خرت خطایا وجہہ وفیہ وخیاشیمہ ثم اذا غسل وجہہ کما امرہ اللہ الا خرت خطایا وجہہ من اطراف لحیتہ مع الماء ثم یغسل یدیہ الی المرفقین الا خرت خطایا یدیہ من اناملہ مع الماء ثم یمسح رأسہ الا خرت خطایا رأسہ من اطراف شعرہ مع الماء ثم یغسل قدمیہ الی الکعبین الا خرت خطایا رجلیہ من اناملہ مع الماء فان ہو قام فصلی فحمد اللہ واثنی علیہ ومجدہ بالذی ہو لہ اہل وفرغ قلبہ للہ الا انصرف من خطیئتہ کہیئتہ یوم ولدتہ امہ ۔ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے ایسا نہین جو وضو کا پانی اپنے نزدیک کرے پھر کلی کرے پھر ناک مین ڈالے اور جھاڑے مگر کہ گر جاتے ہین گناہ اسکے چہرے کے اور اسکے منہ اور ناک کے اندر کے پھر جب اپنا منہ دھوتا ہو جیسا کہ خدا نے اسکو فرمایا ہو تو اسکے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہین پانی کے ساتھ داڑھی کے دونون طرفون سے پھر دھوتا ہو دونون ہاتھون کو دونون کہنیون تک تو اسکے دونون ہاتھون کے گناہ انگلیون کی پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر بندہ اپنے سر کو مسح کرتا ہو تو اسکے گناہ بالون کے کنارے سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر دھوتا ہو اپنے دونون پانون کو دونون ٹخنون تک تو اسکے پانون کے گناہ پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیان کین اور جس بڑائی کے وہ لائق ہو ویسی اسنے بڑائی کی اور اپنے دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون وسواس نماز پڑھی تو اپنے گناہون سے پھرتا ہو اس دن کی سی حالت پر جس دن اسکی ماں نے اسکو جنا تھا ف یعنی وضو اور حضور دل سے نماز پڑھنے کی یہ تاثیر ہو کہ سب صغیرہ گناہون سے آدمی پاک ہو جاتا ہو باقی اسکا بیان آگے ہو چکا

٩١٨ عن عدی بن حاتم ما منکم من احد الا سیکلمہ ربہ لیس بینہ وبینہ ترجمان فینظر ایمن منہ فلا یری الا ما قدم وینظر اشأم منہ فلا یری الا ما قدم فینظر بین یدیہ فلا یری الا النار تلقاء وجہہ فاتقوا النار ولو بشق تمرۃ فمن لم یجد فبکلمۃ طیبۃ ۔ بخاری مین عدی بن حاتم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے کوئی ایسا نہین مگر کہ اس سے قیامت مین خدا کلام کریگا اس طرح پر کہ اسکے اور خدا کے درمیان کوئی درمیانی دوبھاشیا نہوگا یعنی دو بدو بلاواسطہ خدا کلام کریگا پھر نظر کریگا نہ داہنے داہنے کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھ نہ دیکھیگا سواے دوزخ کے جو اسکے منہ کے سامنے ہو سو لوگو بچو دوزخ سے اگرچہ آدھی

کچھ ہی ہو بکری سہی پھر جسکو آدھی کھجور بھی نہ ملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے ف یعنی ایسی سخت وقت ہر ایک مسلمان کے سامنے آنے والا ہی کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائین نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہکتی ہوئی ہوگی پھر حضرت نے اس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی راہ مین کچھ دینا اگرچہ تھوڑا ہو پھر اگر دینے کا کچھ بھی مقدور نہو تو نیک بات سے مسلمان کے دل ہی کو خوش کردے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہے

۹۱۹ عَنْ عَلِیٍّ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اِلٰى قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰى بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسا نہین کوئی مگر کہ اسکا مکان بہشت سے اور اسکا مکان دوزخ سے لکھ لیا گیا یعنے بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے پھر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیون نہ اعتماد کرین یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بیفائدہ ہی جو قسمت مین ہی سو ہو گا تو حضرت نے جواب مین فرمایا کہ عمل کیے جاؤ اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہو گا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت یعنے نیک بختون سے ہو گا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختون سے ہو گا تو وہ شتابی سے بد کام کو تیار ہو جاویگا پھر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہی سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا جانا سو اسپر ہم آسان کرینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور نیک دین کو اسنے جھوٹھا جانا تو اسپر ہم آسان کرینگے کفر کی سختی ۱ھ ف اصحاب نے سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بیفائدہ چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہین اسواسطے کہ خدا نے عالم مین چیزون کو پیدا کیا اور ایک کو دوسری سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ ہی سبب بینائی کا اور کان سبب ہی شنوائی کا اور زہر سبب ہی موت کا اسی طرح نیک عمل سبب ہی بہشت کا اور بد عمل سبب ہی دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین اسیطرح رزق مقدر ہی اور کسب کرنا اسکا سبب ہی اور کوئی اسکو مخالف تقدیر کے نہین جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہی اور اسمین بحث اور گفتگو کرنا حرام ہی کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتی اکثر بہک جاتی ہی کسینے علی مرتضی رضی اللہ تعالی

۹۲ عنہ سے تقدیر کا حال پوچھا فرمایا کہ اندھیری رات کو سمندر مین مت پیٹھ یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہین ع اِبْنِ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر اسکے ساتھ ایک شیطان اسکا ساتھی نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہی لوگون نے کہا کہ کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان و فرشتہ مقرر ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان میرے ساتھ بھی ہی لیکن خدا نے اسپر میری مدد کی ہی سو وہ مسلمان ہو گیا ہی تابعدار ہی سو مجھکو سواے نیکی کے اور کچھ نہین بتلاتا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہمزاد شیطان مسلمان ہو گیا تھا اور یہی مذہب ہی اہل سنت و جماعت کا کہ سوا

۹۲۱ پیغمبرون کے اور کوئی گناہون سے معصوم نہین ھ عُمَرَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَلْوُضُوْءَ اَوْ يُسْبِغُ اَلْوُضُوْءَ
ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ
الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص وضو
کرے تو کمال مرتبے کو پہونچاوے یا پورا وضو کرے پھر یون کہے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ سواے خدا کے کوئی بندگی کے
لائق نہین وہ اکیلا ہی کوئی اُسکا شریک نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اُسکا بندہ ہی اور اُسکا پیغام پہونچانیوالا تو کھول
دیے جاتے ہین اُسکے واسطے بہشت کے آٹھون دروازے سے کہ اُسکا جی چاہے بہشت مین جاوے ف
۹۲۲ اس حدیث مین اچھی طرح پورے وضو کرنے اور بعد اُسکے توحید رسالت کی گواہی دینے کی ثواب اور فضیلت کا بیان ہی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِنَ الْوَلَدِ اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی
حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسی کوئی عورت نہین جو آگے بھیج چکی ہو تین لڑکے یعنی جسکے تین لڑکے مر گئے ہون مگر وہ ہین
عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ ہوجاوینگے یعنی دوزخ سے بچاوینگے ف عورتون نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ
مرد آپکی صحبت مین ہر دم حاضر رہتے ہین اور دین سیکھتے ہین تو ہمارے واسطے بھی کچھ باری مقرر کیجیے حضرت نے اُنکے واسطے
بھی باری مقرر کی اور عورتون سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کسیکے دو لڑکے مر گئے ہون حضرت نے
۹۲۳ فرمایا کہ وہ بھی دوزخ سے بچاوینگے ھ اُمِّ سَلَمَةَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيْبُهٗ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ
رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا مِنْهَا مسلم مین حضرت
ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جسکو مصیبت پہونچے پھر وہ کہے جو خدا نے اُسکو فرمایا ہے کہ
انا للہ وانا الیہ راجعون یعنے ہم خدا کے ہین اور اُسی کی طرف پھر جانے والے ہین الٰہی ثواب دے مجکو میری مصیبت مین اور دے مجھے
اُس سے بہتر بدلا دے مگر کہ خدا تعالیٰ دیتا ہے اُسکو بہتر بدلا ف جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو انا للہ وانا الیہ راجعون
کہنا مستحب ہی ایک بار چراغ گل ہو گیا حضرت نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ
گل ہونا کون بڑی مصیبت ہی جو آپنے انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت
۹۲۴ ہی یعنی ہر رنج اور تکلیف مین کم ہو یا زیادہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا چاہیے ھ عُثْمَانَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُوْرَ
الَّذِيْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِمَا بَيْنَهُنَّ مسلم مین حضرت عثمان رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اُسپر
فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو وہ نمازین اپنے درمیان کے گناہون کی کفارہ ہوجاوینگی یعنی صغیرہ گناہون کو
۹۲۵ مٹاوینگی ف ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهٗ اَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ
وَرَقَهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مسلمان جسکو کچھ رنج اور تکلیف
پہونچے بیماری سے یا سواے بیماری کے کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اُسکے سبب سے اُسکے گناہ کو جھاڑ ڈالتا ہی جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہی
ف یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین بشرطیکہ رنج مین صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نہ کرے

٩٢٦ عن جابر ما من مسلم یغرس غرسا الا کان ما اکل منه له صدقة وما سرق منه له صدقة ولا یرزؤه احد الا کان له صدقة مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جو بووے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اُس سے کھائی جاویگی سو اُسکے لیے خیرات ہوگی اور جو اُس مین سے چوری جاویگا خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا کوئی اُس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے خیرات ہوگی ف حدیث مین درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہی کہ اسکے پھل کھانے مین اور اُسکے پھل وغیرہ چرا جانے مین اور کسی طرح درخت کے نقصان کرنے مین درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا مین دینے کے برابر ثواب ہی معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغون مین خواہ راہون مین مستحب ہی اسواسطے کہ اُسکا ثواب بعد مرنے کے باقی رہتا ہی اور اگر نیت ہو خلقت کو نفع رسانی کی تو وہ سب سے بہتر ہی

٩٢٧ ق عائشة ما من مصیبة تصیب المسلم الا کفر الله بها عنه حتی الشوکة یشاکها بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہین جو مسلمان کو پہونچے مگر کہ اسکے سبب سے خدا اُسکے گناہ دور کرتا ہی یہانتک کہ کانٹا چبھنے سے بھی ف یعنے اگرچہ کمتر مصیبت اور تکلیف ہو مثل کانٹا چبھ جانے کے تسپر بھی ثواب سے خالی نہین سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہی بندہ نوازی اسکا نام ہی

٩٢٨ ق ابو هریرة ما من مکلوم یکلم في سبیل الله الا جاء یوم القیمة وکلمه یدمی اللون لون دم والریح ریح مسك بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا کوئی نہین جو خدا کی راہ مین زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور اُسکا زخم جاری ہوگا رنگ اُسکا خون کے رنگ اور بو اسکی مشک کی سی ہو ف زخم سے خون اسواسطے جاری ہوگا تو اُنکی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگون نے اللہ کے واسطے جانین دی اور زخم کھائے

٩٢٩ ق ابو هریرة ما من مولود یولد الا والشیطان یمسه حین یولد فیستهل صارخا من مس الشیطان ایاه الا مریم وابنها بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اسکو چھو لیتا ہی جبکہ وہ پیدا ہوتا ہی سو وہ روا اُٹھتا ہی چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم کو اور اُنکے بیٹے کو شیطان نے نہین ہاتھ لگایا ف حضرت مریم اور حضرت عیسی کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہین لگایا کہ مریم کی ماں نے حضرت مریم اور اُنکے اولاد کیواسطے خدا سے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا اپر دخل نہو چنانچہ قرآن شریف مین وہ دعا مذکور ہی اور جب حضرت عیسی پیدا ہونے تھے حضرت جبرئیل نے انکو اپنے پرون سے ملا تھا اسیواسطے انکا لقب مسیح ہی یعنی ملا ہوا اور اسیواسطے شیطان انکو نہ چھو سکا

٩٣٠ م عائشة ما من میت تصلی علیه امة من المسلمین یبلغون مائة کلهم یشفعون له الا شفعوا فیه مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مردہ نہین جسپر مسلمان کا گروہ کہ شمار مین سو کو پہونچ گئے ہون جنازے کی نماز پڑھین اور سب لوگ اسکی مغفرت کی سفارش کرین مگر کہ انکی سفارش قبول ہوگی اسکی اسکے حق مین ف عبداللہ بن عباسؓ کی روایت مین چالیس خالص مسلمان کی سفارش کا ذکر ہی اور اس حدیث مین سو کا ذکر ہی تو مطلب یہ کہ اگر خالص مسلمان ہون تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہی اور نہین تو سو مسلمان کی دعا قبول ہو

٩٣١ ق انس ما من نبي الا وقد انذر امته الاعور الکذاب الا وانه اعور وان ربکم عز وجل لیس باعور مکتوب بین عینیه ك ف ر بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین گذرے اپنی امت کو ڈرایا ہی کانے بڑے جھوٹے سے یعنے دجال سے خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمہارا رب کانا

نہیں ہے اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہے ک ف ر یعنی کفر کے الفاظ ف حضرت نے ایکبار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر نبی
ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہے مگر میں تمکو بتلاتا ہوں کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اسکے ماتھے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف
پتا کسی پیغمبر نے نہیں بتلایا کہ جس سے اسکا جھوٹ ہر ایک پر کھل جاوے ہوا اسلئے کہ وہ خدائی کا دعوی کریگا اور کانا ہوگا اور کانا ہونا آنکھ
ناقص ہونا انسانی نشان ہے نہ خدائی اور دوسرا نشان اسکے کفر کا اسکے ماتھے پر کفر کی حروف لکھا موجود ہیں مسلمانوں کو نظر آوینگی کافر دنیا کو نہ سوجھیگی
ہ ابن مسعود ما من نبي بعثه الله في امة قبلي الا كان له من امته حواريون واصحاب ياخذون بسنته و ۹۳۲
يقتدون بامره ثم انها تخلف من بعدهم خلوف يقولون ما لا يفعلون ويفعلون ما لا يؤمرون فمن جاهدهم
بيده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن وليس وراء ذلك من الايمان
حبة خردل م مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں جسکو خدا نے کسی امت میں مجھسے پہلے بھیجا مگر
اسکی بعضی امت سے خالص جان نثار لوگ اور اسکے اصحاب ہوا کیے ہیں کہ اسکی سنت و اسکی راہ کو پکڑے رہتے ہیں اور اسکے حکم کی پیروی
اور تابعداری کیا کرتے ہیں بعد چندے تو یہ حال ہوتا ہے کہ انکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہیں کہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں اور وہ کام کرتے ہیں
جنکا انکو حکم نہیں سو جو شخص کہ ان ناخلفوں سے لڑے اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہے اور جو ان سے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہے
اور جو ان سے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہے ان تین کاموں کے سوائے پھر رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ف یعنے یہ قدیم
دستور ہے یہ سب پیغمبروں کے دین اور سنت کو انکے اصحاب اور مددگار لوگ چند مدت خوب جاری کرتے ہیں پھر انکے بعد ناخلف
لوگ انکے دین کو برباد کر دیتے ہیں اور اپنی طرف سے بدعتیں نکال لیتے ہیں تو ایمانداروں پر واجب ہے کہ انکے مٹانے اور دور کرنے میں
کوشش کریں عمدہ مرتبہ تو یہ ہے کہ ہاتھ سے مٹاویں اور اگر نہو سکے تو زبان سے منع کریں اور نہیں تو دل سے انکو اور انکی بدعتوں کو برا
جانیں اور جو ان تینوں باتوں سے کوئی ایک بات بھی نکریں اسمیں کچھ ذرہ برابر بھی ایمان نہیں اور یہ جو بعضے جاہلوں میں مشہور ہے کہ
موسی بدین خود اور عیسی بدین خود ہمکو کیا ضرور جو ہم کسیکو بد کہیں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہے بلکہ
ایمان کا یہی نشان ہے کہ بدعت اور خلاف شرع کاموں سے عداوت رکھے اور زبان سے اسکی برائی بیان کیا کرے اور جسمیں یہ بات نہیں
وہ محمدی نہیں اسواسطے کہ اسکے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہو گیا نہ سنت کی طرف اسکو رغبت نہ بدعت سے نفرت
ق عائشة ما من نبي يموت حتى يخير بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں مرتا ۹۳۳
جبتک اسکو اختیار نہیں دیا جاتا ہے زندگی اور موت میں ف یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہیں آتی یہ خدا کیطرف سے
تعظیم اور توقیر ہے پیغمبروں کے واسطے خ ابو سعيد ما من نسمة كائنة الى يوم القيمة الا هي كائنة بخاری میں ابو سعیدؓ سے ۹۳۴
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہونیوالی قیامت تک نہیں مگر کہ وہ اس جہان میں پیدا ہوگی ف یعنی جتنی روحیں خدا کے
علم میں ہیں وہ اس عالم میں ضرور پیدا ہونگی ایسا نہیں ممکن کہ انمیں سے کوئی بچ رہے اور یہ جو بعضے کہتے ہیں کہ ہمنے دیکھا ہے فلانے میں تو
آویگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط مشہور ہے حضرت نے یہ حدیث اسوقت فرمائی تھی کہ جب صحابہ نے عرض کی تھی کہ ہم نہیں چاہتے
کہ لونڈیوں سے اولاد ہو اگر حکم ہو تو ہم صحبت کیا کریں اور انزال کے وقت علیحدہ ہو جایا کریں مطلب حدیث کا یہ کہ تمھارا یہ خیال خام ہے
جو ہونیوالی روح ہے ضرور ہوگی اور تمھاری تدبیر کچھ نہ چلیگی ق انس ما من نفس تموت لها عند الله خير يسرها انها ترجع ۹۳۵

إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ
بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی جان نہیں مرتی جسکے واسطے خدا کے نزدیک کچھ بھی بہتری ہو اور اسکو
خوش معلوم ہو یہ بات کہ پھر آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہے یعنی اسکی مغفرت ہوئی
اسکو آرزو نہیں کہ پھر دنیا میں آوے اگرچہ ہفت اقلیم کی اسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہے کہ پھر آوے
پھر دنیا میں دوبارہ خدا کی راہ میں قتل ہووے تمنا کرتا ہے شہادت کی عمدہ درجہ دیکھکر ف اس حدیث میں شہادت کی خوبی کا بیان
ہے یعنی شہید کے سب مطالب حاصل ہوئے سوائے اسکے اسکو کچھ آرزو باقی نہیں کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک مرتبہ
ہووے ہر عَائِشَةَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ
الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ تر
کوئی دن نہیں جسمیں خدا بندون کو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو مقرر حق تعالیٰ کی اس دن رحمت بہت قریب ہوتی ہے پھر فخر کرتا ہے
خدا حج کرنیوالون کے سبب سے فرشتون میں پھر فرماتا ہے کہ مرے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں ف عرفہ نوین تاریخ ذی الحجہ کا نام ہے
اس دن حج ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنون سے افضل ہے ہر أُمِّ سَلَمَةَ مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ
وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین
گھٹتا مال زکوٰۃ دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہیں معاف کرتا مگر خدا معاف کرنے کے سبب سے اسکی عزت اور قدر
بڑھاتا ہے ف یعنی زکوٰۃ دینے سے مال نہیں گھٹتا ہر چند ظاہر میں نقصان معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ اسکا
ثواب خدا کے نزدیک ثابت ہوتا ہے اور دنیا میں مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہے اور ظلم معاف کرنے میں ہر چند بظاہر ذلت
اور لاچاری معلوم ہوتی ہے لیکن خدا کے نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہے بلکہ خلقت میں بھی اسکی خوبی ثابت ہوتی ہے کہ
یون لوگ کہتے ہیں کہ فلانا شخص کیسا غمخوار اور نیک بخت آدمی ہے کہ باوجود کہ اسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اُسنے دم نہ مارا اور بدلا نہ لیا
بلکہ معاف کردیا ہر الْمِقْدَادِ وَمَا هِيَ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللّٰهِ أَفَلَا أَذَنْتَنِي فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا قَالَ لِلْمِقْدَادِ
حِينَ حَلَبَ لِلْأَعْنُزِ الثَّلَاثِ مَرَّةً ثَانِيَةً مسلم میں مقدادؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودھ نہ تھا مگر خدا کی
رحمت تھی پھر تو نے کیون نہ مجھکو جتلایا تو ہم اپنے دونون ساتھیون کو بھی جگاتے سو وہ بھی اس رحمت کے دودھ کو پاتے یہ فرمایا مقداد سے کہ اُسنے دوہی
بار تینون بکریون کے دودھنے کے وقت ف مفصل قصہ اس حدیث کا مقدادؓ سے یون آیا ہے کہ ہم تین آدمی ہجرت کرکے مدینے میں آئے
اور ہمکو بھوک کے مارے نہ آنکھ سے سوجھتا تھا اور نہ کانون سے کچھ سنائی دیتا تھا ہم حضرت پاس آئے حضرت ہمکو اپنے گھر لیگئے اور
فرمایا کہ ان تین بکریون کا دودھ دوہا کرو سو ہم دوہا کرتے تھے اور ہم تینون آدمی اُنکا دودھ پیا کرتے تھے اور حضرت کا حصہ رکھ
چھوڑتے تھے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہمکو اسی طرح آہستہ سلام کرتے کہ جاگتا آدمی سنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر
مسجد میں جاتے اور تہجد کی نماز پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت انصاریون کے گھر تشریف لیگئے تھے
میں نے اپنا حصہ دودھ پیا اور لیٹ رہا پھر شیطان نے میرے دل میں یہ خیال ڈالا کہ حضرت جہان گئے ہیں کھا پی کے تشریف لاوینگے
لاؤ تو حضرت کا بھی حصہ پی لو سو میں اسکو پی گیا پھر مجھکو پچھتاوا آیا کہ میں نے کیون حضرت کا حصہ پی لیا شاید کہ

فضیلت الاعتاق روز عرفہ دستگاری از الاوزار
زکوۃ موجب نقصان مال نیست و عفو ظلم سبب اعزاز
معجزہ زیادہ شیر

حضرت وہان سے بھوکے آوینگے اور یہان پیا حصہ پاوینگے تو مجکو بد دعا کرینگے پھر تو میرا دین دنیا دونون برباد ہوجاوے غرضکہ
اس خیال سے میری نیند اچٹ گئی اور میرے دونون ساتھی سوتے تھے پھر حضرت آئے اور اپنی دستور سے حضرت نے سلام کیا
اور مسجد مین گئے اور نماز پڑھکے دودھ پینے کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اٹھایا مین نے جانا کہ مجکو بد دعا کرینگے سو
حضرت نے یون فرمایا کہ الٰہی وہ جو دے اسکو جو مجکو کھلاتا ہی اور پانی دے اسکو جو مجکو پلاتا ہی مین نے جانا کہ اس عرصے مین بکریان
موٹی ہوگئی ہونگی پھر کیا دیکھتا ہون کہ بکریون کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے لبریز ہین مین نے انکو دوہا اور حضرت کے سامنے
لے گیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو مین نے کہا کہ ہان ہم پی چکے ہین پھر حضرت نے پیا اور باقی مجکو دیا مین نے
پیا جب مجکو معلوم ہوا کہ حضرت خوب آسودہ ہوگئے ہین تب مین نہایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرت سے یہ تمام قصہ کہا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے دودھ کا زیادہ ہوجانا خدا کی رحمت تھی اگر تو لوگون سے بتلاتا ہم ان دونون آدمیون کو بھی اس رحمت کے
939 دودھ میں شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور برکت ہی حضرت کی دعا کی ھ عَائِشَةُ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ مسلم مین
حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہین کرتا اور نہ اسکے پیغمبر وعدہ خلاف کرتے
ہین ف ایکبار حضرت جبرئیل نے حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمھارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا اور
حضرت جبرئیل نہ آئے پھر حضرت نے دیکھا کہ گھر مین کتے کا پلا ہی اسکو نکلوا دیا جب جبرئیل آئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی خدا
اور رسول اسکے وعدہ خلاف نہین کرتے اسکا کیا سبب ہی تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیل نے کہا کہ ہمکو کتے
940 نے روکا تھا فرشتے رحمت کے اس گھر مین نہین جاتے جسمین کتا اور تصویر ہوتی ہی ھ ابُو سَعِيدٍ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ
وَّلَا نَصَبٍ وَّلَا سَقَمٍ وَّلَا اَذًى وَّلَا حُزْنٍ حَتّٰى الْهَمِّ يُهِمُّهُ اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهِ مِنْ خَطَايَاهُ مسلم مین ابو سعید
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پہونچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری ورنہ کوئی تکلیف ورنہ کوئی غم یہانتک
کہ تشویش جو اسکو فکر مین ڈالے مگر کہ خدا اسکے سبب سے اسکے گناہون کو دور کرتا ہی ف جب ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ
ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہین تو لازم ہی کہ رنج اور تکلیف مین صبر کرے شکایت نکرے اسکو اپنے گناہون کی دوا سمجھے اگرچہ کڑوی دوا مین
941 صحت ہو تو دانا آدمی اسکو خوشی سے پیتا ہی ق عَائِشَةُ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ يَعْنِي صَلٰوةَ الْعِشَاءِ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین انتظار کرتا عشا کی نماز کی زمین والون سے تمھارے
سواے کوئی ف ایکرات حضرت نے بہت دیر کرکے نماز پڑھی یہانتک کہ بعضے لوگ سو گئے تھے پھر یہ حدیث فرمائی یعنے اس وقت تک
زمین پر تمھارے سوا نماز پڑھنے سے کوئی باقی نہین رہا یعنی سب پڑھ چکے تمھین منتظر بیٹھے ہو تو تمکو دوسبب سے زیادہ ثواب ہوا
ایک تو انتظار کا ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمھارا کوئی شریک نہین معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر کرکے پڑھنا افضل
942 ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا
قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ فَهِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا
مَعَهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ناشکری کرتا ابن جمیل مگر اس سبب سے کہ وہ محتاج
تھا سو اسکو خدا نے اور اسکے رسول نے غنی اور مالدار کردیا اور خالد کا تو یون حال ہی کہ خالد پر تم ظلم و زیادتی کرتے ہو البتہ

اُسنے اپنی زرہون کو اور اپنے ہتھیارونکو اور گھوڑونکو خدا کی راہ مین بند کر رکھا ہی یعنے جہاد کیواسطے وقف کر دیا ہی اور عباس عبدالمطلب رسول اللہ کے چچا پر زکوۃ ہی اور اُسکے ساتھ اُتنی اور بھی یعنی دوہری دوسال کی زکوۃ **ف** زکوۃ تحصیل کرنیوالے عامل نے حضرت سے گلہ کیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباس زکوۃ نہین دیتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے کے بدولت غنیمت کے مال سے مالدار ہوا ہی پھر بھی ناشکری کرتا ہی اور زکوۃ نہین ادا کرتا اور خالد کا عذر حضرت نے بیان کیا کہ اُسنے اپنا مال خدا کی راہ مین وقف کر دیا ہی اس عبارت کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت مین خوشی سے خرچ کرے اُس سے ممکن نہین کہ فرض ادا نکرے دوسرے یہ کہ جسقدر مال اُسنے وقف کر دیا اُسپر زکوۃ واجب نہین اور عباس کے حق مین فرمایا کہ اُنپر دوسال کی زکوۃ ہی اُنکو ادا کرنا چاہیے شاید کہ حضرت عباس سے اُنکی تنگدستی کے سبب زکوۃ نلی ہوگی اسواسطے کہ یہ درست ہی کہ حاکم اگر مصلحت جانے زکوۃ مین مہلت دیوے اور ایک روایت یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عباس کی دوسال کی زکوۃ میرے اوپر ہی اس عبارت کے بھی دو مطلب ہین ایک تو یہ شاید حضرت نے عباس سے کچھ مال قرض لیا ہو سو اُنکو زکوۃ مین مجرا دیا یا عباس نے خود اپنی خوشی دو برس کی زکوۃ پیشگی دی ہو یا حضرت نے خود وقت حاجت کے اُن سے پیشگی مانگ لی ہو اسواسطے کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوۃ لینا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور شافعی اور احمد کا اور امام مالک کے نزدیک زکوۃ کا پیشگی لینا اور دینا درست نہین **نوع آخر** دوسری قسم کی حدیث جسکے سرے پر استفہامیہ ہی یعنی وہ لفظ ما کی جسکے معنی کیا **ق** اَنَسٌ مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاۗءَ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ **قاله** حِيْنَ سَمِعَ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَاۗءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ بخاری و مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اُن لوگون کا جنھون نے ایسا ایسا کہا لیکن مین تو نماز بھی پڑھتا ہون اور سوتا بھی ہون روزہ بھی رکھتا ہون اور روزہ توڑتا بھی ہون اور عورتون سے صحبت کرتا ہون سو جو میری سنت اور میری راہ سے پھرا وہ میرا نہین یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب نے کچھ اصحاب کو سنا کہ بعضے اُنمین کہتے ہین کہ مین نے عورتون کی صحبت داری چھوڑی اور بعضا کہتا ہی کہ مین گوشت نہ کھایا کرونگا اور بعضا کہتا ہی کہ مین بچھونے پر نہ لیٹا کرونگا **ف** تین اصحاب نے جو بڑے عابد زاہد تھے حضرت کی بعضی بیبیون سے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا اُنھون نے جو حال تھا بیان کیا اُن اصحاب نے حضرت کی عبادت کو کم جانا اور کہا کہ ہم کہان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان خدا نے اگلے پچھلے گناہ پیغمبر کے سب معاف کر دیے یعنی بنا تھا نہ معلوم نہین تو ہمکو زیادہ عبادت کرنا چاہیے سو ایک نے کہا کہ مین تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا دوسرے نے کہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھا کرونگا کبھی نہ توڑونگا تیسرے نے کہا کہ مین نے عورتون کی صحبت داری چھوڑی کبھی اُنکے پاس نجاؤنگا پھر اتنے مین حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس طرح کہتے ہو قسم ہی خدا کی مین تو تمسے زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہون پھر یہ حدیث خطبہ پڑھکے فرمائی یعنے اگر رات دن برابر عبادت کرنا اور مباح چیزون سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا تو مین ضرور اُسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجھکو خدا کا خوف تم سے زیادہ تر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت مین میانہ روی پسند ہی اسواسطے کہ جو زیادہ دوڑتا ہی وہ آخر کو

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

مگر بھی اپنی طرف سے خدا نے یہ حکم نہین کیا کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کرین اور آرام نکرین بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا دیے ہین اُسمین ہزارون حکمتین ہین دانا مسلمان کو لازم ہی کہ اپنی جان پر نہایت مشکل نہ ڈالے نفل عبادت پر اتنی کمر نہ باندھے کہ فرض بھی ترک ہو جاوین اور اتنی سستی اور کاہلی بھی نہین اچھی کہ سوائے فرض کے سنت اور نفل بالکل اوڑا دیوے غرض کہ درمیان کی راہ اختیار کرے نہ بہت زیادتی ہو نہ بہت کمی ق عَائِشَةُ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ ۹۴۴
بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی ان لوگون کا جو آپ سے بہت دور کھینچے ہین اُس چیز سے جو مین کرتا ہون سو قسم ہی خدا کی کہ مین مقرر اُنسے زیادہ تر جانتا ہون خدا کو اور اُسکی نسبت مین خدا سے نہایت خوفناک ہون ف حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگونکو اجازت دی کرنے کی تو بعضے لوگون نے اُسکو کچھ ہلکا جانا اور اُسکے کرنے مین تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث ایک مضمون کی ہی معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع مین اجازت اور رخصت ہی اُسکو ہلکا جاننا یا اُسکو خلاف تقوی اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہین ہی شعر بصدق و صفا کوش و ورع وتقی ہو ولیکن بیفزای بر مصطفی ھ اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ ۹۴۵
مِسْكٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کی خاک کیا ہی یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید میدہ مشک ہی اے ابو القاسم حضرت نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا ف حضرت کے وقت مدینے کے یہودیون مین ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتین جنون سے دریافت کرکے لوگون کو بتاتا تھا اول پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت عمرؓ کی خلافت مین مسلمان ہوا تھا پھر گم ہو گیا اُسکا حال معلوم نہوا بعضے اصحاب اُسکو دجال جانتے تھے اور حضرت کو درست جواب اسواسطے دیا کہ اُسکو توریت کا علم تھا ف سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ۹۴۶
مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ قَالَهُ لِرَجُلٍ خَطَبَ امْرَاَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرِدْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری و مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کریگا اپنی لنگی سے اگر تو اُسکو باندھیگا تو اُس عورت پاس کچھ نرہیگا اور اگر عورت نے باندھا تو تیرے پاس کچھ نرہیگا یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے اُس عورت سے منگنی کی جسنے اپنی ذات حضرت کو دی تھی سو اُسکو حضرت نے نہ قبول کیا تھا ف اسکا قصہ یہ ہو چکا ہی کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت مین نے اپنی جان آپکو بخشی حضرت نے قبول نہین کیا تب ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا حضرت اگر آپکو اُسکی حاجت نہین ہی تو میرا نکاح اُس سے کروا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہی جس سے تو اُسکا مہر ادا کرے اُسنے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہین ہی حضرت نے فرمایا کہ تلاش کرکے لوہے کی ایک انگوٹھی لے آ اُسنے کہا کہ مجکو نمل سکیگی لیکن میری یہ لنگی ہی اُسی کو مین مہر مین دیتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی مین دو آدمی کا کس طرح گذارا ہو سکیگا آخرش ناامید ہو کر وہ شخص اُٹھا حضرت نے دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہی اُسکو بلایا اور فرمایا کہ تجکو قرآن یاد ہی اُسنے کہا کہ ہان مجکو فلانی فلانی سورت یاد ہی حضرت نے فرمایا کہ جا مینے تیرا نکاح اس عورت کے ساتھ کر دیا قرآن کے یاد کر دینے پر یعنی تو اُسکو سورتین یاد کروا دے یہی اُسکا مہر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور کمتر سے کمتر مال بھی مہر ہو سکتا ہی

اوریہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک دس درم سے کم مہر نہین ہوسکتا اُنکی دلیل اور حدیثین ہین اُنکے مذہب مین
۹۲۷ اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا جب مسلمانون کو تنگی تھی ھ ابْنُ مَسْعُوْدٍ مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ
فِيْكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِيْ لَا يُوْلَدُ لَهٗ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوْبِ لٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهٖ شَيْئًا قَالَ فَمَا
تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قُلْنَا الَّذِيْ لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذَاكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ
مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہی کہ اصحاب
نے کہا کہ بے اولاد وہ ہی جسکی اولاد نہو یعنی جسکی اولاد نہ جیے حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد یہ نہین بلکہ بے اولاد حقیقت مین وہ مرد ہی
جسنے اپنی اولاد سے کچھ آگے نہ بھیجا یعنی جسکے روبرو کوئی اُسکا لڑکا نہ مرا حضرت نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار
کرتے ہو ہمنے کہا کہ پہلوان وہ ہی جسکو مرد نہ پچھاڑ سکین حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھ نہین لیکن پہلوان وہ ہی جو غصے کے وقت اپنی جان
کو قابو مین رکھے یعنی زیادتی نہ کرے گالیان نہ بکے ف یعنی ہرچند ظاہر مین بے اولاد اور پہلوان اسیکو کہتے ہین جو تمنے کہا
لیکن خدا کے نزدیک حقیقت مین بے اولاد اور پہلوان وہی ہی جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہی کہ مصیبت کے
وقت کام آوے تو اگر کسیکا لڑکا مرگیا اور اُسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت مین اُسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ
خدا سے اپنے ماں باپ کی شفاعت بھی کریگا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہین مرا اُسکو یہ فائدہ حاصل نہین تو گویا
بے اولاد ٹھہرا اگرچہ ظاہر مین اولاد ہوئی تو اُسکے کس کام کی اور اسیطرح پہلوان حقیقت مین وہی ہی جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب
۹۲۸ نہونے دیوے اگرچہ ظاہر مین کم زور ہو ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ مَا خَلَّفَكَ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَهٗ لَهٗ مَقْدَمَهٗ
مِنْ تَبُوْكَ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کس چیز نے تجکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا کیا
تو سواری کو نہ مول لے چکا تھا یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا جنگ تبوک سے آنے کے وقت ف جنگ تبوک کی جب
حضرت نے تیاری کی تھی تب کعب بن مالک نے ساتھ جانے کے واسطے سواری مول لی تھی مگر اُنکا اتفاق جانے کا حضرت
کے ساتھ نہین ہوا تھا جب اُس لڑائی سے پلٹ آئے تب یہ حدیث غصے سے فرمائی باقی کعب کا قصہ آگے آویگا ق
۹۲۹ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَهٗ لِثُمَامَةَ بْنِ اُثَالٍ قَبْلَ اِسْلَامِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہی یعنی کس فکر اور کس خیال مین ہی یہ حضرت نے ثمامہ بن اُثال سے کہا اُسکے مسلمان
ہونے سے پہلے ف حضرت نے ایکبار نجد کے ملک مین لشکر بھیجا وہان ایک قوم کا سردار ملا جسکا ثمامہ نام تھا اُسکو
پکڑ لائے اور مسجد کے ستون مین اُسکو باندھ دیا جب حضرت اس طرف تشریف لائے تو یہ حدیث فرمائی یعنی کس سوچ
اور کس تدبیر مین ہی ثمامہ نے کہا کہ خیریت ہی اے محمد اگر تو نے مجکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کرکے
چھوڑ دیا تو شکر گزار مرد کو چھوڑا یعنی مین اس احسان کا حق مانا کرونگا اور اگر کچھ مال کی طمع ہو تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ
پھر حضرت وہان سے ہٹ گئے دوسرے روز حضرت نے پھر فرمایا کہ اے ثمامہ تو کس خیال مین ہی ثمامہ نے وہی جواب دیا پھر حضرت
اُسکے پاس سے ہٹ گئے تیسرے روز پھر حضرت نے اسیطرح پوچھا اور ثمامہ نے اُسی طرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا
کہ ثمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو ثمامہ باغ مین جا کر نہایا پھر حضرت کی خدمت مین مسجد کے

اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ اے محمد روے زمین پر میرے نزدیک تجھسے زیادہ کوئی دشمن
نہ تھا سو اب تو تیرے برابر کوئی میرا پیارا نہیں اور تیرا دین میرے نزدیک سب دینوں سے بُرا معلوم ہوتا تھا سو اب سب
دینوں سے میرے نزدیک تیرا دین افضل ہوگیا اور تیرا شہر سب شہروں سے میرے نزدیک بُرا تھا سو اب سب سے زیادہ پیارا ہوگیا
پھر کہا کہ یا حضرت میں حالت کفر میں عمرے کا ارادہ کر کے چلا آپکے لشکر نے مجکو پکڑ لیا اب مجھکو کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے اسکو
بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب ثمامہ مکے میں گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ اے ثمامہ تو کیا بے دین ہوگیا ہی ثمامہ نے
کہا بلکہ میں رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا ہوں اسکو یاد رکھو کہ جب تک حضرت حکم نہ دینگے تو گیہوں کا ایک دانہ بھی ملک یمامہ سے تمکو
٩٥٠ نہ ملیگا یمامہ ثمامہ کا ملک تھا وہاں سے اناج مکے میں آیا کرتا تھا ھ جَابِرٌ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي
أَنْ أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ لِجَابِرٍ وَقَدْ أَرْسَلَهُ فِي حَاجَةٍ فَجَاءَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ مُتَطَوِّعًا إِلَى
غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْأَرْضِ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کیا
تو نے جس کام کے واسطے میں نے بھیجا تھا اور نہیں روکا مجکو تیرے ساتھ بات کرنے سے مگر اس سبب نے کہ میں نماز پڑھتا تھا یہ حضرت
نے جابرؓ سے فرمایا اور انکو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابر وہاں سے آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلے کے سوا اور طرف
منھ کیے ہوئے نماز پڑھتے تھے سو جابر نے حضرت سے کچھ بات کی تو حضرت نے یوں اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف اشارہ
کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہی خواہ قبلے کی طرف منھ ہو یا نہو لیکن سجدے کا اشارہ
٩٥١ رکوع سے زیادہ نیچا کرنا چاہیے مگر فرض نماز سواری پر درست نہیں اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ مَا لَكَ وَ
لَهَا دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا يَعْنِي ضَالَّةَ الْإِبِلِ
بخاری اور مسلم میں زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تیرے واسطے اور کیا ہی اسکے واسطے یعنی بگانے اونٹ گم
ہونے بھٹکے سے تجکو کیا کام چھوڑ اسکو اسواسطے کہ اونٹ کے ساتھ اسکا جوتا اور مشک موجود ہی کہ اپنے پانوں سے چل کر پانی
پیئیگا اور درخت کو کھاویگا یہانتک کہ اسکا مالک اسکو پا جاویگا ف کسی نے حضرت سے بھولے بھٹکے جانوروں کا مسئلہ پوچھا
حضرت نے ہر ایک کا جواب دیا پھر اسنے بھٹکے اونٹ کا مسئلہ پوچھا کہ اسکو پکڑ لیوے یا نہ لیوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
اونٹ کو پکڑ لینا نچاہیے اسواسطے کہ اسکے ضائع ہونیکا کچھ خوف نہیں جوتا اسکے پاس موجود ہی یعنی اسکی تلی چلنے پھرنے بھر کو مضبوط
ہی اور مشک اسکے ساتھ موجود ہی یعنی پیاس مارنے کی بڑی عادت ہی کہ دس دس بیس بیس دن تک بدون پانی اونٹ رہا ہی غرض
یہ کہ اسکو نہ پکڑے اور یہی مذہب ہی امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جہاں خوف ضائع ہونیکا ہو تو پکڑ لینا درست ہی
٩٥٢ ھ جَابِرٌ مَا لَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ قَالَتِ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمَّى
فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
تجکو کیا ہوا اے سائب کی ما جو تو کانپ رہی ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے سائب کی ما کہا یا مسیب کی ما فرمایا اس عورت نے کہا
کہ مجکو تپ ہی خدا اسکو نہ برکت کرے تو حضرت نے فرمایا کہ گالی مت دے بُرا مت کہہ اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ
دور کرتی ہی جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہی ف یعنی ہرچند ظاہر میں تپ سے تکلیف ہی لیکن جب اسکے سبب سے

٩٥٣ گناہ دور ہوے تو اُسکو برا کہنا نہ چاہیے کہ نرے صبری کا نشان ہی اسیطرح ہر بیمار کا حال ہی ق عائشۃ قالت اِنَّ یا عائشۃ
آغِرْتِ مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کر کیا ہی تجکو ای عائشہ کیا تجکو رشک آیا ف مسلم مین
حضرت عائشہ رض سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت ایکبار میری باری کی رات کو بقیع کے قبرستان مین تشریف لے گئے مُردون
کے واسطے دعا کرنے کو مین یہ سمجھی کہ شاید حضرت کسی اور اپنی بی بی پاس گئے ہین اُٹھکر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو
یہ میرا حال دیکھکر یہ حدیث فرمائی تب مین نے کہا کہ یا حضرت مجسی عورت خاوند کی پیاری آپ سے خاوند پر کیونکر رشک نکرے
٩٥٤ ق جابر بن سمرۃ مالی اراکم رافعی ایدیکم کانّھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلٰوۃ ثم خرج علینا
فرآنا حلقا فقال مالی اراکم عزین ثم خرج علینا فقال الا تصفّون کما تصفّ الملائکۃ عند ربھا فقلنا یا
رسول اللہ وکیف تصفّ الملائکۃ عند ربھا قال یتمّون الصفوف الاُولٰی ویتراصّون فی الصفّ
مسلم مین جابر بن سمرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ہی مجکو کہ مین تمکو ہاتھ اُٹھاتے دیکھتا ہون تمھارے ہاتھ گویا چنچل گھوڑون
کی دم ہین یعنی جیسے چنچل گھوڑون کی دُمین نہین ٹھہرتین ویسے تمھارے ہاتھ نہین ٹھہرتے ٹھہرے رہا کرو نماز مین یعنی ہلایا نکرو پھر
حضرت دیر کے بعد ہمارے پاس باہر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کیے بیٹھے ہین سو فرمایا کہ کیا ہی مجکو کہ تمکو جدا جدا متفرق دیکھتا ہون
پھر دیر کے بعد ہمارے پاس باہر نکلے اور فرمایا کہ تم کیون نہین صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہین اپنے رب کے نزدیک تو
ہمنے کہا یا رسول اللہ فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہین حضرت نے فرمایا پورا کر لیتے ہین پہلی صفون کو اور صف کے
اندر آپسمین بھر جاتے ہین یعنی ملے ہوے کھڑے ہوتے ہین کچھ صف کے درمیان فرق نہین چھوڑتے ف سنن ابی داؤد مین
جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ جب اصحاب حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو داہنے بائین ایک دوسرے کو ہاتھ اُٹھا کر سلام کرتا
تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتھ اُٹھانا نماز کے اندر منع کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے
سوا کوئی جنبش نماز مین درست نہین اور صفون کا پورا کرنا مستحب ہی جب تک اول صف بھر جائے دوسری صف
٩٥٥ نچاہیے اور جب تک دوسری صف نہ بھر جاوے تیسری صف نچاہیے اسیطرح اور صفون مین بچا خیال رکھنا ضرور ہی ق سھل بن سعد
مالی رایتکم اکثرتم التصفیق من نابہ شیٔ فی صلاتہ فلیسبّح فانہ اذا سبّح التفت الیہ وانما التصفیق
للنساء بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو کیا ہی کہ مین تمکو دیکھا کہ تمنے بہت تالی
بجائی جسکو نماز مین کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جسمین امام کو خبردار کرنا پڑے چاہیے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ
کہے اسواسطے کہ جب اسنے سبحان اللہ کہا تو اُسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہو جاویگا حضرت نے
فرمایا اور تالی بجانا تو عورتون کے واسطے چاہیے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان اللہ نکہے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر مارے
اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مردکو خیال پیدا ہوتا ہی ف صحیح بخاری مین روایت ہی کہ حضرت ایک قوم مین صلح کرنے کو
گئے تھے نماز کا وقت آیا لوگون نے ابی بکر کو امام بناکر نماز شروع کی پھر حضرت تشریف لائے اور اصحاب نماز مین تھے تو
حضرت بھی صف مین نماز کی نیت کر کے کھڑے ہوے اصحاب نے دستک دی تاکہ صدیق رض حضرت کے آنے سے خبردار
ہو جاوین اور صدیق کی یہ عادت تھی کہ نماز مین کسی طرف نہ دیکھتے تھے جب بہت لوگون نے تالیان بجائین تو صدیق رض نے

نظر کی دیکھا کہ حضرت صف مین کھڑے ہین حضرتؐ نے اشارہ کیا صدیق اکبر سے کہ وہین ٹھہرے رہو اور امامت کیے جاو
پھر صدیق اکبر نے دونون ہاتھ اٹھا کر شکر خدا ادا کیا کہ حضرتؐ نے مجکو امامت کرنے کو فرمایا پھر پیچھے ہٹے یہانتک کہ
صف مین برابر ہو گئے اور حضرتؐ نے آگے بڑھکے امامت کی پھر حضرت جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا ای ابابکر میرے حکم کے بعد تو کیون
نہ وہان قائم رہا صدیق اکبر نے کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لیاقت نہین کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے پھر حضرتؐ نے اور اصحاب سے یہ حدیث
فرمائی اس حدیث سے صدیق اکبر کی نہایت عمدہ فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت نے انکو اپنی امامت کرنیکا حکم دیا بلکہ اول صدیق
کے پیچھے نماز کی نیت بھی کر چکے تھے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون کمال ہو گا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بناوے ق ابن عباس
٩٥٦ وعن جابر ما منعك من الحج وفي رواية ابن عباس ما منعك ان تكوني حججت معنا قالت ابو فلان تعني
زوجها حج على احدهما تعني البعيرين والاخر يسقي ارضا قال فان عمرة في رمضان تقضي حجة او حجة
معي قاله لام سنان بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے اور صرف بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے ام سنان کی
ماں سے کہا کہ تجکو کسنے منع کیا تھا حج کرنے سے اور عبد اللہ بن عباس کی روایت مین یون ہی کہ تجکو کسنے منع کیا ہمارے ساتھ
کے حج کرنے سے کہا اس عورتنے کہ فلانے کا باپ یعنی اسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنے کو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سینچتا
تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ رمضان مین عمرہ کرنا ثواب مین حج کے برابر ہی یا میرے ساتھ حج کرنیکے برابر ہی ف اس حدیث سے معلوم
٩٥٧ ہوا کہ رمضان مین عمرہ کرنا نہایت افضل ہی نوع اخر دوسری قسم کی حدیث ہو ابوذر ما اصطفى الله لملائكته او
لعباده سبحان الله وبحمده قاله حين سئل اي الكلام افضل مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ افضل کلام وہ ہی جسکو خدا نے اپنے فرشتون کے واسطے یا اپنے بندون کے واسطے پسند کیا ہی یعنی سبحان اللہ وبحمدہ یہ حضرتؐ
٩٥٨ نے اسوقت فرمایا جب کسی نے پوچھا تھا کہ کون کلام افضل ہی نوع اخر دوسری قسم کی حدیث خ ابوهريرة ما اسفل
من الكعبين من الازار ففي النار بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ازار اور پائجامہ نیچے ٹخنون سے
٩٥٩ ہو سو دوزخ مین ہی یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہی ق رافع بن خديج ما انهر الدم وذكر اسم الله
عليه فكلوه ليس السن والظفر وساحدثكم عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبشة
بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہاوے اور خدا کا نام اسپر لیا جاوے تو
اسکو کھاؤ سوا دانت اور ناخن کے اور اب مین تمکو اسکا سبب بتلاؤنگا دانت تو ہڈی ہی اور ناخن حبشی کافرونکی چھری
ہی یعنے وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہین مسلمانون کو انکا طریقہ کرنا مناسب نہین ف یعنے جو تیز چیز لوہا یا لکڑی یا پتھر
حلال جانور کا خون بہاوے یعنی خون کو نکال دے اور خدا کا نام اسپر بوقت ذبح لیا جاوے تو وہ گوشت حلال اور پاک ہی
لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک جمے ناخن اور
ہڈی سے حلال کرنا درست نہین اور اکھڑے دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہی ق عمر ما جاءك من هذا المال
وانت غير مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے اسطرح پر کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اسکو لے اور جو ایسا

ابو فلان یعنی ابو سنان ... نا عل قالت کا اور ... اسکی جو ... یعنی ... فلانی

ایسا مال ہو تو اسکے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال ف مصابیح مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت مجکو مال دینے لگے
مین نے کہا کہ جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اسکو دیجیے حضرت نے فرمایا اسکو لے اپنا کام چلا اور خیرات کر پھر یہ حدیث حضرت نے
فرمائی یعنی جو مال بدون توقع اور بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہے اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل مین تاک لگائی
اور اسکی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا تو وہ حلال طیب نہین نقل ہے کہ امام احمد ایک شخص سے اٹھوا کر بازار سے گیہون
لائے امام احمد کے فرزند گھر مین میٹھے روٹی کھاتے تھے اس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے
اس شخص کو روٹی دی اس بزرگ نے نہ قبول کی جب وہ پلٹ کر چلے تو انکو امام احمد نے بلا کر روٹی دی تو انھون نے قبول کی اور چلے
گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ مین نے روٹی دی تو قبول نکی اور آپ نے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا اس وقت
انکا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے قبول نکی اور جب مین نے روٹی دی تو انکو خواہش
نتھی کہ اس سے ناامید ہو کر چلے تھے اسواسطے قبول کی غرضکہ جسطرح ظاہری سوال زبان سے منع ہے ویسے باطنی سوال بھی دل
٩٦١ سے منع ہے ق یَعْلَی بْنُ اُمَیَّةَ مَا کُنْتَ صَانِعًا فِیْ حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِیْ عُمْرَتِكَ یَعْنِیْ مِنَ الْاِحْرَامِ وَاجْتِنَابِ
الطِّیْبِ بخاری اور مسلم مین یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تو اپنے حج مین کرتا تھا سو ہی اپنے عمرے مین
کیجیو یعنی جسطرح حج مین احرام باندھنا اور خوشبو سے بچنا چاہیے اسیطرح عمرے مین بھی ف مصابیح مین یعلی رض سے
روایت ہے کہ ایک شخص خوشبو دار جبہ پہنے تھا اس نے حضرت سے پوچھا کہ مین نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور یہ جبہ مین پہنے
٩٦٢ ہون اسمین کیا حکم ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور جبہ کو اتار ڈال پھر یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْ سَعِیْدٍ
مَا یَكُنْ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ
یُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً خَیْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا اسکو مین تمسے چھپا کر جمع نکر رکھونگا اور جو سوال اور حرام کامون مین سے آپکو بچاوے پرہیزگاری
کرنے کے ارادہ پر تو خدا اسکو سچا پرہیزگار کر دیگا اور جو دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھیگا تو خدا اسکے دل کو دنیا کے مال سے
بے پرواہ کر دیگا اور جو شخص کہ مصیبت اور بلا مین آپکو بزور صبر والا بناویگا تو خدا اسکو سچا بے بناوٹ کا صابر کر دیگا اور
کسیکو بہتر اور کشادہ تر صبر سے کوئی نعمت نہین ملی ف مصابیح مین روایت ہے کہ کچھ انصاری اصحاب نے حضرت سے مال
مانگا حضرت نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرت کے پاس کچھ باقی نہ رہا تب یہ حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق
اور درویشی کی جڑ ہے معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہے لیکن دل کا خو چھوڑنے مین محنت اور ریاضت ہے آخر کو نیکو
عادت ہو جاتی ہے پھر محنت اور تکلیف اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہین رہتی بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی کی خو نہین بدلتی
یہ بیہودہ بات ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہے اگر خو بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبرون کا آنا اور انکی تعلیم بیفائدہ
ہو جاتی جانورونکی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہے جیسے باز اور شکاری کتے کی تو بھلا آدمی کی کیونکر نہ بدلے الا البتہ
کہ بدون محنت کچھ نہین ہوتا جو بدخو بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت کو دیکھے نوع آخر
٩٦٣ دوسری قسم کی حدیثین ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَا بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ اَرْبَعُوْنَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ دو پھونکون کے درمیان چالیس ہین ف یعنی قیامت مین دوبار صور پھونکا جاویگا اول بار سب خلق
مرجاویگی دوسری بار مین جی اٹھیگی ابوہریرہ سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا یا چالیس مہینے یا چالیس
٩٦٤ برس ابوہریرہؓ نے کہا کہ نعین مجکو معلوم نہین مین نے حضرت سے یون سنا ہی جیسا کہ تمسے کہا ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَیْدِ
نِ الْاَنْصَارِیُّ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زید انصاریؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریون مین سے ایک کیاری ہی ف یعنی ذات
مین گھر ہی یعنی مین حجرہ یعنی مین قبر سب روایتون کا ایک مطلب ہی کہ حضرت عائشہ کے حجرے مین حضرت اکثر رہتے تھے اور وہین
دفن ہوے حضرت کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہی یعنی اُس قدر مکان بہشت مین اٹھ جاویگا اور وہانکی عبادت اور
دعا نہایت مقبول ہی اُسکی برکت سے بہشت ملیگی مدینے مین اب معمول ہی کہ وہان اکثر لوگ خاص کرکے نماز پڑھتے ہین اور دعا
٩٦٥ مانگتے ہین ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینے کی دونون
٩٦٦ طرف کی پتھریلی زمین کے اندر شکار وغیرہ کرنا حرام ہی ف اس حدیث کا مطلب اس کتاب مین کئی بار ہوچکا ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا بَیْنَ
مَنْکِبَیِ الْکَافِرِ مَسِیْرَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ لِلرَّاکِبِ الْمُسْرِعِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کافر کے دونون
کندھون کے درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز رو سوار کی ف یعنی دوزخ مین کافر کا بدن بڑا فربہ ہوجاویگا تا کہ اسکو زیادہ دکھ ستاوے
٩٦٧ ق اَنَسٌ مَا بَیْنَ نَاحِیَتَیْ حَوْضِیْ کَمَا بَیْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِیْنَۃِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض
کے نہر کے دونون کنارون کے درمیان اتنا فرق ہی جتنا صنعا اور مدینے مین فرق ہی ف صنعا یمن مین ایک شہر کا نام ہی مدینے
٩٦٨ سے وہان تک کئی مہینے کی راہ ہی مطلب یہ کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہی **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر ہی ق اُبَیُّ
بْنُ کَعْبٍ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَۃٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ مَعَکَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
قَالَ فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ لِیَھْنِکَ الْعِلْمُ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ مسلم مین ابی بن کعبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
ابی منذر تو جانتا ہی کہ خدا کی کتاب سے کون آیت بہت بڑی ہی تیرے ساتھ ابی بن کعب نے کہا کہ مین بولا کہ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم
یعنی آیۃ الکرسی بڑی آیت ہی ابی بن کعب نے کہا کہ حضرت نے خوش ہوکر میرا سینہ تھپکا اور فرمایا کہ تجکو علم مبارک ہو اے ابی منذر ف
ابی منذر کنیت ہی ابی بن کعب کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرت نے انکی ذہن آزمائی کی پھر انکے علم اور فہم سے
خوش ہوے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی اسواسطے سب آیتون سے افضل ہی کہ اسمین صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہی
٩٦٩ ق عَائِشَۃُ یَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَّھٰذَا عِیْدُنَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اے ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہی اور یہ ہماری عید ہی ف مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ کپڑا
اوڑھے لیٹے تھے اور انصاریون کی دو چھوٹی لڑکیان دف بجا کر بہادری کے گیت گاتی تھین اتنے مین صدیق اکبرؓ آئے
اُنھون نے لڑکیون کو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر مین شیطانی باجے کا کیا کام تب حضرت نے منہ کھول کر یہ حدیث فرمائی یعنی عید کے
دن ایسے راگ رنگ کچھ مضائقہ نہین اسواسطے کہ اول تو دف بجانا حرام نہین دوسرے گانے والیان لڑکیان ہین جوان عورت
نہین جنسے محل شہوت ہو دوسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہین بلکہ بہادری دین کی کار آمد چیز ہی اسی حدیث سے بعضے

عالمون کا یہ مذہب ہی کہ خوشی کے والون مین جیسے شادی اور ختنہ اور عید مین لے فرامیر زار اگ یادف کے بجاے درست
ہی لیکن بلکہ دیسی کلام مین کچھ حرج نہو سیاہ ورکانے والا حوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا سطلب خلاف شرع
نہو لیکن راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہین بلکہ اسی حدیث سے صاف منع ہونا معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نے عید کا عذر فرمایا
تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت کرنا درست نہین اگرچہ خلاف شرع راگ نہو ھ عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو یَا اَبَا بَکْرٍ لَعَلَّکَ اَغْضَبْتَہُمْ ۹۷۰
لَئِنْ کُنْتَ اَغْضَبْتَہُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّکَ یَعْنِیْ سَلْمَانَ وَ صُہَیْبًا وَ بِلَالًا حِیْنَ قَالُوْا لِاَبِیْ سُفْیَانَ مَا اَخَذَتْ
سُیُوْفُ اللّٰہِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰہِ مَاْخَذَہَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ تَقُوْلُوْنَ ہٰذَا لِشَیْخِ قُرَیْشٍ وَ سَیِّدِہِمْ مسلم عائذ بن عمرو
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے ابی بکر شاید کہ تونے انکو غصہ دلایا اگر تونے انکو ضرور غصہ دلایا ہوگا تو البتہ تونے اپنے رب کو
غصہ دلایا مراد ان لوگون سے سلمان فارسی اور صہیب رومی اور بلال حبشی ہین جبکہ اُن تینون نے ابوسفیان سے کہا تھا کہ
کہ خدا کی تلوار دشمن خدا کے دشمن کی گردن سے اپنی گرفت کا مکان نہین پایا تو صدیق اکبر نے کہا کہ تم ایسی بات قریش کے بڑھے
اور انکے سردار کو کہتے ہو وقت ابوسفیان کفر کی حالت مین حضرت سے کئی بار لڑا تھا اسواسطے اسکو دشمن خدا کہا روایت ہی
کہ ابوسفیان جبکہ ظاہر مین مسلمان ہوا اور ہنوز دل مین ایمان جما تھا کہ ایک روز سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس ہوکر نکلا ان
تینون اصحاب نے جوش اسلام سے وہ سخت بات کہی صدیق اکبر نے اس خیال سے کہ مبادا ناخوش ہو کہا کہ ابوسفیان ظاہر اسلام بھی
چھوڑدے اسکی خاطرداری کی بات کہی اور انکو ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے اور یہ قصہ بیان کیا
حضرت نے یہ حدیث فرمائی چونکہ انکا سخت کلام محض خدا کے واسطے اور جوش اسلام سے تھا خدا اور رسول کو پسند آیا جب
صدیق اکبر نے حضرت سے یہ سنا تو ان تینون صحابیون کے پاس عذر کرنے کو گئے اور کہا اے میرے بھائیو مین نے تمکو غصہ دلایا یعنی
معاف کرو انھون نے کہا کچھ غصہ نہین اے بھائی تجکو اللہ بخشے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک لوگون کی عزت حرمت
رکھنا ضرور ہی اور انکو ناخوش کرنا نہایت بری بات ہی کہ انکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہی ق اَبُوْبَکْرٍ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا ظَنُّکَ ۹۷۱
بِاثْنَیْنِ اللّٰہُ ثَالِثُہُمَا بخاری اور مسلم مین صدیق اکبر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر کیا تیرا گمان ہی ان دو مین
جنکا تیسرا ساتھی مددگار خدا ہی فـ صدیق اکبر سے روایت ہی کہ ہجرت کے وقت خوف کفار سے مین اور حضرت غار مین
جاکر چھپے تو کافر ہمکو تلاش کرتے اسی غار پر خاص ہمارے سرون پر کھڑے ہوے جب مین نے مشرکون کے پانون دیکھے تب
مین نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر انمین سے کوئی اپنے پانون پر نظر کرے تو ہمکو دیکھ لے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غمگین نہو ہمارا
مددگار ہمارے ساتھ ہی ہم دونون آدمیون کو ضائع نکریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی نہایت فضیلت
ثابت ہوئی کئی طرح سے اول یہ کہ حضرت نے اپنے ساتھ اور صدیق کے ساتھ خدا کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہی جو خدا اور
رسول کے ساتھ شمار مین آوے دوسری یہ کہ ایسے سخت وقت مین کہ تمام عالم حضرت کا جانی دشمن تھا صدیق نے حضرت کا
ساتھ دیا اور اپنی عیال و مال اور خاندان کی بربادی حضرت کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جان نثاری کیا ہوگی تیسری یہ کہ معمول
ہی کہ ایسے سخت وقت مین جسمین جان کا خوف ہو اسکو ساتھ لیتے ہین جسکے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور اعتبار
بھروسا ہوتا ہی تو حضرت کا صدیق کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہی کہ حضرت کے نزدیک صدیق اکبر

تحفۃ الاحبا زمیخ فضائل الاولیا

فضیلت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

٩٧٢ سے زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار غار نتھا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ حِيْنَ
اَشَرْتُ اِلَيْكَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر کس چیز نے تجکو روکا لوگون
کے نماز پڑھلنے سے جبکہ مین نے تجکو اشارہ کیا تھا ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب مین عنقریب گذرا کہ حضرت کہین
گئے تھے صدیق اکبر نماز لوگون کو پڑھاتے تھے جب حضرت نماز مین تشریف لائے تو صدیق سے اشارہ فرمایا کہ امامت
٩٧٣ کیے جاؤ صدیق ہٹ آئے حضرت نے نماز پڑھا کر یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ
الشَّمْسُ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ تَذْهَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ
اَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا
فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ بخاری اور مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ای ابو ذر کیا تو جانتا ہی کہ یہ آفتاب کہان جاتا ہی یعنی بعد غروب ہونے کے سو مین نے کہا خدا اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہی
پھر حضرت نے فرمایا کہ جاتا ہی سجدہ کرتا ہی عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہی کہ طلوع کر کے دوسرا دورہ شروع کرے پھر اسکو اجازت
ملتی ہی اور قریب ہی کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہوگا یعنی قیامت کے قریب اور اجازت مانگیگا دورہ کرنیکی تو اسکو اجازت
نہ ملیگی پھر اسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدھر سے تو آیا ہی تو نکلیگا پچھم کی طرف سے سو یہی مطلب ہی قرآن مین خدا کے اس قول کا کہ
آفتاب چلتا ہی اپنی قرارگاہ تک یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہی زبردست دانا کا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال
مثل گھڑی کے ہی کہ ایک رات اور ایکدن چلکر بند ہوجاتی ہی بدون کوکے دوسرے دن نہین چلتی اسیطرح ہر روز آفتاب
بدون حکم الٰہی نہین طلوع کرتا جب اس حکیم مطلق کا ٹھانا حساب پورا ہوجاویگا تو اس عالم کی کل بگڑ جاویگی الٹی چال
٩٧٤ چلکر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور اسیکا نام قیامت ہی ق اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ
مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ بخاری اور مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو ذر جب تو شوربا پکایا کرے تو اُسمین
پانی زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسائے اور پڑوسیون کی خبرگیری کیا کر یعنی انسے بھی سلوک کیا کر ف حدیث مین بیان ہی ہمسایہ
٩٧٥ اور سیرچشمی کی تعلیم ہی اور تنہا خوری کی مذمت ق اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اُكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ اِلٰى بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا
فَاَقْبِلْ بخاری مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو ذر چھپائے رکھنا اس امر کو یعنی اسلام ابھی ظاہر نکرنا اور پلٹ جا
اپنی بستی مین جب تجھے خبر پہونچے ہمارے غلبہ پانے کی تو ہمارے پاس چلا آئیو ف ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ ابتدا اسلام مین جب
کافرون کا بہت غلبہ تھا مین مکے مین حضرت پاس گیا اور مسلمان ہوا اور مین نے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر کرون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی ابو ذر بہت تیز مزاج تھے اسواسطے حضرت نے انکا مکے مین رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب نہ دیکھا کہ مبادا
جان پر نوبت پہونچے معلوم ہوا کہ جہان جان کا خوف ہو وہان اپنا دین چھپانا درست ہی لیکن اس صورت مین دار الاسلام
٩٧٦ کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہی اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آئیو ق اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ
ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا قَالَهٗ لَهٗ
لَمَّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو ذر تو ضعیف اور ناتوان

آدمی ہی اور یہ حکومت خدا کی امانت ہی اور مقرر حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا سبب ہی مگر اسکو رسوائی اور شرمندگی
نہین جسنے حکومت لیکر اسکا حق ادا کیا اور جو اسپر فرض تھا یعنی امانت داری اور رعیت پروری سو اسنے بجو بی ادا کیا یہ حضرت
نے ابوذر سے کہا جبکہ ابوذر نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ تحصیل کو توہ وغیرہ پر حاکم نہین کرتے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
سردار کو چاہیے کہ ناتوان آدمی کو جس سے محنت خوب نہو سکے اسکو حکومت نہ دیوے اور ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل ہو کر آوے
وہ خدا کی امانت ہی سردار کو نہین چاہیے کہ اسکو اپنا مال جان کر اپنی خواہش کے موافق اسکو خرچ کرے بلکہ اسکو خدا کا خزانہ
سمجھکر خدا جسکو دلاوے اسکو دیوے ھو اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَّاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَا تَاَمَّرَنَّ ۹۰۷
عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر مین تجکو ناتوان دیکھتا ہون اور البتہ مین
چاہتا ہون تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بھی حاکم نہوجیو اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہ بنیو ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے حق مین یہی بہتر ہی کہ کسی طرح کی حکومت اور داروغگی نہ قبول کرے دنیا کی
چند روزہ زندگی کے واسطے کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی کو بے خواہش سرداری ملے اور وہ امانت داری
اور انصاف کرے تو اسکا ثواب اور عزت بھی بیشمار ہی چنانچہ دوسری حدیث مین حضرت نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت مین عرش
کے سایہ کے نیچے ہوگا بہر صورت حکومت کھٹکے سے خالی نہین اسی واسطے تو اکثر سلف کے بزرگوار ون نے حکومت باوجود
میسر ہونے کے نہین اختیار کی چنانچہ امام اعظم نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اٹھائی اور تمام دار السلطنت کی قضا نہ اختیار کی
ھو اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰى ۹۰۸
يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
ابوسعید جو راضی ہوگیا خدا کی مالکی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کی پیغمبری پر وہ بہشت کے لایق ہوگیا پھر حضرت نے فرمایا
کہ ایک دوسری عبادت ہی کہ جسکے سبب سے بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہین انکے درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین کے
درمیان فرق ہی ابوسعید نے کہا یا رسول اللہ وہ کون سی عبادت ہی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد
کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا تین بار اسکو فرمایا ف یعنے ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہی لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہی ق
اَنَسٌ يَا اَبَا عَمْرٍو مَا بَالُ ثَابِتٍ اشْتَكٰى يَعْنِيْ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَّاَبُوْ عَمْرٍو وَّهُوَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَّكَانَ قَالَ ثَابِتٌ ۹۰۹
اَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا اُخْبِرَ بِقَوْلِهٖ قَالَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ای ابو عمرو کیا حال ہی ثابت کا کیا وہ بیمار ہی مراد ثابت سے وہ ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی اور ابو عمرو کنیت ہی سعد بن
معاذ کی اور ثابت اپنے تئین دوزخی کہتے تھے جب انکے قول کی حضرت کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا کہ وہ بہشتی ہی ف انکا سبب یہ ہی
ہی کہ جب یہ آیت اتری کہ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ یعنے نہ بلند کرو اپنی آوازین پیغمبر کی آواز پر کہ تمھارے عمل اکارت
ہوجاوین اور ثابت بن قیس انصاریون کے خطیب تھے انکی آواز نہایت بلند تھی انھون نے حضرت کے پاس کا آنا چھوڑ دیا اپنے گھر مین
رہنے اور یہ سمجھے کہ مین دوزخی ہون اسواسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہی ایک روز حضرت نے سعد بن معاذ سے پوچھا کہ ثابت

بن قیس کیون نہین آتا ہی کیا بیمار ہی سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہی مگر مجکو اسکی بیماری نہین معلوم پھر سعد بن معاذ نے ثابت
بن قیس سے حال دریافت کیا اور سبب آنیکا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہی تو مین دوزخی ہوا سعد نے
یہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی یعنی آیت کا یہ مطلب نہین جو ثابت سمجھا بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے
۹۸۰ روبرو منع ہی اور جسکی پیدایشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا با ادب اور خوفناک تھے ق اَنَس یَا
اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عمیر کیا لال نے یعنی تیرے لال کو کیا ہو گیا
ف ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اُسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین سو وہ لال مر گیا تھا لڑکا اُسکے غم مین اُداس
بیٹھا تھا تب حضرت نے اُس لڑکے کے سبب یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے لڑکون کی بھی خاطر داری
۹۸۱ کرتے تھے ق اَبُو مُوسیٰ یَا اَبَا مُوسیٰ لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِیْرِ آلِ دَاوٗدَ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو موسی البتہ تجکو بانسری دی گئی ہی داؤد کی بانسریون سے ف ابو موسی نہایت خوش آواز
تھے حضرت نے سفر مین ایک رات انکو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی دلکش ہی گویا تیرا گلا
بانسری ہی اور تیری آواز مین لحن داؤد کا اثر ہی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام ستر آوازون مین زبور
پڑھتے تھے کبھی اسطرح پڑھتے کہ غمگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب غمگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا کوئی جاندار ہوش
مین نہ رہتا اور تاریخ مین لکھا ہی کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرت کو حلقہ کر لیتے اور شیر اور بھیڑیے
قریب ہو جاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور ہوا چلنے سے تھم جاتی اور سب کو غش آ جاتا اور اکثرون کی روح بدن سے نکل جاتی
غرض کہ خوش آوازی نعمت خداداد ہی بشرطیکہ اسکو خلاف شرع راگون مین اور واہیات غزلون مین نہ صرف کرے
۹۸۲ بلکہ بے بناوٹ قرآن پڑھے کہ اسمین ہم عبادت اور ہم لذت دونون موجود ہین ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اِذْهَبْ
بِنَعْلَیَّ هَاتَیْنِ فَمَنْ لَقِیْتَ مِنْ وَّرَآءِ هٰذَا الْحَائِطِ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَیْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو ہریرہ لیجا میری ان دونون جوتون کو جس سے تو ملے اس باغ کے اس
طرف کہ وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہین اسکی گواہی دیتا ہو دل یقین والا ہو کر
تو اُسکو بہشت کی بشارت دے ف ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرتے پھرتے تھے کسیکو
معلوم نہ تھا کہ حضرت کہان ہین ہمنے دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ مین ہین مین خدمت مین حاضر ہوا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی پھر ابو ہریرہ حضرت کی جوتیان لیکر بشارت دینے کو چلے تو اول عمر فاروق سے ملاقات ہوئی پوچھا کہان
جاتے ہو ابو ہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق نے ابو ہریرہ کو دھکا دیا کہ یہ بات لوگون کو مت سنا ابو ہریرہ نے عمر فاروق کا
گلہ حضرت سے جا کر کیا حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تو نے ابو ہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیون نجانے دیا عمر فاروق
نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ میرے نزدیک یہ بات مصلحت نہین مین ڈرتا ہون کہ لوگ اس بشارت
سے کہین عمل کرنا چھوڑ دین یا حضرت لوگون کو چھوڑیے کہ عبادت کرین آخرش حضرت نے عمر فاروق کی مصلحت پسند کی
معلوم ہوا کہ عوام خلقت کو ایسی بات نہ سناوے جس سے اُنکے عقیدے اور عمل مین خلل پڑے اور حضرت نے اپنی جوتیان

ابو ہریرہؓ کو اسواسطے دین تھی کہ تا لوگ اُنکی بات کو سند جانین حضرت کی نشانی دیکھکر معلوم ہوا کہ عمر فاروقؓ کی
حضرت کے نزدیک بڑی عزت و قدر تھی کہ اُنکا صلاح اور مشورہ قبول ہوتا تھا اس حدیث مین صرف توحید پر بہشت کی بشارت ہے
رسالت اور قیامت کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ لا الہ الا اللہ کہنا دین اسلام کا پتا ہے یعنی ایمان سبب ہے نجات کا اور ایمان مین سب
ضروریات دین کے عقیدے داخل ہوگئے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے ۹۸۳
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوہریرہؓ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا ف بخاری مین پوری روایت ابوہریرہؓ سے
یون ہے کہ حضرت نے مجھکو صدقۂ عید الفطر پر وکیل کیا مین اُسکی چوکی دیتا تھا اتنے مین ایک شخص آیا اور اناج لپ بھر بھر کر لینے لگا
مین نے اُسکو پکڑا اور کہا کہ تجھکو مین حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اُسنے کہا کہ مین محتاج ہون لڑکے بالے رکھتا ہون مین نے
اُسکو چھوڑ دیا صبح کو مین حضرت کے پاس حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مین نے کہا کہ اُسنے اپنی محتاجی اور عیالداری
بیان کی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے اور پھر آویگا مین اُسکو تکتے رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور اُسنے اناج اُٹھایا
مین نے اُسکو پکڑا اور کہا کہ مین تجھکو حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اُسنے کہا مجھکو چھوڑ دے مین محتاج عیالدار ہون مین نے
اُسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا مین نے حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے اور پھر
آج کی رات آویگا سو مین اُسکو تاکتا رہا تیسری رات کو بھی آیا اور اناج اُسنے لیا اور مین نے اُسکو پکڑا اور کہا اب مین تجھکو ضرور
حضرت کے پاس پکڑ لیچلونگا اُسنے کہا کہ مجھکو چھوڑ دے مین تجھکو وہ بول سکھلا دون جس سے خدا تجھکو فائدہ دیوے جب تو بستر پر
سونے کے واسطے جایا کرے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھپر ایک نگہبان مقرر رہیگا اور صبح تک شیطان تیرے
پاس نہ آویگا ابوہریرہؓ کہتے ہین کہ مین نے اُسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ تیرے رات والے
قیدی نے کیا کیا مین نے کہا کہ اُسنے اپنے گمان مین فائدے کی چیز بتلائی مین نے اُسکو چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا کہ کون چیز اُسنے
بتلائی مین نے آیۃ الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ہرچند وہ بڑا جھوٹا ہے لیکن اس بات مین وہ تجھسے سچ
بولا تجھکو معلوم ہے کہ تین رات سے تو نے کسکے ساتھ بات چیت کی ای ابوہریرہؓ مین نے کہا کہ مجھکو معلوم نہین حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان
تھا خ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ اَتَاكَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ۹۸۴
ابوہریرہ یہ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہے ف ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب مین اپنے ملک سے مدینے مین آیا مسلمان ہونے کو
تو میرا غلام راہ مین گم ہوگیا مین حضرت پاس آکر مسلمان ہوا حضرت نے غلام کے آنے سے پیشتر یہ حدیث فرمائی پھر غلام بھی
مسلمان ہوا یہ معجزہ ہے حضرت کا ف سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ اِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِيْ قَوْمِهِمْ ۹۸۵
بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اکوع کے بیٹے تو قابو پاچکا سو نرمی اور آسانی کر البتہ
اُن لوگون کی مہمانی ہوتی ہوگی اُنکی قوم مین ف صحیح بخاری مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ مدینے کے قریب کئی دن
حضرت کی اونٹنیان چرائی پر تھین مجکو خبر ہوئی کہ اونٹنیون کو غطفان کی قوم پکڑے لیے جاتی ہے سو مین نے مدینے کے جنگل
مین تین بار چیخ ماری کہ لوگو دوڑو پھر مین اُنکے پیچھے اکیلا دوڑا یہانتک کہ مین نے اُنکو پالیا اور مین نے تیر مارنا شروع کیا اور مین
یون کہتا جاتا تھا کہ مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمبختون کی موت کا دن ہے سو اُنکو پانی پینے کی فرصت نہوئی اور مین نے

اُن سے سب اونٹنیاں چھین لین اور اُنکو ہانک لے چلا حضرت کے پاس راہ مین حضرت ملے یعنے سوارونکو لیے اپر دوڑ
جاتے تھے سو مین نے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ابھی پیاسے ہین مین نے انکو پانی نہین دیا سو اُنکے پیچھے جلد لشکر کو بھیجیے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز حاصل ہوئی اور تو انپر غالب ہوا اب درگذر کر جانے دے وہ اپنی قوم مین کھاتے پیتے
٩٨٦ ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب دشمن پر غالب ہو جیے تو درگذر کرنا افضل بات ہے ف عُمَرَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِذْهَبْ فَنَادِ
فِي النَّاسِ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ صحیح مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے خطاب
کے بیٹے جا پکار دے لوگون مین کہ مقرر یہ بات ہے کہ نجاوینگے بہشت مین سوائے ایمانداروں کے ف جنگ خیبر مین ایک منافق لوٹ
کے لالچ سے حضرت کے ساتھ ہو کر لڑنے گیا سو اُسکے تیر لگا وہ مرگیا لوگون نے کہا کہ وہ شہید ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہے
٩٨٧ پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے کوئی عبادت کام نہین آتی عبادت کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہے ف عُمَرَ يَا ابْنَ
الْخَطَّابِ اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا وَيُرْوٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰئِكَ عُجِّلَتْ لَهُمْ
طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے کیا تو راضی
نہین ہوتا اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافرون کے واسطے دنیا کی آرام ہو یعنی چند روزہ آرام بہتر یا ہمیشہ
کی آرام اور دوسری روایت یون ہے کہ اے خطاب کے بیٹے اُن کافرون کے واسطے ستھرائیان و عیش آرام کی چیزین جلدی کی گئین
دنیا کی زندگی مین ف مصابیح مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ مین ایکروز حضرت کے پاس گیا تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی
کپڑا اسپر بچھا نتھا چٹائی کے نقش حضرت کے پڑ گئے تھے اور چمڑے کا تکیہ دیے تھے جسمین کھجور کے درخت کے چھوترے بھرے تھے
مین نے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہین بوجھتے اور خدا نے اُنکو بہت مال اور دولت و عیش و آرام دیا ہے
آپ دعا کیجیے تو خدا آپکو اور آپ کی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال مین ہے اے عمر پھر یہ حدیث
فرمائی یعنی ایماندار کو مناسب نہین کہ اس جہان فانی کے عیش و آرام کی تمنا کرے اسواسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام بہشت ہے
اور کافرون کو اکثر عیش اور آرام دنیا مین اسواسطے ہوتا ہے کہ آخرت مین اُنکا کچھ حصہ نہین اسیواسطے اکثر بزرگون نے دنیا کے
٩٨٨ عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت مین محروم ہون ف سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَنِيَ
اللّٰهُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے مین بیشک خدا کا پیغمبر ہون
اور مجھکو خدا ہرگز ضائع نکریگا ف جنگ حدیبیہ مین حضرت نے مصلحت جانکر کافرون سے ظاہر مین بہت دب کر صلح کی چنانچہ
صلح مین یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافرون کا آدمی مسلمان ہو کر حضرت پاس آجاوے تو حضرت اسکو کافرون کے حوالے کرین
اور اگر کوئی مسلمان کافر پاس جاوے تو کافر اسکو ندیوین اصحاب کو اسکا بہت رنج تھا اور عمر فاروق سے بسبب
جوش اسلام کے رہا نگیا تو کہا یا حضرت ہم کیا حق پر نہین ہین اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت مین اور اُنکے
مقتول دوزخ مین حضرت نے فرمایا کہ ہان یون ہی ہے عمر فاروق نے کہا کہ پھر ہم کیون اپنے دین مین اسطرح کی ذلت اختیار کرین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین بحکم خدا کرتا ہون خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نکریگا یہ صلح حکمت سے خالی نہین چنانچہ
اسی صلح سے بڑے بڑے فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت نے کفار مکہ سے خاطر جمع ہو کر خیبر کو فتح

اور بہت جمعیت و سامان حاصل کرکے آخر شہر مکہ بھی فتح کیا یہ حکمت سوائے خدا اور رسول کے کسیکو معلوم نہ تھی حدیث
۹۸۹ رنج مین تجھے ہو عمر یا ابن الخطاب مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰی عِصَابَةٍ الَّتِیْ هِیَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ
اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے تجکو
کیا معلوم ہی کہ شاید خدا اس جنگ بدر والے گروہ پر البتہ آگاہ ہو چکا سو اُسنے فرمایا کہ تم کرو جو تمہارا جی چاہے مین تمکو
مغفرت بخش چکا ف اس حدیث کا قصہ مذکور ہو چکا کہ ایک بدری صحابی سے بڑا قصور ہوا تھا عمر فاروقؓ نے حضرت سے
کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اسکو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدر والے صحابیون کے ایمان خدا نے جانچ لیے ہین
اُنکے گناہ پر پکڑ نہین تو کیون اسکے قتل کا ارادہ کرتا ہی اس حدیث سے بدری اصحاب کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم ہوا
کہ اُنکا اگر کوئی قصور بھی ثابت ہو تو مسلمان کو مناسب نہین کہ اُسپر طعنہ دیوے جسطرح شیعہ دیتے ہین جسکو خدا نے بخشا اسکا
۹۹۰ بد کہنے والا گویا خدا کو صلاح دیتا ہی کہ اسکو کیون بخشا اسکی وہی مثل کہ کھنڈاری دے اور باپ کا پیٹ دُکھے ھ اُسَامَةُ یَا اُسَامَةُ
اَقَتَلْتَهٗ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَعْنِیْ رَجُلًا مِنَ الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَیْنَةَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَمَّا غَشُوْهُ مسلم مین اسامہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اسامہ کیا تو نے اسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرت کی مراد وہ مرد ہی گروہ حرقات کا
جو قوم جہینہ کی ایک شاخ ہی اُسنے لا الہ الا اللہ کہا تھا جبکہ اسکو گھیر تھا ف مصابیح مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجکو سردار بنا کر قوم جہینہ کے مارنے کو بھیجا تھا تو مین نے اُس قوم کے ایک مرد کو پا لیا چاہا کہ اسکو نیزہ مارون تو اُسنے لا الہ الا اللہ زبان سے
کہا سو مین نے اسکو نیزہ مار کے مار ڈالا پھر یہ قصہ مین نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مین نے کہا یا رسول اللہ اُسنے
اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑھا تھا یعنی وہ سچا مسلمان نہ تھا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اُسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنی تجکو
دل کا حال کیا معلوم ف معلوم ہوا کہ شریعت مین ظاہر پہ حکم ہی دل کا حال دریافت کرنیکا حکم نہین اور اسامہ مجتہد تھے اور مجتہد کی
خطا معاف ہی اسیواسطے حضرت نے اُس مرد کا خون بہا نہین دلوایا سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا سچے لوگ تھے
۹۹۱ کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نہ تھے ھ اَنْجَشَةُ یَا اَنْجَشَةُ رُوَیْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِیْرِ مسلم مین انسؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انجشہ آہستہ آہستہ چلا اور اونٹونکو شیشے لدے اونٹونکی طرح ہانک ف انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت
کسی سفر مین تھے اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تھا وہ حضرت کی بیبیون کے اونٹون کو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش آواز
تھا آہنگ سے سرود گاتا جاتا تھا اور دستور ہی کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہین بیبیون کو سواری مین تکلیف ہوتی تھی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسکو سرود کہنے اور جلد چلنے سے منع کیا اور عورتین تو نازک بدن ہوتی ہین اسواسطے حضرت نے
اُنکو شیشہ یا شیشہ کہا اور بعضے اس حدیث کا یون مطلب کہتے ہین کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرت
ڈرے کہ مبادا عورتون کے دلون مین کچھ تاثیر ہو جاوے اور انکا شیشہ دل ٹوٹ جاوے سواسطے منع فرمایا ف معلوم ہوا کہ عورتونکو
۹۹۲ راگ سننا خصوصًا کہ اسکے مضمون مین عشق کا بھی ذکر ہو درست نہین کہ یہ سبب فساد کا سبب ہی ھ اَنَسُ یَا اَنَسُ كِتَابُ
اللّٰهِ یَاْمُرُ بِالْقِصَاصِ وَفِیْ رِوَایَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ قَالَهٗ لِاَنَسِ بْنِ النَّضْرِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ای انس خدا کی کتاب تو بدلا لینے کا حکم کرتی ہی اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کتاب اللہ مین حکم بدلا لینے کا ہی

ہی حضرت نے انس بن نضر سے فرمایا اف دوسرے باب میں امر حقیقت کا تھا۔ یہ ہے کہ انس بن نضر کی بہن نے کسی کا دانت توڑا تھا اور حضرت نے بدلا لینے کا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کیا حضرت اسکا دانت نہ توڑا جاویگا پھر اسکے وارثون نے دیت لینا قبول کیا اور بدلا نہ لیا

٩٩٣ ق ابو هریرة یا بلال حدثنی بارجی عمل عملته عندک فی الاسلام منفعة فانی سمعت اللیلة خشف نعلیک وَیُروی دف نعلیک بین یدی فی الجنة قال بلال ما عملت عملا فی الاسلام ارجی عندی منفعة من انی لم اتطهر طهورا تاما فی ساعة من لیل ولا نهار الا صلیت بذلک الطهور ما کتب الله لی ان اصلی بخاری

اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بلال بتلاوے مجھکو بڑے فائدے کا امیدواری کا عمل جو تو نے اسلام میں اپنے نزدیک کیا ہے یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ تر منفعت کی امید کس عمل پر ہے اسواسطے کہ میں نے تیرے دونون جوتون کی آہٹ بہشت میں اپنے آگے سنی بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میں نے اسلام میں کوئی عمل نہیں کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ منفعت کی امید کا کہ جب میں نے ان کسی ساعت میں نہیں پاک ہوا کیا اوس وضو سے نماز ضرور پڑھی جو خدا نے میری قسمت میں نماز پڑھنا لکھا تھا اس حدیث میں تحیة الوضو کی نماز کی فضیلت ہے

٩٩٤ حضرت نے اسواسطے پوچھا تا کہ بلال اسکو ہمیشہ کیا کریں اور غیرون کو اسکا ثواب سنکر شوق ہو تحیة الوضو پڑھنے کا ق ابو هریرة یا بنی کعب بن لؤی انقذوا انفسکم من النار یا بنی مرة بن کعب انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد شمس انقذوا انفسکم من النار یا بنی هاشم انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار یا فاطمة انقذی نفسک من النار فانی لا املک لکم من الله شیئا غیر ان لکم رحما سابلها ببلالها مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای کعب بن لؤی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانون کو دوزخ سے ای مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد شمس کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای ہاشم کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد المطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای فاطمہ چھڑا اپنی جان کو دوزخ سے اسواسطے کہ میں بیشک مالک نہیں تمہارے بچانے کا خدا کے عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمہاری برادری ہے میں اسکو ملاونگا تر و تازہ کرونگا یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف جب آیت اتری کہ وانذر عشیرتک الاقربین یعنی ای محمد ڈرا دے اپنے قریب برادری والونکو تو حضرت نے ابتدائے اسلام میں سب قریش کو مکے میں جمع کیا اور ہر ایک جدی برادرون کو علیحدہ علیحدہ نام لیکر حکم الہی سنا دیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری ... بدون ایمان کے میں کسیکو دوزخ سے نہ بچا سکونگا باقی رہی گنہگار مسلمانون کی شفاعت سو خدا کی جانب

٩٩٥ کے لعد البتہ ... برادری کا حق سو بخوبی ادا ہوگا ق انس یا بنی النجار ثامنونی بحائطکم هذا قالوا لا والله لا نطلب ثمنه الا الی الله بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھ سے مول کرو قیمت لو بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ... قیمت نہیں چاہتے ہیں مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہیں اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہیں ف جب ... مسجد نہ تھی جہان نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑھ لیتے تھے سوا ایسے جگہ حضرت کی مسجد ہے وہان کھجور کا باغ ... کی ملکیت کا حضرت نے مول لینے کے ارادے پر انسے یہ حدیث فرمائی ان جان نثارون نے بلا قیمت نذر کیا وہان کافرون ... نے انکی ہڈیاں کھدوا کر مسجد بنائی ق ابی بن کعب یا ابی ارسل الی ان اقرأ القرآن علی حرف ... ان هون علی امتی فرد الی الثانیة

حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ
تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ
حَتّٰى إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای میرے بیٹے حکم بھیجا گیا میری
طرف اسکا کہ پڑھ قرآن کو ایک حرف مین یعنی ایک قراءت مین یا ایک بولی مین سو مین نے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری
امت پر سو خدا نے پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دو حرفون مین سو مین نے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ میری امت پر آسانی
کر سو خدا نے تیسری بھیجا میری طرف کہ پڑھ قرآن کو سات حرفون مین یعنی عرب کی سات بولیون مین اور یہ حکم ہوا کہ تجھکو بشمار
ہر بار حکم بھیجنے کے جسکو مین نے تیری طرف پلٹا ایک ایک سوال کرنے کی اجازت ہی کہ تو اسکو مانگے یعنی تین بار کوئی اور دعا کر
تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو مین نے کہا ای خداوند میری امت کو بخش ای خداوند میری امت کو بخش یعنی دو بار تو سوال کر چکا اور
پیچھے ڈال رکھا مین نے تیسرے سوال کو اس دن کے واسطے کہ جب خلق جھکیگی میری طرف سبکی سب یہان تک کہ ابراہیم
علیہ السلام بھی ف ابی بن کعب سے روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن دوسری قراءت مین پڑھا مین اس قراءت کو نہین
جانتا تھا مین اسکو حضرت پاس لایا حضرت نے میری اور اسکی دونون قراءتون کو درست فرمایا سو میرے دل مین ایسا
شک پڑ گیا کہ حالت کفر مین بھی ویسا شک نتھا حضرت سمجھ گئے سو حضرت نے دیا ہاتھ میرے سینے پر مارا کہ مین خوف کے مارے
پسینے مین ڈوب گیا اور گویا مین نے خدا کو دیکھ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کھل گئی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی
حضرت کو اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عرض پر عرض کر کر کے سات قراءت یا سات بولیان کی اجازت لی تا کہ امت پر ایک قراءت
مشکل نہ پڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ جب اپنے حبیب کی اپنی امت پر اتنا مہربان دیکھا تو امت کے حق مین تین بار
سوال کرنے کی بھی اجازت دی سو حضرت نے امت کی بخشش کا دو بار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے واسطے
رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوفناک ہونگے اور کسیکے واسطے نہ کہہ سکینگے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد ہونگے اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ قیامت مین پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھ سفارش چاہینگے یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام
جیسے پیغمبر [illegible] کہینگے اس حدیث سے ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبرون پر صاف ثابت ہوئی ھ قَبِيصَةَ ۹۹۷
بْنِ مُخَارِقٍ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنِّي نَذِيرٌ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ
أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ مسلم مین قبیصہ بن مخارق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای
عبد مناف کی اولاد مین عذاب الٰہی سے تمہارا ڈرانے والا ہون اور میری تمہاری مثل جیسے اس مرد کی مثل جسنے دشمن کو دیکھ لیا کہ غارت
کو جاتے ہین تو دوڑ چلا کہ اپنے لوگون کو بچاوے سو ڈرا کہ اسکے پہونچنے سے دشمن آگے پہونچ جاوینگے سو وہین سے چلانے لگا کہ
ارے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دشمن آ پہونچا ف جب قرآن مین حکم ہوا کہ ای پیغمبر اپنے برادرون کو ڈرا دے عذاب الٰہی سے تب
حضرت نے اپنے پردادا یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو یقین کامل ہو کہ کافر دوزخ مین پڑینگے سو میرا دل
تمہارے کفر پر جلتا ہی کہ مین گھبرا گھبرا کر تمکو سمجھاتا ہون کہ کفر چھوڑو مسلمان ہو تو عذاب سے بچو جیسے وہ مرد گھبرا کر اپنی قوم کو دیکھتے ہو
سے خبردار کرتا ہی ھ ثَوْبَانُ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ يَعْنِي الضَّحِيَّةَ مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے ۹۹۸

[illegible]

فرمایا کہ اے ثوبان اس قربانی کے گوشت کو بنا یعنی پکا ف ثوبان حضرت کے غلام تھے اُنسے گوشت پکانے کو فرمایا ثوبان سے
روایت ہے کہ وہ گوشت مکے سے مدینے تک رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے قربانی کا گوشت زیادہ رکھنا بھی درست ہے اور اول تین دن سے
زیادہ رکھنا منع تھا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَاحَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ بخاری اور مسلم مین 999
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے حسان تو جواب دے رسول اللہ کی طرف سے الٰہی اسکی مدد کر جبرئیل سے ف حسان صحابی
تھے بڑے شاعر کافرون نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے حسان سے اُنکی ہجو کہلوائی اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبرئیل اُنکے شریک
ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرونکی ہجو کرنا درست ہے بشرطیکہ اسمین دینی فائدہ ہوا اور ثابت ہوا کہ روح القدس یعنی
جبرئیل کو فیض سخن کی خدمت ہے خ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ 1000
بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ
السُّفْلٰى بخاری مین حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے حکیم البتہ یہ مال سر سبز اور شیرین ہے یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہے
سو جسنے اسکو لیا جان کی سخاوت یعنی بے حرصی سے لیا تو اُسکے واسطے اُس مال مین برکت دیجاویگی اور جسنے اسکو جان کی حرص
سے لیا تو اُسکو ہرگز برکت نہوگی اور اُسکا حال اُس شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہے اور اُسکا پیٹ نہین بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے
ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اُٹھا کر دیتا ہے افضل ہے مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے اور لیتا ہے ف حکیم بن حزام سے
روایت ہے کہ مینے حضرت سے کچھ مال مانگا حضرت نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور قناعت
والے کے مال مین خدا برکت دیتا ہے کہ وہ آسودہ رہتا ہے اور حرص والے کے مال مین برکت نہین یعنی کتنا ہی اسکو ملے پر اسکا پیٹ
نہین بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری والا کتنا ہی کھاوے اُسکو آسودگی نہین ہوتی حکیم بن حزام سے بخاری مین روایت ہے
کہ حضرت نے یہ حدیث مجھسے فرمائی تو مینے کہا قسم ہے اُسکی جسنے آپ کو پیغمبر کیا ہے کہ مین زندگی بھر کبھی کچھ کسی سے نہ مانگونگا چنانچہ حکیم
نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی کبھی نہین لیا صدیق اور فاروق اپنی خلافت مین بُلا بُلا کر دیتے تھے اور حکیم نہ لیتے تھے ق
اَلزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ بخاری اور مسلم مین زبیر بن عوام سے روایت 1001
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھ پانی کو یہان تک کہ کھیت کی مینڈون پر پانی چڑھ جاوے یعنی لبالب
ہو جاوے ف مصابیح مین روایت ہے کہ زبیر مین اور ایک انصاری مین کھیت سینچنے کا جھگڑا ہوا حضرت نے حکم کیا کہ اے زبیر تو
اول سینچ لے کہ تیری زمین پانی سے قریب ہے پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی پھوپھی کے
بیٹے کی خاطر داری کرتے ہین حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی اول حکم مین دونون کی رعایت تھی کہ دونون برابر سینچین
جب انصاری نے غصہ دلایا اور جو اُسکے حق مین مروت کی تھی نہ سمجھا تب حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا اسواسطے کہ شرع
کا حکم یہی ہے کہ جسکی زمین پانی سے قریب ہو اول وہ خوب سینچ لے پھر دوسرا سینچے خ اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا سَعْدُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى 1002
حُكْمِكَ قَالَهٗ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ بخاری مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے سعد البتہ یہ
لوگ اُترے مین تیرے فیصلے کرنے پر یہ حضرت نے سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق مین ف بنی قریظہ یہود تھے
کے قریب حضرت سے اور اُنکسے صلح تھی پانچوین سال ہجری کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

کافرون کے شریک ہوے جب مشرک مکے کو پلٹ گئے تو حضرت نے بنی قریظہ کی گڑھی پندرہ روز تک گھیری اُن لوگون نے تنگ ہوکر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اُترتے ہین خالی کیے دیتے ہین اور ہم سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہین جو ہمارے حق مین وہ حکم کرین ہم اور حضرت اُسپر عمل کرین یہودی اور سعد پیشتر ہم قسم تھے آپسمین مددگار تھے یہودی اسمجھے کہ سعد ہماری رعایت کرکے ہمکو بچا دینگے پھر حضرت نے سعد کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ای سعد تیرے حکم پر فیصلہ موقوف ہی جو تو حکم کرو ویسا عمل ہین آوے سعد نے کہا کہ اُنکے لڑنے والے جوان تو قتل ہون اور لڑکے اور عورتین اُنکی لونڈی غلام بنائے جاوین حضرت نے فرمایا ای سعد تو نے خدا کی مرضی کے موافق

۱۰۰ حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے بعضی روایت مین آیا ہی کہ وہ نوسو تھے وَعَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ يَا سَعْدُ اِرْمِ فَدَاكَ اَبِي وَاُمِّي بخاری اور مسلم مین علی مرتضی علیہ السلام اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد تیر مار میرے مان باپ تجھپر قربان ف سعد بن ابی وقاص بڑے تیر انداز تھے جب جنگ احد مین کافرون نے ہجوم کرکے حضرت کو نرغہ کرلیا تب حضرت نے سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگون سے تیر لیکر سعد کو دیتے جاتے تھے مصابیح مین علی مرتضی علیہ السلام سے روایت ہی کہ مین نے حضرت سے کسی کے حق مین نہین سنا کہ میرے مان باپ تجھپر قربان ہون سوا سعد بن ابی وقاص کے اس حدیث سے بڑی نفضیلت اُنکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگارنگ کی قدرت ہی آدمیون کے اختلاف مین کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے حضرت کے جان نثار جنکو حضرت ایسی عمدہ بات فرماوین اور اُنکا بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا کمبخت سخت دل کہ حضرت کے لخت جگر

۱۰۰۳ یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا اور شیطان سے ولی پیدا کرنا یہ اُسی کی قدرت ہی وَ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ اَيْنَ حَجَفَتُكَ اَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي اَعْطَيْتُكَ مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ کہان ہی تیری ڈھال جو مین نے تجکو دی تھی ف حضرت نے سلمہ کو ایک چمڑے کی ڈھال دی تھی سلمہ نے کسی اور

۱۰۰۴ کو دے ڈالی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی قصہ اُسکا دوسرے باب مین ہو چکا وَ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِيَ الْمَرْاَةَ لِلّٰهِ اَبُوكَ يَعْنِي اَمْرَاَةً مِنَ السَّبْيِ مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ مجکو دے ڈال قیدی عورت کو تیرا باپ فضل الٰہی سے خوب شخص تھا یعنی تو بڑے باپ کا بیٹا ہی تیرے نزدیک چیز دینا کچھ بڑی بات نہین ف سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو سردار بناکر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھ کافر مارے گئے اور کچھ قید ہوے انمین سے ایک عورت مجکو ملی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی آخرش وہ عورت مین نے حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو

۱۰۰ دیکر دو قیدی مسلمانون کو خلاص کروایا وَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عباس کیا تمکو تعجب نہین آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو ف بریرہ لونڈی تھی اور اُسکا خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام جب حضرت عائشہ نے بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اُس غلام کے نکاح مین رہے چاہے اُسکو چھوڑ دے بریرہ نے اُسکو نہ کیا تو مغیث اُسکے پیچھے پیچھے مدینے کے کوچون مین روتا پھرتا تھا اور وہ اُسکو نہین قبول کرتی تھی تب حضرت نے اُسکی محبت اور اُسکی نفرت کو دیکھکر حضرت عباس سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے خاوند سے پھر ملاپ کرلے اُسنے کہا یا حضرت شرع کا حکم مجھسے آپ فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین اُسکی سفارش کرتا ہون اُسنے کہا مجکو اُسکی

کچھ حاجت نہین اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر لونڈی آزاد ہوئی اور اُسکا خاوند غلام تو اُسکو اختیار ہی چاہے
نکاح درست رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اُسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کے نزدیک اختیار ہی اور امام مالک و شافعی کے نزدیک
اختیار نہین ہی اِبْنُ عُمَرَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اِرْفَعْ اِزَارَكَ قَالَ فَرَفَعْتُہٗ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُّ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے ١٠٠٧
روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے عبد اللہ اونچا کر اپنی ازار کو کہا عبد اللہ بن عمر رض نے سو مین نے اُسکو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ
اونچا کر سو مین نے اور زیادہ تر اونچی کیا ف کسی نے عبد اللہ بن عمر رض سے پوچھا کہان تک اونچا کرنا چاہیے اُنھون نے کہا کہ آدھی پنڈلیون تک
پائجامہ ٹخنون کے اوپر رکھنا مباح ہی اور آدھی پنڈلیون تک مستحب ہی ق اَبُوْ مُوْسٰی یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَلَا اُعَلِّمُكَ کَنْزًا مِّنْ کُنُوْزِ ١٠٠٨
الْجَنَّۃِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَالَہٗ لِاَبِیْ مُوْسٰی بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اے عبد اللہ کیا مین تجکو نہ بتلادون ایک خزانہ بہشت کے خزانون سے وہ خزانہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہی یہ حضرت نے ابو موسیٰ سے فرمایا ف
ابو موسیٰ کا نام عبد اللہ بن قیس ہی اُنسے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر مین تھے اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتے تھے حضرت نے
فرمایا کہ آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہین یاد کرتے جو پکارنے اور چلانے کی حاجت ہو خدا قریب اور سنتا ہی اور مین حضرت کے
پیچھے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتا جاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت مین اُسکا اتنا کثرت سے ثواب ہی جیسے
کا فر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہی ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَا تَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ ١٠٠٩
اللَّیْلِ فَتَرَكَ قِیَامَ اللَّیْلِ قَالَہٗ لَہٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد اللہ تو نہو جیسے فلانے
کی طرح کہ وہ رات کو اُٹھا کرتا تھا پھر اُسنے چھوڑ دیا رات کا اُٹھنا یعنی تہجد کی نماز یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا ف
اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع کرے تو اُسکو ہمیشہ نباہے کبھی کرنا کبھی
چھوڑ نا مکروہ ہی اِسواسطے کہ ایسی عبادت کا دل مین خوب اثر نہین جمتا خ عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ یَا عَدِیُّ هَلْ رَاَیْتَ الْحِیْرَۃَ ١٠١٠
قُلْتُ لَمْ اَرَهَا وَقَدْ اُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوۃٌ لَتَرَیَنَّ الظَّعِیْنَۃَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَۃِ حَتّٰی
تَطُوْفَ بِالْکَعْبَۃِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوۃٌ لَتُفْتَحَنَّ کُنُوْزُ کِسْرٰی قُلْتُ کِسْرَی بْنُ
هُرْمُزَ قَالَ کِسْرَی بْنُ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوۃٌ لَتَرَیَنَّ الرَّجُلَ یُخْرِجُ مِلْءَ کَفِّہٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّۃٍ
یَطْلُبُ مَنْ یَقْبَلُہٗ مِنْہُ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُہٗ مِنْہُ وَلَیَلْقَیَنَّ اللّٰہَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ یَلْقَاهُ وَلَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ تَرْجُمَانٌ
یُتَرْجِمُ لَہٗ فَلَیَقُوْلَنَّ لَہٗ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَیْكَ رَسُوْلًا فَیُبَلِّغَكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَّوَلَدًا وَّاُفْضِلْ
عَلَیْكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَنْظُرُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ وَیَنْظُرُ عَنْ یَّسَارِہٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ
بخاری مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عدی تو نے حیرہ دیکھا ہی مین نے کہا مین نے اُسکو نہین دیکھا اور البتہ اُسکی خبر
مجکو ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے چلے گی
یہان تک کہ کعبے کا طواف کریگی نہ ڈریگی کسی سے سوائے خدا کے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو کھولے جاوینگے بادشاہ ایران کے
خزانے مین نے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی اور اگر تیری زندگی
زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا کہ مرد اپنی مٹھی بھرے سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کرتا کہ کوئی محتاج اُسکو لیوے

کسی کو جو اُسکو قبول کرے اور البتہ تم مین سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جسدن کہ اُس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کو اور
سنو گا اُسکے اور خدا کے درمیان کوئی دو بھاشیا جو درمیان مین ایک دوسرے کی بولی سمجھاوے یعنی بلاواسطہ کلام ہوگا سو خدا
فرماویگا کہ کیا مین نے تجکو مال اور اولاد نہین دی اور تجھپر فضل و کرم نہین کیا سو وہ کہیگا کہ سچ ہی تو نے سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے
داہنے تو سواے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا اور اپنے بائین نظر کریگا تو سواے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اُسکا
نام حیرۃ النعمان مشہور ہی کے اور اُسمین کئی مہینے کی راہ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی عدی بن حاتم سے کہ مین حضرت کے
پاس تھا سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عدی
کہتے ہین کہ مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھی اور جب ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق
کی خلافت مین تو مین بھی موجود تھا اور جو تم لوگون مین جیتا رہیگا وہ تیسری بات بھی دیکھیگا یعنی کوئی محتاج نہ رہیگا جو صدقہ
قبول کرے بعضے کہتے ہین کہ عمر بن عبدالعزیز کی خلافت مین یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی کے
وقت مین ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہی کہ حضرت نے آیندہ بات کی خبر دی پھر اسی طرح
واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کئی بار ہو چکا **عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ** ۱۰۱۱
مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای علی مرتضی تیرا رتبہ میرے
نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسی کے نزدیک مگر اتنا فرق ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین **ف** ہجری نوین سال جب حضرت
جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضی علیہ السلام کو مدینے مین خلیفہ کیا منافقون نے کہا کہ پیغمبر پر حضرت مرتضی علی بھار دہین
اسواسطے اُنکو ساتھ نہ لیا علی مرتضی کو اس بات سے رنج ہوا اتنا رہ کر حضرت کو جا ملے اور یہ منافقون کا طعنہ بیان کیا اور کہا حضرت
کیا آپ مجکو عورتون اور لڑکون پر خلیفہ کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسمین کچھ رتبہ نہین جاتا دیکھو موسی علیہ السلام
جب کوہ طور پر گئے تھے تو اپنے بڑے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت
موسی علیہ السلام کے نزدیک تھی ویسی تمھاری عزت میرے نزدیک ہی ہان اتنی بات البتہ ہارون مین زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر
تھے اور تم پیغمبر نہین اسواسطے کہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا ممکن نہین اس حدیث سے بڑی فضیلت
حضرت مرتضی علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضوی جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہین کہ اس حدیث سے علی مرتضی کے خلافت
کی حقیقت ثابت ہوتی ہی یعنی حضرت کے بعد سواے علی مرتضی کے کوئی خلافت کے لائق نہین سو سراسر بے جوڑ بات ہی اسواسطے کہ
حضرت ہارون حضرت موسی کے سامنے مر گئے تھے حضرت موسی کے خلیفہ حضرت یوشع ہوئے تھے اگر حضرت ہارون زندہ رہتے
اور حضرت موسی کے بعد خلیفہ ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث مین ہر طرح کی خلافت مراد
نہین یعنی جنگ تبوک کے پھرنے تک خلافت ہی ہمیشہ نہین جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اسی دم تک تھی جبتک حضرت
موسی طور سے تشریف نہ لائے تھے یہ مقرر ہی کہ اس حدیث سے علی مرتضی کو خلافت کی لیاقت بخوبی ثابت ہوتی ہی لیکن اسمین اُنکے
سواے دوسرے خلیفہ کی انکار بھی نہین صدیق اور فاروق اعظم رض کے فضائل بھی احادیث مین بیشمار ہین اس کتاب
مین بہت حدیثین مذکور ہو چکین ہین اور ہونگی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو پکڑ لینا اسکے سواے اور حدیثون کو

خیال نکرنا یا جہالت ہی یا تعصب ﻫ عُمَرُ يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ قَالَهُ حِينَ أَكْثَرَ ۱۰۱۲
عَلَيْهِ فِي السُّؤَالِ عَنِ الْكَلَالَةِ مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر کیا تجھکو کفایت نہین کرتی ایام
گرما کی آیت جو سورۂ نسا کے آخر مین ہی یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب عمر فاروق نے حضرت سے بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے ف
کلالہ وہ مرد یا عورت ہی جسکا باپ اور بیٹا نہو سورۂ نسا کی آخر آیت یہ ہی يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ یعنے
ای پیغمبر تجسے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہین تو کہہ اگر مرد مرجاوے اور اُسکے بیٹا نہو اور اُسکی بہن ہو تو آدھا مال اُسکا لیوے
اور اگر دو بہن ہون یا زیادہ تو دو تہائی لیوین اور اگر بھائی بہن ہون تو مرد کا حصہ عورت سے دونا ہی یہ آیت گرمی کے موسم
مین اُتری تھی اسواسطے اُسکو گرمی کی آیت فرمایا ﻫ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا عُمَرُ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ مسلم مین ابوہریرہؓ ۱۰۱۳
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو نہین جانتا کہ مرد کا چچا اور اُسکا باپ ایک جڑکی دو شاخین ہین ف یعنی چچا اور باپ تعظیم
اور توقیر مین برابر مین کہ دونون ایک دادا سے پیدا ہین جیسے ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق زکوۃ کی تحصیل کے عامل تھے حضرت
عباس کے زکوۃ نہ دینے کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی ﻫ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا فُلَانُ أَلَا ۱۰۱۴
تُحْسِنُ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ إِنِّي لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے تو کیون نہین اپنی نماز خوبی سے پڑھتا کیون نہین دیکھتا نمازی جب
نماز پڑھتا ہی کہ کسطرح پڑھتا ہی سو وہ تو اپنے بھلے کے واسطے پڑھتا ہی مقرر مین دیکھتا ہون اپنے پیچھے سے جیسا اپنے آگے سے
دیکھتا ہون ف ایک شخص حضرت کے پیچھے صف مین نماز پڑھتا تھا اور اِدھر اُدھر دیکھتا جاتا تھا جب حضرت نماز پڑھ چکے تو پھر
کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور دل سے چاہیے اِدھر اُدھر دیکھنا اپنے مالک کے روبرو کمال بے ادبی ہی اور یہ معجزہ
حضرت کا تھا کہ جیسا سامنے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پشت سے ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ ۱۰۱۵
لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَرِبَ
ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے اتر سو ہمارے واسطے ستو گھول اُسنے کہا یا رسول اللہ
البتہ آپکے اوپر تو دن ہی یعنی آپ روزہ دار ہین اور دن ابھی باقی ہی حضرت نے فرمایا کہ اتر سو ہمارے واسطے ستو گھول راوی
نے کہا سو وہ شخص اترا پھر اُسنے ستو گھولے اور حضرت کے پاس لایا تو حضرت نے پیا پھر ہاتھ سے پچھم کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جب
آفتاب ڈوبے ادھر سے اور رات آوے ادھر سے یعنی سیاہی پورب سے نمود ہو تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آیا ف
راوی سے روایت ہی کہ ہم رمضان مین حضرت کے ساتھ سفر مین تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے کہ بعضے لوگون کو شبہہ رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہی اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب
غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہی روزہ کھولنے کا ﻫ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ يَا فُلَانُ بِأَيِّ الصَّلَاتَيْنِ ۱۰۱۶
اعْتَدَدْتَ أَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ أَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا قَالَهُ لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ
سَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهُ مسلم مین عبد اللہ بن سرجسؓ سے روایت

حضرت نے فرمایا ای فلانے دونون نمازون میں سے کس نماز کا تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا کیا اُس نماز کو جو تو نے اکیلے پڑھی یا اس نماز کو جو تو نے ہمارے ساتھ پڑھی یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جو مسجد مین آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑھ رہے تھے تو آگے شاید دو سنت پڑھین مسجد کے ایک کنارے مین پڑھین پھر حضرت کے ساتھ نماز مین داخل ہوا ف یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑھنا نچاہیے اور یہی مذہب ہی اکثر امامون کا اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مین شریک ہوجاویگا تو مسجد کے باہر صف سے دور سنت پڑھے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو جماعت مین شریک ہوجاوے سنت نہ پڑھے

۱۰۱۷ عن عمر یا فلان بن فلانٍ ویا فلان بن فلانٍ هل وجدتم ما وعدکم الله ورسوله حقا فانی قد وجدت ما وعدنی الله حقا فقال عمر یا رسول الله کیف تکلم اجسادا لا ارواح فیها فقال ما انتم باسمع لما اقول منهم غیر انهم لا یستطیعون ان یردوا علی شیئا مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای فلانے بیٹے فلانے کے ای فلانے بیٹے فلانے کے بھلا جو تمسے اللہ اور اسکے رسول نے وعدہ کیا تھا تمنے سچ پایا سو مینے تو جو خدا نے مجھسے وعدہ کیا تھا سچ پایا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہین دھڑون سے جنمین روح نہین سو حضرت نے فرمایا تم میرے قول کو انسے زیادہ تر نہین سنتے یعنی تم اور وہ میرے کلام کی سماعت مین برابر ہو مگر یہ بات مقرر ہی کہ وہ میری بات کا کچھ جواب نہین دے سکتے ف جب جنگ بدر مین ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ وغیرہ کفار قریش مارے گئے تو حضرت نے انکے دھڑ ایک کنوے مین ڈلوا دیے پھر اُسپر کھڑے ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنی جو خدا اور رسول نے تمہارے قتل اور عذاب کا اور میری فتح کا وعدہ کیا تھا سو سچ ہوا بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مردون کو سماعت ہی اور موت سے روح کو فنا نہین اور قبرستان مین مُردون کو سلام کرنا دلیل ہی انکی سماعت کی اور حدیث مین ثابت ہی کہ جب مُردے کو دفن کرکے لوگ پھرتے ہین تو مُردہ لوگون کے جوتون کی چاپ سنتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مردون کو سماعت نہین یہ حضرت کا معجزہ تھا جو اُن کافرون نے سنا جسطرح ٹھیکریون نے حضرت کے ہاتھ مین تسبیح کی تھی اس حدیث مین سوائے اُن کافرون کے اور مردون کی سماعت کا ذکر نہین صحیح بخاری مین قتادہ سے روایت ہی کہ خدا نے اسوقت اُن کافرون کو زندہ کردیا تھا کہ حضرت کا کلام سنکے پشیمان ہون اور اسی طرح حضرت عائشہ سے بھی روایت ہی واللہ اعلم

۱۰۱۸ عن قبیصة بن مخارقٍ یا قبیصة ان المسئلة لا تحل الا لاحدٍ ثلثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسئلة حتی یصیبها ثم یمسک ورجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسئلة حتی یصیب قواما من عیشٍ او قال سدادا من عیشٍ ورجل اصابته فاقة حتی یقوم ثلثة من ذوی الحجی من قومه لقد اصابت فلانا فاقة فحلت له المسئلة حتی یصیب قواما من عیشٍ او قال سدادا من عیشٍ فما سواهن من المسئلة یا قبیصة سحت یاکلها صاحبها سحتا کذا وقع فی کتاب مسلم حتی یقوم والصواب یقول وکذا اخرجه ابوداود باللام مسلم مین قبیصہ بن مخارق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قبیصہ سوال کرنا حلال نہین مگر ایک کو تین قسم کے آدمیون سے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا تو اسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ اتنا مال پاجاوے پھر رک رہے اور دوسرا مرد وہ جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اسکا مال برباد ہوگیا تو اسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا حضرت نے یون فرمایا کہ زندگی کی درستی حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہی جسکو فاقے کی نوبت پہنچے یہان تک کہ کھڑے ہوکر گواہی دین اسکی قوم کے تین عاقلون کہ

فلانے کو فاقہ ہی تو اُسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی کی سدرمق حاصل کرے اور اُن تین کے سواے سوال کرنا ای قبیصہ حرام ہی کھاتا ہی سوال کرنے والا الحرام کو صحیح مسلم مین اسی طرح حتی یقوم کی روایت ہی اور ٹھیک یقول ہی جسطرح ابو داوٗد نے لام سے روایت کیا ہی **ف** غیر کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اسطرح ہی کہ جیسے دو آدمی مین مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کے بابت یا خون بہا کے بابت یا ڈانڈ کے بابت اور تیسرا آدمی اُن دونون مین صلح کرادیوے اور اسقدر مال کو اپنے ذمے پر کرلیوے تو اُسکو سوال کرنا درست ہی عرب مین اسطرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا اور آفت سے مال برباد ہونا جیسے آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا لٹ جانا اور یہ جو فاقے کی گواہی تین آدمیون کی فرمائی سو باعتبار احتیاط اور استحباب کے ہی کسی عالم کے نزدیک یہ شرط نہین کہ بدون گواہی کے فاقے والے کو سوال کرنا درست نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہی لیکن ان تین ضرورتون مین درست ہی اُنکے سواے کسی طرح سوال درست نہین مصابیح مین قبیصہ سے روایت ہی کہ مین مال ضامن ہوا اور حضرت سے مین نے سوال کیا حضرت نے مجھے فرمایا کہ تو ٹھہر جا زکوٰۃ کا مال جب آویگا تو مین تجکو دونگا

1019 تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **خ** جابر یا معاذ أفتان أنت ثلثا اقرأ والشمس وضحيها وسبح اسم ربك الأعلى ونحوها قال لعله حين قرأ البقرة في العشاء الآخرة **ق** بخاری مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ کیا تو فتنہ انداز ہی پڑھا کر والشمس وضحیٰہا اور سبح اسم ربك الاعلى اور اتنی اتنی بڑی اور سورتین یہ حدیث معاذ سے فرمائی جبکہ اُنھون نے عشا کے وقت سورۂ بقر پڑھی تھی **ف** مصابیح مین جابر سے روایت ہی کہ معاذ کا دستور تھا کہ عشا کی نماز حضرت کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی قوم مین جاکر امامت کرتے سو ایکبار معاذ نے سورۂ بقر عشا مین شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑ کے علیحدہ نماز پڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے اُسکو منافق کہا وہ مرد حضرت پاس گیا اور اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کھیتی والے محنتی لوگ ہین یعنی دن کی محنت سے ہم ماندے ہوجاتے ہین رات کو ہمکو اتنی طاقت نہین رہتی کہ ہم بڑی لمبی رکعتین پڑھین اور معاذ نے رات کو سورۂ بقر پڑھی مین اپنی نماز علیحدہ پڑھ کے چلا گیا سو معاذ نے مجکو منافق کہا تب حضرت نے معاذ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگون مین کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہی بڑی قرارت سے جماعت چھوڑ دیگا معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہی بدون اُنکی مرضی طول قرارت نہین درست شافعی کے مذہب مین درست ہی کہ امام نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کے ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے پڑھاتے تھے اور حنفی مذہب مین نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز نہین درست تو اُنکے طور پر معاذ حضرت کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے ہونگے اور اپنی قوم کے ساتھ فرض کی نیت سے

1020 **ق** معاذ بن جبل يا معاذ بن جبل هل تدري ما حق الله على العباد قال قلت الله ورسوله أعلم قال فإن حق الله على العباد أن يعبدوه ولا يشركوا به شيئا يا معاذ بن جبل هل تدري ما حق العباد على الله إذا فعلوا ذلك قلت الله ورسوله أعلم قال أن لا يعذبهم بخاری اور مسلم مین معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا خدا کا حق ہی بندون پر معاذ نے کہا مین نے کہا اللہ اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا کا حق تو بندون پر یہ ہی کہ اُسکی بندگی کرین اور اُسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرین ای معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا حق ہی بندونکا خدا پر جبکہ وہ اسکو کرین یعنی عبادت کرین لا شریک جانکر

مین نے کہا اللہ اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا بندونکا حق خدا پر یہ ہے کہ انکو عذاب نکرے ف خدا کا حق بندون
۱۰۲۱ پر واجب ہے اور بندے کا حق خدا پر کچھ بھی نہین لیکن اُسکے فضل و کرم کی راہ سے البتہ ہر طرح کی امید ہے ق اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ
یَا مُغِیْرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے مغیرہ اٹھالے وضو کے
برتن کو ف مغیرہ سے روایت ہے کہ مین حضرت کے سفر مین ساتھ تھا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو مین وضو کا برتن حضرت
کے ساتھ لے چلا حضرت نے اول جا کے ضرور سے فراغت کی شامی جبہ حضرت پہنے تھے آستینیں اُسکی تنگ تھیں اُسمین سے ہاتھ
نکالکر حضرت نے وضو کیا اور مین پانی ڈالتا جاتا تھا پھر حضرت نے موزون پر مسح کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار سے وضو
۱۰۲۲ کروانا درست ہے نَوْعٌ اٰخَرُ دوسری قسم کی حدیثین ق جَابِرٌ یَا اَھْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَکُمْ سُوْرًا
فَحَیَّھَلًا بِکُمْ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خندق کھودنے والو البتہ جابر نے تمھاری دعوت کا
کھانا طیار کیا سو جلدی چلو ف اسکا پورا قصہ تیسرے باب مین ہو چکا کہ تھوڑے گوشت اور تین سیر جو کے آٹے کو حضرت کی
۱۰۲۳ برکت سے ہزار آدمی نے کھایا جنگ خندق کے ایام مین ق اَبُوْ سَعِیْدٍ یَا اَھْلَ الْمَدِیْنَةِ لَا تَاْکُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ
ثَلٰثٍ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَشَکَوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّ لَھُمْ عِیَالًا وَّحَشَمًا وَّ
خَدَمًا فَقَالَ کُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَاَحْبِسُوْا اَوِ ادَّخِرُوْا مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مدینے کے لوگو
نکھاؤ قربانیون کے گوشت کو تین دن سے زیادہ کہا ابو سعید نے پھر لوگون نے شکایت بیان کی حضرت سے کہ ہمارے جو رو لڑکے ہین اور
بھائی بند ہین اور غلام خدمتگار ہین یعنی اگر تین دن سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنون تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ کھا
اور کھلاؤ اور بند کر رکھو یا فرمایا رکھ چھوڑو ف یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہے اول حکم منسوخ ہوا
۱۰۲۴ ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْکُمْ ضُلَّالًا فَھَدَاکُمُ اللّٰہُ بِیْ وَکُنْتُمْ مُتَفَرِّقِیْنَ فَاَلَّفَکُمُ
اللّٰہُ بِیْ وَعَالَۃً فَاَغْنَاکُمُ اللّٰہُ بِیْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید بن عاصمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے گروہ انصار
بھلا مین نے تمکو گمراہ نہین پایا سو خدا نے تمکو دین کی راہ بتلائی میرے سبب اور تم تتر بتر تھے سو خدا نے تمھاری آپسمین الفت اور محبت کردی
میرے سبب اور تم محتاج تھے سو خدا نے تمکو مالدار کر دیا میرے سبب ف جنگ حنین مین جب فتح ہوئی اور مال ہاتھ لگا تو حضرت
نے نو مسلمون کو مال بہت دیا اور انصار کو نہین دیا تو نوجوان انصاریون نے کہا کہ حضرت ہمکو نہین دیتے انکو دیتے ہین جنکے خون
ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی جو ہمارے بزور شمشیر مسلمان ہوئے ہین حضرت نے انکو ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی پھر
انصار راضی ہوئے اور رونے لگے انصار کے دو گروہ تھے اوس اور خزرج زمانۂ کفر مین باہم اُنمین بڑی عداوت تھی بار کشت
و خون ہو چکا تھا جب حضرت کے پاس دونون گروہ مسلمان ہوئے تو باہم نہایت دوست ہو گئے یہ احسان جتایا حضرت نے
ق اَبُوْ ھُرَیْرَةَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَکَتْہُ رَغْبَةٌ فِیْ قَرْیَتِہٖ قَالُوْا قَدْ کَانَ ذٰلِکَ قَالَ کَلَّا اِنِّیْ
عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ ھَاجَرْتُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلَیْکُمْ اَلْمَحْیَا مَحْیَاکُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُکُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے گروہ انصار تمنے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہے اپنے شہر کی انصار نے کہا یہ بات تو
مقرر ہوئی ہے حضرت نے فرمایا یہ ہونا نہین مین مقرر اللہ کا بندہ ہون اور اسکا رسول ہون مینے ہجرت کی خدا کی طرف اور تمھاری طرف

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

اب میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہی اور موت میری تمھاری موت کے ساتھ ہی **ف** مصابیح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ جب
مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر گیا اُسکو امان ہی اور جسنے ہتھیار ڈال دیئے اُسکو امان ہی تب انصار نے کہا کہ
حضرت کو اپنے برادری کی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی **ق** ابنُ مسعودٍ یا معشرَ الشبابِ مَنِ استطاعَ منکُمُ الباءۃَ فلیتزوّج فانّہٗ اغضُّ للبصرِ واحصنُ للفرجِ و
١٠٢٦ مَن لم یستطِع فعلیہِ بالصّومِ فانّہٗ لہٗ وِجاءٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے
جوانو کے گروہ جو طاقت رکھتا ہو تم مین سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اسواسطے کہ نکاح نظر کا بڑا روکنے والا اور شرمگاہ کا
بڑا بچانے والا ہی یعنی نکاح کے سبب آدمی حرامکاری اور اجنبی عورتون کے گھورنے سے بچتا ہی اور جسکو خانہ داری کی طاقت نہو تو وہ اپنے
اوپر روزہ رکھنا ضرور جانے اسواسطے کہ اُسکے حق مین روزہ رکھنا خصی کرنا ہی **ف** یعنی جسطرح خصی کر ڈالنے سے شہوت جاتی رہتی ہی
ویسی ہی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جسکو جورو کے کھانے کپڑے دینے کا مقدور ہو اُسکے حق مین نکاح کرنا مستحب ہی کہ حرامکاری
اور نظربازی سے بچے اور اگر مقدور نہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خود بخود شہوت دور ہو جاویگی **ق** عایشہؓ
١٠٢٧ یا معشرَ المسلمینَ مَن یعذِرُنی مِن رجلٍ قد بلغنی اذاہُ فی اھلِ بیتی فواللہِ ما علمتُ علی اھلی الّا
خیراً ولقد ذکروا رجلاً ما علمتُ علیہِ الّا خیراً وما کان یدخلُ علی اھلی الّا معی بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مسلمانو کے گروہ کون ایسا ہی جو میرا عذر دریافت کرکے بدلا لیوے اُس مرد سے جسکی ایذا اور
تکلیف میرے اہل بیت کو یعنی میری گھروالی بی بی کو پہونچی سو خدا کی قسم نہین جانا مین نے اپنی بی بی کو مگر نیک اور البتہ لوگون نے ذکر
کیا ہی اُس مرد کو جسکو نہین جانا مین نے مگر نیک وہ تو میری بی بی پاس کبھی نجاتا تھا بدون میرے ساتھ کے **ف** یہ حدیث ٹکڑا ہی بڑی
لمبی حدیث کا جب عبداللہ بن ابی منافقون کے سردار نے حضرت عایشہ کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ
حضرت عایشہؓ سے یون روایت ہی کہ ہجری پانچوین سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف لیگئے مین حضرت کے ساتھ تھی جب
حضرت فتح کرکے مدینے کے قریب پہونچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین حاجت ضروری کے واسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت کرکے
مکان پر آئی یہان معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا مین اُسی مقام پر تلاش کرنے کو گئی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے کسنے پر
مقرر تھے وہ میرے کجاوے کو اٹھا کر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے عورتین اُسوقت کم خوراک اور نہایت دبلی ہوتی تھین اس سبب سے
کجاوہ کسنے والون کو میرے ہونے یا نہونے کی کچھ خبر نہوئی جب مجکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا مین وہان بیٹھ گئی
اس خیال سے کہ آخر جب میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہارے ماندے کو
ساتھ لاوے اُسنے مجکو سوتے دیکھا تو پہچانا کہ پردہ پوشی سے پہلے اُسنے مجکو دیکھا تھا اُسنے افسوس اور تعجب سے اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون پڑھا
اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہی مین جاگ پڑی اُسکی کوئی بات اور مین نے نہین سنی اُسنے اپنا اونٹ بٹھلایا مین اُسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی
نکیل پکڑ کے روانہ ہوا ظہر کے وقت لشکر مین پہونچی تو تہمت کرنے والون نے مجپر تہمت باندھی اور بانی مبانی اس تہمت کا عبداللہ بن سلول
ہوا مین مدینے مین آکر بیمار ہوگئی اور ایک مہینا بیمار رہی اور مجکو اس تہمت کرنے کی کبھی کچھ خبر نتھی ہان اتنا مجکو تردد تھا کہ جیسے ہر بار
حضرت مجپر مہربانی کرتے تھے اس بار ویسی مہربانی نتھی گھر مین آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہی،

کذا فی الصحاح ترجمہ مشکوٰۃ [illegible]

گھر مین پاخانے نہ تھے مین شہر کے باہر مسطح کی مان کے ساتھ جا ضرور کو گئی اُسکا پیر چادر مین اُلجھا وہ گر پڑی اُسنے اپنے بیٹے کو یعنے
مسطح کو بد دعا دی مینے کہا تو اُسکو کیون بد دعا دیتی ہی وہ تو بدری صحابی ہی تب اُسنے مجکو اِس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنے
والون کا شریک ہی یہ سنتے میری بیماری اِس غم سے دونی ہوگئی مین حضرت سے اجازت لیکر اپنے مان باپ کے گھر آئی کہ اِس خبر کو تحقیق کرون مینے اپنی
مان سے کہا ای مان یہ کیا بات ہی جسکا لوگون مین چرچا ہی میری مانے کہا ای بیٹی تو مت گھبرا جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہی اُسکو اسی طرح
اکثر لوگ تہمت لگاتے ہین مینے کہا سبحان اللہ میرے حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین اُس رات تمام رات مجکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری
رہے پھر حضرت نے علی بن ابی طالب اور اُسامہ بن زید کو بلایا اور میرے چھوڑ دینے مین صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے کہ اتنی مدت مین جبرئیل
کا آنا اور وحی اُترنا بالکل موقوف ہو گیا تھا اُسامہ نے میری پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپکی بی بی ہین مجکو تو سواے
پاکی اور بہتری کے کچھ اور خیال مین نہین آتا اور علی بن ابی طالب نے کہا کہ خدا نے حضرت پر کچھ تنگی نہین کی اُنکے سوا بہت اور
عورتین موجود ہین لیکن بریرہ لونڈی سے پوچھیے وہ آپکو سچ سچ بتلادیگی حضرت نے اُسکو بلایا اور فرمایا کہ ای بریرہ تونے کبھی عائشہ
سے ایسی بات دیکھی ہی جسسے تجکو اُسکی پاکدامنی مین شک پڑے بریرہ نے کہا ای رسول اللہ قسم ہی اُس خدا کی جسنے تمکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ
مینے کبھی اُسکی پاکدامنی مین کچھ فرق نہین پایا ہان اتنی بات البتہ ہی کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہی بکری خمیر کھا جاتی ہی اور وہ سویا کرتی ہی
یعنی کم عمری سے گھر کا بندوبست نہین کرتی پھر حضرت مسجد مین تشریف لے گئے اور منبر پر یہ حدیث فرمائی یعنی ای مسلمانون
کوئی اُس منافق سے یعنی عبد اللہ بن سلول سے میرا بدلا لیوے کہ اُسنے ناحق میرے گھر کے لوگون کو تہمت لگائی اور مجکو
تحقیق کرنے کے بعد کوئی عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اَوس کا سردار تھا اُسنے کہا یا رسول اللہ مین آپکا
بدلا لینے کو تیار ہون اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم یعنی اَوس سے ہووے تو مین اُسکی گردن مارون اور اگر دوسری قوم سے
یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کرین تو سعد بن عبادہ خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی تیغ سے کہا کہ ای معاذ تو زیادہ گوئی
کرتا ہی ہماری قوم والے پر تیرا کچھ مقدور نہین اور اپنی قوم کی تو بھی حمایت کریگا پھر اُسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے
کہا ای سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہی قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو قتل کرینگے کیا تو منافق ہی جو منافقون کی حمایت
کرتا ہی غرضکہ قریب تھا کہ کشت و خون ہووے حضرت نے سبکو چپکا کیا حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ مین بیٹھی روتی تھی کہ حضرت گھر
مین تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ ای عائشہ تیرے حق مین مینے ایسی ایسی باتین سنی ہین اگر تو بے گناہ ہی تو عنقریب
خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تونے گناہ کیا ہی تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندے نے توبہ کی تو خدا گناہ معاف کرتا ہی جب حضرت بات
تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہوگئے مینے حضرت سے کہا کہ مجکو معلوم ہی کہ آپکو اِس بات کی خبر پہونچی ہی اور آپکے دل مین جم گئی ہی
سو اگر مین یون کہون کہ مین اِس عیب سے پاک ہون تو حضرت یقین کا ہیکو کرینگے اور اگر ناکردہ گناہ کا ایک اقرار کرون تو حضرت
اُسکو سچ جانینگے اب میرے اور حضرت کے درمیان سوا حضرت یعقوب کے اور کوئی مثل نہین بن سکتی فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ یعنی اب صبر بہتر ہی اور تمھاری اِس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہی حضرت میرے پاس سے نہ اُٹھے تھے کہ وحی اُترنے
کی نشانیان حضرت پر ظاہر ہوئین اور سورہ نور مین خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والون کی مذمت بیان کی پھر تو حضرت
نے خوش ہو کر فرمایا ای عائشہ بشارت ہی تجکو کہ خدا نے تیری پاکی بیان کی میرے مان باپ نے کہا ای عائشہ اُٹھکر حضرت کی

تعظیم اور تعریف میں اُسوقت نہایت غصے میں تھی میں نے کہا کہ میں نہ اٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی میں اپنے خدا کی تعریف اور شکر کرونگی جسنے میری بیگناہی ظاہر کی حضرت عائیشہ سے روایت ہی کہ یہ مجکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کریگا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میرے حق مین قرآن اُتریگا جو قیامت تک پڑھا جاویگا **ف** اِس حدیث سے بہت فایدے ظاہر ہوئے اول یہ کہ جو بیگناہون کو عیب لگاتا ہی وہ آخر کو خود فضیحت ہوتا ہی اور پاکون کی پاکی زیادہ تر ثابت ہوجاتی ہی دوسرے یہ کہ جسنے حضرت عائیشہ کو بد کہا مقرر اُسنے حضرت کو رنج دیا اور انھین منافقون مین وہ بھی داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب سوا خدا کے کسی کو نہین مہینا
۱۰۲۸ بھر اسکا تردد اور رنج حضرت کو رہا لیکن بدون خدا کے بتلائے حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا **ق** اَبُوسَعِیْدٍ یَامَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عورتون کے گروہ خیرات کرو اسواسطے کہ دوزخیون مین تمھین مجکو زیادہ نظر پڑین یعنی دوزخ مین مین نے عورتین مردون سے زیادہ دیکھین **ف** حضرت عید کو جب عیدگاہ سے بھرے تو عورتون کے گروہ پر گذرے پھر یہ حدیث فرمائی عورتون نے پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہی کہ عورتین مردون سے زیادہ دوزخ مین ہین حضرت نے فرمایا کہ سب کو سا کرتی ہین اور اپنے خاوند کا حق نہین مانتین
۱۰۲۹ یعنی ناشکری کرتی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہی **ق** اَبُوھُرَیْرَۃَ یَامَعْشَرَ الْیَھُوْدِ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای یہودیون کے گروہ مسلمان ہوجاؤ تو بچ رہو یعنی قتل اور جزیہ
۱۰۳۰ اور دوزخ سے **ف** یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے فرمایا جب اُنکے نکالنے کا ارادہ کیا **خ** عَائِشَۃَ یَامَعْشَرَ الْیَھُوْدِ وَیْلَکُمْ اِتَّقُوا اللّٰہَ فَوَاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِنَّکُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَقًّا وَّاَنِّیْ جِئْتُکُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا **قَالَہٗ** اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ بَعْدَ اِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ بخاری مین حضرت عائیشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای یہودیون کے گروہ تمھاری کمبختی ہی خدا سے ڈرو سو قسم ہی اُس خدا کی جسکے سوا کوئی لائق پوجنے کے نہین البتہ تم جانتے ہو کہ مین مقرر خدا کا رسول ہون اور بیشک تمھارے واسطے حق دین لایا ہون سو مسلمان ہوجاؤ یہ حضرت نے اول مدینے مین آتے ہوئے بعد مسلمان ہوئے عبداللہ بن سلام کے فرمایا تھا **ف** توریت مین حضرت کی نشانیان مذکور تھین یہودیون کو خوب معلوم تھا کہ نبی آخرالزمان فلانے وقت فلانے شہر فلانی قوم مین پیدا ہوگا اور مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین آویگا بلکہ اسی واسطے اپنا ملک شام چھوڑکر اکثر یہودی مدینے مین آرہے تھے کہ ہم حضرت سے مشرف ہون اور جب کافرون سے لڑتے تو یون دعا مانگتے کہ الٰہی پیغمبر آخرالزمان کی برکت سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری پیغمبری خوب جانتے ہو پھر حضرت مدینے مین تشریف لائے تو ان کمبختون نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسیٰ کو نمانا تھا ویسے ہی ہمارے حضرت کو نمانا ہان جو انمین دیندار خداترس تھے جیسے عبداللہ بن سلام کہ انمین بڑے عالم اور سردار
۱۰۳۱ تھے بے تامل ایمان لائے **نَوْعٌ اٰخَرُ** دوسری قسم کی حدیثین **م** اَلْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ اَیْ بُنَیَّ وَمَا یُنْصِبُکَ مِنْہُ اِنَّہٗ لَا یَضُرُّکَ یَعْنِی الدَّجَّالَ **قَالَہٗ** لَہٗ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ اِلَّا لَفْظَۃَ اَیْ بُنَیَّ مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای بیٹا کون چیز تجکو رنج مین ڈالتی ہی دجال سے البتہ وہ تجکو کچھ ضرر نہ پہونچا سکیگا یہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کی مگر ای بنی کی لفظ اسمین نہین **ف** مغیرہ

کہیں حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اسکے ساتھ روٹیوں کے
۱۰۳۲ پہاڑ اور پانی کی نہریں ہونگی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب آسان ہے ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَیْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ اِلٰى مَا قَالَ
اَبُوْ حُبَابٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَهٗ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ حِيْنَ عَادَهٗ وَاَبُوْ حُبَابٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ
بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سعد کیا تو نے نہیں سنا جو ابو حباب نے کہا اسنے ایسا اور ایسا کہا
یہ حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب انکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے اور ابو حباب کنیت ہی عبد اللہ بن ابی منافق کی ف
حضرت ایکبار سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو چلے راہ میں مسلمان اور مشرک ملے ہوئے ایک مجلس میں بیٹھے تھے اسوقت تک
عبد اللہ بن ابی ظاہری اسلام بھی نہ لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اڑی اسنے ناک بند کی اور کہا کیوں خاک اڑاتے ہو حضرت
نے سلام کیا پھر وہاں کھڑے ہوکر وعظ کہا اور قرآن پڑھا عبد اللہ بن ابی نے کہا کلام تو اچھا کرتے ہو لیکن ہمکو تکلیف نہ دو
اپنے گھر بیٹھکر وعظ نصیحت کیا کرو جو تمھارے پاس آوے اسکو سمجھاؤ عبد اللہ بن رواحہ صحابی وہاں موجود تھے انھوں نے
کہا یا رسول اللہ آپ بخوشی جو چاہیے سو ارشاد کیجیے اگرچہ یہ نہیں سنتا تو ہم تو قرآن پر قربان ہیں پھر تو مسلمانوں اور کافروں
میں نہایت لڑائی ہوئی قریب تھا کہ تلوار چلے حضرت نے سبکو چپکا کیا پھر سعد بن عبادہ کے گھر جاکر یہ حدیث فرمائی سعد نے کہا یا رسول
اللہ وہ معذور ہی اسواسطے کہ حضرت کے تشریف لانے سے پہلے یہاں کے لوگوں نے چاہا کہ اسکے سر پر سرداری
اور بادشاہی کا تاج رکھیں اب جو آپ دین حق لائے اور اسکی ریاست میں خلل پڑا اسواسطے وہ ایسی باتیں کرتا ہی اس حدیث
۱۰۳۳ سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور آدمی کو دینداری سے اکثر باز رکھتا ہی م اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَیْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ
السَّمُرَةِ قَالَهٗ يَوْمَ حُنَيْنٍ مسلم میں حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عباس پکار درخت والوں کو
یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف حضرت عباس سے روایت ہی کہ جنگ حنین کے دن میں نے اور ابو سفیان بن حارث نے حضرت
کا ساتھ ایک دم نچھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافروں نے ہر طرف سے تیر اندازی کی مسلمانوں کے پیر اکھڑ گئے اور حضرت سفید خچر
پر سوار کافروں پر حملہ کرتے تھے میں لگام کھینچتا تھا تا کہ حضرت جلدی نکریں اور ابو سفیان رکاب پکڑے تھے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگوں نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ میں جانبازی کی بیعت کی ہی انکو پکار حضرت عباس کی بڑی
آواز تھی حضرت کی آواز سنتے ہوئے سب اصحاب لبیک لبیک کہتے ایسے جھکے جیسے گائیں اپنے بچوں کی طرف جھکتی ہیں پھر خوب
۱۰۳۴ لڑے اور حضرت نے کنکریاں کافروں پر ماریں لڑائی فتح ہوگئی جنگ حنین آٹھویں سال ہجری بعد فتح مکے کے ہوئی ق
اَلْمُسَيَّبُ بْنُ حَزْنٍ اَیْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ قَالَهٗ لِاَبِیْ طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِهٖ
بخاری اور مسلم میں مسیب بن حزن رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای چچا کہہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لے اس کلمے کو خدا کے نزدیک
اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے میں جھگڑونگا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجکو بخشاؤنگا یہ حضرت نے ابو طالب سے
کہا انکے مرتے وقت ف ابو طالب کی وفات کے وقت ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی تو ان کمبختوں نے کہا ای ابو طالب کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑتا ہی حضرت بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور
ان اسی طرح ورغلاتے تھے آخرش کو ابو طالب نے کہا کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین پر مرتا ہی اور کلمہ نکہا ق

أَبُو مُوسٰى أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا ۱۰۳۵
وَّهُوَ مَعَكُمْ قَالَهُ فِي سَفَرٍ وَكَانُوا يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا ای لوگو نرمی کرو اپنی جانون پر یعنی شور نکرو البتہ تم بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو تم تو سنتے نزدیک والے کو پکارتے ہو اور
وہ تو تمہارے ساتھ موجود ہی یہ حضرت نے سفر مین فرمایا اور لوگ پکار پکار کے اللہ اکبر کہتے تھے **ف** اس حدیث سے ظاہر
معلوم ہوتا ہی کہ ذکر مین زیادہ شور کرنا درست نہین اسواسطے کہ زیادہ شور کرنے مین اپنے حواس بھی پریشان ہوتے ہین ورد و سر
کے بھی م أَبُو هُرَيْرَةَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ ۱۰۳۶
قَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا
مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ
يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ خدا پاک ہی نہین قبول کرتا ہی مگر عمل پاک اور مال پاک کو مقرر خدا نے حکم کیا ایماندارون کو جسکا حکم کیا
پیغمبرون کو فرمایا قرآن مین ای پیغمبرو کھاؤ پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو مین البتہ تمہارے عمل کا جاننے والا ہون اور
خدا نے قرآن مین فرمایا ای ایماندارو کھاؤ حلال مال اور پاک چیزون کو جو مین نے تمکو دین پھر حضرت نے ذکر کیا اُس مرد کا جسنے بڑا
لنبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ پھیلاتا ہی اپنے دونون ہاتھ آسمان کی طرف اور یون کہتا ہی کہ ای رب میرے ای رب
میرے ای رب میرے اور حال آنکہ کھانا اُسکا حرام اور پینا اُسکا حرام بدن اُسکا پالا گیا حرام غذا سے پھر کہان سے ایسے شخص کی دعا
قبول ہو **ف** پاک مال وہ ہی جسمین کسی کا دعویٰ اور جھگڑا نہو اور شرع مین درست ہو چوری کا مال اور غصب کا مال پاک نہین
اسواسطے کہ مالک کا دعوی اسمین موجود ہی اور خرچی کا مال اور رشوت کا اور بیاج کا اگرچہ اُسمین بظاہر دعوی نہین لیکن اسطرح
مال لینا شرع مین درست نہین تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بیفائدہ بات ہی کہ خدا اُسکو قبول نہین کرتا
اسواسطے کہ وہ پاک ہی ناپاک کو کسطرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے مین پیغمبرون اور مسلمانون کو خدا کا ایک سا حکم ہی
اُسمین رد ہی اُن لوگون کا جو کہتے ہین کہ او صاحب ہم اور پیغمبر لوگ برابر نہین جو اُنکی طرح طلب حلال مین جانفشانی اور محنت
کرین پھر حضرت نے فرمایا کہ ہرچند مضطر اور مسافر رنج کش کی دعا مقبول ہوتی ہی لیکن جب اُسکا کھانا پینا اور گوشت پوست
حرام مال کا ہوا تو دعا قبول ہونے کی کون صورت ہی خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کے
حق مین ساری عبادتون سے حلال روزی تلاش کرنا مقدم ہی بدون اُسکے نہ عبادت مین کچھ مزا ہی نہ دعا قبول ہونے کی کچھ امید
ہی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ حلال مال دنیا مین کسی کو ملتا ہی اُسکی تلاش بے فائدہ ہی سو غلط بات ہی اسواسطے کہ محنت مزدوری
کرنا کھیتی کرنا سوداگری شرع کے موافق کرنا نوکری کرنا بشرطیکہ اُسمین کوئی خلاف شرع کام نکرنی پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ
مین بے خواہش اُسکو کچھ دیوے یہ سب درست ہی جو مال ان طرحون سے حاصل ہو وہ حلال اور پاک ہی غرضکہ جس ایماندار کو
قیامت مین خدا کو منھ دکھانے کا یقین ہی اُسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہی اور حرام خور خدا فراموش سے گنے گا
م ابْنُ عَبَّاسٍ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُ

اَلَا وَاِنِّیْ نُہِیْتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ رَاکِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّکُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِیْہِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَہِدُوْا
فِی الدُّعَاۤءِ فَقَمِنٌ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَکُمْ مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ پیغمبری کی
خوش خبریون سے اب کچھ باقی نہین رہا سوائے ٹھیک خواب کے کہ اُسکو مسلمان دیکھے یا اُسکے واسطے کوئی اور مسلمان دیکھے اور
مجکو منع ہوا کہ مین قرآن پڑھون رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع مین تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی العظیم کہو اور
سجدے مین بدل دعا مین کوشش کرو کہ سزاوار ہی سجدے مین تمھاری دعا قبول ہونا **ف** یہ حدیث حضرت نے انتقال کے
قریب حجرے کا پردہ اٹھا کر فرمائی یعنی جو علم غیب کہ بواسطے نبوت کے تمکو حاصل ہوتا تھا سو اُسکا دروازہ بند ہو چکا کیونکہ میرا
انتقال ہوتا ہی میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ہان مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا ٹھیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہو قیامت
تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا اُسکے واسطے کوئی اور دیکھے پھر رکوع اور سجود مین قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدے کو قبول ہونے کا
١٠٣٨ مقام بتلایا اسواسطے کہ خاک پر سر رکھنا عاجزی کا کمال رتبہ ہی رحمت الٰہی جوش ہی مار جاتی ہے **ھ** اَبُوْ سَعِیْدٍ اَیُّہَا النَّاسُ
اِنَّہٗ لَیْسَ بِیْ تَحْرِیْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لِیْ وَلٰکِنَّہَا شَجَرَۃٌ اَکْرَہُ رِیْحَہَا یَعْنِی الثُّوْمَ قَالَہٗ حِیْنَ قَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ
حُرِّمَتْ حِیْنَ قَالَ مَنْ اَکَلَ مِنْ ہٰذِہِ الشَّجَرَۃِ الْحَدِیْثَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ میرے
اختیار مین حرام کرنا نہین جسکو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لہسن کا ایسا پیڑ ہو کہ مجکو اُسکی بو بُری معلوم ہوتی ہی یہ حضرت نے
اُسوقت فرمایا جب لوگون نے کہا کہ لہسن حرام ہوا حرام ہوا جبکہ حضرت نے فرمایا تھا کہ جو لہسن کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے
ف یعنی حرام حلال قرر کرنا بدون خدا کے حکم میرے اختیار مین نہین یہ خدا کی شان ہی اور لہسن کی حرمت شرعی نہین کراہت
١٠٣٩ طبعی ہو **ھ** اَنَسٌ اَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ اِمَامُکُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِیَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ
فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ اَمَامِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ رَاَیْتُمْ مَا رَاَیْتُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ
کَثِیْرًا قَالُوْا وَمَا رَاَیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو
مین تمھارا امام ہون مجسے آگے رکوع نکیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور سلام پھیرنا اسواسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے آگے سے
اور پیچھے سے پھر حضرت نے فرمایا کہ قسم ہو اس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہو کہ اگر تم دیکھتے جو مینے دیکھا تو تھوڑا ہنستے
اور بہت سا روتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آپنے کیا دیکھا حضرت نے فرمایا کہ مینے بہشت اور دوزخ کو دیکھا **ف** معلوم ہوا
کہ مقتدی کو اطاعت امام کی واجب ہو رکوع اور سجود اور قیام اور قعود مین امام سے سبقت حرام ہو جب اول امام رکوع سجود
کر لیوے تو مقتدی کرین پھر ہنسنے کی بُرائی بیان کی کہ اُسکا سبب غفلت ہو اور رونے کی تعریف کی اُسکا سبب بیداری اور علم
١٠٤٠ ہو **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَیُّہَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَۃِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَیْسَ بِالْاِیْضَاعِ قَالَہٗ یَوْمَ عَرَفَۃَ بخاری مین
عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو اپنے اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ خود دوڑنا اونٹ دوڑانا نیکی
اور خوبی نہین یہ حضرت نے عرفے کے دن فرمایا **ف** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو پیچھے
١٠٤١ سے غل شور سُنا کہ لوگ اونٹون کو مارتے ہوئے دوڑاتے آتے ہین تب یہ حدیث فرمائی **د** عَلِیٌّ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اَقِیْمُوْا
الحدود عَلٰی اَرِقَّائِکُمْ مسلم مین حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو حدّ لگاؤ

قائم کرو اپنے غلاموں پر ف یعنی اگر تمہارے غلام گناہ کریں تو انکو سزا دو جیسے دس درم یا زیادہ چوری کریں تو ہاتھ کاٹو
یا حرام کریں تو کوڑے پچاس مارو اور امام شافعی کے نزدیک مالک سزا دینے کا مختار ہے اور امام اعظم کے نزدیک اجازت کے
١٠٤٢ بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہیں ح ابوسعید یاایھا الناس ان اللہ یعرض بالخمر ولعل
اللہ سینزل فیہا امرا فمن کان عندہ منہا شیء فلیبعہ ولینتفع بہ مسلم میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا ای لوگو البتہ خدا ابھی اشارے کر چلا ہے شراب میں اور شاید کہ آگے اتاریگا اسمیں کچھ حکم یعنی کھول کے حرام کر دیگا سو جسکے
پاس اس شراب سے کچھ ہو سو چاہیے کہ اسکو بیچ ڈالے اور اسسے فائدہ اٹھالیوے ف جب قرآن میں اس مضمون کی آیتیں
اتریں کہ مستی میں نماز مت پڑھو اور شراب میں لوگوں کو فائدے بھی ہیں اور گناہ بھی تو لوگ شراب پیتے تھے نماز کے وقت
ترک کرتے تھے حضرت اس پردازے سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہے تب یہ حدیث فرمائی ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت
کے فرمانے کے بعد تھوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف میں شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب جسکے پاس
شراب ہو نہ پیے نہ بیچے ڈہلکا دیوے سو اسی دن حکم سنتے اصحاب نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہادی کہ تمام مدینے میں کیچڑ
١٠٤٣ ہوگئی ح سبرۃ بن معبد الجہنی یاایھا الناس انی قد کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان
اللہ قد حرم ذلک الی یوم القیمۃ من کان عندہ منہن شیء فلیخل سبیلہ ولا تاخذوا مما اتیتموہن شیئا
مسلم میں سبرہ بن معبد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ میں نے تمکو اجازت دی تھی عورتوں سے متعہ کرنے کی
اور بیشک خدا نے اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متعے والی عورتوں سے کوئی عورت ہو تو اسکو چھوڑ دیوے اور جو
انکو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سو اسکو کچھ بھی نہ پھیر لیجیو ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا حکم خدا قیامت تک حرام ہوا
١٠٤٤ جیسے شراب اول مباح تھی پھر حرام ہوئی باقی گفتگو اول باب میں ہو چکی ح جابر یاایھا الناس خذوا مناسککم فانی
لا ادری لعلی لا احج بعد عامی مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو سیکھ لو حج کی عبادت کے طریقے
اسواسطے کہ مجھکو معلوم نہیں شاید کہ میں حج نکرونگا اس برس کے بعد ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع میں فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق
نہیں ہوا اسی سال انتقال فرمایا اسی واسطے اسکو حجۃ الوداع کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول اور فعل حجت ہے
ح ابوھریرۃ یاایھا الناس قد فرض اللہ علیکم الحج فحجوا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو
١٠٤٥ اللہ خدا نے تم پر حج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو ف یہ حدیث دلائل فرضیت حج سے ایک دلیل ہے
١٠٤٦ ح ابوامامۃ یاابن آدم
ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف بخاری میں ابوامامہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای آدم کے بیٹے زائد از حاجت مال کو تیرا خرچ کرنا بہتر ہے تیرے واسطے اور اگر تو نے اس مال کو رکھ چھوڑا تو
برا ہے تیرے واسطے اور تجکو ملامت نہوگی بقدر اپنے اہل و عیال کے قوت رکھنے پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے
زکوۃ دینے کے زائد مال کو راہ خدا میں دینا مستحب ہے کہ آخرت کا ذخیرہ ہو اور مال رکھنے میں برائی ہے کہ اسکے حساب وغیرہ کو فائدہ
لیکن بقدر اپنے گھر بار کے خرچ رکھنے پر کچھ ملامت نہیں اور توکل کے بھی مخالف نہیں کہ حضرت اپنی بیبیوں کو
قوت دیتے تھے ح جابر یابنی سلمۃ دیارکم تکتب آثارکم مسلم میں جابر سے

کہ حضرت نے فرمایا کہ اے قوم بنی سلمہ اپنے گھرون مین بنے رہو تا تمہارے نقش قدم لکھے جاوین اپنے گھرون مین بنے رہو تاکہ تمہارے
نقش قدم لکھے جاوین **ف** بنی سلمہ انصاریون کی ایک قوم تھی انکے گھر حضرت کی مسجد سے دور تھے اُس قوم نے چاہا کہ مسجد کے
گرد آبسین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی دو بار یعنی ہر چند مسجد دور ہونے سے تمکو آتے جاتے تکلیف ہے لیکن یہ کتنا بڑا ثواب ہے کہ ہر ایک
ڈگ کے شمار پر ایک نیکی تمہارے واسطے لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے معلوم ہوا یہ کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اسی آنے جانے کی
۱۰۴۸ تکلیف کو غنیمت جانے **نوعٌ اٰخَرُ** دوسری قسم کی حدیثین **ق** اُمُّ سَلَمَةَ يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ
الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا
هُمَا تَانِ۔ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے ابی امیہ کی بیٹی تو نے مجھسے بعد عصر دو رکعتون کا حال
پوچھا سو اُسکا حال یہ ہے کہ کچھ لوگ قوم عبد القیس سے اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سو انھون نے مجکو مشغول کر لیا بعد ظہر کے دو رکعتون
سے سو وہ دونون رکعتین یہی ہین **ف** مصابیح مین کریب سے روایت ہے کہ مجکو عبد اللہ بن عباس وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عائشہ
پاس بھیجا کہ بعد عصر کے دو رکعتین پڑھنا سنت ہے یا نہین حضرت عائشہ نے مجکو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مین نے
حضرت کو بعد عصر کے سنت سے منع کرتے سنا پھر حضرت کو ایک روز مین نے عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا تو مین نے ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت
پاس بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ رکعتین ظہر کی قضا تھین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت قضا
ہون تو بعد عصر کے پڑھ لے امام اعظمؒ کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا کرنا حضرت کو خاص تھا اب درست نہین اسواسطے کہ سنت کی
۱۰۴۹ قضا بدون فرض کے جائز نہین **خ** أَنَسٌ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى
بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے حارثہ کی ماں حال تو یون ہے کہ بہشت مین کئی بہشتین ہین اور تیرا بیٹا بہت
بہت اونچی بہشت مین **ف** حارثہ بدر مین شہید ہوا تھا اُسکی ماں نے حضرت کے پاس آ کر کہا کہ یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت مین ہو تو
مین اُسکے غم مین صبر کرون اور اگر جنت کے سوا کہین اور ہو تو محنت کر کے اُسکو رولون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
یہ سمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہے بلکہ بہشت مین کئی بہشتین ہین ایک سے ایک اعلی اور تیرا بیٹا فردوس برین مین ہے جو سب سے
۱۰۵۰ عمدہ اور بلند ہے **خ** أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا يَا
أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَيُرْوٰى سَنَهْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ۔ بخاری مین ام خالد سعید بن عاص کی یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ام خالد یہ سیاہ سوسی کی چادر اچھی اے ام خالد یہ اچھی اور ایک روایت مین بجائے سنا کے سنہ دونون مقام پر
آیا ہے اور دونون ان لفظون کے معنی اچھی **ف** ام خالد سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے اُنمین ایک
چادر سیاہ دھاریدار اون کی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ مین یہ کسکو دون اصحاب چپ تھے اور مین کم عمر لڑکی تھی حضرت نے مجکو
بلا کر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کو چیز دیکر اُسکی تعریف کرنا تاکہ لڑکے خوش ہون
۱۰۵۱ مستحب ہے **ق** عَائِشَةُ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ
غَيْرِهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلمہ تو مجکو رنج دے عائشہ کے مقدمے مین
سے کہ سوائے عائشہؓ کے تم مین سے کسی عورت کے لحاف مین مجھپر وحی نہین اتری **ف** اس حدیث کا مفصل قصہ

ہو چکا کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عایشہ کی باری کے دن حضرت کو تحفے بھیجتے تھے کہ حضرت خوش ہونگے حضرت
کی بیبیون نے حضرت ام سلمہ کی معرفت حضرت سے نالش کی کہ اصحاب سب بیبیون کے گھر تحفے بھیجا کرین عایشہ کی کیا خصوصیت
ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عایشہ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہین بلکہ اسمین ایسا دینی کمال ہے کہ سوا اُسکے
اور کسی بی بی پاس مجکو وحی نہین آئی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب اور بیبیون سے افضل ہے سو حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مین آپکی
بیج رسانی سے توبہ کرتی ہون یارسول اللہ ﴿أنس﴾ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ شَرْطِي عَلَى رَبِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي فَقُلْتُ ١٠٥٢
إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ
لَهَا بِأَهْلٍ أَنْ تَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَزَكٰوةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ام سلیم
کیا تو نہین جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہ ہے کہ مین البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اسطرح کہکر کہ مین تو آخر آدمی ہون راضی ہوتا ہون جیسے آدمی
راضی ہوتا ہے اور غصہ کرتا ہون جیسے آدمی غصہ کرتا ہے سو جس کسی پر اپنی امت سے مین بددعا کرون کہ اُسکے وہ لائق نہو تو ای رب
اُس بددعا کو اُسکے گناہونکی طہارت اور پاکی اور اپنے نزدیکی کا سبب کر دیجیو کہ قیامت کے دن اُس بددعا کے بدلے اُسکو تیری نزدیکی
حاصل ہو **ف** انس سے روایت ہے کہ میری مان ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اُسکو حضرت نے ایک روز دیکھکر فرمایا کہ اری تو تو بڑی ہوگئی
اب تجکو بڑھنا نصیب نہوے جو اُس لڑکی نے رو کر ام سلیم سے کہا کہ حضرت نے مجکو بددعا دی ام سلیم نے کہا یارسول اللہ آپنے کیا میری یتیم لڑکی کو
بددعا دی ہے حضرت نے فرمایا کیسی بددعا ام سلیم نے کہا کہ وہ لڑکی روتی ہے اور کہتی ہے کہ حضرت نے مجکو یون بددعا دی کہ تو عمر دراز نہوجیو تو حضرت
ہنسنے لگے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی تو مت گھبرا کہ بے قصور والے کو میری بددعا نہین لگتی بلکہ اُسکے بدلے خدا کے نزدیک اُسکے حق مین
برکت اور بہتری ہوتی ہے حضرت کی یہ دعا ایسی تھی جیسے کسی وقت مان باپ اپنے لڑکے کو کوستے ہین جیسے ای کمبخت ای بے نصیب مگر دل سے
اُسکا برا نہین چاہتے ہرچند حضرت بجا غصے سے معلوم تھے لیکن حضرت کو کیا شفقت تھی اپنی امت پر کہ پیش بندی کر کے اپنی
بددعا کی تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر بے قصد کسی کے حق مین کبھی بددعا نکل جاوے تو اثر نکرے بلکہ برعکس اُسکے بہتر ہو
شعر اپنی امت پہ جو شفقت تھی شہ عالم کو ٭ ایسی شفقت کسی مان باپ مین دیکھی نہ سُنی ٭ اب تو امت کو ہی لازم کہ جب ایسا ہو
رسول ٭ راہ اُسکی چلین بدعت کی کرین بیخ کنی ﴿أنس﴾ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنَ **قَالَهُ** يَوْمَ حُنَيْنٍ ١٠٥٣
مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ام سلیم کافرون کی شر کو خدا کفایت کر گیا اور اُسنے ہمپر احسان کیا یہ حضرت نے جنگ
حنین کے دن فرمایا **ف** حضرت نے ام سلیم کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کہ یہ کیون تو نے باندھا ہے ام سلیم نے کہا یارسول اللہ مین نے
اس ارادے سے باندھا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہو تو اُسکا پیٹ پھاڑ ڈالون تو حضرت نے ہنسکے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے
کرم سے فتح ہو چکی تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہین ﴿أنس﴾ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ **قَالَهُ** حِينَ رَآهَا ١٠٥٤
تَجْمَعُ عَرَقَهُ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلیم تو کیا کرتی ہے یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب ام سلیم کو
اپنا پسینا جمع کرتے دیکھا **ف** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت اکثر دن کو میرے گھر مین آکر سوتے تھے ایک روز حضرت کے
بدن کی پسینا بہت نکلا میری مان یعنی ام سلیم پسینا حضرت کا پونچھ پونچھ کر عطر کی شیشی مین بھرنے لگی حضرت جاگ پڑے اور یہ حدیث
فرمائی یعنی تو کیون پونچھتی ہے ام سلیم نے کہا یارسول اللہ یہ میری عطر کی شیشی ہے اسمین مین آپ کا پسینا ٭

حضرت کا پسینا عطر سے بھی زیادہ خوشبودار ہے اور دوسری روایت مین ام سلیم نے یون جواب دیا کہ اپنے لڑکون کی برکت کیلئے
1055 حضرت کا پسینا جمع کرتی ہون حضرت نے فرمایا تو خوب سمجھی ہے **اَنَسٌ یَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِیْ اَیَّ السِّکَکِ شِئْتِ حَتّٰی اَقْضِیَ لَکِ حَاجَتَکِ قَالَہٗ لِاِمْرَأَۃٍ کَانَ فِیْ عَقْلِهَا شَیْءٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَۃً** مسلم
مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے کی مان دیکھ اور چل جس گلی کو تیرا جی چاہے تاکہ مین تیرا کام کردون یہ حضرت نے
اس عورت سے فرمایا جسکی عقل مین کچھ خلل تھا یعنی دیوانی تھی سو اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ سے کچھ کام ہے **ف** ایک عورت تھی
1056 دیوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت میرا فلانا کام کردیجیے حضرت کمال اخلاق سے اسکی بھی خاطر شکنی نکرتے اور اسکا کام کردیتے **ق عَائِشَۃَ یَا بُرَیْرَۃُ هَلْ رَأَیْتِ مِنْهَا شَیْئًا یُرِیْبُکِ یَعْنِیْ عَائِشَۃَ قَالَہٗ حِیْنَ قَالَ فِیْهَا اَهْلُ الْاِفْکِ مَا قَالُوْا** بخاری اور مسلم مین
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بریرہ کیا تونے عایشہ سے کچھ ایسا دیکھا جس سے تجکو شک پڑے یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا
1057 جب حضرت عائشہ کے حق مین تہمت کرنے والونے کہا جو کہا **ف** تہمت کا قصہ اسی باب مین مفصل ہو چکا **ق عَائِشَۃَ یَا بُنَیَّۃُ اَلَا تُحِبِّیْنَ مَا اُحِبُّ قَالَہٗ لِفَاطِمَۃَ حِیْنَ بَعَثَتْهَا اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَیْہِ یَنْشُدْنَہُ الْعَدْلَ فِیْ عَائِشَۃَ** بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بچی کیا تو نہ چاہیگی جو مین چاہتا ہون یہ حضرت
نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب اُنکو حضرت کی بیبیون نے حضرت کے پاس بھیجا تھا عایشہ رض کے حق مین برابری چاہتین تھین
1058 **ف** دوسرے باب مین اسکا قصہ مفصل ہو چکا **ق عَائِشَۃَ یَا عَائِشَۃُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰہَ اَفْتَانِیْ فِیْمَا اسْتَفْتَیْتُہٗ فِیْہِ جَآءَنِیْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِیْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَیَّ فَقَالَ الَّذِیْ عِنْدَ رَأْسِیْ لِلَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَیَّ اَوِ الَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَیَّ لِلَّذِیْ عِنْدَ رَأْسِیْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّہٗ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَۃٍ وَّجُفِّ طَلْعَۃٍ ذَکَرٍ قَالَ فَاَیْنَ هُوَ قَالَ فِیْ بِئْرِ ذِیْ اَرْوَانَ** بخاری اور مسلم مین
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ کیا تو نے جانا کہ خدا نے مجکو حکم کیا جسمین مینے اس سے حکم چاہا یعنی میری دعا
قبول کی اور جادو کا حال بتلا دیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پیر کے پاس سو کہا اُسنے
جو میرے سر پاس تھا اُس سے جو میرے پیر پاس تھا یا اُسنے کہا جو میرے پیر پاس تھا اُس سے کہ جو میرے سر پاس تھا کیا درد ہے اس مرد کو
یعنی حضرت کو اُسنے جواب مین کہا کہ اُسپر جادو کا اثر ہے اُسنے کہا کسنے اُسکو جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم کے بیٹے نے کیا ہے اُسنے
کہا کس چیز مین کیا ہے دوسرے نے کہا کہ کنگھی مین اور اُن بالون مین جو کنگھی سے جھڑے اور نر چھوہارے کی بالی کے غلاف مین اُسنے کہا کہ
یہ کہان رکھا ہے دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنوئین مین **ف** مصابیح مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت پر جادو ہوا
خیال شدی کا کہ نا کردہ کام کو حضرت جانتے کہ مین کرچکا اور بخاری مین یون روایت ہے کہ حضرت بیبیون سے صحبت نہ کرسکتے تھے چنانچہ
ایک روز حضرت میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت چند اصحاب کے ساتھ اس کنوئین پر تشریف
لیگئے اُسکے نکالتے ہوکے حضرت کو صحت حاصل ہوئی مینے کہا یا حضرت اُس جادوگر یہودی کو سزا دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے
حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو تو شفا دی مین کسواسطے لوگون مین فتنہ انگیزی کرون اور شور و غل مچاؤن حضرت پر جادو اثر کرنے کی
حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر حضرت کو جادوگر کہتے تھے اور مشہور یون ہے کہ جادوگر پر جادو اثر نہین کرتا تو جب حضرت پر جادو کا

اسے ہوم لوٹنے نزدیک بھی حضرت کو جادو گر کہنا درست نہوا ق عَائِشَةُ یَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ یَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰی ۱۰۵۹
بَعْضٍ یَعْنِی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ وہ حال نہایت سخت ہوگا
کہاں فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کے دن ف مصابیح میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ قیامت میں لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں اٹھیں گے میں نے کہا یا رسول اللہ عورت اور مرد ایک دوسرے کو دیکھیں گے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار رہینگے حواس کہاں ٹھکانے ہونگے کہ کوئی کسی کو دیکھے ھ عَائِشَةُ یَا عَائِشَةُ لَا تَکُوْنِیْ ۱۰۶۰
فَاحِشَةً مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ تو زیادہ گو بدزبان نہو ف اسکا قصہ ہو چکا کہ
یہودیوں نے حضرت کو زبان دراز کے بد دعا کی حضرت عائشہ نے انکو اسی طرح جواب دیا اور بڑھ کے لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی جتنا انھوں نے کہا اس سے زیادہ کیوں کہا ق عَائِشَةُ یَا عَائِشَةُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِیْ اَکَلْتُ بِخَیْبَرَ ۱۰۶۱
فَھٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْھَرِیْ مِنْ ذٰلِکَ السَّمِّ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ اے عائشہ میں ہمیشہ اس کھانے کی تکلیف پاتا ہوں جو میں نے خیبر میں کھایا تھا سو یہ وقت تو اب وہ ہے کہ مجھکو معلوم
ہو چکا اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اسی زہر سے ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی یعنی اسی زہر
کے اثر سے اب میرا انتقال ہے خ عَائِشَةُ یَا عَائِشَةُ مَا اَظُنُّ فُلَانًا وَّفُلَانًا یَعْرِفَانِ دِیْنَنَا الَّذِیْ نَحْنُ عَلَیْهِ یَعْنِی ۱۰۶۲
رَجُلَیْنِ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ میرے گمان میں نہیں آتا کہ فلانا
اور فلانا جانتے ہوں اس دین کو جسپر ہم ہیں یعنی دو مرد منافق ش حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں دو شخصوں کا ذکر کرتی تھی
کہ اتنے میں حضرت تشریف لائے پھر ان دونوں کے حق میں یہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیاں انسے ظاہر ہوئی ہیں غالبا
کہ وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ نہیں حضرت نے گمان کہا یقین نہیں اسواسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہے خ عَائِشَةُ یَا عَائِشَةُ ۱۰۶۳
مَا کَانَ مَعَکُمْ لَھْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ یُعْجِبُھُمُ اللَّھْوُ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ
تمہارے پاس کھیل نہ تھا اسواسطے کہ انصاریوں کو کھیل خوش معلوم ہوتا ہے ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک عورت
کی ایک انصاری مرد سے شادی کردی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کھیل فرمایا دف بجانے کو اور شعر پڑھنے گانے کو معلوم ہوا کہ نکاح
میں دف بجانا اور گانا حلال ہے بشرطیکہ دف میں جھانجھ نہو اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہو ق عَائِشَةُ یَا عَائِشَةُ مَا لَکِ ۱۰۶۴
حَشْیَا رَابِیَةً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَیْءَ فَقَالَ لَتُخْبِرِنِّیْ اَوْ لَیُخْبِرَنِّی اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ
اَنْتَ وَاُمِّیْ فَاَخْبَرْتُهٗ قَالَ فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّذِیْ رَاَیْتُ اَمَامِیْ قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِیْ فِیْ صَدْرِیْ لَهْدَةً اَوْجَعَتْنِیْ
ثُمَّ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُهٗ قَالَتْ مَهْمَا یَکْتُمِ النَّاسُ یَعْلَمْهُ اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ
اَتَانِیْ حِیْنَ رَاَیْتِ فَنَادَانِیْ فَاَخْفَاهُ مِنْکِ فَاَجَبْتُهٗ فَاَخْفَیْتُهٗ مِنْکِ وَلَمْ یَکُنْ یَّدْخُلُ عَلَیْکِ وَقَدْ وَضَعْتِ
ثِیَابَکِ وَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَکَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَکِ وَخَشِیْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِیْ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ
یَاْمُرُکَ اَنْ تَاْتِیَ اَهْلَ الْبَقِیْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تیرا حال
ہے جو دم پھولی اور ہانپتی ہے حضرت عائشہ نے کہا کس چیز سے یعنی کوئی سبب نہیں میرے ہانپنے کا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا سبب

بتلادے یا تو پھر مجکو ظاہر باطن کا دانا خبردار بتلادیگا حضرت عائشہ نے کہا مین نے یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر قربان پھر مینے حضرت
کو سب حال بتلادیا حضرت نے فرمایا تو وہی تھی سیاہ دسیاہ جسکو مین نے اپنے آگے دیکھا مین نے کہا کہ ہان سو حضرت نے مہربانی سے میری چھاتی مین ایسا
دھکا مارا کہ میرے درد ہونے لگا پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اسکا تجھپر ظلم کریگا یعنی تیری باری کی رات کسی بی بی
پاس مین جاتا حضرت عائشہ نے کہا جس چیز کو لوگ چھپاتے ہین خدا اسکو جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ البتہ جبرئیل
میرے پاس آیا تھا جب کہ تو نے دیکھا پھر اسنے مجکو پکارا اور تجھسے چھپایا سو مینے اسکو جواب دیا اور تجھسے مینے چھپایا اور جبرئیل کبھی تیرے
پاس نہ آیا تھا اور تو نے کپڑے اتار چکی تھی اور میرے گمان مین یہ آیا تھا کہ تو سوگئی سو مجکو برا لگا کہ تجکو جگادُن اور ڈرا مین کہ تو گھبرائیگی سو
جبرئیل نے کہا کہ مقرر تیرا رب تجکو یہ حکم کرتا ہی کہ تو بقیع کے قبرستان والے مردون پاس جا پھر انکے واسطے مغفرت مانگ **ف** حضرت عائشہ
سے روایت ہی کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس تشریف لائے اور ذرا تنا لیٹے کہ حضرت کے گمان مین مین سوگئی پھر حضرت اٹھے
اور آہستہ اپنی چادر لی اور آہستہ جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجکو یہ شک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس چلے ہین سو مین بھی
اپنی کرتی پہن اور اوڑھنی اوڑھ کے حضرت کے پیچھے چلی یہان تک کہ حضرت قبرستان مین گئے اور بہت دیر تک وہان کھڑے رہے
پھر حضرت نے تین بار ہاتھ اٹھا کر دعا کی بعد اسکے حضرت وہان سے پھرے تو مین بھی پھری حضرت جلدی چلے مین بھی جلدی چلی سو مین جلدی سے
آگے آکر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب یہ حدیث فرمائی بقیع مدینے کے قبرستان کا نام ہی حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہی کئی قدم
کا فرق ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جانا اور مردون کے واسطے دعا کرنا سنت ہی **ق** عَائِشَةَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي ۱۰۶۵
اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيْحِ وَقَدْ رَاٰى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا قَالَهُ
لَمَّا قَالَتْ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَى النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوْا رَجَاءَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ الْمَطَرُ وَاَرَاكَ اِذَا رَاَيْتَهُ عُرِفَتْ
فِيْ وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عائشہ کون چیز مجکو نڈر کرتی ہی شاید
اس آندھی اور بدلی مین عذاب الٰہی ہو مقرر ایک قوم یعنی عاد پر عذاب ہوچکا ہی آندھی سے اور البتہ قوم نے عذاب الٰہی دیکھا تھا سو
کہا تھا کہ یہ بدلی ہمارے پانی کی برسانے والی یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جبکہ حضرت عائشہ نے کہا تھا یا رسول اللہ مین دیکھتی
ہون لوگون کو جب بدلی دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اس امید کہ اسمین مینہ ہوگا اور مین آپ کو جو دیکھتی ہون کہ جب
آپ بدلی دیکھتے ہین تو آپکے چہرے پر کراہت اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہی **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ مینے حضرت
کو کبھی اسطرح ہنستے نہین دیکھا کہ حضرت کا خوب منہ کھل جاوے مگر مسکراتے تھے اور جب آندھی اور بدلی آتی تو گھبراتے اور
دعاے خیر کرتے خوف سے کبھی اٹھتے کبھی بیٹھتے یہی حالت حضرت کی رہتی جبتک پانی نہ برستا تو مینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیخوف ہونے کا کیا مقام ہی آخر عاد کی قوم اسی طرح ہوا ہی سے برباد ہوئی قول مشہور ہی کہ نزدیکان را
بیش بود حیرانی اس حدیث سے خوب مطلب حل ہوا بندگی اسیکا نام ہی کہ بندہ اپنے مالک سے ذری ذری بات مین لرزتا رہے **م**
عَائِشَةَ يَا عَائِشَةُ مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عائشہ یہ کتا ۱۰۶۶
اس مکان مین کب گھس آیا تھا **ف** اسکا قصہ ہوچکا کہ حضرت جبرئیل نے حضرت پاس آنے کا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر مین
کتا گھس آیا تھا اس سبب سے انکے آنے مین دیر ہوئی تھی جب حضرت کو معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی **هر** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا عَائِشَةُ ۱۰۶۷

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

خوف آنحضرت از ریح و سحاب

ناولینی الثوب ویومی الخمرۃ فقالت انی حائض فقال ان حیضتک لیست فی یدک مسلم مین ابوہریرہ
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ مجکو کپڑا اٹھا دے اور دوسری روایت مین ہو کہ جانماز اٹھا دے تو حضرت عائشہ نے کہا کہ مجکو حیض
کے دن ہین تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو تیرے ہاتھ مین نہین ف یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہو اسواسطے کہ اسکے ہاتھ
1068 مین تو نجاست نہین لگی ق عائشۃ یا عائشۃ واللہ لکان ماءھا نقاعۃ الحناء ولکان نخلھا رؤس الشیاطین
یعنی بئر ذی اروان بخاری اور مسلم مین عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ خدا کی قسم اس کنوئین کا پانی جیسے مہندی
کا بھگویا پانی اور اسکے کھجور کے درخت جیسے شیطانون کے سر یعنی ذی اروان کنوئین کے ف حضرت پر جادو کرنیکا قصہ قریب
1069 گذرا اس کنوئین کی وحشت اور ویرانی کا حال حضرت نے بیان کیا ق عائشۃ یا عائشۃ ھذا جبرئیل یقرئک السلام
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا ای عائشہ جبرئیل ہین تجکو سلام کرتے ہین ف پورا قصہ حضرت
عائشہؓ سے یون روایت ہو کہ مین نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور خدا کی رحمت یا رسول اللہ جو آپ دیکھتے ہین
وہ مین نہین دیکھتی اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہؓ کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سے دوسرے کو سلام پہنچانا
1070 مستحب ہو اور سلام کا جواب زیادہ کر کے دینا افضل ہو جیسے عائشہؓ نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی م عائشۃ یا عائش ھلمی المدیۃ
مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا ای عائش چھری دے ف عائش اختصار ہو عائشہ کا مصابیح مین روایت
ہو کہ سینگ دار سیاہ مینڈھے کو حضرت نے قربانی کے واسطے منگوایا اور مجھسے چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر سے تیز کر دے پھر حضرت نے چھری کو
1071 پکڑا اور مینڈھے کو پچھاڑ کے بسم اللہ کہکر ذبح کیا پھر فرمایا کہ الٰہی قبول کر محمد سے اور محمد کے گھر والون سے اور محمد کی امت سے م عائشۃ
یا فاطمۃ بنت محمد یا صفیۃ بنت عبد المطلب یا بنی عبد المطلب لا املک لکم من اللہ شیئا سلونی
من مالی ما شئتم مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فاطمہ محمد کی بیٹی ای صفیہ عبد المطلب کی بیٹی
ای عبد المطلب کی اولاد مالک نہین تمہاری بہتری کا خدا سے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے ف جب
یہ آیت اتری کہ ای پیغمبر اپنی برادری والون کو عذاب الٰہی سے ڈرا دے تب حضرت نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد سے یہ حدیث
فرمائی یعنی دنیا مین اپنا مال دینے مین مجکو اختیار ہو آخرت کا مین مالک اور مختار نہین بدون ایمان اور نیک عمل کے میری قرابت پر
1072 بھولیو ق ابو ھریرۃ یا نساء المؤمنات لا تحقرن احد لکن لجارتھا ولو کراع شاۃ محرق ھکذا ذکرہ الاقلیشی
والروایۃ یا نساء المسلمات لا تحقرن جارۃ لجارتھا ولو فرسن شاۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ایماندار عورتو تم مین سے کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کے تحفے کو ناچیز اور ذلیل نجانے اور اگرچہ تحفہ
بکری کے پاؤن کی جلی تلی ہو اسی طرح اقلیشی نے ذکر کیا ہو اور مشہور روایت یون ہو کہ ای مسلمان عورتو نہ ناچیز جانے ہمسائی دوسری
ہمسائی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کا کھر یا کھر کے درمیان کا گوشت ہو ف یعنی ہمسایہ اور پروسیون کو آپس مین محبت اور الفت چاہیے
آپس مین تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہو تھوڑے بہت کا دھیان اور خیال نچاہیے کہ نا عورتون کو خاص کرکے اسواسطے
فرمایا کہ انکو تحمل نہین ہوتا کم چیز کو پھیر دیتی ہین حقیر جانکر اور اسکو فضیحت کرتی ہین تو محبت کہان اور عداوت

الباب السادس

۱۰۷۳ چھٹے باب میں بہت قسم کی حدیثیں ہیں اول قسم وے ہیں جنکے سرے پر لیس آیا ہے خ عَائِشَةُ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ
بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں کہ جسکا حساب ہو مگر وہ برباد ہو جاویگا ف قیامت میں
دو طرح کا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامۂ اعمال دکھلائے جاوینگے اُس میں کچھ گفتگو نہوگی یہ حساب ہے ایماندارونکا اور دوسری طرح
۱۰۷۴ یہ کہ انمیں ہر ایک بات میں جھگڑا ہوگا یہ کافرونکا حساب ہے کہ اُسکا انجام دوزخ ہے ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ
اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
پہلوان وہ نہیں کہ جو لوگونکو پچھاڑے حقیقت میں پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے
۱۰۷۵ کے ایسی بیجا حرکت نکرے کہ آخر کو پچھتاوے ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ بخاری اور
مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہے بے پرواہی اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پرواہی حقیقت میں دل کی بے پرواہی ہے
ف یعنی غنی اور تونگر اُسکا نام نہیں جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اُتنی احتیاج زیادہ
مصرع آنانکہ غنی ترانند محتاج ترانند ہے تو حقیقت میں غنی اور بے پروا قناعت والا ہے جسکا دل غنی ہے اسواسطے کہ جب دل سے دنیا کی
۱۰۷۶ محبت گئی تو کچھ حاجت نہی کہ تونگری بدل است نہ بمال ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ
وَلَا اللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ اقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہیں جسکو ایک چھوہارا اور دو چھوہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع در بدر پھراوے
حقیقت میں بیچارہ محتاج تو وہ ہے جو حیا اور سوال سے رُکا رہتا ہے اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھ لو کہ لائق دینے کے وہ لوگ
ہیں کہ باوجود محتاجی کے لوگوں سے نہیں سوال کرتے چمٹ کر کہ بدن ملے بیچارے چھوڑیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو محتاج
لوگ سوال نہیں کرتے اُنکے دینے میں زیادہ تر ثواب ہے گدائی فقیروں سے اور اُنکا حق مقدم ہے اُنکے حق سے اسواسطے کہ اُنھوں نے
گدائی کو اپنا پیشہ مقرر کر لیا ہے اگر ایک مقام پر نہ پاوینگے تو دوسرے مقام سے مانگ لاوینگے اور وے بیچارے بے زبان ہیں خواہ
۱۰۷۷ دنیا کی غیرت سے خواہ توکل اور قناعت سے خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ
رَحِمُهُ وَصَلَهَا بخاری میں عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنیوالا وہ شخص نہیں جو احسان
کے عوض احسان کرے ولیکن برادری کا حق ادا کرنے والا وہ ہے کہ جب کوئی اُس سے حق برادری کا توڑے تو وہ اُسکو جوڑے ف
یعنی جو اپنے بھائی بندوں کے جور اور ظلم کے مقابلے میں اُنسے احسان کرے اُسنے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھ احسان
۱۰۷۸ کے بدلے احسان کرنا دین میں کچھ عمدہ بات نہیں کافر بھی ایسا کرتے ہیں ق اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ
وَلَهُ وَلِاَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ قَالَ
لِاَسْمَاءَ حِيْنَ قَدِمَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْكُمْ بخاری اور مسلم میں اسماء
بنت عمیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر میرا حقدار نہیں تم سے زیادہ اور اُسکو اور اُسکے ساتھ والوں کو ایک ہجرت کا ثواب ہے
اور تمکو اے جہاز والو دو ہجرتوں کا ثواب ہے یعنی عمر فاروق نے اسماء سے کہا تھا جب وے حبش سے آئیں کہ ہمنے پہلے ہجرت کی
حضرت کے زیادہ حقدار ہیں تمھاری نسبت ف ابتدائے اسلام میں جعفر طیار مع چند اصحاب کے حبش کے ملک میں

ہجرت کی پھر جب حضرت اور باقی اصحاب مدینہ میں ہجرت کر کے آئے اور خیبر فتح ہوا تو جعفر طیار وغیرہ حبش سے مدینہ میں ہجرت
کر آئے تب عمر فاروق نے ہمارے جو جعفر کے اسوقت نکاح میں تھیں اور حبش سے آئی تھیں کہا کہ اے اسما ہم حضرت کے زیادہ تر حقدار ہیں
کہ ہمنے ہجرت میں سبقت کی اور تم لوگ پیچھے آئے اسما نے کہا کہ اے عمر ہم دور ملک میں گئے تھے ہمکو ہر طرح کی تکلیف ہوئی اور تم قریب
ملک میں آئے جہاں کھانے پینے کی کچھ تکلیف نہیں پھر اسما نے یہ گفتگو حضرت سے بیان کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ جتنی خدا کی راہ میں تکلیف زیادہ اتنا ہی درجہ زیادہ مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے فرمایا کہ انکا حبش میں جانا اور آنا جہاز پر
ہوا تھا ق عثمان لَيْسَ الْكَذَّابُ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا بخاری و مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے 1079
کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹھا نہیں جو ملاپ کرا دیوے دو میں تو کہے نیک بات یا اپنی طرف سے جوڑ دے نیک بات ملاپ کے واسطے
ف یعنی ہر چند جھوٹھ حرام ہے لیکن بہ نیت اصلاح کے درست ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز ہے ق الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ 1080
لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ بخاری میں صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری طرف سے تجھکو پھیر دینا نہیں لیکن
ہم تو احرام باندھے ہیں ف یہ قصہ ہو چکا کہ حضرت احرام باندھے حج کو جاتے تھے راہ میں صعب نے گورخر کا شکار کیا تھا حضرت کو تحفہ دیا
حضرت نے نہ لیا صعب کا دل تھوڑا ہوگیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے تو تیرا تحفہ قبول کرتے ق ابو ہریرہ 1081
لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوا وَلٰكِنَّ السَّنَةَ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلَا تُنْبِتُ شَيْئًا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ قحط وہی نہیں کہ تمھارے واسطے مینھ نہ برسایا جاوے لیکن قحط وہ ہے کہ جس میں بارش ہو اور بارش ہو اور زمین کچھ نہ اگاوے ف
یعنی سخت قحط وہ ہے کہ مینھ برسے اور زمین سے کچھ نہ اگے کہ اسمیں بالکل امید قطع ہے اور غضب الٰہی صاف کھلا ہے ق ابو ہریرہ لَيْسَ 1082
عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں ف
یعنی خدمتی غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں اور اگر غلام اور گھوڑے سوداگری کے ہوں تو انپر زکوٰۃ ہے ق جابر لَيْسَ فِيمَا دُونَ 1083
خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ
مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ اور نہیں پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ
اور نہیں پانچ وسق سے کم چھوہارے میں زکوٰۃ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دو سو درم ہوئے جو تولے کے حساب
سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے حدیث میں نصاب کا بیان ہے کہ اس سے
کم میں زکوٰۃ نہیں امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک اناج اور میوہ جبتک پانچ من نہو انمیں زکوٰۃ نہیں اور یہی حدیث
انکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور میوے میں کچھ حد مقرر نہیں تھوڑے اور بہت سب میں زکوٰۃ ہے یعنی دسواں حصہ ق
عائشہ لَيْسَ كَذٰلِكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ 1084
الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَهُ لَهَا حِينَ قَالَتْ كُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں نہیں ہے لیکن ایماندار کو جب خدا کی رحمت اور خوشنودی اور
بہشت کی خوشی سنائی جاتی ہے یعنی مرنے کے وقت تو وہ خدا کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور خدا اسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور بےایمان کا فر
کو جب مرتے وقت عذاب الٰہی اور اسکے غصے کی خبر سنائی جاتی ہے تو وہ خدا کے ملنے کو یعنی موت کو برا جانتا ہے تو خدا کو بھی

جاننا ہو یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضی سے فرمایا جب کہ حضرت عائشہ نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہیں ف یعنی
زندگی میں موت کا برا جاننا معتبر نہیں ہے وقت کا اعتبار ہے کہ ایماندار رحمت الٰہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہے اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبراتا ہے
۱۰۸۵ اور موت کو برا جانتا ہے وفَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ قَالَہٗ لَهَا لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ
أَلْبَتَّةَ مسلم میں فاطمہ بنت قیس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اسپر واجب نہیں یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے
فرمایا جب کہ اسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اسکو طلاق بائن دی تھی ف طلاق دو قسم ہے رجعی اور بائن طلاق رجعی میں عدت کے
اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہے سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن میں عدت کے اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک واجب
نہیں بموجب اس حدیث کے اور اگر حمل ہو تو واجب ہے اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن میں خاوند پر خرچ واجب ہے خواہ حمل ہو خواہ نہ
اور یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کی نہیں اسواسطے کہ فاطمہ کا خاوند سفر میں تھا اُسنے اپنے وکیل کی معرفت جو بھیجے تھے فاطمہ نے
جو نہ لیے اور اُسکی نالش حضرت سے کی تب حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہیں جو تکرار کرتی ہے اور یہ مطلب نہیں کہ خاوند پر واجب
۱۰۸۶ نہیں وجابر لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کچھ
نیک کام نہیں ف حضرت سفر میں تھے ایک شخص کو دیکھا کہ غش میں پڑا ہے اور لوگوں نے اُسپر سایہ کیا ہے حضرت نے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا ہے
لوگوں نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر میں روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضرور نہیں سب
علما کا یہی مذہب ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں درست ہے لیکن اگر طاقت ہو اور مشقت کسی طرح نہ ہو تو روزہ رکھنا ہی افضل ہے
۱۰۸۷ وابو موسیٰ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ
شخص ہم لوگوں سے نہیں جو غم اور مصیبت میں سر کے بال منڈاوے اور کپڑے پھاڑے اور منہ کھسوٹے اور چلاوے ف
کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اُسکے غم میں یہ کام کرتے جس طرح ہندوؤں میں بال منڈانے کی رسم ہے اسواسطے حضرت نے
منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت میں یا محرم میں جیسے عوام کی عادت ہے پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہے اور ایسے لوگ حضرت کے
۱۰۸۸ طریق پر نہیں اسواسطے کہ مصیبت میں صبر لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہیں وانس لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ
الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ ثُمَّ
تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کوئی ایسا شہر نہیں جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہ اُسکا عمل دخل ہوگا سواے مکے اور مدینے کے مدینے کے دروازوں سے
کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی نہ کرتے ہوں گے سو دجال اُتریگا مدینے کے قریب شورہ زار یعنی اوسر زمین میں
۱۰۸۹ پھر کانپیگا مدینہ اپنے سب لوگوں کے ساتھ تین بار تو نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق وابوذر لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ
ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا
بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوُّ اللهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ كَذَا قَالَ مُسْلِمٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا
بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ بخاری اور مسلم میں ابوذر رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہیں جو اپنا باپ چھوڑ غیر کو باپ بناوے جان بوجھ کر مگر کہ وہ کافر ہوگیا اگر اسکو حلال جانے

تحفة الاخيار ترجمه مشارق الانوار

اور نہین تو اُسنے کفران نعمت کیا اور جو شخص دعوی ملکیت کا کرے جو اُسکا نہین وہ ہماری راہ پر نہین اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ
کو ٹھہراوے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر کہکے یا اُسکو خدا کا دشمن کہے اور حال یہ کہ وہ ایسا شخص نہین ہی تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے
اسیطرح روایت کی اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ نہ عیب لگاویگا کوئی مرد لوگون کو فسق کا یا کفر کا مگر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا
اگر وہ شخص گناہگار اور کافر نہوگا ف سا معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر دوسرا نسب ظاہر کرنا اور پرائی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا
نیک کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہی جسمین کفر کا خوف ہی اور اگر کوئی صریح کفر کی بات دیکھکر کسیکو کوئی کافر کہے تو درست ہی لیکن پھر بھی
1090 احتیاط ضرور ہی کہ مبادا اپنے اوپر نہ پلٹ پڑے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى
الْجَاهِلِيَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَوْ اَوْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہین جو مصیبت
مین منھ کو کوٹے اور گریبان کو پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ جو ان تین کامون سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر
نہین ف کفر کے بول یعنی واویلا و اصیبتا کہنا یا یون کہنا کہ ہاے یہ کیا غضب ہوا یہ کیا ظلم اور ستم ہم پر ہوا یا میت کی برائیان گر گر کے چلا کر رونا پیٹنا
سنت یہ ہی کہ مصیبت مین صبر کرے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھے یہ کفر کی رسمین نکرے خواہ دینی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی لیکن دل
1091 مین غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ ہمارے طور پر نہین جو قرآن کو سمجھ بوجھ کے دنیا سے یا اور شعر سخن سے بے پروا نہو جاوے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو
خوش آوازی سے نہ پڑھے اور مد اور تشدید کی رعایت نہ کرے وہ ہماری سنت پر نہین ف عرب کا دستور تھا کہ مجلسون مین اور سفر مین شعر خوانی
کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی کچھ حاجت نہین کہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہین اور اگر قرآن کا مطلب
پہنچے تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہی کہ اسمین بہت سی نصیحت اور پند نہین تو باوجود قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سخن سے دل لگاوے یا دنیا سے
اُسکا دل سرد نہو وہ حقیقت مین حضرتؐ کی راہ سے بے نصیب ہی اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہی
1092 بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہو اور اندر راگنی کو دخل نہ دے کہ اسمین قرآن کی عظمت اور جلال مین خلل پڑتا ہی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ مِنْ
نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ سَنَّ الْقَتْلَ اَوَّلًا وَيُرْوٰى لِاَنَّهٗ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ
الْقَتْلَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین جو ظلم سے قتل ہو مگر کہ آدم کے
پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اُسکے خون کا حصہ پڑتا ہی یعنی وہ بھی گناہ مین شریک ہوتا ہی اسواسطے کہ اُسنے خون کرنیکی راہ نکالی اور دوسری روایت
یون ہی کہ اُسپر گناہ اسواسطے ہوتا ہی کہ اُسنے اول اول قتل کی راہ نکالی ف حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل
کو ناحق مارڈالا تھا خونریزی کی رسم اول اسی سے نکلی تو جتنے عالم مین قیامت تک خون ہونگے سب کا گناہ اُسپر ضرور ہوگا اسی طرح جو
1093 شخص کہ بد رسم خلاف شرع نکالیگا اُسکے کرنے والون کے برابر اُسکے گردن پر بھی وبال پڑیگا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ هُوَ كَمَا
تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ قَالَهٗ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ
يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلٰٓى اَصْحَابِهٖ وَقَالُوْٓا اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اسکا مطلب یون نہین جیسا تمنے گمان کیا وہ مطلب تو یون ہی جیسا لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ
شریک نہ ٹھہرانا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہی یہ حضرتؐ نے اُس وقت فرمایا جب یہ آیت اُتری کہ جو لوگ ایمان لا

ظلم کو نہ ملایا انکو قیامت مین امن آمان ہو تو یہ بات حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور انھون نے کہا کہ ہم لوگون مین
کون ایسا ہو جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہین کرتا ف ظلم بیجا کام کا نام ہو کفر بھی بیجا کام ہو تو اصحاب ظلم کے معنی عام سمجھے
تھے اسواسطے گھبرائے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے نہین بچ سکتا حضرت نے فرمایا کہ اس آیت مین
ظلم سے مراد شرک ہو گناہ مراد نہین جو تم گھبراتے ہو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث مین بعضی جگہ لفظ تو عام ہوتی ہو اور معنی خاص مراد ہوتے
ہین بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو **فَصْلٌ فِي نِعْمَ وَبِئْسَ** اس فصل مین وے حدیثین ہین جن پر نعم اور بئس کی لفظ ہو
1094 وجابر نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ مسلم مین جابر رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہو ف مصابیح مین روایت ہو کہ
حضرت نے ایکبار گھر مین روٹی کے ساتھ کھانے کو سالن مانگا لوگون نے کہا اور کچھ موجود نہین سرکہ حاضر ہو حضرت نے اسکو منگایا پھر حضرت
اسکو کھاتے جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہو سرکے کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہو
اسکے واسطے زیادہ سامان درکار نہین ایک بار بنا لیا مدت تک کفایت کرتا ہو تو قناعت والے کے حق مین خوب چیز ہو اور دوسرے یہ کہ
1095 بلغم کے سبب سے اکثر بیماریان ہوتی ہین اور سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کرتا ہو ق حَفْصَةَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ
بخاری و مسلم مین حضرت حفصہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عبد اللہ اچھا مرد ہو اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا ف عبد اللہ بن عمر رض سے
روایت ہو کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ مجھکو دو فرشتے دوزخ پر پکڑ لیگئے مین نے دوزخ دیکھکر کہا کہ خدا کی پناہ تب تیسرے فرشتے نے مجھسے کہا تو مت
ڈر یہ خواب مین نے اپنی بہن حفصہ سے کہا حفصہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہو کہ اس بات سے عبد اللہ بن عمر رض رات
1096 کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہو خم اَبُوْ هُرَيْرَةَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ
مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِاٰخَرَ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خوب اونٹنی
دودھار کیا اچھا صدقہ ہو خیرات کو اور بکری خوب دودھار کیا اچھا صدقہ ہو خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دودھ دے اور شام کو دوسرا برتن بھر
دودھ دے ف اونٹنی اور بکری شیردار کا دودھ خیرات کرنے کو اسواسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دو بار فائدہ اسکا حاصل ہو تو ثواب بھی
1097 اسکا ہر روز حاصل ہو م ابو هريرة نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ وَيُرْوٰى نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يَتَوَفّٰى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَصَحَابَةَ
سَيِّدِهٖ نِعِمَّا لَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہو ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت
مین یون ہو کہ کیا اچھی بات ہو غلام کے حق مین کہ مرجاوے خدا کی بندگی اور اپنے میان کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے یہ کیا اچھی
بات اسکے حق مین ہو ف تابعدار غلام میان کے تابعدار کی تعریف اسواسطے فرمائی کہ اسنے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو
1098 بھی اور مجازی مالک کو بھی م عدی بن حاتم بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَهٗ لِرَجُلٍ خَطَبَ
عِنْدَهٗ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى مسلم مین عدی بن حاتم سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہو یون کہو کہ جو نافرمانی خدا اور اسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جسنے
حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا سو یون خطبے مین اسنے کہا تھا کہ جو خدا اور اسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اسنے راہ پائی اور جسنے
دونوں کی نافرمانی کی سو گمراہ ہوا ف اس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اسنے خدا اور رسول کو ایک لفظ مین ملا دیا تھا پھر اسکو ادب
1099 سکھلایا علیحدہ علیحدہ کہا کرو ق ابو هريرة بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى اِلَيْهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ

وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ بخاری ومسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہو جسمین مالدار بلائے جاوین اور محتاج چھوڑے جاوین اور جو دعوت نہ قبول کرے اُسنے خدا کی اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی ف اکثر عادت یہہ ہو کہ شادی کے کھانے مین سوائے برادر اور مالداروں کے محتاجون کو نہین پوچھتے ہو اسواسطے اُسکو برا فرمایا تو معلوم ہوا کہ اگر محتاجون کو بھی پوچھے تو برائی بھی دور ہو جاوے اور دعوت نہ قبول کرنے کو اسواسطے بد کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی یہہ ہو کہ مسلمانون کی آپسمین محبت اور الفت حاصل رہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب ہو محبت زیادہ ہونیکا پھر جب جسنے دعوت نہ قبول کی اُسنے محبت توڑی تو اُسنے خدا اور اُسکے رسول کی مرضی چھوڑی ق ابن مسعود بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ ۱۱۰۰
كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بُری بات ہو ہر ایک مسلمان کے حق مین کہ یون کہے کہ مین ایسی ایسی آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بھلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو اسواسطے کہ قرآن مردون کے سینون سے جلد نکلجاتا ہو اُن اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے زانوبند رسیون سے چھوٹ بھاگین ف اونٹ جہان سی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے چندروز غفلت کی اور دور اور تکرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہو اسواسطے کہ قرآن مین متشابہ بہت ہین اور کچھ غفلت مین قابو سے جاتا رہتا ہو لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دور اور تکرار چلی جاوے تا کہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہو مفت نہ برباد ہو قرآن کا بھلانا گناہ کبیرہ ہو اُسکو آسان بات بنانے اور یہہ فرمایا کہ یون نہ کہے کہ مین قرآن کو بھول گیا اسواسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہو تو اسطرح نہ کہے کہ ہمین بے پروائی نکلتی ہو اور خلاف شرع بات پر جرأت ثابت ہوتی ہو **فصل** اس فصل مین وے حدیثین جنکے سرے پر بینا اور بینما کی لفظ ہو ق جابر بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ اِذْ سَمِعْتُ ۱۱۰۱
صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہ مین چلا جاتا تھا کہ اچانک مین نے آسمان سے ایک آواز سنی تو مین نے سر کو اُٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہو سو مین اُس سے کانپا خوف کے مارے پھر مین پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو مین نے کہا کہ مجھکو کملی اُڑھاؤ کملی اُڑھاؤ سو لوگون نے مجھکو اُڑھایا پھر خدا نے یہ آیتین اتارین کہ اے کپڑے کے جھرمٹ مارنے والے اُٹھ اور لوگون کو عذاب الٰہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللہ اکبر کہکے نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر ف اول اقرأ کی سورت اُتری پھر قریب تین برس کے وحی آئی پھر یا ایہا المدثر کی سورت اُتری تب حضرت نے کافرون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا خ ابوہریرۃ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَاَهَمَّانِيْ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ ۱۱۰۲
اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جس دم کہ مین سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے ہوئے اور دو کنگن میرے دونون ہاتھون مین ڈالے گئے سو مجھپر وے بہت بھاری پڑے اور اُنھون نے مجھکو رنج اور اندیشہ دیا

کہ میں انکو پھونک مارا سو میں نے انکو پھونک مارا سو وے جاتے رہے تو اُن دونوں کنگنوں کی تعبیر میں نے اُن دو جھوٹھوں کی
جنکے میں درمیان میں ہوں صنعا والا اور یمامہ والا ف صنعا یمن میں ایک شہر ہی حضرت کے زمانہ میں ایک شخص وہان پیدا ہوا تھا
یعنی ابو الاسود عنسی پیغمبری کا دعوی کرتا تھا اور حضرت کی پیغمبری کا بھی منکر نہ تھا سو حضرت کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے
مارا گیا تھا اور یمامہ عرب میں ایک ملک ہی وہان مسیلمہ کذاب حضرت کی پیغمبری میں شراکت کا دعوی کرتا تھا سو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت
میں وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب میں خدا نے فتح اسلام دکھلا دی صرف اُن دو جھوٹھون کا تردد ہوا تھا سو خدا نے
انکو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب میں کنگن ہاتھ میں دیکھے تو اسکی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہی اہل تعبیر نے لکھا ہی کہ عورتوں کا
زیور مرد اگر خواب میں پہنے دیکھے تو برا ہی مگر ہنسلی گلے میں دیکھنا دلیل ہی عمدہ خدمت ملنے کی اور بازوں میں گہرے دیکھنا قید ہونے
١١٠٣ کی دلیل ہی واللہ اعلم ق ابن عمر بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت منه حتی انی لا ری الری یخرج من اظفاری
ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولته قال العلم بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا سو میں نے اُس میں سے پیا یہانتک
کہ میں دیکھتا تھا کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونوں سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہو گیا پھر میں نے اپنا جھوٹھا باقی دودھ عمر
بن خطاب کو دیا لوگوں نے کہا کہ اس خواب کی آپ نے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اسکی تعبیر علم اور دین ہی ف اس حدیث سے
اہل تعبیر نے کہا ہی کہ جو کوئی دودھ کھاتے پیتے خواب میں دیکھے اسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہی روح کی زندگی کا جیسے دودھ
سبب ہی بدن کی زندگی کا خصوصاً حالت طفولیت میں اسی حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ثابت ہوئی کہ وے
علم نبوت کے بڑے رازدار تھے اسی سبب سے انکی خلافت میں تمام ملک میں اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر میں علم دین کا بہت چرچا ہوا
١١٠٤ خ م ابو ھریرۃ بینا انا نائم اذا زمرۃ حتی اذا عرفتهم خرج رجل من بینی و بینهم فقال هلم فقلت الی این قال الی النار
واللہ قلت ما شانهم قال انهم ارتدوا بعدك علی ادبارهم القهقری ثم اذا زمرۃ حتی اذا عرفتهم خرج
رجل من بینی و بینهم قال هلم قلت الی این قال الی النار واللہ قلت ما شانهم قال انهم ارتدوا علی
ادبارهم فلا اراه یخلص منهم الا مثل همل النعم بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت
میں کہ میں سوتا تھا کہ ایک گروہ سامنے آیا یہانتک کہ میں نے انکو پہچانا میرے اور اُنکے درمیان سے ایک مرد نکلا اُس نے
اُن سے کہا کہ آؤ سو میں نے کہا کہ انکو کدھر لیجائیگا اُس نے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف میں نے کہا کہ کیا حال ہی انکا
یعنی اُنسے کیا قصور ہوا اُس مرد نے کہا یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتوں کی طرف الٹے یعنی اسلام چھوڑکر مرتد
ہو گئے تھے پھر ناگہان دوسرا گروہ ظاہر ہوا یہانتک کہ میں نے انکو پہچانا میرے اور اُنکے درمیان ایک مرد نکلا اُس نے اُن سے کہا کہ آؤ
میں نے کہا کدھر اُسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف میں نے کہا کیا حال ہی انکا اُن سے کون قصور ہوا اُسنے کہا تحقیق یہ لوگ پلٹ گئے تھے
تیرے بعد اپنی پشتوں کی طرف سو میں گمان نہیں کرتا کہ اُنمیں سے کوئی بچے مگر جیسے بھٹکے چھوٹے ہوئے اونٹ بدون چرواہے کے
پھرتے ہیں ف یعنی اُن لوگوں سے نجات والے لوگ بہت کم ہیں جھوٹوں نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرت کے انتقال
ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نو مسلم مرتد ہو گئے تھے زکوۃ کے منکر تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت میں انکو قتل کیا انہیں لوگوں کا انجام

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

فضیلت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

بیان کسی کے مرتد ہونے بعد حضرت

خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلایا بعضے جو بدمذہب اس حدیث کا مطلب عداوت کے سبب یون اُلٹا بیان کرتے ہین کہ مراد ان مرتدون سے معاذ اللہ حضرت کے اصحاب ہین سو سراسر حق پوشی کرتے ہین اُنکی وہی مثل کہ کسی نے کسی بھوکے سے پوچھا کہ دو اور دو کی ہوتی ہین اُسنے کہا کہ چار روٹی حضرت کے اصحاب کے بزرگی قرآن اور حدیث مین مجمل اور مفصل ہزارون مقام پر صاف ظاہر ہی یہ گمان باطل اُنکی جناب مین کوئی دیندار عاقل نکریگا اسواسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے مرتدین کے یہ تہمت تو اُنکی طرف کسی طرح ممکن نہین خدا کی مار اُن سیہ دلون پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہین

۱۱۰۵ **ق** اَبُو سَعِیْدٍ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُ النَّاسَ یُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ وَعَلَیْہِمْ قُمُصٌ مِنْہَا مَا یَبْلُغُ الثُّدِیَّ وَمِنْہَا مَا یَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِکَ وَعُرِضَ عَلَیَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَیْہِ قَمِیْصٌ یَجُرُّہٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الدِّیْنَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا دیکھا مین نے لوگون کو کہ میرے سامنے کیے گئے اور کرتے پہنے ہین اُنمین سے بعضی کرتا تو چھاتی تک پہونچا ہی اور بعضی اُسکے نیچے اور عمر بن الخطاب میرے سامنے کیا گیا اور اُسپر کرتا تھا کہ وہ اُسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنی بہت لنبا تھا اصحاب نے کہا سو آپنے اُسکی کیا تعبیر کہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دین **ف** دین اور کرتے مین یہ مناسبت ہی کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہی سردی گرمی سے بچاتا ہی ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہی اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروق رض کا دین نہایت کامل تھا اور حد سے زیادہ تھا

۱۱۰۶ **خ** اَبُو ہُرَیْرَۃَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ عَلٰی قَلِیْبٍ عَلَیْہَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْہَا مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ اَخَذَہَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَۃَ فَنَزَعَ بِہَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِہٖ ضُعْفٌ وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَہٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَہَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا مِنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ مین نے اپنے تئین دیکھا ایک کنوئین پر کہ اُسپر ڈول پڑا ہی سو مین نے اُس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اُسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبر نے لیا سو اُس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور اُسکے کھینچنے مین کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اُسکو معاف کریگا پھر وہ ڈول پل ہو گیا پھر اُسکو عمر بن الخطاب نے لیا سو مین نے تو آدمیون سے ایسا عجیب غریب بڑا زور آور کسی کو نہین دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو یہانتک اُسنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو پانی سے آسودہ کرکے اُنکی نشستگاہ پر بٹھلایا **ف** عرب مین اونٹون کی کثرت ہی اور معمول ہی کہ پانی پلانے کے وقت اونٹون کو کنوئین پر لاتے ہین پھر سب کو خوب پانی پلاکر علحدہ مکان پر بٹھلاتے ہین سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی سرداری ہی اس حدیث مین ترقی اسلام اور صدیق اکبر اور فاروق اعظم کی خلافت کا اشارہ ہی یعنی حضرت کے بعد صدیق رض خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول آہستگی سے نکالینگے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی اُنکے وقت مین اسلام عالم مین خوب نہین پھیلیگا چنانچہ صدیق رض کل دو برس خلیفہ رہے اس مدت مین مسیلمہ کذاب اور مرتدون کو مارکے عرب کا اسلام مضبوط کرکے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ اُنکا انتقال ہوا پھر عمر فاروق رض خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے اُنکے وقت مین عالم مین خوب اسلام ظاہر ہو گیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوئے اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئین اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے خزانے مسلمانون مین تقسیم ہوئے لوگ آسودہ اور غنی ہو گئے جو حضرت کے بعد دنیا تھا سو خدا نے حضرت کو

ق اَبُو ہُرَیْرَۃَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَاِذَا امْرَاَۃٌ تَتَوَضَّاُ اِلٰی جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ ہٰذَا

فضیلت عمر فاروق رض

[illegible] الاخبار [illegible]

فضیلت صدیق و فاروق و اشارہ خلافت الشیخین

فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ سوتا تھا
مین نے اپنے تئین بہشت کے اندر دیکھا تو یکایک وہان ایک عورت ہی کہ ایک محل کی طرف وضو کرتی ہی سو مین نے کہا کہ کسکا محل ہی
فرشتون نے کہا کہ عمرؓ کا محل ہی سو مجھکو عمر کی غیرت یاد پڑی سو مین پلٹ آیا پیٹھ دیکر یعنی مرد کو اسکی عورت پاس اجنبی مرد کے
جانے سے غیرت اور جوش آتا ہی اسواسطے مین اُس عورت پاس نہین گیا ف بخاری مین پوری یون روایت ہی کہ عمر فاروقؓ
جب حضرتؐ سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ ہی پر مجھکو غیرت آتی یعنی یہ بات مجھسے ممکن نہ تھی اس حدیث مین
١١٠٨ عمر فاروقؓ کو بہشت کی بشارت ہی اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی ؎ اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ
رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَ
عِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ۔ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت مین حضرت ایوب
برہنہ نہاتے تھے تو انپر سونے کی ٹڈی کا جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب لپ بھر بھر کے اپنے کپڑے مین رکھنے لگے سو اُن سے اُنکے
ربنے کہا کہ ای ایوب کیا مین تجکو مالدار اور اس سونے سے جسکو تو دیکھتا ہی بے پرواہ نہین کر چکا یعنی تو محتاج نہین کیون اُسکو
سمیٹتا ہی حضرت ایوبؑ نے کہا کیون نہین مجکو تیری عزت کی قسم ہی کہ مجکو تو مال کی تو کچھ پرواہ نہین لیکن تیری برکت اور عنایت
کی ہوئی چیز سے مجکو بے پروائی نہین ف یعنی اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہین ہی بلکہ تیری عطا سمجھ کر لیتا ہون کہ غلام
مالک کی عنایت کی ہوئی چیز سے کسی حالت مین بے پرواہ نہین ہو سکتا کہ اسکو سمجھ کر مالک کی مہربانی پر ہی مال پر نہین اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہی اور مالدار کو اگر بے طمع اور بے تلاش مال ملے تو اسکو عنایت خدا کی سمجھکر لینا توکل کے
١١٠٩ مخالف نہین ؎ اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى
ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهٗ فِيْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ
الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِيْ
سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ اسْمِيْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا
مَاؤُهٗ يَقُوْلُ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاِسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ
بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ۔ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ
ایک مرد تھا ایک بیابان مین کسی زمین سے سو اُسنے ایک آواز سُنی بدلی مین کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ دے سو ایک طرف وہ بادل
جھک پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین مین اُنڈیل دیا تو ایک جھیل وہان کی جھیلون سے اُس پانی سے لبالب ہو گئی سو وہ
شخص بہتے پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ مین کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر اُدھر کرتا ہی
سو اُسنے باغ والے مرد سے کہا ای خدا کے بندے تیرا کیا نام ہی اُسنے کہا فلانا نام ہی وہی نام جو بدلی مین سنا تھا سو باغ والے
نے اُس سے کہا کہ ای خدا کے بندے تو نے مجھسے میرا نام کیون پوچھا سو اُسنے کہا مینے اُس بدلی مین آواز سُنی جسکا یہ پانی ہی کوئی کہتا ہی
کہ سینچ دے فلانے کے باغ کو تیرا نام لیکر سو تو اس باغ مین اس خدا کے احسان کی کسطرح شکر گزاری کریگا باغ والے
نے کہا جبکہ تو نے یہ کہا تو اب مین البتہ دیکھتا رہونگا اسکو جو اس باغ سے پیدا ہوگا سو اُسکی ایک تہائی تو خیرات کرونگا اور ایک تہائی

میرے لوگ اور میں کھاؤنگا اور ایک تہائی اسی باغ کی مرمت میں پلٹا کر خرچ کرونگا فقط۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع
سے تہائی مال خدا کی راہ میں خرچ کرنا مستحب ہے اور معلوم ہوا کہ فرشتے مینہ کو بموجب حکم الٰہی کے برساتے ہیں اور حکم امر و نشان
کے ساتھ ہوتا ہے کہ خدا نے ملک فلانی جگہ فلانے کا کھیت اور باغ میں پانی برساؤ اسی طرح سب انتظام حسب الحکم فرشتے کرتے ہیں
تو مسلمانوں کو لازم ہے کہ جو نعمت اسکو ملے خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکر گزاری کرے اُسکو اتفاقی نخوے لینے
۱۱۲۰ حق میں دا والی نجی وعن مالک ابن صعصعة بینما انا فی الحطیم وربما قال فی الحجر مضطجعا اذ اتانی ات فقد
قال وسمعته یقول فشق ما بین هذه الی هذه فاستخرج قلبی ثم اتیت بطست من ذهب مملوءة ایمانا
فغسل قلبی ثم حشی ثم اعید ثم اتیت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابیض یضع خطوه عند اقصی طرفه
فحملت علیه فانطلق بی جبرئیل حتی اتی السماء الدنیا فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معک
قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا فیها آدم فقال
هذا ابوک آدم فسلم علیه فسلمت علیه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی
اتی السماء الثانیة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم
قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت اذا یحیی وعیسی وهما ابنا خالة قال هذا یحیی وعیسی فسلم
علیهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی الی السماء الثالثة فاستفتح
فقیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء
جاء ففتح فلما خلصت اذا یوسف قال هذا یوسف فسلم علیه فسلمت علیه فرد علی ثم قال مرحبا بالاخ
الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الرابعة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن
معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادریس قال
هذا ادریس فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی
السماء الخامسة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال
نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم علیه فسلمت علیه فرد
ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء السادسة فاستفتح قیل من هذا قال
جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء فلما خلصت
فاذا موسی قال هذا موسی فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح فلما
تجاوزت بکی فقیل له ما یبکیک قال ابکی لان غلاما بعث بعدی یدخل الجنة من امته اکثر ممن یدخلها
من امتی ثم صعد بی الی السماء السابعة فاستفتح جبرئیل قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد
قیل وقد بعث الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء فلما خلصت فاذا ابراهیم قال هذا ابوک ابراهیم
فسلم علیه فسلمت علیه فرد السلام علی ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم رفعت لی سدرة

بخاری الاحادیث مشکوٰة فی الاسراء

سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرٍ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هٰذِهٖ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ أُتِيْتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ فَقُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنْ أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ حَدِيْثُ الْمِعْرَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لٰكِنِّيْ تَتَبَّعْتُ فِيْهِ سِيَاقَ الْبُخَارِيِّ

بخاری اور مسلم مین مالک بن صعصعہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین حطیم مین اور کبھی حضرت نے یون فرمایا کہ مین حجر مین لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبرئیل سو اُسنے پھاڑا راوی نے کہا کہ مین نے حضرت سے سُنا فرماتے تھے سو اُسنے چیرا درمیان مین یہان سے یہانتک یعنی سینے کے نیچے سے ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اُسکے پھر وہین رکھا گیا پھر میرے آگے جانور کیا گیا یعنی براق کہ خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا مد نظر پر اپنا قدم ڈالتا تھا سو اُسپر مین سوار کیا گیا پھر تو لیچلا مجکو جبرئیل یہانتک کہ پہلے آسمان پاس پہونچا تو جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا کہ یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا کون تیرے ساتھ ہی جبرئیل نے کہا محمدؐ ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ وہان حضرت آدم ہین سو جبرئیل نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہی سو اُسکو سلام کر تو مین نے اُسکو سلام کیا اُسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہانتک کہ دوسرے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمدؐ ہی کہا کیا بلا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو یکایک وہان یحیی اور عیسیٰ کو دیکھا اور وے دولون خالاتی بھائی ہین جبرئیل نے کہا یے یحیی اور عیسیٰ ہین سو اُنکو سلام کر تو مین نے اُنکو سلام کیا سو اُنھون نے سلام کا جواب دیا پھر دولون نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو تیسرے آسمان تک لے چڑھا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا کہ تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا

محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا کہ ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان یحیی و عیسی تھے جبرئیل نے کہا یہ یحیی اور عیسی ہی سو انکو سلام کر تو مین نے انکو سلام کیا تو انہنے مجکو سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہانتک کہ چوتھے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ادریس تھے جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہی سو انکو سلام کر تو مین نے انکو سلام کیا انہنے جواب دیا پھر کہا کیا خوب نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہانتک کہ پانچوین آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ہارون تھے جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہی سو انکو سلام کر تو مین نے انکو سلام کیا انہنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہانتک کہ چھٹے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان موسی تھے جبرئیل نے کہا یہ موسی ہی سو انکو سلام کر تو مین نے انکو سلام کیا سو انہنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب مین وہان سے ہٹا تو موسی رویا کسی نے کہا ای موسی تیرے رونے کا کیا سبب ہی موسی نے کہا مین روتا ہون اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا ساتوین آسمان تک سو جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین وہان داخل ہوا تو ناگاہ وہان ابراہیم تھے جبرئیل نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہی سو انکو سلام کر تو مین نے انکو سلام کیا سو انہنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر وہان سے سدرۃ المنتہی یعنی پرلے سرے کا بیری کا درخت بلند نمود ہوا تو ناگاہ اسکے بیر جیسے ہجر کے مٹکے اور اسکے پتے جیسے ہاتھیون کے کان جبرئیل نے کہا یہی سدرۃ المنتہی ہی اور ناگاہ وہان چار نہرین تھین دو نہرین کھلی اور دو چھپی تو مین نے کہا ای جبرئیل یہ کیا ہین جبرئیل نے کہا چھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور کھلی نہرین تو نیل اور فرات ہین پھر مجکو بیت المعمور نمود ہوا یعنی فرشتون کا کعبہ جو ہر دم فرشتون سے بھرا رہتا ہی پھر ایک برتن شراب سے بھرا اور ایک دودھ سے اور ایک شہد سے میرے سامنے کیا گیا تو مین نے دودھ کو لیا سو جبرئیل نے کہا یہ دودھ پیدائشی دین اسلام کی صورت ہی جسپر تو اور تیری امت ہی پھر میرے اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس وقت کی پھر مین وہان سے پلٹ آیا سو موسی کے پاس ہوکر نکلا تو موسی نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مین نے کہا مجکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا موسی نے کہا مقرر تیری امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہو سکیگی اور واللہ خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجسے پہلے اور مین علاج کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب پاس سو اسسے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے تو مین پھر اسو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اتار ڈالی پھر مین موسی پاس پھر آیا تو موسی نے اسی طرح یعنی اول بار کی طرح

چالیس نمازسے بھی کم کرانے کو کہا پھر مین خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے اور دس نمازین اُتارین پھر مین موسیٰ پاس آیا پھر موسیٰ نے اسی طرح کہا پھر مین لوٹ گیا پھر میرے اوپر سے خدا نے دس نماز کو اُتارا پھر مین موسی پاس گیا پھر موسیٰ نے اسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا سو مجکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر مین موسی پاس گیا پھر موسیٰ نے اسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا تو مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا سو مین موسی پاس پھر آیا تو موسیٰ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مین نے کہا مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا تو موسیٰ نے کہا مقرر تیری امت سے ہر روز پانچ نمازین بھی نہو سکینگی اور البتہ مین لوگون کو تجسے پہلے آزما چکا ہون اور بنی اسرائیل کا علاج کر چکا ہون نہایت تدبیر سے سو پھر جا اپنے رب پاس اور اپنی امت کے لیے آسانی مانگ حضرت نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا مین اپنے رب سے یہانتک کہ مین شرما گیا یعنی اب عرض نہین کر سکتا ولیکن اب تو راضی ہون مانے لیتا ہون پھر جب مین موسیٰ کے پاس سے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ مین نے جاری کیا اور مضبوط کر لیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اُتار ڈالا اپنے بندون سے اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہی یعنی بخاری اور مسلم دونون مین آئی ہی لیکن مین نے اسمین بخاری کی روایت کی پیروی کی ہی **ف** حطیم اور حجر اُس مکان کا نام ہی کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے مین داخل تھا جب قریش نے حضرت کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اُس چند گز مکان کو کعبے سے اتر کی طرف علیحدہ کر دیا کعبے کا بایان اُسی طرف ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم مین تھے اور بخاری مسلم کی دوسری روایت یون ہی کہ اُسوقت حضرت اپنے گھر مین تھے تو مطلب یہ کہ اول حضرت گھر مین تھے پھر جبرئیل حضرت کو حطیم مین لے گئے پھر وہان سے معراج کو چلے تو کبھی حضرت نے گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونون درست ہین اور بعضی روایت مین ام ہانی کا گھر مذکور ام ہانی علی مرتضیٰ کی بہن کا نام ہی حضرت کا اور انکا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا اور تجربہ سے ہین ایک مکان ہی وہان کے مٹکے بڑے بڑے ہوتے ہین اور حضرت کا دو بار سینہ چیر کے دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن مین تا کہ کھیل کود کی ہوس نہو دوسری بار معراج کے وقت تا جوانی کی ہوس زور نکرے اور دل مین ایسی کامل صفائی ہو کہ دربار آلہی کی لیاقت اعلیٰ رتبے کی حاصل ہوئے اور حضرت موسیٰ کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب نتھا کیونکہ پیغمبر لوگ حسد وغیرہ سے پاک ہین بلکہ انکو اپنی امت پر افسوس آیا کہ مین مدت تک اُن مین سمجھاتا رہا اور بہت معجزات دکھلائے پر لوگ ایمان کم لائے تو بہشت مین بھی کم جاوینگے اور محمدؐ کی تھوڑی عمر مین بیشمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جاوینگے تو بہشت مین میری امت سے زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت سے کہکر پچاس نماز کو پانچ نماز تک کاہیکو کم کرواتے اور حضرت موسیٰ نے ہمارے حضرت کو لڑکا حقارت سے نہ کہا بلکہ بڑی عمر والے جوان کو لڑکا کہتے ہین بلکہ اسمین حضرت کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ پایا پھر کہا کیا اچھا نیک افضل ہوگئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل اور فرات سدرۃ المنتہیٰ کے نیچے سے نکلین ہین یعنی اگر اُسکے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کو نشیب دیکھے تو نیل اور فرات اُن نہرون کا نمونہ ہین یا حقیقۃً زمین پر بھی نیل اور فرات کی مدد اُنہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کہ بہ نظر آوے واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت مین یون ہی کہ اول حضرت مکے سے مسجد اقصیٰ ہی کو دیکھا اور وے دونون خالاتی بھائی ہین دو رکعت نماز پڑھکے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور مین جو ساتوین آسمان پر ہوست ہو تب سلام کا جواب دیا پھر دونون نے کہ جاتے ہین پھر کبھی دوبارہ نہین پلٹ آتے ہین اور بیت المعمور ہر چند ساتوین آسمان پر ہی سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے ہر چند مہر اُسی طرح کا عبادت خانہ ہی اور کعبہ بھی اُسی کے نیچے ہی بالفرض اگر وہان سے پتھر گرے

تحفۃ الصفا ترجمہ مشارق الانوار

توکیسے کی چھت پر پڑے صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب حضرت پانچ وقت کی نماز پر راضی ہوگئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب دس نماز کے ثواب کے برابر ملیگا تو پانچ کی پچاس ہوگئین سو امت پر تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر الٰہی کے خلاف بھی نہوا قصہ معراج کا مکے مین ہجرت سے اول ایک برس ہوئی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے سوتے ہوئے یا جاگتے صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہی کہ بیداری مین روح اور بدن دونون سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثون سے صاف یہی ثابت ہوتا ہی اور اگر خواب مین معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات مین نہ داخل ہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نکرتے اور بیت المقدس کی حضرت سے نشانیان نپوچھتے اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم مکے مین رہا تو خطابی نے کہا کہ حضرت کو دو معراجین ہوئین ایک معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج مین حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہین حضرت عائشہ اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے مشہور روایت یہ ہی کہ نہین دیکھا اور یہی مذہب ہی اکثر محدثین اور متکلمین اور فقہا کا اور عبداللہ بن عباس سے ایک روایت ہی کہ آنکھ سے دیکھا اور عطا سے یون روایت ہی کہ دل سے دیکھا واللہ اعلم جو مکے سے بیت المقدس تک جانے کا انکار کرے وہ کافر ہی اسواسطے کہ قرآن مین اسکا صاف بیان ہی اور بیت المقدس سے آسمانون کے چڑھنے کا انکار کرے تو بدعتی ہی

ق ابن عمر بينما ثلثة نفر يتمشون اخذهم المطر فآووا الى غار في جبل فانحطت على فم غارهم صخرة من الجبل فاطبقت عليهم فقال بعضهم لبعض انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله فادعوا الله بها لعله يفرجها عنكم فقال احدهم اللهم انه كان لي والدان شيخان كبيران وامرأتي ولي صبية صغار ارعى عليهم المواشي فاذا ارحت عليهم حلبت فبدأت بوالدي فسقيتهما قبل بني وانه نأى بي ذات يوم الشجر فلم آت حتى امسيت فوجدتهما قد ناما فحلبت كما كنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسهما اكره ان اوقظهما من نومهما واكره ان اسقي الصبية قبلهما والصبية يتضاغون عند قدمي فلم يزل ذلك دأبي ودأبهم حتى طلع الفجر فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نرى منها السماء ففرج الله منها فرجة فرأوا منها السماء وقال الآخر اللهم انه كانت لي ابنة عم احببتها كاشد ما يحب الرجال النساء فطلبت اليها نفسها فابت حتى آتيها بمائة دينار فسعيت حتى جمعت مائة دينار فجئتها بها فلما وقعت بين رجليها قالت يا عبد الله اتق الله ولا تفتح الخاتم الا بحقه فقمت عنها فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة ففرج الله لهم وقال الآخر اللهم اني كنت استأجرت اجيرا بفرق ارز فلما قضى عمله قال اعطني حقي فعرضت عليه حقه فتركه ورغب عنه فلم ازل ازرعه حتى جمعت منه بقرا ورعاءها فجاءني فقال اتق الله ولا تظلمني حقي قلت اذهب الى تلك البقر ورعائها فخذها فقال اتق الله ولا تستهزئ بي فقلت اني لا استهزئ بك خذ ذلك البقر ورعاءها فاخذه فذهب به فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج ما بقي ففرج الله ما بقي بخاری اور

مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس حالت مین کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ انکو مینہ نے لیا تو وے پہاڑ کے ایک غار مین گھس گئے تو اُس پہاڑ کا ایک پتھر انکے غار کے منھ پر آ گرا سو انکو اُس نے بند کرلیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو تو

اپنے نیک کامون کو جو خدا کے واسطے کیے ہون سو دعا مانگو اُنکے وسیلے سے شاید کہ خدا اس پتھر کو تمھارے اوپر سے کھول دیوے تو اُنمین
سے ایک نے کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہے کہ میرے ماں باپ بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ مین
اُنکے واسطے بھیڑ بکریان چرایا کرتا تھا پھر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تھا تو اُنکا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماں باپ سے
شروع کرتا تھا تو اُنکو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تھا اور البتہ ایکدن مجکو درخت نے دور ڈالا یعنی چارا بہت دور ملا سو مین گھر مین
نہ آیا یہانتک کہ مجکو شام ہوگئی تو مین نے ماں باپ کو سوتا پایا پھر مین نے دودھ دوہا جسطرح دوہا کرتا تھا تو مین دودھ لایا سو
مین ماں باپ کے سر پاس کھڑا ہوا مجکو بُرا لگا کہ مین اُنکو نیند سے جگا دُون اور بُرا لگا کہ اُن سے پہلے لڑکون کو پلا دُون اور لڑکے
بھوکھ کے مارے شور کرتے تھے میرے دونون پیرون کے پاس سو اِسی طرح برابر میرا اور اُنکا حال رہا صبح تک یعنی مین اُنکے انتظار مین
دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے نہ مینے پیا نہ لڑکون کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ ایسی محنت اور مشقت
تیری رضامندی کے واسطے مینے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے کہ ہم اُس سے آسمان کو دیکھین سو خدا نے اُس سے
ایک روزن کھول دیا تو اُس سے اُنھون نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے کہا الٰہی البتہ ماجرا یہ ہے کہ میرے ایک چچا کی بیٹی تھی کہ
مین اُسکو چاہتا تھا جیسے نہایت محبت مرد عورتون سے رکھتے ہین یعنی مین اُسکا کمال عاشق تھا سو اُسکی طرف مائل ہوکر مین نے
اُسکی ذات کو چاہا یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا سو اُسنے نمانا یہانتک کہ سو اشرفیان مین اُسکو دون یعنی سو اشرفیون پر راضی ہوئی
سو مینے محنت اور کوشش یہانتک کی کہ سو اشرفیان جمع کین سو مین اُنکو اُسکے پاس لایا پھر جب مین اُسکے دونون پیرون کے اندر واقع
ہوا اُسنے کہا اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مہر کو نہ توڑ مگر جسطرح کہ اُسکا حق ہے یعنی بدون نکاح شرعی کے ازالۂ بکارت نکر
تو مین اُٹھ کھڑا ہوا اُسکے اوپر سے سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی ہو تو کھول دے
ہمارے واسطے اِس پتھر سے ایک روزن تو خدا نے اُنکے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الٰہی مین نے ایک مزدور ٹھہرایا
تھا ایک برتن بھر مزدوری پر جسمین سولہ رطل چاول سماوین تو جب وہ اپنا کام کر چکا اُسنے کہا میرا حق دے سو اُسکا حق مین نے
اُسکے آگے کیا سو اُسکو چھوڑ گیا اور اُسکی طرف سے منھ موڑا تو ہمیشہ مین اُسکو بوتا رہا یہانتک برکت ہوئی کہ اُس مال سے گائے بیل
اور غلام اُنکے چرانے والے جمع ہوگئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق لیکر مجھپر ظلم نکر مین نے
کہا جا اِن گائے بیلون اور اُنکے چرانے والون کی طرف سو اُنکو لے تو اُسنے کہا خدا سے ڈر مجھسے مسخراپن نکر سو مین نے کہا مین
تجھسے ٹھٹا نہین کرتا لے ان گائے بیلون اور اُنکے چرانے والون کو یعنی یہ سچ مچ تیرا ہی مال ہے سو اُسنے لیا اور اپنا سب مال لیکر
چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ مین نے یہ امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھول دے جتنا باقی رہا ہے سو خدا
نے باقی رہے پتھر کو کھول دیا **ف** اِس حدیث مین بہت کام کام کے فائدے ہین اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا مین
جسکی کوئی تدبیر نہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ پکڑے حق تعالیٰ اُسکو نجات دیگا دوسرے یہ کہ ماں باپ کا
حق اپنی جان اور جورو اور لڑکون کے حق پر مقدم ہے اور عمدہ نیکیون مین داخل ہے تیسرے یہ کہ قادر ہوکر گناہ سے بچنا اور صرف
خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے چوتھے یہ کہ
حق والون کا حق ادا کرنا رضاے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے پانچوین یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اُسکا نلج بو وے

تو اسکے حاصلات کا مالک ہی مالک ہی **ق** ابوھریرۃ بینما رجل یسوق بقرۃ قد حمل علیہا التفتت الیہ البقرۃ فقالت
1112 انی لم اخلق لھذا ولکنی انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابوبکر وعمر وبینما راع فی غنمہ عدا علیہ الذئب فاخذ منہا
شاۃ فطلبہ الراعی حتی استنقذھا منہ فالتفت الیہ الذئب فقال لہ من لھا یوم السبع یوم لیس
لھا راع غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی
اومن بہ انا وابوبکر وعمر وما ھما ثم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک
مرد بیل کو ہانکتا تھا اُسپر بوجھ لادے ہوے بیل نے اُسکی طرف دیکھا سو کہا کہ مین اس بوجھ لادنے کے واسطے نہین پیدا ہوا
مین تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہون تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہی تو حضرت نے فرمایا کہ بیشبہ مین
اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابوبکرؓ اور عمرؓ سچ جانتے ہین اور جس حالت مین کہ کوئی چرانے والا اپنی بھیڑ بکریون مین تھا تو اُسپر
ایک بھیڑیا دوڑا تو انمین سے ایک بکری لے گیا تو اسکی تلاش مین رہا چرانے والا یہانتک کہ اُسکو بھیڑیے سے چھڑا لایا تو
بھیڑیے نے اُسکی طرف دیکھا سو کہا کون بھیڑ بکری کو قیامت مین بچا دیگا جس دن اُسکا کوئی چرانے والا میرے سوا نہوگا
تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہی تو حضرت نے فرمایا مین اس بات کو مقرر مانتا ہون اور ابوبکرؓ اور عمرؓ مانتے ہین
اور حال آنکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ وہان نتھے **ف** یہ قول راوی کا ہی یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ وہان نہ تھے یعنی جسوقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی
تھی ابوبکرؓ اور عمرؓ اس مجلس مین نہین تھے یا کہ یہ قول حضرت کا ہی یعنی باوجودیکہ بیل اور بھیڑیے کے وقت کلام دونون شخص موجود نتھے
مگر اُنکو اُسکا یقین ہی یعنی بیل اور بھیڑیے کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہین اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی
بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے ایمان کے ساتھ اُنکے ایمان کو ملایا بعد اُسکے اصحاب حاضرین نے کہا کہ ہم بھی ایمان
1113 لائے جسکا حضرت ایمان لائے **ق** ابوھریرۃ بینما رجل یمشی بطریق فوجد غصن شوک علی الطریق فاخرہ فشکر
اللہ لہ فغفر لہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ مین سو
اُسنے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھر راہ سے اُسنے اُسکو علحدہ کردیا تو خدا نے اُسکی قدر دانی کی سو اُسکو بخش دیا **ف** معلوم ہوا کہ بندگان
خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہی اور ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو گاہے مغفرت کا سبب ہی **ق**
1114 ابوھریرۃ بینما رجل یمشی فی حلۃ تعجبہ نفسہ مرجل جمتہ اذ خسف اللہ بہ فھو یتجلجل بہ الی یوم القیمۃ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد اپنے بالون کو کنگھی کیے ہوے پوشاک پہنے اپنے
بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ پھولتا ہوا چلا جاتا ہی کہ ناگاہ خدا نے اُسکو زمین مین دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر ٹکرین
کھاتا دھنستا چلا جاتا ہی **ف** ہرچند ستھری پوشاک پہننا بالون مین کنگھی کرنا درست ہی بلکہ سنت ہی لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب
آدمی کو اپنی آرایش سے گھمنڈ آیا اور اُسنے آپکو دور کھینچا تو مقرر غضب الٰہی مین گرفتار ہوا خواہ دنیا مین جیسا کہ اس شخص پر گذرا
خواہ آخرت مین اسی واسطے اکثر اہل التقوی نے عمدہ لباس نہین پہنا اور اپنی اولاد کو بھی یہ عادت نہ ڈالنے دی کیونکہ اب وہ زمانہ
نہین کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالون مین کنگھی کیا کرے اور پھر اپنی بغلین نہ جھانکے اگلی حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

راہ کے کانٹے پھینکنے سے بخشا گیا اور یہ شخص فقط اکڑ چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین میں دھنسایا گیا تو ان حدیثون سے ایک عمدہ قاعدہ ہاتھ لگا کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اُسکے ثواب سے نا امید نہوا چاہیے اور بدکام اگرچہ ظاہر مین خفیف معلوم ہوتا ہو پر اُسکے وبال سے نڈر نہونا چاہیے **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لعن کی لفظ ہی **ق** جَابِرٌ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهُ قَالَهُ لَمَّا رَاٰى حِمَارًا قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اُسکو جسنے اس گدھے کو داغا یہ حضرت نے فرمایا جب کہ مُنھ داغے ہوئے گدھے کو دیکھا **ف** جانور کا مُنھ داغنا حرام ہی سب اماموں کے نزدیک مُنھ کے سوا اور بدن بیماری کے واسطے داغنا درست ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا یا خود چراتا ہی تو اُسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی اور رسّی چراتا ہی تو اُسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی **ف** چور کے ہاتھ کاٹنے مین نصاب شرط ہی امام اعظمؒ کے نزدیک دس درم چوری کی نصاب ہی اور امام شافعیؒ کے نزدیک ربع دینار یعنی ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر ہی تو مطلب اس حدیث کا یہ کہ لوہے یا چاندی کا انڈا مراد ہی جسکی قیمت دس درم ہو اور رسّی مراد ہی جسکی دس درم قیمت ہو جیسے جہاز کی رسّی کہ بہت قیمتی ہوتی ہی یا یہ مراد ہی کہ جب آدمی کو انڈے اور رسّی کی چوری کی عادت پڑی تو کبھی قیمتی چیز بھی چراویگا تو بیشبہہ اُسکا ہاتھ بھی کاٹا جائیگا یا کہ یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا اب منسوخ ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اُس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین بال کو جوڑے اور اُس عورت پر جو اپنے بالون مین اور بال جوڑاوے اور اُس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اس عورت پر جو اپنا بدن گداوے **ف** بال مین بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہی اسواسطے کہ اسمین تغیر خلقت الٰہی ہی اور تزویر اور بناوٹ بھی ہی کہ آدمی دھوکا کھاوے **ق** عَائِشَةَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر کہ اُن لوگون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنایا **ف** بخاری اور مسلم مین روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی حضرت ڈرے کہ مبادا کہین میری اُمت بھی یہود اور نصاریٰ کی طرح میری قبر کو سجدہ نٹھہراوے اور جندبؓ سے روایت ہی کہ مین نے پانچ روز حضرت کے انتقال سے پہلے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی امتون نے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار ہو قبرون کو سجدہ گاہ نہ بنائیو مین تمکو منع کیے دیتا ہون یہود اور نصاریٰ پیغمبرون اور نیکون کی قبرون پر مسجدین بناکر عبادت کرتے تھے اور قبرون کی طرف سجدہ کرتے تو صاف شرک تھا اسواسطے حضرت نے تاکید سے منع کیا معلوم ہوا کہ جو بات مسجد اور کعبے کو خاص ہی وہ قبر پر نچاہیے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ اولیا کی اسی واسطے قبرون کو سجدہ کرنا اور اُنکے گرد گھومنا درست نہین اسواسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہی اور اسی واسطے قبرستان مین نماز پڑھنا منع ہی ہندوستان مین اولیا کی قبرون پر اکثر شرک کے کام ہوتے ہین اور جس سے حضرت نے انتقال کے وقت کمال تاکید سے منع کیا تھا یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ اب لوگ کرتے ہین خدا مسلمانون کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث تحقیق اور ان کاموں سے کنارہ کرکے توحید کا طریقہ اپناوین **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ مسلم مین

عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا لعنت کرے اُسپر جو جاندار کے ہاتھ پانون اور ناک کان کاٹے ف
اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین ناحق رنج رسانی اور تغییر خلق الٰہی ہی ع علیؓ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَیْہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ ۱۱۲
لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا لعنت کرے اُسپر جو اپنے مان باپ پر لعنت کرے اور خدا لعنت کرے اُسپر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے جانور ذبح کرے
اور خدا لعنت کرے اُسپر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور اپنے مکان مین رکھے اور خدا لعنت کرے اُسپر جو زمین کے
حد اور نشانیان مٹاوے ف ماں باپ کو لعنت کہنا اور گالی دینا دو صورت سے ہوتا ہی یا کہ خود کہے یا غیر سے کہلاوے
اسطرح کہ جب اُسنے دوسرے کے مان باپ کو گالی دی تو وہ اُسکے مان باپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین یہی سبب ٹھہرا
اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہی ایک صورت تو یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نہ لیا جاوے جیسے اجہوت
کرتے ہین اُسکو جھٹکا کہتے ہین دوسری صورت یہ کہ قبر پر یا توپ پر یا نشان پر یا عمارت پر یا دیو بھوت کے واسطے ذبح
کرین تیسری یہ کہ ہر چند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب اور منت اور نیاز غیر خدا کی کرین جیسے سید احمد کبیر
کی گاے اور شیخ سدو کا بکرا ان تینون صورتون مین جانور تو مردار ہی اور کرنے والے پر بموجب اس حدیث کے لعنت ہی
اسواسطے کہ یہ ذبح خدا کے واسطے نہین اور یہ جو بعضے لوگ بات بناتے ہین کہ سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح کے
وقت خدا کا نام لیا جاتا ہی اور خونریزی خدا ہی کے واسطے ہی صرف گوشت سے غرض ہی تو بیشبہہ حلال ہی اُسکا جواب یہ ہی کہ
جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑی تو صرف زبانی خدا کے نام لینے سے کیا ہوتا ہی اور یہ غلط بات ہی کہ خونریزی خدا کیواسطے
ہی صرف گوشت سے غرض ہی اسواسطے کہ جب اُنکے منت ماننے والون سے کہیے کہ تم اس گاے بکری کو نہ ذبح کرو اُسکے
عوض دونا چوگنا ہمسے گوشت لو اور فاتحہ کرو تو ہرگز ہرگز نمانینگے اور اس صورت مین اپنی نذر اور منت کا ادا ہونا
ہرگز نہ سمجھینگے تو صاف معلوم ہوا کہ اُنکو خونریزی بھی غیر خدا کے واسطے منظور ہی صرف گوشت ہی سے غرض نہین یا انصاف
کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اُسکے حرام ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور کج بحثی کی علاج تو ہمارے پاس نہین فتاوے
در المختار اور اشباہ و نظائر مین موجود ہی کہ جو جانور کہ سردار کے داخل ہوتے ذبح ہو وہ حرام ہی اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی
کا نام اُسپر لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام سے جاندار حلال ہوتا تو فقہ مین اُسکو کیون حرام لکھتے اللہ فہم درست
کی توفیق دیوے اور کج فہمی سے بچاوے آمین اس حدیث مین جو بدعت والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی
سو اسواسطے کہ بدعت دین مین اُس نئے کام کا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو تو حقیقت مین بدعت اور سنت اور
شریعت مین ایسی نسبت ہی جیسے نور اور ظلمت مین تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت
کی اُسنے حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اُسکے گلے مین آیا اور زمین کی نشانیان جیسے راہ
کے منارے اور دیہات کے ڈانڈون پر درخت اور ٹیلے یا باغون کی کھائی خندق یا گھرون کی دیوارین اُنکا مٹانا
اور گرانا موجب لعنت کا فرمایا اسواسطے کہ اسمین قصہ اور فساد ہوگا کہ ایک کی زمین دوسرے سے مل جاویگی اور راہ کا
حساب نہ معلوم ہوگا ف لعنت کی دو قسم ہی لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہل سنت کے مذہب مین لعنت ذاتی

یعنی نام لیکر لعنت کرنا سواے اُس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو درست نہین جیسے شیطان اور فرعون اور ابو جہل
کہ اُنکا کفر بلاشبہہ ثابت ہی تو اُنکا نام لیکر لعنت کرنا درست ہی لیکن ہر دم اُسکا وظیفہ سا کرنا کچھ کام کی بات نہین اسواسطے
کو لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور کرنا ہین اور سواے کافر کے رحمت الٰہی سے کوئی ہمیشہ دور رہیگا کہ مسلمان فاسق کے
حق مین لبعد سزا یا بدون سزا بخشش کی امید ہی اور لعنت وصفی یعنی بغیر نام لیے فاسق پر لعنت درست ہی جیسے کہ اس
فصل کی حدیثون مین چور اور مان باپ کے گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسی طرح ظالم اور کاذب وغیرہ پر بھی
۱۱۲۱ درست ہی **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لوکی لفظ ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْاٰمَنَ بِيْ عَشَرَةٌ مِنَ
الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِيَ الْيَهُوْدُ وَيُرْوٰى لَوْبَايَعَنِيْ عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُوْدِيٌّ اِلَّا اَسْلَمَ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا ایمان لاوین تو سب کے سب میرا ایمان لاوین
اور دوسری روایت یون ہی کہ اگر دس یہودی میری بیعت کرین تو سب مسلمان ہوئے کوئی یہودی زمین پر نہ باقی رہے **ف**
یعنی اگر مدینے کے یہودیون سے دس بڑے بڑے سردار حضرت کا ایمان لاتے تو سب لاتے یعنی یہودی لوگ دین مین غور اور
بوجھ نہین رکھتے اپنی قوم اور سردارون کے تابع ہین اُنکا بھیڑونکا سا خواص ہی کہ جدھر ایک جھنڈ چلا اُسی طرف سب بھیڑین
۱۱۲۲ چلتی ہین **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْاَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَأْتِيَ اَهْلَهٗ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ
وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ اَبَدًا
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون مین سے کوئی جب اپنی جورو سے
صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا یعنی شروع
اللہ کے نام سے الٰہی بچائے رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو البتہ اگر جورو خاوند کے درمیان اس
صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو اُسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پہونچا سکیگا **ف** معلوم ہوا کہ صحبت داری سے غرض اولاد
کی رکھے صرف آبریزی اور شہوت رانی ہی منظور نہو اور سنت ہی کہ اس دعا کو اُسوقت پڑھ لیا کرے کہ اگر اولاد ہو تو بابرکت
۱۱۲۳ ہو **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْاَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِيًا اَوْشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ بخاری مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے نیچے کی راہ یا اوپر کی تو مین انصار کی راہ پر چلتا **ف** دین مین امت
پر نبی کی طاعت واجب ہی نبی پر امت کی اطاعت نہین تو اس حدیث مین اگر ظاہری راہ مراد ہی تو مطلب صاف ہی کہ دنیا
کی بات نہین اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہی تو مطلب یہ ہی کہ دنیاوی کامون مین اور مباحات مین حضرت کو
۱۱۲۴ انصاریون کی خاطر داری منظور ہی یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْاَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ اِلَيْكَ
بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهٗ مَاكَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد جھانکے تیرے گھر مین بدون تیری اجازت پھر تو اُسکو کنکری سے مارے سو
۱۱۲۵ تو اُسکی آنکھ پھوڑ دے تو تجھپر گناہ نہو **ف** اس حدیث کا مطلب آگے ہوچکا **ق** اَبُوْاَيُّوْبَ لَوْاَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوْبٌ
يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوْبٌ فَيَغْفِرُهَا لَهُمْ مسلم مین ابو ایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

ترجمہ مشارق الانوار

کہ اگر تمھارے گناہ نہوتے جنکو خدا بخشتا تو البتہ خدا اُس قوم کو لاتا جسکے گناہ ہوتے پھر اُنکی مغفرت کرتا **ف** اس حدیث سے
حضرت نے اپنے اصحاب کو دلاسا دیا اسواسطے کہ اکثر اصحاب کو خوف الٰہی بہت غالب تھا بعضوں نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا بعضون
کا قصد تھا کہ دنیا چھوڑ پہاڑ پر بیٹھ رہیں اور شب و روز عبادت کریں بعضون کا یہ ارادہ تھا کہ آلہ تناسل کو کاٹ ڈالیں تاکہ حرامکاری
مین نہ گرفتار ہون یعنی جیسے اُسکی صفت منتقم ہی کہ گناہ پر پکڑتا ہی اور سزا دیتا ہی ویسی اُسکی غفار بھی صفت ہی کہ گناہون کو معاف بھی
کرتا ہی یعنی مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہون سے ڈرے ویسے ہی اُسکے رحم اور کرم پر بھی نظر رکھے نا امید نہو جاوے کیونکہ
نا امیدی کفر ہی اور اس حدیث کا وہ مطلب نہین کہ خدا کو غفار جان کر گناہون پر کمر باندھے اور اُسکی قہاری کو بالکل بھول
1126 جاوے کہ یہ صاف کفر ہی **ق** اُمُّ حَبِیْبَۃَ بِنْتُ اَبِیْ سُفْیَانَ لَوْ اَنَّہَا لَمْ تَکُنْ رَبِیْبَتِیْ فِیْ حِجْرِیْ مَا حَلَّتْ لِیْ اِنَّہَا اِبْنَۃُ
اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ اَرْضَعَتْنِیْ وَ اَبَاہَا ثُوَیْبَۃُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَیَّ بَنَاتِکُنَّ وَلَا اَخَوَاتِکُنَّ یَعْنِیْ دُرَّۃَ بِنْتَ
اَبِیْ سَلَمَۃَ **فَالَہٗ** مِنَ الرَّضَاعَۃِ اَرْضَعَتْنِیْ وَ اَبَاہَا ثُوَیْبَۃُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَیَّ بَنَاتِکُنَّ وَلَا اَخَوَاتِکُنَّ یَعْنِیْ دُرَّۃَ
بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَۃَ **قَالَہٗ** لَہَا لَمَّا عَرَضَتْ عَلَیْہِ اُخْتَہَا عَزَّۃَ بخاری اور مسلم میں حضرت ام حبیبہؓ ابی سفیان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا البتہ اگر دُرّہ میری بی بی کی لڑکی میری گود کی پالی نہوتی تو بھی میرے واسطے حلال نہوتی مقرر دُرّہ تو میری دودھ
شریک بھائی کی بیٹی ہی مجھکو اور اُسکے باپ کو ابولہب کی لونڈی ثُوَیبہ نے دودھ پلایا ہی سو امیری بیبیون اپنی لڑکیون اور اپنی
بہنون کے نکاح کرنے کو میرے ساتھ نہ کہا کرو یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہ سے کہا جبکہ اُنھون نے اپنی بہن عزّہ کے نکاح کو حضرت
سے کہا تھا **ف** حضرت ام حبیبہؓ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میری بہن جسکا عزّہ نام ہی آپ نکاح کیجیے حضرت نے فرمایا اسواسطے
کہ جورو کی حیات مین سالی سے نکاح کرنا درست نہین پھر حضرت ام حبیبہؓ نے کہا کہ یا حضرت مین نے سنا ہی کہ ابوسلمہ کی بیٹی سے
جسکا دُرّہ نام ہی آپ نکاح کیا چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غلط بات ہی کہ اول تو دُرّہ میری ربیبہ ہی یعنی ام سلمہ
1127 کی لڑکی ہی اور دوسرے دودھ کے رشتے سے میری بھتیجی ہی نکاح کی کون صورت ہی **ع** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ الْاَسْلَمِیُّ لَوْ اَہْلَ عُمَانَ اَتَیْتَ
مَا سَبُّوْکَ وَلَا ضَرَبُوْکَ **قَالَہٗ** لِرَجُلٍ بَعَثَہٗ اِلَی الْحَیِّ مِنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوْہُ وَضَرَبُوْہُ مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگون پاس جاتا تو تجھکو نہ گالی دیتے نہ مارتے یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا
جسکو عرب کے کسی گروہ پاس بھیجا تھا سو اُن لوگون نے اُسکو گالی دی اور مارا تھا **ف** عمان شام کے ملک یا یمن کے ملک
1128 مین ایک شہر کا نام ہی وہان کے لوگون کی خوش خلقی اور نرم دلی کا بیان کیا **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَوْ تَرَکَتْہُ بَیَّنَ یَعْنِیْ اُمَّ ابْنِ صَیَّادٍ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ماں اُسکو چھوڑ دیتی تو اپنا حال ظاہر کرتا
ف ابن صیاد کا حال کئی بار ہو چکا کہ مدینے مین یہودی کا ایک لڑکا تھا جنون سے نزدیک تھا اکثر غیب کی باتین کچھ بیان کرتا تھا
سو ایک روز باغ مین کپڑا اوڑھے لیٹا غُن غُن کچھ کرتا تھا حضرت اُدھر سے نکلے درختون کی آڑ مین ہو کر اُسکی باتین سنتے تھے
اُسکی ماں نے کہا ای ابن صیاد دیکھ محمد آئے سو وہ چپ رہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اُسکی ماں نہ کہتی تو کچھ اپنا
حال معلوم ہوتا کہ کیا کہتا تھا معلوم ہوا کہ اہل حق کو اہل باطل کا حال مخفی ہو کر دریافت کرنا درست ہی تاکہ اُسکے حال سے
1129 لوگون کو خبردار کر دین **ق** جَابِرٌ لَوْ تَرَکْتُمُوْہُ مَا زَالَ قَائِمًا **قَالَہٗ** لِاُمِّ مَالِکٍ حِیْنَ عَصَرَتِ الْعُکَّۃَ السَّمْنِ

[illegible]

كَانَتْ تُهْدِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو گھی کی مشک نچوڑتی تو ہمیشہ اُسمین گھی بنا رہتا یہ حضرت نے ام مالک سے کہا جبکہ اُسنے اُس مشک سے گھی نچوڑ لیا جسمین حضرت کو بھیجا کرتی تھی ف ام مالک مدینے مین ایک بی بی تھین اُن سے روایت ہی کہ میرے پاس ایک مشک بھر گھی تھا مین اُسکا گھی ہمیشہ حضرت کو بھیجا کرتی تھی کبھی اُسکا گھی کم ہوتا تھا ایک روز مین نے اُسکا گھی نچوڑا تو گھی بالکل چک گیا مین نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو اُسکو اگر نہ نچوڑتی تو کبھی گھی سے خالی نہوتی یہ معجزہ تھا حضرت کا ق

۱۱۳۰ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو تھوڑا ف یعنی موت کی سختیان اور قبر کے رنگ برنگ عذاب اور قیامت کی مصیبتین اور دوزخ کی آفتین اگر تم جانو کمال الیقین سے جیسا کہ مین جانتا ہون تو خواب اور خور بھول جاؤ خوشی پر غم غالب ہو جاوے غفلت کا سبب ہی جو چین سے رہتے ہو ق

۱۱۳۱ عَلِيٌّ لَوْ دَخَلْتُمُوهَا مَا زِلْتُمْ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَعْنِي النَّارَ الَّتِي أَوْقَدَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ أَمِيرُهُمْ أَمْرَاءُ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اُسمین گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اُسمین پڑے رہتے یعنی اُس آگ مین جسکو عبد اللہ بن حذافہ سہمی نے جلایا تھا جو ایک سردار تھا حضرت کے سردارون سے ف عبد اللہ بن حذافہ کو حضرتؐ نے ایک لشکر کا سردار بنا کر کہین کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمھارا سردار کہے اُسکی اطاعت کیجیو تو ایک روز عبد اللہ اپنے لشکر سے غصے مین آکے اور بہت سی آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ مین گھس جاؤ اسواسطے کہ حضرت نے میری اطاعت تمپر واجب کر دی ہی لشکر نے کہا کہ ہمنے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سے کہا ہی سو ہم آگ مین کیونکر گھسین جب یہ قصہ حضرت نے سُنا تب یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور ماں باپ کی اطاعت اور اُستاد یا پیر کی اطاعت خلاف شرع کام مین ہرگز درست نہین چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ مین درست نہین تابعداری تو نیک کام مین چاہیے خ

۱۱۳۲ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین دعوت مین بکری کے دست یا پیچہ کی طرف بلایا جاؤن تو البتہ قبول کرون اور اگر بکری کا ہاتھ یا پاؤن کا مجکو تحفہ دیا جائے تو قبول کرون ف یعنی دعوت اور تحفے مین تھوڑے بہت اور اچھے بُرے کا خیال نچاہیے مسلمان کی خاطرداری ضرور ہی ھ

۱۱۳۳ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو جہل میرے پاس جاتا تو اُسکے جوڑ جوڑ کو فرشتے اُچک لیجاتے ف ابو جہل نے ایکبار کافرون سے پوچھا کہ تمھارے ہوتے محمدؐ اپنا مُنھ خاک پر ملتا ہی یعنی سجدہ کرتا ہی کافرون نے کہا کہ ہان ابو جہل نے کہا لات اور عزیٰ کی قسم کہ اگر مین اُسکو اس حالت مین دیکھون تو اپنے پاؤن سے اُسکی گردن کچل ڈالون سو ایک روز حضرت نماز پڑھتے تھے کہ وہ ناپاک اُسی قصد پر چلا جب حضرت کے پاس گیا تو اُلٹے قدمون خوف کے مارے بھاگا لوگون نے کہا تو کیون اسطرح بھاگا اُسنے کہا کہ مجکو اپنے اور محمدؐ کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق نظر پڑی اور اُسکے گرد اگرد بہت سے آگ اور بہت پر معلوم ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میرے قریب وہ مردود جاتا تو فرشتے اُسکو ٹکڑے ٹکڑے

کردُالتہ یہ حدیث معجزہ ہی م اَبُومُوسٰی لَوْرَاَیْتَنِیْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ قَالَهٗ لَهٗ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے ١١٣٤
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو دیکھتا جسوقت کہ مین رات کو تیرا قرآن پڑھنا سنتا تھا تو تجکو بھلا معلوم ہوتا اور تو زیادہ
خوش آوازی سے پڑھتا یہ حضرت نے ابو موسیٰ سے فرمایا ف ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھتے تھے کہ
حضرت اُدھر سے گذرے تو کھڑے ہو کر سنا کیے صبح کو یہ حدیث ابو موسیٰ سے فرمائی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْسَاَلْتَنِیْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ ١١٣٥
مَا اَعْطَیْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُ وَاَمْرَاللّٰهِ فِیْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَیَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّیْ لَاَرَاكَ الَّذِیْ اُرِیْتُ فِیْكَ
مَا اُرِیْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ یُجِیْبُكَ عَنِّیْ قَالَهٗ لِمُسَیْلِمَةَ وَثَابِتٌ هُوَ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبداللہ
بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجسے اس کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگیگا تو اتنا بھی تجکو نہ دونگا اور خدا
کے قصد کو جو تیرے حق مین ٹھن چکا ہی تو اُسکو ہرگز نہ ہٹا سکیگا یعنی تجکو ہلاک کریگا اور دونون جہان مین فضیحت کریگا اور اگر
تو اسلام سے پھرا تو البتہ خدا تیرے کونچے کاٹیگا اور مقرر مین تجکو وہی جانتا ہون جو مجکو خواب مین دکھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا اور
یہ ثابت تجکو میری طرف سے جواب دیگا مراد ثابت سے وہ ثابت ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی ف عبداللہ بن عباسؓ سے
روایت ہی کہ مسیلمہ کذاب حضرت کی حیات مین ملک یمامہ سے بہت اپنی قوم کا ہجوم لیکر مدینے مین آیا اور حضرت کو پیغام دیا کہ اگر
محمدؐ اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجکو دین تاکہ مین ملک کا مالک ہون تو مین اسلام قبول کرون اور تابعدار ہون تو حضرت اُسکے
پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ مین کھجور کی چھڑی تھی اُسکے سر کے اوپر کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی مین تیرا حال خواب مین
دیکھ چکا ہون کہ تو پیغمبری کا دعوی کریگا تو خدا تجکو غارت بھی کریگا اور مسیلمہ کذاب نے قرآن کے مقابلے مین کچھ خرافات اور واہیات
کی تاک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میرے سننے کے لائق نہین اُسکی جواب دہی کو میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت
کرتا ہی ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب چنانچہ ثابت نے اُسکے خرافات کو ایسا پچھاڑا کہ کچھ ثابت نرکھا
بعد اُسکے مسیلمہ کذاب اپنے ملک کو پلٹ گیا اور وہان حضرت کی پیغمبری مین شرکت کا دعوی کیا حضرت کو خط لکھا کہ ہم نبوت
مین تمھارے شریک ہوئے سب ملک کی زمین آدھی تمھاری آدھی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو حقیقت مین خدا کی ہی
اپنے بندون سے جسکو چاہے اُسکو دے اور آخرت تو خاص پرہیزگارون کے لیے ہی بعد حضرت کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت کا
دعوی چھوڑ کر کل نبوت کا دعوی شروع کیا ہزارون لوگ اُسکے تابعدار ہو گئے تھے صدیق اکبرؓ نے اپنی خلافت مین خوب
فوج کشی کر کے اُسکو مارا اور اُسکے لوگون کو مٹایا اگر صدیق اکبرؓ اُسکو نہ مارتے تو اب تک اُسکے لوگ اُسی کا کلمہ پڑھتے جاتے بڑا دین مین فساد
پڑتا جیسے شیعہ سنی مین بحث رہتی ہی اُسکے مذہب والون سے بھی رہتی اسی مقام سے اگر آدمی غور کرے تو صدیق اکبرؓ کی فضیلت کو
سمجھ جاوے کہ دین مین ایسے ایسے عمدہ کام اُنسے ہوئے خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْفَعَلَ لَاَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ یَعْنِیْ اَبَاجَهْلٍ لَمَّا ١١٣٦
قَالَ اِنْ رَاَیْتُ مُحَمَّدًا یُصَلِّیْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَاَطَاَنَّ عَلٰی رَقَبَتِهٖ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اگر وہ بے ادبی کرتا تو اُسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابو جہل کو جب کہ اُسنے کہا تھا کہ اگر مین نے محمدؐ کو کعبے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو اُسکی
گردن کچل ڈالونگا ف اُسکا قصہ تیسری حدیث مین مفصل ہو چکا ق جَابِرٌ لَوْقَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ قَدْ اَعْطَیْتُكَ هٰكَذَا
وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا تو مین تجکو دونگا

اسطرح اور اسطرح اور اسطرح یعنی اپنجلی بھر بھر کے تین بار دونگا یہ حضرت نے جابر سے کہا تھا **ف** جابرؓ سے روایت ہی کہ
مجھے حضرت نے یہ وعدہ کیا تھا حضرت کی زندگی مین بحرین کے ملک سے مال نہ آیا جب حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبرؓ خلیفہ
ہوئے تو اُس ملک سے مال آیا صدیق اکبرؓ نے کہا کہ جسکا حضرت پر قرض ہو یا جس سے حضرت نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ
ظاہر کرے تب مین نے یہ حدیث بیان کی صدیق اکبرؓ نے کہا مجھسے کہ اپنا اَنجلا بھر اور گن مین نے اُن درمون سے اپنے دونون
ہاتھ بھرے گنا تو پانچ سو درم تھے صدیق اکبرؓ نے کہا کہ ہزار درم اور گن لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک وعدہ کرے
۱۱۳۸ تو اسکا نائب اُس وعدے کو پورا کرے **قَالَ اَبُوهُرَیْرَةَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ فَالَهُ حِیْنَ قِیْلَ اَکُلَّ عَامٍ**
یَعْنِیْ وُجُوْبَ الْحَجِّ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج واجب ہو جاتا اور ہرگز تمسے
نہو سکتا یہ حضرت نے فرمایا جب لوگون نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہو **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا کہ اے لوگو خدا نے
تمپر حج فرض کیا سو تم حج کرو اقرع بن حابسؓ نے پوچھا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی تین بار پوچھا حضرت نے شفقت
کے سبب جواب نہ دیا بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی بے تامل اور بیفائدہ نہ سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت خود صاف
۱۱۳۹ بیان کرتے **ق** **عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَهُ لِاَسِیْرٍ مِنْ بَنِیْ عُقَیْلٍ اَصَابُوْا**
مَعَهَا الْعَضْبَاءَ فَاَوْثَقُوْهُ فَقَالَ اِنِّیْ مُسْلِمٌ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اسکو
کہتا یعنی اسلام ظاہر کرتا اُس حالت مین کہ تو اپنا اختیار رکھتا تھا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہ حضرت نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو
فرمایا جسکے پاس اصحاب نے وہ اونٹنی پائی جسکا نام عضبا تھا پھر اصحاب نے اُسکو باندھا تو اُسنے کہا کہ مین تو مسلمان ہون **ف**
مصابیح مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ قوم ثقیف قوم بنی عقیل سے ہم قسم تھی سو ثقیف کی قوم نے حضرت کے دو اصحاب
پکڑ رکھے حضرت کے اصحاب بنی عقیل کے ایک شخص کو پکڑ لائے اُس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجھکو کیون پکڑا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے
ہم قسم لوگون کے بدلے گرفتار ہوا ہی جب حضرت وہان سے ہٹے تو اُسنے کہا اے محمد مین تو مسلمان ہون تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی اگر حالت اختیار مین قبل قید ہونے سے تو اسلام ظاہر کرتا تو تیرے حق مین بہت بھلا ہوتا اب جھوٹ نہین سکتا پھر
۱۱۴۰ حضرت نے اُسکو بدلا دیکر اپنے دونون اصحاب قوم ثقیف کی قید سے چھڑا لیے **خ م** **اَبُوْهُرَیْرَةَ لَوْ كَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا**
لَنَالَهُ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَیُرْوٰی لَوْ كَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیون کی اولاد اُسکو پا جاتی اور دوسری روایت یون ہی
کہ اگر ایمان پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیون سے ایک مرد یا بہت مرد پا جاتے **ف** مصابیح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ ہم
حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورۂ جمعہ کی یہ آیت اتری **وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ** یعنی پاک ہی وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب
کی طرف اور اور ون کی طرف جو ابھی عرب کو نہین ملے ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وے لوگ کون ہین جو عرب کے سوائے ہین تو
حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین اُن چند ستارون کا نام ہی جو نہایت متصل ہین جیسے
گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر نہین کام کرتی ہی تو بھی فارسیون کو نصیب ہوتا اس حدیث مین فارسیون
کی باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے

تحفۃ الرضا ترجمہ مشارق الانوار

فضیلت ایمان فارسیان و بیان باریک بینی و استعداد ایمانی

جیسے امام اعظم اور اُنکے شاگرد اور اُنکے اور عمدہ محدث جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوئے علماے دین نے فرمایا ہی کہ اگر امام اعظم نہوتے تو دین کا بھید لوگون کو سمجھنا مشکل ہوتا عبداللہ تستری نے کہا اگر بنی اسرائیل مین ابو حنیفہ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وے لوگ گمراہ نہوتے

١١٤١ خم جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَوْكَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ يَعْنِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک گندون کے حق مین سفارش کرتا تو مین انکو چھوڑ دیتا یہ حضرت نے جنگ بدر کے قیدیون کی طرف اشارہ کیا ف مطعم بن عدی مکے مین ایک کافر تھا حضرت پر اُسنے احسان کیا تھا سو فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا اور ان قیدیون کی سفارش کرتا تو مین انکو چھوڑتا معلوم ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہیے

١١٤٢ م اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ لَوْكَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَعْنِي الْعَزْلَ عَنِ الْمَرْاَةِ مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا تو فارسیون اور رومیون کو بھی ضرر کرتا یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا ف ایک شخص نے کہا کہ مین اپنی عورت سے صحبت کرکے باہر انزال کرتا ہون حضرت نے فرمایا تو کسواسطے یہ کرتا ہی اُسنے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودھ پلاتی ہی مین ڈرتا ہون کہ لڑکے کو حمل رہنے سے کچھ ضرر ہووے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسمین کچھ ضرر ہوتا تو فارسیون اور رومیون کی اولاد کو ضرر کرتا حالانکہ وے لوگ دودھ پلانے والی عورتون سے صحبت کرتے ہین اور حمل بھی رہتا ہی اور کچھ اُنکی اولاد کو ضرر نہین ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیاوی مین تجربہ حجت ہی

١١٤٣ ق اَنَسٌ لَوْكَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى اِلَيْهِمَا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آدمی پاس دو جنگل بھر مال ہوتا تو اُنکے ساتھ اور تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سواے خاک کے نہین بھرتا اور خدا اُسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہی جو حرص اور لالچ سے توبہ کرتا ہی ف یعنی آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو زندگی مین کسی طرح نہین بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہین ہوتی اُسکا پیٹ قبر کی خاک بغیر کوئی چیز نہین بھر سکتی پھر کم حرصی اور قناعت کی تعریف فرمائی شعر تنگ چشم مرد دنیادار را + یا قناعت پر کند یا خاک گور + بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر کو منسوخ ہو گئی

١١٤٤ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْكَانَ لِيْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِيْ اَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد کے پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجکو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس تین راتین نگذرتین اور کچھ اسمین سے میرے پاس باقی رہتا مگر اُسقدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھون ف حدیث مین سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہی اور اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہی

١١٤٥ م جَابِرٌ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ قَالَهٗ لِرَجُلٍ جَاءَهٗ يَسْتَطْعِمُهٗ فَاَطْعَمَهٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهٗ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهٗ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو اناج کو پیمانے سے نہ ناپتا تو ہمیشہ تمہارا کھایا کرتا اور اناج بنا رہتا یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جو حضرت سے اناج مانگنے آیا تھا سو اسکو حضرتؐ نے تیس صاع یعنی قریب دو من کے جو دیے سو اسمین وہ مرد اور اسکی جورو اور اُنکے مہمان ہمیشہ مدت تک کھاتے رہے یہانتک کہ اُسنے اناج کو ناپا تو چک گیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہی اور اول باب مین اس مضمون کی حدیث ہی کہ اناج کے تولنے ناپنے مین برکت ہی تو مطلب یہ ہی کہ مول لینے اور

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہی تاکہ کمی زیادتی نہو اور اپنے گھر کے خرچ یا خیرات کے واسطے تولنا نچاہیے کہ اسمین بے برکتی ہی اسواسطے
1146 کہ تول تول خرچ کرنے والے کی نظر خدا پر نہین ہتی اناج پر رہتی ہی ھ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ
دِمَاءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اگر بدون گواہ صرف دعوی پر لوگون کو دلایا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوی کرین ولیکن
مدعا علیہ پر تو قسم ہی ف یعنی اگر شرع مین مدعی سے گواہ طلب نہوتے صرف دعوی کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت بے دین
لوگ لوگون کے ناحق خون کرا ڈالتے اور مال ہضم کرتے اسی واسطے شرع مین یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوی کرے اور معتبر
گواہ لاوے تو جیتے اور اگر اسکے گواہ نہون تو مدعا علیہ قسم کھاوے کہ مدعی جھوٹا ہی تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہون اور مدعا علیہ
1147 قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ ہارے مدعی جیتے چنانچہ یہ تفصیل اور احادیث مین موجود ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِيْ
عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْاَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَاْمَنْ مِنَ النَّارِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ اگر کافر خدا کی سبھی سب رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز نا امید نہو اور اگر
ایماندار خدا کے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے ہرگز نڈر نہوئے ف شعر اگر در دہد یک صلای کرم + عزازیل گوید نصیبی برم
وران دم کہ از فعل پرسند وقول + اولوا العزم را تن بلرزد ز ہول + رحمت اور عذاب خدا کی دو صفتین ہین اور خدا کی صفت کی
1148 انتہا نہین جیسے اسکی ذات کامل ہی ویسے ہی اسکی صفت ق اَبُوْ جُهَيْمٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ
مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو جہیم سے روایت ہی جنکا
نام عبد اللہ بن حارث ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے کا چلنے والا جانتا کہ اسپر کتنا عذاب ہوگا تو مقرر اسکو وہان کا کھڑا ہو رہنا
چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اسکے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا ف ا[illegible]ث مین راوی نے صاف
روایت نہین کی کہ چالیس برس حضرت نے فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو بڑے محدث
ہین کہا ہی کہ چالیس برس مراد ہین مہینے یا دن مراد نہین واللہ اعلم نمازی کے آگے چلنا اسوقت مین گناہ ہی جب اسکے آگے
1149 کچھ آڑ نہو اور اگر آڑ ہو تو درست ہی گناہ نہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ
اَحَدٌ وَّلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا جتنا کہ خدا کے پاس عذاب ہی تو اسکی بہشت کی کوئی طمع نکرتا اور اگر کافر جانتا جتنی کہ خدا کے پاس
1150 رحمت ہی تو اسکی بہشت سے کوئی نا امید نہوتا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا
اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ
وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جتنا ثواب کہ اذان دینے
اور جماعت کی اول صف مین ہی پھر جھگڑا فیصل ہونیکا کوئی طریق نپاوین سوائے قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالین اور اگر جانین کہ
کیا ثواب ہی ظہر کے اول وقت نماز پڑھنے مین تو جماعت کے واسطے مسجد مین حاضر ہونے کی نہایت جلدی کرین اور اگر جانین
کہ کتنا ثواب ہی عشا اور فجر کی جماعت کا تو آوین گھسٹے ف یعنی اگر اذان اور اول صف کا ثواب معلوم ہو جاوے تو لوگون

مین جھگڑا پڑے پر اگر ایک شخص یہی چاہے کہ مین ہی اذان دون اور مین ہی صف اول مین داخل ہون پھر یہ جانین کہ یہ جھگڑا
بدون قرعہ کے نہ فیصل ہوگا تو ضرور قرعہ ڈالین جسکا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف مین داخل ہوا اور اگر جماعت فجر اور عشا کا
ثواب معلوم ہوا ور مسجد مین بسبب ضعف اور ناتوانی کے پانون سے نہ آسکین تو لڑکون کی طرح گھسٹتے ہوئے آوین حدیث مین اذان
اور صف اول اور ظہر کے اول وقت اور حضور جماعت فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان ہے لیکن دوسری حدیث مین آیا ہے کہ گرمی مین
1151 ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت مستحب ہے تاکہ لوگون کو تکلیف نہو اور جماعت پوری ہو خم ابنُ عُمَرَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَارَ
رَاكِبٌ وَحْدَهُ بِلَيْلٍ أَبَدًا بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جو کہ تنہائی مین ضرر ہے
تو رات کو کوئی سوار تنہا کبھی نجائے ف معلوم ہوا کہ رات کو تنہا سفر کرنا درست نہین اسواسطے کہ اسمین دینی اور دنیاوی دونون نقصان ہین
دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی مین رات کو وحشت اور وہم اور ضرر راہزن اور شیر وغیرہ کا
اکثر ہوتا ہے اور جب رات مین سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادے کو زیادہ تر نادرست ہے مثل مشہور ہے کہ الرفیق ثم الطریق فصل اس
1152 فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لولا کی لفظ ہے ق ابنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا
كَذَلِكَ يَعْنِي صَلٰوةَ الْعِشَاءِ قَالَهُ حِيْنَ أَخَّرَهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر
مین اپنی امت پر مشکل اور کٹھن نجانتا تو مین انکو واجب کر کے حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسی طرح پڑھا کرین ایکبار حضرت نے زیادہ رات
گئے عشا کی نماز پڑھی تب یہ حدیث فرمائی ف معلوم ہوا کہ عشا کی نماز مین تاخیر مستحب ہے یعنی تہائی رات سے آدھی رات تک
1153 بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہے ھ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل نجانتا تو مین انکو واجب کر کے مسواک کا حکم کرتا یعنی پنجگانہ نماز مین ف مسواک کرنا سنت
ہے بالاتفاق خصوصاً نماز کے وقت اور امام شافعی کے نزدیک فجر اور ظہر کو زیادہ تاکید ہے مسواک سے بو دفع ہوتی ہے وضو اور قراءت
قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوک کے وقت زیادہ تر مستحب ہے مسواک کڑوی لکڑی کی چاہیے پیلو کی مسواک سب سے بہتر چھوٹی انگلی برابر
1154 موٹی اور بالشت برابر لنبی خ أَنَسٌ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اگر ہجرت نہوتی تو انصاریون مین سے مین ایک مرد ہوتا ف یعنی انصاری اصحاب مجکو ایسے پسند خاطر ہین کہ اگر ہجرت کی صفت
1155 مجھ مین موجود نہوتی تو مین اپنی ذات کو انصاریون مین شمار کرتا م أَنَسٌ لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر مجکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مردون کا دفن کرنا
چھوڑ دوگے تو خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا ف یعنی اگر تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ دفن کرنا اپنے
مردون کا بھول جاؤ معلوم ہوا کہ مردہ قبر مین عذاب کے وقت چلاتا ہے پر آدمی اور جن اسواسطے نہین سنتے کہ انکی زندگی نہ دشوار
1156 ہو جاوے م ابنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنَّا مُحْرِمُونَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ قَالَهُ لِلصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ لَمَّا أَهْدَى الْبَيْهِ حِمَارَ وَحْشٍ
مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہم احرام باندھے نہوتے تو ہم تجسے قبول کرتے یہ حضرت نے صعب بن
جثامہ سے فرمایا جبکہ اسنے گورخر کو شکار کر کے حضرت کو تحفہ دیا تھا ف یعنی محرم کو زندہ شکار کا لینا درست نہین اسواسطے ہم قبول
1157 نہین کرتے معلوم ہوا کہ عذر دینی سے دعوت کا قبول نکرنا اور تحفہ پھیر دینا درست ہے ق أَنَسٌ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ

بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ قربانی نہوتی تو البتہ مین عمرہ کرکے حج کا احرام اتار ڈالتا
ف کفار کے نزدیک حج کے موسم مین عمرہ کرنا نہایت بد تھا تو اس رسم بد کے دور کرنے کے واسطے جب حضرت حجۃ الوداع
مین بہ نیت حج مکے مین داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام اتار ڈالے پھر حج کے
وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام نہ اتارا تھا بعضے اصحاب کو احرام اتارنے مین حضرت کو احرام باندھے
دیکھکر تامل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین قربانی کے سبب سے ناچار ہوگیا نہین تو مین بھی احرام اتار ڈالتا ق

1158 اَنَسٌ لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَۃِ لَاَکَلْتُھَا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر
مجکو اسکا خوف نہوتا کہ شاید یہ کھجور زکوۃ کی ہو تو مین اسکو کھا جاتا ف حضرت نے ایک کھجور راہ مین پڑی دیکھی تب یہ حدیث

1159 فرمائی معلوم ہوا کہ حقیر چیز اگر راہ مین پڑی پاوے جسکے گر جانے سے مالک کو کچھ غم نہو تو اسکا لینا اور کھانا درست ہی ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ
لَوْلَا اَنْ یَّشُقَّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّۃٍ وَّلٰکِنْ لَا اَجِدُ حَمُوْلَۃً وَّلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُھُمْ عَلَیْہِ وَیَشُقُّ
عَلَیَّ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون پر رنج نہوتا تو مین کسی لشکر کا ساتھ
نہ چھوڑتا ولیکن مین باربرداری اور سواری نہین پاتا اور میرے پاس وہ چیز نہین جس پر سب اصحاب کو سوار کرون اور مجھپر رنج ہوتا ہی کہ
مسلمان مجھسے چھوٹ رہین ف سریہ اس لشکر کو کہتے ہین جو تھوڑا سپاہیون سے زیادہ ہون اور حضرت انکے ساتھ نہ تشریف لیگئے ہون
یعنی حضرت کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی مین شریک ہون لیکن ابتدائے اسلام مین بے اسبابی اور قلت سواری سے
سب اصحاب ساتھ نجا سکتے تھے اس سبب سے حضرت بھی رک جاتے تھے اور حضرت کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند نہ آتا تھا کہ
نجانے والے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث مین جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت رکھنے کا بیان ہی ق

1160 اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَھَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی
نکرتی ف حضرت موسی کے ساتھ بنی اسرائیل کو من اور سلوی اترتا تھا اور حکم خدا یہ تھا کہ باسی نرکھا کرو ہر روز تمکو تازی شیرینی اور
تازہ چڑیون کا گوشت ملا کریگا بنی اسرائیل نے حرص کے سبب سے گوشت کو باسی اٹھا رکھا کہ اگر کل نملے تو کام آوے سو وہ سڑ گیا یعنے
گوشت سڑتا ہی رکھ چھوڑنے سے اور دل باسی رکھنے کی رسم بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی نہ رکھتا تو کیونکہ
گوشت سڑتا اور حضرت حوا نے حضرت آدم سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھین اور ظاہر مین حضرت آدم سے کہتی
تھین کہ مین تمکو نہین چاہتی یا کہ یون خیانت کی کہ حضرت آدم کو شیطان کے ورغلانے سے حضرت حوا ہی نے گیہون کھلایا یعنی

1161 عورتون مین خیانت کی خو اول حضرت حوا سے شروع ہوئی ق اِبْنُ عُمَرَ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ
وَیُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نکرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وے گناہ
کرتے پھر انکو خدا بخشتا اور انکو بہشت مین لیجاتا ف اس حدیث کا مضمون دو بار ہو چکا مطلب کہ اسمین دلاسا ہی اہل خوف اور گنہگاران
تائب کو اور اشارہ ہی کہ گناہ حکمت الہی کے مخالف نہین تا کہ اسکی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہو اور یہ مطلب نہین کہ آدمی اپنے
گناہون سے بالکل نڈر ہوجاوے کہ یہ تو صاف کفر ہی فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے شروع میں لیس اور انکی لفظ ہی

1162 وَ اُمّ الحُصَیْنِ الاَحْمَسِیَّةِ اِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا مَا قَادَکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ مسلم مین ام الحصین سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمپر نکٹا بوچا حبشی غلام حاکم کیا جاوے تو بھی تم اسکی اطاعت اور تابعداری کیجیو جب تک تمکو
قرآن پر چلاوے **ف** یعنی اگرچہ حاکم نہایت حقیر و نالائق ہو تو بھی احکام شرعی مین اسکی اطاعت واجب ہی اس حاکم سے مراد وے
حاکم ہین جو خلیفہ کی طرف سے حاکم ہوئے ہون اسواسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہین ہو سکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو **ھ**
1163 جَابِرٌ اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِیْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْہُ جَائِحَةٌ فَلَا یَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْہُ شَیْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِیْكَ بِغَیْرِ حَقٍّ
مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے اپنے بھائی مسلمان کو کوئی پھل بیچا پھر اسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجکو حلال
نہین اسکی قیمت سے کچھ کس چیز کے بدلے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناحق لیگا **ف** امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ جب مالک نے
درخت پر میوہ لگا بیچا پھر کسی آفت سے میوہ برباد گیا تو مالک کچھ بھی قیمت مول لینے والے سے نہ لیوے اور امام مالک کے نزدیک
تہائی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر مالک نے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہی لیکن کچھ قیمت معاف
1164 کرنا مستحب ہی اور اگر سپرد کرنے سے پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہین **خ** ابْنُ عُمَرَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ
اِمَارَتِہٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمَارَةِ اَبِیْہِ مِنْ قَبْلُ وَ اَیْمُ اللّٰہِ اِنْ كَانَ لَخَلِیْقًا لِلْاِمَارَةِ وَ اِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ
وَ اِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ بَعْدَهٗ یَعْنِیْ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر
تم اب طعنہ دیتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری مین سو البتہ تم تو اسکے باپ کی یعنی زید کی سرداری مین بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی
زید سرداری کے لائق تھا اور مقرر سب لوگون سے وہ مجکو زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ اسکے بعد سب لوگون سے میرے نزدیک
زیادہ تر پیارا ہی **ف** زید حضرت کے آزاد غلام تھے انکو حضرت نے لشکر کا سردار کرکے شام مین بھیجا تھا جب وے وہان شہید ہوئے
تب حضرت نے انکے بیٹے اسامہ کو سردار لشکر کیا کہ اپنے باپ کا بدلا لیوے اور اسکو تسکین حاصل ہو تو بعضے لوگون نے انکی سرداری
مین کچھ تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے اسامہ اور انکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبوبون
1165 مین داخل ہوئے **خ** ابْنُ عُمَرَ اِنْ دُعِیْتُمْ اِلٰی كُرَاعٍ فَاَجِیْبُوْا بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اگر تم دعوت مین صرف بکری کے پاؤن کی نلی کی طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کرو **ف** یعنی دعوت قبول کرنا واجب ہی
1166 اگرچہ نہایت حقیر اور ناچیز کھانا ہووے **خ** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِنْ رَاَیْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّیْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا مَكَانَكُمْ حَتّٰی اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ
وَ اِنْ رَاَیْتُمُوْنَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَ وَطِئْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰی اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ قَالَہٗ یَوْمَ اُحُدٍ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جُبَیْرٍ وَ اَصْحَابِہٖ وَ كَانُوْا
خَمْسِیْنَ رَجُلًا بخاری مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو کہ چڑیان ہمکو اچک لیگئین تو بھی
تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جبتک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہمنے ان کافرون کو اپنے قدمون سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے
مکان سے نہ ہٹیو جب تک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون یعنی خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم اپنے مکان سے بدون بلائے نہ ہٹیو یہ حضرت
نے جنگ احد کے دن عبد اللہ بن جبیر اور انکے ساتھیون سے جو پچاس جوان تھے فرمایا **ف** جنگ احد مین حضرت نے
کافرون کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پچاس تیر انداز جنکے سردار عبد اللہ بن جبیر تھے
متعین کرکے انسے یہ حدیث فرمائی اول جب مسلمانون نے حملہ کیا کافرون کی شکست ہوئی لوٹ شروع ہو گئی جو ناکے پر تیر انداز تھے

کافرون کی شکست دیکھ وے بھی لوٹنے لگے سردار کا کہنا نہ ماننا جب تا کا خالی ہو گیا کافر ادھر سے مسلمانون پر لوٹ پڑے بسبب

1167 شامت نافرمانی کے اسلام کی شکست ہوئی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا

ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ يَعْنِي الْاَمَةَ غَيْرَ الْمُحْصَنَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ اور زید بن خالدؓ سے

روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر بے خاوندوالی لونڈی حرام کاری کرے تو اسکو کوڑے مار و پھر اگر حرام کرے تو اسکو کوڑے مار و پھر اگر

حرام کرے تو بھی کوڑے مار و پھر چوتھی بار اسکو بیچ ڈالو بالون کی رسی ہی کے ساتھ سہی **ف** یعنی تین بار اگر لونڈی حرام کرے

تو اسکو سزا دیوے چوتھی بار اسکو بیچ ڈالے اگرچہ کمتر قیمت پاوے جیسے بالون کی رسّی ہندوستان مین کیا بد رسم ہو گئی ہی کہ لونڈیان حرام

کرتی ہین اور انکے بے غیرت مالک کچھ خیال نہین کرتے اپنے اوپر وبال لیتے ہین نہ انکا نکاح کر دیتے ہین نہ انکو بیچ ڈالتے ہین اسکی

1168 جوابدہی اور عذاب قیامت مین مالکون کی گردن پر ہوگا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ

دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَكِ **قَالَهٗ** لِامْرَأَةٍ كَانَتْ تُصْرَعُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

کہ اگر تو چاہے تو صبر کر اور تجکو بہشت ملیگی اور اگر تو چاہے تو مین دعا کرون اللہ تجکو چنگا کر دیوے یہ حضرت نے اس عورت سے

فرمایا جو مرگی کی بیماری سے گر پڑتی تھی **ف** عطا سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ دیکھ یہ سیاہ عورت بہشتی ہی حضرت

سے اسنے کہا تھا کہ یا حضرت دعا کیجیے کہ میری مرگی دور ہو وے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اس عورت نے کہا کہ مین نے بیماری قبول

کی اور صبر اختیار کیا لیکن یہ دعا کیجیے کہ مرگی کے وقت میرا بدن نہ کھل جایا کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ اسکا بدن اس حالت

1169 مین ہرگز نکھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت مین صبر کرنے کا بدلا بہشت ہی **ق** عَائِشَةُ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ

شِئْتَ فَاَفْطِرْ **قَالَهٗ** لِحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ وَسَاَلَهٗ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ بخاری

اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور اگر تو چاہے تو روزہ نہ رکھ یہ حضرت

نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے فرمایا اسنے سفر مین روزہ رکھنے کا مسئلہ پوچھا تھا اور اسکی عادت تھی کہ برابر روزے رکھتا رہتا تھا

1170 **ف** معلوم ہوا کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونون درست ہی **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ

بْنُ رَوَاحَةَ **قَالَهٗ** حِيْنَ اَمَّرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

اگر زید مارا جاوے تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی یہ حضرتؐ نے فرمایا جبکہ جنگ موتہ مین

زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا **ف** حضرت کے ایلچی کو حاکم شام نے مار ڈالا تھا اسواسطے حضرت نے آٹھوین سال ہجرت کے موتہ

پر جو ولایت شام کا ایک شہر ہی ہزار آدمی کا لشکر بھیجا انکا سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر یہ حدیث فرمائی چنانچہ تینون سردار

شہید ہو گئے پھر مسلمانون نے مشورہ کر کے خالد بن ولید کو سردار بنایا سو خدا نے انکی تدبیر سے فتح نصیب کی معلوم ہوا کہ ایک لشکر

کے کئی سردار درجہ بدرجہ مقرر کرنا درست ہی جسطرح بالفعل انگریزون مین معمول ہی کہ اسمین اگر اول سردار مارا جاوے تو فوج نہین بگڑتی

کہ دوسرا قائم مقام ہو جاتا ہی اور معلوم ہوا کہ اجماع مسلمین حجت ہی جسکو مسلمان اپنا سردار بناوین وہ خدا اور رسول کو پسند ہی

جیسا کہ اصحاب نے خالد کو سردار مقرر کیا اور حضرت نے اسکو پسند کیا اور اسپر کچھ انکار نہ کیا اسی طرح صدیق اکبرؓ کی خلافت اصحاب

کی صلاح اور مشورے سے ہوئی تو صاف معلوم ہوا کہ مرضی خدا اور رسول کے موافق یہ کام ہوا علاوہ اسکے بہت احادیث

مین صدیق اکبرؓ کی خلافت کا اشارہ اور صراحت بھی موجود ہی تو گویا اجماع اور احادیث ملکر نور علی نور ہو گئی **ق** جابرؓ اِنْ کَانَ
1171 عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِیْ شَنَّةٍ وَاِلَّا كَرَعْنَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات
لبسا پانی مشک مین ہو تو سب سے بہتر اور نہین تو ہم منھ لگا کر نہر سے پانی پی لیوین **ف** حضرت ایک انصاری صحابی کے باغ مین
تشریف لیگئے وہ اپنے باغ کو سینچتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو اُس انصاری نے سرد پانی مین دودھ ملا کر حضرت کو
پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہین اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے
جاری پانی کو منھ لگا کر پینا سنت ہی **ق** جابرؓ اِنْ كَانَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِیْ شُرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ اَوْ
1172 لَذْعَةٍ بِنَارٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھاری دواؤن مین سے کسی دوا مین بہتری اور شفا ہی
تو سینگی کے پچھنون مین اور شہد کے پینے مین اور آگ سے داغنے مین بھی شفا ہی **ف** اسواسطے کہ اگر خونی بیماری ہی تو اُسکا علاج
پچھنے لگانا ہی اور اگر مواد کی کثرت ہی تو شہد سے اسہال کرنا چاہیے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہی تو داغنا اُسکی تدبیر ہی اس حدیث مین
تمام فن طب کی علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا عبداللہ بن عمرؓ سے ابن ماجہ مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پچھنے لگانا نہار بہتر ہی اور پچھنے
لگانے سے یعنی پس سر عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہی اور خون نکالنا دوشنبے اور سہ شنبے اور پنجشنبے کو بہتر ہی اور ہفتے اور یک شنبے اور
چہار شنبے اور جمعے مین منع ہی لیکن بخاری مین حدیث ہی کہ حضرت نے داغنے سے منع کیا اور مسلم مین روایت ہی کہ جنگ خندق مین جب سعد
بن معاذ کے ہاتھ مین ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو خون نہ بند ہوتا تھا حضرت نے اُس رگ کو اپنے ہاتھ سے داغا اور حضرت کے اصحاب مین بھی
داغنے کا معمول تھا تو علماے حدیث نے کہا ہی کہ جبتک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہین کہ اُسمین تکلیف اور خطرہ ہی اور جسوقت
1173 کہ بیماری نہایت سخت ہو اور سوائے داغنے کے کوئی علاج کارگر نہوتا ہو اُسوقت مین داغنا درست ہی **ھ** جابرؓ اِنْ كِدْتُمْ اٰنِفًا
لَتَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا ائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا
وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا **قَالَهُ** حِيْنَ صَلّٰى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ فَقَعَدُوْا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ حال یون تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیون اور رومیون کا سا کام کرتے
وے لوگ اپنے بادشاہون پاس کھڑے رہتے ہین اور اُنکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہین سو ایسا نکیا کرو تابعداری کیا کرو اپنے امامون
کی اگر امام کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرت نے فرمایا جبکہ بیماری
کے سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور اصحاب پیچھے کھڑے تھے پھر حضرت نے اُنکو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا تو وے بیٹھ گئے جب حضرت نے سلام
پھیرا تو یہ حدیث فرمائی **ف** بعضون کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہی اور اکثر امامون کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہی اسواسطے کہ
حضرت نے مرض الموت مین بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھی معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا نماز کو نہین توڑتا
اور معلوم ہوا کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہی درست نہین لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور بے ادب
لوگون کے ہٹانے کے واسطے درست ہی **ھ** مُعَيْقِيْبُ بْنُ اَبِیْ فَاطِمَةَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً مسلم مین معیقیب بن
1174 ابی فاطمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضرور ہی کرنے والا ہو تو ایکبار کر **ف** ایک شخص نماز مین سجدہ کرنے کے وقت
سجدہ گاہ سے کنکریان ہٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام نماز مین بہتر نہین اور اگر تجکو نہایت ہی ضرورت ہو

١١٧٥ تو ایکبار کا کرنا مضائقہ نہین ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمتر کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہین توڑتا خ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ
اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِامْرَأَةٍ أَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ بخاری
مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو نپاوے تو ابو بکر پاس آیو یہ حضرت نے اُس عورت سے کہا جب فرمایا
تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر آنا تب اُسنے کہا کہ بھلا بتلائیے تو کہ اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن ف یعنے اگر مین
آؤن اور حضرت کو نپاؤن یعنی اگر حضرت کا انتقال ہو گیا ہو تو کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر پاس آنا جو مین کرتا ہون
١١٧٦ سو وہ کریگا علما نے کہا ہی کہ اس حدیث مین صدیق اکبر کی خلافت کا صاف اشارہ ہی ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا
لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ بخاری اور مسلم مین
عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اُترو کسی قوم مین پھر وے تمہارے واسطے سامان کردین جیسا کہ
مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نکرین تو تم اُنسے مہمانی کا حق جیسا کہ اُنکو چاہیے لیلو ف یعنے کافرون سے
حضرت نے صلح کی تھی تو اُس صلح مین یہ قول قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارے ملک مین آوین جاوین تو اُنکی ضیافت اور
مہمانداری کیجیو تو اس حدیث مین وہی لوگ مراد ہین اور یہ مطلب نہین کہ مسافر بجبر اور زبردستی مسلمانون سے اپنی مہمانی مانگے
١١٧٧ ہان یہ البتہ ہی کہ مہمانداری کرنا مستحب ہی ع انس اِنْ يَعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ
مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اُسکو بڑھاپا نہ آنے پاویگا کہ تمہاری قیامت قائم ہو جاویگی
یعنی تمہاری موت کی ساعت آپہنچیگی ف جنگلی لوگون نے حضرت سے پوچھا کہ قیامت کب آویگی اُس قوم مین ایک چھوٹا لڑکا
تھا اُسکی طرف اشارہ کرکے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ لڑکا بڈھا نہونے پاویگا کہ تم سب مر جاؤگے تو تمہارے حق مین گویا قیامت
آگئی مثل مشہور ہی کہ اگر اپنی جان نہین تو گویا سارا جہان نہین ان لوگون نے حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرت نے مجازی
قیامت کا جواب دیا یا اسواسطے کہ اگر فرماتے کہ مین قیامت کا وقت نہین جانتا تو جنگلی جاہل بداعتقاد ہو جاتے کہ کیسا پیغمبر ہی
١١٧٨ کہ قیامت کو نہین جانتا ہی ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ فِيْ قَتْلِهِ يَعْنِيْ اِبْنَ صَيَّادٍ
بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین دجال ہی تو تجکو اُسپر قابو نملیگا اور اگر ابن
صیاد دجال نہین تو اُسکے قتل کرنے مین تجکو کچھ بہتری نہین ف ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا عجیب غریب اُسکے
حالات تھے لڑکون مین کھیلتا تھا کہ حضرت وہان ہو کر نکلے سب لڑکے بھاگ گئے وہ نہ بھاگا حضرت نے اُس سے فرمایا کہ تو میری
پیغمبری کی گواہی دیتا ہی اُسنے کہا ہان اور تم میری پیغمبری کے گواہ ہو بعضے اصحاب کو گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہی اسواسطے
عمر فاروق نے حضرت سے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین اُسکی گردن کاٹون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر یہی حقیقت مین دجال
ہی تو اُسکو نہ مار سکیگا اسواسطے کہ دجال کی موت حضرت عیسی کے ہاتھ سے مقدر ہی اور اگر یہ دجال نہین ہی تو ایسے دھوکے کے
١١٧٩ مارنے مین کیا فائدہ ہی ع ابن عباس لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اگلے سال تک زندہ رہا تو نوین تاریخ کا بھی ضرور روزہ رکھونگا ف حضرت مکے مین عاشورے کا یعنی
محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینے مین رمضان کے روزے فرض ہوئے تو اُسکی فرضیت منسوخ ہو گئی

مستحب جان کر رکھتے تھے اصحاب نے کہا کہ یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر مین زندہ
رہا تو اگلے محرم مین نوین اور دسوین دو تاریخ کا روزہ رکھونگا تا کہ یہود کی مشابہت نہو پھر اسی سال قبل محرم کے حضرت کا
انتقال ہوا اسی حدیث سے بعضے علما نے کہا ہی کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہی **ق** انسؓ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ 1180
قالہ لِضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سچا ہی تو مقرر بہشت مین جاویگا یہ حضرت نے
ضمام بن ثعلبہ کے حق مین فرمایا **ف** اصحاب بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا ضمام بن ثعلبہ اُسکا نام تھا اُسنے اسلام کے فرض حکم
پوچھے حضرت نے اُسکو پانچون وقت کی فرض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوۃ بتلائی تو اُسنے کہا اُس خدا کی قسم
جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا کہ مین اسمین نہ زیادتی کرونگا نہ کمی جب وہ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ضمام کے کلام کا یہ مطلب
نہین کہ سوائے فرض کے مین سنت اور نفل نہ کرونگا بلکہ یہ مطلب کہ فرض چیزون مین کچھ کمی زیادتی اپنی طرف سے نہ کرونگا اور
دوسری وجہ یہ ہی کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہوکر آیا تھا تو مطلب یہ کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی مین میری طرف
سے کچھ کمی زیادتی نہوگی جیسا کہ حضرت سے سُنا ہی ویسا ہی اُن سے کہونگا **ق** ابوہریرۃ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ 1181
الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ **قالہ** لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً
أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر حقیقت مین تو ایسا ہی ہی جیسا کہ تونے کہا تو گویا تو اُنکے منہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہی اور ہمیشہ خدا کی طرف سے
تیرے ساتھ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ تجکو اُنپر غالب رکھیگا جبتک کہ تو اس حالت پر رہیگا یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے یون
کہا تھا کہ یا رسول اللہ میرے رشتے دار ہین کہ مین تو اُنسے سلوک کرتا ہون اور وے مجسے برادری کا حق کاٹتے ہین اور مین اُنسے
احسان کرتا ہون اور وے مجسے برائی کرتے ہین اور مین اُنسے غم خوری کرتا ہون اور وے مجسے جہالت کرتے ہین گالیان
دیتے ہین **ف** یعنی اگر حقیقت حال یون ہی ہی تو وے لوگ تیرے ساتھ بدسلوکی کرنے سے دوزخ مین پڑینگے کہ باوجود تیرے
احسانات اور غم خوری کے کچھ برادری کا حق نہین ادا کرتے اور اس سے خاطر جمع رکھ کہ تو اُس غمخواری اور احسان سے اُنکے
سامنے دنیا مین کبھی ذلیل اور بے عزت نہوگا اسواسطے کہ خدا کی طرف سے تیری مددگاری کو فرشتہ مقرر رہیگا بشرطیکہ تو اسی
حالت پر قائم رہے اس حدیث سے برادر پروری اور غمخواری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی **فصل** اس فصل مین دے
حدیثین ہین جنکے سرے پر خیر کی لفظ ہی **ق** حکیم بن حزام خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى بخاری اور مسلم مین حکیم 1182
حزامؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر خیرات جو مالداری سے ہو **ف** یعنی قرضدار یا محتاج کو خیرات کرنا ضرور نہین اُسکو واجب
ہی کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کرے کہ اُنکا حق فقیرون کے حق پر مقدم ہی خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جسکا
مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو **ق** ابن مسعود خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ 1183
تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
سب لوگون سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہین یعنی اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہین جو اصحاب سے ملے ہوئے ہین اور اُنکے
شاگرد اور صحبت دیدہ ہین یعنی تابعین پھر وے لوگ بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوئے اور اُنکے ہم صحبت ہین یعنی تبع تابعین

پھران تین زمانون کے بعد وے لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کریگی اور قسم گواہی پر شتابی کریگی یعنی دروغ فاش ہوگا بے علمی اور بے دیانتی کے سبب سے ناحق بیفائدہ قسمین کھاوینگے اور بے حاجت گواہی دینگے **ف** جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین کہا ہی کہ قرن ایکزمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگون کا نام ہی بعضے کہتے ہین کہ ساٹھ برس کا قرن ہوتا ہی اور بعضون کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہی کہ قرن کی مدت کچھ مقرر نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتداے نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر برس مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہوچکا سو اسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی ترجمہ ہوا اُسکو دریافت کرکے کچھ مسلمانون کے عقیدے بگڑگئے اور علماے اہل سنت پر بادشاہون کی زیادتیان شروع ہوئین غرضکہ اسلام مین بڑی مصیبت پڑی اور دین اُلٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ دین مین کمی ہوتی گئی اب تلک سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانون تک خیریت غالب رہیگی بعد اُسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہوجاویگی اور یہ مطلب نہین کہ بالکل خیریت نرہیگی اسواسطے کہ اُمت محمدی قیامت تک سب بالکل کبھی نہ گمراہ ہوجاوینگے بلکہ ہر زمانے مین کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ اہل باطل بکثرت ہون اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہی کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین بے رد اور بے تکرار رائج تھا وہ حق ہی اُسکو قبول کیا چاہیے اور جو قول اور فعل اُن تین زمانون میں بے دغدغہ رائج نہ تھا وہی بدعت ہی اُسکو ہرگز نہ قبول کیا چاہیے کہ اسمین صریحا دین کی بربادی ہی اگر عاقل آدمی اس قاعدے کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتین کہ جہان مین ہوچکین ہین اور ہونگی بخوبی

۱۱۸۴ اُنکی بُرائی اور گمراہی بوجھ جاوے **ع** ابُوهُرَيْرَةَ خَيْرُ اُمَّتِي بِالْقَرْنِ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُونَ قَبْلَ اَنْ يُسْتَشْهَدُوا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب میری امت سے بہتر وہ زمانہ ہی جسمین مین پیغمبر ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ پھر اصحاب کے بعد وے لوگ بہتر ہین جو اُنسے ملے ہوئے اور اُنکی صحبت والے ہین یعنی تابعین ابوہریرہ رضی نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہی کہ حضرت نے تیسرے زمانے کو بہتر کہا یا نہیں حضرت نے فرمایا پھر وے لوگ باقی رہ جاوینگے جو فربہی اور مٹاپے کو درست رکھینگے گواہی دینگے بدون گواہی مانگے **ف** یعنی اُنکو خوف خدا اور خوف قیامت نرہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کرین بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے ریاضت اور محنت چھوڑ کر بدن کی آرائش اور تازگی مین مشغول ہوکر بندہ شکم ہوجاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہی اور جھوٹھ بولنے کی کچھ پروا نکرینگے ناحق گواہی دینے کو طیار ہونگے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک سا مطلب ہی خلاصہ مطلب یہ کہ جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول اور فعل کا اعتبار نرہا تو دیندارون کو لازم ہی کہ سواے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے کسی رسم اور راہ کو قبول نکرین امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین تھے دین کا بوجھنا اُنکی محنتون کے سبب سے مسلمانون کو آسان ہوگیا اسواسطے کہ وے خیر القرون مین داخل تھے اسی واسطے اہل سنت نے دین کے سمجھنے مین اُنکو اپنا پیشوا بنایا

۱۱۸۵ **ق** اَنَسٌ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُوا النَّجَّارِ

تحفة الاخيار ترجمہ مشارق الانوار

ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُوْ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ بخاری اور مسلم مین
انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار کے محلون سے بخار کی اولاد کا محلہ بہتر انکے بعد عبد الاشہل کی اولاد بہتر انکے
بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر انکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے سب محلون مین خیر اور خوبی ہی ف مدینے
مین انصاری اصحاب کے بہت محلے اور احاطے تھے حضرت کی مددینے کی اسواسطے سب کی مجمل تعریف کی مگر جن لوگون سے
زیادہ ترجان نثاری ہوئی انکے علاحدہ علاحدہ نام لیکر خوبی بیان کی ھ ابو ھریرۃ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا
اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون کی صفون 1186
مین پہلی صف بہتر ہی اور بری صف پچھلی صف ہی اور عورتون کی صفون مین بہتر پچھلی صف ہی اور بری پہلی صف ہی ف
حضرت کے وقت مین مرد اور عورتین جماعت کی نماز مین شریک ہوتے تھے اول مردون کی صفین ہوتی تھین بعد اسکے
عورتون کی سو فرمایا کہ مردون کی صفون مین اول صف بہتر اسواسطے کہ وے جلدی حاضر ہوئے امام سے قریب عورتون سے
نہایت دور رہے اور پچھلی صف کو برا فرمایا اسواسطے کہ وے دیر کر نماز مین آئے امام سے دور تر عورتون سے قریب تر ہو حال آنکہ
مرد عورت کے متصل ہونے مین فساد کا خوف ہی اور عورتون کی صفون مین پہلی صف کو برا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی
اسواسطے کہ پہلی صف مردون سے قریب ہی اسمین کمال پردہ پوشی نہین اور پچھلی صف مردون سے دور ہی اسمین پردہ پوشی
نہایت ہی معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر روکنا لازم ہی انکا ایک مقام پر متصل ہونا نچاہیے خ جابر خَيْرُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً
بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہتر آدمی وہ ہی جو قرض ادا کرنے مین بہتر ہو ف جابر رضہ 1187
سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک شخص سے نوجوان کم عمر اونٹ قرض لیا جب بیت المال مین زکوۃ کے اونٹ آئے حضرت نے
جابر رضہ سے فرمایا کہ اسکا قرض ادا کر جابر رضہ نے کہا کہ یا حضرت اسکا اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور یے اونٹ قیمتی ہین حضرت نے فرمایا
کہ قیمتی ہی اونٹ اسکو دے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کشادہ جبینی قرض ادا کرنے مین مستحب ہی اور اسطرح کے قرض مین زیادہ دینا
سود مین داخل نہین اسواسطے کہ سود مین زیادہ لینا شرط کر لیتے ہین اور اسمین شرط نہ تھا حضرت نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ
اسکے بیاج وزن اور پیمانے والی چیز مین ہوتا ہی جاندارمین کمی بیشی بیاج نہین خ عثمانُ وعلیٌ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ
عَلَّمَهٗ بخاری مین حضرت عثمان غنی اور علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم لوگون مین وہ بہتر ہی جو خود قران کو سیکھے 1188
اور غیرون کو سکھاوے ف خواہ روان پڑھے اور قرارت کے قاعدے سیکھے اور سکھلاوے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب
اور احکام خود بوجھے اور لوگون کو بوجھاوے لیکن ہان یہ البتہ ہی کہ مطالب کی بوجھ صرف لفظ سے زیادہ تر افضل ہی کہ غرض از
تنزیل قران تہذیب نفوس ہست نہ محض ترتیل حروف ق ابو ھریرۃ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ
فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورتین کہ اونٹ 1189
کی سواری کرتی ہین ان مین قریش کی عورتین بہتر ہین یعنی سب عرب کی عورتین مین قوم قریش کی عورتین بہتر ہین نہایت
مہربانی چھوٹے لڑکون پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی ف ام ہانی علی مرتضی کی بہن بیوہ ہو گئی تھین حضرت نے
چاہا کہ انسے نکاح کرین ام ہانی نے کہا کہ یا حضرت تمام خلق سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہین میرے لڑکے نہایت

چھوٹے چھوٹے ہین مین نہین چاہتی کہ آپکے بستر پر وے رووین اور چلاوین اور مین بڑھی بھی ہو گئی ہون یعنی ان عذرون سے مین نکاح نہین کر سکتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتون کی تعریف کی اور اُمّ ہانی کا عذر پسند کیا معلوم ہوا کہ عورت مین یہی بڑی خوبی ہو کہ درد والی ہو اور لڑکون کو اچھی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کو ضائع ہونے دے

۱۱۹۰ وعلیؓ خَیْرُ نِسَآئِهَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَآئِهَا خَدِیْجَةُ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے زمانے مین مریم عمران کی بیٹی سب عورتون سے افضل اور اپنے زمانے مین یعنی امت محمدی مین خدیجہ سب عورتون سے افضل ہو

۱۱۹۱ ابو هریرةؓ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا افضل دن جسپر آفتاب نکلا جمعے کا دن ہو اُسی دن آدم پیدا ہوئے اور اُسی دن بہشت مین داخل کیے گئے اور اُسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت نہ قائم ہو گی مگر جمعے کے دن ف چھ دن مین تمام عالم پیدا ہوا یکشنبے سے پیدائش شروع ہوئی جمعے پر ختم ہوئی تو یہود یہ سمجھے کہ ہفتے کو خدا نے عالم کی پیدائش سے فراغت پائی تو ہمکو لازم ہو کہ سب دنیا کا کام چھوڑ کے اُسدن عبادت کریں اور نصاریٰ یہ سمجھے کہ ابتداے پیدائش عالم کی یکشنبے سے ہوئی اور انکے گمان فاسد مین حضرت عیسیٰ مقتول اور مصلوب ہو کر تین دن کے بعد اُسی دن زندہ ہوئے تو یہی بڑا دن ٹھہرا اور اسلام مین جمعہ بڑا دن ہو اسواسطے کہ حضرت آدم کی پیدائش اور بہشت مین داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اُسی دن ہو گی تو انسان کی جنس کو صرف جمعے کے دن سے نہایت خصوصیت ہو تو لازم ہو کہ اسی دن دنیا کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہووین ہرچند بنظر ظاہر بہشت سے نکلنا انسان کے حق مین احسان نہین لیکن حقیقت مین بڑا احسان ہو اسواسطے کہ حضرت آدمؑ کے آنے سے عالم مین بڑی بڑی برکتین ہوئین انبیا اور اولیا اور ایمان دار لوگ پیدا ہوئے اور زمین آدم کی اولاد سے قیامت تک آباد اور گلزار ہو گئی

۱۱۹۲ عوف بن مالک الاشجعی خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْهِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ مسلم مین عوف بن مالکؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا بہتر تمہارے سردار اور حاکم وے ہین جنکو تم چاہو اور وے تمکو چاہین تم اُنکو نیک دعا دو اور وے تمکو نیک دعا دیوین اور بُرے سردار وے ہین جن سے تم بغض رکھو اور وے تمسے بغض رکھین تم اُنکو بد دعا دو وے تمکو بد دعا دیوین ف جب حاکم اور رعیت مین محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہو گا اسواسطے اُنکی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت مین بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار بے انتظامی ہو گی اسواسطے اُنکی مذمت کی اس حدیث مین حاکمون کو نصیحت ہو کہ انصاف کرین اور ظلم سے دور رہین اسواسطے کہ حقیقت مین انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہو اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہو

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر افعل التفضیل کا صیغہ ہو

۱۱۹۳ خ ابن عباسؓ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةَ جَاهِلِیَّةٍ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُهَرِیْقَ دَمَهٗ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہین ایک تو حرم کی زمین مین کجروی یعنی ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام مین کفر کی رسم و راہ

طلب کرنے والا تغیر ناحق کسی شخص نے خون کا چاہنے والا مراد اسی کی خونریزی کرے واسطے ف حرم مین کجروی کرنا یعنی
وے کام کرنا جو وہان حرام ہین جیسے قتل ورلڑائی اور شکار کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد ہون چنانچہ عبداللہ بن عباسؓ کا یہی
مذہب ہو کہ جیسے عبادت کا حرم مین دونا ثواب ہو ویسے ہی گناہ کا بھی وہان دونا عذاب ہو اسواسطے کہ معصومین بے ادبی زیادہ
تر ہوتی ہو اسی واسطے ابن عباسؓ نے مکے کی سکونت ترک کرکے طائف مین رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسمین جیسے نوحہ کرنا سر پیٹنا
مروے پر کپڑے پھاڑنا جانورون سے شگون لینا لوگون کے نسب مین طعنہ کرنا اپنے نسب اور خاندان پر گھمنڈ کرنا مینہ کو ستارون
1194 کی تاثیر سے جاننا اور بے سبب ناحق خونریزی کی برائی تو صاف ظاہر ہو تفصیل کی کچھ حاجت نہین ہو اَبُوْهُرَيْرَةَ اَثْقَلُ
صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ منافقون پر بہت بھاری نماز عشا کی اور فجر کی نماز ہو اور اگر وے لوگ جانین جو کہ انمین ثواب
ہو تو مقرر انکے واسطے آوین گھسٹتے ہی ف عشا کے وقت نیند کا غلبہ یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا دیکھنا بیشتر
ہوتا ہو اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑنا کچھ ظاہری مسلمانون پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہو اسواسطے ان دونون وقتون کی
نماز انسے نہین ہو سکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز مین کاہلی کرے اور دل چراوے اسمین نفاق کی علامت موجود ہو
1195 لازم ہو کہ اپنے دل کو سمجھاوے اور توبہ کرے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَعَائِشَةُ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملون سے بہت پیارا وہ
عمل ہو جو مدام ہوتا رہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو ف مدامی عمل خدا کو اسواسطے پسند ہو کہ اسکا کرنے والا سدا رہو غافل نہین کہ
کبھی کرے اور کبھی نہین اور دوسرا سبب یہ ہو کہ ہمیشہ عمل کرنے سے اس عمل کی برکت سے دل رنگین ہو جاتا ہو روز بروز
اسکو قرب اور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہو اور گاہ گاہ کرنے مین اسکا اثر دل مین نہین جمتا جیسے بجلی کے چمکنے سے اسی دم
تو روشنی ہو پھر آخر کو تاریکی ہو اسی واسطے طریقت والے درویشون نے فرمایا ہو کہ جب آدمی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع
1196 کرے تو اسکو مدام کرتا رہے تاکہ اسکا فیض اور برکت کم نہو اَبُوْهُرَيْرَةَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا
وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ شہرون کے مکانات مین خدا کے
نزدیک مسجدین دوست تر ہین اور شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک دشمن تر بازارین ہین ف مسجدین اسواسطے زیادہ تر
پسند ہین کہ وے عبادت گاہ ہین انمین خدا یاد آتا ہو اور بازارین اسواسطے ناپسند ہوئین کہ انمین دنیا یاد آتی ہو بلکہ اکثر
1197 لوگ خرید فروخت کی مشغولی سے عصر کی نماز قضا کر ڈالتے ہین یا تنگ وقت پڑھتے ہین خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَحَبُّ
الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ كَانَ
يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ بخاری مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا نہایت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہو کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نرکھتے تھے
اور نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کی نماز ہو کہ آدھی رات تک تو وے سوتے تھے اور تہائی رات وے
تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے ف ایکدن روزہ رکھنا اور ایک دن

نہ رکھنا اسواسطے پسند ہوا کہ برابر متصل رکھنے سے آدمی کو عادت ہو جاتی ہی روزے کی کیفیت باقی نہین رہتی اور تہجد کی نماز
تہائی رات مین اسواسطے پسند ہوئی کہ اسمین جسم کا حق اور خدا کا حق دونون بخوبی ادا ہوتا ہی نہ رات بھر کا سونا بہتر کہ سراسر غفلت ہی
نہ جاگنا بہتر کہ سراسر مشقت اور جاگنا ہی اور آخر کو بسبب بیماری اور نقاہت کے بالکل تہجد نہین ہو سکتی معلوم ہوا کہ پیغمبرون کا طریقہ
طریق اعتدال ہی نہ تو عبادت مین زیادتی نہ نہایت کمی اور یہی راہ خدا کو پسند ہی کہ اسکا نباہ ہمیشہ ہو سکتا ہی اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے
۱۱۹۸ سو رہنا مستحب ہی تا کہ فجر کی نماز بخوبی ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت سو رہنے سے دور ہو جاوے ق سَمُرَۃُ بْنُ جُنْدُبٍ اَحَبُّ
الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّھِنَّ بَدَأْتَ مسلم مین سمرہ بن جندب
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہین اول سبحان اللہ دوسرے الحمد للہ تیسرے لا الہ الا اللہ چوتھے
اللہ اکبر تجکو کچھ ضرر نہین ان چارون مین ذکر کے وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے ف یعنی چاہے اول سبحان اللہ پڑھے
۱۱۹۹ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب درست ہی ق عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِھَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِہِ الْفُرُوْجَ
بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطون مین سے جنکا تمکو پورا کرنا چاہیے اس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا
لازم ہی جسکے سبب سے تمنے عورتون کی شرمگاہین حلال کرلین ف جو شرطین اور قول و قرار کہ نکاح مین واجب الادا ہین سو اسمین سے اول تو مہر ہی
دوسرے نان نفقہ تیسرے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسکا ادا کرنا سب سے مقدم ہی اور جو
مہر ادا کرنے کا قصد نرکھے وہ گنہگار ہی اور بعض شرطین نکاح مین واجب الادا نہین جیسے خاوند کا جورو کے گھر مین رہنا جورو کو اپنے
۱۲۰۰ گھر نہ بلانا یا جورو کی زندگی مین دوسرا نکاح نکرنا یا پہلی جورو کو طلاق دینا ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَخْوَفُ وَیُرْوٰی اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ
عَلَیْکُمْ مَا یُخْرِجُ اللّٰہُ لَکُمْ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا قَالُوْا وَمَا زَھْرَۃُ الدُّنْیَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بَرَکَاتُ الْاَرْضِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ ھَلْ یَأْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا یَأْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ لَا یَأْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ لَا یَأْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ اِنَّ کُلَّ مَا
یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ اَوْ یُلِمُّ وَیُرْوٰی یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا آکِلَۃَ الْخَضِرِ فَاِنَّھَا تَأْکُلُ حَتّٰی اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاھَا
اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَکَلَتْ اِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِحَقِّہٖ
وَوَضَعَہٗ فِیْ حَقِّہٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَۃُ ھُوَ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِغَیْرِ حَقِّہٖ کَانَ کَالَّذِیْ یَأْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر خوف جسکا مجکو تم پر لگا ہی وہ چیز ہی جو کہ خدا تمھارے واسطے نکالیگا دنیا کی زینت
اور آرائش سے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرائش سے کون چیز مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج اور لباس
اور فرش اور چاندی سونے کی کھان اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی بدی لاویگی یعنی جب زمین کی پیدا ہوئی خیر کو برکت
اور خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے فرمایا سچ ہی کہ خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی البتہ
ہر ایک گھاس جسکو ربیع کی فصل اگاتی ہی چارپائے کو ہلاک کر ڈالتی ہی یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہی یعنی اگر حد سے زیادہ چرے اور دوسری
روایت مین یون ہی کہ چارا جانور کو ہلاک کرتا ہی پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاکت کے کر دیتا ہی یا اس جانور سبزہ کھانے والے کو ہلاک نہین
کرتا وہ کھایا کیا یہانتک کہ جب اسکی دونون کوکھین تن گئین یعنی جبکہ آسودہ ہوا تو آفتاب کے سامنے جا پڑا پھر اسنے جگالی کی اور پیشاب
کیا اور لید کی پھر چراگاہ مین پلٹ گیا سو اسنے کھانا شروع کیا بیشک مال دنیا کا ہرا بھرا اور شیرین ہی سو جسنے اسکو بجا لیا اور بجا صرف کیا

یعنی حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا تو یہ مال دین کی اچھی مددگاری ہی اور جسنے اس مال کو ناحق لیا
یعنی طمع سے اور حرام وجہ سے جمع کیا تو اُس مالدار کا حال اُس بیمار کا سا حال ہی کہ جوع کلبی کی بیماری سے کھاجاتا ہی اور کبھی آسودہ نہین
ہوتا ف اس حدیث مین حضرت نے ایک مثل حریص و بخیل مالدار کی دوسری مثل سخی مالدار کی فرمائی سو جس مالدار نے مال کو جمع کر رکھا
اور حقداروں کا حق ادا نکیا اُسکا حال اُس جانور کا سا حال ہی جسنے گھاس کھائی پھر پیٹ پھول کے گرگری کی بیماری سے مرگیا تو گھاس
نے اُسکے حق مین کچھ فائدہ نہ کیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کھایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اُسکا حال
جیسے اُس جانور کا حال ہی جسنے گھاس کو چرا پھر آسودہ ہو کر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کر کے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا ایسے
جانور کو ہرگز ہلاکت نہین اور گرگری کا کچھ ڈر نہین سو جس مالدار نے اپنی ضرورت کے بعد جب جناب الٰہی کی طرف توجہ کی اور اُسکو
آفتاب رحمت کا سامنا ہوا تو زاید از حاجت مال کو مثل پیشاب و لید کے علیحدہ کرنے مین اپنی صحت جانتا ہی اور مصارف خیر مین
صرف کرکے اپنے رب کی شکرگزاری کرتا ہی ق عَائِشَةُ اَسْرَعُكُنَّ لُحَاقًا بِي اَطْوَلُكُنَّ يَدًا البخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
۱۲۰۱ روایت ہی کہ حضرت نے اپنی بیبیون سے فرمایا کہ تم مین سے میرے ساتھ جلد تر ملنے والی وہی بی بی ہی جسکا ہاتھ زیادہ تر لمبا ہی یعنی
میری موت کے بعد وہ بی بی پہلے مرےگی جو سخی ہی ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہری
ہاتھ سمجھکر سب بیبیون نے اپنے ہاتھ ناپے حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ٹھہرا جب حضرت کے انتقال کے بعد زینب بنت
جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھ سے سخاوت مراد ہی اور زینب سب بیبیون مین زیادہ تر سخی تھین اس حدیث مین معجزہ
ہی کہ آیندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا ق اَبُو هُرَيْرَةَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ
۱۲۰۲ بَاطِلٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ سچے مضمون کا قصیدہ جسکو عرب نے کہا لبید شاعر کا
قصیدہ ہی جسکا ترجمہ یہ مصرع ہی کہ ع اللہ کا نام سچا سب جھوٹا ہی جتن یعنی سوا خدا کے ہر چیز مٹنے والی ہی ف زمانہ جاہلیت مین
لبید نام ایک شاعر عرب مین تھا اُسکا کہا یہ مصرع چونکہ حق تھا اور موافق قرآن کے مضمون کے تھا اسواسطے اُسکی تعریف فرمائی
معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت اور نصیحت پر مشتمل ہو اُسکا پڑھنا شرع مین منع نہین بلکہ پسندیدہ ہی جیسے گلستان
اور بوستان اور مولوی روم کی مثنوی یا حدیقہ حکیم سنائی کا ھ اَبُو هُرَيْرَةَ اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا مسلم مین
۱۲۰۳ ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہی ف یعنی جسکی بات
سچی اُسکی خواب بھی سچی اسواسطے کہ جھوٹھ بولنے سے آئینۂ دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہوجاتا ہی تو خواب مین عالم مثال کی عکس ٹھیک
ٹھیک نہین پڑتی اسی واسطے فاسق کی خواب اکثر پریشان ہوتی ہین ھ اَبُو هُرَيْرَةَ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهُ
۱۲۰۴ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت پھٹکارا
مرد خدا کے نزدیک قیامت کے دن اور نہایت ذلیل اور پلید وہ مرد ہی جسکا شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت مین
کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہین سوائے خدا کے ف ایران کے بادشاہون کو شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی مین ملک الاملاک
اور ہندی مین مہاراج ہی چونکہ اسمین کھلا شرک تھا اور صاف بےادبی تھی اسواسطے حضرت نے منع کیا ناچار بندے کو کب
مناسب ہی کہ جھوٹا منہہ بڑا بول بولے اسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہی غیر خدا کو درست نہین جیسے رحمٰن اور قدوس

1205 ھ جَابِرٌ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہی جسکا قیام دراز
ہو ف زیادہ قیام سے نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ جتنا قیام زیادہ اتنی قرآن کی قرات زیادہ علمانے کہا ہی کہ دن کو رکوع
1206 اور سجود کی کثرت بہتر ہی اور تہجد کی نماز مین طول قیام افضل ہی ھ ثَوْبَانُ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهٖ
وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہی جسکو اپنے جورو لڑکون پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار افضل ہی جسکو جہاد
مین اپنی سواری پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار بہتر ہی جسکو جہاد مین اپنے ساتھیون پر یعنی نوکر چاکر یا اور غازیون پر خرچ کرتا ہی
ف جورو لڑکون پر مال خرچ کرنا اسواسطے افضل ہوا کہ فرض ہی اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ مملوک ہی خصوصاً
راہ خدا مین زیادہ تر پرورش کے لائق ہوا اور غازیون پر صرف کرنا دین کی امداد ہی اور احسان ہی معلوم ہوا کہ فقیر دن کے دینے
سے اپنے جورو لڑکون کا دینا مقدم اور افضل ہی اسواسطے کہ فرض ہی اور خیرات نفل ہی اور بہرحال آنکہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل ہی
1207 ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوۃُ اللَّيْلِ مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے محرم خدا کے مہینے کا روزہ ہی اور افضل نماز بعد فرض تہجد کی رات کی
رات کی نماز ہی یعنی تہجد کی نماز ف محرم کا روزہ بسبب صوم عاشورا کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ اسمین
محنت اور مشقت نفس پر بہت ہی اسوقت اکثر حضور دل سے نماز ہوتی ہی اور ریا کا اسمین دخل نہین ہی ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَقْرَبُ
1208 مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ نہایت
نزدیک تر ہوتا ہی سجدے کی حالت مین سو سجدے مین بہت دعا کیا کرو ف سجدے مین کمال رتبہ تعظیم کا ہی اور بندے کی نہایت
عاجزی ہی کہ اُسنے اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے رکھا اس سبب سے اُسکو اس حالت مین نہایت قرب الٰہی حاصل
1209 ہوتا ہی اور کمال رحمت الٰہی اُسپر متوجہ ہوتی ہی تو ایسے وقت مین دعا مانگنا غنیمت جانے ق اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ
مِنْ اُمَّتِىْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول لشکر میری
1210 امت سے جو سمندر مین جہاز پر چڑھکر کافرون سے لڑیگا اُن پر بہشت واجب ہوا ق اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ
اُمَّتِىْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا لشکر
میری امت کا جو روم کے بادشاہ کے شہر یعنی قسطنطنیہ سے لڑیگا وے بخشے گئے ف ام حرام سے روایت ہی کہ ایک روز حضرت
میرے گھر مین سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت آپ کی اس خوشی کا کیا سبب ہی تب حضرت نے فرمایا کہ مین نے
خواب مین دیکھا کہ میری اُمت کے لوگ جہاز پر سوار جہاد کرتے ہین جیسے بادشاہ اپنے تختون پر با تجمل ہوتے ہین سو جو لشکر کہ اول سمندر
مین جہاد کریگا اُنکو بہشت واجب ہوا مینے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ مین اُن غازیون مین شریک ہون حضرت نے فرمایا کہ تو اُنمین داخل ہی
چنانچہ ام حرام اپنے خاوند یعنی عبادہ بن صامت کے ساتھ معاویہ کی حکومت مین شام کے ملک سے سمندر مین جہاز پر سوار ہوکر روم
کے جہاد مین شریک ہوئین پھر جہاز سے اُترکے گھوڑے پر سے گرکے شہید ہوئین ام حرام سے روایت ہی کہ حضرت اُسی دن دوبارہ
سوئے پھر ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو لشکر کہ قسطنطنیہ سے

لڑیگا اُسکے گناہ معاف ہو گئے مین نے کہا کہ یا حضرت مین بھی اُن غازیون مین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ تو اُنمین نہین تو اول
1211 قسم کے غازیون مین ہو یہ حدیث معجزہ ہو کہ حضرت نے جیسے آیندہ کی بات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی ع ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَا
يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین اول فیصلہ
قیامت کے دن خونون مین ہوگا ف مقصود اصلی دنیا مین انسان کی حیات ہو اور کشت خون اُسکے مخالف ہو اور سب گناہ بعد شرک
اور کفر کے اُس سے نیچے ہین تو اول خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا حدیث مین اشارہ ہو کہ قتل کو آسان نہ سمجھا چاہیے خدا کے نزدیک
1212 ایسا سخت گناہ ہو کہ قیامت مین اول اُسی کا فیصلہ ہوگا خ ابْنُ عَبَّاسٍ اَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا اَبُوْطَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ
يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون مین نہایت ہلکا عذاب
والا ابوطالب ہو اُسکے پانون مین دو آگ کی جوتیان ہین جنسے اُسکا دماغ اُبلتا ہو ف ابوطالب نے کلمہ نہ پڑھا اسواسطے دوزخ
نصیب ہوا اور حضرت سے نہایت سلوک کرتے تھے اسواسطے سب دوزخیون سے اُنپر عذاب ہلکا ہو معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہ
حال ہو کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہو تو سخت عذاب کو خیال کیا چاہیے کہ کیسا ہوگا **فصل** اس فصل مین وے
1213 حدیثین ہین جنکے سرے پر کل کا لفظ ہو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ
يُرَكَّبُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہو سواے
ڈُھڈی کی ہڈی کے اُسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اُسی مین جوڑا جاویگا ف عجب الذنب اُس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے
جانور کی دم جمتی ہو آدمی کے بدن مین اُسکو ڈُھڈی کہتے ہین سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی مین گل جاتا ہو مگر ڈُھڈی نہین گلتی
آدمی کی پیدائش پیٹ مین اول وہین سے شروع ہوتی ہو اور قیامت مین بھی اُسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی
خاک وہان متصل ہو کر جیسا بدن تھا ویسا طیار ہو جاویگا یہ جو فرمایا کہ ڈُھڈی نہین گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اُسکے باریک باریک
1214 اجزا اصلی نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین م اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہو اُسکا خون اور اُسکی عزت آبرو اور
اسکا مال ف حضرت نے حجۃ الوداع مین جہان ہزارون مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی اسواسطے
کہ اکثر عالم مین فساد انھین تینون کامون مین ہوتا ہو چنانچہ جب مسلمان کا ناحق خون کرنا حرام ہوا تو خون کا جھوٹھا
دعوی کرنا اسکی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا اور جب مسلمان کی آبروریزی منع ہوئی تو اُسکو ذلیل کرنا مسخراپن کرنا اُسکی جورو
بیٹی سے حرام کاری اُسکی چغلی کھانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اُسکا مال لینا درست نہوا تو قطاع الطریقی چوری دغابازی
ڈانڈ رشوت قماربازی خرچی بھی حرام ہو گئی اسواسطے کہ ان کامون سے اُسکا مال ناحق برباد ہوتا ہو محافظت نوع انسانی شریعت
1215 کی عمدہ غرض ہو سو اُسکا بیان اس حدیث مین بخوبی سمجھا دیا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ
الْاِجْهَارِ اَنْ يَّعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهٗ رَبُّهٗ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ
يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری
امت کے گناہ معاف ہونگے مگر اُنکے گناہ نہین معاف ہونگے جو اپنے پوشیدہ گناہون کو ظاہر کرتے ہین اور البتہ یہ بات بھی اظہار

مین داخل ہی کہ بندہ رات کو کوئی بُرا کام کرے پھر اُسکو صبح اس حالت مین ہو کہ اُسکے رب نے اُس گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ
شخص یون کہے کہ اومیان فلانے مین نے تو رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اُسکے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح
کو خدا کے پردے کو کھولتا ہی ف پوشیدہ گناہ کو لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہی کہ معاف نہ ہوگا اور اسلئے اِین
گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہی اور صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ظاہر کرنیوالا خدا سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان
کہتے ہین او صاحب جبکا خدا سے پردہ نہین اُسکا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نکرتا تو البتہ خدا اُسکی
پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اُسنے بیحیا ہو کر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نرہا اور حدیث مین آیا ہی کہ پوشیدہ
گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اُسکی توبہ کے گواہ ہون یا اور گنا ہگار اُسکو دیکھکر
1216 توبہ پر مستعد ہون ح اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ يَّابٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ
عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے کہ
نمانا اور انکار کیا لوگون نے کہا کہ انکار کرنیوالا کون ہی حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت مین داخل
ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت سے راضی نہوا اُسنے نمانا اور وہی منکر ہوا ف اس
حدیث مین اتباع سنت کی فضیلت ہی اور بدعت اور احکام شرعی سے ناراضی ہونے پر انکار ہی ق
1217 اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ
بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ
وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيْطُ الْاَذٰى
عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جسمین آفتاب نکلے آدمیون کی
ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہی انصاف کرنا دو شخصون مین خیرات ہی مدد کرنا مرد کی اُسکی سواری مین سو اُسکو سواری
پر چڑھا دینا اُسکا اسباب اُسکے جانور پر اُٹھا کر لادو دینا خیرات ہی اور نیک بات سے کسی کا دل خوش کر دینا یا لا الٰہ الا اللہ پڑھنا
بھی خیرات ہی اور ہر ایک ڈگ جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہی اور تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات
ہی ف یعنی ہر روز آدمی کو خیرات کرنا لازم ہی اسواسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور چنگا رکھنا خدا کا تازہ احسان ہی تو بندون کو
اُسکی شکرگزاری بھی ضرور ہی پھر فرمایا کہ شکرگزاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہین جو میسر ہر روز مشکل پڑے بلکہ انصاف
اور عدل کرنا یا تھکے ماندے کو اُسکی سواری پر سوار کرا دینا اُسکا اسباب لادو دینا نماز کے واسطے مسجد مین حاضر ہونا راہ سے موذیات
کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات مین داخل ہین انمین سے جو سامنے آوے اُسکو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت
1218 کی شکرگزاری خدا کی رضامندی کے واسطے بجا لاوے ق اَبُوْمُوْسٰى كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کر دے وہ حرام ہی ف اسمین بنگ اور بوزہ اور شراب اور تاڑی
1219 سب داخل ہین انکا قلیل اور کثیر اکثر اماموں کے نزدیک برابر ہی باقی تحقیق آگے آویگی ق اِبْنُ عُمَرَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ
وَالْكَيْسُ اَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر

سے ہی یہانتک کہ حمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے اول عجز کا لفظ فرمایا یا کیس کا ف یعنی
جب ہر چیز تقدیر سے ٹھہری تو نادانی اور ہوشیاری بھی تقدیر سے ہی تو دانا کو لازم ہی کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ نکرے اپنی تدبیر اور کرتب
کا اُسمین دخل نہ سمجھے اور نادان پر نہ ہنسے بلکہ خدا کا شکر کرے کہ اُسکو ہوشیار کیا دیوانہ باؤلا نہین کرڈالا ق ابن عمر کلکم راعٍ
1220 وکلکم مسئولٌ عن رعیتہٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین ہر ایک شخص
حاکم ہی اور ہر ایک اپنی رعیت اور زبردست سے پوچھا جاویگا ف پوری اس حدیث کی یون روایت ہی کہ بادشاہ سب ملک
پر حاکم ہی تو اپنی تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہی تو وہ بھی پوچھا جاویگا کہ اُسنے
نیک کام سکھلایا اور گناہ سے روکا یا نہین اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہی تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اُسنے اُسکی خیرخواہی
اور مال کی حفاظت کی یا نہین اسی طرح غلام اور نوکر بھی پوچھا جاویگا کہ اُسنے اپنے میان اور آقا کی خیرخواہی اور اُسکے مال کی حفاظت
کی یا نہین غرضکہ ہر شخص اپنے زبردست اور اپنی قابو والی چیز سے قیامت مین پوچھا جاویگا کہ تونے باوجود قدرت اور قابو کے اُسکا
حق کیون نہ ادا کیا اس طرح کا سوال صرف بادشاہ ہی پر موقوف نہین ھ جابرٌ کل مسکرٍ حرامٌ انّ علی اللہ عھدًا لمن یشرب
1221 المسکر ان یسقیہ من طینۃ الخبال قالوا یا رسول اللہ وما طینۃ الخبال قال عرق اھل النار او عصارۃ اھل النار
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشے والی چیز ہی وہ حرام ہی بیشک خدا پر اُسکا عہد ہی کہ جو نشہ دار چیز پیے گا اُسکو
فساد کی مٹی پلاویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سے کیا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ دوزخیون کا پسینا یا دوزخیون
کا نچوڑ یعنے پیپ ف مصابیح مین روایت ہی کہ یمن کا ایک شخص حضرت پاس آیا اُسنے کہا کہ ہمارے ملک مین جوار کی
شراب لوگ پیتے ہین اُسکو مزر کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا اُسمین نشہ ہوتا ہی اُسنے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
ق ابن عمر کل مسکرٍ خمرٌ وکل مسکرٍ حرامٌ ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنھا لم یتب لم یشربھا
1222 فی الآخرۃ بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نشے دار چیز شراب ہی اور سب نشے والی چیزین
حرام ہین اور جسنے شراب پی دنیا مین پھر وہ شراب کو سدا پیتا بدون توبہ کیے مر گیا تو وہ آخرت مین بہشت کی شراب نہ پیے گا ف اس
حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کر دے اور نشہ لاوے وہ شراب ہی اور حرام ہی خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور خواہ منقی
یا شہد یا گیہون یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ قلیل اور
کثیر اسکا سب حرام ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا ہرچند امام اعظم کے
نزدیک نجس حرام شراب وہی ہی جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مارکے گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے اور چیزین اسکے سوا بدون
نشے کے حرام نہین لیکن اکثر محتاط محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہی چنانچہ نہایہ اور زیلعی اور عینی اور فتاوی عالمگیری
اور الدر المختار اور اشباہ ونظائر مین مذکور ہی چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے تاڑی اور نان پاؤ کی حرمت پر جواب استفتا مین اس
مطلب کو خوب بیان کیا ہی اور پچاس ساٹھ علماے حنفی اور شافعی نے اُسپر دستخط کیے ہین جو چاہے اُسکو دیکھے ق ابن عباسؓ
1223 کل مصورٍ فی النار بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانیوالا دوزخ
مین ہی ف یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہی ق جابرٌ کل معروفٍ صدقۃٌ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی
1224

کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہے **ف** یعنی آمین خیرات کے برابر ثواب ہے **فصل** اس فصل مین وے
۱۲۲۵ حدیثین ہین جنکے سرے پر قد ہے **ق** اُمِّ ہَانِیءٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ وَاَمَنَّا مَنْ اَمَنْتِ **قَالَہٗ** لَهَا
یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بخاری اور مسلم مین ام ہانی ابوطالب کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے پناہ دی جسکو تونے پناہ
دی اور ہمنے امن دیا جسکو تونے امن دیا یہ حضرت نے ام ہانی سے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا **ف** ام ہانی نے اپنے خاوند کے
رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضی نے اُسکے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے
۱۲۲۶ یہ حدیث فرمائی **ق** جَابِرٌ قَدْ اَخَذْتُ جَمَلَكَ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَلَكَ ظَهْرُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ **قَالَہٗ** لَهٗ بخاری اور مسلم مین
جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تجکو مدینے تک اُسکی سواری کی اجازت ہے یہ حضرت نے
جابر سے فرمایا **ف** جابر سے روایت ہے کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا مین سبکے پیچھے پڑا رہتا تھا
ایکبار حضرت میرے پاس ہوکر نکلے سو میرے اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہو گیا کہ کبھی ایسا تیز قدم نہ تھا
پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال مین نے اُسکو بیچا لیکن مدینے تک کی سواری شرط کر لی تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی پھر جب مدینے مین پہونچے تو مین حضرت کے پاس اُس اونٹ کو لیگیا حضرت نے چار دینار اور پانچ جو کے برابر سونا قیمت
سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونون تجکو دیے **ف** جب چیز بیچی تو بائع کو اُمین کچھ شرط کر لینا درست نہین اور جابر نے
جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت مین شرط نہ تھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان تھا سواری کی اجازت بطور عاریت تھی یا کہ یہ
۱۲۲۷ بات حضرت کو خاص تھی اور ظاہرا حضرت کو جابر سے احسان کرنا منظور تھا سول لینا ہی غرض تھا **ع** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَدْ اَفْلَحَ
مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پہونچا جو
مسلمان ہوا اور اُسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے جتنا اُسکو دیا اُسپر قناعت نصیب کی **ف** قناعت والے ایماندار
کو اسواسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اُسکی آخرت سنوری اور قوت ضروری سے دنیا کی تکلیف بھی نہوئی تو گویا دونون
جہان سے بہرہ ور ہوا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت نہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق ظاہر نہین ہوا طمع آدمی کو نظرون مین
ذلیل اور حقیر کر دیتی ہے شعر ای قناعت تونگرم گردان ٭ کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست ٭ لیکن اہل وعیال کی ضروریات کو طلب کرنا
۱۲۲۸ قناعت کے مخالف نہین بلکہ طمع زائد از حاجت چیز کی تلاش کا نام ہے **خ** اِبْنُ عُمَرَ قَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِیْ اُسَامَةَ وَ
اِنَّهٗ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو یہ خبر پہونچی ہے کہ تمنے اسامہ کے حق مین
کچھ کہا ہے اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب آدمیون سے زیادہ پیارا ہے **ف** اسامہ کو حضرت نے آخر مین ایک لشکر کا سردار کیا بعضے
۱۲۲۹ لوگون نے کہا کہ نوجوان کو بڑے بڑے اصحاب پر سردار کرنے مین کیا حکمت ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **م** اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ
قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ **قَالَہٗ** لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قِيْلَ لَهٗ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهٗ فِی الظَّلْمَاءِ وَفِی الرَّمْضَاءِ وَكَانَ
لَا تُخْطِئُهٗ صَلٰوةٌ مَعَ بُعْدِهٖ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِیْ اَنَّ مَنْزِلِیْ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ يُّكْتَبَ لِیْ مَمْشَایَ
اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِیْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰۤى اَهْلِیْ مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جمع کر رکھا ہے خدا نے
تیرے واسطے یہ سب کچھ حضرت نے اُس انصاری مرد سے فرمایا جس سے لوگون نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے اور تاریکی اور گرمی کے

وقت نماز کے واسطے اُسپر سوار ہوا کرے تو مناسب ہو اور اُس مرد کا حال یہ تھا کہ کوئی جماعت کی نماز اُس سے نہ چھوٹتی تھی باوجودیکہ وہ حضرت کی مسجد سے بہت دور رہتا تھا تو اُسنے جواب دیا کہ مجکو اس بات کی خوشی نہیں کہ میرا گھر مسجد کے متصل ہو اسواسطے کہ مین یہ چاہتا ہون کہ مسجد کی طرف میرا آنا لکھا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گھر جاؤن تو پلٹنے کا بھی ثواب لکھا جاوے ف معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد اور رفت دونون مین ثواب ہو جتنا گھر دور اُتنے قدم زیادہ تو اتنا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہو عن ابْنِ مَسْعُوْدٍ

١٢٣٠ قَالَ سَاَلْتِ اللّٰهَ لِاٰجَالٍ مَضْرُوْبَةٍ وَاَيَّامٍ مَعْدُوْدَةٍ وَاَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهٖ وَلَنْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهٖ وَلَوْ كُنْتِ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُعِيْذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ اَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا اَوْ اَفْضَلَ قَالَہٗ لِاُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا سَمِعَهَا تَدْعُوْ وَتَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِاَبِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَبِاَخِيْ مُعَاوِيَةَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے خدا سے مانگا ٹھہری ہوئی مدتون اور گنے ہوئے دنون اور بانٹی ہوئی روزیون کو خدا ہرگز نہ جلدی لاویگا کسی چیز کو اُسکے ٹھہرے ہوئے وقت سے پہلے اور نہ ہرگز کسی چیز کو اُسکے وقت معین سے تاخیر کریگا اور اگر تو خدا سے یہ بات مانگتی کہ تجکو دوزخ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل ہوتا یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہؓ سے فرمایا جبکہ اُنکو یون دعا کرتے سُنا کہ الٰہی مجکو بہرہ ور رکھ میرے خاوند کی طرف سے جو خدا کا رسول ہو اور باپ ابو سفیان کی طرف سے اور بھائی معاویہ کی طرف سے ف یعنی موت اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص خاص مدت مین مقرر ہو چکا ہو وقت معین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہین تو اسکے دعا کرنے کی کچھ حاجت نہین کہ خود بخود دیگا اگرچہ یہ سوال حرام نہین لیکن ایماندار کو بہتر ہو کہ آخرت کے عذاب سے پناہ مانگے جسکے واسطے خدا رسول کا حکم ہو اور بندگی کی علامت ہو

١٢٣١ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ يَعْنِيْ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ وَامْرَاَتَهٗ بخاری و مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور نہایت راضی ہوا آجکی رات تمھارے کام سے جو تم دونون نے اپنے مہمان سے کیا ف حضرت کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکا آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اُسکی مہمانی کرے ابو طلحہ انصاری اُسکو اپنے گھر لیگئے جورو سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہو اُسنے کہا کچھ نہین ہو مگر لڑکون کا کھانا رکھا ہو ابو طلحہ نے کہا کہ لڑکون کو بہلا کر سلا دے اور حضرت کی مہمان کی توقیر کر سو لڑکون کو سُلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ دیکھنے کے بہانے سے اُٹھکر چراغ کو گل کر دیا تا کہ مہمان جانے کہ گھر والے بھی میرے ساتھ کھاتے ہین تنہا کھانے سے نہ شرماوے چنانچہ وہ مہمان خوب کھانا کھا کر آسودہ ہو گیا اور گھر والے بھوکے سو رہے حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے ابو طلحہ اور اُنکی بی بی سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا حضرت پر فدا تھے اور کیا خالص ایماندار تھے کہ محتاجی کی حالت مین اپنی جان پر اور محتاجون کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ اس مضمون کو حق تعالیٰ نے قرآن مین فرمایا ہو وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانون پر غیرون کو مقدم رکھتے ہین اگرچہ اُنکو تنگی اور حاجت ہو بھلا ایسے کامل لوگون سے کیا ممکن ہو کہ اہلبیت کا حق چھین لیوین اور ناحق صدیق اکبرؓ سے بیعت کرلین حق تعالیٰ بدگمانی سے پناہ مین رکھے عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ

١٢٣٢ قَالَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنُوْا اَنْبِيَاءَ فَاِنْ يَكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا مقرر تمسے پہلے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہوتے تھے جن سے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے

دل مین الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے حالانکہ وے پیغمبر نہوتے تھے سو ویسا مرد اگر میری امت مین کوئی ہوگا تو
عمر فاروق ہوگا **ف** بیشک حضرت کی امت سب امتون سے افضل ہی توجب اگلی امتون مین صاحب الہام اور کلام لوگ
ہوئے تو حضرت کی امت مین بطریق اولی ہوا چاہین اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی
١٢٢٣ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لقد ہی **ھو** اَبُو هُرَيْرَةَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ
قَالَهٗ لِامْرَأَةٍ قَالَتِ ادْعُ اللّٰهَ لِي فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلٰثَةً مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو
نے تو اپنے گرد بڑا مضبوط سپر بنایا دوزخ کے بچاؤ کا یہ حضرت نے اُس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرے واسطے
دعا کیجیے سو البتہ مین تو تین لڑکے گاڑ چکی ہون **ف** یعنی جسکے تین چھوٹے لڑکے مرے اور اُسنے اُنکی آتش فراق مین صبر
کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ مین ہوگیا عورت یوجھی تھی کہ بدقسمتی سے اُسکی اولاد مرگئی اسواسطے اُسنے حضرت سے دعا کو کہا سو
١٢٢٤ حضرت نے اُسکی تسکین کردی کہ تو رنج نکر کہ اُنکے سبب سے تو بلائے عظیم سے بچیگی **خ** عُمَرُ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ اَحَبُّ
اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
آجکی رات مجھپر ایسی سورت اُتری کہ میرے نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہی پھر حضرت نے انا فتحنا کی سورت پڑھی **ف** جب
حضرت نے حدیبیہ مین بظاہر دب کر صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تھا عمر فاروق کو سب سے زیادہ اسکا رنج تھا تو اسواسطے اس سفر سے پلٹتے
١٢٢٥ ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سنکر اُنکا غم دور ہوجاوے **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ
ظَهْرَ الرَّجُلِ يَعْنِي الْمُطْرِيَ فِي الْمِدْحَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمنے تو ہلاک کرڈالا
یا یون فرمایا کہ تمنے تو اُس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہ اُس شخص سے فرمایا جسنے دوسرے شخص کی بیحد تعریف کی **ف** حضرت نے ایک
شخص کو سُنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھ بڑھ کے کرتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بمبالغہ زیادہ تعریف
١٢٢٦ کرنا نہایت بدبات ہی کہ آدمی اپنی تعریف سنکر گھمنڈ مین آتا ہی اور آپ کو بہتر سمجھ کے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہی **م** عِمْرَانُ بْنُ
حُصَيْنٍ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ
بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ **قَالَهٗ** لِلْجُهَنِيَّةِ الَّتِي اَقَرَّتْ بِالْحَبَلِ مِنَ الزِّنٰى مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ اُس عورت نے تو ایسی توبہ کی ہی کہ اگر اُسکی توبہ مدینے والے ستر گنہگارون مین بانٹی جاوے تو مقرر اُنکو بھی کفایت کرے
اور بھلا اُسنے راہ خدا مین اپنی جان نثاری سے بھی کسی کو افضل پایا یہ حضرت نے اُس عورت کے حق مین فرمایا جو جُہَینہ کی قوم
سے تھی جسنے حرام کاری کے حمل کا اقرار کیا تھا **ف** حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اُسنے کہا یا حضرت مین نے
حرام کاری کا گناہ کیا مجکو سزا دیجیے اور حد ماریے حضرت نے اُسکے والی سے فرمایا کہ اِسکو اچھی طرح رکھ جبکہ یہ جنے تو میرے پاس اسکو لانا
پھر جب اُسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے پاس اُسکو لایا حضرت نے اُسکے کپڑے اُسکے بدن پر مضبوط بندھوائے تا کہ بدن
نکھل جاوے پھر وہ پتھرون سے ماری گئی حضرت نے اُسکے جنازے کی نماز پڑھی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ
آپنے اُسپر نماز پڑھی حالانکہ اُسنے حرام کاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُسکی حرام کاری کیسکو نہ معلوم تھی
اُسنے خود خوف خدا سے اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اُسکی توبہ ایسی خالص ہی کہ ستر گناہگارون کی مغفرت کے واسطے

کفایت کرتی ہو اس حدیث سے معلوم ہوا اگر حرام سے حمل ہو تو بدون بچہ پیدا ہوئے اُسپر حد نہ مارنا چاہیے کہ معصوم بچہ
ضائع ہو سبحان اللہ حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہو جاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اُسکو ڈر ہوتا
تھا کہ اپنی جان دینا اُسکو آسان معلوم ہوتا تھا ایمان اسکا نام ہو خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا قَالَہٗ لِاَعْرَابِيٍّ قَالَ ۱۲۳۷
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا - بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے تو تنگ پکڑا
کشادہ رحمت والے کو یہ حضرت نے اُس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے یون دعا مانگی کہ الٰہی مجھپر رحم کر اور محمدؐ پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر
رحم نکر ف یعنی رحمت الٰہی مین بڑی وسعت ہو سارے جہان کے گنہگارون کو کفایت کرتی ہو تو کیون تنگ حوصلہ بنتا ہو
م اَنَسٌ لَقَدْ رَاَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا قَالَہٗ لِرَجُلٍ جَآءَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ۱۲۳۸
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ وَقِيْلَ الرَّجُلُ هُوَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے دیکھا بارہ فرشتون کو کہ اُسکی طرف جھپٹتے تھے کہ انمین کون سا فرشتہ اُسکو اُٹھا لیجاوے یہ حضرت
نے اُس مرد سے فرمایا جو ہانپتا آیا پھر اُسنے کہا اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضون نے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن رافع الانصاری
ہو ف حضرت نماز مین تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے دوڑتے ہوئے آئے اور نماز مین یہ کلمات پڑھے حضرت نے
بعد نماز کے پوچھا کہ یہ کلام کسنے پڑھا اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی
کے واسطے فرشتے مقرر ہین کہ آسمان پر اُسکو اُٹھا لیجاتے ہین ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا ۱۲۳۹
مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے تو دیکھا ایک مرد کو کہ
بہشت مین چلتا پھرتا تھا بسبب ثواب اُس درخت کے جسکو اُسنے راہ سے کاٹ ڈالا تھا اُس درخت سے لوگون کو تکلیف تھی ف
معلوم ہوا کہ خلق کی راحت رسانی بہشت مین پہونچاتی ہو م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْئَلُنِيْ عَنْ مَسْرَايَ ۱۲۴۰
فَسَاَلَتْنِيْ عَنْ اَشْيَآءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ مَا يَسْئَلُوْنَنِيْ
عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُهُمْ بِهٖ وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِيْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ فَاِذَا مُوْسٰى قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فَاِذَا رَجُلٌ جَعْدٌ ضَرْبٌ كَاَنَّهٗ مِنْ
رِّجَالِ شَنُوْاَةَ وَاِذَا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ نِ الثَّقَفِيُّ وَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ
اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ قَآئِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ
صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَبَدَاَنِيْ بِالسَّلَامِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین
تو حطیم مین تھا اور قریش مجھسے شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی سی چیزین اور نشانیان پوچھین
جو مجھکو خوب یاد نہ تھین اور مجھکو رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہوا تھا سو خدا نے اُس مکان کی صورت اُٹھا کر میرے سامنے کر دی کہ مین
اُسکو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی مجھسے وے پوچھتے تھے مین اُنکو بتلاتا تھا اُسی کو دیکھکر اور شب معراج مین مین نے اپنے تئین پیغمبرون
کے گروہ مین دیکھا سو موسیٰ تو کھڑا نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھنگرالے بال والا دبلا دہ ایسا تھا جیسے قوم شنوءہ کے
لوگ اور ناگاہ عیسیٰ ابن مریم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہو اُس سے زیادہ تر مشابہت مین قریب تر عروہ بن مسعود ثقفی ہو اور ناگاہ
ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہو سب لوگون مین سے زیادہ تر اُسکے ساتھ مشابہ تمھارا صاحب ہو صاحب سے اپنی ذات مراد رکھی پھر نماز

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

کا وقت آیا تو مین نے اُن پیغمبرون کی امامت کی پھر مین جب نماز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا ای محمد یہ مالک ہو
دوزخ کا داروغہ سو تو اُنکو سلام کر تو مین اُنکی طرف متوجہ ہوا سو اُنھی نے مجکو پہلے سلام کیا **ف** جس رات حضرت کو معراج
ہوئی اُسکی صبح کو حضرت نے اُسکا حال کعبے مین حطیم کے اندر لوگون سے بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش
بیت المقدس کو دیکھ آئے تھے اُن لوگون نے وہان کی نشانیان حضرت سے پوچھین حضرت کو یاد نہ تھین خدا نے اُسکی صورت
سامنے کر دی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک وہان کے پتے تبلائے کافر شرمندہ ہو کر ہلکے معراج کے قصے مین روایت ہو کہ حضرت
نے جبرئیل سے کہا کہ اگر مین معراج کا قصہ کسی سے کہون تو کون مجکو سچا جانیگا جبرئیل نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق
کریگا جب کافرون نے حضرت سے معراج کا حال سنا تو چڑانے کے واسطے ابی بکر صدیق سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کچھ تعجب
نہین کہ جو خدا کہ ایک دم مین جبرئیل کو عرش سے زمین پر پہنچاتا ہو وہ قادر ہو کہ اسیطرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیجاوے
اُسیدن سے ابی بکر کا صدیق لقب ہو گیا شنوءہ یمن مین ایک قوم کا نام ہو جسکے لوگ گھنگر والے بال لئے اور دبلے ہوتے ہین اس
1241 حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح مین پیغمبر لوگ نماز پڑھتے ہین ہر چند اُس عالم مین عبادت فرض نہین **وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ**
بْنِ الْحَكَمِ لَقَدْ رَأَى هٰذَا ذُعْرًا يَعْنِي أَحَدَ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ رَجَعَا بِأَبِي بَصِيرٍ مِنَ الْمَدِينَةِ بخاری و مسلم مین مسور بن
مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اس شخص نے خوف دیکھا اُن دو مردون سے ایک مرد مراد ہو جو
ابی بصیر کو مدینے سے پلٹا لیگئے تھے **ف** حدیبیہ کے سال حضرت سے اور کفار قریش سے چند شرطون پر عہد ہوا تھا اُنھین سے ایک
یہ بھی شرط تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان ہو کر حضرت کے پاس آوے تو حضرت اُسکو پھیر دین اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش مین بھاگ
جاوے تو قریش اسکو نہ دیوین حضرت نے اس شرط کو مانا تھا عمر فاروق کو اسکا نہایت رنج تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اُنمین سے
مسلمان ہو کر آویگا خدا اُسکے بچاؤ کی کوئی راہ نکالیگا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافرون مین گیا خوب ہوا کہ خدا نے اُس ناپاک
کو دفع کیا جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر مسلمان ہو کر حضرت کے پاس مدینے مین آئے قریش نے دو آدمی
حضرت کے پاس بھیجے حضرت نے بموجب عہد کے ابی بصیر کو اُنکے ساتھ کر دیا جب مدینے سے کچھ کوس پر پہونچے تو بیٹھنے کا ارادہ کیا
ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہو اُسنے کہا ہان بہت عمدہ ہو ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانے سے
تلوار مانگ کر اُسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کانپتا ہوا حضرت کے پاس آیا تب حضرت نے اُسکو دیکھکر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے
اُس سے حال پوچھا اُسنے بیان کیا بعد اُسکے ابی بصیر آئے حضرت نے فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکانیوالا ہو ابی بصیر نے جانا کہ
حضرت مجکو پھر حوالہ کر دینگے تو مدینے سے نکلکر سمندر کے کنارے پر جا ٹھہرے پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہو کر آتا تھا وہ ابی بصیر کے
پاس رہتا تھا جب مسلمانون کی بہت بھیڑ ہو گئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آتے جاتے تھے اُنھون نے مارنا شروع کیے
قریش نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو پیغام دیا کہ اُس شرط سے ہم باز آئے مسلمانون کو اپنے پاس بلا لیجیے اور راہزنی سے منع کیجے
1242 سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانون کو سلامت بچایا **وَثَوْبَانَ لَقَدْ سَأَلَنِي هٰذَا عَنِ الَّذِي سَأَلَنِي عَنْهُ وَمَا**
لِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى أَتَانِيَ اللّٰهُ بِهِ قَالَهُ حِينَ سَأَلَهُ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ عَنْ أَوَّلِ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمِنَ الشَّبَهِ
مسلم مین ثوبان سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا مجھسے اُسنے پوچھا جو کہ پوچھا اور حالانکہ مجکو اُسکا کچھ بھی علم نہ تھا یہانتک کہ

بیان معجزہ بیت المقدس و معراج

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

خدا نے مجھکو اسکا علم دیا ہی حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ علماے یہود سے ایک عالم نے حضرت سے پوچھا کہ پہلا کھانا بہشتیون کاکون ہوگا اور کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہی اور کبھی مان سے **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ جب حضرت مدینے مین آئے تو عبد اللہ بن سلام نے کہ یہود مین بڑے عالم تھے حضرت سے کہا کہ مین تین باتین پوچھتا ہون کہ اُنکو سواے پیغمبر کے کوئی نہین جانتا بتلائیے تو کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی کون ہی اور بہشتیون کو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور کبھی مان کی صورت پر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی آگ ہی جو لوگون کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور بہشتی لوگ اول کھانا مچھلی کی کلیجی کا نکلا ہوا گوشت کھاوینگے اور اگر مرد کی منی نے سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی تو مان کی صورت پر ہوتا ہی پھر عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سواے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور آپ خدا کے سچے رسول ہین

1243 لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْ لَا يَسْئَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَحَدٌ اَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جان چکا تھا ای ابوہریرہ کہ مجھسے اس بات کو تجھسے پہلے کوئی نہ پوچھیگا اسواسطے کہ مین دیکھ چکا تیری حرص کو بات کے دریافت کرنے پر بڑا سعادت مند لوگون مین میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسنے لا الہ الا اللہ کو اپنے دل سے خالص ہوکر کہا **ف** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بڑا سعادتمند آپکی شفاعت کا قیامت کے دن کون ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابوہریرہؓ حضرت کے بڑے شوقین اور نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے ہزارون حدیث کی اُنسے روایت ہی سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی سفارش چھ طرح ہوگی اوّل شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جبکہ لوگ قبرون سے اُٹھینگے حساب کے پہلے میدان مین کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرائینگے اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اُسوقت حضرت بخشادینگے اور حساب کتاب کرواکے اُس مصیبت سے نجات دلائینگے اس کا نام شفاعت کبرا ہی یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہی دوسرے کا اسمین دخل نہین دوسری شفاعت اُسوقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جاوینگے اور حضرت اُنکی شفاعت کرکے راہ سے پھروا دینگے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہونچکر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ مین پڑ چکے ہین نکلوا دیے جاوینگے جنکے بدن سواے سجدہ گاہ کے جل بھن گئے اور پانچوین شفاعت سے بہشتی لوگون کے اور زیادہ تر درجے بلند ہونگے اور چھٹی شفاعت سے اُن کافرون کو جنھون نے حضرت سے احسان کیا تھا کچھ عذاب مین تخفیف ہوگی واللہ اعلم

1244 لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ اِلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ **قَالَهُ** لِابْنَةِ الْجَوْنِ وَاسْمُهَا اَسْمَاءُ بِنْتُ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِي الْجَوْنِ بْنِ الْحَارِثِ خ عَائِشَةُ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ تو نے تو بڑے مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگون مین مل یہ حضرت نے جون کی بیٹی سے کہا اور اُسکا نام اسما تھا نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی **ف** حضرت نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت کی بعضی بیبیون کو رشک ہوا اُس سے یون کہا کہ تجکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تو نے ایسے شخص سے نکاح کیا جسنے تیرے باپ اور بھائی کو مارا اور بعضی روایت مین یون ہی کہ کسی بی بی نے اُسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون

کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تجھسے تو حضرت مجھکو بہت پیار کرینگے پھر جب حضرت اُسکے پاس تشریف لائے اُسنے اسیطرح
١٢٤٥ خدا کی پناہ مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ اشارہ کیا طلاق کا عَن جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ لَقَدْ
قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضٰى
نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ مسلم مین جویریہ بنت الحارث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین نے تیرے بعد
چار بول تین بار کہے اگر انکو تولیے تیرے کہے کے ساتھ تو وہی اُنسے بھاری پڑین وے چار بول یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ
ورضیٰ نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ یعنی مین خدا کی پاکی بولتا ہون خوبیون کے ساتھ اُسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اُسکی
رضامندی اور خوشی کے اور اُسکے عرش کی تول کے برابر اور اُسکے کلمات کی سیاہی کے برابر حضرت جویریہ کے پاس
سے صبح کے وقت تشریف لیگئے اور وے بیٹھی ہوئی اپنی جانماز پر ذکر الٰہی کرتی تھین پھر حضرت گھر مین دن چڑھے تشریف
لائے اُنکو جانماز پر بیٹھا ذکر مین مشغول پایا پوچھا کہ کیا اب تک اسی طرح ذکر کر رہی ہو اُنھون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی مین نے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار لفظین تین بار کہین جنکا ثواب اس تمام تیرے وظیفے سے زیادہ ہے
١٢٤٦ اس حدیث مین اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے مین ہلکی اور ثواب مین بھاری ہے خ عن خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ لَقَدْ كَانَ مَنْ
قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُوضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ
رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ
مَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ بخاری مین خباب بن ارت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ تھے آگے وے لوگ تھے کہ اُنکے گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے نوچے جاتے تھے ایسی سختی بھی اُنکو اپنے دین سے
نہ پھیرتی تھی اور اُنکے سر پر آرا رکھا جاتا تھا سو اُنکا بدن چیر کے دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا ایسی مصیبت بھی اُنکو اپنے دین سے
نہ پھیرتی تھی اور مقرر خدا اپنے اس دین کو پورا اور کامل کریگا یہانتک کہ سوار چلیگا شہر صنعا سے حضرموت کے شہر تک سوا خدا کے کسی
سے نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر مگر بھیڑیے سے ولیکن تم تو جلدی کرتے ہو ف خباب سے روایت ہے کہ ہمنے مکے مین مشرکین سے
بہت تکلیف پائی حضرت سے ہمنے یہ حال بیان کیا اور حضرت کعبے کے سایہ مین چادر کو تکیہ دیے بیٹھے تھے ہمنے کہا کہ آپ ہمارے
واسطے دعا نہین کرتے کہ خدا اس کفار کے غلبے سے نجات دے حضرت اُٹھ بیٹھے اور چہرہ مبارک سرخ ہو گیا یعنی ہماری بے صبری سے
غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کیون بے صبری اور جلدی کرتے ہو تم سے اگلے دینداروں پر تو ایسی ایسی مصیبتین گذری ہین کہ اُنکے گوشت
نوچے گئے اور چیرے گئے مگر تم پر تو ایسی سختی کبھی نہین ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدہ کے کریگا ملک مین ایسا امن ہوگا کہ
اکیلا سوار بیخوف چلا جاویگا یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ یہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت مین پورا ہوا اس حدیث
مین ارشاد ہے کہ دیندار کو لازم ہے کہ تکلیف اور مشقت سے نہ گھبراوے صبر کرے دین پر مضبوط بنا رہے آخر اُسکو خلاصی ہوگی
١٢٤٧ عن عَائِشَةَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ
بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلٰى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلٰى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ
رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا

فضیلت ذکر کلمات اربعہ

بیان صبر صحابہ کرام پر تکلیفات مشرکین

عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ فَنَادَانِىْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَىَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِىْ اِلَيْكَ رَبُّكَ لِتَأْمُرَنِىْ بِاَمْرِكَ فِيْمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا قَالَهٗ لِعَائِشَةَ حِيْنَ قَالَتْ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین نے تیری قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف جو مین نے اُنسے اُسدن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی مین انصاریون نے مجسے بیعت کی جس دم کہ مین نے آپکو ابن عبدیالیل بن عبدکلال کے سامنے کیا سو مین نے جو چاہا اُسنے میرا کہنا نمانا یعنی اسلام قبول نہ کیا سو مین نے رنجیدہ ہو کر اپنی راہ لی تو مین ہوش مین آیا اگر اُس مکان مین میرے حواس درست ہوئے جسکا نام قرن الثعالب ہی سو مین نے اپنا سر اُٹھایا تو ناگاہ مین نے بدلی دیکھی کہ اُسنے مجھپر سایہ کر لیا سو مین نے دیکھا تو اُسمین جبرئیل ہی سو اُسنے مجکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے سُنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق مین کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑون کا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اُس فرشتے سے حکم کرے جو تیرا اُن کافرون کے حق مین جی چاہے پھر مجکو پہاڑون کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجکو سلام کیا پھر کہا اے محمد مقرر خدا نے سُنا جو تیری قوم نے تیرے حق مین کہا اور مین فرشتہ ہون پہاڑون کا داروغہ اور مجکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہی تاکہ تو مجھے حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافرون پر دبادون اُن دونون پہاڑون کو جنکے درمیان مکہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین اُمیدوار ہون کہ خدا ان کافرون کی پیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کرین اور اُسکے ساتھ کسی چیز کا ساجھا نہ لگاوین یہ حضرت نے حضرت عائشہ سے کہا جبکہ حضرت عائشہ نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر جنگ اُحد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا ف جبکہ ابو طالب اور حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا تو ظاہر مین حضرت کا کوئی غمخوار اور حامی نرہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف رسانی پر زیادہ تر کمر باندھی تو حضرت طائف مین تشریف لیگئے جو مکے سے دو منزل ہی وہان کے رئیسون سے یعنی ابن عبدیالیل اور مسعود اور حبیب سے مدد چاہی اور اُنکو اسلام کی دعوت کی اُن کمبختون نے کچھ حضرت کی بات نہ سُنی بلکہ لڑکون اور شہدون کو سکار دیا اُنھون نے بہت بے ادبی حضرت سے کی گالیان دین اور پتھرون سے حضرت کی ایڑیان زخمی کر ڈالین پھر حضرت غمگین وہان سے پھرے جب قرن الثعالب مین پہونچے وہان ٹھہرے اور یون دعا کی کہ الٰہی مین اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگون کے نزدیک اپنی بے قدری تیرے آگے گلہ کرتا ہون تب جبرئیل اور پہاڑون کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت نے اُن کافرون کی ہلاکی نچاہی سبحان اللہ کیا بیقیاس حضرت مین صبر تھا کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے اپنا کرم نچھوڑا الرسول خیر خواہ دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت کرے وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ کا مطلب بخوبی بوجھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّابِرِيْنَ وَاِمَامِ الْكَاظِمِيْنَ هِ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّىْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ مین نے ارادہ کیا کہ حکم کرون کسی مرد کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھاوے پھر مین اُن مردون کے گھر جلادون جو جمعے کی نماز مین نہین آتے ف اس حدیث سے نکالا تاکید نماز جمعہ کا فرض ہونا

بیان صبر آنحضرت بر ایذائے کفار بحدیکہ ابتدائے ... باوجود اقتدار بر ہلاکی شان ترحم

تحفة الاخيار ترجمة مشارق الانوار

ثابت ہوا اسی واسطے فقہ مین لکہا ہو کہ جو تین بار جمعہ کی نماز ترک کرے اسکی عدالت ساقط ہو گواہی کے لائق نہین اور معلوم
ہوا کہ امام کو جائز ہو کہ اپنا کسی کو خلیفہ کرے نماز کی امامت مین اور خود کسی اور ضروری کام مین مشغول ہو اور معلوم ہوا کہ جمعہ فرض
عین ہو کہ ہر شخص پر فرض ہو فرض بالکفایہ نہین کہ بعضون کے پڑھنے سے نہ پڑھنے والون کا گناہ دور ہو اور معلوم ہوا کہ تعزیر
١٢٤٩ مین مال کا تلف کرنا بھی درست ہو خم عَایِشَةُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ یَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ
اَوْ یَتَمَنَّی الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ یَأْبَی اللّٰهُ وَیَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ یَدْفَعُ اللّٰهُ وَیَأْبَی الْمُؤْمِنُوْنَ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے ارادہ کیا کہ مین کسیکو ابی بکرؓ اور اسکے بیٹے عبد الرحمنؓ پاس بھیجون اور اسکو اپنا خلیفہ
اور ولی عہد کرون مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنے والے خلافت کی آرزو کرین پھر مین نے کہا کہ ابی بکرؓ کے
سوائے خدا کسی کی خلافت نمانیگا اور مومنین بھی دفع کرینگے یا کہ یون فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نمانینگے مومنین ف اور مسلم
مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے مرض الموت مین مجھسے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو تا کہ مین
اسکو اپنی خلافت لکھدون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا
مگر خدا اور مومنین نہ مانینگے سوائے ابی بکر کے دوسرے کی خلافت کو ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبر
کی خلافت بدل منظور تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو انکو خلیفہ کر جاوین اور خلافت نامہ انکو لکھ دیوین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی
لیئے حضرت کو معلوم تھا کہ سوائے ابی بکر کے کسی کی خلافت خدا کو منظور نہین اور اجماع بھی سوائے صدیق کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو
اس سبب سے انکو اپنا ولیعہد کرنا حضرت سے ضرور نہ تھا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیقت
١٢٥٠ ثابت ہوئی اور یہ حدیث معجزہ ہو کہ آیندہ کی خبر جیسی دی تھی ویسی ہوئی ہو اَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهٗ لَعْنًا یَدْخُلُ
مَعَهٗ قَبْرَهٗ کَیْفَ یُوَرِّثُهٗ وَهُوَ لَا یَحِلُّ لَهٗ کَیْفَ یَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَ لَا یَحِلُّ لَهٗ مسلم مین ابو درداءؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ مین نے ارادہ کیا کہ پیٹ پھولی لونڈی کے صحبت کرنے والے پر ایسی لعنت کرون کہ اسکے ساتھ اسکی قبر مین گھس
جاوے کیونکر اس لڑکے کو اپنا وارث کریگا اور حالانکہ وہ اسکو حلال نہین کیونکر اس لڑکے کو اپنا خدمتگار بناویگا حالانکہ وہ اسکو
حلال نہین ف اس حدیث کا سبب یہ ہو کہ لوٹ مین ایک لونڈی آئی تھی اسکا پیٹ پھولا تھا حضرت نے پوچھا کہ کیسی
لونڈی ہو لوگون نے کہا کہ فلانے شخص کی ہو حضرت نے پوچھا کہ اسکا مالک اس سے صحبت بھی کرتا ہو لوگون نے کہا کہ ہان
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکا تو پیٹ پھولا ہو اور لڑکا پیدا ہوا سو اگر مالک نے اسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اسکو
اول خاوند کا حمل ہو تو اسنے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حالانکہ کافر او مسلمان مین وراثت نہین اور اگر مالک نے
اسکو اپنا بیٹا نہ کہا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اسکو غلام بنانا اور اس سے غلام کی طرح خدمت لینا کیونکر درست ہوگا
خلاصہ یہ ہو کہ نسب کا خلط کرنا درست نہین اسیواسطے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض ہونے
١٢٥١ یا سبب لڑکا پیدا ہونے صحبت کرنا نہین درست تا کہ نطفے مین شبہہ نہ پڑے ہو جُدَامَةُ بِنْتُ وَهْبٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰی
عَنِ الْغِیْلَةِ حَتّٰی ذُکِرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ یَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا یَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ مسلم مین جدامہ بنت وہب سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے والی عورت کی صحبت سے منع کرون یہانتک کہ مجکو

یاد آیا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہین سو اُنکی اولاد کو کچھ ضرر نہین کرتا ہی **ف** عرب لوگ دودھ پلانے والی
عورت سے صحبت کرنا بد جانتے تھے اور اطبا بھی بخیال ضرر لڑکے کے منع کرتے ہین اسیواسطے حضرت نے بھی منع کرنے کا
ارادہ کیا تھا پھر جب دیکھا کہ ایران اور روم مین یہ معمول ہی اور اولاد کو کچھ ضرر نہین ہوتا تو تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ بات
واجب الامتناع نہین صرف ایک ضعیف احتمال پر کیون جوان مرد تکلیف اُٹھاوین مبادا کہ حرام کاری مین گرفتار ہون

اَلْبَابُ السَّابِعُ

ساتوین باب مین چند فصلین ہین اور کئی طرح کی حدیثین ہین اول قسم مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر الف لام ہی
خ سُلَیْمَانُ بْنُ صُرَدٍ اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا یَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِیْرُ اِلَیْهِمْ **قَالَہٗ** حِیْنَ اَجْلَی الْاَحْزَابَ عَنْهُ بخاری مین
١٢٥٢ سلیمان بن صردؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اب تو ہمین اُنسے لڑینگے اور وے ہمسے نہ لڑینگے ہمین اُنپر چڑھ جاوینگے یہ حضرت
نے اُسوقت فرمایا جب کفار کے گروہونکو ہٹایا **ف** جنگ خندق اور جنگ احزاب کا قصہ تیسرے باب مین گذر چکا پھر یہی
طرح ہوا کہ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت سے حوصلہ لڑائی کا نرہا پھر حضرت ہی آٹھوین سال مکے پر چڑھ گئے اور اُسکو
فتح کیا **ق** عَائِشَةُ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ بخاری
١٢٥٣ اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روحون کے لشکر مین جھنڈ کے جھنڈ سو جو انمین سے ازل مین
آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم مین ملا اور الفت والا ہوا اور جو انمین سے وہان ناآشنا اور بے پہچان تھا وہ یہان بھی جدا
اور بیگانہ رہا **ف** یعنی روز ازل مین خدا نے روحون کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی انمین استعدادین رکھین جن روحون
مین اس عالم مین مناسبت تھی وے اس عالم مین باہم شیر و شکر ہو گئے اور جو وہان بے میل تھے وے یہان بھی چھوٹے چھٹکے
رہے ❊ کبوتر با کبوتر زاغ با زاغ ❊ اور یہی سبب ہی کہ کوئی شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہی **شعر** حسن ز بصرہ بلال از
حبش صہیب از روم ❊ ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بو العجبی ست **ھ** اَبُوْ مُوْسٰی وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اَلْاِسْتِیْذَانُ ثَلٰثٌ
١٢٥٤ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ مسلم مین ابو موسیٰ اور ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھر والے سے اجازت مانگنا تین بار چاہیے
سو اگر تجکو اجازت ملے تو گھر مین جا اور نہین تو پلٹ جا **ف** جب کسی کے مکان مین جانے کا ارادہ کرے تو السلام علیکم کرکے
تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اُس مکان مین جاوے اور نہین تو پلٹ آوے اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہی کہ آدمی
اپنے گھر مین ننگا کھلا بے تکلف ہوتا ہی تو بے اطلاع گھس جانے سے شرماویگا **م** جَابِرٌ اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْیُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَ
١٢٥٥ الطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْیَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے
کے واسطے طاق چاہیے یعنی تین ہون یا زیادہ اور کنکریان ملانا طاق ہی یعنی حج مین اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان
طاق ہی اور طواف یعنی کعبے کے گرد گھومنا طاق ہی یعنی سات بار اور جب کوئی تمین سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے
تو طاق ڈھیلے لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات **ف** ڈھیلے لینے کو دو بار فرمایا کمال تاکید کے واسطے کہ بدون طہارت کے
کوئی عبادت درست نہین صفا اور مروہ مکے مین دو پہاڑ کا نام ہی **ق** عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ
١٢٥٦ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِیَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ

اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَہٗ لِجِبْرَئِیْلَ حِیْنَ جَآءَہٗ عَلٰی صُوْرَۃِ رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِھَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَھَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَآءَ الشَّآءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو اسکی گواہی دے کہ سواے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمدؐ خدا کا رسول ہے اور یہ کہ نماز کو ٹھیک ٹھیک ادا کرے اور زکوٰۃ دیوے اور رمضان کا روزہ رکھے اور خانہ خدا کا حج کرے اگر تجھکو اسکی راہ کی طاقت ہو یعنی بشرط خرچ اور سواری کے یہ حضرت نے جبرئیل سے کہا جبکہ جبرئیل حضرت کے پاس مرد کی صورت پر آئے تھے سو انھون نے کہا کہ تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو مجھکو ایمان کی حقیقت تبلایئے حضرت نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو دل سے مانے اللہ کو اور اسکے فرشتون کو اور اسکی کتابون کو اور اسکے پیغمبرون کو اور پچھلے دن کو یعنی قیامت کو اور تقدیر کو مانے بھلی یا بری جبرئیل نے کہا تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت فرمایئے حضرت نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اسکو دیکھ رہا ہے سو اگر اسطرح کا دھیان تجھسے نہو سکے تو یون جان کہ وہی تجھکو دیکھتا ہے جبرئیل نے کہا تو اب قیامت کا حال فرمایئے کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو کچھ زیادہ نہین جانتا یعنی قیامت کی بات واقفی مین تم اور ہم دونون برابر ہین جبرئیل نے کہا تو اسکے پتے ہی بتلایئے حضرت نے کہا کہ قیامت کی نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک اور مربی کو جنے یعنی مالکون کے نطفے سے لونڈیان جنین تو انکی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح لونڈیون کی مربی ٹھہری خلاصہ مطلب یہ کہ قیامت کے قریب کنیزک زادون کی کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہ ہے کہ تو دیکھے ننگے پاؤن ننگے بدن محتاج بکریان چرانے والون کو کہ اونچی اونچی عمارت مین یعنی کمینے اور بے حقیقت لوگ دولتمند ہونگے بڑی بڑی عمارتین بنا کر فخر کرینگے ف ایک روایت مین اس حدیث کی یون ہے کہ عمر فاروق رضی نے کہا کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمود ہوا نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا اسپر کچھ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور ہم مین سے کوئی اسکو نہ پہچانتا تھا سو چلا آیا یہانتک کہ حضرت کے پاس بیٹھا اپنے زانو کو حضرت کے زانو سے ملا کر اور اپنی دونون ہتھیلیان حضرت کے زانو پر رکھین اور کہا کہ اے محمدؐ مجھکو اسلام کی حقیقت بتلایئے حضرت نے یہ حدیث فرمائی عمر فاروق رضی نے کہا کہ پھر وہ مرد چلا گیا اور مین دیر تک حیرت مین چپکا رہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اے عمرؓ تو جانتا ہے کہ یہ پوچھنے والا کون تھا مین نے کہا کہ خدا اور اسکا رسول ہی زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا تھا تمکو دین سکھلانے کو ف اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے ہین اسواسطے کہ سائل جبرئیل تھے اور ام الاحادیث اور ام الجوامع بھی اسکا نام ہے یعنی سب حدیثون کی یہ حدیث جڑ ہے اسواسطے کہ جو مطلب اور احادیثون مین ہین وے سب اس حدیث مین مجمل موجود ہین جیسے سورۂ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ سب قرآن کے مطالب پر شامل ہے حضرت جبرئیل نے چار چیزین حضرت سے پوچھین اول اسلام کی حقیقت دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ اسلام کی حقیقت پانچ رکن ہین توحید اور رسالت کی گواہی اور نماز اور زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری اعمال کا نام ہے اور ایمان تصدیق قلبی

ف حدیث جبرئیل در بیان حقیقت اسلام و ایمان و احسان کہ عبارت از [illegible]

اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی خدا کا یون اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہے اور سب خوبیون سے موصوف ہے
اور فرشتون کا یون اعتقاد کرے کہ وے نوری خدا کے بندے ہین رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہین بموجب حکم کے سارے
عالم کا انتظام کرتے ہین گناہون سے پاک ہین نہ مرد ہین نہ عورت اور کتابون کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیمی کلام ہے جو
انہین ہے سو سچ ہے کہتے ہین کہ خدا کی ایک سو چار کتابین ہین دس حضرت آدم پر اتری ہین اور پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت
ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر باقی چار کتابین تو تمام عالم مین مشہور ہین توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن لیکن
قرآن سب سے افضل ہے قرآن کے سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہین اسواسطے کہ ایک اول تو عتماد نہین اور دوسرے یہ
کہ وے منسوخ ہین اور تیسرے یہ کہ جو اگلی کتابون مین مطلب تھے سو سب قرآن مین موجود ہین تو ہوتے قرآن کے دوسری آسمانی
کتاب کی کچھ حاجت نہین اور پیغمبرونکا یون اعتقاد کرے کہ وے سب سے افضل اور پاک لوگ ہین خدا نے انکو اپنی کمال رحمت سے
آدمیونکی طرف بھیجا تاکہ انکو نیک راہ بتلاوین اور انکا دین اور دنیا سنوارین اور انکو قسم قسم کے معجزات دیے گئے انکی راستی مین
کوئی عاقل آدمی شک نہ لاوے وے سب گناہون سے پاک ہین صغیرہ ہون یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور یہی
مذہب ٹھیک ہے اور حضرت آدم کا گیہون کھانا بالقصد نہ تھا بھول چوک تھی اسی طرح اور پیغمبرون کو بھی قیاس کیا چاہیے
اور سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین جو کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان مین ممکن تھی اسیطرح اور پیغمبرون کو بھی قیاس
کیا چاہیے اور سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین جو کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان مین ممکن تھے وے تمام ہمارے
حضرت پر ختم ہو گئے اسیواسطے ہمارے حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نہ رہی خلافت اور امامت کا اعتقاد نبوت
کے اعتقاد مین داخل ہے ایمان کا یہ جدا رکن نہین جیسا کہ شیعہ کہتے ہین اور پچھلے دن کا یون اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک
دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا ہے سو درست ہے یعنی عذاب قبر اور قیامت کی نشانیان اور صور کا پھونکنا
اور مردونکا جینا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا اور ترازو عمل تولنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب
چیزین حق ہین انمین کچھ شک نہین اور تقدیر کا یون اعتقاد کرے کہ جو عالم مین ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا بھلا یا برا سو سب
تقدیر سے ہے بدون اسکی خواہش نہ پتی ہلے نہ کوئی بوند ٹپکے لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہے کہ اسکے سبب سے انسان تعریف
یا مذمت ثواب یا عذاب کے لائق ہوتا ہے تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل چاہیے زیادہ اسمین غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہے اسواسطے
کہ عقل ہماری مین اتنی کہان طاقت ہے کہ کارخانے خدائی کے بھید سمجھے اسیواسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا
یہ ایمان مفصل کی حضرت نے حقیقت بیان کی اور ایمان مجمل کی یہ حقیقت ہے کہ یون اعتقاد کرے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا سو
ٹھیک اور درست ہے نجات کے واسطے اتنا بھی کفایت ہے پھر حضرت نے احسان یعنی اخلاص کے دو درجے فرمائے اعلی درجہ تو یہ ہے کہ
عبادت مین ایسا حضور رہے کہ گویا خدا کو دیکھتا ہے اسکو مشاہدہ کہتے ہین اور ادنی درجہ یہ ہے کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجھکو دیکھتا ہے اسکو
مراقبہ کہتے ہین اس تصور مین بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی ممکن نہین کہ اس تصور مین
آدمی ادب چھوڑے یا ادھر ادھر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسی کو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہے کہ وہ ہاتھ پاؤن ہلاوے یا نظر کو اٹھاوے
معلوم ہوا کہ تصوف اور وہ روشنی احسان کا نام ہے ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہین اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہین اور حضوری اور

اخلاص کو احسان کہتے ہین اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہی اور کاہے اسلام اور ایمان کو ایک کہتے ہین اسواسطے کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہین اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہین اور بعضے لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور تصفیۂ باطن کو طریقت اور مشاہدے اور مراقبے کو حقیقت کہتے ہین معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنیاد فقہ اور کلام اور تصوف پہ ہی سو اس حدیث مین حضرت نے تینون مقام کو بیان فرمایا اسلام اشارہ ہی فقہ کا جسمین اعتقاد کا بیان ہی اور احسان اشارہ ہی تصوف کا جسمین حق الیقین اور مشاہدہ اور مراقبہ مذکور ہی معلوم ہوا کہ دین مین کامل وہی ہی جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور جسمین ان تینون مین سے بعض ہو اور بعض نہو وہ ناقص اور کجا ہی اسواسطے کہ درویش بے فقہ کے شیطان ہی کہ احکام الٰہی سے غافل رہا حرام اور حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ بے درویشی کے زاہد خشک اور قالب بے روح بیان فرمایا اسلام

۱۲۵۷ ہی اسواسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور بے شوق اور حضور دل کے ناتمام ہی یہی راہ مستقیم ہی اور باقی گمراہی ق عُمَرُ
اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عملون کا اعتبار نیتون سے ہی اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہی جو اسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ اس سے نکاح کرے تو اسکی ہجرت اسکی طرف ہوئی جسکے واسطے اسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت ف بعضی روایت مین یون آیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کیواسطے جسکا اسم قیس نام تھا مدینے کی طرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دلی کا نام ہی زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہین اگر مثلاً نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اسکے نکلے تو کچھ مضایقہ نہین بکارکے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو ہرگز درست نہین لیکن اسمین اختلاف ہی کہ زبان سے بھی کہنا درست ہی یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تا کہ دل اور زبان موافق ہوجاوین اور اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے اسواسطے کہ حضرت سے ثابت نہین ہر چند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے اسکی بھی کچھ حقیقت نہین اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہی تو سبحان اللہ اور نہین تو اسکو قالب بے روح سمجھا چاہیے اور جب نیت بہ قرار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین بھی ثواب ہوتا ہی جیسے کھانا اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تا کہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تا کہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علٰحدہ ثواب پاوے مثلاً مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہی لیکن اسمین کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہی ایک تو یہ کہ دوسری نماز کا انتظار کرنا دوسرے یہ کہ آنکھ اور کان کو گناہون سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا نیک بات بتلانا بُرے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہی اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہی اسیواسطے محدثین کا معمول ہی کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تا کہ حدیث پڑھنے والون کی سر سے نیت درست

تحفة الاخيار ترجمه مشارق الانوار

دربیان خلوص نیت ومذمت ریاکاری

ہوجاوے خدا ہی کے واسطے علم حدیث پڑھین دنیا کا کسی طرح لگاؤ نرکھین امام شافعی سے روایت ہی کہ اس حدیث
کو دین مین ستر جگہ دخل ہی مراد کثرت ہی یعنی ہر جگہ اسکا دخل ہی عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علماے
حدیث اس حدیث کی صحت پر متفق ہین اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم
۱۲۵۸ ص اَبُو اَیُّوبَ اَلْاَنْصَارُ وَمُزَیْنَۃُ وَجُہَیْنَۃُ وَ
غِفَارُ وَاَشْجَعُ وَمَنْ کَانَ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مَوَالِیَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مَوْلَاہُمْ مسلم مین ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہی میرے دوست ہین نہ اور
لوگ اور خدا اور خدا کا رسول انکے دوست اور حامی ہین ف حدیث مین ان چھ قومون کی فضیلت کا بیان ہی کہ ایمان
کی سچی ہین اور محبت کی پوری
۱۲۵۹ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِنَ الْاِیْمَانِ رِوَایَۃُ
الْبُخَارِیِّ وَسَبْعُوْنَ وَرِوَایَۃُ مُسْلِمٍ سَبْعُوْنَ اَوْ سِتُّوْنَ عَلَی الشَّکِّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین اور حیا ایک شاخ ہی ایمان کی بخاری کی روایت مین ستر ہین اور مسلم کی روایت مین شک ہی
راوی کو کہ حضرت نے ستر شاخین فرمائین یا ساٹھ ف یعنی ایمان بمنزلے درخت کے ہی اور جتنی نیکیان اور خوبیان ہین
جیسے حلم اور صبر اور شجاعت اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو دے اسکی شاخین ہین اور حیا ایک
بڑی عمدہ شاخ ہی اسواسطے کہ شرع مین حیا اس حالت کو کہتے ہین جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہوجاوے تو بیقرار کردیوے
یہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر شاخین ہین یا ساٹھ سو کثرت مراد ہی اسواسطے کہ نیکیون کی کچھ حد نہین سواے خدا اور رسول کے انکو
کوئی نہین گھیر سکتا جیسے ایمان تمام نیکیون اور خوبیون کی جڑ ہی ویسے ہی کفر سب گناہون اور برائیون کی جڑ ہی سو اگر
کافر مین کوئی نیک بات ہو تو آخرت مین اسکے کچھ کام نہ آویگی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑ کے سرسبز نہین رہ سکتی آخر کو خشک
ہوجاتی ہی
۱۲۶۰ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہی
اور حکمت بھی یمنی ہی ف جب یمن کے لوگ حضرت پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن
کے لوگ نہایت نرم دل ہوتے ہین حکمت اس علم کو کہتے ہین جس سے دین اور دنیا آراستہ ہوجاوے اس حدیث مین بڑی فضیلت ہی
اہل یمن کی سچ فرمایا حضرت نے یمن مین ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہین
۱۲۶۱ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ
اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ تُسْتَأْذَنُ فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا صُمَاتُہَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہی بنسبت اپنے والی کے یعنی والی کا اسپر جبر نہین ہو سکتا نکاح مین اور
کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اسکا چپ رہنا بھی اجازت ہی
۱۲۶۲ ق اَنَسٌ اَلْاَیْمَنُوْنَ اَلْاَیْمَنُوْنَ
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی
طرف کے لوگ مقدم ہین ف مصابیح مین انس رض سے روایت ہی کہ مین بکری کے دودھ کی لسی بنا لایا حضرت نے اسکو پیا اور آپکے بائین
طرف صدیق اکبر رض تھے اور داہنی طرف ایک جنگلی گنوار بیٹھا تھا عمر فاروق رض نے کہا یا رسول اللہ بچا ہوا تبرک صدیق اکبر کو دیجیے
حضرت نے اس گنوار کو دیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی داہنی طرف والا بائین طرف والے پر مقدم ہی کہ اول اسکو دیجیے اگرچہ بائین
طرف کا داہنی طرف والے سے افضل ہو
۱۲۶۳ ق اَلنَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ بخاری اور مسلم مین نواس بن سمعان رض سے روایت ہی

1224 وَعَنْ اَنَسٍ اَلْبَرَكَةُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ برکت گھوڑون کی چوٹیون مین ہر ف اسواسطے کہ گھوڑے سے جہاد مین عمدہ سبب ہین قوت اسلام کے اور غنیمت حاصل ہونے کے قولہ نیک عمدہ خوبی ہر

1225 وَعَنْ اَنَسٍ اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَةٌ وَکَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا بخاری و مسلم مین انس رضہ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد مین تھوکنا گناہ ہر اور اسکو مٹی سے دبا دینا اُس گناہ کا اُتارا ہر ف اور اگر مسجد سنگین ہو یا اُسمین گچ لگی ہو تھوک کو پونچھ ڈالنا چاہیے

1226 وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰی یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَهُمَا فِیْ بَیْعِهِمَا وَاِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَةُ بَیْعِهِمَا بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام رضہ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچنے والا اور مول لینے والا مختار ہین جبتک کہ دونون جدا نہین ہوے یا یون فرمایا کہ اُنکو اختیار رہو یہانتک کہ جدا ہوے پھر اگر دونون سچ بولے اور دونون نے عیب ظاہر کر دیا یعنی بائع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا تبلا دیا تو اُنکو اُس خرید فروخت مین برکت ہوگی اور اگر دونون جھوٹھ بولے اور عیب چھپایا تو اُنکی خرید و فروخت کی برکت مٹائی ف یعنی جبتک کہ بائع اور مشتری اُسی جگہ بیٹھے رہے جہان چیز بکے تو دونون کو اختیار ہر چاہے بائع اپنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری نہ مول لیوے اور جبکہ کوئی دونون مین سے اُٹھا اور مجلس بدل لی تو اب کسیکو اختیار نہ رہا بیع تمام ہوگئی اور یہی مذہب ہر امام شافعی کا اور امام محمد کا اور امام اعظم کے نزدیک جبکہ ایجاب اور قبول دونون طرف سے ہوا تو بیع تمام ہوگئی کسی کا اختیار باقی نہ رہا تو بس حدیث مین امام شافعی کے نزدیک مجلس کی جدائی مراد ہر اور امام اعظم کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید فروخت کی برکت سچ بولنے اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہر یہی سبب ہر کہ اب سوداگرون اور دوکاندارون کے مال مین برکت نہین رہی کہ جھوٹھ اور دغا بازی بہت رائج ہوگئی

1227 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْبَیِّنَةُ اَوْ حَدٌّ فِیْ ظَهْرِکَ قَالَهُ لِهِلَالِ بْنِ اُمَیَّةَ لَمَّا قَذَفَ امْرَاَتَهُ بِشَرِیْکِ بْنِ سَحْمَاءَ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہیے یا کہ حد مار کھاویگی تیری پیٹھ مین یہ حضرت نے ہلال بن امیہ سے کہا جبکہ اُسنے عورت کو شریک بن سحما سے عیب لگایا ف مشکوۃ مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہر کہ ہلال بن امیہ نے حضرت کے روبرو اپنی جورو کو حرام کاری کا شریک بن سحما سے عیب لگایا حضرت نے فرمایا کہ یا گواہون سے اس بات کو ثابت کر یا تیری پیٹھ پر مار پڑیگی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی عورت سے حرام کرتے دیکھے تو بھلا اُسوقت گواہ ڈھونڈھتا پھرے حضرت نے پھر وہی فرمایا یعنی حکم شرع یون ہی ہر حجت بینا نہ ہر تو ہلال نے کہا مین قسم کھاتا ہون اُسکی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہر کہ مین اپنے دعوے مین سچا ہون سو البتہ خدا وے آیتین اُتاریگا جس سے میری پیٹھ مار سے بچیگی سو جبرئیل اُترے اور اس مضمون کی آیتین سورۂ نور مین اتریں کہ جو لوگ عیب لگاوین اپنی جورو کو اور شاہد نہون اُنکے پاس سواے اپنی جان کے تو ایسون کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوین اللہ کے نام کی کہ بیشک مین سچا ہون اور پانچوین بار یون کہے کہ خدا کی لعنت اُس شخص پر اگر وہ جھوٹا ہو اور عورت سے ٹلتی ہر مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ مقرر وہ مرد جھوٹا اور پانچوین بار یون کہے کہ اللہ کا غضب ہر اس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر ہلال آیا اور اُسنے برجب حکم کے گواہی دی اور حضرت فرماتے جاتے تھے کہ بلاشک خدا کو معلوم ہر کہ تم دو سے ایک شخص جھوٹا ہر تم دونون مین کوئی توبہ بھی کرنیوالا ہر پھر ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اُسنے اُسی طرح چار بار گواہی دی جب پانچوین بار کی نوبت ہوئی تو لوگون نے اُسکو روکا اور کہا کہ

عقیدة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

خدا کی مار لگ جاویگی یعنی اُسکو آسان نجان اگر تو جھوٹی ہو تو مت کہہ سو وہ عورت تھم گئی اور مٹی یہانتک کہ ہم سمجھے کہ شاید
پلٹ جاویگی یعنی اپنے عیب کا اقرار کریگی پھر اُسنے کہا کہ مین اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نکرونگی سو اُسنے پانچوین گواہی بھی دی
حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا سیاہ آنکھ والا اور موٹے سرین والا اور موٹی پنڈلیون کا پیدا ہو تو وہ حقیقت مین
شریک بن سحما کا نطفہ ہے سو اُسکا لڑکا اسی طرح کا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم میشتر اتر چکا ہوتا تو مین اس عورت
کو صہارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہان برخلاف اُسکے قرینہ موجود ہو ق ابو ھریرۃ
۱۲۶۸ اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جمہائی شیطان کے اثر سے ہے سو جو کوئی تم مین سے جمہائی لیوے تو چاہیے کہ اُسکو دبا ڈالے جتنا کہ اُس سے ہوسکے
ق ابو ھریرۃ اَلتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک
۱۲۶۹ عورتون کو چاہیے اور سبحان اللہ کہنا مردون کو چاہیے ف یعنی اگر امام نماز مین چوکے تو عورت دستک دیکر اُسکو خبردار کردے
اور مرد سبحان اللہ کہے ق سعد بن ابی وقاص اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ قَالَهُ لَهُ حِيْنَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ
۱۲۷۰ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الْحَدِيْثَ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تہائی مال مین وصیت کر اور تہائی تو بہت ہے یا یون فرمایا کہ بڑی ہے یہ حضرت نے سعد سے فرمایا جبکہ
اُسنے کہا اپنی بیماری مین کہ مین اپنے مال کی دو تہائی خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو آدھا مال خیرات کرون حضرت
نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو تہائی مال خیرات کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف حجۃ الوداع مین سعد بیمار ہو گئے صرف
اُنکی وارث ایک لڑکی تھی تب اُنھون نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا باقی قصہ آگے مفصل ہو چکا ہے معلوم ہوا کہ تہائی سے زیادہ
وصیت درست نہین ہے خ ابو رافع مولی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ بخاری مین ابو رافع
۱۲۷۱ سے جو آزاد غلام حضرت کے تھے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر حقدار ہے اپنے لگے ہوئے مکان کا ف یعنی جب جگہ
سب لگے تو ہمسایہ کے ہوتے اجنبی آدمی اُسکو نہین مول لے سکتا اُسکو حق شفعہ کہتے ہین م ابو ھریرۃ اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ
۱۲۷۲ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گھنٹا اور گھونگرو شیطان کا باجا ہے ف گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن
مین اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہے اور عورت کے گھونگرو اور پازیب اور چھڑے بھی اسی مین داخل ہین کہ اُنکی
آواز سے مردون کی نظر عورت پر پڑتی ہے خ ابن مسعود اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ بخاری مین
۱۲۷۳ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے ہر ایک کے ساتھ بہشت قریب ہے اُسکی جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ تر
اور دوزخ بھی اسیطرح ف یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت متصل ہے دور نہ سمجھو اگر ایمان ہے اور نیک عمل ہین تو بہشت
متصل ہے اور اگر کفر اور گناہ ہین تو دوزخ قریب ہے ق جابر اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ
۱۲۷۴ حضرت نے فرمایا کہ لڑائی داؤ گھات کا نام ہے ف یعنی لڑائی صرف شمشیرزنی پر موقوف نہین فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے
شعر کار بار است کند عاقل کامل السخن ٭ کہ بصد لشکر جرار میسر نشود ٭ لیکن بعد عہد و پیمان کے فریب درست نہین خ ابو سعید
۱۲۷۵ بن المعلی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ بخاری مین ابو سعید بن معلی سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہی جو مجکو ملی ف قرآن مین خدا نے
حضرت کو اپنا احسان جتایا کہ ہمنے تجکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورہ
فاتحہ ہی اُسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اُسمین سات آیتین ہین اور کسی نماز مین سورہ فاتحہ دو بار سے کم نہین پڑھی جاتی اور اُسکا
نزول بھی دو بار ہوا مکے مین بھی اور مدینے مین اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن مین مفصل ہین وے تمام
اس سورت مین مجمل موجود ہین ق عَائِشَةُ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اُسکو پانی سے سرد کرو یعنی تپ کا علاج غسل ہی سرد پانی
سے لیکن یہ علاج اُس تپ کو خاص ہی جو دھوپ سے یا گرم غذا اور دوا سے پیدا ہوئی ہو اور یہ نہین کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہی
اسواسطے کہ عرب کا ملک گرم ہی اکثر اسی قسم کی وہان تپ ہوتی ہی طب مین اُسکو حمی یوی کہتے ہین ق اَنَسٌ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ۱۲۷۷
اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ بخاری اور مسلم مین انس اور عمران بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سب کی سب بہتر ہی خ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ۱۲۷۸
اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سواے خوبی کے کچھ نہین لاتی
ف یعنی حیاے شرعی کا ہر حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہی ق ابْنُ عُمَرَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر ۱۲۷۹
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہی ف یعنی شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہی کہ اُسکے سبب سے آدمی برے کامون سے بچتا ہی
جتنی شرم زیادہ اُتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اُتنا ایمان کم ہ اَبُوْ مُوْسٰى اَلْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ ۱۲۸۰
طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور داروغہ
جو دیوے مالک کے حکم کے موافق اپنا دل کھول کر خیرات کرنیوالون سے ایک وہ بھی ہی ف یعنی جو دینے کا ثواب ہی اُکن داروغہ
اور خان سامان بھی شریک ہی بشرطیکہ خوشی سے دیوے اور جو دار و غہ دیتے ہوے کُنمناوے وہ ثواب سے بے نصیب ہی اسواسطے
کہ مالک تو دلاتا ہی اور اُس ناپاک کا ناحق پیٹ پھولتا ہی اُسکے برابر دوسرا بخیل نہین ہ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ ۱۲۸۱
النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ وَيُرْوٰى اَلْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ وَيُرْوٰى اَلْكَرْمِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب ان دو
درختون سے ہی کھجور سے اور انگور سے اور دوسری روایت مین بجاے نخلہ اور عنبہ کے کرمہ اور نخلہ آیا ہی اور ایک روایت کرم کی
لفظ ہی مطلب سب لفظون کا ایک ہی ہی ف یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور ہی سے ہوتی تھی اور یہ مطلب نہین کہ
شراب انہین دو درختون سے ہوتی ہی سواے اُنکے اور کسی کی شراب حرام نہین ق ابْنُ عُمَرَ اَلْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْ الْخَيْلِ ۱۲۸۲
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خیر گھوڑون کی چوٹیون مین بندھی ہی قیامت
کے دن تک ف یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہی اور گھوڑے جہاد کا عمدہ سبب ہین تو حقیقت مین
خیر اور کشایش کے گھوڑے ہی سبب ٹھہرے اس حدیث مین اشارہ ہی کہ ایمان دار جہاد کی نیت پر گھوڑون کی پرورش سے
غافل نہون ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْخَيْلُ لِثَلٰثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا ۱۲۸۳
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٍ
وَلَوْ اَنَّهُ انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ لَهٗ اٰثَارُهَا وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ

فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهٗ فَهِيَ لِذٰلِكَ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ متفق علیہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیون کیواسطے ہین ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہین اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہین اور تیسرے مرد پر وبال ہین تو جسکو ثواب ہے سو وہ مرد ہے جسنے گھوڑونکو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کے واسطے باندھ رکھا پھر انکو لمبی رسی مین باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے چمن مین سو وے اپنی اس رسی کے اندر چراگاہ یا چمن مین جہانتک کہ پہونچے اور جتنی گھاس کہ چری تو اُس مرد کے واسطے اُتنے حسنات ہونگے اور اگر گھوڑون کی رسی ٹوٹ گئی پھر وے ایکبار یا دوبار زقند مار گئے تو اُس مرد کے واسطے اُنکی ٹاپون کی مٹی اور اُنکی لید حسنات ہونگی اور اگر وے کسی دریا پر گذرے سو اُنمین سے پانی پیا اگرچہ مالک نے اُنکے پلانے کا قصد کیا ہو تو بھی اُسکے واسطے حسنات ہونگے تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے ثواب کا سبب ہین اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اس نیت سے کہ انکی سوداگری سے فائدہ اُٹھاوے اور ٹکانے سواری کے مانگنے سے بچے پھر وہ خدا کا حق جو گھوڑون کی گردنون اور پیٹھون مین ہے نہ بھولا یعنی انکی زکوٰۃ ادا کی اور ضعیفون کو انکی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے پردہ ہین یعنی باعزت رہا ذلت سے بچا اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اترانے اور نمود کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور عداوت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اس پر وبال ہین ف یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہے عمدہ قسم تو یہ کہ جہاد کے واسطے پالے کہ اُسکا ثواب بیشمار ہے دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے تو اُسمین دنیا کا فائدہ ہے اور دین کا کچھ نقصان نہین تیسری قسم یہ کہ کافرون کی مدد
۱۲۸۴ کے واسطے پالے اور نمود کرے اور بُرائیان مارے تو یہ سراسر وبال و عذاب ہے عن حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهٗ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهٗ نَارٌ مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دجال بائین آنکھ کا کانا ہے گھنے بالون والا اُسکے ساتھ باغ اور آگ ہے سو حقیقت مین اُسکی آگ تو باغ ہے اور اُسکا باغ آگ ہے یعنی اُسکا نظر
۱۲۸۵ بندی کا کارخانہ ہے عن ابن عمرؓ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہے اور کافر کی بہشت ہے ف دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہے کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگرچہ مومن بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے خالی نہین دوسرے یہ کہ گناہ مین گرفتار ہو جانے کا ڈر اور خاتمے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایماندار کو ہردم سامنے موجود ہے تو اُسکو زندگی کا لطف کہان تیسرے یہ کہ ادنیٰ ایماندار کا مکان بہشت مین تمام دنیا کا دہ چند ہوگا تو اُسکے بہ نسبت دنیا قیدخانہ ہے اور کافر کے حق مین دنیا اسواسطے بہشت ٹھہری کہ اُسکو آخرت کا ایمان نہین وہ جانور کی طرح بے قید رہتا ہے بلا خوف عیش کرتا ہے جسطرح دنیا کو پاتا ہے جمع کرتا ہے علاوہ اسکے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہے تو اُسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے گذری ہو پر بہشت
۱۲۸۶ کے برابر ہے عن عبد اللّٰه بن عمرو اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ وَفِيْ رِوَايَةِ الْقَضَاعِيِّ وَخَيْرُ مَتَاعِهَا مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دنیا برخورداری اور برتنے کی چیز ہے اور بہتر دنیا کی پونجی نیک بخت عورت ہے اور قضاعی کی روایت مین بجائے خیر متاع الدنیا کے خیر متاعہا ہے مطلب دونون عبارت کا ایک ہے ف نیک بخت

عورت اسواسطے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہے کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہے اُسکے خلاف مرضی نہین کرتی گھر
کو سنبھالتی ہے اپنے آرام پر خاوند کی آرام کو مقدم رکھتی ہے تو مرد کی زندگانی بخوبی بسر ہوتی ہے شعر زن خوب و خوش سیرت
و پارسا * کند مرد درویش را بادشاہ * اور اگر خدانخواستہ عورت بدبخت ہوئی تو مرد کی زندگی تلخ ہو گئی شعر زن بد در سرای
١١٨٧ مرد نیکو * ہمدرین عالم است دوزخ او * عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِكِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ مسلم مین تمیم داری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہے دین خیر خواہی کا نام ہے دین خیر خواہی کا نام ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کسکی خیر خواہی
کا نام دین ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی خیر خواہی اور اُسکے رسول کی اور اُسکی کتاب کی اور مسلمین کے حاکمون کی اور تمام
مسلمانون کی ف اللہ کی خیر خواہی یہ کہ اُسکا ایمان لاوے اور اُسکے دین مین کجروی نکرے عمل کو ریا سے خالص کرے اُسکے
حکمون کو بجا لاوے اُسکی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیر خواہی یہ کہ اُسکی تصدیق کرے اُسکی سنت ہی پر چلے اور بدعت سے
بچے اور قرآن کی خیر خواہی یہ کہ اُسکے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعظیم سے پڑھے اُسکے مطالب کو غور کرے
محکم پر عمل کرے متشابہ کا ایمان لاوے اُسپر اعتراض کرنے والون کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکمون کی یعنی اماموں
کی خیر خواہی یہ کہ شرع کے موافق اُنکی اطاعت کرے اُنکی مخالفت سے بچے اور مسلمانون کی خیر خواہی یہ کہ مقدور بھر اُنکو فائدہ
١١٨٨ پہونچاوے اُنکو رنج نہ دے نیک کام سکھلاوے بُرے کامون سے روکے اور اُنکے واسطے چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سونا بکے سونے سے وزن مین برابر برابر جتنا ایک اُتنا دوسرا اور چاندی
١١٨٩ بکے چاندی سے تول مین برابر برابر جتنی ایک اتنی دوسری سو جسنے زیادہ دیا یا کہ زیادہ مانگا تو وہی بیاج ہے عَنْ عُمَرَ
اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَ
التَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَيُرْوٰى اَلْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ
بخاری و مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج ہے مگر دست بدست اور گیہون
بدلنا گیہون سے بیاج ہے مگر دست بدست اور جو بدلنا جو سے بیاج ہے مگر دست بدست بیاج نہین اور کھجور بدلنا کھجور سے بیاج ہے مگر
دست بدست نہین اور ایک روایت یون ہے کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہے مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے
بیاج ہے مگر دست بدست نہین ف یعنی چاندی اور سونے مین اور تلنے والی چیزون کے بدلنے اور بیچنے مین دو صورتین ہین ایک
صورت تو یہ کہ ایک ہی جنس کر لینا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اسمین شرط یہ ہے کہ اُسیوقت دست بدست بدلے
وعدہ نہو اور تول مین دونون برابر ہون اگر تول مین کمی بیشی ہوئی یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب تبھی بیاج ہے اور
دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہون کا بدلنا جو سے تو اسمین شرط یہ ہے کہ دست بدست
ہو اسمین کمی بیشی بیاج نہین مثلاً ایک سیر گیہون کا دو سیر جو سے بدلنا درست ہے اور اگر دست بدست نہو گیہون تو آج ہو یوے اور جو
١١٩٠ کل لیوے تو یہ بیاج ہے ہرگز درست نہین عَنْ اَنَسٍ اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

ف: الفضل (بیجہ ستارہ اکاون) ۶

بیان حقیقت ربا یعنی سود و بیاج

بخاری مین انس رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک خواب نیکمرد کی ایک حصہ ہو نبوت کے چھیالیس حصون سے
ف یعنی جیسے پیغمبر کے علم مین قیاس اور سوچ کو دخل نہین ویسی ہی ٹھیک خواب مین غور اور فکر کا دخل نہین صرف خدا ہی
کی طرف سے ہوتی ہو تو نیک مرد کی خواب درست از قسم علم نبوت ہوئی اور چھیالیسوین حصے ہونے کی جو سابق مین گذری
خ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت ۱۲۹۱
نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب ایک حصہ ہو پیغمبری کا چھیالیس حصون سے ق اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اَلرُّؤْيَا ۱۲۹۲
مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہؓ سے جنکا حارثؓ نام ہو روایت ہو کہ حضرتؐ فرمایا کہ ٹھیک
اور اچھی خواب خدا کی طرف سے ہو اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ف خواب تین قسم ہو ایک تو خواب نیک جس سے
دین کی قوت ہو خدا پر اعتماد بڑھے گناہون سے بچے اور دوسری قسم خواب پریشان ہو جس سے وہم اور رنج بڑھے یا خدا سے
بدگمانی ہو تیسری قسم یہ کہ آدمی کو اپنے خیالات نظر پڑین یا غذا کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت بندھے تو اول قسم یعنے
نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کی خواب کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نفرمایا کہ
خود ظاہر تھی کچھ اُسکے بیان کی حاجت نہین ق عَائِشَةُ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَ ۱۲۹۳
مَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ناتا رشتہ عرش مین لگا ہو
کہتا ہو کہ جسنے مجکو جوڑا خدا اُس سے جوڑے اور جسنے مجکو کاٹا خدا اسنے اُسکو کاٹا ف یعنی برادری کا حق نہایت مقدم ہو جسنے
اُسکو ادا کیا تو اُسپر خدا کا رحم ہو اور جسنے اُسکو نمانا وہ خدا کی رحمت سے دور پڑا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ ۱۲۹۴
لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ گروی جانور کی سواری کیجیے اُسکے دانے گھاس کے بدلے اور دودھار جانور کا دودھ پیجیے جب کہ گروی ہو اور جو سواری
کرے اور دودھ پیے اُسپر خرچ ہو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اُسکا دودھ پینا دانے گھاس
کے بدلے مرتہن کو درست ہو اور یہی مذہب ہو امام احمد کا لیکن اُنکے نزدیک رہن کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے خرچ سے زیادہ نہین
درست اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہو اور اسی پر خرچ لازم ہو اور امام اعظم کے نزدیک جیسے وہ چیز گروہ ہو
ویسے ہی اُسکا نفع بھی یعنی مرتہن اگر منافع کو لیوے تو اپنے اصل قرض مین وضع کرتا جاوے اور خرچ اُسکا مالک پر لازم ہو
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَائِمِ ۱۲۹۵
لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی
کی حاجت روائی مین کوشش کرتا ہو وہ ثواب مین اُسکے برابر ہو جو خدا کی راہ مین جہاد کرتا ہو ابوہریرہؓ نے کہا مجکو گمان پڑتا ہو کہ
حضرت نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنے والا ثواب مین ایسا ہو جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جسکی کبھی نماز نہ چھوٹے اور جیسے روزہ
رکھنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے ف یعنی جو زکوٰۃ کا مال بیوہ عورت اور محتاج کے واسطے جمع کر رکھے یا خود اپنی کمائی سے
اُنکی خبرگیری کرے اور اُنکا کام کاج کر دے اُسکو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور مدامی روزہ دار کے برابر ثواب ہو اس
حدیث سے محتاجون کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ ۱۲۹۶

نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ ۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہی کہ باز رکھتا ہی تمکو نیند سے اور کھانے پینے سے پھر جب کوئی اُس طرف سے
کہ جدھر گیا ہی اپنے کام سے فراغت پاوے تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گھر والون پاس آوے ف معلوم ہوا کہ بے ضرورت
سفر کرنا مکروہ ہی کہ اُسمین سراسر تکلیف ہی اور جب کسی ضرورت کو آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے وہان نہ ٹھہرے کہ اسمین
گھر کی بے بندوبستی ہی اس حدیث مین وطن مین رہنے کی ترغیب ہی تا کہ جمعہ اور جماعت نہ فوت ہو اور جورو لڑکون کے حق
۱۲۹۶ تلف ہون ق ابْنُ عُمَرَ اَلشُّؤْمُ فِى الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نحوست اور نامبارکی عورت مین ہی اور گھوڑے اور گھر مین ف اس حدیث سے ویسی نحوست مراد نہین جیسا جاہلون کا
اعتقاد ہی بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہی یعنی اگر نحوست کسی چیز مین ممکن ہوتی تو ان چیزون مین ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری
حدیث مین موجود ہی جسکو سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی عورت مین نامبارکی یہ کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ کہ
۱۲۹۷ شریر اور بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اُسکا ہمسایہ برا ہو ق اَنَسٌ اَلشُّرْبُ فِىْ ثَلٰثَةِ اَنْفَاسٍ اَمْرَأُ وَاَشْفٰى وَاَشْهٰى
وَاَبْرَأُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین دم مین پانی پینا پیٹ سے خوب جلد اترتا ہی یعنی گرانی نہین کرتا
اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہی ف اس حدیث مین پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم مین پینے کی حکمت بتلائی کہ
۱۲۹۹ اس طور سے پانی خوب ہضم ہوتا ہی اور تھوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہی خ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلشِّفَاءُ فِىْ ثَلٰثَةٍ فِىْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ
عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَاَنَا اَنْهٰى اُمَّتِىْ عَنِ الْكَيِّ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیماری
سے تین چیز مین ہی سینگی کے کھچنے مین اور شہد کے پینے مین اور آگ کے داغنے مین اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنے سے ف
اس حدیث کی شرح چھٹے باب مین ہو چکی ہر چند اس حدیث مین داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی
۱۳۰۰ تو مطلب یہ کہ اگر امید داغنے سے صحت ہوگی تو داغنے سے دور رہے اور نہین تو درست ہی خ جَابِرٌ اَلشُّفْعَةُ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ
الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعہ اُسمین ہی جسمین تقسیم
نہین ہوئی اور جب بانٹ ہو کر حدین پڑ گئین اور راہین جدا ہو گئین تو شفعہ نرہا ف شفعہ دو قسم ہی شفعہ شرکت کا جیسے
ایک گھر کے دو شریک ہون اور انمین سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سو اُسکو سوا دوسرے شریک کے اور شخص نہین لے سکتا
اور دوسرے شفعہ ہمسایگی کا یعنی اگر کوئی گھر بکے تو اُسکے لینے مین اُسکے ہمسایہ مقدم ہین امام شافعی کے نزدیک شرکت مین تو
شفعہ ہی اور ہمسایگی مین شفعہ نہین اور یہی حدیث اُنکی دلیل ہی کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گھر کا علحدہ ہوا اور راہ اُسکی جدا ہوئی
تو شفعہ نرہا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ دونون صورت مین ہی شرکت مین بھی اور ہمسایگی مین بھی تو اس حدیث کا یہ مطلب
۱۳۰۱ کہ تقسیم ہونے سے شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہین کہ ہمسایگی کا بھی شفعہ باقی نرہا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاویگی
قیامت کے دن یعنی بے رونق اور بے نور ہو جاوینگے ف جب قیامت ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا روشنی کی کچھ حاجت
۱۳۰۲ نرہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ تا اُنکے پوجنے والے شرمندہ ہون اُنکا زوال اور نقصان دیکھکر ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلسَّوَاءُ ...

سلہ یہ حدیث صحیح مسلم مین ان لفظون سے ہی اَنَسٌ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِى الشَّرَابِ ثَلٰثًا وَيَقُوْلُ اِنَّهٗ اَرْوٰى وَاَبْرَأُ وَاَمْرَأُ ۱۲

فِيهِ دَوَاءٌ لِكُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سواے موت کے کلونجی
مین ہر بیماری کی دوا ہے ف طب کا قاعدہ یہ ہے کہ دوا بالضد چاہیے یعنی گرم بیماری کی سرد دوا اور سرد کی گرم تو حدیث
کا مطلب یہ کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہے اسواسطے کہ گرم خشک ہے یا کہ بالخاصیت گرم اور سرد دونون قسم کی بیماریون
کو فائدہ کرتی ہو اسواسطے کہ علم طب مین ثابت ہے کہ بہت گرم چیزین گرم بیماریون کو فائدہ کرتی ہین اور سرد چیزین سردی کو
دور کرتی ہین چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہے حالانکہ کاسنی سرد ہے اور سیطرح خوب کلان تپ کو مفید ہے
گرمی سے ہو یا سردی سے حالانکہ اُسکا مزاج گرم ہے جالینوس نے اپنی کتاب مین اور بوعلی سینا نے قانون مین لکھا ہے کہ
شونیز یعنی کلونجی گرم خشک ہے بلغم کو کاٹتی ہے اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہے اور مسون اور چھیپون اور سفید داغ کو فائدہ کرتی ہے
اور سرکے کے ساتھ پھنسیون کو مفید ہے اور بلغمی ورم اور سخت ورم کو ٹپکاتی ہے اور سرکے کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو نفع کرتی ہے
اور اگر اُسکو بھون کے پوٹلی باندھکر سونگھے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگاوے تو سر و سر کے درد کو دور کرے اور اگر سرکے
کے ساتھ اوٹا کر کلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر بیخ سوسن کے تیل کے ساتھ گھس کے اُسکو ناک مین ٹپکاوے تو ابتداے نزول
یعنی موتیا بند کو دور کرے اور پیٹ کے کیڑے اس سے مر جاتے ہین اور اگر چند روز اُسکو استعمال کرے تو حیض البتہ جاری ہو جاوے
اور شہد اور گرم پانی کے ساتھ مثانے اور گردے کی پتھری کو گرا دے اور بلغمی اور سوداوی تپ کو دور کرے اور اُسکے دھوئین سے
کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہین معلوم ہوا کہ شونیز مین بڑے بڑے فائدے ہین یہانتک تو طبیبون کی عقل پہونچی باقی اُسکے فائدے خدا ہی کو
1303 خوب معلوم ہین اسواسطے حضرت نے اسکی تعریف فرمائی ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَ
صَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہین
ایک تو وہ جو وبا مین مر جاوے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دست آوین اور تیسرا جو ڈوب جاوے اور چوتھا جسپر
دیوار گر پڑے اور پانچوین راہ خدا کا شہید یعنی جو جہاد مین شہید ہو ف یعنی اُنکو بھی کچھ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلی
1304 قسم کا وہی شہید ہے جو جہاد مین مارا جاوے ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا مسلم
مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا پھر حضرت نے تیسری بار ایک انگلی کم کر دی ف
صحیح بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم ان پڑھی امت ہین نہ لکھنا جانین نہ حساب جانین مہینا ایسا اور
ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرت نے انگوٹھا بند کر لیا پھر فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے تیس یعنی کبھی مہینا
انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے ف حضرت نے دونون ہاتھ کی دس انگلیان اُٹھا کر تین بار اشارہ کر کے
فرمایا کہ مہینا کبھی اُنتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا مسلم کی روایت مین اُنتیس ہین اور بخاری کی روایت مین اُنتیس بھی
ہین اور تیس بھی ہین شاید بعضے لوگون نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا روزہ ہمپر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینا اُنتیس
دن کا ہوتا ہے تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب نہ ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بکمال تصریح سے اشارہ کر کے فرمایا
1305 کہ دونون صورت مین ثواب برابر ہے خواہ تیس دن کا مہینا ہو اور خواہ اُنتیس دن کا ہو ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَلشَّيْخُ شَابٌّ فِي حُبِّ
اثْنَيْنِ فِي حُبِّ طُوْلِ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا جوان ہے دو چیز کی

محبت مین بڑی عمر ہونے کی محبت مین اور سال زیادہ ہونے کی محبت مین ف یعنی پیری مین عمر درازی کی محبت اور کثرت مال کی
محبت نہایت بڑھ جاتی ہی مصرع ع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد ؂ عمر درازی کی محبت اسواسطے زیادہ ہوتی ہی کہ دنیا چھوڑ
نے کو جی نہین چاہتا اور نیک عمل نہونے سے موت اور قبر اور قیامت سے جی گھبراتا ہی اور کثرت مال کی محبت اسواسطے ہوتی ہی کہ
پیری مین اولاد کے کام آوے اور مجکو خود پیری مین محتاجی نہو اس حدیث مین مذمت ہی طول عمر اور کثرت مال کے حرص کی ق
۱۳۰۶ اَنَسٌ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمے کے نزدیک
ہی ف ایک عورت قبر پر روتی تھی حضرت ادھر سے نکلے اس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر اسنے کہا میرے پاس سے
ٹل جا کیونکہ تیرے پر وہ مصیبت نہین پڑی جو مجھپر پڑی لیکن وہ عورت حضرت کو نہین پہچانتی تھی کسینے اس سے کہا یہ تو حضرت تھے
تب تو وہ گھبرائی اور پچتائی پھر حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت مین نے آپکو نہین پہچانا تھا یعنی اب مین آپکا حکم مانتی ہون
اور صبر کرتی ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدا مصیبت صبر کا وقت ہی اور اسی صبر کا شرع مین ثواب
اور اعتبار ہی اسواسطے کہ جب مصیبت کو بہت مدت گذرے تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا ہی ایسا صبر گویا کہ فراموش ہی صبر کا کچھ اعتبار
۱۳۰۷ نہین ہی اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازین اور ایک جمعہ دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے
رمضان تک درمیان کے گناہون کا اتارہین جب کہ کبیرہ گناہون سے بچے ف معلوم ہوا کہ نیکیان صغیرہ گناہون کو دور
کرتی ہین اور کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہین اور جس گناہ مین حق العبد ہو یعنی آدمی کی تقصیر کی ہو تو اسکے معاف کرنے
۱۳۰۸ پر اسکی بخشش موقوف ہی ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلصَّلٰوةُ اَمَامَكَ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہی ف پوری روایت اسامہ سے یون ہی کہ حضرت حج مین عرفات سے چلے راہ مین حضرت
نے پیشاب کیا پھر وضو کیا مین نے کہا کہ مغرب کا وقت آگیا ہی نماز پڑھ لیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابھی نہین
آگے چلکے نماز پڑھینگے پھر جب وہان پہونچے جسکا مزدلفہ نام ہی تو اترے پھر وضو کیا اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اسکے ساتھ عشا کی
نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوضو رہنا مستحب ہی اگرچہ اس وضو سے نماز نہ پڑھے اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین مغرب اور
۱۳۰۹ عشا کو ملا کر پڑھے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہی یعنی گناہون سے پناہ ہی ف روزہ دار کا جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہون سے بچتا ہی
۱۳۱۰ اور جب گناہون سے بچا تو دوزخ سے بچا ق اَبُوْ شُرَيْحٍ بِالْعَدَوِيِّ اَلضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ
مُسْلِمٍ اَنْ يُّقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهٗ زَادَ مُسْلِمٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهٗ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهٗ وَلَا شَيْءَ لَهٗ يَقْرِيْهِ
بخاری اور مسلم مین ابو شریح رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضیافت کی مدت تین دن ہی اور مہمان کا تکلف ایک رات اور ایک
دن ہی اور مسلمان مرد کو حلال نہین کہ ٹھہرا رہے اپنے بھائی پاس یہانتک کہ اسکو گناہ مین ڈالے مسلم مین اتنی روایت اور زیادہ ہی
کہ لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کیونکر اسکو گناہ مین ڈالیگا حضرت نے فرمایا کہ مہمان تو اسکے پاس ٹھہر رہا اور اسکے کچھ نہو جس سے
وہ اسکی ضیافت کرے ف یعنی جب صاحب خانہ محتاج ہو اور مہمان تین دن سے زیادہ رہے تو اسکو گویا گنہگار کیا اسواسطے

بیان اعتبار صبر کا مصیبت کے ابتدا مین

بیان کفارات صغائر

کہ صاحب خانہ تنگ ہوکر مہمان کی غیبت کریگا کہ عجب بیحیا آدمی ہی کہ ٹلتا نہین مین کہانسے اُسکو کھلاؤن یا کہین سے
حرام مال لیکر اُسکی ضیافت کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہی سو ایکدن تو مقدور بہر عمدہ کھانا
تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اُسکو حاضر کرے اور مہمان کو درست نہین کہ تین دن سے زیادہ رہے اور اگر صاحب خانہ
۱۳۱۱ خوشی سے رکھے تو مضایقہ نہین خ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ اَلطَّاعُوْنَ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَۃٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ بخاری مین
۱۳۱۲ اسامہ بن زید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا ق اَنَسٍ اَلطَّاعُوْنُ
شَہَادَۃٌ لِکُلِّ مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت ہی ہر مسلمان کی ف یعنی جس شہر
مین وبا پڑے اور وہانکے لوگ وہین ٹھہرے رہین اور مرجاوین تو وے شہید ہین اسواسطے کہ وے لوگ مثل غازیون کے موت سے
۱۳۱۳ نہ ڈرے اور ثابت رہے اور ہرچند وبا بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھی لیکن امت محمدی مین شہادت کا سبب ہی م مَعْمَرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰہِ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم مین معمر بن عبداللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گیہون کا بدلنا گیہون سے برابر
۱۳۱۴ چاہیے یعنی اگر بدلنے مین کم یا زیادہ ہونگے تو بیاج ہی م اَبُوْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ اَلطُّہُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ یَمْلَأُ الْمِیْزَانَ وَ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاٰنِ اَوْ یَمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوۃُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَۃُ بُرْہَانٌ وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ
وَالْقُرْاٰنُ حُجَّۃٌ لَکَ اَوْ عَلَیْکَ کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَہٗ فَمُعْتِقُہَا اَوْ مُوْبِقُہَا مسلم مین ابو مالک اشعری رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طہارت آدھا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہی اور سبحان اللہ اور الحمد للہ
دونون کا ثواب یا ہر ایک کا ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہی اور نماز نور ہی اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل
ہی اور صبر کرنا یعنی مصیبت اور تکلیف مین دین پر ثابت رہنا روشنی ہی اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہی اگر اُسپر عمل کیا
یا تجھپر الزام کی حجت ہی اگر اُسپر عمل نہ کیا ہر ایک آدمی صبح کرتا ہی سو اپنی جان کو بیچتا ہی یعنی صبح ہوتے ہر شخص کام مین مشغول ہوتا ہی
سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہی اگر نیک عمل کیا یا اُسکو ہلاک کرتا ہی اگر بد عمل کیا ف طہارت کو آدھا ایمان اسواسطے
فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان ہی سو ظاہر بدن کی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنی
صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہرے اور نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ نماز اکثر بیحیائی اور برے کام سے جو دل کی سیاہی کا
سبب ہین روکتی ہی یا نماز کے سبب سے قبر مین نور ہوگا اور قیامت کی ظلمت مین نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہونچیگا اور خیرات
کو ایمان کی دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال خدا کی راہ مین دیا تو معلوم ہوا کہ اُسکو خدا کا اور آخرت کا ایمان ہی اور نہین
تو اپنی محبوب چیز کو کیون خرچ کرتا ہی اور صبر کو روشنی اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت مین جزع فزع نکی اور تکلیف سے
۱۳۱۵ نہ گھبرایا تو شیطان اور نفس کی ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی تو روشنی ہوئی ق اِبْنِ عُمَرَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیان ہونگی قیامت کے دن ف یعنی قیامت
۱۳۱۶ مین ظلم کے سبب سے ظالم کے آگے اندھیرے یا اندھیرا ہوگا ق اِبْنِ عَبَّاسٍ اَلْعَائِدُ فِیْ ہِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے کے مثل ہی جو اپنی قے کو پھر نگل جاتا ہی
۱۳۱۷ ف امام شافعی کے نزدیک دی چیز کو پھیر لینا بموجب اس حدیث کے درست نہین اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہی م مَعْقِلِ بْنِ

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار
[illegible]

یَسَارٍ اَلْعِبَادَۃُ فِی الْھَرْجِ کَھِجْرَۃٍ اِلَیَّ مسلم مین معقل بن یسار سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت وخون کے زمانے مین
ایسا ہی جیسے میری طرف ہجرت کرنا ف یعنی جب کشت وخون عالم مین رائج ہوا اور زمانے مین فساد پھیلا تو اوسوقت کی عبادت کا
۱۳۱۸ ثواب حضرت والی ہجرت کے ثواب کے برابر ہی اسواسطے کہ ایسے سخت وقت مین دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہی ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ
اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جانور کے مارنے کا بدلا نہین اور کنوان کھودنے مین اگر مزدور مر جاوے تو بدلا نہین اور اگر کھان کھودنے مین مزدور مرے تو بدلا
نہین اور کافرون کے گڑے خزانے مین پانچوان حصہ ہی بیت المال کا ف یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسیکو مار ڈالے یا
زخمی کرے تو اسکے مالک پر ڈانڈ نہین اور اگر مزدور کنوان کھودنے یا کھان کھودنے مین اگر کنوان یا کھان پھٹ پڑے اور مزدور دبکے
۱۳۱۹ مرجاوے تو کھدوانے والے پر کچھ عوض اور ڈانڈ نہین ہی ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِمَا بَیْنَھُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ
لَہٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک اتارہ ہی درمیان کے
گناہون کا اور پاک حج کا تو سوا بہشت کے کوئی بدلا نہین ف پاک حج وہ ہی جسمین گناہ اور رفیقون سے لڑائی جھگڑا
۱۳۲۰ نہو یعنی مقبول حج گناہون کو اس طرح کھو دیتا ہی کہ آدمی بہشتی ہو جاتا ہی ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْعُمْرٰی جَائِزَۃٌ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کو چیز دینا درست ہی ف یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اسطرح
سے کہ مین نے تجکو تیری عمر تک دیا تو درست ہی اگر اسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہوگیا اور بعد اسکے مرجانے کے اسکے وارث
۱۳۲۱ مالک ہونگے جیسے ہبہ مین اور یہی مذہب امام اعظم کا ق جَابِرٌ اَلْعُمْرٰی لِمَنْ وُھِبَتْ لَہٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کی چیز دی ہوئی کا وہی مالک ہی جسکو چیز دی ف یعنی عمری مثل ہبہ کے سبب ہی
۱۳۲۲ ملک کا ق اَبُوْسَعِیْدٍ اَلْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ وَاَنْ یَّسْتَنَّ وَاَنْ یَّمَسَّ طِیْبًا اِنْ وَجَدَ بخاری اور
مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کے دن غسل کرنا ہر ایک بالغ جوان پر واجب ہی اور مسواک کرنا اور
خوشبو لگانا اگر میسر ہو ف بعضے بموجب اس حدیث کے کہتے کہ جمعے کا غسل واجب ہی لیکن اکثر امامون کے نزدیک غسل
واجب نہین سنت اور مستحب ہی اگر بموجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہیے تو مسواک اور خوشبو لگانے کو بھی واجب
کہیے حالانکہ مسواک اور خوشبو کسی کے نزدیک واجب نہین تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب ہی یعنی ثابت ہی
۱۳۲۳ اور نہایت بہتر ہی ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِی الْفَدَّادِیْنَ مِنْ اَھْلِ الْوَبَرِ وَالسَّکِیْنَۃُ فِیْ
اَھْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑائی مارنا اور اترانا شور کرنیوالون
مین ہی جو اونٹ والے ہین اور نرمی بھیڑ بکری والون مین ف عرب مین حضرت کے وقت مین دو گروہ تھے سو انکی
عادت بتلائی کہ اونٹ والے بد مزاج ہین اور بکریان چرانے والے غریب ہین یہ صحبت کی تاثیر ہی کہ اونٹ اکثر شریر ہوتا ہی اور بکری
۱۳۲۴ غریب اسی واسطے ابتدا مین ہر ایک پیغمبر نے بکریان چرانے کی عادت کی ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْفِطْرَۃُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ
وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاٰبَاطِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی
کی پیدایشی چیزین پانچ ہین اول ختنہ کرنا دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا تیسرے کہ جسمین کترنا چوتھے ناخن کاٹنا پانچوین بغلون کے

ف جزای حج مبرور بہشت است

تحفۃ الاخیار ترجمۂ مشارق الانوار

بال اکھاڑنا ف یعنی یہ ایک نشان ہے جن کا دین ہے وہ ان پانچوں چیزوں کو ایسا پسند کرتا ہے گویا کہ پیدائشی بات ہے تعلیم کی
اسمیں کچھ حاجت نہیں اسواسطے کہ اول تو اسمیں پاکی اور ستھرائی ہے اور دوسرے فائدہ بھی ہے ختنے میں یہ فائدہ ہے کہ میل نہیں جمتا
پیشاب کا قطرہ نہیں رہتا اور جماع میں زیادہ لذت ہوتی ہے اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے میں یہ فائدہ کہ میل و رطوبت اور
اور شہوت کو تقویت زیادہ ہوتی ہے اور مونچھونکے کترنے میں یہ فائدہ کہ مجوسی و ہنود کی مشابہت نہو اور کھانے پینے میں کچھ نہ لگ
رہے اور ناخن اتارنے میں یہ فائدہ کہ میل اور نجاست نہ جمع ہو اور بغل کے بال دور کرنے میں یہ فائدہ کہ میل نہ رہے اور بو بانکی
گندگی دور ہوتی ہے مگر چنانچہ سنت یہ ہے کہ ناف کے نیچے کے بال استرے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہے اور جسکو بال اکھیڑنے
کی عادت ہو تو بھی درست ہے اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہے اور دوسری حدیث میں پیدائشی چیزیں دس فرمائیں پانچ تو یہی
جو اس حدیث میں ہیں اور باقی پانچ یہ ہیں اول سر پر مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہوں دوسری کلی کرنا تیسری ناک صاف کرنا چوتھی مسواک
کرنا پانچویں پانی سے استنجا کرنا کبھی حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا خ عَبْدُ اللّٰهِ ۱۳۲۵
بْنُ عَمْرٍو اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ بخاری میں عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں خدا کے ساتھ شرک کرنا ماں باپ کو رنج دینا نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور
جھوٹی قسم کھانا ف یعنی نہایت کبیرہ گناہ چار ہیں اور دوسری حدیث میں سات فرمائے سات سبقت کے جیسا بہتر جانا ویسا
فرمایا کبیرہ گناہ وہ ہے کہ جسکے کرنے والے پر قرآن یا حدیث میں وعید شدید ہو اور سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب میں ابو طالب
مکی نے کبیرہ گناہ سترہ لکھے ہیں سو چار گناہ تو دل سے متعلق ہیں اول شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسرے ناامیدی خدا کی
رحمت سے چوتھے نڈر ہونا خدا کے غضب سے اور چار گناہ زبان سے متعلق ہیں اول جھوٹی گواہی دوسرے پاک آدمی کو حرام کاری کی
تہمت لگانا تیسرے جھوٹی قسم کھانا چوتھے جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ سے متعلق ہیں اول شراب پینا دوسرے یتیم کا ناحق مال
کھانا تیسرے سود اور بیاج کھانا اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق ہیں اول زناکاری دوسرے اغلام کرنا یعنی بچہ بازی اور
دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہیں اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی ماں باپ کو رنج دینا مسلمان کو لازم ہے کہ ان
گناہوں سے نہایت ڈرتا رہے جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہے اسواسطے کہ زہر سے دنیا کی زندگی میں خلل ہے جسکا انجام فنا ہے اور کبیرہ گناہ سے
آخرت بگڑتی ہے جسکو کبھی فنا نہیں اور صغیرہ گناہ پر اصرار نہ کرے اسواسطے کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا تو وہ کبیرہ گناہ ہو جاتا ہے م اَبُو ۱۳۲۶
ذَرٍّ اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ مسلم میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہے یعنی موذی ہے ف
کالے کتے کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بدذات ہوتا ہے اور شکاری نہیں ہوتا تعلیم نہیں قبول کرتا اور اکثر سو رہا کرتا ہے اسواسطے
اسکا قتل کرنا درست ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت ۱۳۲۷
نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہے یعنی خیرات میں داخل ہے ف یعنی اگر کوئی سوال کرے اور کچھ موجود نہو تو اسکو دعا دیوے
کہ خدا تمکو اور کہیں سے دلا دے یہ بھی خیرات میں داخل ہے یا اچھی بات سے مراد یہ کہ مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش کرے
بشرطیکہ خلاف شرع نہو ق سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ بخاری و مسلم میں سعید ۱۳۲۸
بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھنبی ایک قسم من کی ہے اور اسکا پانی آنکھ کی شفا ہے ف یعنی جسطرح حضرت موسیٰ کے

وقت مین منّ اور سلویٰ بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا ویسی کھنبی بھی بارون جوتے بوئے زمین سے جمتی ہی بحیثیت
۱۳۲۹ اُسکا فائدہ فرمایا کہ اسکا پانی آنکھ کی دُھند کاٹتا ہی چنانچہ یہی فائدہ بوعلی سینا نے قانون مین لکھا ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ الَّذِيْ
يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو گلا گھونٹ کے مارے وہ آپکو دوزخ مین گھونٹا کریگا اور جو آپکو تلوار یا چھری بھونک کے
مارے وہ دوزخ مین آپ کو بھونکا کریگا ف یعنی جو جسطرح آپ کو حرام موت ماریگا وہ اُسی طرح کی دوزخ مین سزا
۱۳۳۰ پایا کریگا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہی ویسے ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہی ه اَنَسٌ اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے قیامت کے دن سب لوگوں سے گردن بلند
ہونگے ف بلند گردن ہونگے یعنی رحمت الٰہی کے زیادہ تر امیدوار ہونگے اسواسطے کہ منتظر اور امیدوار اپنی مراد کے
واسطے گردن بڑھاتے تاکتا ہی یا یہ مطلب کہ قیامت مین پسینا لوگوں کے لبون تک پہونچیگا لیکن اذان دینے والونکو
بسبب گردن بلند ہونے کے کچھ رنج نہوگا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنی سب لوگون مین باعزت اور نمود والے ہونگے
۱۳۳۱ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بھائی ہی ایماندار کا ف
یعنی جب مسلمان دوسرے مسلمان کا دینی بھائی ٹھہرا تو اُسکی محبت اور خیر خواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی
۱۳۳۲ ہوتی ہی م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا
يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ
وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کڑا ایماندار
بہتر اور پیارا ہی اللہ کے نزدیک بودے اور سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار مین خواہ مضبوط ہو خواہ سست
بہتری ہی حرص کر تو اُسپر جو تیرے کام آوے اور خدا سے مدد مانگتا رہ نہ تھک اور اگر تجھکو کوئی رنج اور مصیبت پہونچے
تو یون مت کہو کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا و لیکن یون کہہ کہ یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اُسنے جو چاہا سو کیا اسواسطے
کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہی ف مضبوط ایماندار اللہ کو اسواسطے زیادہ پیارا ہوا کہ وہ اپنے کامل یقین کے
سبب سے دین کے کام پر ہمیشہ مستعد رہتا ہی جہاد کرتا ہی نیک کام بتاتا ہے اور بُرے کام کے روکنے مین کسی سے نہین ڈرتا اور
عبادت پر مستعد رہتا ہی کسی رنج اور تکلیف سے دینی کام مین سستی نہین ہوتا بخلاف سست ایماندار کے کہ اُس سے دین کا کام
بخوبی نہین ہو سکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان سست سے بہتر ہی لیکن خیریت دونو مین ہی اسواسطے کہ ایمان دونو مین جو
ہی گو اُس کا ایمان قوی ہی اور اُسکا ضعیف ہی پھر حضرت نے عالی ہمتی پر جو مضبوطی لاتی اور سستی دور ہونیکا علاج فرمائی
یعنی ایماندار کو مناسب ہی کہ ہمیشہ فائدہ کے کامون پر سرگرم رہا کرے اور اُسکے سرانجام کی خدا سے مدد چاہے دینی کام مین
سست ہو کر بیٹھ رہنا گویا خالی ہاتھ بیٹھا رہیگا اسواسطے کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہی پھر اگر آدمی
رنج اور مصیبت سے خالی نہین رہ سکتا اسواسطے اسکی بھی علاج فرمائی یعنی تکلیف مین یون نہ کہے کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج
نہوتا یا اگر فلانا شخص جاتا مین نہ جاتا تو زندہ رہتا بلکہ اسکو تقدیر پر حوالہ کرے تاکہ رنج سے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے مین اگر تو اور مگر

۱۳۳۳ شیطانی کام ہی کہ آدمی تقدیر کو بھول کر اسباب ظاہری پر بھروسا کرتا ہی اور ناحق پچھتا کر غم پر غم اٹھاتا ہی ق اَبُو هُرَيْرَةَ
اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک
ایماندار دوسرے ایماندار کے حق میں ایسا ہی جیسے عمارت کی بنیاد کہ اسکا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہی ف یعنی جیسے
عمارتمین مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہی اسی طرح ایک ایماندار کو لازم ہی کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہے
۱۳۳۴ حاصل مطلب یہ کہ ایمان کی ترقی اور خوبی اتفاق پر موقوف ہی ق جَابِرٌ وَّابْنُ عُمَرَ اَلْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ
يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ بخاری اور مسلم میں جابر اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار ایک انتڑی میں کھاتا
ہی اور کافر سات انتڑیون میں کھاتا ہی ف ایک کافر کی ضیافت ہوئی جب اسنے سات بکریون کا دودھ پیا تب اسکا پیٹ بھرا
دوسرے دن وہ مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ سے آسودہ ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کم خوری اور
قناعت ایمان کا مقتضا ہی تا کہ عبادت میں سستی نہ آوے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی شان ہی کہ جانور کیطرح اسکی کبھی حرص
۱۳۳۵ نہیں کم ہوتی م اَبُو هُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللّٰهُ أَشَدُّ غَيْرًا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار
غیرت دار ہوتا ہی اور خدا زیادہ تر غیرت دار ہی ف باقی روایت یون ہی کہ اسی واسطے خدا نے ظاہر باطن کی بیحیائیون سے منع کیا
۱۳۳۶ یعنی بدکامون پر طیش آ جانا ایمان کا مقتضا ہی بے غیرتی ایمان کی شان نہیں ق عَائِشَةُ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ
وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ قرآن کا خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتون کے ساتھ ہی اور جو کہ قرآن پڑھتا ہی اور اسکی زبان اٹکتی
ہی اور قرآن پڑھنا نہایت مشکل ہی اسکو دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب رنج کشی کا ف
یعنی جو قرآن کے معانی سے خوب واقف ہی اور اسکو بے تکلف پڑھتا ہی اسکا مرتبہ نہایت عمدہ ہی کہ وہ ثواب مین ان فرشتون
کے ساتھ ہی جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہین اور جسکی زبان نہین پلٹتی باوجود محنت کے اس سے حروف نہین ادا
ہوتے تو کیا رحمت ہی خدا کی کہ اسکے واسطے دو ثواب مقرر کیے مطلب یہ کہ قرآن سے کسی طرح غفلت نہ چاہیے اگر خوب واقف
۱۳۳۷ ہی تو سبحان اللہ کہ فرشتون مین شمار ہوا اور اگر خوب زبان نہین چلتی تو بھی دوسرا ثواب موجود ہی ق اَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ اَلْمُتَشَبِّعُ
بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ بخاری اور مسلم میں اسماء بنت ابی بکر صدیق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملی چیز سے آپکو
آسودہ دکھلانیوالا ایسے مکر کا جوڑا پہننے والا ہی ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ایک سوت ہی تو مجھپر اس بات مین کچھ
گناہ تو نہین کہ مین اپنے خاوند کیطرف سے اس چیز کا دینا ظاہر کرون جو حقیقت مین نہین دی تا کہ سوت جلے اور جھینپے تب
۱۳۳۸ حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ صاف مکاری اور خلاف نمائی ہی ہرگز درست نہین کہ ظاہر مین کچھ اور باطن کچھ ق عَلِيٌّ
اَلْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ
مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَمَنْ
وَالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ [illegible] وَمَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمٰى إِلٰى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ

وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے
روایت ہی حضرت نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہی ان دو پہاڑونکے درمیان مین کہ ایک پہاڑ کو عیر کہتے ہین اور دوسریکو ثور
سو جو اسمین کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہ دیوے تو اُسپر خدا کی اور فرشتونکی و سب آدمیون کی
لعنت ہی خدا نہ قبول کریگا اُس سے قیامت کیدن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو امان مسلمانونکی ایک سی ہی ادنے
مسلمان بھی امان مین کوشش کرے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے سو اُسپر خدا کی اور فرشتونکی اور سب آدمیون کی
لعنت ہی نہ قبول کریگا خدا اُس سے قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بے اجازت اپنے اگلے
مددگارون اور سردارونکے اور دوسری روایت مین یون ہی اور جو رشتہ لگاوے اپنے باپکے سواے غیر سے یا اپنے مالکون
کو چھوڑکے غیروں سے نسبت کرے تو اُسپر خدا کی اور فرشتونکی اور سب آدمیونکی لعنت ہی نہ قبول کریگا خدا اُس سے قیامت
کے دن نفل اور نہ فرض **ف** یعنی جیسے مکے کی حرم مین زیادتی اور بے ادبی درست نہین ویسے ہی مدینے کی حرم مین بھی
اور اگر لشکر اسلام سے ادنیٰ مسلمان کسی کافر کو پناہ دیوے تو سب مسلمانون پر اُسکی رعایت واجب ہوگئی ہی اُسکی امان کو توڑے
اُسپر لعنت ہی اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور آپسمین ایک دوسرے کی مددگاری کا عہد کیا تو اُنکی بدون اجازت کے اور
١٣٣٩ قوم سے راہ و رسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا درست نہین کہ شاید اُنکو رنج ہو اور عداوت پیدا ہو **ح** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ
اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ
عَلٰى لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ
اُنکے واسطے بہتر ہی اگر اُنکو سمجھ ہو نہ چھوڑ جاویگا کوئی مدینے کو برا جانکر مگر کہ خدا اُسکے عوض اس سے بہتر کو اسمین لا دیگا اور نہ ثابت رہیگا
کوئی مدینے کی گرمی بھوک پر اور اُسکی تکلیف پر مگر کہ مین اُسکا شفیع یا اُسکے ایمانکا گواہ ہونگا قیامت کے دن **ف** پوری حدیث
یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا بعضے لوگ مدینے سے نکلکر وہان جا رہینگے پھر یہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا کہ مدینے
والونکو مدینہ چھوڑنا بہتر نہین اور اگر کوئی وہانسے نکل جاویگا تو مدینے کا کچھ نقصان نہین اُس سے افضل لوگونکو خدا وہان لا دیگا
پھر فرمایا کہ جو مدینے مین تکلیف اور رنج سہیگا اُسکا شفیع اور گواہ مین ہونگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت
١٣٤٠ ہوئی اور وہانکے رہنے والونکو عمدہ بشارت ہی **ح** اَنَسٌ اَلْمَدِيْنَةُ يَاْتِيْهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلٰٓئِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ
وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین دجال آویگا تو فرشتونکو
١٣٤١ پاویگا کہ اُسکی چوکیداری کرتے ہین سو اُسکے نزدیک نہ آویگا اور انشاء اللہ وہان وبا بھی نہ آویگی **ح** ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْمَرْءُ مَعَ
مَنْ اَحَبَّ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اُسی کے ساتھ ہی جس سے کہ محبت
رکھتا ہی **ف** ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کیواسطے تو نے کیا سامان کیا ہی
اُسنے کہا یا رسول اللہ قیامت کیواسطے نماز اور روزیکی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہین لیکن مین اللہ اور اُسکے رسول کی محبت
١٣٤٢ رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اللہ اور رسول کی محبت عمدہ سامان ہی یہ حدیث بشارت ہی اہل محبت کو **ح** اَنَسٌ
وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِیْ حَتّٰی يَعْتَدِیَ الْمَظْلُوْمُ مسلم مین انسؓ و ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت

نے فرمایا کہ دونون گالی دینے والون نے جو کہا سو اُسکا گناہ اُسی پر ہی جسنے پہلے گالی دی جبتک کہ مظلوم زیادتی نکرے
ف یعنی اگر دو شخص آپسمین ایک دوسرے کو گالی دیوے تو دونون طرف کی گالیونکا گناہ اُسی پر ہی جسنے اول گالی دینا شروع
کیا اسواسطے کہ اُسی نے اول راہ نکالی اور اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونو
گناہ مین شریک ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہی بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن عفو ہی جواب
١٣٤٣ دینے سے نہایت افضل ہی ق ابن عمر اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہی مسلمان کا نہ اُسپر ظلم کرتا ہی نہ اُسکو ہلاکی مین ڈالتا ہی ف یعنی جب ایک مسلمان دوسرے
١٣٤٤ مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اُسپر ظلم کرنا یا اُسکو بلا مین پڑا رہنے دینا اُسکی حمایت اور مدد نکرنا کسی طرح مناسب نہین ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ
اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان سے جبکہ قبر مین سوال ہوتا ہی تو وہ یہ گواہی
دیتا ہی کہ سوائے خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی سو یہی مطلب ہی خدا کے قول کا جو قرآن مین ہی کہ ایمان
والونکو خدا ثابت بات پر ثابت رکھتا ہی ف یعنی جو یہ قرآن مین فرمایا ہی کہ ایماندارونکو ثابت بات پر خدا ثابت رکھتا ہی تو مراد ثابت
١٣٤٥ بات سے توحید اور رسالت کی گواہی ہی معلوم ہوا کہ قبر کا سوال جواب قرآن اور حدیث دونو سے ثابت ہی ق عبد اللہ
بن عمرو اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہی کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچین ف یعنی زبان سے نہ غیبت کرے نہ گالی دے اور نہ ہاتھ سے
١٣٤٦ کسیکو ناحق مارے نہ چوری کرے ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن
عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنیوالا وہ ہی جو اُسکو چھوڑے جسے خدا نے منع کیا ف ہجرت اُسکو
کہتے ہین کہ مسلمان کفر کا ملک چھوڑ کر اسلام کے ملک مین جا رہے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہی جو گناہ سے ہجرت کرے وطن چھوڑنا
١٣٤٧ ظاہری ہجرت ہی اور گناہ چھوڑنا باطنی ہجرت ہی ق عُمَرُ اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا نِيْحَ عَلَيْهِ
بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہی قبر مین نوحہ کرنے سے ف نوحے
سے میت پر عذاب اس صورت مین ہی کہ وہ اپنے اوپر نوحہ کرنیکی وصیت کر جاوے یا کہ اسکے خاندان مین نوحہ گری ہوتی ہو اور
١٣٤٨ وہ باوجود قدرت کے منع نکرے م جَابِرٌ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی مین قریش کے تابع ہین ف یعنی قریش کی قوم عرب مین سردار ہی اگر قریش نیک
ہوتے تو اور لوگ بھی نیک ہوتے اور اگر قریش بگڑے تو سب بگڑے اسواسطے کہ معمول ہی کہ عوام بڑونکے طریق کو لوگ بہت
١٣٤٩ پکڑتے ہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِيْ هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّاْنِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عرب کے لوگ اس سرداری مین قریش کے تابعدار ہین مسلمان
قریش کے مسلمان کا تابع ہوا اور کافر انکا قریش کے کافر کا تابع ہی آدمیون کا حال کھانون کا سا حال ہی جو انکے

لوگو نمین کفر کی حالت مین افضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جسوقت کہ دین مین ہوشیار ہوجاوین اور احکام شرعی کو خوب سمجھین آدمیون مین بہتر اسکو پاؤگے جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جبتک کہ اُسمین نہ آجاوے ف یعنی قریش مین ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر مین بھی اور اسلام مین بھی پھر قریش کے افضل ہونے کا قاعدہ کلیہ فرمایا مثال دیکر کہ جیسی کھانین مختلف ہوتی ہین کہ بعضی کھان سونیکی اور بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہین کہ بعضے خاندان عمدہ ہین شجاعت سخاوت ریاست غیرت ہمت انمین پیدایشی ہوتی ہے جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان ایسے نہین ہوتے جیسے ورعرب پھر فرمایا کہ جو کفر مین بہتر خاندان تھا وہی اسلام مین بھی بہتر ہے بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے کہ شرافت ذاتی اور دینداری ملکر نوراً علی نور ہوگئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہین اور یہ جو فرمایا کہ بہتر وہی ہے جو نہایت نفرت رکھتا ہو اُسکے دو مطلب ایک یہ جو حالت کفر مین اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے بعد وہی افضل ہے جیسے عمرؓ فاروق اور خالدؓ اور عکرمہؓ اسواسطے کہ جو کفر مین بہت مضبوط ہوتا ہے وہ اسلام مین بھی خوب مضبوط ہوتا ہے مضبوط لوگ جدھر آتے ہین خوب ہی آتے ہین اور دوسرا مطلب یہ کہ جو خلافت اور امارت سے قبل سردار ہونیکے نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہے اسواسطے کہ اُسکو سرداری کی طمع نہین اور جبکہ اُسکو سردار

۱۳۵۰ بنایا تو خوب جان فشانی کرتا ہے ق اِبْنُ عُمَرَ النَّاسُ کَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِیْهَا رَاحِلَةً وَّاحِدَةً بخاری و مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیونکی مثال جیسے سو اونٹ کہ اُن مین نپاوے تو ایک بھی چالاک سواری کے لائق ف یعنی جیسے سو اونٹ مین بھی ایک عمدہ تیز رفتار نہین نکلتا ویسے ہی سو آدمیونمین ایک بھی کامل آدمی صحبت کے لائق

۱۳۵۱ نہین ملتا مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہین اور کامل کمیاب ہے ق اَبُوْ مُوْسیٰ اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَآءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَآءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِیْ اَتَى اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ مسلم مین ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تارے پناہ ہین آسمان کے پھر جب جاتے رہینگے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنی ٹوٹ پھوٹ جاوے گا اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آویگا میرے اصحاب پر جسکا انکو وعدہ ہوا یعنی اختلاف پڑیگا اور میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کے پھر جب میرے اصحاب جاتے رہینگے تو آویگا میری امت پر جسکا انکو وعدہ ہے یعنی فساد اور بدعت عالم مین ظاہر ہوگی ف حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نہ تھا جو شبہہ ہوتا حضرت سے حل ہوجاتا حضرت کے بعد اصحاب مین اختلاف ہوا اول خلافت مین بعد اُسکے بعضے مسائل مین اور جبتک اصحاب کا زمانہ رہا تو انکی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا رواج ممکن نہ تھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالمگیر ہوگیا یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسے آیندہ بات

۱۳۵۲ کی خبر دی ویسا ہی ہوا ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْوِتْرُ رَکْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وتر کی نماز ایک رکعت ہے پچھلی رات سے ف امام شافعی کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہے اور یہی حدیث انکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ ترمذی مین حدیث ہے علی مرتضیٰؓ سے کہ حضرت وتر کی تین رکعتین پڑھتے تھے ترمذی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہے عمران بن حصینؓ اور عائشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور ابو ایوبؓ سے اور جامع الاصول مین

بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت بعد تہجد کے تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور عبد اللہ بن مسعودؓ سے
روایت ہی کہ وتر کی تین رکعتیں ہیں جیسے مغرب کی تین رکعتیں ہیں وہ رات کی وتر ہی اور مغرب دن کی وتر مستحب وقت وتر کا
آخر شب ہی جسکو اپنے جاگنے پر اعتماد ہو **ق** عَائِشَةُ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی
۱۳۵۳ کہ حضرت نے فرمایا کہ آزادی کرنے کا حق اُسی کا ہی جسنے آزاد کیا **ف** یعنی جسنے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چھوڑ کر مر جاوے
تو اُسکا وارث آزاد کرنے والا ہی **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت
۱۳۵۴ ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہی اور زنا کرنے والے کو پتھر **ف** یعنی لڑکے کا مالک وہی ہی جسکے نیچے اس لڑکے کی ماں ہی خواہ
نکاح سے خواہ ملکیت سے اور اگر حرامکار دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہی تو اسکی قسمت میں پتھر ہی یعنی وہ مالک نہیں
اور اگر حرامکار بیاہا ہو تو اسکو سنگسار کرنا چاہیے **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مُنْفِقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ بخاری
۱۳۵۵ اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جھوٹی قسم کالا اور جنس کے رواج کا سبب ہی اور کسب کے نقصان کا سبب
ہی **ف** یعنی تجارت میں جھوٹی قسم کھانے سے سوداگر کو یہ احتمال ہوتا ہی کہ میری بکری خوب ہوگی حالانکہ جھوٹی قسم سے اسکی
سوداگری میں کو تاثیر ہی کہ خدا اسکی برکت کو دور کرتا ہی اور لوگ بھی اسکو جھوٹا جانکر اس سے خرید فروخت کم کرتے ہیں معلوم ہوا کہ
سوداگری و بیوپار کی برکت راستی میں ہی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بخاری میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی
۱۳۵۶ کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر چاہیے **ف** مدعا علیہ پر قسم اس صورت میں ہی جبکہ مدعی کو گواہ نہ ملیں **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ
۱۳۵۷ الْمُسْتَحْلِفِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہی **ف** یعنی قاضی نے جس مطلب
کی قسم کی وہی معتبر ہی پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ میں نے قاضی کی نیت پر قسم نہیں کھائی ہیں نے دل میں کچھ اور ارادہ کر لیا تھا
تو اسکے اس قول کا کچھ اعتبار نہیں لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہی **فصل**
اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر اُنکا لفظ ہی **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ
۱۳۵۸ الْاٰخِرَةَ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائے ہو وہ ہمارے ساتھ اخیر عشا کی نماز
میں نہ حاضر ہو **ف** حضرت نے اسواسطے منع کیا کہ تاریکی کے وقت میں خوشبو سونگھ کے جوان مردوں کو بدخیال نہ آوے
معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات میں عورت کا نکلنا درست نہیں **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَ
۱۳۵۹ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ جو مرد مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو
چھڑاویگا اللہ اسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے **ھ** جَرِيْرٌ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ
۱۳۶۰ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبَقَ مِنْ مَّوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ مسلم میں جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو البتہ
اُس سے اتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت میں یوں ہی کہ جو غلام بھاگا اپنے مالکوں سے سو البتہ کافر ہو گیا جبتک کہ انکی طرف پلٹ
آوے **ف** اگر غلام بھاگنے کو حلال جانکر بھاگا تو سچ مچ کافر ہو گیا اور اگر حلال نہیں جانتا تو کافر نہیں ہوا اُسنے کفران نعمت کیا **ھ**
۱۳۶۱ اَبُو هُرَيْرَةَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ
ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس بستی میں تم آئے اور وہاں ٹھہرے تو تمہارا حصہ اُسی میں ہی

اور جس بستی والون نے خدا اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو البتہ اُسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا ہی
پھر اُس بستی کے باقی چار حصے تمھارے ہین ف اس حدیث مین بیان ہی فے اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ
کافرون نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا سب مال ہی بیت المال کا اُسکو فے کہتے ہین اسمین غازیونکا حصہ
مقرر نہین لیکن اگر غازی وہان جاکر ٹھہرین تو بطور عطا کے حصہ پاوینگے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی
بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اُسمین پانچوان حصہ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیون کے اسکو
۱۳۶۲ غنیمت کہتے ہین خ عُمَرُ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ
وَاثْنَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مسلمان کی
چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اُسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروق نے کہا پھر ہمنے کہا اور دو آدمی کی گواہی بھی بہشت
مین لیجاتی ہی حضرت نے فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی عمر فاروق نے کہا پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال پوچھا
ف معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہی فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر علامت
۱۳۶۳ خ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ
اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا اَخَّرَ بخاری مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی جسکے نزدیک اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو صحابہ نے کہا
یا رسول اللہ کوئی ہم مین ایسا نہین اسکے نزدیک اپنے مال سے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو حضرت
نے فرمایا سو البتہ اُسکا مال تو وہی ہی جو اُسنے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ مین خرچ کیا اُسکے وارث کا مال وہ ہی جسکو
چھوڑ گیا ف اپنا مال وہی جو اپنے کام مین آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور جو کہ
خرچ نہین کرتے اور اپنا مال جان سے بہتر کر رکھتے ہین وے نادان ہین کہ اُسکو اُسکے وارث اُڑاوینگے اسکے
۱۳۶۴ کچھ کام نہ آیا م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ مِنْهُ
بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقُلْنَا كُلُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا
يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ اَوْ يَقْرَأُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ
خَيْرٌ مِنْ ثَلٰثٍ وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ مِنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی کہ یہ چاہے کہ ہر ایکدن صبح کو بطحان یا عقیق کیطرف جاوے پھر وہانسے دو
اونٹنیان بڑے کوہان والیان لاوے بغیر گناہ اور بے قطع برادری کے یعنی نہ چوری اور غصب کیا ہو نہ کسی برادر کا حق
کاٹا ہو تو ہمنے کہا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات کو چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو پھر کیون نہین تم مین سے ہر ایک مسجد کو
جاتا ہی کہ غیر کو سکھلاوے یا خود دو آیتین قرآن کی پڑھے یہ اُسکے حق مین بہتر ہی دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین تین
اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین چار اونٹنیون سے اور اس طرح آیتونکا شمار اونٹنیون کے شمار سے بہتر ہی یعنی پانچ
اونٹنیون سے پانچ سے اور چھ افضل ہین چھ سے ف بطحان و عقیق مدینے سے دو کوس پر دو مکان ہین وہان بازار

لگتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہین اسواسطے اسکو خاص کر ذکر کیا خلاصہ مطلب یہ کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے
۱۳۶۵ کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ آخرت کا ثواب باقی ہی اور دنیا کا فانی **ھ** جَابِرٌ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا
لَهٗ بِدِرْهَمٍ يَعْنِي جَدْيًا اَسَكَّ مَيِّتًا فَتَنَاوَلَهٗ فَاَخَذَ بِاُذُنِهٖ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَيْءٍ وَّمَا نَصْنَعُ بِهٖ قَالَ
تُحِبُّوْنَ اَنَّهٗ لَكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيْهِ اَنَّهٗ اَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ الدُّنْيَا اَهْوَنُ
عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہی کہ یہ بھیڑ کا بچہ مردہ چھوٹے
کان والا اُسکو ایکدرم کے بدلے ملے پھر اُسکا حضرت نے کان پکڑا تو ہمنے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ یہ ہمکو کوئی چیز دیکر ملے اور ہم
کیا کرینگے اُسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اُسمین عیب تھا کہ اُسکے کان
نہایت چھوٹے ہین سو اب تو بھلا کیونکر نا چیز نہو کہ اُسمین جان نہین پھر حضرت نے فرمایا خدا کی قسم مقرر دنیا خدا کے نزدیک
اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہی **ف** یعنی اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے
۱۳۶۶ کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہی **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِيْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ
شِقِّ جَفْنَةٍ **قَالَهٗ** لَمَّا تَذَاكَرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسکو
یاد ہی وہ وقت جبکہ چاند نکلا تھا جیسے کٹھرے کا کنارہ یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ اصحاب آپسمین حضرت کے پاس شب قدر کا
ذکر کرتے تھے کہ کب ہوئی **ف** یعنی شب قدر آخر مہینے مین تھی جبکہ چاند باریک ہوگیا تھا غالب کہ ستائیسوین رات مراد ہی
۱۳۶۷ چنانچہ اور حدیثون مین صاف مذکور ہی **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اَیُّ ہی **ھ** اَنَسٌ اَيُّ رَجُلٍ
عَبْدُ اللّٰهِ فِيْكُمْ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ **قَالَهٗ** لِلْيَهُوْدِ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَقَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ
سَيِّدِنَا قَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْهُ فَقَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا شخص ہی تم مین عبداللہ بن سلام یہ حضرت نے
مدینے کے یہودیون سے کہا عبداللہ بن سلام کے مسلمان ہونے کے بعد تو یہود نے کہا وہ ہمارا افضل ہی اور افضل کا
بیٹا اور ہمارا سردار ہی اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر عبداللہ مسلمان ہوجاوے یہود نے کہا کہ
خدا اُسکو اسلام سے پناہ مین رکھے پھر تو عبداللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ
تو یہود نے کہا کہ یہ شخص ہم مین نہایت برا ہی اور برے کا بیٹا اور اُنکو نہایت گھٹایا تو عبداللہ ابن سلام نے کہا اسی بات سے مین
ڈرتا تھا یا رسول اللہ **ف** عبداللہ بن سلام مدینے کے یہودیونکے بڑے عالم تھے جب وے مسلمان ہوئے تب تو حضرت سے
کہا کہ یا رسول اللہ قوم یہود بڑے بہتری ہین سو میرے اسلام کے ظاہر ہونیکے قبل میرا حال اُنسے دریافت کیجیے تو سچ بتلادینگے
اگر وے جانینگے کہ مین مسلمان ہوا ہون تو مجھپر بہتان باندھینگے بعد اسکے عبداللہ اندر مکان مین پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہے
اور حضرت نے یہود کو بلاکر عبداللہ کا حال پوچھا اول اُنھون نے اُنکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ مسلمان ہوئے تو اُسیوقت
بدل گئے یہی معمول ہی اہل باطل کا کہ اپنے موافق کی تعریف کرتے ہین اور جبکہ اُسنے راہ حق اختیار کی تو فوراً اُسپر طعن اور

١٣٦٨ تشنیع کرنے لگتے ہیں م ابن عباسٍ اَیُّ وَادٍ هٰذَا قَالُوْا وَادِی الْاَزْرَقِ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی هَابِطًا مِّنَ
الثَّنِيَّةِ وَلَهٗ جُؤَارٌ اِلَی اللّٰهِ بِالتَّلْبِیَةِ ثُمَّ اَتٰی عَلٰی ثَنِيَّةِ هَرْشٰی فَقَالَ اَیُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا ثَنِيَّةُ هَرْشٰی قَالَ كَاَنِّیْ
اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی عَلٰی نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ وَّهُوَ يُلَبِّیْ مسلم
مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کون نالا ہے اصحاب نے کہا یہ ازرق نالا ہے حضرت نے فرمایا کہ
گویا مین دیکھتا ہون موسیٰ کو کہ اترتا ہے ٹیلے سے اور اُسکی بلند آواز ہے خدا کی طرف اسطرح سے کہ اللہم لبیک یعنی اے میرے
رب مین تیرے حضور مین حاضر ہون پھر حضرت آئے ہرشی ٹیلے پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہے اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشی
ٹیلا ہے حضرت نے فرمایا گویا مین دیکھتا ہون یونس بن متّی کو سرخ اونٹنی گٹھان روئین والی پر یونس پر پشمینے کا جبہ ہے نکی
اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے اور وہ بھی اللہم لبیک کہہ رہا ہے ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع کے سال مکے اور مدینے
کی راہ مین فرمایا حضرت نے یہ حال خواب مین دیکھا یا اُنکی روحونکو واقعی دیکھا فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے
١٣٦٩ سرے پر استفہام کا ہمزہ ہے ق مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مالکؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہے کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہے ف صحیح مسلم مین عبداللہ
بن مالک سے روایت ہے کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرت نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہے اور موذن قامت کہتا ہے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صف مین پڑھنا نچاہیے اس حدیث کا راوی عبداللہ
١٣٧٠ بن مالک ہے اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی غلطی ہے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ
وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہے کہ غیبت کیا
چیز ہے اصحاب نے کہا خدا اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو
اُسکو برا لگے اسیکا نام غیبت ہے لوگون نے کہا بھلا فرمائیے تو کہ اگر میرے بھائی مین سچ مچ وہی بات ہو جو مین نے کہی حضرت
نے فرمایا کہ اگر تیرے بھائی مین فی الحقیقت وہی ہے جو تو نے کہا تبھی تو تو نے اُسکی غیبت کی اور اگر اُسمین وہ بات نہین جو تو نے
کہی پھر تو تو نے اُسپر بہتان باندھا ف یعنی سچ ہی بات کا نام تو غیبت ہے اور اگر جھوٹی بات ہے تو اُسکا نام بہتان ہے
خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے وہی غیبت ہے خواہ اُسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اُسکے قول
اور فعل کا خواہ اُسکے دین کا خواہ اُسکی غیبت زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہے لیکن ظالم کی غیبت حاکم
١٣٧١ کے روبرو اور فاسق کی جو بے پردہ گناہ کرتا ہے اور ناقص لقب جو مشہو ہو جیسا اندھا بہرا چپرا تو درست ہے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِیَ بِهٖ فِی النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِیْ فِی النَّارِ
اَلْاٰنَ حِيْنَ انْتَهٰی اِلٰی قَعْرِهَا قَالَهٗ لَمَّا سَمِعَ وَجْبَةً مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم
جانتے ہو کہ یہ کیا تھا ہمنے کہا اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ دوزخ مین ستر برس سے پھینکا گیا
تھا سو دوزخ مین اب تک اترتا جاتا تھا یہانتک کہ اُسکی تہ مین پہونچ گیا یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب ایک دھما کا سُنا ف

ابوہریرہ سے روایت ہی کہ ہم اصحاب حضرت کیخدمت مین حاضر تھے کہ ہمنے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو
گرتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ ۱۳۷۲
مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ
وَّصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّيَأْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى
هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ
فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ يُطْرَحُ فِي النَّارِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون
ہی اصحاب نے کہا کہ ہم مین مفلس وہ ہی کہ جسکے پاس نہ درم ہو نہ اسباب حضرت نے فرمایا کہ البتہ میری امت سے حقیقت مین
مفلس وہ ہی جو قیامت کیدن آوے نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر اور حال آنکہ اُسکو گالی دی اور اُسکو حرام کاریکا عیب لگایا
اور اُسکا مال کھا گیا اور اُسکی خونریزی کی اور اُسکو مارا سو اُسکی نیکیون سے اس مظلوم کو دلایا جاویگا اور اُس دوسرے مظلوم
کو دلایا جاویگا سو اگر قصور ادا ہونیکے قبل اُسکی نیکیان ہوچکینگی تو ان مظلومونکے گناہ لیے جاوینگے سو اس ظالم پر ڈالے
جاوینگے پھر وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیان حق العباد کے بدلے جاوینگی اور
اگر نیکیان کم ہوئین اور لوگونکے حق زیادہ تو اُنکے گناہ ظالم کی گردن پڑ دالے جاوینگے تو جب نیکیان چھن گئین اور لوگون
کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت مین یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس حدیث مین یہ اشارہ
ہی کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے ھ عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ ۱۳۷۳
قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ دِيْنَكُمْ بخاری مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ای عمر تو کیا جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون ہی مین نے کہا اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل
تھا تمھارے پاس آیا کہ تمکو تمھارا دین سکھلا دے ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب کے اور حدیث جبرئیل مین مفصل ہوچکا ق
اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ ۱۳۷۴
وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ وَّمَا
اَنْتُمْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَآءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَآءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے
لوگون مین چوتھائی ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کی تہائی ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے
فرمایا کہ قسم اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ مقرر مین امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون مین آدھے ہوگے اور اُسکا
سبب یہ ہی کہ بہشت مین سوائے مسلمان جان کے کوئی نداخل ہوگا اور نہین ہو تم اہل شرک مین مگر جیسے ایک سفید بال
کالے بیل کی کھال مین یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین ف یعنی آدھی بہشت مین امت محمدی ہوگی اور نصف
باقی مین اور پیغمبرونکی امتین ہونگی اول حضرت نے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی کرین اور دمبدم خوشی
مین ترقی ہو ق عُمَرُ اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ ۱۳۷۵

بِوَلَدِهَا فَـ قَالَ لَهٗ حِیْنَ رَاٰی اِمْرَأَةً مِّنَ السَّبْیِ تَسْعٰی اِذَا وَجَدَتْ صَبِیًّا فِی السَّبْیِ اَخَذَتْهُ
فَاَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَاَرْضَعَتْهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت
پھینکنے والی ہی اپنے لڑکے کو آگ مین ہمنے کہا قسم ہی خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکیگی تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندون
پر بہت زیادہ ہی اس عورت کے رحم سے اپنے بیٹے پر یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑی
جاتی ہی جب اُسنے قیدیون مین اپنے بچے کو پایا پھر اُسکو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اُسکو دودھ پلانے لگی ف اس حدیث
١٢٧٦ مین بیان ہی وسعت رحمت الٰہی کا اس حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہی ھ ابو ھریرۃ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا
کَمَا قَالَ اَهْلُ الْکِتَابِ مِنْ قَبْلِکُمْ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ
قَالَهٗ لَمَّا نَزَلَتْ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ
فَقَالُوْا کُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِیْقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّیَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیْکَ هٰذِهِ
الْاٰیَةُ وَلَا نُطِیْقُهَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے ہو جیسا تمسے پہلے کتاب
والون نے کہا کہ ہمنے حکم خدا کا سنا اور نہ مانا بلکہ تم یون کہو کہ الٰہی ہمنے تیرا حکم سنا اور مان لیا ای رب ہمارے تیری بخشش
کو ہم چاہتے ہین اور تیری ہی طرف پھرنا ہی اُنکا یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ سورۃ بقرہ کے اخیر مین یہ آیت اُتری کہ خدا ہی
کا ہی جو کہ آسمان اور زمین مین ہی اور اگر ظاہر کرو جو تمہارے دلو نمین ہی یا اسکو چھپاؤ اُسکا حساب خدا تمسے کریگا تو اصحاب نے
کہا کہ ہمکو اول اُن کامون کا حکم ہوا جنکو ہم کر سکتے ہین مثل نماز اور روزے اور جہاد اور خیرات کے اور البتہ ہمپر یہ آیت اُتری
اور یہ ہمارے قابو مین نہین ف یعنی خیالات اور وسوسے دلکو روکنا ہمارے اختیار مین نہین اگر اسکا بھی حساب ہوا
تو ہمارا کہین ٹھکانا نہین حضرت نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدولی نکرو نبی کو لائق نہین کہ اپنے مالک کے حکم
مین تکرار کرے بلکہ تم یہ حکم بھی مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ تمپر آسانی کرے پھر اصحاب نے حضرت کے بموجب ارشاد کے
عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اُتری کہ حق تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہین دیتا مگر اُسی قدر جتنا اُسکو اختیار ہی یعنی اب خیالات
اور خطرات پر پکڑ نہین تفسیر مدارک مین لکھا ہی کہ سب علما کا یہی مذہب ہی کہ خطرات پر مواخذہ نہین لیکن عزم پر مواخذہ ہی عزم
١٢٧٧ اُس ارادے کو کہتے ہین جو دل مین جم گیا ہو اور ٹھن چکا ہو ش اُمّ سلمة اَتُرِیْدِیْنَ اَنْ تُدْخِلِی الشَّیْطَانَ بَیْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ
مِنْهُ قَالَهٗ لِاِمْرَأَةٍ جَاءَتْ تُسْعِدُ اُمَّ سَلَمَةَ عَلَی الْبُکَاءِ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَةَ بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ شیطان کو اُس گھر مین داخل کرے جس سے خدا نے اُسکو نکالا ہی یہ حضرت نے اُس عورت سے فرمایا
جو ابی سلمہ کی موت پر ام سلمہ کو رولانے آئی ف حضرت ام سلمہ کے اول خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب وے مر گئے تب کوئی عورت
اُنکو رولانے آئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایمان کی برکت سے شیطان اس گھر سے دور ہوا ہی اب رونے اور پیٹنے
سے شیطانکو پھر اس گھر مین نہ داخل کر اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کیواسطے محفل کرنا شیطانی کام ہی
١٢٧٨ مصیبت مین صبر چاہیے نہ کہ ہائے ہائے مچائے ق عائشة اَتُرِیْدِیْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰی رِفَاعَةَ لَا حَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَهٗ
وَیَذُوْقَ عُسَیْلَتَکِ قَالَهٗ لِاِمْرَأَةِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِیِّ وَقَدْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ رفاعہ کے نکاح مین پھر پلٹ جاوے یہ نہین درست ہی جبتک کہ تو اُس
دوسرے خاوند کا شہد نچکھے اور وہ تیرا شہد نچکھے یعنی بدون صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہین درست ہی یہ حضرت نے رفاعہ
کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اُسکو تین بار طلاق دی تھی ف رفاعہ کی عورت حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میرے
خاوند نے مجکو تین طلاق دیے سو مین نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کیا تو مین نے اُسکو ایسا پایا جیسے کپڑیکا کھونٹ
یعنی نامرد ہی تو حضرت اسکے لئے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے بعد اول خاوند سے نکاح نہین درست جبتک کہ
۱۲۷۹ دوسرا خاوند اس عورت سے صحبت نکر چکے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهِ
لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَأَلْيَنُ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا
تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ بہشت مین سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہین ف ایک نصرانی
بادشاہ نے حضرت کو ریشمی قبا تحفہ بھیجی اصحاب نے اُسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا
کا نفیس اسباب اس لائق نہین کہ اُسکی خواہش کیجیے آخرت کی عمدگی طلب کرو اسواسطے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے
۱۲۸۰ عمدہ ٹھہرا تو وہاں کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی ق أَبُوْ بَكْرَةَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ
خَيْرًا مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَبَنِيْ عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَخَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ
قَالَهُ لِلْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ حِيْنَ قَالَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيْجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ بخاری اور مسلم
مین ابو بکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر قوم اسلم اور قوم غفار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ بہتر ہون بنی
تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا اُنکو نقصان اور ٹوٹا پڑے اقرع نے کہا کہ ہان حضرت نے
فرمایا تو قسم ہی اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ وے قوم یعنی اسلم وغیرہ بہتر ہین ان قومون سے یعنی بنی تمیم
وغیرہ سے یہ حضرت نے اقرع بن حابس سے فرمایا جبکہ اُسنے حضرت سے یون کہا تھا کہ تجھسے تو حاجیون کے چورون نے بیعت کی
ہی یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ نے ف اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کی قوم مکے کی راہ مین رہتی تھی عرب مین کم ذات
تھی اور کفر کی حالت مین حاجیون کو لوٹ لیتی تھی اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سو اول اسلم
وغیرہ مسلمان ہوئے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کیوقت حضرت پر اپنے مسلمان ہونیکا احسان
جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک وہی بہتر ہی جو دین پر چلے
اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی کی بدون دینداری کے کچھ حقیقت نہین شعر بندۂ عشق شدی ترک نسب کن
۱۲۸۱ جامی ٭ کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست ق أَنَسٌ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيْهِ بخاری اور
مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بھلا بتلا تو کہ اگر خدا روک لے پھل کو تو کس طرح اپنے بھائی مسلمان کے
مال کو حلال کریگا ف اس حدیث کا قصہ چھٹے باب مین ہو چکا کہ حضرت نے کچے پھل کے بیچنے سے منع کیا یعنی قبل پختگی کے
اگر جھڑ جاوے تو مشتری سے قیمت لینا کیونکر حلال ہوگا ق أَبُوْ أُمَامَةَ أَرَأَيْتَ حِيْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ
فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ

قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ اَوْ ذَنْبَكَ بخاری مین ابوامامہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو جبکہ تو اپنے گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہین کیا تھا اُسنے کہا درست ہی یارسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا پھر تو ہمارے ساتھ نماز مین حاضر ہوا اُسنے کہا ہان یارسول اللہ حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا نے تیری حد بخشی یا یون فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا **ف** ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ مین نے گناہ حد مارنے کے لائق کیا مجھپر حد مار لیے حضرت نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہی پھر حضرت نماز مین مشغول ہوئے وہ شخص بھی نماز مین شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اُس شخص نے کہا کہ مجھپر حد ماریے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی شاید کہ اُسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت مین صاف آیا ہی اسی واسطے حضرتؐ نے اُسکی مغفرت جماعت پڑھنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہین اور حضرتؐ نے اسواسطے اُس سے نہ پوچھا کہ بد کام کا تفحص بہتر نہین اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھلکر بتلاتا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرت ضرور اُسپر حد مارتے

۱۳۸۳ **ق** ابْنُ عُمَرَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اپنے اس رات کے حال کو سو البتہ حال تو یون ہی کہ اس رات سے سو برس کے سرے تک جو آدمی زمین پر ہی کوئی نہ باقی رہیگا **ف** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے آخر عمر مین ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اس وقت مین کسیکی عمر نہوگی مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہی اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہی کہ حضرتؐ جانتا تھا کہ میرے بعد بعضے جھوٹھے لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان مین کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرتؐ کی صحبت کا دعوی کرتا تھا سو اس حدیث سے اُسکا دعوی غلط ہو گیا اسواسطے کہ حضرت کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر ہو چکے

۱۳۸۴ **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِهٖ اَكَانَ يُؤَدّٰى عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُوْمِيْ عَنْ اُمِّكِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر تیری ما پر قرض ہوتا تو اُسکو تو ادا کرتی بھلا اُسکے اوپر سے ادا ہوتا اُس عورت نے کہا کہ ہان ادا ہوتا حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی رکھ اپنی ما کی طرف سے **ف** ایک عورت نے حضرتؐ سے کہا کہ یارسول اللہ میری ما مر گئی اور اُسپر فرض روزے تھے اگر مین روزے رکھون تو اُسکی طرف سے ادا ہونگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور سمجھا دیا کہ جس طرح بندے کا قرض ادا ہو جاتا ہی وارث کے ادا کرنے سے ویسی ہی خدا کا بھی قرض ادا ہوتا ہی اور یہی مذہب ہی اسحقؒ کا اور باقی امام کہتے ہین کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاوے چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ جو مر جاوے اور اُسپر روزے ہون تو اُسکا وارث اُسکی طرف سے مسکین کو کھلاوے اور دوسری وجہ یہ ہی کہ زندگی مین کسی کے بدلے روزہ رکھنا تو درست نہین اسی طرح بعد موت کے بھی **ق**

۱۳۸۵ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بتاؤ تو کہ اگر تم مین سے کسی کے دروازے پر ندی ہو کہ وہ اُسمین سے ہر روز پانچ بار نہاوے کیا اُسکا کچھ میل باقی رہیگا اصحابؓ نے کہا کہ کچھ اُسکے میل سے نہ باقی رہیگا حضرتؐ نے فرمایا کہ یہی حال ہی پانچ نماز کا کہ اُنکے سبب سے حق تعالی گناہون کو مٹا دیتا

ہے ف یعنی جیسے ہر روز پانچ وقت نہانے سے بدن پر میل نہیں رہتا اسی طرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہیں رہتے لیکن
صرف پانی ڈالنے سے میل نہیں چھوٹتا بدن کا ملنا اور رگڑنا بھی شرط ہے اسی طرح نماز میں بھی حضوری دل اور اپنے
١٣٨٦ رب کے روبرو گڑگڑانا ضرور چاہیے تاکہ گناہوں کا میل دل سے چھوٹے ق جابرٌ اَرَکَعْتَ رَکْعَتَیْنِ قَالَ لَا قَالَ
ثُمَّ فَارْکَعْهُمَا وَیُرْوٰی ثُمَّ فَارْکَعْ رَکْعَتَیْنِ وَتَجَوَّزْ فِیْهِمَا قَالَهٗ لِسُلَیْکِ نِ الْغَطَفَانِیِّ حِیْنَ جَآءَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَیْکٌ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تو دو رکعتیں پڑھ چکا ہے یعنی تحیۃ المسجد کی اُسنے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا کہ اُٹھ اور اُنکو پڑھ لے اور دوسری
روایت یوں ہے کہ اُٹھ اور دو رکعتیں پڑھ اور اُنمیں اختصار کر یعنی ہلکی پڑھ یہ حضرت نے سُلیک غطفانی سے فرمایا جبکہ
وہ جمعے کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سُلیک بیٹھ گیا بدون تحیۃ المسجد پڑھے ف اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ خطبے کیوقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک خطبے کے
وقت تحیۃ المسجد نہیں درست اسواسطے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو نماز اور کلام نہیں
١٣٨٧ چاہیے ق اَبُوْهُرَیْرَةَ اَصَدَقَ ذُوالْیَدَیْنِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ذوالیدین
سچ کہتا ہے ف مصابیح میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام پھیر کے
اُٹھ کھڑے ہوئے جماعت میں صدیقؓ اور فاروقؓ بھی تھے مگر رعب سے کلام نہ کر سکے جماعت میں ایک شخص تھا خرباق نام
اُسکا لقب ذوالیدین تھا اسواسطے کہ اُسکے ہاتھ لنبے تھے اُسنے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے حضرت نے
فرمایا یہ کچھ بھی نہیں یعنی نہ نماز کم ہوئی نہ میں بھولا ہوں اُسنے کہا کچھ تو ضرور ہوا ہے یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہیں تب
حضرت نے اصحاب کیطرف متوجہ ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی ذوالیدین کیا سچ کہتا ہے اصحاب نے کہا کہ ہاں پھر حضرت نے
آگے بڑھکے اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک پیغمبروں کو بھی ہوتی ہے اور اگر
امام کو شک پڑے تو مقتدیوں کے قول پر عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہیں باطل کرتا لیکن امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا
کلام نماز کو باطل کرتا ہے امام طحاوی نے کہا ہے کہ اُسوقت تک نماز میں کلام کرنا حرام نہیں تھا پھر کلام کرنا نماز میں منسوخ
ہوگیا عینی نے شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ اول اسلام میں کلام کرنا نماز میں درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہے
پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جب امام چوکے تو مقتدی سبحان اللہ کہکر امام کو آگاہ کرے سو اگر یہ حدیث
نسخ کلام کے بعد کی ہوتی تو ذوالیدین تسبیح سے حضرت کو آگاہ کرتے کلام نکرتے اور جبکہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ یہ
١٣٨٨ قصہ اُسوقت کا ہے جبکہ کلام کرنا درست تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہے واللہ اعلم ق کَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَیُوْذِیْکَ هَوَآمُّ
رَاْسِکَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاکِیْنَ اَوِ انْسُکْ نَسِیْکَةً لَا اَدْرِیْ بِاَیِّ
ذٰلِکَ بَدَاَ قَالَهٗ لَهٗ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَةِ بخاری اور مسلم میں کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا
تجکو تکلیف دیتے ہیں تیرے سر کے کیڑے میں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو بالوں کو منڈا ڈال اور تین روزے رکھ
یا چھ محتاجوں کو کھانا کھلا یا ایک قربانی ذبح کر راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ ان تین چیزوں سے کون چیز اول حضرت نے

فرمائی یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانے میں **ف** معلوم ہوا کہ جب محرم کو سر کی جوئیں تکلیف
۱۳۸۹ دیویں تو بالوں کو منڈاوے اور کفارہ دیوے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہے **م** اَبُوهُرَيْرَةَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى
اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَقْرَاُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ
لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی چاہتا ہے
کہ جب اپنے گھر پلٹ جاوے تو تین گابھن اونٹنیاں بڑی قد والیں موٹیں گھر میں پاوے ہمنے کہا ہاں حضرت نے
۱۳۹۰ فرمایا تو جو کوئی تین آیتیں اپنی نماز میں پڑھے اُسکے حق میں بہتر ہیں تین گابھن اُنٹنیوں بڑی قد والی موٹیوں سے **خ** اَبُوْسَعِيْدٍ
اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ فِىْ لَيْلَةٍ بخاری میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک
تم سے عاجز ہے اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات پڑھے **ف** اصحاب نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو
۱۳۹۱ پڑھنا کس سے ہو سکے حضرت نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تہائی ہے یعنی اسکا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہے **م** سَعْدُ
بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ
اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ وَيُرْوٰى
وَيُحَطُّ مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم سے عاجز ہے اس سے کہ ہر روز
ہزار نیکیاں حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم
میں سے ہزار نیکیاں حاصل کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اُسکے واسطے ہزار نیکیاں لکھی جاویں
یعنی اگر وہ نیک ہے یا ہزار گناہ اس سے گرائے جاویں یعنی اگر وہ گنہگار ہے **ف** سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیاں
اسواسطے ہوتیں ہیں کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہے تو سو کا دہ چند ہزار ہوا **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں
۱۳۹۲ ہیں جنکے سرے پر الا ہے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِىٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ
يَجِىْءُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِىْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِىَ النَّارُ وَاِنِّىْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ بخاری
اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں میں تمکو دجال کی وہ بات بتلاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم
سے نہیں بتلائی وہ بات یہ ہے کہ دجال کانا ہے اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت
۱۳۹۳ میں آگ ہے اور میں تمکو ڈراتا ہوں جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا **م** اَبُوْذَرٍّ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ
اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ **قَالَهٗ لَهٗ** مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں میں تمکو بتلاتا ہوں
خدا کے بہت پیارے کلام کو مقرر بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہے یہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا **ق** عَلِىٌّ
اَلَا اُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكِ مِنْهُ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ
اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ **قَالَهٗ** لِفَاطِمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْنَ سَاَلَتْهُ خَادِمًا بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں میں تجھکو بتلاؤں جو تیرے لیے خدمتگار سے بہتر ہے سبحان اللہ پڑھ تینتیس بار
اور الحمد للہ پڑھ تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑھ چونتیس بار یہ حضرت نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا جبکہ اُنھوں نے لونڈی خدمتگار مانگے

تحفة الاخيار ترجمه مشارق الانوار

ف پوری روایت یون ہی کہ حضرت فاطمہؓ حضرت کے پاس گئین چکی پیسنے کی تکلیف بیان کرنے کو اور لونڈی مانگنے کو
انکو خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرت پاس لونڈی غلام آئے ہین اسوقت حضرت سے ملاقات نہوئی حضرت عائشہؓ سے یہ
پیغام کہ گئین جب حضرت تشریف لائے تب حضرت عائشہؓ نے یہ پیغام پہونچایا اسیوقت حضرت اُنکے گھر تشریف لیگئے تو
علی مرتضیٰ و حضرت فاطمہ بستر پر لیٹے تھے حضرت کو دیکھکر اُٹھنے کا ارادہ کیا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون لیٹے رہو پھر حضرت
سرہانیکی طرف دونونکے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑھا کرین یا وجودیکہ دریکے حضرتؐ نے حضرت
فاطمہ کو لونڈی نہ دی اور یہ ذکر الٰہی سکھلائے اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس فقرکی یہ تاثیر ہی کہ جو شخص کسی
١٣٩٥ کام مین تھکجاتا ہو اور سوتے وقت اس نیت سے پڑھے تو اُوسکی ماندگی رہے ہر سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدِّ
حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ مسلم مین سلمہ بن الاکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ہان مین تمکو بتلاؤن جسین قیامت کیدن اس تپ والے سے زیادہ ترگرمی اور سوزش ہو یہ دونون سوار مرد ہین جو پیٹھ پھیر
کے چلے یہ حضرتؐ نے اشارہ دو منافقونکی طرف کیا ف مسلم مین سلمہؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک بیمار کو پوچھنے گئے
اُسکو تپ تھی مین نے اُسکے بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ مین نے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہین دیکھی تب حضرتؐ نے یہ حدیث
١٣٩٦ فرمائی یعنی آخرت کی سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچھ حقیقت نہین ق حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ
كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ بخاری و مسلم مین حارثہ بن
وہبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بہشتی لوگ بتلاؤن جو بیچارہ غریب ہو لوگونکی نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے
بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اُسکی قسم کو سچا کر دیوے ہان مین تمکو بتلاؤن دوزخی جو اُجڈ موٹا حرام خوار گھمنڈ والا ہی ف یعنی
غریب زور بے سلیقہ لوگون کا مقام بہشت ہی اور دوزخ بدخلق شکم پرور غرور والون کا مکان ہی جو بہشت کا طالب ہو اور دوزخ سے ڈرتا ہو
١٣٩٧ وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے اور جو بہشت کی پروا نہ رکھے اور دوزخ سے نڈر ہے وہ جو چاہے سو کرے ہر زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ
الْجُهَنِيُّ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ ہان مین بتلاؤن بہتر گواہ کو بہتر گواہ وہ ہی جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دیوے ف بیگواہی مانگے گواہی دینا
اُن صورتون مین افضل ہی جب اُسکے سوا اور کوئی گواہ نہو اور بدون اُسکی گواہی کے کسیکا حق تلف ہوتا ہو اسواسطے کہ بغیر ضرورت
معاملات مین قبل طلب کے گواہی دینا دینداری کی بات نہین چنانچہ اگلی حدیث مین و حدیث مین آیا ہی کہ میرے بعد وے لوگ پیدا
١٣٩٨ ہونگے جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہونگے ق أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى
إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری
و مسلم مین ابو واقدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین خبر دیتا ہون تین شخص کی سو اُنمین ایک نے تو خدا
کی طرف رجوع کی تو خدا نے اُسکو جگہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اُس سے شرمایا یعنی اُسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے
نے تو منھ موڑا تو خدا نے بھی اُس سے اعراض کیا ف بخاری مین ابو واقدؓ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت مسجد مین بیٹھے
تھے اور حضرت کے پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے سو اُنمین سے ایک تو پلٹ گیا اور دو آگے آئے سو اُنمین سے ایک نے

حلقے میں مکان خالی پایا سو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا سب کے پیچھے بیٹھا جب حضرت نے کلام سے فراغت پائی تب یہ
حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس میں بیٹھا حکم خدا دریافت کرنے کو سو خدا نے اسکی کوشش قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے
شرمایا تو خدا نے اُسکو عذاب سے بچایا اسواسطے کہ وہ ہر چند حضرت سے دور پڑا لیکن مجلس میں شریک رہا اور تیسرے نے
جب اپنے لائق جگہ نہ دیکھی تو غرور کے سبب سے چلا گیا اسواسطے غضب الٰہی میں گرفتار ہوا معلوم ہوا کہ علم اور وعظ کی مجلس میں
۱۳۹۹ قریب ہونا نہایت افضل ہے اور دور بیٹھنا ہر چند جائز ہے لیکن ثواب میں کمتر ہے اور وہاں سے چلا جانا گناہ ہے هر ابو هريرة
اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِى الْمَكَارِهِ
وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا ہاں میں بتلاتا ہوں تمکو وہ چیز جسکے سبب سے خدا گناہوں کو مٹاوے اور درجے بلند کرے اصحاب نے کہا
ہاں یا رسول اللہ ہمکو ضرور بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ پورا وضو کرنا سختی کے وقتوں میں اور کثرت آمد و رفت مسجدوں کی اور انتظار
کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد سو حقیقت میں یہی عمدہ رباط ہے ف رباط اُسکو کہتے ہیں کہ دارالاسلام
کی حد پر چھاونی ہو اور گھوڑے باندھے جاویں تا کہ کافروں کا لشکر نہ آنے پاوے سو فرمایا کہ یہ تین عمل باطن کی چھاونی
ہیں کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہیں سختی کے وقتوں میں پورا وضو کرنا یعنی نہایت سردی میں یا بیماری میں اچھی طرح تین بار
اعضا کو دھونا یا گران قیمت پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجدوں میں یعنی پنجگانہ نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا
۱۴۰۰ انتظار کرنا یعنی مسجد میں مثلاً عصر پڑھکے مغرب کے واسطے بیٹھنا ق عائشة اَلَا اَسْتَحْيِىْ مِمَّنْ تَسْتَحْيِىْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ
يَعْنِىْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں میں نہ شرماؤں جس سے
فرشتے شرماتے ہیں یعنی عثمان بن عفانؓ سے ف دوسرے باب میں انکا قصہ ہو چکا کہ حضرت پنڈلی کھولے صدیق
اور فاروق کے روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمان آئے تو حضرت نے پنڈلی پر کپڑا ڈال لیا حضرت سے اسکا سبب
پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمان کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اسواسطے کہ جتنی شرم
۱۴۰۱ زیادہ اتنا ایمان زیادہ هر ابو بكرة اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ
الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ
اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ بخاری میں ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ ہاں میں تمکو بتلاتا ہوں کبیرہ گناہوں میں جو بہت بڑے ہیں ہمنے کہا ہاں یا رسول اللہ بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ خدا
کا شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرت تکیہ دیے بیٹھے تھے سو اُٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار ہو اور
جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت
یہی بات اسکو کہتے رہے یہانتک کہ میں نے کہا کہ حضرت نہیں چپ ہونگے هر ابن مسعود اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيْمَةُ الْقَالَةُ
بَيْنَ النَّاسِ مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہاں میں بتلاتا ہوں تمکو کہ بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو کثرت گفتگو سے
لوگوں میں فساد ڈالے ق عمرو بن العاص اَلَا اِنَّ اٰلَ اَبِىْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِىْ بِاَوْلِيَاءَ اِنَّمَا وَلِيِّىَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ

دَذَادَ الْبُخَادِیُّ وَلٰکِنْ لَھُمْ رَحِمٌ اُبِلُّھَا بِبِلَالِھَا بخاری اور مسلم میں عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار
ہوکہ ابی فلان کی اولاد میری دوست اور مددگار نہین ہیں انکو مددگار خدا ہی اور مسلمانوں مین جو نیک ہیں اور بخاری مین اتنی روایت
زیادہ کی ہی مگر انکو میرے ساتھ قرابت ہی مین اسکو تر و تازہ کرتا رہونگا یعنی برادریکا حق ادا کرونگا ف حضرت نے کسی شخص
کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد ہماری دوست نہین واللہ اعلم وہ کون شخص تھا اسکو معین کرنا کہ اسکا فلانا نام ہی ہمپر کچھ ضرور
نہین ہر چند بعضے کہتے ہین کہ حکم بن العاص مراد ہی اسکو خدا ہی پر حوالہ کرنا بہتر ہی اور صالح المومنین سے بعضے کہتے ہین کہ
۱۴۰۴ صدیق اور فاروق یا علی مرتضی مراد ہین اللہ اعلم ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ الْاَنْصَارِیُّ اَلَا اِنَّ الْاِیْمَانَ ھٰھُنَا وَ
اِنَّ الْقَسْوَۃَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِیْنَ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنَا الشَّیْطَانِ فِیْ رَبِیْعَۃَ
وَمُضَرَ بخاری اور مسلم مین ابو مسعود سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ ایمان تو
ادھر ہی اور سخت گرائین اور دلون کی سختی ان لوگون مین ہی جو چلایا کرتے ہین اونٹون کی پوچھون کے جڑ پاس جدھر سے
شیطان کے دو سینگ نکلتے ہین یعنی قوم ربیعہ اور مضر مین ف اول حضرت نے یمن کی طرف اشارہ کرکے انکی تعریف کی
اسواسطے کہ وہان کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کیطرف اشارہ کیا اور انکی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر
جنکے پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے کہ وے اسلام کے بہت مخالف رہے شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہی
۱۴۰۵ اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دونون سینگ اسمین لگا دیتا ہی کہ کافرونکا سجدہ اسی کی طرف واقع ہو ھم
عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ قَالَہٗ عَلَی الْمِنْبَرِ لَمَّا قَرَاَ وَاَعِدُّوْا لَھُمْ
مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّۃٍ مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ قوت سے مراد
تیر اندازی ہی یہ حضرت نے تین بار منبر پر فرمایا جبکہ یہ آیت پڑھی کہ کافرون کے لیے قوت طیار کرو جتنا تمسے ہوسکے
ف قرآن مین قوت کی لفظ مجمل تھی حضرت نے اسکی تفسیر کی یعنی قوت سے مراد جسکا خدا تمکو حکم کرتا ہی تیر اندازی ہی
تیر اندازیکا اسواسطے حکم ہوا کہ دور کا ہتھیار ہی بان اور بندوق اور توپ بھی تیر اندازی مین داخل ہی اسواسطے کہ تیر کیطرح انکی
۱۴۰۶ بھی مار ہی دور سے ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ اَلَا اِنَّ بَنِیْ ھِشَامِ بْنِ الْمُغِیْرَۃِ اسْتَاْذَنُوْنِیْ اَنْ یَّنْکِحُوْا ابْنَتَھُمْ عَلِیَّ بْنَ
اَبِیْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ لَھُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَھُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَھُمْ اِلَّا اَنْ یُّحِبَّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ یُّطَلِّقَ ابْنَتِیْ وَیَنْکِحَ ابْنَتَھُمْ فَاِنَّمَا
ابْنَتِیْ بَضْعَۃٌ مِّنِّیْ یُرِیْبُنِیْ مَا اَرَابَھَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاھَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اسکی اجازت مانگتے ہین کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابیطالب سے
نکاح کردیوین سو مین انکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین انکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین انکو اجازت نہین دیتا مگر یہ کہ ابیطالب
کا بیٹا یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور انکی بیٹی سے نکاح کرلیوے سو میری بیٹی تو میرے بدنکا ایک ٹکڑا ہی مجکو
بھی وہی چیز رنج دیتی ہی جو اسکو رنج دیتی ہی اور مجکو تکلیف دیتی ہی جو اسکو تکلیف دیتی ہی ف علی مرتضی نے ابوجہل بن ہشام کی
بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ زہرا نے حضرت سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگونکو یہ گمان ہی کہ حضرت اپنی بیٹیون کیواسطے
غصہ نہ [illegible] علی [illegible] ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے [illegible] حضرت [illegible] خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی پھر علی

نے اُسکا نکاح موقوف کر دیا اگر کوئی کہے کہ شرع میں تو چار نکاح مرد کو درست ہین پھر حضرت نے کیون منع کیا اُسکا جواب یہ ہے
کہ حضرت صاحب شریعت تھے حضرت کو اختیار تھا کہ اُسکو منع کرین اسواسطے کہ حضرت کے خلاف مرضی کرنا شرع مین درست نہین
اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جیسے بی بی کے ہوتے لونڈی سے نکاح نہین اسی طرح حبیب اللہ کی بیٹی کے ہوتے عدو اللہ کی بیٹی سے
1407 نکاح جائز نہوا **ق** فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِیْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ **قَالَهٗ**
لَهَا بخاری اور مسلم مین فاطمہ زہرا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی اس سے نہین ہوتی کہ تو مسلمانون کی عورتون
کی سردار بنے یا یون فرمایا اس امت کی عورتون کی سردار ہووے یہ حضرت نے فاطمہ زہرا سے فرمایا **ف** مصابیح مین حضرت
عایشہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کی بیبیان حضرت کے پاس بیٹھی تھین کہ فاطمہ زہرا آئین حضرت نے فرمایا ای میری بیٹی مرحبا پھر حضرت
نے اُنکو بٹھلایا اور اُن سے سرگوشی یعنی کان مین بات کی تو فاطمہ نہایت رونے لگین جب حضرت نے اُنکو غمگین دیکھا تو دوسری بار
سرگوشی کی پھر تو وے ہنسنے لگین مین نے پوچھا کہ حضرت نے تمسے کیا سرگوشی کی فاطمہ زہرا نے کہا کہ حضرت کا بھید تو مین نہین ظاہر کر سکتی
پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو مین نے فاطمہ زہرا سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہے اُسکی مین تمکو قسم دیتی ہون کہ اُس سرگوشی کا حال مجھے
بتلاؤ فاطمہ زہرا نے کہا ہان اب تو کچھ مضایقہ نہین اول بار جو حضرت نے مجھسے سرگوشی کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیل
ایکبار قرآن کا دور کرتے تھے اور اِس سال دو بار دور کیا سو مجکو معلوم ہوتا ہے کہ میری موت قریب ہے اسواسطے مین رونے لگی تھی پھر
دوسری بار حضرت نے میرے کان مین کہا کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے تو ہی پہلے مریگی خدا سے ڈرتی رہیو اور صبر کیجیو مین
تیرا بہتر پیشوا ہون اور کہا تو اس سے راضی نہین ہوتی کہ بہشتی عورتون کی سردار ہووے یا یون فرمایا کہ مسلمانون کی عورتون
1408 کی سردار ہووے اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہرا کی ثابت ہوئی **ق** ابْنُ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ
بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تم نہین سنتے ہو کہ البتہ خدا آنکھ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہین کرتا ولیکن عذاب کرتا ہے اسکے سبب یعنی
زبان سے کرتا ہے یا رحم کرتا ہے **ف** مصابیح مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے حضرت اُنکی عیادت کو گئے
اور حضرت کے ساتھ عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود تھے حضرت جب وہان پہونچے تو دیکھا کہ
سعد بن عبادہ غش مین بیہوش پڑے ہین پوچھا کہ کیا یہ مرگیا لوگون نے کہا کہ غش مین ہے تو حضرت روئے اور لوگ بھی حضرت
کا رونا دیکھکر روئے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل مین غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہے اور زبان سے نوحہ
کرنا اور واویلا کہنا غضب الٰہی کا سبب ہے اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الٰہی کا سبب ہے
1409 **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَّلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَّ
يَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَّاَنَا مُحَمَّدٌ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہین آتا کہ
کیونکر حق تعالیٰ میری طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیرتا ہے وے گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین
مذمم کو اور مین تو محمد ہون **ف** محمد کے معنی سراپا نہایت تعریف والا اور مذمم کے معنی سراپا برائی والا سو قریش عداوت
کے سبب سے حضرت کو محمد نکہتے تھے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے سو حضرت نے صحابہ کو یہ احسان الٰہی جتایا کہ دیکھو مین

فضیلت فاطمہ علیہا السلام

تدبیر سے خدا نے مجکو اُنکی بدگوئی سے بچایا کہ وے تو مذمم کو بد کہتے ہین تو مجکو کیا میرا نام تو حقیقت مین محمد ہی ھو حُذَیْفَۃُ بْنُ ۱۴۱۰
الْیَمَانِ اَلَا رَجُلٌ یَّاْتِیْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَہُ اللّٰہُ مَعِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَھَا ثَلٰثًا لَیْلَۃَ الْاَحْزَابِ مسلم مین حذیفہ بن
یمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ایسا کوئی مرد نہین جو ہمکو قوم کفار کی خبر لا دیوے خدا اُسکو قیامت مین میرے
ساتھ کریگا یہ حضرت نے تین بار جنگ احزاب کی رات مین فرمایا ف جنگ احزاب یعنی جنگ خندق مین قریش وغیرہ کفار نے
ہجوم کرکے مدینہ گھیر لیا تھا سوا اُسکے اُس رات نہایت سرد ہوا چلی شدت سردی سے کسیکو ہلنے کی طاقت نہ تھی اُس وقت حضرت نے
یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافرون کی خبر لاوے تو یہ عالی درجہ پاوے حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسیکو
جرأت نہوئی پھر حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای حذیفہ تو اُٹھ اور اُنکی خبر لا تو مجکو اب کچھ عذر نہ رہا اسواسطے کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجکو جانا
پڑا اور حضرت نے فرمایا کہ چپکے خبر لاؤ یان کسیکو نہ چھیڑ تو جب مین حضرت کے پاس سے چلا تو مجکو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ مین حمام مین ہون
جب مین وہان پہونچا تو مین نے ابوسفیان کو دیکھا کہ آگ سے اپنی پیٹھ سینکتا ہی مین نے چاہا کہ ایک تیر اُسکو مارون لیکن حضرت
کی بات یاد کرکے مین رُک رہا پھر مین پلٹ آیا اور حضرت کو اُنکی خبر پہونچائی تو حضرت نے اپنا کمل جسپر نماز پڑھتے تھے مجکو اُڑھایا
مین گرمی پاکر صبح تک سوگیا جب صبح ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ اُٹھ ای بڑے سونے والے اس حدیث سے حذیفہ کی عمدہ فضیلت
ثابت ہوئی ھو جَابِرٌ اَلَا لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَۃٍ ثَیِّبٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَاکِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی ۱۴۱۱
کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مرد رات کو اُس عورت پاس نہ رہے جو کواری نہین مگر یہ کہ اُسکا خاوند ہو یا رشتہ دار محرم ہو ف
بیگانی عورت پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہی خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیاہی یا بیوہ لیکن اس حدیث مین
کواری عورت پاس رہنے سے صاف منع نہین فرمایا اسواسطے کہ اکثر عادت یون ہی کہ کواری پاس اجنبی مرد نہین رہتا ھو اِبْنُ عُمَرَ ۱۴۱۲
اَلَا مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلَا یَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰہِ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم
کھایا چاہے تو سواے خدا کے کسیکی قسم نکھاوے ف حالت کفر مین عادت تھی کہ بتون کی اور اپنے باپ دادون کی قسم
کھاتے تھے سو اُسکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اُسکے نام کی چاہیے جو سبکا مالک ہی مخلوق کی قسم کھانا درست نہین ھو جُنْدُبُ ۱۴۱۳
بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِھِمْ وَصَالِحِیْھِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا
الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْھَاکُمْ عَنْ ذٰلِکَ مسلم مین جندب بن عبداللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو لوگ
تم سے پہلے تھے تو وے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو مسجدین بناتے تھے خبردار ہو جاؤ سو تم قبرون کو مسجدین نہ
بناؤ مین تمکو اس سے منع کرتا ہون ف قبرستان مین نماز پڑھنا اسواسطے منع ہی کہ اسمین شبہہ پڑتا ہی کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی
ہی بلکہ اول شرک عالم مین اسی طرح سے رائج ہوا اسواسطے حضرت نے بتاکید تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ قبرون کو سجدہ کرنا حرام
ہی اور اگر عبادت کی نیت ہی تو صاف کفر ہی فصل اُس حدیثون کے بیان مین جنکے سرے پر اَلَمْ ہی ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ ۱۴۱۴
عَمْرٍو اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّی اللَّیْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَیْنَیْکَ حَظًّا وَّلِنَفْسِکَ حَظًّا وَّلِاَھْلِکَ
حَظًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ کُلِّ عَشْرَۃِ اَیَّامٍ یَوْمًا وَّلَکَ اَجْرُ تِسْعَۃٍ بخاری فَاِنَّکَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ
ھَجَمَتْ عَیْنَاکَ وَنَفِھَتْ نَفْسُکَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھے فرمایا

مجھکو خبر نہین ہوئی کہ تو روزہ رکھا کرتا ہی اور افطار نہین کرتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہی جو ایسا کیا کرا ہو اسواسطے کہ تیری دونون
آنکھون کا حصہ ہی یعنی حق ہی اور تیری جان کا حصہ ہی اور تیری جورو کا حصہ ہی سو روزہ رکھا کر اور کبھی نہ رکھا کر اور رات کو نماز پڑھ
اور سو یا بھی کر اور ہر روز روزہ رکھا کر ہر ایک دس روز مین ایک دن کا اور تجھکو اُس دن کے سوا سے نو دن کا ثواب ملیگا اور
دوسری روایت یون ہی کہ اگر ہمیشہ تو یہ کام کریگا تو دونون تیری آنکھین نہایت سست اور گھس جاوینگی اور ضعیف ہو جاویگی تیری جان
ف عبد اللہ بن عمرو اس حدیث کے راوی نہایت عابد ہوئے تھے اُنھون نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت مین مشغول
رہتے جورو کو خبر نہو تے ایک روز عمرو بن عاص عبد اللہ کے باپ گھر مین آئے تو بہو کو دیکھا کہ پُرانے میلے کپڑے پہنے ہی
اسکا سبب پوچھا اُس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھے خبر نہین لیتا شب و روز عبادت مین مشغول رہتا ہی تو اُنکے باپ نے عبد اللہ
کی شکایت حضرت سے کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو ایسی عبادت کرتا ہی کہ اپنی جان اور اپنی جورو کا حق ضائع کرتا ہی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت مین اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہی نہ اتنی افراط بہتر کہ اور حقوق ضائع ہون نہ اتنی تفریط
١٤١٥ ایسی کہ جانور کیطرح جماع اور خواب و خور مین مشغول ہو کہ عبادت سے غافل رہے ع عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ اُنْزِلَتْ
هٰذِهِ اللَّیْلَةَ لَمْ یُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نہین دیکھا اُن آیتون کو جو اس رات کو اُتری ہین کہ اُنکے برابر کبھی نہین دیکھین یعنی قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس ف لبید بن اعصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا بال مین گیارہ گرہین دی تھین جب قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتین اُترین تو گیارہ گرہین کھل گئین حضرت کو صحت حاصل ہوئی یہ جو فرمایا
١٤١٦ کہ اُنکے برابر کوئی آیت نہین یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے یہ دونون سورتین بے نظیر ہین ع اَبُوْ هُرَیْرَةَ
اَلَمْ تَرَوْا الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهٗ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَذٰلِكَ حِیْنَ یَتْبَعُ بَصَرُهٗ نَفْسَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم کیا نہین دیکھتے ہو آدمی کو جب مرجاتا ہی تو اُسکی آنکھ اوپر کی طرف کھلی رہجاتی ہی لوگون نے
کہا کیون نہین حضرت نے فرمایا سو وہ اُس وقت ہوتا ہی جب کہ اُسکی بینائی جان کی پیروی کرتی ہی ف یعنی جان کے ساتھ بینائی
١٤١٧ بھی نکل جاتی ہی یہ سبب ہی آنکھ کے کھلے رہنے کا ع عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَكِ حِیْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ
قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ
لَفَعَلْتُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو نے نہین دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش
نے جب کہ کعبہ بنایا تو اُنھون نے ابراہیم کی بنیاد سے کم کر دیا تو مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اُسکو پھیر کے
بنائیے ابراہیم کی بنیاد پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہوتا تو مین یون ہی کرتا ف کعبہ کے
زمانے مین کفار قریش نے کعبہ بنایا تھا خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف حد حطیم تک سات
ہاتھ کم کر دیا حضرت نے اُسکو دوبارہ بنوانا نہ چاہا کہ قریش جو مسلمان نئے ہوئے تھے اُنکو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی عمارت کو ڈھایا شاید
١٤١٨ اسلام سے پھر جاتے ع اَبُوْ بَكْرٍ اَلَمْ یَاْنِ لِلرَّحِیْلِ قَالَ لَهٗ بَعْدَ خُرُوْجِهِمْ اِلَی الْمَدِیْنَةِ بخاری و مسلم مین ابو بکر
صدیق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہین آیا یہ حضرت نے صدیق اکبر سے کہا اپنے نکلنے کے بعد

تحفة الرضا [illegible]

مدینے کی طرف ف حضرت نے جب مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو تین دن غار میں پوشیدہ رہے چوتھی شب مدینے کی طرف
روانہ ہوئے تمام رات چلے جب دن چڑھا اور گرمی ہوئی تو حضرت کو صدیق نے ایک پتھر کے سایے تلے سلایا جب حضرت
جاگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر میں رفیق سے صلاح مشورہ ضرور چاہیے فصل ان لوگوں میں
1419 وے جا بیٹھیں ہیں جنکے سر پر افلا ہی ق ابوہریرۃ افلا اعلمکم شیئا تدرکون بہ من سبقکم وتسبقون بہ
من بعدکم ولا یکون احد افضل منکم الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلی یا رسول اللہ قال تسبحون
وتکبرون وتحمدون دبر کل صلوۃ ثلثا وثلثین مرۃ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کیا میں تمکو وہ چیز نہ بتلاؤں جس سے تم اپنی اگلی استوں کے مرتبے پاجاؤ اور اپنے پچھلے لوگوں سے
بڑھ جاؤ اور نہ کوئی تم سے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تمنے کیا اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور
بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو ہر ایک نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار ف محتاج
اصحاب نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہیں مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہیں لیکن وے ہم سے بڑھ گئے
1420 زکوۃ اور خیرات دیتے ہیں اور یہ ہم سے نہیں ہو سکتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق عایشۃ افلا اکون عبدا شکورا
قالہ حین قیل لہ اتکلف ھذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر بخاری اور مسلم میں حضرت
عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا میں شکرگذار بندہ نہ ہوں یہ حضرت نے فرمایا جبکہ حضرت سے لوگوں نے
کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اُٹھاتے ہیں اور حال تو یہ ہے کہ البتہ آپ کی تو اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہوگئی ہے ف
حضرت شب خیزی اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپ کے قدم ورم کر گئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کس
واسطے اتنی مشقت اور تکلیف اُٹھاتے ہیں آپ کی بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن میں وعدہ کیا ہے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری عبادت گناہ ہی بخشانے کے واسطے نہیں ہے اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میری
مغفرت کا وعدہ کیا مجھکو افضل الانبیا کیا بندگی کی مجھکو توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت
نہیں ہو سکتا اگر مغفرت ہوئی تو اُسکی شکرگذاری واجب ہے اور یہ جو بعضے جاہل فقیر کہتے ہیں کہ جب آدمی کامل ہو گیا اور خدا
1421 رسیدہ ہوا تو اُسکو عبادت کی کچھ حاجت نہیں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ نہایت غلط بات ہے اسواسطے کہ حضرت سے
زیادہ خدا رسیدہ کون ہے جسکو عبادت کی حاجت نہو ھر عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب افلا تتقی اللہ فی ھذہ البھیمۃ
التی ملکک اللہ ایاھا فانہ یشکو الی انک تجیعہ وتدئبہ قالہ لرجل من الانصار حین دخل حائطہ
فاذا فیہ جمل فلما رای النبی حن وذرفت عیناہ مسلم میں عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کیا خدا سے نہیں ڈرتا اس جانور یعنی اونٹ کے مقدمے میں جسکو خدا نے تیری ملکیت میں دیا ہے البتہ وہ اونٹ تو
مجھسے گلہ کرتا ہے کہ اُسکو بھوکا رکھتا ہے اور ہمیشہ اُس سے محنت لیتا ہے حضرت نے ایک انصاری مرد سے کہا جب حضرت اُسکے
احاطے والے باغ میں گئے تو وہاں ایک اونٹ تھا جب اُس اونٹ نے حضرت کو دیکھا تو آہستہ آواز کی اور اُسکی دونوں
آنکھوں سے آنسو بہے ف جب اونٹ رویا تو حضرت نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا کہ یہ کسکا اونٹ ہے تب انصاری نے کہا کہ

پیراہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث معجزہ ہی کہ جانور بھی حضرت کو پہچانتے تھے معلوم ہوا کہ بے زبان جانورون پر
۱۴۲۲ بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہی جو رحم نکرے وہ گنہگار ہی عذاب کے لائق **ق** اَلَسْتُمْ فَلَا تَخْرُجُوْنَ مَعَ دَاعِيْنَا فِیْ اِبِلِهٖ
فَتُصِيْبُوْنَ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا **قَالَهٗ** لِنَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ کیا تم باہر نہین نکلتے ہمارے چرانے والے ساتھ اُسکے اونٹون مین تو پاتے اُنکے پیشاب اور دودھ کو یہ حضرت
نے قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگون سے فرمایا **ف** آٹھ آدمی اُس قوم کے مدینے مین بیمار ہوئے انکو جلندر تھا حضرت کے
اونٹ چرائی پر مدینے سے باہر تھے اُنکو وہان چرانے والے کے ساتھ بھیجا جب اونٹون کا پیشاب اور دودھ پیکر چنگے
ہوئے تو چرانے والے کو مار کے اونٹون کو لیچلے پھر حضرت پاس پکڑ آئے حضرت نے اُنکے ہاتھ پانون کٹوائے اور آنکھون مین
سلائیان پھروائین اور انکو میدان مین ڈالدیا کہ پیاس کے مارے مرگئے **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے
۱۴۲۳ پہ ہمزہ اور اَوْ ہی **ق** اَلَيْسَ الَّذِیْ اَمْشَاهُ عَلٰی رِجْلَيْهِ فِی الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰی اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے اُسکو دنیا مین اُسکے دونون پانون پر چلایا وہ قادر
نہین اسپر کہ قیامت کے دن اُسکو اُسکے منہ کے بھل چلادے **ف** ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ قرآن مین خدا فرماتا ہی کہ قیامت
مین کافر منہ کے بھل چلینگے یہ کس طرح سے ہوسکیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسنے پانون مین چلنے کی طاقت دی وہ
۱۴۲۴ منہ مین بھی دے سکتا ہی یعنی خدا کے آگے سب مشکل چیزین آسان ہین **ق** اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ يَعْنِیْ مَالِكَ بْنَ الدُّخْشُمِ قَالُوْا اِنَّهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَمَا هُوَ فِیْ قَلْبِهٖ قَالَ لَا يَشْهَدُ اَحَدٌ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَدْخُلَ النَّارَ اَوْ تَطْعَمَهٗ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ اسکی گواہی
نہین دیتا کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور اسکی کہ مین خدا کا رسول ہون مراد اس سے مالک بن دخشم ہی اصحاب
نے کہا وہ تو یہ کہتا ہی لیکن اُسکے دل مین اُسکا اعتقاد نہین یعنی وہ منافق ہی حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین جو لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کی گواہی دیوے پھر دوزخ مین پہنچے یا یون فرمایا کہ اُسکو دوزخ کھاوے **ف** حضرت کے اصحاب منافقون
کا ذکر کرتے تھے مگر زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک بن دخشم کیطرف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسنے توحید اور
رسالت کی گواہی دی وہ بہشتی مسلمان ہی اور اگر اُسکے دل مین اُسکا اعتقاد نہوگا تو خدا اُسکو سمجھ لیگا ہمکو اُسکی تفتیش کچھ
۱۴۲۵ ضرور نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی **م** اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَّا تَصَدَّقُوْنَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَبِكُلِّ
تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَبِكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَبِكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَاَمْرٌۢ بِمَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَنَهْیٌ عَنْ مُّنْكَرٍ
صَدَقَةٌ وَفِیْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِیْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ
لَوْ وَضَعَهَا فِیْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِی الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ **قَالَهٗ** لِنَاسٍ
مِّنْ اَصْحَابِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّیْ وَيَصُوْمُوْنَ
كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا خدا نے تمکو وہ نہین
دیا جس کا تم صدقہ دو البتہ ہر ایک بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایک بار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور

ہر ایکبار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور برے کام سے روکنا صدقہ ہی اور تمھارے جماع کرنے میں صدقہ ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم میں کوئی تو اپنی شہوت کا کام کرے اور اسمین بھی اسکو ثواب ہوگا یعنی اپنی لذت میں ثواب ہونیکی کیا وجہ ثواب تو ارادت میں ہوتا ہی حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت کو حرام میں رکھے یعنی زنا کرے تو البتہ اُسپر عذاب ہوگا تو اسی طرح جب اس شہوت کو حلال میں رکھا تو اُسکو ثواب ہوگا یعنی ثواب شہوت پر نہیں بلکہ خدا کی اطاعت پر ہی کہ اُسنے اپنی شہوت کو حرام سے روکا حلال میں صرف کیا یہ حضرت نے اپنے چند اصحاب سے کہا جنھون نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مالدار لوگ تو ثواب لیگئے وے نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور اپنی حاجت سے زیادہ مالون کو صدقہ دیتے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ف یعنی صدقے اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہیں کہ تمکو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل میں خیرات کا ثواب حاصل ہی یہانتک کہ جماع میں بھی ثواب

۱۴۲۶ ہی اور جماع میں ثواب اُسی وقت ہی جب نیت بخیر کرے یعنی حکم خدا جانکے کرے نیک اولاد کی اُس سے اُمید رکھے ق ابو سعید كُلَّمَا
اِنْطَلَقْنَا غُزَاةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا لَهٗ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ عَلَيَّ اَنْ لَا اُوْتٰى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهٖ. مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہم جب جاوین خدا کی راہ میں غازی ہوکر تو رہجایا کریگا کوئی مرد ہم مسلمانون کے جورو لڑکون میں اُسکی آواز ہی جیسے بکرے کی آواز جماع کے وقت مجھپر یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا میرے پاس لایا جاویگا جسنے یہ کیا تو میں اُسکے سبب سے ضرور اُسپر عذاب کرونگا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگون میں عبرت ہوجاوے ف بعضے لوگ جماع کے شوق سے جورو کی محبت سے حضرت کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت میں یون آیا ہی کہ جب ماعز نے زنا کا اقرار کیا حضرت نے اُسکی سنگسار کا حکم کیا پھر خطبے میں یہ حدیث فرمائی یعنی جہاد میں نہ جانا اور گھر رہنے کا یہی انجام ہی کہ لوگ زنا میں گرفتار ہوتے ہیں اور یہ جو فرمایا کہ اُسکی آواز جیسے بکرے کی تو حقارت کیواسطے اور اسواسطے

۱۴۲۷ کہ بکرا اکثر جماع میں مشغول رہتا ہی ق ابو هريرة اَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ قَالَهٗ لِسَائِلٍ سَاَلَهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم لوگون میں ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہیں یہ حضرت نے اُس شخص سے کہا کہ جسنے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کو پوچھا ف یعنی اگر ایک کپڑے میں نماز درست نہو تو عرب میں اکثر

۱۴۲۸ لوگون کی نماز نہو کس واسطے کہ تم عرب لوگون میں ہر ایک کے پاس تو دو دو کپڑے نہیں ہوتے ق عايشة اَوَ مَا شَعَرْتِ
اَنِّي اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ق وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتّٰى اَشْتَرِيَهٗ ثُمَّ اَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا مسلم میں حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نجانا کہ مین نے لوگون کو ایک کام کا حکم کیا سو وے تو تردد کرتے ہیں یعنی اُسپر عمل نہیں کرتے یہانتک تو صرف مسلم کی روایت ہی اگلی روایت بخاری اور مسلم دونون کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھ نہ ہانکتا یہانتک کہ مکے میں مول لیتا تو میں بھی احرام اُتار ڈالتا جیسا لوگون نے اُتارا ف حضرت نے حجۃ الوداع میں حج کی نیت سے احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی جب مکے میں پہونچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام اُتارے حج کے موسم میں پھر احرام باندھے تو صحابہ کو احرام اُتارنے میں تردد تھا اسواسطے کہ حضرت نے احرام نہ اُتارا تھا سو فرمایا

کہ مین قربانی ساتھ لانے سے ناچار ہو گیا اگر مین یہ حال جانتا تو مکے مین قربانی خرید کرتا جیسے لوگون نے احرام اتارا
١٤٢٩ مین بھی اتارتا **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اَمَا ہی **ق** جابرٌ اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ
فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ **قَالَهٗ** لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خبردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گھر مین نیوالا ہی
تو جب تو اپنے گھر مین آئیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو یہ حضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا **ف** جابرؓ سے روایت ہی کہ مین تازہ
نکاح کر کے جہاد مین حضرتؐ کے ساتھ گیا تھا جب ہم وہان سے پھرے اور مدینے کے قریب پہونچے تو حضرتؐ نے پوچھا کہ
کیا تو نے نکاح کیا ہی مین نے کہا ہان تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنی جماع کرنا لڑکے حاصل کرنے کے
واسطے ہی فقط آب ریزی منظور نرکھنا اور تو سفر سے آتا ہی کثرتؐ سے جماع نکرنا کہ ناتوانی ہوگی اور اگر عورت کو حیض کے دن
١٤٣٠ ہون تو صبر کرنا کہ وہ پاک ہو جاوے شتابی نکیجیو **ق** مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ
اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ **قَالَهٗ** لَهَا لَمَّا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً بخاری اور مسلم مین حضرت میمونہؓ بنت حارث سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا خبردار ہو تو اگر اس لونڈی کو اپنے ماموون کو دیتی تو تیرا ثواب اسمین بہت بڑا ہوتا یہ حضرتؐ نے حضرت میمونہؓ سے
فرمایا جبکہ اُنھون نے ایک لونڈی آزاد کی **ف** حضرت میمونہ حضرت کی بی بی تھین اُنھون نے ایک لونڈی بدون حضرتؐ
کے پوچھے آزاد کی رات کو یہ حال حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب یعنی برادری کا
١٤٣١ آزاد کرنے سے زیادہ تر ہی **ھ** اَبُوْ قَتَادَةَ اَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى
يَجِيْٓءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ
وَقْتِهَا **قَالَهٗ** غَدَاةَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ
ماجرا تو یون ہی کہ نیند مین کچھ تقصیر نہین تقصیر تو اُس شخص پر ہی جو نماز نہ پڑھے یہانتک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے سو جو
شخص کہ ایسا کرے یعنی سونے سے اُسکی نماز قضا ہو جاوے تو قضا کی نماز پڑھے جسوقت کہ اس سے آگاہ ہو پھر جب کل
ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنی یون نکرے کہ جسوقت آج کی قضا پڑھے کل کی ادا نماز بھی اسی وقت پڑھے اس خیال
سے کہ آج سے شاید وقت بدل گیا یہ حضرتؐ نے لیلة التعریس کی صبح کو کہا نماز فجر کی قضا کرنے کے بعد **ف** حضرت جہاد
سے پھرے اور رات بھر چلے تھوڑی رات رہے سو رہے اور چند اصحاب کو چوکیدار مقرر کیا کہ نماز کے وقت جگا دیوین
ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہو گئی دن چڑھے اول حضرت جاگے وہان سے آگے بڑھکے قضا کی نماز پڑھی
١٤٣٢ اصحابؓ نے کہا کہ اس ہماری تقصیر کا کیا کفارہ ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَمَا اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ
فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَيُرْوٰى لَا يَسْتَنْزِهُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقبران دونون پر عذاب ہوتا ہی اور ان پر کسی مشکل کام مین عذاب نہین ہوتا
اُن دو سے ایک تو چغلی کیواسطے آمدرفت کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نکرتا تھا اور دوسری روایت یون ہی کہ پیشاب سے
طہارت نکرتا تھا **ف** حضرت دو قبرون پر گذرے اور ایک ٹہنی کھجور کی چیر کے دونون قبرون پر گاڑ دی اور فرمایا کہ جبتک یہ تر رہینگی
تو خدا کی تسبیح کرینگی اسکی برکت سے اُنکے عذاب مین تخفیف ہوگی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی چغل خوری سے بچنا اور پیشاب آمیز کرنا با طہارت

کرنا ایسے کام نہین جو آدمی پر مشکل ہون دوسری حدیث مین آیا ہی کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہی ھ
اَبُو سَعِیدٍ اَمَا اِنِّی لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَکُمْ وَلٰکِنَّہٗ اَتَانِی جِبْرِیْلُ فَاَخْبَرَنِی اَنَّ اللّٰہَ یُبَاھِی بِکُمُ الْمَلَائِکَۃَ
۱۴۳۳ قَالَہٗ حِیْنَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَۃٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ قَالُوْا اَجْلَسَنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ وَنَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا
ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِہٖ عَلَیْنَا قَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ قَالُوْا آللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاکَ مسلم
مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ مین نے تمسے بدگمان ہو کر تمکو قسم نہین دلائی لیکن میرے پاس جبرئیل
آیا اُسنے مجکو خبر دی کہ البتہ خدا تمھارے سبب سے فرشتون سے فخر کرتا ہی یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ حضرت اپنے اصحاب
کی محفل پر گذرے تو فرمایا کہ کس چیز نے تمکو بٹھلایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہین اور اُسکی تعریف کرتے ہین کیونکہ اُسنے
ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور اُسکے سبب سے ہمپر احسان کیا حضرت نے فرمایا تمکو خدا کی قسم ہی کہ تمکو اُسکے سوا اور کسی کام نے تو نہین
بٹھلایا اصحاب نے کہا خدا کی قسم ہمکو سوا یاد الٰہی کے اور کسی کام نے نہین بٹھلایا ف معمول ہی کہ کمال خوشی مین کبھی اپنے
دوست سے یقینی بات کو قسم دلاکر پوچھتے ہین تاکہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے اصحاب کو قسم دلائی پھر کمال
شفقت سے فرما بھی دیا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہین کہ اصحاب کو رنج ہو اور یہ جو فرمایا کہ ذاکرون سے فرشتون مین خدا
فخر کرتا ہی یعنی اُنکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہی کہ باوجودیکہ بنی آدم شہوت اور غضب کے جال مین گرفتار ہین پھر بھی میری یاد سے
غافل نہین ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ق سَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّی
۱۴۳۴ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی غَیْرَ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ قَالَہٗ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عِنْدَ خُرُوْجِہٖ اِلٰی غَزْوَۃِ تَبُوْکَ بخاری و مسلم
مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس سے راضی نہین کہ تو ہووے میرے نزدیک بمنزلے ہارون
کے موسیٰ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین یہ حضرت نے علی مرتضیٰؓ سے فرمایا جنگ تبوک کے چلتے وقت
ف منافقون نے طعنہ دیا تھا کہ علیؓ کو حضرت اپنے ساتھ نہین لیے جاتے ذلیل جان کے اُنکو گھر مین چھوڑے جاتے ہین تب
۱۴۳۵ حضرت نے علی مرتضیٰؓ کے دلاسے کیواسطے یہ حدیث فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچوین باب مین مفصل ہو چکا ھ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ
اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ یَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ وَاَنَّ الْھِجْرَۃَ تَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَھَا وَاَنَّ الْحَجَّ یَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ قَالَہٗ
لَہٗ حِیْنَ قَبَضَ یَدَہٗ عَنِ الْبَیْعَۃِ فَقَالَ مَا لَکَ یَا عَمْرُو قَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قَالَ اَنْ
یُّغْفَرَ لِیْ مسلم مین عمرو بن عاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہین جانتا کہ بیشک اسلام اگلے گناہون کو ڈھا دیتا ہی
اور ہجرت اگلے گناہون کو ڈھا دیتی ہی اور حج اگلے گناہون کو ڈھاتا ہی یہ حضرت نے عمرو بن عاص سے کہا جبکہ اُسنے بیعت کرنے
سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو حضرت نے فرمایا کہ اے عمرو تجکو کیا ہوا جو تو نے بیعت نہ کی عمرو نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ شرط
کرون حضرت نے فرمایا کون سی شرط کریگا اُسنے کہا اپنی مغفرت کی شرط ف جبکہ کافر مسلمان ہوا تو اُسکے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ
صغیرہ ہون معاف ہو جاتے ہین اسلام کی برکت سے کسی چیز کا مواخذہ باقی نہین لیکن ہجرت اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہین کبیرہ
گناہ نہین معاف ہوتے لیکن بطریق خرق عادت ہر چند اس حدیث مین کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہین لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہی کہ سوا
اسلام کے اور عبادات سے صرف صغیرہ معاف ہوتے ہین لیکن جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین لکھا ہی کہ بعضی روایت مین آیا ہی

۱۴۳۶ کہ جس سے صغیرہ کبیرہ سب معاف ہوجاتے ہیں واللہ اعلم ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ
اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرُّکَ قَالَہٗ لِرَجُلٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِیْ
الْبَارِحَۃَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کیوقت یون کہتا کہ اعوذ بکلمات اللہ
التامات من شر ما خلق یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی پورے تاثیر والے کلامون کے سبب تمام مخلوقات کے ضرر سے
تو تجکو ضرر نکرتے یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے کہا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ کہ کیا ہی تکلیف مجکو بچھو سے ہوئی کہ اُسنے مجکو
۱۴۳۷ رات کو کاٹا ف معلوم ہوا کہ اس دعا مین دفع موذیات کی تاثیر ہی ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَمَا وَاَبِیْکَ لَتُنَبَّأَنَّہٗ اَنْ تَصَدَّقَ
وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰی زَادَ مُسْلِمٌ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ ثُمَّ اتَّفَقَا وَلَا تُمْہِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ
قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ تَفَرَّدَ مُسْلِمٌ بِقَوْلِہٖ اَمَا وَاَبِیْکَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہی کہ البتہ تجکو اپنے سوال کی خبر معلوم ہوجاویگی بہتر صدقہ یہ ہی کہ تو خیرات
کرے جس حالت مین کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری کی امید رکھتا ہو مسلم مین اتنی روایت زیادہ کی کہ
تجکو زندگی کی امید ہو پھر بخاری ومسلم دونون نے اس روایت مین اتفاق کیا اور خیرات کرنے مین دیر مت کر یہانتک کہ
مرنے لگے اور دم حلق مین پہونچے اُسوقت تو یون کہے کہ فلانے کو اتنا اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہوچکا
صرف مسلم مین اما وابیک کی روایت ہی ف ایک مرد نے حضرتؐ سے پوچھا کہ مین اپنے مال کو کیونکر صدقہ کرون اور کون سی خیرات
افضل ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خیرات کرنا صحت کی حالت مین افضل ہی کہ مال دینے کو جی نچاہے زندگی کی امید
ہو اور یہ نہین کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا اسواسطے کہ اگر اُسوقت نہ کسیکو
۱۴۳۸ دیگا تو بھی مال اُسکے ہاتھ سے گیا اور غیر دنکو ملا یعنی وارثون کو ق اَلْمُسَیَّبُ بْنُ حَزْنٍ اَمَا وَاللّٰہِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ مَا لَمْ اُنْہَ
عَنْکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِلٰی قَوْلِہٖ اَصْحَابُ الْجَحِیْمِ قَالَہٗ لِاَبِیْ طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِہٖ بخاری اور
مسلم مین مسیب بن حزنؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خبردار ہو خدا کی قسم مین تیرے واسطے مانگے جاؤنگا جبتک مجکو تیری
بخشش مانگنے سے روک نہوگی پھر خدا نے یہ آیت اُتاری کہ پیغمبر اور ایماندارون کو لائق نہین کہ مشرکون کیواسطے دعا کرین
مغفرت کی اگرچہ اُنکے قرابتی ہون حال آنکہ اُنپر ظاہر ہوچکا ہی کہ مشرک دوزخی لوگ ہین یہ حضرتؐ نے ابی طالب کے مرتے وقت فرمایا
ف ابوطالب کے مرتے وقت حضرتؐ نے کہا کہ ای چچا لا الہ الا اللہ کہہ لے تو مین خدا سے تیری مغفرت کے واسطے حجت کرلونگا ابوجہل
نے کہا کہ ای ابوطالب اپنے باپ دادا کا دین مت چھوڑنا دیر تک حضرت کلمہ کہنے کو فرماتے رہے اور ابوجہل وغیرہ منع کرتے
رہے آخر کو ابوطالب نے کہا کہ مین عبد المطلب کے دین پر مرتا ہون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت کو طلب مغفرت بھی
منع ہوئی ابوطالب حضرتؐ کے چچا حضرت پر نہایت فدا رہتے تھے اسواسطے حضرتؐ کو اُنکی مغفرت کی بہت آرزو تھی ق
۱۴۳۹ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَمَا یَخْشٰی اَحَدُکُمْ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰہُ رَأْسَہٗ رَأْسَ حِمَارٍ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰہُ
صُوْرَتَہٗ صُوْرَۃَ حِمَارٍ بخاری ومسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم مین کوئی ڈرتا نہین جبکہ امام سے
پہلے اپنا سر اُٹھاتا ہی کہ خدا اُسکے سر کو گدھے کے سر سے بدل ڈالے یا خدا اُسکی صورت کو گدھے کی صورت کو ڈالے ف یعنی جو سجدہ سے

امتناع طلب مغفرت برائے ابوطالب

اپنے امام کے قبل سر اُٹھاوے وہ نادان ہی حقیقت مین گدھا ہی اور ظاہر مین آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت نہین کرتا یا یہ
مطلب کہ ایسے مرد کی سزا آخرت مین ایسی ہوگی خلاصہ مطلب یہ کہ مقتدی جلدی نکرے اُسپر امام کی اطاعت واجب ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر مثل ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ فِيْ مَثَلِ رَجُلَيْنِ ۱۴۴۰
عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ اَوْجُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ اِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اِتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعَفِّيَ اَثَرَهٗ وَاِذَا
هَمَّ الْبَخِيْلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَنْهُ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ اِلٰى تَرَاقِيْهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰى صَاحِبَتِهَا
فَيَجْتَهِدُ اَنْ يُّوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ وَيُرْوٰى فَلَا تَتَّسِعُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردون کی کہاوت جن پر دو کُرتے یا دو زرہین ہون لوہے کی
جبکہ ارادہ کرتا ہی خیرات کرنیوالا خیرات کا تو اُسپر زرہ کشادہ ہوکر لنبی چوڑی ہوجاتی ہی یہانتک کہ اُسکے نقش قدم پر گھسٹتی
جاتی ہی اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اُسکی زرہ سمٹ جاتی ہی اور اُسکے دونون ہاتھ گردن تک کھچ جاتے ہین اور
ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقے سے بھرجاتا ہی تو وہ کوشش کرتا ہی کہ زرہ کشادہ ہو سو نہین کرسکتا اور دوسری روایت یون ہی
کہ زرہ نہین کشادہ ہوتی **ف** یعنی سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اُسکا سینہ کشادہ ہوجاتا ہی ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہین دینے
کیوقت خوب پھیلتے ہین بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے اُسکا دل تنگی کرتا ہی تو دینے کو ہاتھ نہین پھیلتے گویا کسینے اُسکے ہاتھ
پکڑ لیے خلاصہ مطلب یہ کہ سخی کمال خوشی سے خیرات کرتا ہی اور بخیل کی خیرات کرتے جان نکلتی ہی اور روح قبض ہوتی ہی
ﻫ اَبُوْمُوْسٰى مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ مسلم مین ابوموسی سے ۱۴۴۱
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس گھر کی مثل جسمین خدا کا ذکر ہوتا ہی اور اُس گھر کی جسمین خدا کی یاد نہین ہوتی جیسے زندے
اور مردے کی مثل یعنی جس گھر مین خدا کی یاد ہوتی ہی وہ بابرکت اور بارونق ہی اور جسمین خدا کی یاد نہین وہ بے برکت ہی ہرجا ہی ۱۴۴۲
مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مسلم مین جابر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازون کی مثل جیسے جاری دریا گہرے کی مثل کہ کسیکے دروازے پر ہو وے اُسمین
پانچ بار ہر روز اُسمین نہاوے یعنی ایسا شخص گناہون سے پاک ہیگا جیسے پانچ وقت کا نہانے والا میل سے صاف
رہتا ہی **خ** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ مَثَلُ الْقَائِمِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ ۱۴۴۳
فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى
مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ تَرَكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا
وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا بخاری مین نعمان بن بشیر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکی مثل
جو خدا کی حدون پر ٹھہرا ہی یعنی گناہ نہین کرتا اور جو اُن حدون مین گر پڑا یعنی گناہون مین ڈوبا اُس قوم کی مثل ہی جنھون نے
قرعہ ڈالکے جہاز مین اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے اُسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلے کا مکان پایا سو جو
لوگ تلے رہے جب اُنھون نے پانی چاہا تو اپنے اوپر والون پر گذرے تو تلے والون نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو
پانی کیواسطے توڑ پھاڑ لیوین اور اپنے اوپر والون کو آمد و رفت کی تکلیف سے بچاوین تو اچھی بات ہی سو اگر اوپر والون نے تلے والونکو

انکی خواہش پر چھوڑا یعنی توڑنے سے منع نکیا تو اوپر اور تلے کے سب ہلاک ہوئے یعنی ڈوبے اور اگر انکے ہاتھ پکڑلیے تو اوپر
ولے خود بھی بچے اور تلے والے بھی سب بچے ف یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون بعضے اُنمین سے گناہون
اور خلاف شرع کامون سے بچتے ہون اور بعضے بدکامونمین مشغول ہون اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگارون کو بد
کامون سے نہ روکین تو آخرت کے عذاب مین دونون شریک ہین اور اگر دنیا مین عذاب آویگا تو سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ
بدکامون سے راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
نہی عن المنکر یعنی خلاف شرع کام سے لوگون کو روکنا واجب ہے اسواسطے کہ برے کام جب کثرت سے ہوتے تو اُنمین سبکی بربادی

۱۴۴۴ ہے ق ابن عمر مَثَلُ الْقُرْاٰنِ مَثَلُ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ بخاری و مسلم
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے اونٹ کی سی مثل ہے کہ اگر اسکے مالک نے باندھے رکھا تو
اُسکو اپنے قابو مین بند رکھا اور اگر اُسکو رسی سے چھوڑا تو جاتا رہا ف یعنی حافظ قرآن کو لازم ہے کہ ہمیشہ دور کرتا رہے نہین تو

۱۴۴۵ بھول جاویگا ق ابو موسیٰ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ
الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِیْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَةِ
رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَیْسَ لَهَا رِیْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ بخاری
اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس ایماندار کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہے ترنج یعنی میٹھے نیبو کی
مثل ہے کہ اُسکی بو بھی اچھی اور اُسکا مزہ بھی اچھا اور اُس ایماندار کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا چھوہارے کی سی مثل ہے
کہ اُسمین بو نہین اور اُسکا مزہ میٹھا ہے اور اُس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہے دونا مردے کی سی مثل ہے کہ اُسکی بو
اچھی اور اُسکا مزہ کڑوا اور اُس منافق کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا اندراین کے پھل کی سی مثل ہے کہ اُسمین بو نہین اور مزہ
اُسکا کڑوا ف یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اُسکو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسری ظاہری
جسکا اثر لوگونکو پہونچتا ہے اُسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہے اور جو مومن
کہ قرآن خوان نہین اُسکا باطن ایمان کے سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری اثر ہے مگر باطنی

۱۴۴۶ نہین کہ اُسکا اعتقاد درست نہین اور جو منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر اُسکا اچھا نہ باطن ق جابر مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ
السُّنْبُلَةِ تَمِیْلُ اَحْیَانًا وَتَقُوْمُ اَحْیَانًا تُحَرِّکُهَا الرِّیْحُ فَتَقُوْمُ مَرَّةً وَتَقَعُ اُخْرٰی وَمَثَلُ الْکَافِرِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتّٰی تَنْقَعِرَ بخاری اور
مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی سی مثل ہے کہ اُسکو ہوا ہلاتی ہے تو کبھی اُٹھتی ہے اور کبھی گرتی اور کافر
کی مثل صنوبر کی مثل ہے کہ ہمیشہ کھڑا رہتا ہے یہانتک کہ جڑ سے اُکھڑ جاوے ف صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھکتا ہے اور اگر
سخت ہوا چلے تو جڑ سے اکھڑ جاتا ہے جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب کہ مومن ہمیشہ بلا و مصیبت مین گرفتار رہتا ہے تو اسکے
گناہونمین تخفیف ہو جاتی ہے اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہے اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہے یعنی مومن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراوے

۱۴۴۷ اُسکو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے گناہونکا کفارہ بوجھے ق النعمان بن بشیر مَثَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ مَثَلُ
الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی بَعْضُهٗ تَدَاعٰی سَائِرُهٗ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰی مسلم مین نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمانداروں کی

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

مثل ہی آپس کی محبت اور ترحم مین بدن کی سی مثل ہی جبکہ بعض بدن بیمار اور بیکل ہوا تو باقی عضو بدن کے بیخوابی اور تپ مین
شریک ہو جاتے ہین ف یعنی اگر آنکھ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہی اسیطرح ایماندارون کی آپس کی محبت کا
حال ہی کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اُسمین شریک ہین یعنی مقتضا کمال ایمانکا یہ ہی کہ ایسی محبت آپسمین حاصل
کرین او رجسکو غیر کا رنج دیکھکر رنج نہو اور باوجود قدرت کے اُسکو بلا سے نہ چھوڑاوے اُسکے ایمان مین نقصان ہی ھ
١٤٤٨ اِبْنُ عُمَرَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً مسلم مین عبد اللہ
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی مثل اُس بکری کی سی مثل ہی جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلونکے درمیان یعنی
دو ریوڑکے درمیان کبھی اس ریوڑ مین جھک پڑتی ہو اور کبھی اُسمین ف یعنی منافق شک اور شبہے مین گرفتار ہی کبھی ایمان کی بات
سنکر ایمانکی طرف جھکتا ہی اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کیطرف جھکتا ہی وہ کمبخت نہ ادھر کا نہ اُدھر کا ھ جابرؓ مَثَلِىْ وَمَثَلُكُمْ
١٤٤٩ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهِ وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ
وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ يَدَیَّ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثال اور تمھاری مثال اُس مرد کی سی مثل ہی
جسنے آگ جلائی تو اُسمین ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہی اور مین پکڑنے والا ہون تمھاری
کمر گاہ کو دوزخ سے اور تم چھوڑائے بھاگتے ہو میرے ہاتھ سے ف یعنی شہوات اور گناہو مین ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ
مین گرتے ہین اور مین ہزار ہزار حکمت سے تمکو گناہون سے روکتا ہون جیسے کوئی کسیکا پٹکا پکڑکے روکتا ہو لیکن تم نہین رکتے
اس حدیث سے حضرت کی کمال شفقت اپنی اس گنہگار امت پر ثابت ہوتی ہی ق جابرؓ مَثَلِىْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا
١٤٥٠ فَاَكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ
زَادَ مُسْلِمٌ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ خَتَمْتُ الْاَنْبِيَاءَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری
مثل اور پیغمبرون کی مثل اُس مرد کی سی مثل ہی جسنے ایک گھر بنایا تو اُسکو پورا بنایا اور ستھرا تیار کیا مگر ایک اینٹ کا مکان رہنے دیا
اور لوگ اُس گھر آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے اس اینٹ کا مکان کیون نہ تیار ہوا مسلم نے اتنی روایت اور
زیادہ کی ہی سو مین اُس اینٹ کا مکان ہون مین اسطرح آیا کہ مین نے پیغمبرون کو ختم کیا ف یعنی نبوت کا محل بدون خاتم
النبیین کے ناتمام تھا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہو گیا جتنے عمدہ کمالات بشر مین ممکن تھے وہ حضرت پر ختم ہو گئے
اسی واسطے ہمارے حضرت خاتم النبیین ہوئے کوئی کمال باقی نہین رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اُسکا جلوہ گر ہوتا **فصل**
اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ایا لم اور ایاک ہی ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا
١٤٥١ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَبَيْتُمْ
اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى
وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو
راہونکے بیٹھنے سے تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو راہونکے بیٹھنے سے کوئی چارہ نہین کہ ہم وہان آپسمین بات چیت
کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا تو اگر تم وہانکی بغیر نشست کے نہین مانتے تو راہ کا حق ادا کرو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہی یا رسول اللہ

حضرت نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگوں کے عیبوں سے آنکھ کو نیچے جھکانا اور لوگوں کی تکلیف دینے والی چیز کو دور
کرنا یعنی اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا ف یعنی اول توراہ
۱۴۵۲ میں بیٹھنا بہتر نہیں اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ
رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ فَقَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو عورتوں پاس جانے سے تو ایک انصاری مرد نے پوچھا یا رسول اللہ بھلا خاوند کے رشتہ دار کا
حال تو بتلایئے کہ یہ لوگ بھی عورت پاس جاویں یا نہ جاویں حضرت نے فرمایا کہ خاوند کے رشتے داروں کا عورت کے
جانا موت ہے یعنی بلا کی اور فساد کا سبب ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتے داروں کو جیسے دیور جیٹھ
۱۴۵۳ کو خلوت میں عورت پاس جانا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہیں خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِيَّاكُمْ
وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے
کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے ف یعنی بے تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہے
۱۴۵۴ ق اَنَسٌ اِيَّاكُمْ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ وَاِنْ كَانَ كَافِرًا بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو مظلوم
۱۴۵۵ کی بددعا سے اگرچہ مظلوم کافر ہو ف یعنی کسی مسلمان اور کافر کو ناحق نہ ستاؤ کہ مظلوم کی دعا تیر بہدف ہے م اَبُوْ قَتَادَةَ
اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهٗ يُنْفِقُ ثُمَّ يَمْحَقُ مسلم میں ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو زیادہ
قسم کھانے سے بیچنے میں اسواسطے کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہے پھر برکت کو گھٹاتی ہے ف یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹی قسم
اس طرح کھاوے کہ واللہ یہ چیز اتنے کی ہے اور فلانا شخص اتنی قیمت مجکو دیتا تھا میں نے نہ مانا سو فرمایا کہ اسمیں ہر چند
۱۴۵۶ آدمی دھوکا کھاتا ہے اور چیز بک جاتی ہے لیکن اس مال میں برکت نہیں رہتی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ خ اِيَّاكُمْ
وَالْوِصَالَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو پے در پے اور طے کے روزوں سے صرف
بخاری کی روایت میں یہ لفظ مکرر ہے یعنی دوبار حضرت نے فرمایا کہ بچو طے کے روزوں سے بچو طے کے روزوں سے ف
وصال اور طے کا روزہ اسکو کہتے ہیں کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ میں کچھ بھی نکھاوے معلوم ہوا کہ طے کا روزہ
۱۴۵۷ مکروہ ہے اور اگر طاقت نہو تو حرام ہے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ قَالَهٗ لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچ دودھ والے جانور کے ذبح کرنے سے یہ حضرت نے ابوالہیثم بن تیہان سے فرمایا ف ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرت ایک روز گھر سے نکلے تو صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ کو دیکھا فرمایا کہ تم کسواسطے گھر سے نکلے ہو
اُنھوں نے کہا کہ بھوکھ کے سبب سے حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی میں بھی اسی واسطے نکلا ہوں پھر حضرت اور اصحاب
ابوالہیثم انصاری کے گھر گئے وے گھر میں نہ تھے اُنکی جورو نے حضرت کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پھر ابوالہیثم
آئے تو حضرت اور اصحاب کو دیکھکر کہا الحمد للہ کہ آج کے دن تو میرے برابر کسی کے گھر ایسے بزرگ مہمان نہیں پھر وے
ایک ٹوکری میں تر اور خشک اور گدر کھجور لائے حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ پھر ابوالہیثم نے چاہا کہ دودھار بکری کو ذبح کریں
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب آسودہ ہوئے تو صدیق اور فاروق سے کہا کہ خدا کی قسم کہ تم سے

اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکے نکلے تھے سو خدا نے تمکو ایسی نعمت کھلائی معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حالت مین بے تکلف دوست کے گھر جانا اور وہان کھانا درست ہی یہ سوال مین داخل نہین حضرت نے جو دودھار جانور کے ذبح سے منع کیا تو دنیاوی مصلحت سے فرمایا کہ جسکا فائدہ سردست موجود ہو اُسکا ذبح کرنا مناسب نہین اور یہ مطلب نہین کہ اُسکا ذبح کرنا شرع مین حرام ہی **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر انا ہی **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنَا النَّبِیُّ لَا

۱۴۵۸ کَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَللّٰھُمَّ نَزِّلْ نَصْرَکَ **قَالَہٗ** یَوْمَ حُنَیْنٍ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون امین کچھ جھوٹھ نہین مین عبد المطلب کا بیٹا ہون الٰہی اپنی مدد اُتار یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** کسی شخص نے براء بن عازب اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین مین کیا بھاگ گئے تھے تب اُنھون نے کہا کہ واللہ حضرت نے تو ہرگز پیٹھ نہین پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگون کے قدم اُٹھ گئے تھے اور حضرت سفید خچر پر سوار تھے پھر جب کافرون نے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت سواری سے نیچے اُترے اور کافرون پر حملہ کرکے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کلام مین باپ دادا کے نام سے فخر نہین کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیت ثابت کی اسواسطے کہ کافرون نے اہل کتاب سے سنا تھا کہ عبد المطلب کی اولاد مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کریگا **م** اَنَسٌ اَنَا اَوَّلُ شَفِیْعٍ فِے

۱۴۵۹ اَلْجَنَّۃِ لَمْ یُصَدَّقْ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ نَبِیًّا مَا یُصَدِّقُہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین اول سفارش کرنیوالا مین ہون پیغمبرون مین کسی پیغمبر کی تصدیق نہین ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبرون مین بعضا ایسا بھی پیغمبر ہی جسکے ایک مرد کے سواے اُسکی امت مین کوئی تصدیق نکرنیگا **ف** یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہی اتنی کسی پیغمبر کی نہین اسواسطے اول مین ہی سفارش کرونگا بہشت مین سفارش ترقی درجات کی ہوگی **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِابْنِ مَرْیَمَ اَلْاَنْبِیَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے

۱۴۶۰ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور لوگونکی بہ نسبت قریب تر ہون عیسیٰ بن مریم سے پیغمبر سوتیلے بھائی ہین اور میرے اور اُسکے درمیان کوئی نبی نہین **ف** سب پیغمبرون کا دین ایک ہی یعنی توحید اور عبادات اور شریعتین مختلف ہین تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ تو سبکا ایک اور مائین کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت مین برابر ٹھہرے تو عیسیٰ کو خاص کرکے خدا کا بیٹا کہنا محض بیجا بات ہی اور یہ جو فرمایا کہ مین عیسیٰ سے قریب تر ہون میرے اور اُسکے درمیان کوئی پیغمبر نہین یعنی یہود عیسیٰ کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت اُنکی حقیت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسیٰ نے یوحنا کی انجیل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین کہا ہی کہ میرے بعد فارقلیطا آویگا میری حقیت کا گواہ ہوگا **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَرَکَ دَیْنًا فَعَلَیَّ قَضَاؤُہٗ وَمَنْ تَرَکَ

۱۴۶۱ مَالًا فَلِوَرَثَتِہٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین قریب تر مسلمانون سے ہون اُنکی ذاتون سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانون مین سے مرے اور اپنے اوپر قرض چھوڑ جاوے تو اُسکا ادا کرنا مجھپر لازم ہی اور جو مال چھوڑے تو اُسکے وارثون کا حق ہی **ف** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت کا ابتداے اسلام مین یہ معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت پوچھتے کہ اُسنے اپنے قرض ادا ہونے کا کچھ مال چھوڑا کر سو اگر معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونے کا ٹھکانا ہی تو حضرت اُسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہوتی تو خود نماز نہ پڑھتے اور مسلمانون سے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال مین مال جمع ہوا تب حضرت نے

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

یہ حدیث فرمائی فرضداروں پر حضرت شاید اسواسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈرین اور جو کہ قرضدار ہوں وہ قرض ادا
١٤٦٢ کرنے میں غفلت نکرین ھ ابوھریرۃ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آدم کی اولاد کا سردار ہون قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والون مین
پہلا مین ہون اور مقبول الشفاعۃ پہلا مین ہون ف یعنی حشر مین قبرین پھٹکر مردے زندے ہو کے نکلینگے سو اول میری
قبر پھٹیگی اور اول میری شفاعت قبول ہو گی بعد اُسکے اور پیغمبرون کی یوحنا کی انجیل مین عیسیٰؑ نے ہمارے حضرت کی
سرداری کی یون گواہی دی ہی کہ اب مین زیادہ گفتگو تمسے نہین کرتا اسواسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی یعنی پیغمبر بعد خاتم
الانبیا آتا ہی وہ تمکو سب کچھ تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہین اور یہ جو فرمایا کہ مین قیامت مین بنی آدم کا سردار ہون سو
ہرچند حضرت دنیا اور آخرت دونون عالم مین بنی آدم کے سردار اور افضل البشر ہین لیکن دنیا مین کافرون کو اُسکا یقین نہین اور
قیامت مین جبکہ تمام خلق مصیبت مین گرفتار ہو گی اور پیغمبر بھی خوف آلہی سے شفاعت نکر سکینگے اُسوقت ہمارے حضرت کی
١٤٦٣ شفاعت مقبول ہو گی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت کی سرداری اور فضیلت صاف ظاہر ہو جاویگی ھ جابرؓ اَنَا شَهِیْدٌ عَلٰی
هٰؤُلَاءِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَعْنِیْ قَتْلٰی اُحُدٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اُن پر گواہ ہونگا قیامت کے
دن یعنی جنگ احد کے شہیدون پر ف جنگ احد مین ستر اصحاب شہید ہوئے حضرت دو دو لاشون کو ایک ایک قبر مین
دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قرآن خوان ہو اُسکو قبلے کیطرف مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی مین انکی خالص
١٤٦٤ شہادت کا گواہ ہون ف جریرؓ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمھارا
١٤٦٥ پیشوا اور میر منزل ہون حوض کوثر پر ھ ابوموسیٰ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَةِ وَنَبِیُّ الْمَرْحَمَةِ وَفِیْ
اَطْرَافِ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَنَبِیُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِیُّ الْمَلْحَمَةِ وَلَمْ یَذْکُرْ نَبِیَّ التَّوْبَةِ مسلم مین ابوموسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مین محمد ہون اور احمد ہون اور مقفی ہون اور حاشر ہون اور نبی التوبہ ہون اور نبی الرحمۃ ہون اور اطراف ابی مسعود مین یون
روایت ہی کہ نبی الرحمۃ اور نبی الملحمۃ ہون اور اُسمین نبی التوبہ کی ذکر نہین ف حضرت نے اس حدیث مین اپنے نام اور اپنے صفات ذکر
کیے محمد کے معنی بہت سراہا اور احمد کے معنی سب مخلوقات سے زیادہ تر تعریف کے لائق اور مقفی کے معنی سب پیغمبرون کے بعد آنیوالا
اور حاشر یعنی سب کا حشر آپکے قدم پر ہو گا اور نبی التوبہ یعنی ایسا پیغمبر کہ اُسکے ہاتھ پر بیشمار لوگون نے توبہ کی اور اُسکی امت کی توبہ
مقبول ہی اور نبی الرحمہ یعنی ایسا پیغمبر جسکی شرع کے احکام مین کچھ سختی اور تنگی نہین سراسر رحمت ہی اور نبی الملحمہ یعنی جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے
دین کو عالم مین پھیلاوے اطراف ابومسعود ایک کتاب کا نام ہی جسکو ابراہیم بن محمد دمشقی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے تصنیف کیا
نصاری ہند مین مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین کہ تمھارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلایا اور آدمیون کو قتل کیا حالانکہ
خونریزی درست نہین کسی پیغمبر نے خونریزی نہین کی اُسکا جواب یہ ہی کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بد چیز ہی اور عدل اور ایمان
عمدہ چیز ہی پھر جب ظالم اور کافر اپنے ظلم اور کفر کو نچھوڑے اور حق بات کو کسی طرح نہ سمجھے تو اُسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک عین ثواب
تاکہ اور لوگ اُسکی صحبت سے خراب نہون چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ سڑ جاوے تو اُسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہی تاکہ باقی اعضا سڑنے سے بچین
علاوہ اُسکے توریت اور زبور کو نصاری حق جانتے ہین حالانکہ توریت مین جہاد کا صاف حکم موجود ہی حضرت موسیٰ

اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کا جہاد عالم مین مشہور ہی جسکو شک ہو توریت مین دیکھ لے بلکہ زبور کی ۴۵ فصل مین ہمارے
حضرت کی بشارت مین داؤد علیہ السلام نے یون فرمایا کہ ای پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کرکے ران پر لٹکا خدا
پر سوار ہو تیرا دست راست تجھے ہیبت ناک کام دکھائیگا اور زبور کی ۷۲ فصل مین حضرت کے حق مین خدا یون فرماتا ہی کہ وہ
میرے بندون مین صداقت سے حکم کریگا محتاجون کو بچاویگا ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا جبتک آفتاب باقی رہیگا اسکا
دین اور بہار کی اور اسکا نام باقی رہیگا فقط ان دونون دلیلون سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہی خدا کو پسند ہی
اگرچہ نصاری کو ناپسند ہوا اور یہ جو نصاری کہتے ہین کہ یہ دونون بشارتین عیسی کے حق مین ہین سو صاف غلط ہی اسواسطے
کہ عیسی نے کب تلوار پکڑی اور کس کافر کو مارا انپر پہلوان اور جبار صادق نہین آتا بلکہ یہ دونون بشارتین ہمارے حضرت
١٢٦٦ کی نبوت پر صاف دلیل ہین ھ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى
مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور یتیم کا متہم کار اور پرورش کرنے والا بہشت مین ایسے ہین
جیسے یہ دونون انگلیان اور حضرت نے اشارہ کیا کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کیطرف ف یعنی یتیم کے پرورش
کرنے والے اور اسکے مال کی حفاظت کرنے والیکا بہشت مین اتنا درجہ بلند ہی کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہی جیسے
آپسمین ان دو انگلیون کو **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اسم فعل ہی **ق** عَائِشَةُ دُوْنَكُمْ
١٢٦٧ يَا بَنِي اَرْفِدَةَ **قَالَهُ** يَوْمَ عِيدٍ لِلسُّودَانِ وَكَانُوا يَلْعَبُونَ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ بخاری اور مسلم مین حضرت
عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لو اپنی ڈھال و برچھیون کو ای ارفدہ کی اولاد یہ حضرت نے عید کے دن حبشیون سے
کہا اور وے کھیل رہے تھے ڈھال و برچھیون سے ف ارفدہ حبش کے جد کا نام ہی جسکے وے سب اولاد ہین
روایت ہی کہ عید کے دن حضرت عائشہ رض کے گھر مین حضرت تھے اور حبشی مسجد کے صحن مین ڈھال و برچھیون سے کسرت کرتے
تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہی جیسے پھری گدکے کی کسرت خصوصا
ایسے باجات کا عید کے دن کچھ مضایقہ نہین کہ مزید سرور کا سبب ہی **ق** عَائِشَةُ عَلٰى رِسْلِكَ فَاِنِّي اَرْجُو اَنْ يُؤْذَنَ
١٢٦٨ لِي **قَالَهُ** لِاَبِي بَكْرٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر ٹھہرجا اسواسطے کہ مین
امید رکھتا ہون کہ مجکو بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رض سے کہا ہجرت سے پہلے ف حضرت سے پہلے
سب اصحاب مدینے کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نے بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر
صدیق اکبر حضرت کے ساتھ کے لیے منتظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینے مین آئے اس حدیث سے
نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنی رفاقت کے واسطے سوائے صدیق کے کسیکو نہ ٹھہرایا **ق** صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ
١٢٦٩ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بخاری اور مسلم مین حضرت صفیہ بنت حیی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے دو انصاری مرد سے کہا
کہ جلدی نکرو ٹھہرجاو البتہ یہ عورت تو صفیہ بنت حیی ہی ف صحیح بخاری مین پوری روایت یون ہی کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی
مسجد مین حضرت کی ملاقات کو آئین اور حضرت رمضان مین اعتکاف بیٹھے تھے حضرت سے بات چیت کرتی
رہین رات زیادہ گئی حضرت انکے پہونچانے چلے راہ مین دو انصاری مرد ملے تب حضرت نے ان سے یہ حدیث فرمائی

تحفة الاحیا ترجمه مشارق الانوار ۱۲۶۷

رفتار کتاب السواد صغائر دارالحکومت خطبه زاران

یعنی یہ میری بی بی ہے اور کوئی اجنبی عورت نہین بدگمان مت ہونا انصاریون نے کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کی ذات مین
بدگمانی کا کیا دخل ہے حضرت نے فرمایا کہ انسان کے بدن مین شیطان اسطرح پھرتا ہے جیسے خون مین ڈرا کہ تمہارے دل مین کچھ
بدگمانی ڈالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی تہمت کے مکانون سے بچے اور اگر ایسے مقام مین مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگون مین
۱۴۷۰ ظاہر کردیوے تا کہ لوگ بدگمانی مین گرفتار نہوں ق ابو موسی علی رسلکم اعلمکم وابشروا ان من نعمۃ اللہ علیکم انہ
لیس احد من الناس یصلی ھذہ الساعۃ غیرکم او قال ما صلی ھذہ الساعۃ احد غیرکم قالہ حین اعتم بالصلوۃ
بخاری ور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکرو ٹھہرو مین تمکو سکھلاتا ہون اور خوشخبری سناتا ہون کہ البتہ خدا کا
تم پر احسان ہے کہ تمہارے سوا کوئی ایسا آدمی نہین جسنے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یون حضرت نے فرمایا کہ تمہارے سوائے اس گھڑی مین کسی
نے نماز نہین پڑھی یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی ف ایکبار حضرت نے آدھی رات گئے نماز پڑھی اور یہ
حدیث فرمائی یعنی خدا کا تم پر احسان ہے کہ اسوقت کی عبادت تمہارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت مین اسوقت تمہارے
۱۴۷۱ شریک نہین ه ابو ھریرۃ علیک السمع والطاعۃ فی عسرک ویسرک ومنشطک ومکرھک واثرۃ علیک مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی مین اور اپنی خوشی اور ناخوشی مین
اور اپنے اوپر غیر کی تقدیم مین ف یعنی حاکم جو حکم کرے اسکی اطاعت واجب ہے خواہ وہ کام تجھپر سخت ہو یا آسان تو خوش ہو
یا ناخوش اور اس حال مین بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدون اسکی حقیقت کے مقدم کرے غیر کو دیوے تجکو نہ دیوے لیکن گناہ مین
۱۴۷۲ اطاعت حاکم کی نہین ھ ثوبان علیک بکثرۃ السجود فانک لن تسجد للہ سجدۃ الا رفعک اللہ بھا درجۃ وحط
عنک بھا خطیئۃ قالہ لہ مسلم مین ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدون کی کثرت اس
واسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ نکریگا کہ خدا اسکے سبب سے تیرا درجہ نہ بلند کرے اور اسکے سبب سے تیرا گناہ نہ گھٹاوے یہ حضرت
نے ثوبان سے فرمایا ف ثوبان حضرت کے چیلے تھے انھون نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مجکو وہ کام بتلائیے جو مجکو
۱۴۷۳ بہشت مین لیجاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ه جابر علیکم بالاسود البھیم ذی الطفیتین فانہ
شیطان یعنی الکلب مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالے بھجنگ کتے کا قتل
کرنا جسکی آنکھون پر دو سفید داغ ہون کہ وہ شیطان ہے یعنی موذی ہے ف مصابیح مین جابر سے روایت ہے کہ اول حضرت
نے کتون کے قتل کا حکم کیا یہانتک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا پھر حضرت نے
۱۴۷۴ کتون کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی ق جابر علیکم بالاسود منہ فانہ اطیب قال جابر فقلت اکنت
ترعی الغنم قال نعم وھل من نبی الا رعاھا بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے
اوپر لازم جانو کالا پھل پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہے جابر نے کہا پھر مین نے حضرت سے کہا کہ کیا آپ بھی بکریان چرائے
تھے حضرت نے فرمایا کہ ہان اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہے جسنے بکریان نہین چرائین ف جابر سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ
ایک منزل مین اترے اور ہم وہان پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکے پھل کھاؤ
۱۴۷۵ اور پیغمبرون نے بکریان اول اسواسطے چرائیان تو امت کا انتظام کرسکین ه ابو ھریرۃ علیکم من الاعمال بما

تُطِيقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اپنے اوپر ویسے عمل لازم پکڑو
جو تم کرسکو اسواسطے کہ خدا کو ملال و درماندگی نہین ہوتی یہان تک کہ تم تھک جاؤ ف حضرت عایشہؓ سے بخاری مین روایت ہی
کہ ہمارے یہان ایک عورت آئی اُسنے ایک رسّی لٹکائی تھی رات بھر نہ سوتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اُسکو پکڑ لیتی حضرت
گھر مین آئے تو رسّی کا حال پوچھا تو مین نے اس عورت کا حال بتلایا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی نفل عبادت جبھی تک
بہتر ہی کہ خوشی سے ادا ہو اسین جی لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو نہین کاٹتا جب تک تمکو ملال و درماندگی عبادت مین نہو ع
۱۴۷۷ عَایِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ای عایشہؓ
اپنے اوپر نرمی اختیار کر اور بچ سختی اور بدگوئی سے ف اس حدیث کا قصہ دوسرے باب مین گذرا کہ یہودیون نے حضرت کو
کوسا تھا حضرت عایشہؓ نے بھی عوض مین سخت کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **فصل** اس فصل مین وے حدیثین مین
جنکے سرے پر لام ہی ق جابرؓ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ **قَالَهُ** لَهُ بخاری و مسلم مین جابرؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی یہ حضرت نے جابرؓ سے
کہا ف حضرت نے جابرؓ سے اونٹ مول لیا تھا پھر اُنکو قیمت اور اونٹ دونون بخشے پھر یہ حدیث فرمائی ع
۱۴۷۸ ابُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ
جَاءَ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مسلم مین ابو مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجکو اس اونٹنی کے
عوض سات سو اونٹنی نکیل والیان قیامت مین ملینگی یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا پھر اُسنے کہا کہ
۱۴۷۹ یہ راہ خدا مین نذر ہی ع جابرؓ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہی پھر جب وہ دوا بیمار کو پہونچے تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہی
ف یعنی حقیقت مین ہر ایک بیماری کی دوا عالم الغیب مین ٹھہر چکی ہی گو اطبا کو نہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری کی دوا
ہی لیکن وہ دوا اپنی تاثیر مین مستقل نہین حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہی یہی سبب ہی کہ سو بار آزمائی دوا بعضی جگہ مطلق نہین اثر کرتی
۱۴۸۰ ق ابن مسعودؓ و انسؓ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ بخاری و مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ اور انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ہر ایک عہد شکن قول توڑنے والیکا ایک جھنڈا ہو گا قیامت کے دن بقدر اُسکی عہد شکنی کے
ف جھنڈے سے مطلب ہی کہ فضیحت ہوگا سب مین ق ابوہریرۃؓ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوْهَا فَاُرِيْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
۱۴۸۱ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری و مسلم مین ابوہریرۃؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک
مقبول دعا ہوتی ہی کہ اُسکو وہ مانگتا ہی اور مین چاہتا ہون انشاء اللہ کہ ذخیرہ کر رکھون اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے
لیے قیامت کے دن ف ہر چند پیغمبرون کی بہت دعائین مقبول ہوتی ہین لیکن اُنکے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک ہی ہوتی ہی اور باقی مین امید
ہوتی ہی یقین نہین سو حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے اپنی یقینی مقبول کی دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کے کٹھن مین اُنکے کام
آوے اس حدیث سے حضرت کی بیحد شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوتی **شعر** ای مسلمانو کرو شکر خدا ✤ تمنے پایا سا پیشوا ✤ یک گیا
تم پر ہمارے رحم مصطفیؐ ✤ ہول محشر کا بھی سارا ✤ کر گیا ✤ تمکو اب لازم ہی اُسکی پیروی ✤ دور کر دو بدعتون کی گمرہی ✤ ع متفق علیہ
۱۴۸۲

يَزِيْدَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ بخاری مین معن بن یزیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا تجکو ہوگا
جو تو نے نیت کی ای یزید اور تیرا ہو چکا جو تو نے پایا ای معن ف یزید نے زکوٰۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو دیوے
وکیل نے نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو تاریکی مین دیا جب یزید کو یہ حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے کو حضرتؐ پاس لیگیا اور یہ
حال کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے اوپر سے زکوٰۃ ادا ہو گئی اور اُسکو لینا درست ہوا نادانستگی کے سبب سے
اور یہی مذہب ہی امام اعظمؒ اور امام محمدؒ کا کہ اگر تاریکی مین باپ بیٹے کو زکوٰۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہی
دوبارہ زکوٰۃ دینا ضرور نہین ہی خ عَائِشَةُ لٰكِنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی ۱۴۸۳
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمکو افضل جہاد مقبول حج ہی ف بخاری مین روایت ہی کہ حضرت عائشہؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ یا رسول ہم جہاد کو
افضل عبادت دیکھتے ہین اگر فرمایئے تو ہم بھی جہاد کرین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورتون پر جہاد فرض نہین انکے
حق مین مقبول حج جہاد کے برابر ہی مقبول حج وہ ہی جسمین گناہ نہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ بخاری ۱۴۸۴
اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غلام نیکوکار کو دو ثواب ہین ف یعنی ایک ثواب خدا کی عبادت کا
اور دوسرا ثواب مالک کی طاعت کا ہ اَبُوْهُرَيْرَةَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ مسلم ۱۴۸۵
مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا غلام کا کھانا اور کپڑا اسپر واجب ہی اور اُس سے کام نکروائے مگر جتنی اسکو
طاقت ہو ق جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيَ الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا ۱۴۸۶
الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
میرے پانچ نام ہین مین محمدؐ ہون اور احمد ہون اور مین ماحی ہون کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہی اور مین حاشر ہون کہ
میرے قدم پر لوگونکا حشر ہوگا اور مین عاقب ہو یعنی پچھلا پیغمبر ہون **فصل** اس حدیث مین وے حدیثین ہین جنکے
سرے پر علم پالن ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ ۱۴۸۷
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ باقی رہی پیغمبری سے سوائے بشارت دینے والی چیزون کے اصحاب نے
کہا بشارت دینے والی چیزین کون ہین حضرتؐ نے کہا کہ ٹھیک خواب ف نبوت کا علم غیب سے آتا ہی سو فرمایا کہ غیب سے
علم آنے کا سوائے سچے خواب کے اب کوئی طریقہ نرہا اسواسطے کہ نبوت ختم ہو گئی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ۱۴۸۸
ثَلٰثَةٌ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ نہ لڑکا جھولے اور گود مین بولا سوائے تین لڑکون کے ایک عیسیٰ بن مریم دوسرے جریج والا لڑکا تیسرے لڑکا اس حالت
مین کہ دودھ پیتا جاتا تھا ف یعنی شیرخوارگی کی حالت مین ان تین کے سوا کوئی بچہ نہین بولا حضرت عیسیٰ کا بولنا تو
قرآن مین مذکور ہی کہ حضرت مریم کی پاکدامنی اُنکے کلام سے ثابت ہوتی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین جریج ایک
عابد مرد تھا عبادتخانے مین نماز پڑھتا تھا کہ اُسکی ماں وہان آئی اُسنے جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب سے نہ بولا نماز مین مشغول رہا
اُسکی ماں پلٹ گئی دوسرے دن پھر اُسکی ماں اُسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز مین تھا اُسکے پکارنے سے نہ بولا تو اُسکی ماں یون بددعا دی الٰہی
یہ نہ مرے جبتک حرام کار کسبیونکا مُنھ نہ دیکھ لیوے بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار رنڈی

تھی جسکا حسن مشہور تھا اُسنے کہا کہ دیکھو مین جریج کو ڈگاتی ہون اور اُسکا تقوی طہارت سب کھوتی ہون سو وہ عورت بدکار اُسکے روبرو گئی اُسنے اُسکی طرف کچھ دھیان بھی نکیا تو وہ ایک چرانیوالے پاس گئی جو جریج کے عبادتخانے پاس چرایا کرتا تھا سو اُسنے اُس سے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو اُس بدکار عورت نے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہی پھر تو سب بنی اسرائیل جریج سے بد اعتقاد ہوگئے اُسکو عبادتخانے سے نکال لائے اور عبادتخانہ گرا دیا اور اُسپر مار پڑنے لگی جریج نے کہا تمکو کیا ہوا جو مجھکو مارتے ہو لوگون نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی ہی تیرا لڑکا جنی ہی جریج نے کہا وہ لڑکا کہان ہی تو لوگ اُسکو سامنے لائے جریج نے کہا اب مجھکو چھوڑو نماز پڑھنے دو پھر وہ نماز پڑھکے لڑکے پاس آیا اور اُسکے پیٹ مین اُنگلی گڑا کر کہا کہ ای لڑکے بول کہ تیرا باپ کون ہی لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانیوالا ہی پھر تو سب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادتخانہ سونیکا بنا دین جریج نے کہا کہ کچھ اسکی حاجت نہین جیسا مٹی کا تھا ویسا ہی بنا دو سو اسیطرح بنا دیا اور شیر خوار لڑکے کا قصہ مجمل ہی کہ اُسکی مان نے گھوڑے پر سوار ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کرنا اُس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا الٰہی مجھکو ایسا نکرنا پھر اُسکی مان نے ایک عورت کو دیکھا کہ اُسکو چوری اور حرامکاری کی علت مین مارتے تھے اُسنے کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا نکرنا لڑکے نے دودھ پینا چھوڑکے کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا ہی کرنا پھر لڑکے نے کہا کہ وہ سوار ظالم تھا اور یہ عورت محض بقصور ہی اسواسطے مین تیرے خلاف دعا کی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ قَطُّ اِلَّا ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةٌ فِيْ شَاْنِ سَارَةَ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر کبھی ایسی بات نہین بولے جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین جھوٹی ہو سوا تین بار کے دو باتین خدا کے مقدمے مین ایک انکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول بلکہ اُنکے اس بڑے نے کیا اور ایک بات سارہ کے حق مین **ف** حضرت ابراہیم کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو انکی عید کا جب دن آیا تو اُنھون نے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو لیجاوین حضرت ابراہیم نے بموجب اُنکے اعتقاد کے اپنے بچانیکا حیلہ اُٹھایا ستارون کو دیکھکر فرمایا کہ مین بیمار ہون یعنی بموجب تمھارے اعتقاد کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہی کہ مین بیمار ہونگا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب اُنکی قوم عید مین شہر کے باہر گئی تو بتخانے مین جاکر سب بتونکو توڑا اور ہتھوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھدیا جب قوم نے پوچھا کہ بتون کو کسنے توڑا تو حضرت ابراہیم نے کہا اس بڑے بت نے توڑا جو کندھے پر ہتھوڑا رکھے ہی تو وہ شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر وہ لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم اور عبادت کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیم نے بتکشی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا اسواسطے حضرت ابراہیم نے اُسکی طرف توڑنے کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیم ملک عراق سے ہجرت کرکے شام کے ملک مین گئے تو وہان کے بادشاہ کا معمول تھا کہ خوبصورت عورت کو چھین لیتا اور اُسکے خاوند کو مار ڈالتا اگر بھائی ہوتا تو اُسکو نمارتا تو حضرت ابراہیم نے اپنی بی بی سارہ کو جو نہایت خوبصورت تھین فرمایا کہ اگر بادشاہ تجھکو بلاوے اور مجھکو پوچھے تو یون کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہی تو تینون باتین حقیقت مین سچ تھین اور ظاہر مین جھوٹھ **م** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ لَدَعَا لَهُمْ فِيْهِ يَعْنِيْ لِاَهْلِ مَكَّةَ حِيْنَ دَعَا لَهُمْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مسلم مین ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تھا اُن پاس اُن دنون مین اناج اگر ہوتا اُنکے پاس تو دعا کرتے اُنکے لیے اُسمین یعنی مکے کے لوگون کے لیے جسوقت دعا کی اُنکے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے **ف** تیسیر الوصول مین لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ

تحفۃ الرضا ترجمہ مشارق الانوار ۱۴۸۹

السلام کی بی بی سے اُنکی گذران کا حال پوچھا اُنھون نے کہا اچھی طرح ہم فراغت سے رہتے ہیں اور اللہ کا شکر کیا پھر فرمایا تمھارا کھانا کیا ہے کہا گوشت فرمایا تمھارا پینا کیا ہے کہا پانی آپنے یہ سُنکے دعا کی الٰہی اللہ برکت دے اُنکے لیے گوشت اور پانی مین حضرت صلی اللہ
۱۴۹۰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُن دنون مین اُن پاس اناج نتھا اگر ہوتا تو اُسمین بھی دعا کرتے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَنْ يُدْخِلَ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کسیکو بہشت مین اُسکا عمل نہین داخل کریگا اصحاب نے کہا اور نہ آپ کو یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اور مجکو بھی بہشت مین میرا عمل نہ لیجاویگا مگر یہ کہ خدا مجکو اپنے فضل اور رحمت مین ڈھانک لیوے ف یعنی بدون رحمت اور فضل الٰہی کے صرف نیک عمل ہی نجات کیواسطے کافی نہین حقیقت مین نجات کا سبب خدا کا فضل ہے اور عمل اُسکا اثر اور نتیجہ ہے فصل اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سرے پر الٓہی ہے
۱۴۹۱ انَسٌ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خَلْقٌ لَا يَتَمَالَكُ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت مین تو اُسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اُسکا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اُسکے گرد گھومنا اور اسکی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اُسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ ایسا مخلوق ہے کہ تھم نہ سکیگا یعنی غصہ مین بیقرار ہو جایا کریگا اپنے اختیار مین نرہیگا ف بعضی روایت مین آیا ہے کہ آدم کا پتلا دنیا مین بنا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بہشت مین بنا تو مطلب یہ کہ خمیر آدم کا دنیا مین تیار ہوا اور پتلا بہشت مین اور بعضے کہتے ہین کہ روح بہشت مین داخل ہوئی اور پتلا دنیا مین بنا مکے اور طائف کے درمیان ایک باغ مین چالیس برس پڑا رہا اس حدیث مین جنت سے مراد وہی باغ ہے فرشتون کو معلوم نتھا کہ اسکا نام کیا ہے اور اسکے پیدا کرنے سے کیا غرض ہے سبکو ایک حیرت تھی جب شیطان نے پتلے کو خوب سا دیکھا بھالا تو خالی پیٹ ہونے سے دریافت کیا کہ یہ غصہ مین اُسکو اپنی جان پر قابو نرہیگا اور یون بولا کہ اگر خدا نے اسکو مجھپر تفضیل دی تو مین اُسکی تابعداری نکرونگا اور اگر مجکو اس پر اختیار دیا تو اُسکو ہلاک ہی کر ڈالونگا
۱۴۹۲ ق جابرٌ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ بخاری و مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مجکو معراج کے مقدمے مین قریش نے جھٹلایا تو مین حطیم مین کھڑا ہوا سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر کیا تو مین نے اُنکو اُسکے پتے اور نشانیون سے خبر دینا شروع کیا اور مین اُسکی طرف نظر کرتا جاتا تھا فصل اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سرے پر الٓہی ہے
۱۴۹۳ ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ قَالَتْهُ لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ الْبَتَّةَ فَخَطَبَهَا اَبُوْ جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابوجہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہین اُتارتا یعنی بہت مارا کرتا ہے اور معاویہ تو مفلس قلاش ہے کہ اُسکے پاس کچھ مال نہین تو اسامہ سے نکاح کر یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا کہ جبکہ اُسکے خاوند ابوعمرو بن حفص نے اُسکو تین بار طلاق دی تو ابوجہم اور معاویہ بن سفیان نے اُسکو نکاح کا پیغام دیا ف فاطمہ بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ مین ابوجہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرت نے یہ حدیث

فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے میں کسیکا عیب بیان کرنا درست ہی کہ صلاح پوچھنے والا دھوکا نکھاوے یہ غیبت میں داخل
نہیں ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ قَالَهٗ
۱۲۹۴ لِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حِيْنَ اَسْلَمَ بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام
تو میں قبول کرتا ہوں اور مال کا حال تو یہ ہی کہ مجھکو اُس سے کچھ مطلب نہیں یہ حضرتؐ نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جبکہ وے مسلمان
ہوئے ف کفر کی حالت میں مغیرہ کافروں کے قافلے کے رفیق ہوئے پھر انکو دھوکا دیکر مار ڈالا اور انکا مال لیکر حضرتؐ
پاس مسلمان ہونے کو آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بھی دغا کرنا درست نہیں ہر چند کہ کافروں کا
مال مباح ہی مگر اُسی طرح سے کہ غلبہ ہوا اور عہد شکنی نہو اور جب کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اُسکی امان میں رہے تو اُسکا
۱۲۹۵ مال چھوڑنا اور دغا دینا ہرگز درست نہیں ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَّسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ
اَصْحَابِ الشِّمَالِ وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَّمِيْنِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ
الشُّهَدَاۗءِ وَلَنْ تَنَالَهٗ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ
مُسْتَمْسِكًا بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وے راہیں جو تو نے اپنے
بائیں دیکھیں سو وے کافروں کی راہیں تھیں جنکے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں جنکے اور وے راہیں جو تو نے اپنے داہنے دیکھیں
سو وے نیکوں کی راہیں تھیں جنکے اپنے ہاتھ میں نامۂ اعمال ہونگے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہی کہ وہ شہیدوں کا مقام ہی اور تجکو نہیں ملنے
کا یعنی تیری قسمت میں شہادت نہیں اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہی اور رسی تو اسلام کی رسی ہی تو اُسکو ہمیشہ پکڑے رہیگا
مرتے دم تک ف عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد نے مجھسے کہا اُٹھ سو اُسنے میرا
ہاتھ پکڑ لیا میں اُسکے ساتھ چلا تو میں نے اپنے بائیں طرف کئی راہیں دیکھیں میں نے اُنمیں چلنے کا ارادہ کیا اُسنے کہا اُنمیں مت چل
کہ یے کافروں کی راہیں ہیں پھر میں نے داہنی طرف راہیں دیکھیں تو اُس مرد نے کہا کہ اِدھر چل میں اُدھر چلا تو ایک پہاڑ میں نے
دیکھا اُسنے کہا اسپر چڑھ سو میں نے کئی بار اُسپر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر بار میں کھسک پڑتا تھا پھر میں اُسکے ساتھ آگے چلا تو
میں نے ایک ستون دیکھا جسکا سر آسمان سے لگا تھا اور اُسکے سرے پر ایک رسی تھی بطور دستگی کے اُس مرد نے کہا اس ستون
پر چڑھ میں نے کہا کیونکر میں اسپر چڑھ سکونگا کہ اسکا سر تو آسمان سے لگا ہی تو اُسنے مجھکو چڑھا دیا میں نے سرے کی رسی پکڑ لی
۱۲۹۶ صبح تک وہ رسی میرے ہاتھ میں بنی رہی پھر میں نے یہ خواب حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ق يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ اَمَّا
الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ قَالَهٗ
لِرَجُلٍ جَاۗءَهٗ بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصْفَرٌّ لِحْيَتَهٗ وَرَاْسَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ
وَاَنَا كَمَا تَرٰى بخاری اور مسلم میں یعلی بن امیہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہی اُسکو دھو ڈال تین بار
اور جبے کو تو نکال ڈال پھر کر تو اپنے عمرے میں جو تو اپنے حج میں کرتا ہی یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے فرمایا جو حضرتؐ پاس
جعرانے کے مقام میں آیا اور اُسنے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور اُسکی داڑھی اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے اور اُسپر جبہ تھا
سو اُسنے کہا کہ میں نے عمرے کا احرام باندھا ہی تو ایسا ہوں جیسا آپ دیکھتے ہیں یعنی اس حالت سے عمرہ کرنا درست ہی یا نہیں

ف راوی سے روایت ہی کہ میں نے عمر فاروقؓ سے کہا کہ مجکو یہ آرزو ہی کہ میں حضرت کی صورت وحی اُترتے کیوقت
دیکھوں جب حضرت جعرانہ کی منزل میں جو مکے کے پاس ہی اُترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جبہ پہنے حضرت پاس آیا اُسنے پوچھا
کہ یا حضرت اُس شخص کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں جسنے عمرے کی نیت کی ہو اور خوشبو لگائے جبہ پہنے ہو تو حضرت نے ایک
ساعت اُسکو دیکھا پھر حضرت پر وحی اُترنا شروع ہوا عمر فاروقؓ نے میری طرف اشارہ کیا یعنی اب دیکھ حضرت کی صورت
کو سو میں نے حضرت کو دیکھا تو وحی کی شدت سے حضرت کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اُتر چکی تب حضرت نے فرمایا کہ وہ
شخص کہاں ہی جسنے مجھسے عمرے کا حال پوچھا تھا تو لوگ اُسکو بلا لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرے
۱۴۹۷ اور حج کی نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سیا کپڑا پہنا درست نہیں ق جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَمَّا اَنَا فَاُفِيْضُ عَلٰى رَاْسِيْ ثَلٰثَ
اَكُفٍّ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ ثَلٰثًا وَّاَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا قَالَهٗ حِيْنَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَهٗ فَقَالَ بَعْضُ
الْقَوْمِ اَمَّا اَنَا فَاِنِّيْ اَغْسِلُ رَاْسِيْ بِكَذَا وَكَذَا بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تو
پانی ڈالتا ہوں اپنے سر پر تین اَنجلی اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرت نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا یعنی سر پر پانی ڈالنے
کا یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ اصحاب نے حضرت کے پاس غسل میں شک اور تردد کیا سو بعض قوم نے کہا میں تو اپنے
سر کو فلانی چیز سے دھوتا ہوں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل میں تین بار پانی ڈالنا سنت ہی عرب میں
۱۴۹۸ اکثر تغار سے غسل کرتے تھے اسواسطے حضرت نے انجلی کو ذکر کیا ق عَائِشَةُ اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ
اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تو خدا نے چنگا کر دیا اور مجکو
بُرا لگا کہ لوگوں پر فساد اُٹھاؤں ف لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا چنانچہ اُسکا قصہ پانچویں باب میں
مفصل ہو چکا جب اُسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عائشہؓ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اُس جادوگر کو سزا
دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند جادوگر کی سزا قتل ہی لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور اُسے
۱۴۹۹ کیا تھا سو حضرت نے دفع شر کی مصلحت سے اور اپنے عز و کرم سے بدلا نہ لیا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ
فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَّاْكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ
وَّاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ اَجَابَهٗ بِهَا حِيْنَ سَاَلَهٗ
عَنْهَا قَبْلَ اِسْلَامِهٖ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں سے
پہلی نشانی تو یہ ہی کہ آگ لوگوں کو پورب سے پچھم کیطرف ہانک لیجاویگی اور پہلا کھانا جو جنتی کھاوینگے سو مچھلی کی کلیجی
کی بڑھی نوک ہوگی اور جبکہ مرد کی منی نے عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب
عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا ان باتوں کا حضرت نے عبداللہ
بن سلام کو اُسوقت جواب دیا جب اُنھوں نے مسلمان ہونے سے پہلے ان تینوں باتوں کو پوچھا ف عبداللہ بن سلام
مدینے میں یہودیوں کے بڑے عالم تھے جب حضرت مدینے میں تشریف لائے تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں حضرت سے
وے سوال کرتا ہوں جنکا جواب سوائے پیغمبر کے اور کوئی نہیں دیسکتا سو فرمائیے تو کہ قیامت کی پہلی نشانی کون سی

اور بہشتی لوگ پہلا کہانا کیا کہاوینگے اور لڑکا جو باپ کے مشابہ ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر
عبد اللہ بن سلام مسلمان ہوئے ھ ابو سعید اِنَّمَا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا
1500 يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَاَمَاتَتْهُمْ اِمَاتَةً حَتّٰى اِذَا كَانُوْا
فَحْمًا اُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيْئَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰى اَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِيْضُوْا
عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخی
لوگ جو حقیقت مین دوزخ کے لائق ہین سو وے تو اُسمین نہ مرینگے نہ جینگے ولیکن کچھ لوگ ہونگے کہ اُنکو دوزخکی آگ
لگے گی اُنکے گناہون کے سبب سے یا یون فرمایا کہ اُنکی خطاؤن کے سبب سے سو آگ نے اُنکو بیدم کر دیا یہانتک کہ جب جل کے
کوئلا ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم ہوگا سو وے لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ تو بہشت کی نہرون پر بکھیرے جاوینگے
پھر حکم ہوگا اے بہشتیو انپر پانی ڈالو تو وے جم اُٹھینگے جیسے جنگلی خودرو دانہ جمتا ہی بہاؤ کے کوڑے کرکٹ مین ف یعنی کافر
جو دوزخ کے لیے بنے ہین نہ اُنکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاوین نہ زندگی ایسی ہی کہ جسمین چین ہو مگر گنہگار مسلمان
دوزخ مین پڑکے چند مدت مردہ ہو جاوینگے یعنی شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مر گئے پھر سزا کے بعد بہشت مین
داخل ہونگے ھ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ
1501 فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا
بِهٖ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ
كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ وَفِيْ
رِوَايَةٍ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ مسلم مین زید بن ارقم سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہی کہ خبردار ہو جاؤ اے لوگو کہ مین آدمی ہون
عنقریب ہی کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو مین اُسکا کہنا مانون یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال
ہو اور مین تم مین دو بڑی بھاری عمدہ چیزین چھوڑے جاتا ہون اُن دو مین اول تو خدا کی کتاب ہی جسمین نور اور ہدایت ہی
سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب اُسکو چمٹ جاؤ یعنی اُسپر عمل کرو اور دوسری بزرگ چیز میرے اہل بیت یعنی گھر والے ہین
مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا
یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین اور ایک یون روایت ہی کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہی جو اُسکو
چمٹ گیا اور جسنے اُسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اُسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت مین یون ہی کہ قرآن
خدا کی رسی ہی یعنی اُسکے ملنے کا وسیلہ ہی جسنے اُسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اُسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا ف ازالۃ الخفا مین ہی
کہ ہجری نوین سال جب حضرت حجۃ الوداع کر کے پھرے اور مکے مدینے کے درمیان اُس مقام پر پہنچے جسکا غدیر خم نام ہی
تو حضرت نے خطبہ پڑھا خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھ تھے
اور غدیر خم تک حضرت کے ساتھ آئے یہان سے ہر ایک کی راہین پھٹتی تھین وہان حضرت نے سب عرب کو قرآن اور

اہل بیت کی تعظیم جتادی اسواسطے کہ حضرت کو معلوم تھا کہ امت میں اختلاف پڑیگا قرآن کے مضمون سے لوگ غفلت
کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت میں بعضے لوگ قصور کرینگے بلکہ محبت کہان عداوت پر کمر باندھینگے جیسے خارجی
اور ناصبی سو فرمایا کہ میری موت قریب ہے میں ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکتا کہ مجھسے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت
یہی ہے کہ قرآن پر عمل کیجیو کہ اُسمین سراسر نور اور ہدایت ہے ہر ایک چیز مجمل اور مفصل اُسمین موجود ہے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت کرنا
کہ وے قرآن کی تفسیر ہین اہل بیت کہتے ہین گھر والون کو سو حضرت کی بیبیان اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت مین داخل
ہین ہندوستان مین بھی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہین بی بی کو اہل بیت مین نہ داخل کرنا یا تو جہالت ہے یا تعصب بارے
الحمدللہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل قرآن کے موافق ہے قرآن کے ہوتے
کسی چیز پر عمل نہین کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہین بخلاف خارجیون اور ناصبیون کے کہ اکثر
اہل بیت سے عداوت وے رکھتے ہین اور شیعہ کا تو عجب حال ہے کہ ہر چند آپ کو اہل بیت کا دوست گنتے ہین لیکن حضرت کی
بیبیون کو اہل بیت مین نہین داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد اہل بیت مین گنتے ہین سو اُنمین بھی بہت امام زادون
کو بد کہتے ہین تو حقیقت مین وے سب اہل بیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی واہی محبت کا دین مین کچھ اعتبار نہین جیسے کہ
قرآن کی بعضی سورت کو ماننا اور بعضی سورت کا انکار کرنا درست نہین اور قرآن کو تو شیعہ نے صاف جواب دیا ہے کہتے
ہین کہ سوا امامونکے قرآن کا مطلب کوئی نہین بوجھتا تو گویا اُنکے نزدیک قرآن مجید توریت اور انجیل کیطرح متروک العمل
ہے تو صاف ظاہر ہوا کہ اہل سنت کے سوا اس حدیث پر عمل کسیکو نصیب نہین ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ
۱۵۰۲ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ
اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ
اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ يعنی وہ قدم ہی اذن بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہ ہے کہ تمھارے بھائی آئے توبہ کر کے یعنی مسلمان ہوئے ہین اور البتہ مین نے
یہ ٹھہرایا ہے کہ اُنکے جورو لڑکے جو قیدی ہین اُنکو پھیر دون سو جس شخص کو تم مین یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اُسپر عمل کرے
یعنی اپنے حصے کے قیدی بے عوض پھیر دیوے اور جو شخص تم مین چاہے کہ اپنے حصے پر بنا رہے تو اسکو ہم بدلا دیوینگے اُس
مال سے جو ہمکو اول خدا عنایت کرے تو چاہیے کہ اسپر عمل کرے یعنی بطور قرض دیوے حضرت کو مراد ہوازن کا گروہ ہے
ف جنگ حنین مین ہوازن کی قوم حضرت سے لڑی اُنکی شکست ہوئی اُنکے جورو لڑکے اور مال اصحاب مین تقسیم ہو گیا
جب وے لوگ مسلمان ہوئے اور اپنے جورو لڑکے حضرت سے مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اپنا حصہ
خوشی سے دیوے تو بہتر ہے اور اگر کسیکو نہ دینا منظور ہو تو ہمکو بطور قرض دیوے ہم اُسکو اور جگہ سے بدلا دیوینگے آخر
۱۵۰۳ سب اصحاب نے اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دیئے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہے م جریر
اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ

رَقِيبًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا
تَعْمَلُونَ ۝ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ وَلَوْ
بِشِقِّ تَمْرَةٍ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ مقرر خدا نے اپنی
کتاب مین آیتین اُتاری ہین کہ اے لوگو ڈرو اپنے رب سے جسنے تمکو ایک ذات سے بنایا اور اُسی سے اُسکی جورو پیدا کی
یعنی آدم کی پسلی سے حوّا بنائی اور اُن دونون سے بہت مرد اور عورتین بکھرین اور ڈرو خدا سے جسکے نام کے
وسیلے سے آپسمین سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی بدسلوکی سے البتہ خدا تمپر نگہبان ہی یعنی تمھارا حال جانتا ہی اے
ایماندارو ڈرو خدا سے اور چاہیے کہ ہر ایک جان غور کرے کہ اُسنے اپنے واسطے کل کا یعنی قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو خدا
سے مقرر البتہ خدا خبردار ہی جو تم کرتے ہو حضرت نے فرمایا چاہیے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دینار سے اور اپنے درہم سے
اور اپنے کپڑے سے گیہون کے صاع سے چھوہارے کے صاع سے یہانتک حضرت نے فرمایا کہ آدھی کھجور ہی سہی ف جریرؓ
سے روایت ہی کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ مضر کا قوم ننگا نہایت محتاج آیا حضرت کو اُنکا حال دیکھکر نہایت درد آیا
بلالؓ سے فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوئے تب حضرت نے خطبہ پڑھکے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سب آدم کی اولاد ہو
تو یہ لوگ بھی تمھارے بھائی ٹھہرے تو ان پر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت مین یہ خیرات تمھاری نجات کا سامان ہوگی
ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاری مرد اشرفیون کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت یون ہی
کہ عمر فاروقؓ تھے پھر اول درمین لائے پھر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک چیز لائے حضرت نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو
شخص نیک راہ نکالیگا تو اُس راہ پر چلنے والونکا سبکا ثواب اُسکو ملیگا اور جو بدراہ نکالیگا تو سبکا عذاب اُسپر پڑیگا ھ
جابرٌ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ۱۵۰۴
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہی اور بہتر طریقہ محمدؐ کا طریقہ
ہی اور نہایت برے کام جو دین مین نئے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہی ف یعنی میرے بعد قرآن اور میری سنت پر
چلیو اسواسطے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہین اور میرے طریق سے بہتر کسیکا طریق نہین کہ تم میری راہ چھوڑکے اور کوئی
راہ اختیار کرو پھر دین مین نئے کامون سے روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اُسکا نام ہی جسکی شرع مین کچھ
اصل نہ ہو خ ابْنِ عَبَّاسٍ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقِلُّونَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَلِيَ شَيْئًا مِنْ أُمَّةِ ۱۵۰۵
مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَضُرَّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعَ فِيهِ أَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ بخاری
مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز بروز گھٹتا
جاویگا انصار کے سوا سے اور لوگ بڑھتے جاوینگے سو جو شخص کہ حاکم ہووے محمدؐ کی امت سے کسی چیز کا پھر اُسکو اپنی حکومت مین اتنی
طاقت ہو کہ کسیکا ضرر کرسکے یا کسیکو فائدہ پہونچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکون کی نیکی قبول کرے اور اُنکے بدکارون سے
درگذر کرے ف حضرت کو معلوم ہوا تھا کہ بنی امیہ کی سلطنت مین انصار لوگون پر زیادتی ہوگی اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش
مین فرمائی یعنی امت محمدی کے حاکم کو لازم ہی کہ اُنکے نیکون کی تعظیم اور توقیر کرے اور اُنکے بدکارون سے چشم پوشی کرے یعنی

تحفة الاحباب ترجمہ مشارق الانوار

اگر کوئی حرکت تعزیر کے لائق کرین تو حاکم اُسکو ٹال جاوے اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ انصار حد مارنے کا گناہ کرین تو اُنپر حد نہ مارے اسواسطے کہ حدود مین سفارش نہین اور اُسمین حاکم کو کچھ اختیار نہین حضرتؐ نے خود فرمایا ہی کہ اگر فاطمہ بنت محمد چوری کرے تو اُسکا ہاتھ کاٹون

1506 خ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِیْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الَّذِیْ اُعْطِیْ وَلٰکِنِّیْ اُعْطِیْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰی فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَکِلُ اَقْوَامًا اِلٰی مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰی وَالْخَیْرِ فِیْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ بخاری مین عمرو بن تغلبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ خدا کی قسم کہ مین دیتا ہون ایک مرد کو اور چھوڑتا ہون دوسرے مرد کو سو جسکو مین چھوڑتا ہون وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہی اُس سے جسکو مین دیتا ہون ولیکن مین تو چند قومون کو دیتا ہون اسواسطے کہ مین اُنکے دلون مین بے صبری اور حرص دیکھتا ہون اور بعضی قومون کو اسپر چھوڑتا ہون کہ خدا نے اُنکے دلون مین بے پرواہی اور خیر ڈالی ہی اُنھین مین عمرو بن تغلبؓ بھی ہی ف حضرتؐ کے پاس کچھ مال آیا حضرتؐ نے بعضون کو دیا اور بعضون کو نہ دیا پھر حضرتؐ کو معلوم ہوا کہ جنکو مال نہین دیا وے رنجیدہ ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرے دینے کو محبت اور نہ دینے کو رنج کا سبب نہ سمجھو بلکہ بالعکس معاملہ ہی کہ بے صبرے لالچی لوگون کو دیتا ہون اور قناعت والونکو قناعت پر چھوڑتا ہون

1507 ق عَائِشَةُ اَمَّا بَعْدُ یَا عَائِشَةُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِیْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِیْئَةً فَسَیُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِی اللّٰهَ وَتُوْبِیْ اِلَیْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ ای عائشہ مجکو تیری ایسی ایسی بات پہونچی ہی سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کریگا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو مغفرت مانگ خدا سے اور اُسکی طرف توبہ کر اسواسطے کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اُسکی توبہ قبول کرتا ہی اُسپر رحمت متوجہ ہوتا ہی ف جب حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی باقی اُسکا پورا قصہ پانچوین باب مین ہو چکا

1508 خ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ یَعْنِیْ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری مین ابو درداؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمھارے صاحب نے تو مقرر اپنی جان کو شدت مین ڈالا ہی صاحب سے مراد صدیق اکبر ہین ف اسکا پورا قصہ ہو چکا کہ صدیق اور فاروق سے کسی بات مین رنج ہو گیا تھا صدیق دامن اُٹھائے رنج مین حضرتؐ پاس آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہو گئی

1509 ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰهُ فِیْكَ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالکؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسنے تو البتہ سچ کہا سو تو اُٹھ یہان تک کہ خدا تیرے حق مین کچھ حکم کرے یہ حضرتؐ نے کعب بن مالک سے فرمایا ف روایت ہی کہ کعب جنگ تبوک مین حضرتؐ کے ساتھ نگئے تھے جب حضرتؐ وہان سے پلٹ آئے تو نجانے والون سے سبب پوچھا منافقون نے جھوٹی قسمین کھا کر حضرتؐ کو راضی کر لیا جب کعب سے پوچھا تو یے سچے مسلمان تھے اُنھون نے کہا کہ یا حضرت مین نے سواری خرید کی تھی اور سامان سفر کا درست کیا تھا آج چلتا ہون کل چلتا ہون یہی کہتے کہتے مین رہ گیا مجکو حقیقت مین کوئی مانع نہ تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور کعب کے مقدمے کو خدا پر سپرد کیا اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نکرے حقتعالی نے اُنکی راستی کی برکت سے پچاس

کشف الایضاح ترجمہ مشارق الانوار

دن کے بعد اُنکی توبہ قبول کی اور آیت اُتاری اور جھوٹے منافقون کی فضیحتی ہوئی اور آیتین اُترین معلوم ہوا کہ راستی کا انجام
نیک ہی اگرچہ اول بظاہر سختی مین خلل پڑے

الباب الثامن

آٹھوین باب مین کئی فصلین ہین فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر عدد ہی یعنی شمار کی لفظین ہین
1510 ه المقداد احدى سوآتك يا مقداد فقال له لما ضحك المقداد الى ان وقع الى الارض يشربه حصة
النبي صلى الله عليه وسلم من اللبن وحلبه الاعنز الثلث مرة ثانية مسلم مین مقداد سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مقداد تیری بدخوئون سے ایک بدخوئی یہ ہی یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا کہ جب مقداد یہانتک
ہنسے کہ زمین پر گر پڑے حضرت کے دودھ کا حصہ پی جانے کے سبب اور دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کی جہت سے
1511 ف اس حدیث کا قصہ پانچوین باب مین فصل گذرا ما بعد الا الرحمة کے بیان مین ه ابو هريرة اثنتان في الناس
هما بهم كفر الطعن في النسب والنياحة على الميت مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو خصلتین
لوگون مین ایسی ہین جو اُنکے حق مین کفر ہین ایک تو نسب مین عیب لگانا دوسرے مردے پر نوحہ کرنا ف یعنی یہ کفر کی رسمین
1512 ہین اور اگر انکو حلال جانکر کرے تو صاف کفر ہی ق ابو موسى جنتان من فضة آنيتهما وما فيهما وجنتان من
ذهب آنيتهما وما فيهما وما بين القوم وبين ان ينظروا الى ربهم الا رداء الكبرياء على وجهه في جنة
عدن بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی کی دو بہشتین ہین اُنکے برتن اور جو چیز اُنمین ہی
سب چاندی کی ہی اور سونے کی دو بہشتین ہین اُنکے برتن اور جو چیز اُنمین ہی سب سونے کی ہی اور اُس قوم کے درمیان اور اپنے
رب کے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہین سوا ایک جلال کی چادر کے کہ اُسکی ذات پاک پر ہی عدن کی بہشت مین ف
1513 اس حدیث مین ولمن خاف مقام ربه جنتان + ومن دونهما جنتان + کا بیان ہی ه ابو هريرة صنفان من اهل
النار لم اراهما قوم معهم سياط كاذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مميلات
مائلات رؤسهن كاسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها لتوجد من
مسيرة كذا وكذا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی لوگ ہین کہ اُنکو مین نے نہین
دیکھا ایک قوم تو وے ہین کہ اُنکے ساتھ کوڑے رہینگے جیسے بیلون کی دُمین کہ اُنسے لوگونکو مارینگے اور دوسری قسم وے
عورتین ہین جو کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین جو دونکو اپنی طرف جھکاتی ہین آپ مردون کیطرف جھکتی ہین سر اُنکے جیسے اونٹون کے
کوہان جھکے ہوے وے عورتین بہشت مین نجاوینگی اور اُسکی خوشبو نپاوینگی اور البتہ اُسکی خوشبو ملتی ہی اتنی اور اتنی دور سے یعنی بہت
دور سے ف یعنی حضرت کے وقت مین ایسے لوگ نتھے اول قسم سے چوبدار اور کوڑے والے مراد ہین جو مظلوم کو بادشاہ اور
حاکم پاس نہین جانے دیتے بلکہ مارتے ہین اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتین ہین اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین یعنی
اُنکا ایسا لباس ہی جس سے بدن نظر آتا ہی جیسے مہین دوپٹے اور جالی کی کرتیان اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس
1514 حرام ہی اسواسطے کہ لباس سے غرض یہ ہی کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ ہوا ق ابو هريرة

حرمت لباس باریک برای زنان

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ
اللّٰهِ الْعَظِيمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو بول ہین زبان پر ہلکے تول مین بھاری خدا کے
نزدیک پیارے ایک تو سبحان اللہ وبحمدہ دوسرا سبحان اللہ العظیم حم ابْنُ عَبَّاسٍ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِّنَ ١٥١٥
النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو نعمتین ہین جن مین اکثر لوگونکو
زیان اور نقصان ہوتا ہے ایک تو تندرستی دوسرا بیکاری سے خاطر جمعی ف یعنی صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہے کہ آدمی
جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہے لیکن اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہین جانتے دنیاوی نکمے کامون مین غفلت اور
١٥١٦ واہیات مین اس نعمت کو برباد کرکے دین سے مفلس ہو جاتے ہین ھر اَبُوهُرَيْرَةَ ثَلٰثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا
لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ مسلم
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین نشانیان ہین کہ جب وے نکلین تو اُس جان کو ایمان لانا فائدہ نکریگا جو
اُن نشانیون سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان مین کچھ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی
تو سورج کا پچھم سے نکلنا دوسری نشانی دجال تیسری نشانی زمین کا جانور ف یعنی جب یہ نشانیان ظاہر ہونگی تو قیامت
١٥١٧ نمود ہو گئی ایمان بالغیب باقی نرہا اسواسطے اُسوقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نکریگا ق اَبُوهُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ
وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ
بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى وَإِنْ لَمْ يُعْطِ مِنْهَا لَمْ يَفِ بخاری و مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا قیامت مین نہ بولیگا اور اُنکو نہ دیکھیگا اور نہ اُنکو گناہ سے پاک کریگا اور
اُنکے لیے عذاب دردناک ہے ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی پر ہووے اور مسافر کو اس پانی سے روکے
اور دوسرا مرد وہ ہے جسنے کسی مرد سے ایک جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اُس سے خدا کی قسم کھائی کہ مین نے اُس جنس کو اتنی اور
اتنی قیمت کو مول لیا سو اُسنے اُسکو سچا جانا اور حال اُسکا اُسنے اتنی قیمت کو نلیا تھا یعنی اُسنے جھوٹی قسم کھائی اور تیسرا مرد وہ
ہے جسنے ایک امام سے بیعت کی اور اُسنے بیعت نہین کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے اُسکو کچھ دیا تو اُسنے
عہد پورا کیا اور اگر اُسنے دنیا سے کچھ ندیا تو اُسنے عہد پورا کیا ف بایع کو جھوٹی قسم کھانا ہر وقت گناہ ہے لیکن عصر کے بعد
١٥١٨ زیادہ تر گناہ ہے کہ اُسوقت مین فرشتے حاضر ہوتے ہین ھر اَبُوهُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ
وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور نہ اُنکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ اُنکی طرف
رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اُنکو سخت مار ہوگی ایک بڈھا حرام کار دوسرا جھوٹا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج جھوٹ و لڑکے والا
یعنی مغرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری یا کسب سے اپنے لوگون کی خبرگیری کرے ف ہر چند حرامکاری
اور جھوٹھ اور غرور سب کے حق مین برا ہے لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت بیموقع ہے کہ باوجود پیری کے حرامکاری

سراسر شقاوت ہی اور باوجود بادشاہی اور سرداری کے جھوٹھ بولنا بیفائدہ ہی اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا نہایت
۱۵۱۹ نامناسب ہی ھم ابوذر ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ
فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اَبُوْذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص
ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور انکی طرف بنظر رحمت نہ دیکھیگا اور انکو گناہون سے پاک نکریگا اور انکو عذاب
دردناک ہی ابوذر نے کہا پھر حضرتؐ نے اسکو تین بار پڑھا ابوذر نے کہا کہ برباد ہوگئے وے لوگ اور انکو ٹوٹا پڑا کون ہین
وے لوگ یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا یعنی جسکا پاجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے دوسرا خیرات
۱۵۲۰ کرنے والا جو احسان جتاوے تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹھی قسم کھاکر ق ابوموسیٰ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ
اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ
مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَؤُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا
فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنکو دوہرا ثواب ہی
ایک مرد تو اہل کتاب سے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمدؐ کا دوسرا وہ مملوک جسنے خدا کا حق
اور اپنے مالکون کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اسنے اسکو ادب سکھلایا
سو بہت اچھی طرح اسکو ادب سکھلایا اور اسکو شرع کے حکم بتلائے سو اسکی اچھی طرح تعلیم کی پھر اسکو آزاد کیا بعد اسکے
۱۵۲۱ اس سے نکاح کرلیا تو اسکے واسطے دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب تعلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کرلینے کا ق ابوقتادہ
ثَلٰثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ
اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ
السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ مسلم مین ابوقتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینے سے اور رمضان کا
روزہ دوسرے رمضان تک سو یہ تمام سال کا روزہ ہی عرفے کے دن کا روزہ مین امید رکھتا ہون خدا سے یہ کہ گناہ
مٹاویگا ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ پہلے
برس کا گناہ مٹادیگا ف مصابیح مین ابوقتادہؓ سے روایت ہی کہ عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا ہی
حضرتؐ نے فرمایا کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہی نہ بے روزہ یعنی درست نہین پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو سال بھر
۱۵۲۲ روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے مین تین دن روزہ رکھے اسکو سال بھر کے روزے کا ثواب ملیگا ھم ام سلمہ
ثَلٰثٌ لِلثَّيِّبِ وَسَبْعٌ لِلْبِكْرِ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین راتین بیوہ عورت کو اور سات راتین کنواری
عورت کو ف یعنی اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین راتین برابر اسکے پاس رہے اور کنواری پاس سات راتین رہے
۱۵۲۳ اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا ق انس ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ
اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ

تحفة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین خصلتین ہین کہ جسمین وے ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک تو وہ شخص جسکے نزدیک خدا اور اُسکا رسول تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہے دوسرے یہ کہ محبت کرے مرد سے اسطرح کہ نچاہتا ہے اُسکو مگر خدا ہی کیواسطے یعنی محبت مین دنیا کا کچھ لگاؤ نہین تیسرے یہ کہ بُرا جانے کفر مین پھر پلٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نے اُسکو کفر سے نکالا جیسے اُسکو بُرا لگتا ہے آگ مین ڈالا جانا یعنی کفر سے ایسا ڈرے جیسے آگ سے ڈرتا ہے ف تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہنے کا یہ پتا ہے کہ خدا اور رسول کی رضامندی کو سبکی رضامندی پر مقدم رکھے خلاف شرع کام مین کسیکی رعایت نکرے خواہ پیر ہو خواہ اُستاد

1524 اَبُوْمَالِكٍ الْاَشْعَرِیُّ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَا یَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَةُ مسلم مین ابو مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چار خصلتین میری امت مین زمانہ کفر کی رسمین ہین جنکو نچھوڑینگے ایک تو بڑائی مارنا اپنے خاندانون پر دوسرے عیب لگانا لوگون کے نسب مین تیسرے مینھ کو چاہنا ستارون سے یعنی ستارون کی تاثیر سے مینھ کو سمجھنا چوتھے نوحہ کرنا ف فی الحقیقت یہ کفر کی رسمین اس امت مین جاری ہین تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری مین گرفتار ہین اور خاندان پر فخر کرنا اور غیرون کے نسب مین طعنہ کرنا اکثر خواص مین بھی موجود ہے الغرض بنا ہ مین رکھے

1525 ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِیْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا چار چیزین ہین کہ جسمین یہ چارون ہونگی وہ نرا منافق ہے اور جسمین ایک خصلت ہوگی اُن چارون سے تو اُسمین ایک ہی نفاق کی خو ہے یہانتک کہ اُسکو چھوڑ دیوے ایک تو یہ کہ جب اُسکے پاس امانت رکھے تو اُسمین خیانت کرے دوسرے یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹھ بولے تیسرے یہ کہ جب قول و اقرار کرے تو اُسکے خلاف کرے چوتھے یہ کہ جب گفتگو اور جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے ف منافق دو قسم ہین ایک کہ دل مین کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے حضرتؐ کے وقت مین جو منافق تھے اسی طرح کے تھے دوسرے یہ کہ دل مین کفر نہین بلکہ اسلام ہے لیکن سست اعتقاد اور فسق و فجور مین گرفتار سو اس حدیث مین دوسری قسم کا نفاق مراد ہے یعنی ایمان کے لایق تو یہ تھا کہ آدمی ان بد کامون سے بچتا پھر جب ان کامون مین گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اسمین کچھ ظاہر نہوا اسواسطے اُسکو منافق فرمایا

1526 ق طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ قَالَهُ لِرَجُلٍ سَاَلَهُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِیَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهُ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ وَیُرْوٰی اَفْلَحَ وَاَبِیْهِ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَبِیْهِ اِنْ صَدَقَ بخاری اور مسلم مین طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پانچ نمازین ہین ایک رات اور دن مین یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے کہا جسنے حضرتؐ سے اسلام کے ارکان پوچھے پھر اُس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پانچ کے سوا اور بھی نماز ہے تو حضرتؐ نے

ف حلاوت ایمان و بیان علامت محبت خدا و رسول

ف نشانیہای جاہلیت در امت

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

ف علامت نفاق و تقسیم منافقین

فرمایا کہ نہین مگر اسطرح کہ تو نفل نماز پڑھے تو درست ہی حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے پھر اُسنے کہا کیا میرے
اوپر اُسکے سواے بھی روزہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اُس سے زکوۃ کا ذکر کیا تو
اُسنے کہا کیا مجھپر زکوۃ کے سواے بھی دینا فرض ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر یون کہ تو بطور نفل دیوے پھر پلٹ چلا وہ مرد
اور وہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی کہ اسپر نہ بڑھاؤنگا اور نہ اسمین سے کچھ گھٹاؤنگا تو حضرت نے فرمایا کہ مراد کو پہونچا اگر یہ سچا
ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ مراد کو پہونچا اُسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی یا یون فرمایا کہ بہشت مین داخل ہوا اُسکے باپ
کی قسم اگر وہ سچا ہی ف حضرت نے حج کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ اُسکا سوال سب اسلام کے ارکان سے نہ تھا اور یہ جو اُسنے
کہا کہ مین نہ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا یعنی ان فرض چیزون مین اپنی طرف سے زیادتی کمی نکرونگا اور یہ مطلب نہین کہ فرض
کے سواے سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو اُسکے باپ کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق حضرت کی
١٥٢٧ زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نتھی یا غیر خدا کی قسم اسکے بعد منع ہوئی ق عَايِشَةُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ
فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ بخاری اور مسلم مین حضرت
عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین سب موذی اور بدذات ہین مارڈالے جاوین حرم مین ایک
کوّا دوسرے چیل تیسرے بچھو چوتھے چوہا پانچوین کتا کاٹنے والا ف جب مکے مین انکا مارڈالنا درست ہوا تو اور
١٥٢٨ جگہ بطریق اولی انکو قتل کرنا درست ہی ق ابُوهُرَيْرَةَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ اِمَامٌ
عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اِجْتَمَعَا
عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ
تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ
عَيْنَاهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایے مین رکھیگا
جسدن اُسکے سایے کے سواے کہین سایہ نہوگا یعنی قیامت مین ایک تو منصف سردار دوسرا وہ جوان جو اُسنے
جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجد مین لگا رہتا ہی یعنی بار بار جماعت کیواسطے مسجد مین
جاتا ہی اور مسجد کے بناؤ چناؤ مین لگا رہتا ہی چوتھے وے دو مرد جو خدا ہی کے واسطے آپسمین محبت رکھتے ہین ملتے ہین
تو اُسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اُسی پر پانچوان وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنی بدکاری کے
واسطے سو اُسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اُسکو چھپایا یہانتک کہ نہین جانتا اُسکا بایان ہاتھ
کہ کیا خرچ کیا اُسکے داہنے ہاتھ نے ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان مین سو جاری ہوگئین اُسکی دونون آنکھین یعنی
١٥٢٩ خوف الہی سے رویا ق عَايِشَةُ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ
الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّاوِيْ
وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دس چیزین
پیدایشی سنت ہین ایک تو خوب مونچھ کترانا دوسری ڈارھی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک

صاف کرنا پانچوین ناخن کاٹنا چھٹی انگلیون کے جوڑون کو دھونا تاکہ میل نہ جم رہے ساتوین بغل کے بال اکھاڑنا آٹھوین
زیر ناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا راوی نے کہا کہ مین دسوین چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلی ہو
۱۵۳۰ یعنی خوب یاد نہین لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہی کہ دسوین چیز شاید کلی کرنا مراد ہو **ع** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً
اَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَّعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ
بِهَا الْجَنَّةَ بخاری مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چالیس خصلتین ہین ان سب سے اعلیٰ اور عمدہ بکری کا
عاریت دینا ہی کہ اسکا دودھ پیوے نہین کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پر ان چالیس خصلتون سے ثواب کی
امید پر اور اسکے وعدے کو سچا جانکر مگر کہ خدا اسکو بہشت مین داخل کریگا **ف** اس حدیث مین ان چالیس خصلتون کو
مفصل نہین ذکر فرمایا شاید کہ احسان کے اقسام مراد ہین یعنی خلق کو طرح طرح کی فائدہ رسانی **فصل** اس فصل مین وے
۱۵۳۱ حدیثین ہین جنکے سرے پر قسم ہی بلفظ وَالَّذِیْ **ع** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ
الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ وَّلَا يُؤْمِنُ بِالَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم ہی اسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ نہ سنے گا مجھکو کوئی اس امت سے یہودی ہو خواہ
نصرانی اور ایمان نہ لاوے اسکا جسکے واسطے مین بھیجا گیا یعنی شریعت کا مگر کہ وہ ایمان نہ لانے والا دوزخیون سے ہوگا **ف**
امت دو قسم ہی ایک امت دعوت یعنی جنکو اسلام کیطرف بلایا اسمین کافر اور مسلمان سب داخل ہین دوسری امت اجابت
یعنی جو لوگ ایمان لائے اسمین صرف مسلمان داخل ہین امت سے مراد اس حدیث مین امت دعوت ہی **ف** یہودی
اور نصرانی کو اسواسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونیکے جب انپر بھی حضرت کا ایمان لانا فرض ہوا تو غیر
اہل کتاب کو بطریق اولیٰ ایمان لانا فرض ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہان حضرت کی اور اسلام اور دین کی خبر نہ ہوئی ہو
تو وے لوگ معذور ہین ان سے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہوگا **ع** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَّلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَاَنْ يَّرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ تم مین سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور مجھکو نہ دیکھیگا
پھر تو مقرر میرا دیکھنا اسکے نزدیک دوست تر ہوگا اسکے گھر والون اور مال سے باوجود مال اور گھر والونکے **ف** اس حدیث
مین حضرت نے اپنی موت کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانین حضرت کے صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ ایمان
یقین کامل ہوتا تھا آداب اور نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو اپنے اہل و عیال و زر و مال سے حضرت
کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق محمدیون کا یہ حال ہی کہ خواب مین حضرت کے دیدار میسر آنے پر تمام عالم
۱۵۳۲ کو قربان کرتے ہین **ع** حَنْظَلَةُ الْاُسَيِّدِيُّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنْ لَّوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَ
فِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
مسلم مین حنظلہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم سدا اسی رہو اسی حال پر جسطرح
میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی مین ہو تو البتہ تم سے فرشتے مصافحہ کرین تمھارے فرشون پر اور تمھاری راہون مین لیکن

تحفۃ الزمن در ترجمہ مشارق الانوار

اے حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار ف مصابیح میں حنظلہ سے روایت ہے کہ میں
اور صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے میں نے کہا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے حضرت نے فرمایا کیونکر ہے میں نے کہا
کہ ہم لوگ حضرت کی خدمت میں بیٹھتے ہیں آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہیں گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر
جب ہم حضرت کے پاس سے چلے جاتے ہیں اور بیوی اور لڑکوں اور کسب کے کام میں مشغول ہوتے ہیں تو اکثر باتیں بھول جاتے ہیں
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حضور ہر دم بنا رہے تو آدمی سے بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہو جاوے فرشتوں
کا عالم نظر پڑے اسواسطے وہ حال ہر دم نہیں رہتا اسکو نفاق نہ جاننا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہیں شعر
۱۵۳۴ غفلت جہان اگر نہ ہو وے یار ہر دم یہ بسر نہ ہووے ہا ق انسؓ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ
مَرَّتَيْنِ يَعْنِي الْأَنْصَارَ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکے قابو میں میری جان ہے
کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ تر پیارے ہو حضرت نے دو بار اسکو فرمایا ہا أَبُو سَعِيدٍ
۱۵۳۵ وَقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ يَعْنِي سُورَةَ الْإِخْلَاصِ بخاری میں ابو سعید اور
قتادہ بن نعمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہے قرآن
۱۵۳۶ کی تہائی کے ہا أَبُو ذَرٍّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَا فِي اللَّيْلَةِ
الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخُبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ
مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ قَالَهُ
لَمَّا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ مسلم میں ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی قسم جسکے قابو میں
میری جان ہے البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہیں آسمان کے چھوٹے بڑے ستاروں کی گنتی سے برتنوں کی کثرت جان
رکھ جیسے ستاروں کی کثرت ہوتی ہے اندھیری بے بدلی والی رات میں بہشت کے برتن جو اُن سے پیے پیاسا نہ رہے آخر
زمانے تک یعنی ہمیشہ چھکا رہے اُس حوض میں بہشت کے دو پرنالے بہتے ہیں جو اُس سے پیے پیاسا نہ رہے اُسکا چوڑاؤ
لنباؤ کے برابر ہے جتنا فرق ہے عمان سے ایلہ تک پانی اُسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور شیرین تر شہد سے یہ حضرت نے ابوذر
۱۵۳۷ سے فرمایا جبکہ ابو ذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہیں ف عمان اور ایلہ شہر ہیں شام میں ق أَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَذُودَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِي كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں ہانکوں گا کچھ مردوں کو اپنے حوض کوثر سے جیسے
۱۵۳۸ حوض پر سے غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہیں ف یعنی کفار اور منافقین اور مرتد حوض کوثر سے ہٹائے جاوینگے ہا أَبُو هُرَيْرَةَ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُونَ حَتَّى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا
فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسکی قسم جسکے قابو میں میری
جان ہے کہ بہشت میں نہ جاؤ گے جبتک ایمان نہ لاؤ گے اور پورے ایماندار نہ ہو گے جبتک آپس میں محبت نہ پیدا کرو گے کیا میں
تمکو نہ بتلادوں وہ چیز کہ جب اُسکو کرو تو آپس میں دوستدار بن جاؤ سلام علیک کو رائج کردو اپنے مسلمان لوگوں میں

ف یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہی اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہی پھر حضرت نے محبت
حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیک کرنا سلام سے اسواسطے محبت حاصل ہوتی ہی کہ دعائے خیر ہی یعنی خدا
تجکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہی کہ آدمی اپنے خیر خواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہی تو آپ بھی اُس سے
محبت کرتا ہی ہرچند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہی لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانوں سے نہین
ہوسکتی اور سلام آسان بات ہی کہ ہر ایک کو ہوسکتا ہی اسواسطے حضرت نے اسی کو خاص کرکے بتلایا لیکن افسوس عجب اُلٹا زمانہ
ہوگیا ہی کہ جہالت اور غرور کے سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہین اور عداوت پر کمر باندھتے
1539 ہین محبت اور خیرخواہی کی چیز اُنکے نزدیک عداوت کا سبب ہوگئی ح اَبُوْهُرَیْرَةَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ
اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اُسکی قسم جسکے قابو مین
میری جان ہی کہ تم مین سے کوئی پورا ایماندار نہین ہونے کا جبتک کہ مین اُسکے نزدیک اُسکے بیٹے اور اُسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہوجاؤن
1540 ف یعنی جب میری رضامندی کو باپ و بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار بنے ح اَنَسٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ
بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ پورا ایماندار بندہ نہوگا یہانتک کہ محبت کرے اپنے ہمسائے سے یا یون فرمایا
1541 کہ اپنے بھائی مسلمان سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہی ح اَبُوْهُرَیْرَةَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ
عَنْ هٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَخْرَجَکُمْ مِّنْ بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ هٰذَا النَّعِیْمُ قَالَهٗ
لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی
کہ مقرر تم پوچھے جاؤگے اس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تھا تمکو تمھارے گھرون سے بھوک نے پھر تم نہ پھرے یہانتک
کہ تمکو یہ نعمت ملی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سے فرمایا ف اسکا پورا قصہ ساتوین باب مین گذرا کہ حضرت
اور صدیقؓ اور فاروقؓ بھوک کے سبب سے ایک انصاری کے گھر گئے دعوت کے کھانے سے جب خوب آسودہ ہوگئے تب یہ حدیث
1542 فرمائی یعنی یون سوال ہوگا کہ نعمت کو طاعت الٰہی مین صرف کیا یا معصیت مین ح اَنَسٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَضْرِبُوْنَهٗ
اِذَا صَدَقَکُمْ وَلَتَتْرُکُوْنَهٗ اِذَا کَذَبَکُمْ یَعْنِیْ غُلَامًا اَسْوَدَ لِبَنِی الْحَجَّاجِ کَانَ عَلٰی رِحَالِ قُرَیْشٍ یَوْمَ بَدْرٍ مسلم
مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم اُسکو مارتے ہو جب وہ تم سے سچ کہتا ہی اور
اُسکو چھوڑتے ہو جب تم سے جھوٹھ بولتا ہی مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہی جو جنگ بدر کے دن قریش کے اسباب و شترون
پر تھا ف جنگ بدر مین جب حضرت کا لشکر اُترا تو حضرت کے اصحاب ایک سیاہ رنگ لڑکے کو جو قریش کے اسباب و شترون پر تھا
پکڑ لائے اور پوچھا کہ ابوسفیان اور اُسکے لوگ کہان ہین اُسنے کہا کہ مین اُنکو نہین جانتا لیکن ابوجہل وغیرہ تو فلانے مقام
پر ہین تو اصحاب اسکو مارنے لگے اُسنے مار کے ڈر سے کہا کہ ابوسفیان وغیرہ بھی ہین تو اصحاب نے اُسکا مارنا چھوڑا پھر دوسری
بار اُس سے پوچھا اُسنے کہا کہ مجکو ابوسفیان کی خبر نہین لیکن ابوجہل وغیرہ تو موجود ہین اصحاب نے اسکو پھر مارا اور حضرت نماز
1543 پڑھتے تھے جب حضرت نے یہ حال دیکھا تب یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْهُرَیْرَةَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ

اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا مُقْسِطًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی
لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ عنقریب
ہی کہ اُتریگا تم مین ای مسلمانو عیسیٰؑ مریم کا بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کریگا خوک کو اور گرا دیگا جزیہ کو اور
کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہانتک کہ کوئی اُسکو قبول نکریگا ف قیامت کے قریب امام مہدی کیوقت مین حضرت عیسیٰ علیہ
السلام آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین کو مٹا وینگے محمدی دین پر عمل کرینگے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے ہین
جیسے یہ شکل ہی + نصاریٰ اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے ہین اسواسطے کہ اُنکے گمان مین حضرت عیسیٰ سولی پر مارے گئے
اور ہر چند ابھی نصاریٰ سے جزیہ لینا درست ہی لیکن حضرت عیسیٰؑ اپنے وقت مین نصاریٰ سے جزیہ نہ قبول کرینگے اگر وے
ایمان نہ لاوینگے تو اُنکو قتل کرینگے ف سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَّاَبُوْهُرَیْرَةَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا لَقِیَكَ الشَّیْطَانُ
١٥٤٤ سَالِکًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّكَ هٰذِهٖ رِوَایَةُ سَعْدٍ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَطُّ سَالِکًا فَجًّا قَالَهٗ
لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اُسکی
جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہین ملتا تجھسے شیطان کسی راہ مین چلتا ہوا ہرگز مگر چل کھڑا ہوتا ہی اس راہ مین جو تیری راہ
کے سوا ہے ہی یہ روایت سعدؓ کی ہی اور ابوہریرہؓ کی روایت مین قطّ کی لفظ سالکا فجا کی لفظ پر مقدم ہی لیکن مطلب مین کچھ
فرق نہین یہ حدیث حضرتؐ نے عمر فاروقؓ کے حق مین فرمائی ف مصابیح مین روایت ہی کہ عمر فاروقؓ نے حضرتؐ کی خدمت
مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرتؐ کے پاس قریش کی عورتین چلا چلا کر باتین کر رہی تھین جب عمر فاروقؓ کے آنے کی
خبر ہوئی تو سب پردے مین ہو گئین جب عمر فاروقؓ اندر آئے تو حضرتؐ کو ہنستا پایا سو کہا کہ خدا آپ کو خوش رکھے یا رسول اللہ
کیا سبب ہی آپ کی ہنسی کا حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھکو عورتون سے تعجب آیا کہ میرے پاس باتین کرتی تھین جب تمہاری آواز سُنی
تو سب پردے مین ہو گئین عمر فاروقؓ نے عورتون سے کہا ای دشمن اپنی جانون کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہؐ سے
نہین ڈرتی تو عورتون نے کہا کہ ہان ہم تم سے ڈرتے ہین کہ تم کڑے مزاج کے ہو تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے کڑاپن
اور مضبوطی سے شیطانی کام تیرے گرد بھی نہین سکتے حرام کام تو کیا ذکر ہی کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ
ڈرتے ہین عمر فاروقؓ کو حضرتؐ کے وقت مین محتسبی کی خدمت تھی اسواسطے اُن سے لوگ ڈرتے تھے دستور ہی کہ چور جیسے کوتوال
سے ڈرتے ہین ویسے بادشاہ سے نہین ڈرتے اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے افضل نہین جانتا اسی طرح اس
حدیث سے عمر فاروقؓ کی فضیلت حضرتؐ پر ثابت نہین ہو سکتی ف اَبُوْهُرَیْرَةَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا مِنْ رَّجُلٍ
١٥٤٥ یَّدْعُوا امْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰی عَلَیْهِ اِلَّا کَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَیْهَا حَتّٰی یَرْضٰی عَنْهَا بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ کوئی مرد ایسا نہین جو بلاوے اپنی جورو کو
لیٹنے کیواسطے پھر وہ انکار کرے مگر کہ اُسپر غصے رہیگا آسمان والا یہانتک کہ وہ مرد اُس سے راضی ہووے ف یعنی عورت
کو خاوند سے اس کام مین انکار کرنا درست نہین کہ اس سے خدا ناخوش ہوتا ہی فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے
سرے پر قسم ہی بلفظ واللہ ابوہریرہ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ
١٥٤٦

مَرَّةً بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ مین مقرر استغفار کیا کرتا ہون خدا سے اور توبہ کرتا ہون دن بھر مین ستر بار سے زیادہ ف دوسری روایت مین استغفار کا سو بار فرمایا ہی اس حدیث مین استغفار او رتوبہ کی ترغیب فرمائی یعنی جب پیغمبر معصوم ستر بار یا زیادہ استغفار کرے تو اور گنہگار لوگون کو بطریق اولی استغفار اور توبہ کرنا لازم ہی

۱۵۴۷ ق الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِیْ اُكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَهٗ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین مقرر خدا کا رسول ہون اگرچہ تم مجھکو جھٹلاتے ہو لکھدے محمد بن عبد اللہ یہ حضرت نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا ف چھٹے سال ہجری حضرت عمرہ کرنیکو چلے جب مکہ کے قریب حدیبیہ کی منزل پر پہونچے تو کفار قریش نے حضرت کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ ایک سال بے عمرہ کیے حضرت پلٹ جاوین اگلے برس عمرہ کرنیکو تشریف لاوین حضرت نے صلح نامہ لکھوایا کہ یہ صلح نامہ ہی جسپر محمد رسول اللہ نے صلح کی کافرون نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ نہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبد اللہ لکھوا اگر ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو تمسے کیون لڑتے اور مکے جانے سے تمکو کیون روکتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کی لفظ کو کاٹ کر محمد بن عبد اللہ لکھا

۱۵۴۸ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِیْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّعْطِیَ كَفَّارَتَهُ الَّتِیْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مقرر تم مین سے کسیکا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والون کے حق مین کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہی اُسکے لیے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے سے جو خدا نے اسپر فرض کیا ہی ف یعنی ہرچند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہی لیکن جسمین اپنے گھر والون کو ضرر پہونچے تو قسم کا توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہی کہ آزردن دل دوستان جہل ست و کفارت یمین سہل

۱۵۴۹ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِیُّ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے اور ابوشریح سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا لوگون نے کہا کون شخص ہی یا رسول اللہ جو ایمان نہین رکھتا حضرت نے فرمایا وہ شخص مراد ہی جسکے ہمسائے لوگ رنج رسانی اور تکلیفات سے نڈر نہین ف معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسایے سے فرض ہی اور اسکو رنج دینا حرام ہی

۱۵۵۰ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نپاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے سو اُتار دے تسکین کو ہمپر اور قدمون کو جما دے اگر کفار سے ملین یعنی لڑائی کے وقت نہ ہٹے اور مشرکون نے البتہ ہمپر زیادتی کی ہی جب وے فتنے اور فساد کا ارادہ کرتے ہین ہم اونکی بات کو نہین مانتے ف سال چہارم مین کافرون نے حضرت پر ہجوم کیا حضرت نے بناہ کے واسطے مدینے کے گرد خندق کھدائی حضرت خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے

۱۵۵۱ فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر مین ہی م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ رُوْمٌ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ عنقریب تمپر فتح ہونگے ملک اور خدا تمھاری کفایت کریگا سو نہ تھکا وے تمکو مال کے حصون کی غفلت **ف**
یعنی روم اور ایران اور توران فتح ہوگا اور مجاہدون کے حصے مین بہت مال آویگا سو فرمایا کہ کہین ایسا نہو کہ تم مال کی کثرت
مین جہاد کرنے سے غافل ہوجاؤ اس حدیث مین خبر ہی اُن فتحون کی جو حضرت کے بعد ہوئین اور اشارہ ہی جہاد کی ترغیب کا
١٥٥٢ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ
مِنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جسمین بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اسمین کھڑا بہتر ہی چلنے والے سے
اور چلنے والا بہتر دوڑنے والے سے جو اسکو جھانکیگا تو اُسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پاوے تو چاہیے کہ
اُس پناہ مین آجاوے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی اُن فسادون کا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت
یعنی اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدور نہین اگر کوشش کرنے والا اسمین بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے
اکثر صحابہ نے فتنے اور فساد مین گوشہ گیری اختیار کی تھی **ق** اَبُوْحُمَيْدِ نِ السَّاعِدِيُّ سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ
١٥٥٣ فَلَا يَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ فَمَنْ كَانَ لَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهٗ **قَالَهٗ** بِتَبُوْكَ بخاری اور مسلم مین ابوحمید ساعدی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہی کہ ایک سخت آندھی چلیگی تو اوسمین نہ کوئی کھڑا رہے سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے
کہ اُسکا زانو بند مضبوط باندھے یہ حضرت نے تبوک مین فرمایا **ف** نوین سال ہجری ملک شام مین حضرت جنگ تبوک مین گئے
سو وہان ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندھی اُسی رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اُسکو آندھی نے اوڑا کر طے کے
پہاڑ پر ڈالا اور تبوک سے کئی دنون کی راہ ہی **ق** عَلِيٌّ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ
١٥٥٤ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ
كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے مین کم عمر
ناقص العقل کلام کرینگے بہتر لوگون کا سا کلام پڑھینگے قرآن کو ایمان نہ اتریگا اُنکے نرخرون کے نیچے یعنی ایمان کا کچھ اثر نہو گا
نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکلجاتا ہی شکاری جانور سے سو جہان کہین تم اُن سے ملو تو اُنکو قتل کرو سو البتہ اُنکے قتل
کرنے مین قتل کرنے والون کو ثواب ہی قیامت مین خدا کے نزدیک **ف** اس قوم سے خارجی لوگ مراد ہین جنکو علی مرتضیٰ
١٥٥٥ نے قتل کیا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ اُنَاسٌ يُحَدِّثُوْنَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عنقریب میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو حدیثین ظاہر کرینگے اور
وے باتین تمسے کہینگے جو تمنے اور تمھارے باپ دادون نے نہین سنین سو دور رہنا تم اُن سے **ف** اس حدیث مین اُنکی بد
کا ذکر ہی جو اسلام کے مخالف نئے کامون کو رائج کرتے ہین برخلاف اجماع مسلمین کے خواہ جھوٹی حدیث بنا کر خواہ اولیا کیطرف
نسبت کرکے خواہ اماموں کیطرف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بے تحقیق کسی بات کو نہ ماننا چاہیے کہ اکثر دین مین بگڑ گیا ہی
اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین عالمگیر ہوگئین **فصل فی المضارع** اس فصل مین وے حدیثین ہین

۱۵۵۶ جنکے سرے پر مضارع کا صیغہ ہو مر انسؓ اٰتِی بَابَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو مین دروازہ کھلواؤنگا تو کہیگا چوکیدار تو کون ہی سو مین کہونگا کہ مین محمد ہون تو چوکیدار کہیگا تجھی کا مجکو حکم ہی کہ نہ کھولون کسیکے واسطے تجھسے پہلے

۱۵۵۷ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوا الْخُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُقَیَّرِ قَالَهُ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنی اسطرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہین خدا کے سوائے اور محمد رسول ہی اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قایم کرنا اور تیسرا حکم زکوٰۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچوان حصہ اسکا ادا کرو اور منع کرتا ہون تمکو کدو سے اور سبز گھڑے سے اور نقیر اور مقیر سے یہ حضرت نے عبدالقیس کے گروہ سے فرمایا ف اس وقت مین شراب کے چار طرح کے برتن رائج تھے ایک تو کدو اور تونبا اور دوسرے سبز گھڑا جیسے مرتبان تیسرے نقیر یعنی کھجور کی لکڑی کا کریدا برتن چوتھے مقیر یعنی روغن دار برتن جسمین روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو حضرت نے اُسکے برتنون کا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب نوشی نہ یاد پڑے جب کہ شراب کی عادت چھوٹ گئی تو آخر کو ان برتنو کے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی

۱۵۵۸ مر اِبْنُ عَبَّاسٍ اَبْكِیْ لِلَّذِیْ عَرَضَ عَلَیَّ اَصْحَابُكَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَیَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰی مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَهُ لِعُمَرَ بَعْدَ یَوْمِ بَدْرٍ مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین روتا ہون اُس سبب سے جو میرے آگے لائے تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے میرے سامنے ہوا تھا اُنکا عذاب اس درخت سے قریب تر یہ حضرت نے عمر فاروقؓ سے جنگ بدر کے بعد فرمایا ف جنگ بدر مین ستر کافر قریش کے گرفتار ہوئے حضرت نے اصحابؓ سے اُنکے مقدمے مین صلاح پوچھی صدیق اکبرؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ لوگ تیری قوم ہین انکو چھوڑ دیجیے شاید کہ مسلمان ہون یا ان سے مسلمان اولاد پیدا ہو اور اُنسے فدیہ لیجیے چھوٹنے کے عوض یہ لوگ دیوین تاکہ حضرت کے اصحاب سامان کر کے قوت پکڑین اور فاروقؓ اعظم نے کہا کہ یا حضرت ان لوگون نے آپکو جھٹلایا اور آپ کو وطن سے نکالا آپ ان سب کی گردن ماریے جب اکثر اصحاب کی صلاح حضرت نے فدیہ لینے پر دیکھی تو حضرت نے فدیہ لیکر اونکو چھوڑ دیا پھر اس مضمون کی آیت اتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نہ تھا تو حضرت اور ابی بکر صدیقؓ ایک درخت کے قریب رونے لگے فاروق اعظم نے کہا کہ یا حضرت آپ کیون روتے ہین مجکو بھی بتلایے تاکہ مین بھی روؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ اگر عذاب آتا تو سوائے عمرؓ کے کوئی سلامت نہ رہتا اسواسطے کہ مال لینے کی اونکی مرضی نہ تھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس مقدمے مین وحی نہوتی تھی تو حضرت اُسمین اجتہاد کرتے تھے اگر اُسمین کچھ چوک ہو جاتی تھی تو حق تعالی جلد خبردار کر دیتا تھا

۱۵۵۹ ق اِبْنُ عُمَرَ اَرٰی رُؤْیَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّیْهَا فَلْیَتَحَرَّهَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ

تصفیہ الاجتہاد از جہہ مشاورۃ الاخیار

یعنی شب قدر

بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں تمہارے خوابوں کو کہ موافق پڑ گئے پچھلی سات راتوں میں سو جو
شب قدر کا تلاش کرنے والا ہو سو پچھلی سات راتوں میں تلاش کرے ف شب قدر کو حضرت کے اصحاب نے خواب
میں دیکھا کسینے تیئیسویں کسینے پچیسویں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان کی پچھلی طاق راتوں میں شب قدر
ضروری ہے جسکو شوق ہو تلاش کرے یعنی سب طاق راتوں میں بیدار رہے اور عبادت کرے انہیں آخر کوئی تو ہوگی خ
۱۵۶۰ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ وَخَرَّجَ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اثْنَا عَشَرَ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِمًى بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتا ہوں تمکو اے حارثہ کی اولاد کہ تم نکل گئے حرم سے یعنی مدینے کے حرم سے پھر حضرت نے انکی طرف
التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اسی حرم میں ہو اور مسلم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ البتہ حضرت نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رمنہ
کے گرد م أَبُو هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فِيهِمَا
۱۵۶۱ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے
لائق نہیں اور میں خدا کا رسول ہوں نہ ملیگا خدا کو کوئی بندہ اس کلمے کے ساتھ نہ شک لانیوالا ان دونوں میں مگر کہ
داخل ہوگا بہشت میں ف یعنی جو کلمہ شہادت پڑھے اور توحید اور رسالت میں اسکو کچھ شک نہ ہو سو وہ بہشت میں داخل ہوگا
اگرچہ بقدر گناہ کے سزا پاوے خ أَنَسٌ أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ
۱۵۶۲ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ میں تمکو وصیت کرتا ہوں انصار کے مقدمے میں اسواسطے کہ وے میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہیں اور البتہ وے
ادا کر چکے جو انپر فرض تھا یعنی دین کی مدد اور باقی رہا ہے انکا حق یعنی ثواب اور احسان سو قبول کرو انکے نیکوکار سے اور
ٹال جاؤ انکے بدکار سے ف یعنی سوائے حدود کے انکی خطاؤں کو نہ پکڑو ھو عَائِشَةُ تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ مَاءَهَا
۱۵۶۳ وَسِدْرَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيدًا حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ
عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَهُ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ شَكَلٍ حِينَ سَأَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيضِ مسلم میں
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لیوے تم میں سے کوئی عورت اپنے پانی اور بیری کی پتی کو یعنی بیری کی پتی پانی میں
جوش کرکے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہانتک کہ اپنے سر کی چوٹی تک پہنچے
یعنی سر کو نیچے سے اوپر تک خوب ملے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک پھاہا مشک آلودہ لیوے سو اس سے پاکی حاصل
یعنی اندر رکھے تاکہ بدبو دفع ہو اور رحم نطفہ قبول کرے یہ حضرت نے اسماء بنت شکل سے فرمایا جب کہ اسنے حیض کے
غسل کی کیفیت پوچھی ف بیری کی پتی کو پانی میں جوش کرنے سے یہ فائدہ کہ میل خوب چھوٹ جاوے ق جابرؓ
۱۵۶۴ تَبْكِيهِ أَوْ لَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ يَعْنِي عَبْدَ اللهِ أَبَا جَابِرٍ بخاری اور مسلم
میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تو اسکو رو یا مت رو ہمیشہ اسپر فرشتے اپنے پروں کا سایہ کیے رہے یہانتک کہ
تم نے اسکی لاش کو اٹھایا مراد عبد اللہ ہیں جابر کے باپ ف جابر کے باپ عبد اللہ جنگ احد میں شہید ہوئے کافروں نے

اُنکے ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ ڈالے تھے اُنکی لاش حضرت کے سامنے کپڑے سے چھپی رکھی تھی جابر نے کپڑا اُٹھا کر
دیکھنے کا ارادہ کیا اُنکو لوگون نے منع کیا اُنکے بہن عبداللہ کی بہن روتی چلاتی آئی تب حضرت نے اُس عورت سے یہ حدیث فرمائی
۱۵۶۵ معلوم ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت اور ظاہر کی ذلت گذرے اُتنی ہی اُسکی خدا کے نزدیک عزت بڑھتی ہی م اَبُوْ هُرَیْرَۃَ تَبْلُغُ
الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پہونچیگا مومن کا زیور جہانتک پہونچتا
۱۵۶۶ ہی وضو کا پانی ف یعنی جہانتک وضو کا پانی لگتا ہی وہانتک قیامت مین آفتاب کیسی روشنی ہوگی م اَبُوْ هُرَیْرَۃَ تَبْلُغُ
الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ یَهَابَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہونچ جاوینگے گھر اہاب تک یا یون
۱۵۶۷ فرمایا کہ یہاب تک ف اہاب ایک مقام کا نام ہی مدینے کے پاس یعنی مدینے کی آبادی وہانتک ہوجاویگی ق اَبُوْ هُرَیْرَۃَ تَجِدُوْنَ
مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَأْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پاؤگے بدترین مردم دو رخی آدمی کو جو آوے ان لوگون پاس ایک منہ لیکر اور جاوے اُن لوگون پاس دوسرا منہ
لیکر ف مراد منافق ہی جو مسلمانون مین مسلمان بنے اور کافرون مین کافر اسیطرح وہ شخص بھی جو شیعون مین شیعہ بنے سنیون مین تقیہ
۱۵۶۸ کرکے سنی بنے اور اسی طرح وہ شخص بھی جو دو دشمنون سے ملا رہے آگے اسکی سی کہے اور اسکے اُسکی سی ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَیْسٍ
تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ
تَمِیْمًا الدَّارِیَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِیًّا فَجَاءَ فَبَایَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا وَافَقَ الَّذِیْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنِ الْمَسِیْحِ
الدَّجَّالِ حَدَّثَنِیْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِیْ سَفِیْنَةٍ بَحْرِیَّةٍ مَعَ ثَلٰثِیْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِی الْبَحْرِ
ثُمَّ اَرْفَؤُا اِلٰی جَزِیْرَةٍ فِی الْبَحْرِ حَتّٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِیْرَةَ فَلَقِیَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ
كَثِیْرُ الشَّعْرِ لَا یَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوْا وَیْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا وَمَا الْجَسَّاسَةُ
قَالَتْ اَیُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰی خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا
مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَیْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰی دَخَلْنَا الدَّیْرَ فَاِذَا فِیْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَیْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا
وَاَشَدُّهٗ وَثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ یَدَاهُ اِلٰی عُنُقِهٖ مَا بَیْنَ رُكْبَتَیْهِ اِلٰی كَعْبَیْهِ بِالْحَدِیْدِ قُلْنَا وَیْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ
عَلٰی خَبَرِیْ فَاَخْبِرُوْنِیْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِیْ سَفِیْنَةٍ بَحْرِیَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِیْنَ اغْتَلَمَ
فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَأْنَا اِلٰی جَزِیْرَتِكَ هٰذِهٖ فَجَلَسْنَا فِیْ اَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِیْرَةَ فَلَقِیَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ
كَثِیْرُ الشَّعْرِ لَا نَدْرِیْ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَیْلَكِ مَا اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا
الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اعْمِدُوْا اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰی خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَاَقْبَلْنَا اِلَیْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا
مِنْهَا وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ شَیْطَانَةً فَقَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَخْلِ بَیْسَانَ قُلْنَا عَنْ اَیِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ
اَسْاَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا یُوْشِكُ اَنْ لَّا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ بُحَیْرَةِ الطَّبَرِیَّةِ
قُلْنَا عَنْ اَیِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِیْهَا مَاءٌ قَالُوْا هِیَ كَثِیْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَهَا یُوْشِكُ اَنْ یَّذْهَبَ
قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ عَیْنِ زُغَرَ قَالُوْا عَنْ اَیِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِی الْعَیْنِ مَاءٌ وَهَلْ یَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَیْنِ

قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ فَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَاكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ

بخاری اور مسلم میں فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ مین نے تمکو کسواسطے جمع کیا ہے اصحاب نے کہا اللہ اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا البتہ قسم خدا کی نہین مین نے جمع کیا خوشی سنانے کو نہ ڈر سنانے کو ولیکن مین نے جمع کیا تمکو اسواسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اسنے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجسے ایسی بات کہی جو موافق پڑی اُس بات کے جو مین تمسے کہا کرتا تھا مسیح دجال کی خبر سے اُسنے مجسے یون بات کہی کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز مین تیس آدمیون کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو انسے ایک مہینا بھر لہر کھیلا کی سمندر مین یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا پھر وے لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وے جہاز سے پلوار یعنی چھوٹی کشتی مین بیٹھے سو ٹاپو مین داخل ہوئے تو ملا اُنکو ایک جانور بھاری دم بہت بالون والا کہ اسکا آگا پیچھا دریافت نہوتا بالون کے ہجوم سے تو لوگون نے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہے اسنے کہا مین جاسوس ہون لوگون نے کہا جاسوس کیا اُسنے کہا ای لوگو اِس مرد پاس چلو جو دیر مین ہے اسواسطے کہ وہ تمھاری خبر کا بہت مشتاق ہے تمیم نے کہا جب اُسنے مرد کا نام لیا تو ہم اُس جانور سے ڈرے کہ کہین شیطان نہو تمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہانتک کہ دیر مین داخل ہوئے تو لکایک اُسمین بڑا قد آور آدمی نمود ہوا کہ ہمنے ویسا خلق اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہین دیکھا جکڑے ہوے ہین اُسکے دونون ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونون زانو کے دونون ٹخنون تک لوہے سے ہمنے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہے اُسنے کہا تم تو قابو پا گئے میری خبر پر یعنی میرا حال معلوم ہوجاویگا اب تم مجکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہین سوار ہوے تھے سمندر کے جہاز مین تو ہمنے پایا سمندر کو جب کہ وہ جوش مین تھا سو کھیلا کی لہر ہمسے ایک مہینا بھر پھر ہم آ لگے تیرے اس ٹاپو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین پھر داخل ہوئے ٹاپو مین سو ملا ہمکو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالون والا ہم نہ جانتے تھے اُسکا آگا پیچھا بالون کی کثرت سے ہمنے اُس سے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہے سو اُسنے کہا کہ مین جاسوس ہون ہمنے کہا جاسوس کیا اُسنے کہا چلو اس مرد پاس جو دیر مین ہے [redacted] البتہ وہ تمھاری خبر کا مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اُس سے ڈرے کہ کہین بھوت پریت نہو پھر اُس مرد نے کہا کہ مجکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کون سا اُسکا حال تو پوچھتا ہے اُسنے کہا

کہین اُسکے نخلستان سے پوچھتا ہون کہ پھلتے ہین اُس نے کہا کہ ہان پھلتا ہی اُسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہی کہ وہ نہ پھلیگا
اُسنے کہا کہ بتاؤ مجھکو طبرستان کے دریا سے ہمنے کہا کون سا حال اُس دریا کا زیادہ پوچھتا ہی اُسنے کہا کہ کیا اُسمین پانی ہی لوگون نے
کہا اُسمین بہت پانی ہی اُسنے کہا البتہ اُسکا پانی عنقریب جاتا رہیگا اُسنے کہا خبر دو تمکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کون سا
حال اُس چشمے کا پوچھتا ہی اُسنے کہا اُس چشمے مین کیا پانی ہی اور وہان کے لوگ اُس چشمے کے پانی کیسے کھیتی کرتے ہین ہمنے
اُس سے کہا ہان اُسمین بہت پانی ہی اور وہان کے لوگ کھیتی کرتے ہین اُسکے پانی سے اُسنے کہا مجھکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے
کہ اُسنے کیا کیا لوگون نے کہا وہ مکے سے نکلا ہی اور اترا مدینے مین اُسنے کہا کیا اُس سے عرب لڑے ہمنے کہا کہ ہان اُسنے
کہا کیونکر اُسنے اُنکے ساتھ کیا ہمنے اُسکو خبر دی کہ وہ غالب ہو گیا اپنے گرد پیش کے عرب پر سو اُنھون نے اُسکی اطاعت کی اُسنے
اُن سے کہا کہ مقرر یہ بات کیا ہو چکی ہمنے کہا ہان اُسنے کہا خبردار رہو کہ البتہ یہ بات اُنکے حق مین بہتر ہی کہ اُسکے تابعدار ہون اور
البتہ مین تمکو اپنی خبر بتلاتا ہون کہ مین مسیح ہون یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ عنقریب ہی کہ مجھکو اجازت ہو نکلنے کی
سو مین نکلونگا تو سیر کرونگا سو نہ چھوڑونگا کسی گانون کو مگر کہ مین اُسمین اترونگا چالیس رات کے اندر سوا مکے اور مدینے کے
کہ اُنکا جانا مجھپر حرام ہی یعنی منع ہی جبکہ مین چاہونگا کہ اُن بستیون مین سے کسی مین داخل ہون تو میرے آگے بڑھ آویگا
ایک فرشتہ اور اُسکے ہاتھ مین ننگی تلوار ہوگی کہ وہ مجھکو اُسمین جانے سے روکیگا اور البتہ اُسکے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ
اُسکی چوکیداری کرینگے پھر حضرت نے اپنی پشت خار سے منبر پر ٹکرا دیا اور فرمایا کہ یہی مدینہ ہی خبردار ہو بھلا مین تمکو اس حال کی خبر
دے چکا ہون تو صحابہ نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ مجھکو اچھی لگی تمیمی کی بات کہ موافق پڑی اُس خبر کے جو مین تمکو دجال اور
مدینے اور مکے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا خبردار ہو کہ البتہ دجال دریائے شام یا دریائے یمن مین ہی نہین بلکہ وہ پورب کیطرف
ہی وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف ہی اور حضرت نے اشارہ کیا پورب کی طرف ف اول حضرت نے دجال کا مقام
دریائے شام یا دریائے یمن مین فرمایا پھر شاید اُسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہی اسی واسطے تین بار اس مضمون
کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اُسکے آگے کیارھوین حدیث مین صاف حضرت نے فرمایا ہی کہ دجال مشرق سے آویگا بیان
اور زغر دو شہر ہین شام کے ملک مین اور طبرستان شام کے پاس ہی معلوم ہوا کہ دجال موجود ہی بالفعل اور قید ہی قیامت کے
1569 قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسیٰ مسیح کے ہاتھ سے مارا جاویگا عن انس تدمع العین ویحزن القلب ولا نقول الا ما
یرضی ربنا واللہ یا ابراہیم انا بک لمحزونون مسلم عن انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آنسو بہاتی ہی آنکھ
اور غم کرتا ہی دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہین قسم خدا کی اے ابراہیم
ہم تیری جدائی سے غمناک ہین ف مشکوٰۃ مین انس سے روایت ہی کہ حضرت ابراہیم یعنی حضرت کے فرزند کا جب دم
نکلنے لگا تو حضرت کی دونون آنکھون سے آنسو نکلے تو عبد الرحمن بن عوف نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت آپ اور
روتے ہین حضرت نے فرمایا اے عبد الرحمن یہ رونا رحمت کی نشانی ہی پھر حضرت دوسری بار آنسو بھر لائے پھر یہ حدیث
فرمائی یعنی آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہین بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہی نوحہ گری اور شکوہ
1570 کرنا البتہ صبر کے خلاف ہی اور حرام ہی عن ابن عمرو تطعم الطعام وتقرأ السلام علی من عرفت ومن لم تعرف

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

قال لہ رجل قال لمّا الاسلام خیر بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھانا کھلاوے
اور سلام کرے اسکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے حضرت سے کہا کہ یا حضرت
اسلام کی کون عمدہ خصلت ہی پس معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے خواہ زبان سے خلاصہ اسلام ہی اور معلوم ہوا
کہ مسلمان سے سلام کرنے مین آشنائی ضرور نہین مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا افضل ہی کہ حق ہی اسلام کا
١٥٧١ اور محبت کا سبب ہی عن نافع بن عتبۃ تغزون جزیرۃ العرب فیفتحہا اللہ ثم تغزون فارس فیفتحہا اللہ ثم
تغزون الروم فیفتحہا اللہ ثم تغزون الدجال فیفتحہ اللہ مسلم مین نافع بن عتبہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
تم لڑوگے عرب کے لوگوں سے سو خدا اسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے ایران والون سے سو خدا اُسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے روم سے
سو خدا اُسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے دجال سے سو خدا اُسپر فتح دیگا ف یعنی حضرت نے خبر دی ویسا ہی ہوا اول عرب
فتح ہوا اوسکے بعد ایران اُسکے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدیؑ کے وقت مین ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہی کہ آئندہ خبر مطابق ہوئی
١٥٧٢ عن ام سلمۃ تقتل عمارا الفئۃ الباغیۃ بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمار کو باغی گروہ
قتل کریگا ف جنگ خندق مین حضرت نے عمار بن یاسر کا سر سہلا کر یہ حدیث فرمائی جبکہ علی مرتضی اور معاویہ بن ابی سفیان
مین جنگ صفین ہوئی تب عمار شہید ہوئے عمارؓ علی مرتضی کے لشکر مین تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا
١٥٧٣ لشکر باغی تھا اور اس وقت امامت کا حق علی مرتضیؓ کی ذات پاک پر منحصر تھا عن ابی ہریرۃ تقوم الساعۃ والرجل یحلب
اللقحۃ فما یصل الاناء الی فیہ حتی تقوم والرجلان یتبایعان الثوب فما یتبایعانہ حتی تقوم والرجل
یلوط حوضہ فما یصدر حتی تقوم مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہو جاویگی
اور حال آنکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پہونچا ہوگا برتن اُسکے منھ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد خرید و فروخت کرتے ہونگے
کپڑے کی سو وے خرید و فروخت نہ کر چکے ہونگے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اسکو درست کرکے
نہ پھرا ہوگا کہ قیامت آجاویگی ف اس حدیث مین امت کو قیامت سے آگاہ کر دیا کہ اس سے غافل نہ رہین اسواسطے کہ قیامت ہونیکی
کوئی تاریخ مقرر نہین لوگ اپنے دنیا کے کامون مین مشغول ہونگے کہ اچانک قیامت آجاویگی انجیل مین عیسی علیہ السلام نے
١٥٧٤ بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا ہی کہ قیامت ناگہان آجاویگی جبکہ لوگ اپنے کاروبار مین مشغول ہونگے عن المستورد
تقوم الساعۃ والروم اکثر الناس مسلم مین مستوردؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اس حال مین
کہ رومی لوگ یعنی نصاری سب لوگون سے بہت ہونگے ف اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قیامت کے قریب نصاری اکثر زمین
١٥٧٥ کے حاکم ہو جاوینگے عن ابی ہریرۃ تقیئ الارض افلاذ کبدہا امثال الاسطوان من الذہب والفضۃ فیجیئ
القاتل فیقول فی ہذا قتلت ویجیئ القاطع فیقول فی ہذا قطعت رحمی ویجیئ السارق فیقول فی ہذا
قطعت یدی ثم یدعونہ فلا یاخذون منہ شیئا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگل دیگی
زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونون کے برابر سونے اور چاندی کے یعنی زمین کے اندر کے خزانے اور چاندی سونے کی کانین قیامت
مین زمین پر ظاہر ہو جاوینگی تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین مین نے فلانے کو قتل کیا اور آویگا برادری کا حق کاٹنے والا

سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں ہمنے برادری کا حق کاٹا اور آویگا چورانے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میرا ہاتھ کاٹا گیا
پھر اس مال کو چھوڑ دینگے سو نہ لینگے اسمین سے کچھ بھی ف یہ قیامت کے قریب ہوگا خوف قیامت سے فرصت کہاں
١٥٧٦ جو آدمی مال کو لیوے ق اَبُوْ سَعِیْدٍ تَکُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً یَتَکَفَّؤُھَا الْجَبَّارُ بِیَدِہٖ کَمَا یَکْفَأُ
اَحَدُکُمْ خُبْزَتَہٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِّاَھْلِ الْجَنَّۃِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوجاویگی
زمین قیامت کے دن ایک روٹی اُسکو اُلٹے پلٹے گا خدا اپنے دست قدرت سے بہشتون کی مہمانی کیواسطے جیسے کہ آدمی
اُلٹا پلٹا ہو اپنی روٹی کو سفر کی حالت مین ف یعنی زمین کی صورت نار ہی علم سب ہو کر غذائی صورت ہوجاویگی بہشتیون
کے واسطے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہین اسواسطے کہ اب بھی زمین سے عجیب اور غریب قسم کے اور میوے نکلتے ہین اگر
١٥٧٧ تمام زمین کو شیرین میدہ کر ڈالے تو کون تعجب ہی ف اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَۃَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا
عَلَی الْکُفْرِ یَعْنِی الْمُحَصَّبَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُترینگے کل انشاءاللہ بنی کنانہ
کے ٹیلے پر جہان کفار قریش وغیرہ آپسمین متقسم ہوئے تھے کفر پر یعنی اُس مکان مین جسکا محصب نام ہی ف قبل
ہجرت کے جب حضرت مکے مین تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب مین اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے
شادی بیاہ نکرین اور اُنسے کسی چیز کی خرید و فروخت نکرین یہانتک کہ وے تنگ ہوکر حضرت کو اُنکے حوالے کردیوین چنانچہ تین
برس حضرت اور حضرت کی برادری کے لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان مین گھرے رہے آگ اور پانی تک وے لوگ
نہ دیتے تھے کھانے کا تو کیا ذکر ہی آخر کو خدا نے اُن مین پھوٹ ڈالی اور کفار اپنے عہد اور پیمان سے باز آئے بعد اُسکے
حضرت نے ہجرت کی مدینے کی طرف آٹھوین سال مکہ فتح ہوا نوین سال حضرت حجۃ الوداع کیواسطے تشریف لائے جب مکے
کے قریب پہونچے تو اُسامہ نے پوچھا کہ یا حضرت کل کہان مکے مین اُتریگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس مکان مین
اُترنے کا یہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یاد پڑے کہ جہان کفر پر کافرون نے کمر باندھی تھی وہین مسلمانون کو خدا نے کیسا غالب
١٥٧٨ کیا اور تا کہ کافر شرمندہ ہون ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَاْتِی الشَّیْطٰنُ اَحَدَکُمْ فَیَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ کَذَا مَنْ خَلَقَ کَذَا حَتّٰی یَقُوْلَ
مَنْ خَلَقَ رَبَّکَ فَاِذَا بَلَغَہٗ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ وَلْیَنْتَہِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ آتا ہی شیطان تم مین سے کسی پاس تو کہتا ہی کسنے ایسا پیدا کیا کسنے ویسا بنایا یہانتک کہ کہتا ہی کہ کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر
جب شیطان یہانتک اسکو پہونچاوے تو اُسکو چاہیئے کہ خدا سے پناہ مانگے اور ترک کرے ف یعنی جب اُسکو ایسا خیال فاسد
آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال سے دل کو ہٹاوے اسواسطے کہ
١٥٧٩ ذکر خدا شیطان کے وسوسے کو دفع کر ڈالتی ہی جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہوجاتی ہی ص اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَاْتِی
الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَھِمَّتُہُ الْمَدِیْنَۃُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَجْھَہٗ قِبَلَ الشَّامِ وَھُنَالِکَ
یَھْلِکُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کی طرف سے اور قصد اُسکا ہوگا مدینہ کا
یہانتک کہ کوہ احد کے پیچھے اُتریگا پھر فرشتے اُسکا منہ پھیر دیوینگے شام کی طرف اور وہین جاکر ہلاک ہوجاوے گا
١٥٨٠ ص اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّہٖ وَقَرِیْبَہٗ ھَلُمَّ اِلَی الرَّخَآءِ ھَلُمَّ اِلَی الرَّخَآءِ وَالْمَدِیْنَۃُ

خیر لھم لو کانوا یعلمون والذی نفسی بیدہ لا یخرج منھم احد رغبۃ عنہا الا اخلف اللہ فیہا خیرا
منہ الا ان المدینۃ کالکیر تخرج الخبیث لا تقوم الساعۃ حتی تنفی المدینۃ شرارہا کما ینفی الکیر خبث
الحدید مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگوں پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے بیٹے کو
اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش و آرام کی طرف آؤ کشاکش کی روزی کی طرف اور حال آنکہ مدینہ کا رہنا بہتر ہو اُنکے واسطے
اگر وے ہوں بوجھ دار اسکی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ نہ نکلے گا کوئی مدینے والا مدینہ سے بیزار ہو کر مگر کہ خدا اُسکے
عوض اُس سے بہتر کو مدینے میں بدل لائیگا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہے کہ نکال ڈالتا ہے پلید کو نہ قائم ہوگی قیامت
یہانتک کہ دور کر ڈالیگا مدینہ اپنے بدلوگوں کو جیسے دور کر ڈالتی ہے بھٹی لوہے کی میل کو ف یعنی شام اور عراق کے ملک میں
کشایش رزق کے واسطے مدینے کے بعضے لوگ اپنے گھربار کو لیجاوینگے حال آنکہ اُنکے حق میں یہ بہتر نہیں کہ حضرت کی ہمسایگی
۱۵۸۱ چھوڑیں دنیا کیواسطے وعن ابی سعید قال یاتی علی الناس زمان یغزو فئام من الناس فیقال لہم ہل فیکم من رای
رسول اللہ فیقولون نعم فیفتح لہم ثم یغزو فئام من الناس فیقال لہم ہل فیکم من رای من صحب
رسول اللہ فیقولون نعم فیفتح لہم ثم یغزو فئام من الناس فیقال ہل فیکم من رای من صحب من صحب
رسول اللہ فیقولون نعم فیفتح لہم متفق علیہ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگوں پر ایسا وقت
کہ جہاد کرینگے آدمیوں کے جھنڈ تو اُنسے پوچھینگے کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جسنے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہینگے کہ ہاں تو فتح
ہو جاویگی اُنکی پھر جہاد کرینگے لوگوں کے گروہ اُن سے پوچھینگے کہ کوئی ہے تم میں سے جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحبت والے
کو یعنی تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہاں تو اُنکی فتح ہو جاویگی پھر جہاد کرینگے آدمیوں کے لشکر تو اُنسے پوچھا جاویگا کہ ہے کوئی تم میں وہ شخص
جسنے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو تبع تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہاں تو اُنکی فتح ہو جاویگی ف اس حدیث سے
۱۵۸۲ بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اُنکی برکت سے فتح نصیب ہوگی وعن عمر قال یاتی علیکم اویس بن
عامر مع امداد اہل الیمن من مراد ثم من قرن کان بہ برص فبرأ منہ الا موضع درہم لہ والدۃ ہو بہا بر
لو اقسم علی اللہ لابرہ فان استطعت ان یستغفر لک فافعل مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ آویگا تمہارے پاس اویس بن عامر یمن والے گروہوں کے ساتھ مراد کی قوم سے اور منجملہ مراد کے قرن کے گروہ سے
اُسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اس بیماری سے چنگا ہو گیا مگر درم کے برابر ایک داغ بنا ہے اُسکی ایک ماں ہے کہ اُسکا وہ بڑا خدمتگذار
اور نیکوکار ہے اگر وہ کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کھاوے تو خدا اُسکو سچا کر دے سو اے عمر اگر تجھسے ہو سکے کہ وہ تیرے
واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو ف اس حدیث میں اویس قرنی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہے اویس قرنی تابعین میں ہیں صحابی نہیں
ہرچند حضرت کے وقت میں موجود تھے لیکن ماں کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت کے حضور میں حاضر ہوتے اپنے
سال وفات میں عمر فاروق حج کو گئے وہاں یمن کے لوگوں سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمہارے ساتھ میں ایک
پیر مرد نے کہا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی باعزت آدمی ہم لوگوں میں نہیں ہے لیکن میرا ایک بھائی ہے اسکا نام بھی اویس ہے مگر وہ
شخص تو نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہے ہمارے اونٹ چرایا کرتا ہے عمر فاروق نے کہا کہ تو ہمکو اُنسے ملا دیگا اُسنے کہا ہاں چلو

کہ عرفات کے پہلو کے جنگل مین اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروق رض اور علی مرتضی رض اُسکے سا تھ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی جنگل مین نماز مین مشغول ہین اور گرد اونٹ چرتے ہین عمر فاروق رض نے اُنکو سلام کیا اُنھون نے جواب دیا عمر فاروق نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہی عمر فاروق رض نے کہا کہ جو لوگ آسمان اور زمین مین ہین سب تو عبد اللہ ہین اپنا وہ نام بتلاؤ جو تمھاری مانے رکھا ہی اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہی عمر فاروق رض نے کہا کہ حضرت نے ہمکو تمھارا پتہ بتلایا ہی سو ہمنے تمکو پہچانا تب کہا کہ ہان اویس قرنی میرا نام ہی پھر عمر فاروق نے اپنی مغفرت کی دعا کے واسطے کہا اویس قرنی نے جواب دیا کہ کبھی مین نے اپنی جان کی یا خاص کر کے کسی اور شخص کیواسطے دعا نہین کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور مومنات کیواسطے دعا کیا کرتا ہون اب خدا نے تمھارے روبرو مجکو مشہور کر دیا اور پہنچوا دیا بھلا اب تم بتلاؤ کہ تم دونون آدمیونکا کیا نام ہی علی مرتضی نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمر ہی اور مین علی بن ابی طالب ہون تب اویس قرنی تعظیم کے واسطے سنبھل بیٹھے پھر یون کہا کہ ای امیر المومنین ای علی بن ابی طالب السلام علیکم ورحمۃ اللہ خدا اس امت کیطرف سے تمکو نیک بدلا دیوے پھر عمر فاروق نے کچھ لباس اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس قرنی نے نہ قبول کیا اور کہا مین نے سنا ہی کہ دوزخ مین بڑے بڑے غار ہین اُنکو سواے دبلے اور بھوکے لوگون نہ کوئی پھاند سکیگا سو مین نہین چاہتا کہ پیٹ بھر آسودہ رہے بعد اسکے عمر فاروق اور علی مرتضی اُنسے رخصت ہوئے ف اس حدیث سے اویس رح قرنی کی عمر فاروق رض اور علی مرتضی پر فضیلت نہین ثابت ہو سکتی اسواسطے کہ تابعی اصحاب سے افضل نہین ہو سکتا اور صرف دعا کروانے سے افضیلت ثابت نہین ہوتی اسواسطے کہ خود حضرت نے اپنے واسطے بعضے لوگون سے دعا کروائی ہی بلکہ پانچون وقت کی اذان مین تمام امت سے اپنے مقام محمود کے

١٥٨٣ حاصل ہونے کے واسطے دعا کرنے کو فرمایا ہی عَنْ جَابِرٍ يَاكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھایا کرینگے بہشتی لوگ بہشت مین اور پیا کرینگے نہ جاے ضرور جاوینگے نہ رینٹ جھاڑینگے اور نہ پیشاب کرینگے لیکن اُنکا یہ کھانا ڈکار ہو جاویگا جیسے مشک کی تراوت اُنکو الہام ہوگی تسبیح اور خدا کی ستایش جیسا اُنکو سانس کا الہام ہوتا ہی ف یعنی بہشت عالم پاک ہی وہان کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح پر نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینا ہو کر نکل جایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہی

١٥٨٤ اسی طرح اس عالم پاک مین سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قایم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو نِ الْاَنْصَارِيِّ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مسلم مین ابو مسعود انصاری سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امامت کرے قوم کی جو اُنمین قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر وے لوگ قرأت مین برابر ہون تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو سو امامت کرے اور اگر حدیث اور فقہ مین بھی سب برابر ہون تو امامت کرے جسنے اُنمین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین سب برابر ہون تو اُنمین بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ

تحفۃ الاحیاء ترجمہ مشکاۃ رزق الاولیاء

فصل ... بیان ...

امامت کرے ایک مرد دوسرے مرد کی حکومت کے مقام مین اور نہ بیٹھے اُسکے گھر مین اُسکی مسند پر بدون اُسکی اجازت کے
ف فقہ مین لکھا ہی کہ امامت مین افضل عالم ہے اسکے بعد قاری اُسکے بعد متقی اُسکے بعد بڑی عمر والا اور اسی حدیث مین
قاری کو عالم پر فضل فرمایا اسواسطے کہ حضرت کے وقت مین جو قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور پچھلے زمانے مین اکثر لوگ
قاری ہوتے ہین اور عالم نہین ہوتے اسواسطے فقہ مین عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب اصحاب پر ختم ہوا اسواسطے
فقہ مین پرہیزگاری کو ہجرت کے قائم مقام کیا م اَنَسٌ يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَبْقٰى ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا ۱۵۸۵
مِمَّا يَشَاءُ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا جس مدت تک کہ خدا اُسکے
باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اُسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم سے کہ چاہیگا ف یعنی بہشت ایسا وسیع مقام ہی
کہ باوجود بہشتیون کے داخل ہونے کے کچھ مکان خالی رہجاویگا پھر چند مدت کے بعد خدا اُسکو بھی کسی مخلوق سے آباد کریگا
م اَنَسٌ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اِصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ ۱۵۸۶
حضرت نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہونگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی انپر سیاہ چادرین ہونگی ق اَنَسٌ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ۱۵۸۷
ثَلٰثَةٌ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ بخاری اور مسلم مین انس
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہین مردے کے تین چیزین اُسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل سو دو تو
پلٹ آتی ہین اور ایک رہجاتی ہی قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہین اور اُسکا عمل اُسکے ساتھ رہجاتا ہی ف اس
حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہی کہ مثلاً ایک شخص کے تین دوست ہین انمین سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا
معتمد دوست جسکے واسطے یہ شخص شب و روز جان نثار کرتا تھا اور دوسرا دوست اس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ محبوب اور تیسرا
دوست دونون سے کمتر سو جب اس شخص کی حاکم نے طلبی کی تو یہ اول اپنے بڑے معتمد دوست پاس گیا کہ میری اس
مصیبت مین ساتھ دیوے سو وہ اپنے گھر سے بھی باہر نکلا اور اُسنے صاف جواب دیا تب یہ لاچار ہوکر دوسرے متوسط
دوست پاس گیا اُسنے کہا کہ چل مین تیرے ساتھ حاکم کے دروازے تک چلتا ہون مگر اندر نجاؤنگا پھر یہ تیسرے دوست
پاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اُسنے کہا خاطر جمع رکھ مین تیرے ساتھ جاؤنگا اور تجکو آفت سے بچاؤنگا سو آدمی کا
سب سے بڑا محبوب مال ہی کہ مرنے کے بعد گھر مین رہجاتا ہی اور متوسط دوست قرابتی لوگ ہین جو قبر تک مردے کو پہنچا دیتے ہین
اور کمتر دوست اعمال ہین جو میت کے ساتھ قبر مین جاتے ہین اور اُسکو عذاب الٰہی سے بچاتے ہین سبحان اللہ عجب حیرت کا مقام
ہی کہ جانی دوست وقت پڑے پر آنکھ چراوین اور صورت آشنا مصیبت مین کام آوین آدمی کیسا نادان ہی کہ دوست اور دشمن
کو نہین پہچانتا اور انجام کار سے غافل ہوکر بے وفا اور بے مروتون کے پیچھے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہی شعر مال اولاد تری قبر مین
جانے کے نہین ✤ تجکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کے نہین ✤ جز عمل گور مین کوئی بھی ترا یار نہین ✤ کیا قیامت ہی
کہ تو اُس سے خبردار نہین ✤ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِ وَاٰخِرُ مَنْ يُحْشَرُ ۱۵۸۸
رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى
وُجُوْهِهِمَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے مدینے کو اچھی حالت پر

پر زمین گرینگی مگر وحشی جانور اور چڑیاں او پچھلے مجتمع ہونے والوں میں دو بکریاں چرانے والے ہونگے مزینہ کی قوم سے
وے ارادہ کرینگے مدینے کا کہ آواز دیکر وہاں کی بکریاں ہانک لیجائیں سو دے مدینے میں وحشی جانوروں کو پاوینگے یہانتک
کہ جب وے ثنیۃ الوداع پہنچینگے تو وے دونوں منہ کے بل گر پڑینگے یعنی مر جائینگے **ف** اس حدیث میں خبر ہے کہ قیامت کے
1589 قریب مدینہ اجاڑ ہو جاویگا ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہے مدینے کے پاس **ف** ابو ہریرہ یَتَعَاقَبُونَ فِیْکُمْ مَلَائِکَۃٌ
بِاللَّیْلِ وَمَلَائِکَۃٌ بِالنَّهَارِ وَیَجْتَمِعُونَ فِیْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ وَصَلٰوۃِ الْفَجْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْأَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ
کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہیں فرشتے ایک رات اور دن میں اور جمع ہوتے ہیں عصر کی
نماز اور فجر کی نماز میں پھر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں وے فرشتے جو رات کو تمہارے درمیان رہے تو خدا انسے پوچھتا ہے حال انکا
وہ تمہارا حال انسے زیادہ تر جانتا ہے کہ کس حال میں تمنے میرے بندوں کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم انکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے
اور جاتے وقت پایا انکو پڑھتے نماز پڑھتے **ف** معلوم ہوا کہ ہر شب و روز اخبار انسان فرشتوں کی دو بار بدلی ہوتی ہے اور بندوں کا
حال دو وقت دربار الٰہی میں عرض ہوتا ہے سبحان اللہ اگر حاکم کا ہر کارہ کسی شخص پر تعین ہو تو اسکے خوف سے کوئی کام
خلاف مرضی حاکم کے نہیں کر سکتا اور یہاں احکم الحاکمین کے ہر کارہ تعین ہیں کہ آدمی کو کچھ خیال نہیں آتا افسوس یہاں تک ہے
1590 جو غفلت اور جہل میں عمر گذرتی ہے شعر گر وزیر از خدا بترسیدے ہمچنان کز ملک ملک بودے **ف** ابو ہریرہ یَتَقَارَبُ
الزَّمَانُ وَیُقْبَضُ الْعِلْمُ وَیُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَیَکْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّمَا هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قریب ہو جاویگا زمانہ اور کم ہو جاویگا علم اور لوگوں پر بخیلی
ڈالی جاویگی یعنی زکوٰۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہیگی اور عالم میں فسادظاہر ہونگے اور کثرت سے ہرج ہوگا اصحاب نے کہا کہ
یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ قتل قتل یعنی خونریزی کثرت سے ہوگی **ف** قیامت کی نشانیاں یہ حدیث
میں ارشاد فرمائیں اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہو جاویگا یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہو جاویگا یا یہ مطلب کہ رات اور دن چھوٹے
1591 چھوٹے معلوم ہونگے **ف** انس یَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَهْتَمُّوْنَ لِذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلٰی رَبِّنَا
حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ مَکَانِنَا هٰذَا فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو الْخَلْقِ خَلَقَکَ اللّٰهُ بِیَدِهٖ وَنَفَخَ فِیْکَ مِنْ
رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِکَةَ فَسَجَدُوْا لَکَ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّکَ حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ مَکَانِنَا فَیَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ
خَطِیْئَتَهُ الَّتِیْ اَصَابَ فَیَسْتَحْیِیْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰکِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَیَاْتُوْنَ نُوْحًا فَیَقُوْلُ لَسْتُ
هُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَهُ الَّتِیْ اَصَابَ فَیَسْتَحْیِیْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰکِنِ ائْتُوْا اِبْرَاهِیْمَ الَّذِی اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِیْلًا فَیَاْتُوْنَ
اِبْرَاهِیْمَ فَیَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَهُ الَّتِیْ اَصَابَ فَیَسْتَحْیِیْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُوْسَی الَّذِیْ
کَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرٰىةَ فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَهُ الَّتِیْ اَصَابَ فَیَسْتَحْیِیْ
رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰکِنِ ائْتُوْا عِیْسٰی رُوْحَ اللّٰهِ وَکَلِمَتَهٗ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی رُوْحَ اللّٰهِ وَکَلِمَتَهٗ فَیَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاکُمْ وَلٰکِنِ
ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَیَاْتُوْنِیْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ لِیْ فَاِذَا

أَنَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ يُسْمَعْ سَلْ تُعْطَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَقَعُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ لِي ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَفِي رِوَايَةٍ لِلثَّالِثَةِ الرَّابِعَةِ وَأَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَذَكَرَ مُوسَى الَّذِي تَقَدَّمَ هُوَ فِي بَعْضِ رِوَايَاتِ الْبُخَارِيِّ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا جمع کریگا لوگون کو قیامت کے دن سو غمناک ہونگے اس حشر کی مصیبت سے تو کہینگے کہ اگر ہم سفارش کروا وین اپنے رب کے پاس تاکہ ہم اس مکان سے راحت پاوین تو خوب بات ہی سو آدم کے پاس آوینگے تو بولینگے کہ تم آدم ہو سب آدمیون کے باپ تجکو بنایا خدا نے اپنے دست قدرت سے اور تجھمین اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتون کو تو انھون نے تجکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجیے اپنے رب کے پاس تاکہ ہمکو راحت دیوے اس مکان کی تکلیف سے تو آدم کہیگا کہ مین اس مقام کے لایق نہین سو یاد کریگا اپنی اس خطا کو جو اس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اس خطا کے سبب سے ولیکن تم جاؤ نوح کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہی کہ خدا نے اسکو بھیجا سو وے لوگ نوح علیہ السلام پاس آوینگے تو وہ کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین سو یاد کریگا اپنی خطا کو جو اس سے ہوئی تو شرماویگا اپنے رب سے اسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ ابراہیم پاس جسکو خدا نے اپنا دوست بنایا سو وے لوگ ابراہیم پاس آوینگے تو ابراہیم کہینگے کہ مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کرینگے اپنی خطا کو جو انسے ہوئی تو شرماوینگے اپنے رب سے اسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ موسی پاس جس سے خدا نے بلا واسطہ کلام کیا اور اسکو توریت دی سو وے لوگ موسی پاس آوینگے تو موسی کہیگا مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اس سے ہوئی اور شرماویگا اپنے رب سے اسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ عیسی روح اللہ پاس جو خدا کے کلام سے پیدا ہوا یعنی صرف بلفظ کن موجود ہوا کوئی اسکا باپ نہ تھا سو وے لوگ عیسی روح اللہ پاس آوینگے تو عیسی کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین ولیکن تم جاؤ محمد کے پاس جو خدا کا خاص چیلہ ہی مغفور اسکی اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہوگئی سو وے سب لوگ میرے پاس آوینگے سو مین اپنے رب سے اجازت مانگونگا تو مجھکو اجازت ملیگی سو مین جبکہ اسکو دیکھونگا تو سجدے مین گر پڑونگا سو مجکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم ہوگا ای محمد اپنا سر اٹھا لے کہہ سنا جاویگا مانگ تجکو دیا جاویگا سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اٹھاؤنگا تو مین تعریف کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجکو سکھلا دیگا پھر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک اندازہ اور مقدار ٹھہرائی جاویگی یعنی اتنے لوگون کی مغفرت ہوئی تو مین انتنے لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا پھر مین پلٹ آؤنگا اور سجدے مین گرونگا سو مجکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا مجکو کہ اپنا سر اٹھا لے ای محمد اور بول تیرا کہا سنا جاویگا اور مانگ تجکو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اٹھاونگا سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ مجکو میرا رب سکھلا دیگا پھر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاویگی

تو مین نے لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا راوی کہتا ہو کہ مین نہین جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار مین
حضرت نے فرمایا کہ پھر مین کہونگا اے میرے رب اب تو دوزخ مین کوئی باقی نہین رہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے بند کیا یعنی
جسکی مغفرت کا قرآن مین حکم نہین یعنی مشرکین اور کافرین اور ایک روایت مین یون ہو کہ حضرت نے فرمایا پھر مین چوتھی بار
اپنے رب پاس آؤنگا یا یون فرمایا کہ چوتھی بار پھرونگا اور موسیٰ کا جو ذکر آگے ہو چکا سو بخاری کی بعض روایات مین ہو ف
معلوم ہوا کہ حشر مین سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی بھول چوک یاد کرکے شرمینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق ہونگے
اور ہم گنہگارون کو اس قہر کے مقام سے بچاوینگے اسوقت شوکت محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبریٰ
کہتے ہین ہمارے حضرت کو خاص ہی دوسرے پیغمبر کو اسمین کچھ دخل نہین پہلے حضرت نے اسواسطے شفاعت نہ شروع
ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبرون کی زبان سے ثابت ہو جاوے کہ سوائے حضرت کے کسیکو الیبار نہین ہر چند انبیا اور اولیا اور
علما کی بھی شفاعت ثابت ہو لیکن وہ شفاعت جزئی ہو شفاعت کلی نہین اول اس میدان مین سوائے ہمارے حضرت
کے کوئی قدم نرکھ سکیگا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امامہی
بقدر اپنے مراتب کے شفاعت پر مستعد ہونگے شعر اس راہ رو کا سب سے نرالا ہی طور ہی ٭ دل بھی مین پر مراد الجھا ہوا ہی
1592 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ م اَبُوْ مُوْسٰى يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فِيْمَا
اَحْسَبُ قَالَ اَبُوْ رَوْحٍ لَا اَدْرِيْ مِمَّنِ الشَّكُّ مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لاوینگے
کچھ مسلمان لوگ اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا ان گناہون کو انسے معاف کر دیگا اور ان گناہون کو یہود اور
نصاریٰ پر رکھ دیگا راوی کہتا ہو کہ میری دانست مین یہی ہو ابو روح نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہ شک کسکی طرف
ہو یعنی ابو موسیٰ کو شک ہوئی اس حدیث کی یاد مین یا کسی اور کو ف اس حدیث مین وے مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور
نصاریٰ سخت تکلیفات پہونچے اور انھون نے صبر کیا واللہ اعلم ق اِبْنُ عَبَّاسٍ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ
1593 النَّسَبِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح حرام ہو جاتا ہی دودھ پینے سے
جو نکاح کہ حرام ہی رشتہ داری سے ف یعنی جیسے سگی ماں اور بہن اور خالہ اور عمہ سے نکاح نہین درست ویسے ہی دودھ کے
1594 رشتے سے نکاح نہین درست باقی تفصیل فقہ مین دیکھنا چاہیے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ
مِنَ الْحَبَشَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھا دیگا کعبے کو ایک حبشی چھوٹی
پتلی پنڈلیون والا ف قیامت کے قریب جبکہ عابد بندے نرہینگے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقہ کے ہاتھ سے
1595 کعبہ شریف خراب ہوگا اسکی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہو کہ کیا ہی خ جَابِرٌ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ بخاری مین جابر
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلیگی ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف مراد ان قوم سے گنہگار مسلمان
ہین جو گناہون کے سبب سے دوزخ مین پڑینگے پھر ایمان کے سبب سے بواسطہ انبیا اور شہدا اور علما کی شفاعت کے آخر کو بہشت مین داخل
1596 ہونگے ف اَنَسٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ

مشارق الانوار مع ترجمہ تحفۃ الاخیار

مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً زَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةِ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ مِّنْ اِيْمَانٍ مَكَانَ خَيْرٍ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اُسکے دل مین ایک جو کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اُسکے دل مین ایک گیہون کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اُسکے دل مین ذرہ برابر نیکی بخاری نے قتادہ کی روایت مین انس سے بجاے نیکی کے ایمان کی لفظ روایت کی ہی یعنی جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور اُسکے دل مین ایک جو کے برابر یا گیہون کے برابر یا ذرہ بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے آخر کو نجات پاویگا ف نیکی سے مراد صفات حمیدہ ہین جیسے للہ محبت اور للہ بغض اور ذکر آلہی کی محبت اور علم کی محبت اور شہید ہونے کی اور برادر پروری اور ترک حسد اور غرور وغیرہ الخ

1597 اَبُوْ سَعِيْدٍ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰى بِمَنْزِلِهٖ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِي الدُّنْيَا بخاری مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے جاوینگے اُس پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہی تو وہان بدلا لیا جاویگا بعضون کا بعض سے اُن حق تلفی اور ظلمون کا جو اُنکے درمیان دنیا مین ہوئی تھی یہانتک کہ جب وے پاک صاف ہو جاوینگے تو اُنکو حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونے کا سو اُسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ اُنمین سے ہر ایک شخص اپنے بہشت کے مقام کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور شناسا ہوگا ف اس حدیث مین وے ایماندار مراد ہین جو دوزخ پر گزر کے نکلے مگر دوزخ مین نہین پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان مین رکے گئے پھر جب عذاب اور عتاب سے حق تلفی اور ظلمون کا بدلا پاوینگے اور حقدار راضی ہونگے تب وے بہشت مین داخل ہونگے

1598 ابو ہریرۃ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین وے لوگ جنکے دل چڑیون کے سے دل ہین ف مراد خوفناک نرم دل لوگ ہین جو خدا سے ڈرتے ہین جیسے چڑیان آدمیون سے ڈرتی رہتی ہین کہ صرف آواز اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جاتی ہین

1599 ق ابو ہریرۃ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا تُضِيْءُ وُجُوْهُهُمْ اِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوگا بہشت مین میری امت سے ایک گروہ کہ وے ستر ہزار ہونگے روشن ہونگے اُنکے منھ جیسے چاند روشن ہوتا ہی چودھوین رات کو

1600 م ابو حازم يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْ سَبْعُمِائَةِ اَلْفٍ مُتَمَاسِكُوْنَ اٰخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ اَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار وے ایک ہی گروہ ہین میری امت سے چاند کی صورت پر ف متقی اور متوکل لوگ مراد ہین جو ہر حال مین خدا پر نظر رکھتے ہین اسباب ظاہری کے گرفتار نہین چنانچہ اور حدیث مین یہ مضمون صاف آیا ہی

1601 ق ابن عمر يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل کریگا خدا بہشتیون کو

بہشت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں بھیجا جاویگا ایک پکارنے والا انکے درمیان میں پکار کر کہیگا اے بہشتیو اب تمکو موت نہیں
اور اے دوزخیو اب تمکو موت نہیں ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہے جس مکان میں کہ ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ بہشتیوں اور دوزخیوں کی کبھی فنا نہیں جو جہاں رہا سو رہا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گنہگاروں کے دوزخ سے نکلنے کے
١٦٠٢ ہوگی تاکہ بہشتی بے کھٹکے چین میں رہیں اور دوزخی اپنی آس توڑیں الٰہی تیرے غضب سے پناہ ص ابو ہریرۃ یدخل من
امتی الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں
میری امت سے ستر ہزار بدون حساب کے ف یعنی انکے نامہ اعمال صرف انکو دکھلا دیے جاوینگے زیادہ گفت و شنید
١٦٠٣ نہوگی خم ابن عباس یرحم اللہ ام اسمٰعیل لو ترکت زمزم او قال لو لم تغرف من زمزم لکانت زمزم عینا معینا
بخاری میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحم کرے سمٰعیل کی ماں یعنی ہاجرہ پر اگر چھوڑتی زمزم کو یا ان
فرمایا کہ اگر نہ چلو بھرتی زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا ف حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور حضرت
اسمٰعیل کو خدا کی مرضی سے کعبے پاس چھوڑ گئے وہاں نہ کچھ آبادی تھی نہ دانہ پانی حضرت جبرئیل نے وہاں زمین پر اپنا
پہاڑ مارا زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا حضرت ہاجرہ نے اس پانی کے گرد پتھروں کی مینڈ بنائی تاکہ پانی نہ بہ جاوے
اور چلو بھر بھر لینا شروع کیا سو حضرت نے فرمایا کہ اگر اسمٰعیل کی ماں ایسا نہ کرتیں تو زمزم ایک دریا ہو جاتا اسواسطے کہ
١٦٠٤ خزانہ غیبی سے جاری ہوا تھا ق ابن مسعود یرحم اللہ موسیٰ لقد اوذی باکثر من ہذا فصبر قالہ حین
سمع رجلا قال یوم حنین واللہ ان ہذہ لقسمۃ ما عدل فیہا وما ارید بہا وجہ اللہ بخاری اور مسلم میں
عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے موسیٰ پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ تر ایذا دیا گیا تھا
پر اُسنے صبر کیا یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حنین کے دن کہتا تھا کہ قسم خدا کی اس تقسیم میں کچھ
انصاف نہوا اور نہ اس سے کچھ خدا کی رضامندی مقصود ہوئی ف جنگ حنین میں بہت مال غنیمت میں آیا تھا حضرت
نے مکے کے نو مسلموں کو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدر جانیں تو ایک مرد بے دین نے جسکا ذو الخویصرہ لقب
تھا حضرت پر طعن کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت موسیٰ پر تہمت ہوئی تھی کہ اُنھوں نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا
زخمی کرکے سو خدا نے فرشتوں کو حکم کیا کہ ہارون کی لاش کو انکو دکھلا دیں آخر کو بے زخم لاش دیکھ کر وے ناپاک شرمندہ
١٦٠٥ ہوئے خدا لعنت کرے بدگمانوں پر نہ پیغمبروں کو تہمت سے چھوڑتے ہیں نہ انکے آل و اصحاب کو ق عائشۃ یرحمہ
اللہ لقد اذکرنی کذا وکذا اٰیۃ کنت انسیتہا ویروی اسقطتہا من سورۃ کذا وکذا قالہ حین سمع عبد اللہ
بن یزید الخطمی الانصاری یقرأ من اللیل بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
خدا اُسپر رحمت کرے البتہ اُسنے تو مجھکو فلانی اور فلانی آیت یاد دلا دے جو مجھسے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یوں ہے کہ جس
آیت کو میں نے فلانی اور فلانی سورت سے نسیان کے سبب ساقط کر ڈالا تھا یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جبکہ عبد اللہ بن
١٦٠٦ یزید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا ابو ہریرۃ یسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی
الکثیر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو

١٦٠٧ اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو ہرا دیگی یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ
تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَہْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَّنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ
وَّیُجْزِئُ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھُمَا مِنَ الضُّحٰی مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک
آدمی کی ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ تعداد خیرات واجب ہی سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور
ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور لوگون کو نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہی اور ان سب کے
عوض دو رکعتین پہر دن چڑہے کی کفایت کرتی ہی ف یعنی صحیح سالم رکھنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہی تو آدمی پر اُسکی شکرگذاری
بھی ضرور ہی پھر فرمایا کہ خیرات کرنا صرف مال ہی خرچ کرنے مین منحصر نہین بلکہ ذکر الٰہی کا بھی ثواب خیرات کے برابر ہی اور
١٦٠٨ چاشت کی دو رکعتین تو اس شکرگذاری مین کفایت کرتی ہین ابو ھُرَیْرَۃَ یُصَلُّوْنَ لَکُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَکُمْ وَاِنْ اَخْطَئُوْا
فَلَکُمْ وَعَلَیْھِمْ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے امام تمھارے واسطے نماز پڑھتے ہین سو اگر
اُنھون نے ٹھیک نماز پڑھی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا اور اگر اُنھون نے کچھ خطا کی تو تمکو اقتدا کا ثواب ہی اور اُنپر بے التفاتی
کا عذاب ہی ف یعنی جماعت کا ترک کرنا کسی طرح نہین درست اسواسطے کہ اگر امام نے نماز کے سب شرائط اور ارکان
ادا کیے تو تمھاری نماز پوری ہوگئی اور اگر اُنھون نے نماز کی کسی شرط اور رکن کو ترک کیا تو تمکو ثواب ہی اسواسطے کہ تمکو اُسکی
خبر نہین مگر اُنپر عذاب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑھا دے اور مقتدیون کو اُسکی خبر
١٦٠٩ نہو تو اُنکی نماز ہوگئی لیکن امام پر اُسکا وبال پڑیگا ق اِبْنُ عُمَرَ یَطْوِی اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ
الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرَضِیْنَ بِشِمَالِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ
اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لپیٹ ڈالیگا
آسمانون کو قیامت کے دن پھر اُنکو داہنے ہاتھ مین لیوے گا پھر فرماویگا مین ہون بادشاہ حقیقی کدھر گئے بادشاہان گردن کش
کہان ہین گھمنڈ کرنے والے پھر زمینون کو لپیٹ کر اپنے بائین ہاتھ مین لیویگا پھر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کدھر گئے
بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے ف حق تعالیٰ داہنے اور بائین ہاتھ سے پاک ہی یہ اُسکی قدرت کی تمثیل ہی
اس حدیث مین اشارہ ہی کہ سردار اور بادشاہون کو غرور کرنا لازم نہین کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جسکو اپنے مرنے جینے مین
١٦١٠ اختیار نہین تکبر اور گھمنڈ خدا ہی کی شان ہی ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یَذْھَبَ عَرَقُھُمْ فِی
الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا وَّیُلْجِمُھُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰذَانَھُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ پسینا نکلیگا لوگون کے قیامت کے دن یہانتک کہ اُنکا پسینا زمین سے ستر گز گھس جاویگا اور لوگون کے منھ
مین داخل ہوگا یہانتک کہ اُنکے کانون تک پہونچیگا ف آفتاب قیامت مین بہت پاس آجاویگا کوس بھر اُسکی گرمی کی
شدت سے بقدر اعمال کے بعضون کے ٹخنے تک اور بعضون کے گھٹنے تک اور بعضون کے منھ تک پسینا پہونچیگا ق
١٦١١ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ یَعَضُّ اَحَدُکُمْ یَدَ اَخِیْہِ کَمَا یَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِیَۃَ لَکَ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چبا لیتا ہی اپنے بھائی کا ہاتھ جیسے اونٹ چبا لیتا ہی تجکو خون بہا نہ ملیگا

ف ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا اُسنے اپنا ہاتھ اُسکے مُنھ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والے کا دانت گر پڑا
اُسنے اپنے دانت گرانیکی حضرت سے فریاد کی اور خون بہا چاہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اسکو الزام دیا
کہ ایک تو اسکا ہاتھ چبا ڈالا اونٹ کی طرح پھر اُس سے خون بہا چاہتا ہے اُسنے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھ کھینچ
1612 اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہے سب علماء کا کہ ایسی صورت میں کچھ بدلا نہیں ف اَبُو هُرَيْرَةَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ
اِلَى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهٖ ق ابن عباس قَالَ حِيْنَ رَاٰى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ
فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ اِنْتَفِعْ بِهٖ فَقَالَ
لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے کوئی ارادہ کرتا ہے آگ کی چنگاری کا پھر اسکو اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے یہ حضرت نے
اُسوقت فرمایا جب کہ سونے کی انگوٹھی ایک مرد کے ہاتھ میں دیکھی پھر حضرت نے اسکو اُتار لیا اور اُسکو پھینک دیا جب
حضرت تشریف لے گئے تو لوگوں نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اُسکو بیچ کر اپنا کام چلا تو اُسنے کہا خدا کی قسم میں اسکو کبھی نہ لونگا
اور حال آنکہ حضرت نے اسکو پھینک دیا ہے ف معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہے اور ثابت ہوا کہ حاکم اور جسکو قدرت ہو وہ
1613 خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھ سے مٹا ڈالے ق عَائِشَةُ يَغْزُوْ جَيْشٌ اَلْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ
يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَيُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبے سے سو وے جبکہ زمین کے میدان میں ہوں گے تو خدا انکے اگلے پچھلے کو زمین میں دھسا دیگا
اور قیامت میں اُٹھینگے اپنی اپنی نیت پر ف حضرت نے خبر دی کہ آخر زمانے میں ایک لشکر کا یہ حال ہوگا حضرت عائشہ
نے پوچھا کہ یا حضرت لشکر میں تو بازاری لوگ بھی ہونگے انکا کیا قصور وہ بھی عذاب میں شریک ہونگے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدوں کے ساتھ میں نیکوں پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہے لیکن آخرت میں جیسی
1614 نیت ہوگی ویسا عوض ملیگا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَآءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ
اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قبضے میں کر لیگا خدا زمین کو قیامت کے دن
1615 اور لپیٹ لیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں پھر کہیگا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زمین کے بادشاہ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ
اَلْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَيَقِيْ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قطع کرتے
ہیں نماز کو کتا اور عورت اور گدھا اور بچاتی ہے اس سے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر ف یعنی اگر نمازی کے سامنے کتا اور عورت اور گدھا
آ جاوے تو نماز جاتی رہتی ہے اور اگر ہاتھ بھر لکڑی آگے کھڑی ہو تو انکے آگے آ جانے سے نماز میں کچھ خلل نہیں پڑتا علما کہتے ہیں کہ یہ حدیث
منسوخ ہے اسواسطے کہ اور حدیث میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اور میں حضرت کے آگے چارپائی پر لیٹی رہتی تھی تو
1616 معلوم ہوا کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز نہیں جاتی م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الشِّخِّيْرِ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ
فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ مسلم میں عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہے یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے
اور تجھے اپنے مال سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ تو نے کھایا سو مٹایا یا کہ تو نے پہنا سو گلایا یا کہ تو نے راہ خدا میں خیرات کیا سو بچایا یعنی آخرت کا

ذخیرہ کیا وہی کام آویگا یعنی تیرا مال حقیقت مین وہی ہی جو تیرے کام آوے خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مگر جو مال
دنیا کے کھانے پہننے مین خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا صرف خیرات کو بقا ہی جو آخرت مین کام آویگا تو عاقل کو لازم ہی کہ خیرات
کو مقدم جانے دنیا مین مال جمع کرنے کی نیت نہ کرے کہ اسکو غیر اوڑا دینگے ھر ابو ھریرۃ یقول العبد مالی مالی
1617 وانما لہ من مالہ ثلث ما اکل فافنی او لبس فابلی او اعطی فاقتنی وما سوی ذلک فھو ذاھب وتارکہ
للناس مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہی کہ یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور اسکو تو اپنے مال مین تین
ہی فائدے ہین جو کھایا سو مٹایا یا کہ پہنا سو پرانا کیا یا کہ راہ خدا مین دیا سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اسکے سوا سے تو وہ جانیوالا ہی اور لوگون
کیواسطے چھوڑنے والا ہی یعنی باقی رہے مال سے اسکو کچھ فائدہ نہین ھر ابو ذر یقول اللہ عز وجل من جاء بالحسنۃ فلہ
1618 عشر امثالہا او ازید ومن جاء بالسیئۃ فجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا او اغفر ومن تقرب منی شبرا تقربت
منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ ھرولۃ ومن لقینی بقراب
الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلہا مغفرۃ مسلم مین ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اللہ عز وجل فرماتا ہی کہ جو ایک نیکی لاویگا تو اسکو اسکا دس گنا ثواب ہی یا چاہون تو اس سے بھی بڑھاؤن اور جو ایک
بدی لاویگا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی ہی اسی کے برابر یا چاہون تو بے بدلا لیے بخش دون اور جو مجھسے نزدیک جاویگا ایک
بالشت برابر تو مین اسکا قرب ایک ہاتھ بھر چاہونگا اور جو میرا قرب ہاتھ برابر چاہیگا تو مین اس سے دو ہاتھ کے لنبان برابر قریب ہو جاونگا
اور جو میرے پاس چلکر آویگا تو مین اسکی طرف دوڑ کر جاونگا اور جو مجھسے ملیگا تمام زمین کے برابر گناہ لیکر بشرطیکہ اسنے
میرے ساتھ کسی چیز کا شرک نہ لگایا ہو تو مین اس سے ملونگا اسکے گناہ کے برابر مغفرت اور بخشش لیکر ف اس حدیث مین کمال
1619 رحمت کا بیان ہی جسکا کچھ بیان نہین ہو سکتا ق ابو سعید یقول اللہ یا آدم فیقول لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک
فیقول اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من کل الف تسع مائۃ وتسعۃ وتسعین قال فذلک حین
یشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملہا وتری الناس سکری وما ھم بسکری ولکن عذاب اللہ شدید
قال فاشتد ذلک علیہم فقالوا یا رسول اللہ اینا ذلک الرجل فقال ابشروا فان من یاجوج وماجوج
الفا ومنکم رجل ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لارجو ان تکونوا ربع اھل الجنۃ قال فحمدنا اللہ و
کبرنا ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لارجو ان تکونوا ثلث اھل الجنۃ قال فحمدنا اللہ وکبرنا ثم
قال والذی نفسی بیدہ انی لارجو ان تکونوا شطر اھل الجنۃ ان مثلکم فی الامم کمثل الشعرۃ البیضاء
فی جلد الثور الاسود او کالرقمۃ فی ذراع الحمار بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا فرماویگا ای آدم تو وہ کہیگا حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین اور سب بہتری تیرے ہی ہاتھون مین ہی سو خدا
فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ مین ڈالے جاوینگے انکو جدا کر آدم کہینگے الٰہی کس قدر ہی دوزخ کا حصہ خدا
فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نوسو ننانوے یعنی ہزار آدمی مین ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرت نے فرمایا سو یہ اسوقت
ہوگا جب کہ بڈھا ہو جاویگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیوے گی اور تو دیکھیگا لوگون کو بیہوش اور وہ ایسے

اور حال آنکہ وہ دیوانے نہیں و لیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی نے کہا سو یہ بات اصحاب پر نہایت سخت گذری تو
اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے ایسا بہشتی کون مرد ہوگا یعنی جب ہزار میں ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہم کو نجات
پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش رہو اسواسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی
ہونگے اور تم میں سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی دوزخ کے بھرنے کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہیں جو تم گھبراتے ہو پھر حضرت نے
فرمایا کہ اسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں اسکی امید رکھتا ہوں کہ تم لوگ بہشتیوں کے چوتھائی ہو گے راوی نے
کہا تو ہم اصحاب نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا اُسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں اسکی امید
رکھتا ہوں کہ تم بہشتیوں کے تہائی ہو گے راوی نے کہا تو ہمنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اُسکی قسم جسکے قابو میں
میری جان ہے کہ تم آدھے ہو گے تمام اہل بہشت کے البتہ تمہاری مثل اور امتوں میں جیسے بال سفید کی مثل سیاہ بیل کی کھال میں یا کہ
جیسے داغ کی مثل گدھے کے ہاتھ میں ف یعنی امت محمدی بہ نسبت اگلی امتوں کے نہایت کم ہے دوزخ کے واسطے یاجوج
ماجوج اور اگلی امتوں کے کافر کچھ کم نہیں معلوم ہوا کہ آدھی بہشت میں یہ امت مرحومہ ہوگی اور آدھی میں اور پیغمبروں کی اُمتیں
ہونگی اتنا کرم اس امت پر محض اس نبی کریم کی بدولت ہے اللّٰہم صلّ وسلّم علیہ اس حدیث کا اول مضمون جگر ٹکڑے کرتا ہے اور
پچھلا مضمون تعلیں بجھاتا ہے ایمان کے دو پر ہیں خوف اور رجا نرا خوف نہیں بہتر کہ رحمت سے ناامید کر ڈالے نرے وعدہ
1620 امید ہی رکھنا چاہیے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا ڈالے ق ابن عمر یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَتّٰی یَغِیْبَ
اَحَدُھُمْ فِیْ رَشْحِہٖ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْہِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے اگلے پچھلوں میں حضرت نے فرمایا کہ کھڑے ہونگے
لوگ رب العالمین کے واسطے یہانتک کہ ڈوب جاویگا بعضا آدمی اپنے پسینے میں اپنے آدھے کانوں تک ق
1621 جَابِرُ بْنُ سَمُرَۃَ یَکُوْنُ بَعْدِیْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِیْرًا قَالَ جَابِرٌ فَقَالَ کَلِمَۃً لَمْ اَسْمَعْھَا فَقَالَ اَبِیْ اِنَّہٗ قَالَ کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ
بخاری اور مسلم میں جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہونگے میرے بعد بارہ سردار پھر حضرت نے کوئی لفظ کہی
کہ میں نے نہ سُنی تو میرے باپ یعنی سمرہ نے کہا کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی کہ وے سب سردار قریش کی قوم سے ہونگے ف
ہرچند حضرت کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہے کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلینگے چنانچہ
حضرت کے چاروں خلیفے اور امام حسن اور عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہے اور یہ جو شیعہ کہتے
ہیں کہ بارہ امام مراد ہیں سو بے دلیل بات ہے اسواسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہیں سو سوائے علی مرتضیٰ اور امام حسن کے کسی
1622 امام کو ملک کی حکومت حاصل نہیں ہوئی کمال اور بزرگی اور چیز ہے لیکن یہاں حکومت کا بیان ہے م ابن عمر یَکُوْنُ
کَنْزُ اَحَدِکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص
1623 کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنجا اژدہا ہو جاویگا ف وہ مال مراد ہے جسکی زکوٰۃ نہیں ادا ہوئی م جابر یَکُوْنُ فِیْ
اُمَّتِیْ خَلِیْفَۃٌ یَحْثِی الْمَالَ حَثْیًا لَا یَعُدُّہٗ عَدًّا مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوگا میری
امت میں ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر کے دیویگا اُسکو نہ گنیگا شمار کر کے ف اس حدیث میں فتح اسلام اور کثرت
مال کی خبر ہے یا کہ عمر فاروق مراد ہیں کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو انھوں نے ہاتھوں سے لپ بھر بھر بانٹا یا کہ امام مہدی

مراد ہون والله اعلم **ق** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ یَمُوتُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ وَھُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی ۱۶۲۴
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مریگا عبد اللہ بن سلام اس حالت پر کہ اسلام
کی مضبوط رسی پکڑے ہوگا **ف** یعنی مسلمان مریگا یہ حضرت نے عبد اللہ بن سلام کے خواب کی تعبیر کہی باقی خواب کا قصہ
آگے ہوچکا **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یُنَادِیْ مُنَادٍ اِنَّ لَکُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَحْیَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا ۱۶۲۵
وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَھْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْتَئِسُوْا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُہٗ وَنُوْدُوْا اَنْ
تِلْکُمُ الْجَنَّۃُ اُوْرِثْتُمُوْھَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پکاریگا پکارنیوالا
کہ مقرر تمھارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگے رہوگے سو کبھی نہ بیمار پڑوگے اور مقرر تم زندہ رہوگے سو کبھی نہ مروگے اور مقرر تم جوان
بنے رہوگے سو کبھی بڈھے نہوگے اور مقرر تم عیش اور چین مین رہوگے سو کبھی تم کو غم اور محتاجی نہوگی سو یہی مطلب ہے اس
خدا کے قول کا کہ اہل بہشت پکارے جاوینگے کہ یہ تمھاری بہشت ہے جسکے تم وارث ہوئے اس سبب سے کہ تم نیک کام کیا کیے
ف فرشتہ بہشت مین یہ پکار کے بہشتیون کو سُنا دیوںگا کہ بے دغدغہ ہوجاوین **ق** حُذَیْفَۃُ یَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَۃَ ۱۶۲۶
فَتُقْبَضُ الْاَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا مِثْلَ الْوَکْتِ ثُمَّ یَنَامُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا
مِثْلَ الْمَجْلِ کَجَمْرٍ دَحْرَجْتَہٗ عَلٰی رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاہُ مُنْتَبِرًا وَلَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ فَیُصْبِحُ النَّاسُ یَتَبَایَعُوْنَ لَا یَکَادُ اَحَدٌ
یُؤَدِّی الْاَمَانَۃَ حَتّٰی یُقَالَ اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِیْنًا حَتّٰی یُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَہٗ مَا اَظْرَفَہٗ مَا
اَعْقَلَہٗ وَمَا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ بخاری اور مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ سوویگا مرد ایک نیند سو اُٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اُسکے دل سے تو ہوجاویگا اُسکا نشان جیسے آنکھ کا آبلہ یعنی
زخم داغ پھر سوویگا ایک نیند تو اُٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اُسکے دل سے تو ہوجاویگا اُسکا نشان آبلے کی طرح جیسے تو
چنگاری کو اپنے پیر پر ڈھلکا دے سو اُسپر آبلہ پڑجاوے سو وہ تجکو پھولا دیکھ پڑیگا حالانکہ اُسمین کچھ نہین پھر لوگ خرید فروخت
کرینگے یہ نہین لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہانتک کہ کہا جاویگا کہ فلانے کی اولاد مین ایک امانت دار مرد ہے یہانتک نوبت
پہونچیگی کہ کہا جاویگا آدمی کے حق مین کہ فلانا شخص کیا خوب دلاور ہے کیا لطیف وظریف ہے کیا خوب عقلمند ہے اور حال آنکہ
اُسکے دل مین ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہین یعنی امانت داری نہین **ف** خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہے
کہ امانت داری دمبدم کم ہوتی جاویگی آخر کو یہ حال ہوجاویگا کہ نامی اور مشہور لوگ جنکی لوگ تعریفین کرینگے اُنکی بھی نیت
بدل جاویگی کچھ امانت داری اُنکے دل مین نرہیگی حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت سے مین نے دو باتین سنین سو ایک تو مین
دیکھ چکا اور دوسری بات کا منتظر ہون پہلی بات تو یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت داری مردون کے دلون کے اندر اُتری
سو انھون نے قرآن اور حدیث سے علم سیکھا یعنی ظاہر اور باطن سے امانت دار اور دیندار ہوگئے اور دوسری بات حضرت نے
ہم سے امانت کے جاتے رہنے کی کہی پھر یہ حدیث فرمائی **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَنْزِلُ رَبُّنَا کُلَّ لَیْلَۃٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ ۱۶۲۷
یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ یَقُوْلُ مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَہٗ مَنْ یَسْأَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ مَنْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَہٗ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُترتا ہے ہمارا رب ہر رات کو پہلے آسمان تک جب کہ

پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہی تو فرماتا ہی کہ کون مجھسے دعا مانگتا ہی تاکہ مین اُسکی دعا قبول کرون کون مجھسے سوال کرتا ہی تاکہ
مین اُسکو دون کون مجھسے گناہ بخشواتا ہی کہ مین اُسکے گناہ بخشون ف خدا کے نزول سے مراد اُسکی رحمت کا نزول ہی
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہی اس وقت کی دعا مستجاب ہی پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت
خواب غفلت مین کٹتا ہی شعر ہر شبے از بہر توای بوالفضول + میکند از اوج جباری نزول + تو زجای خود چو مردِ بے ادب
1628 برنگیری گام نی روز ونہ شب + ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَأْخُذْ
مِنْهُ شَيْئًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب دریاے فرات سونے کے گنج سے کھل جاویگا
سو جو کہ وہان حاضر ہو سو اُسمین سے کچھ نہ لیوے ف یعنی قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریاے فرات سے ظاہر ہوگا
اُسکے لینے سے اسواسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہی اُس وقت مین مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہی دنیا لیکر
1629 کیا کریگا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِىْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ
فِىْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِىْ سَخَطِ اللّٰهِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہی اگر تیری
عمر کی مدت نے طول کی تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ اُنکے ہاتھون مین کوڑے ہونگے جیسے بیلون کی دُم صبح کرینگے خدا کے غضب مین
اور شام کرینگے خدا کے قہر مین ف مراد کوڑے والے اور چوبدار ہین جو حاکم پاس مظلوم کو نہین جانے دیتے اور مارتے ہین
1630 ق اَبُوْسَعِيْدٍ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ
مِنَ الْفِتَنِ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہی کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگی جنکے
پیچھے پھریگا چرانے کو پہاڑون کی چوٹیان پر اور پانی برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر بھاگے گا فسادون کے سبب سے ف
یعنی فساد کے وقت مین گوشہ گیر بہتر ہی کہ لوگون کے ملنے سے ایسے وقت مین ایمان سلامت نہین رہتا تو بکریان چرا کھانا
1631 بہتر ہی ق اَنَسٌ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ بخاری اور مسلم
مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی ہین اُس مین دو خصلتین ایک مال
پر حرص دوسرے عمر پر حرص ف یعنی پیری کی حالت مین مال اور زندگی کی نہایت حرص بڑھ جاتی ہی ق
1632 اَبُوْهُرَيْرَةَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَىُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ
لَوْ شِئْتُ اَنْ اُسَمِّيَهُمْ بَنِىْ فُلَانٍ وَّبَنِىْ فُلَانٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلاک
کریگا لوگون کو یہ قریش کا قوم اصحاب نے کہا پھر ہمکو کیا ارشاد ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ اُنسے گوشہ گیری کرین
تو بہتر ہی ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اگر مین چاہون تو اُنکے نام لے دون کہ وے لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد مین ف
اس حدیث مین حکومت بنی اُمیہ کے فسادون کی خبر ہی چنانچہ امام حسینؑ کی شہادت کے بعد سیکڑون اصحاب مدینہ مین
1633 یزید کے لشکر نے شہید کیے ق ابْنُ عُمَرَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ
وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ احرام باندھین
مدینے والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفے سے اور نجد والے قرن سے ف یعنی جب حج اور عمرے کی نیت سے ان

تینون مقام پر پہونچے تو وہان سے احرام باندھے **فصل فیما لم یسم فاعلہ** اِس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے
۱۶۳۴ سرے پر مضارع مجہول ہی **ق** ابْنُ عُمَرَ اُرَانِی فِی الْمَنَامِ اَتَسَوَّکُ بِسِوَاکٍ فَجَاءَنِی رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا اَکْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ
فَنَاوَلْتُہُ الْاَصْغَرَ مِنْھُمَا فَقِیْلَ لِیْ کَبِّرْ فَدَفَعْتُہُ اِلَی الْاَکْبَرِ مِنْھُمَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا مجکو خواب مین معلوم ہوا کہ مین ایک مسواک کرتا ہون پھر دو شخص آئے ایک اُن مین دوسرے سے بڑا ہی
سو مین نے وہ مسواک چھوٹے کو دی تو مجسے کہا گیا کہ بڑے کو دے تو مین نے وہ مسواک بڑے کو دی **ف** اس حدیث
۱۶۳۵ سے بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی **ق** ابْنُ عُمَرَ اُرَانِی لَیْلَۃً عِنْدَ الْکَعْبَۃِ فَرَاَیْتُ رَجُلًا اٰدَمَ کَاَحْسَنِ
مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَہٗ لِمَّۃٌ کَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَھَا فَھِیَ تَقْطُرُ مَاءً اُمْتَکِئًا عَلٰی
رَجُلَیْنِ اَوْ عَلٰی عَوَاتِقِ رَجُلَیْنِ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقِیْلَ ھٰذَا الْمَسِیْحُ بْنُ مَرْیَمَ ثُمَّ اِذَا
اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّھَا عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ فَسَاَلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقِیْلَ ھٰذَا الْمَسِیْحُ
الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو خواب مین ایک رات معلوم ہوا کعبہ
کے پاس ہون تو مین نے ایک مرد دیکھا گیہوان رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہوان رنگ مرد دیکھے ہون اُسکے کندھون
تک بال ہین جیسے کہ تو نے بہت اچھے کندھون تک بال دیکھے ہون سو اُس مرد نے اُن بالون مین کنگھی کی ہی تو اُن سے پانی
ٹپکتا ہی دو مردون پر تکیہ دیے یا یون فرمایا کہ دو مردون کے کندھون پر تکیہ دیے ہر وہ شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہی سو
مین نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی تو کسی نے کہا کہ یہ مسیح ہی مریم کا بیٹا پھر مین نے ایکا ایک اور مرد دیکھا نہایت گھونگر والے
بال والا داہنی آنکھ کا کانا اُسکی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو مین نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی کسی نے کہا یہ مسیح دجال ہی **ف**
حضرت عیسیٰؑ کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ انھون نے گھر نہین بنایا اکثر جنگل مین پھرا کرتے تھے اور اُن کے ہاتھ لگانے سے
بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن مین تمام عالم کو پھر ڈالیگا عیسیٰ علیہ السلام اور دجال
قیامت کے قریب آوینگے حضرت نے اُن دونون مسیحون کی نشانیان بتلادین کہ مسلمان پہچان لیوین دھوکھا نہ
۱۶۳۶ کھاوین **م** الْمِقْدَادُ تُدْنَی الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰی تَکُوْنَ مِنْھُمْ کَمِقْدَارِ مِیْلٍ فَیَکُوْنُ النَّاسُ عَلٰی
قَدْرِ اَعْمَالِھِمْ فِی الْعَرَقِ فَمِنْھُمْ مَنْ یَکُوْنُ اِلٰی کَعْبَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَکُوْنُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَکُوْنُ
اِلٰی حَقْوَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یُلْجِمُہُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نزدیک
کیا جاویگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے یہانتک کہ اُنسے میل برابر ہوجاویگا تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے
مین ہونگے سو اُنمین سے بعضا شخص ایسا ہوگا کہ اُسکے دونون ٹخنون تک پسینا ہوگا اور اُنمین سے بعضے کے دونون
گھٹنون تک ہوگا اور اُنمین سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور اُنمین سے بعضے لوگون کو پسینا لگام ہوویگا یعنی منھ مین گھس جاویگا
۱۶۳۷ **ف** میل سے مراد یا کوس ہی یا سرمہ لگانے کی سلائی **م** حُذَیْفَۃُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَی الْقُلُوْبِ کَالْحَصِیْرِ عُوْدًا
عُوْدًا فَاَیُّ قَلْبٍ اُشْرِبَھَا نُکِتَ فِیْہِ نُکْتَۃٌ سَوْدَاءُ وَاَیُّ قَلْبٍ اَنْکَرَھَا نُکِتَ فِیْہِ نُکْتَۃٌ بَیْضَاءُ حَتّٰی تَصِیْرَ عَلٰی
قَلْبَیْنِ اَبْیَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّہٗ فِتْنَۃٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا کَالْکُوْزِ

مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَّلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ الحدیث متفق علیہ والسیاق لمسلم
مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سامنے آتے ہین فتنے دلون پر جیسے چٹائی بنانے کے وقت
ایک ایک لکڑی پدر پدر سامنے آتی ہی سو جو دل کہ اُن فتنون کو پلایا گیا تو اُسمین ایک سیاہ نکتہ ڈالا گیا اور جس دل نے ان
فتنون کی انکار کی تو اُسمین ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہی تو دو قسم کے دل ہوگئے ایک دل سفید ہی ہوگیا جیسے سنگ مرمر سو اسکو
کسی طرح کا فتنہ ضرر نہین کرتا جب تک آسمان اور زمین کو قیام ہی اور دوسرا اُن کالا خاکستری رنگ ہی جیسے اوندھا
کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سوائے اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہین جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہی
یعنی بخاری اور مسلم دونون مین موجود ہی لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہی ف یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا
دلون پر ہجوم رہتا ہی سو جو دل مین واہیات جم گیا سو سیاہ ہوگیا اُسکو نیک بد کی تمیز نہین رہتی جیسے اوندھے برتن مین
پانی نہین ٹھہرتا اور جس دل نے انکا کچھ دھیان نہ کیا اور آپکو خطرات واہیہ سے بچایا وہ دل روشن ہوجاتا ہی اُسکو نیک بد
1638 کی تمیز ہوتی ہی وہ گناہ سے بچا رہتا ہی عن اَبُوْ هُرَيْرَةَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ
لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى
يَصْطَلِحَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دوشنبہ اور پنجشنبہ
کے دن اور گناہ معاف ہوتے ہین ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شرک نہین کرتا مگر اُسکے گناہ نہین معاف ہوتے جسکے
درمیان اور اُسکے مسلمان بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہی سو حکم ہوتا ہی کہ مہلت دو ان کو یہان تک کہ
آپس مین صلح کرلیوین ف معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمان سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی تین
1639 دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہین - عن سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ الْاَزْدِيِّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ
قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ
فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ
الْعِرَاقُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ بخاری اور مسلم مین سفیان بن ابی زہیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آوینگے ایک
قوم جلدی کرتے سو اُٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو انکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اُنکے حق مین
بہتر ہی اگر انکو کچھ واقفیت ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آوینگے قوم جلدی کرتے سو اُٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو
اور جو انکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اُنکے حق مین بہتر ہی اگر انکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک
تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سو اُٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو انکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اُنکے
حق مین بہتر ہی اگر انکو کچھ دانست ہوتی ف یعنی بعد فتح اسلام کے لوگ مدینے کا رہنا چھوڑ کے یمن اور شام اور عراق
مین مع اپنے گھر بار کے جا بسینگے حال آنکہ حضرت کا جوار چھوڑنا اور مدینے کے برکات سے محروم رہنا اُنکے حق مین بہتر نہین
1640 عن اَبُوْ هُرَيْرَةَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ

یَدَاكَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہی عورت کا چار سبب سے
اُسکے مال کے سبب سے اور اُسکے حسب نسب کے سبب سے اور اُسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اُسکی دینداری کے سبب
سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھوں میں خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا **ف** یعنی دستور ہی کہ عورت کے نکاح کی رغبت
انھیں چار چیزوں کے سبب سے ہوتی ہی سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکھ کہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال
اور حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نہ کر کہ اکثر دھوکھا ہوتا ہی اور اُسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہو جاتی ہی اور اگر دینداری
١٦٤١ کے ساتھ مال اور نسب و جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نورٌ علیٰ نورٍ **ق** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ
فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُوْلُ بَلٰى كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ
وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے
دن سو ڈالا جاویگا دوزخ میں سو اُسکے پیٹ سے انتڑیاں نکل پڑینگی سو اُنکو لیے گھومتا پھریگا جیسے گدھا چکی کے گرد
گھومتا ہی تو جمع ہونگے اُسکی طرف دوزخی لوگ سو کہینگے اے فلانے تجھکو کیا ہوا کیا تو نیک باتیں نہ بتلاتا تھا اور بد کاموں سے
نہ منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کہ کیوں نہیں میں نیک کام لوگوں کو بتلاتا تھا اور خود اُسکو نہ کرتا تھا اور بد کام سے منع کرتا تھا لیکن
١٦٤٢ خود کرتا تھا **ف** اس حدیث میں واعظ بے عمل کی سزا مذکور ہی **م** اَنَسٍ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ
لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ
بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ مسلم میں انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا داروں میں آسودہ تر اور خوش عیش تر
تھا سو دوزخ میں ایکبار غوطہ دیا جاویگا پھر اُس سے پوچھا جاویگا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا
کیا تجھپر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہیں اے میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا میں سب لوگوں
سے سخت تر تکلیف میں رہا تو اُس سے پوچھا جاویگا اے آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہی کیا تجھپر کبھی شدت اور
رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہیں گذری اور میں نے تو کبھی شدت اور سختی نہیں دیکھی **ف**
یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کی آرام بالکل بھول جاویگی اگرچہ دنیا میں اُسنے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین و
١٦٤٣ آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز نہ یاد پڑیگی اگرچہ تمام عمر بیماری اور ذلت و کشتی میں گذری ہو **م** اِبْنِ مَسْعُوْدٍ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ
يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اُس دن یعنی قیامت کو اُسکی ستر ہزار باگیں ہونگی ہر باگ کے ساتھ
ستر ہزار فرشتے اُسکو کھینچینگے **ف** اس حساب سے سب فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے نو سو کرور اور چار ارب ہوئے
١٦٤٤ باقی کارخانجات کے فرشتوں کا شمار بشر کے شمار سے باہر ہی وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ **م** جَابِرٍ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ

علی مامات علیہ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا حشر مین اُٹھایا جاویگا ہر ایک بندہ جس حالت پر کہ مرگیا
ف یعنی کفر یا ایمان پر اخلاص یا نفاق پر ق انس یُجاءُ بالکافر یوم القیمۃ فیقال لہ ارأیت لو کان لک ۱۶۴۵
ملءُ الارض ذہبا اکنت تفتدی بہ فیقول نعم فیقال لہ انک کنت سُئلت ما ھو ایسر من ذلک
بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے دن تو اس سے کہا جاویگا بھلا بتلا تو کہ
اگر تیری ملکیت مین زمین کے برابر سونا ہوتا کیا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہیگا کہ ہان تو اس سے کہا جاویگا تجھسے تو اس سے
بھی آسان تر مانگا گیا تھا ف یعنی دنیا مین تجھسے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک نہ کرنے کی فرمایش تھی تجھسے تو اتنا بھی ہو نسکا
آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہو ق ابوھریرۃ یُحشرُ الناسُ علی ثلث طرائق راغبین وراھبین واثنان علی ۱۶۴۶
بعیر وثلثۃ علی بعیر واربعۃ علی بعیر وعشرۃ علی بعیر وتحشر بقیتھم النار تقیل معھم حیث قالوا و
تبیت معھم حیث باتوا وتصبح معھم حیث اصبحوا وتمسی معھم حیث امسوا بخاری اور مسلم مین ابوہریرۃؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہو گا لوگون کا تین طریق پر ایک قسم امیدوار لوگ ہونگے یعنی حساب اور ثواب کے امیدوار
اپنے نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنی مسلمان تقصیروار دو شخص ایک اونٹ پر اور تین اور چار ایک
اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندون کو آگ ہانک لیجلیگی یعنی یہ تیسری قسم کے لوگ ہین وہ پھر کو آگ اُنکے ساتھ ٹھہر
جاویگی جہان وے ٹھہرینگے اور رات بسر کریگی اُنکے ساتھ جہان وے رات بسر کرینگے اور صبح کریگی اُنکے ساتھ جہان وے صبح
کرینگے اور شام کریگی اُنکے ساتھ جہان وے شام کرینگے ف یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکون کے زندے لوگون کو شام
کے ملک مین آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ پا اور قیامت کا حشر قبرون سے ہوگا ق سھل بن سعد ۱۶۴۷
یُحشرُ الناسُ یوم القیمۃ علی ارض بیضاء عفراء کقرصۃ النقی لیس فیھا علمٌ لاحد وقیل لیس فیھا علمٌ
من حدیث سھل او غیرہ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا قیامت کے
دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اُسمین کسی کا نشان نہ باقی رہیگا یعنی کوئی مکان اور مینار نرہیگا چٹیل
میدان ہو جاویگا اور بعضون نے کہا ہو کہ نشان نرہنے کا مضمون حضرت کی حدیث مین نہین بلکہ سہل بن سعد کا یہ قول ہو یا
سواے یا کسی اور شخص کا ھ انس یخرج من النار اربعۃ فیعرضون علی اللہ فیلتفت احدھم فیقول ای رب ۱۶۴۸
اذ اخرجتنی منھا فلا تعیدنی فیھا فینجیہ اللہ منھا مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نکالے جاوینگے
دوزخ سے چار شخص تو سامنے لائے جاوینگے خدا کے سو اُنمین سے ایک شخص منھ پھیر کے کہیگا اے میرے رب جب کہ تو نے
مجکو دوزخ سے نکالا تو اب مجکو اُسمین پھیر نہ ڈالیو تو خدا اُسکو نجات دیگا خ ابوسعید یُدعی نوح یوم القیمۃ فیقول لبیک ۱۶۴۹
وسعدیک یا رب فیقول ھل بلغت فیقول نعم فیقال لامتہ ھل بلغکم فیقولون ما اتانا من نذیر فیقول
من یشھد لک فیقول محمد وامتہ فتشھدون انہ قد بلغ فذلک قولہ فکذلک جعلنکم امۃ وسطا
لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا بخاری مین ابوسعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ بلایا جاویگا نوح قیامت کے دن تو کہیگا اے میرے رب مین حاضر ہون تیری خدمت اور طاعت مین تو خدا فرماویگا کہ کیا

تو نے اپنی امت کو پیغام پہونچایا تھا یعنی عذاب سے ڈرایا تھا تو نوح کہیگا کہ ہان مین نے پیغام سنا دیا ہو تو اُنکی اُمت سے
کہا جاویگا کہ کیا نوح نے تمکو پیغام پہونچایا تھا تو اُسکی اُمت کے لوگ کہین گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہین آیا تو
خدا نوح سے فرماویگا کہ تیرے دعوی کا کون گواہ ہو جو تیری گواہی دے تو نوح کہیگا کہ محمدؐ اور اُنکی امت ہیہ سب گواہ ہین سو تم لوگ
گواہی دوگے کہ مقرر نوح نے اُنکو پیغام پہونچایا تھا سو یہی مطلب ہو خدا کے اس قول کا اور اسیطرح ہمنے بنایا تمکو عادل اور
افضل اُمت تاکہ تم گواہ ہو لوگون پر اور رسول تم پر گواہ ہووے **ف** اس حدیث اور اس آیت سے امت محمدی کی فضیلت سب
اُمتون پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہین ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت
شرط ہو بعضی روایت مین آیا ہو کہ نوح کی اُمت کہیگی کہ اُمت محمدی ہمارے وقت مین کہان موجود تھی جو دیکھے انکی گواہی کیونکر
سند ہوگی تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہر چند ہم تمہارے وقت مین نہ تھے لیکن ہمکو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہو خدا کے
1650 کلام سے زیادہ ترکسی کے کلام کی سند نہین **ق** ابو ھریرۃ یُستجابُ لِاَحَدِکُم مَا لَمْ یَعْجَلْ یَقُولُ قَد دَعَوتُ رَبِّی فَلَمْ یُستَجَبْ لِی
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی دعا اُسوقت تک مقبول ہوگی جبتک
کہ وہ اسطرح سے جلدی نہ کرے کہ مین نے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اُسنے میری دعا نہ قبول کی **ف** دعا مین اسطرح شتابی
کرنا ایسی بے ادبی ہو کہ اُسکا ثمرہ محرومی ہو آدمی کو خدائی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہو جو جلدی کرتا ہو خدا ہی خوب جانتا ہو کہ
جلد نہ دعا قبول ہونے مین کیا حکمت ہو اور حدیث مین آیا ہو کہ مسلمان کی دعا نامقبول نہین ہوتی خواہ دنیا مین اُسکا اثر ظاہر ہوتا ہو
خواہ آخرت مین بہت چیزون کی تمنا آدمی دنیا مین کرتا ہو حالانکہ اُسکے حق مین بہتر نہین اسواسطے حقتعالی اُسکے عوض آخرت مین
1651 ثواب دیگا اسواسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسی کو محروم نہین پھیرتا **م** عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو یُغْفَرُ لِلشَّھِیدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ
مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہین سوائے قرض کے **ف**
یعنی قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہو اس حدیث مین اشارہ ہو کہ قرض ادا کرنے مین سستی نکرے علما نے کہا ہو کہ قرض
1652 سے مراد جمیع حقوق العباد ہین یعنی شہید سے خدا کے گناہ سب معاف ہو جاتے ہین مگر بندون کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہو **خ**
ابو ھُرَیرۃ یُقَالُ لِاَھلِ الجَنَّۃِ خُلُودٌ وَّلَا مَوتَ وَلِاَھلِ النَّارِ یَا اَھلَ النَّارِ خُلُودٌ وَّلَا مَوتَ بخاری مین ابو ہریرہ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والون سے کہا جاویگا کہ تمکو ہمیشگی ہو اور کبھی موت نہین اور دوزخ والون سے کہا جاویگا کہ اے دوزخیو
تمکو ہمیشگی ہو اور کبھی تمکو موت نہین **ف** معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہین

اَلْبَابُ التَّاسِعُ

1653 اس باب مین پانچ فصلین ہین پہلی فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ماضی ہو **خ** عُمَر اَتَانِی اللَّیلَۃَ اٰتٍ
مِّن رَّبِّی فَقَالَ صَلِّ فِی ھٰذَا الوَادِی المُبَارَکِ وَقُل عُمرَۃٌ فِی حَجَّۃٍ بخاری مین عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ آیا میرے پاس ایک آنے والا میرے رب کی طرف سے سو اُسنے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے مین اور کہ عمرہ داخل ہوا
حج مین **ف** نوین سال حضرت حج کو چلے مدینے سے جب اس نالے مین پہونچے جسکا عقیق نام ہو تب حضرت نے حدیث
فرمائی یعنی حج اور عمرہ ساتھی ایک احرام سے ادا کر اسکو قران کہتے ہین یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہو کہ قران افضل ہو نزدیک

حج اور تمتع سے تمتع یہ کہ عمرہ کرکے احرام اُتارے پھر حج کے موسم میں دوسرا احرام باندھ کے حج ادا کرے **ق** اَبُوذَرٍّ اَتَانِیْ

1654 جِبْرِیْلُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّهٗ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ

وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ بخاری اور مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آیا سو اُسنے مجھکو

بشارت دی کہ جو مریگا تیری اُمت سے اس حالت پر کہ شرک نہ کرتا ہو اللہ سے کسی چیز کا تو وہ بہشت میں داخل ہوگا ابوذر نے

کہا میں نے کہا کہ اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت میں داخل ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے

یعنی ایمان بہشت میں انجام کو لیجاویگا اگرچہ گناہوں کے سبب سے سزا پاوے یا بدون سزا مغفرت ہو جاوے **ق**

1655 اَبُوْهُرَیْرَةَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی یَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَیَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ

مُوْسٰی اِصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرٰىةَ بِیَدِهٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ

بِاَرْبَعِیْنَ سَنَةً فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بحث کی آدم اور موسیٰ نے

سو کہا موسیٰ نے اے آدم تو ہمارا باپ ہے تونے ہمکو بے نصیب کیا اور ہمکو تونے بہشت سے نکالا یعنی اگر تم گیہوں نہ کھاتے تو بہشت

سے تم اور تمہارے فرزند نہ نکالے جاتے تو آدم نے موسیٰؑ سے کہا کہ تو موسیٰ ہے کہ تجکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت

اپنے دست قدرت سے لکھ دی کیا مجکو ملامت کرتا ہے اور الزام دیتا ہے اُس کام پر جو خدا نے میری تقدیر میں لکھا تھا چالیس برس

میرے پیدا کرنے سے پہلے تو جیت گئے آدمؑ موسیٰ سے **ف** پوری روایت مصابیح میں یوں ہے کہ گفتگو کی آدمؑ اور موسیٰ نے

اپنے رب کے پاس تو غالب ہوئے آدم موسیٰ پر کہا موسیٰ نے تو ہی آدم ہے کہ تجکو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور

اپنی روح تجھ میں پھونکی تھی اور فرشتوں سے تجکو سجدہ کرایا اور تجکو اپنی بہشت میں رکھا پھر تو نے اپنے گناہ سے لوگوں کو زمین پر

گرایا تو آدم نے کہا تو ہی موسیٰ ہے کہ تجکو خدا نے اپنی پیغمبری اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت دی جسمیں ہر چیز کا

مفصل بیان ہے اور تجکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کرلیا سو بتلا تو کہ خدا نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کے برس

آگے لکھا تھا موسیٰ نے کہا چالیس برس آدم نے کہا کیا تو نے یہ مطلب بھی دیکھا کہ آدم نے نافرمانی کی اور سی نے کہا کہ ہاں آدم نے

کہا پھر کیوں مجکو تو ملامت کرتا ہے اُس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر میں چالیس برس میری پیدائش سے آگے ٹھہر چکا تھا

حضرت نے فرمایا سو جیت گیا آدمؑ موسیٰ سے **ف** یہ گفتگو حضرت موسیٰؑ کے انتقال کے بعد عالم ارواح میں ہوئی اور

جب تک حضرت آدمؑ اس عالم میں زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اس حدیث سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ آدمی

اپنے گناہوں کو تقدیر کی طرف حوالہ کرکے آپ کو بیقصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہیں شیطان

نے اپنا گناہ اس عالم میں تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپ کو بیقصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور حضرت

آدمؑ نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہے اور بے ادبی شیطانی

1656 کام ہے **شعر** بندگی نبود بجز عجز و ادب ✽ بے ادب محروم شد از فضل رب ✽ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَحْسَنْتُمْ وَاَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوْا

قَالَهٗ لِبَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حِیْنَ سَقَوْهُ النَّبِیْذَ عَلٰی زَمْزَمَ مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ تمنے یہ بہت اچھا کیا اور نہایت خوب کیا سو کیا کرو حضرت نے عبد المطلب کی اولاد سے یہ فرمایا کہ جب اُنھوں نے حضرت کو

زمزم پر کھجور کو پانی مین گھول کے پلایا ف روایت ہی عبداللہ بن عباسؓ سے کہ حضرت حجۃ الوداع مین زمزم پاس اونٹ پر سوار آئے اور حضرت کے پیچھے اُسامہ بن زید سوار تھے ہمسے حضرت نے پانی مانگا ہمنے حضرت کو کھجور کا بھیگا ہوا پانی پلایا حضرت نے خود پیا اور باقی اُسامہ کو دیا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اُس پر ترغیب دلانا مستحب ہی ق

1657 ابو ہریرۃ اختتن ابراہیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالقدوم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم مین ف قدوم ایک مکان کا نام ہی شام کے ملک مین اور یہ جو مشہور ہی کہ حضرت ابراہیم نے اپنا ختنہ بسولے سے کیا سو غلط ہی قدوم سے مراد بسولا نہین بلکہ مکان مراد ہی روایت ہی کہ حضرت ابراہیم نے ننانوے برس کی عمر مین اپنا ختنہ کیا تھا اور یہ سنت اول انھین سے جاری ہوئی توریت کی کتاب الخلقۃ مین ۱۷ فصل کے اندر مرقوم ہی کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی نشان ہی میرے عہد کا تمھارے بدنون مین عہد دائمی ابدی جو ختنہ نہ کریگا وہ قوم ابراہیمی سے جدا ہوگیا اُسنے خدا کا عہد توڑا فقط بارے الحمد بعد کہ اہل اسلام اس عہد پر قائم ہین اور نصاریٰ نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہین اور منسوخ ہونے کے قائل نہین چنانچہ متی کی انجیل مین عیسیٰ علیہ السلام نے صاف فرمایا ہی کہ مین توریت کے احکام منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ خود عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ختنہ ہوا تھا تو بموجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاریٰ قوم ابراہیمی سے

1658 بالکل جدا ہو گئے اُنھون نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا خ انس اخذ الرایۃ زید فاصیب ثم اخذھا جعفر فاصیب ثم اخذھا عبد اللہ بن رواحۃ فاصیب ثم اخذھا خالد بن الولید من غیر امرۃ ففتح لہ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہو گیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا عبداللہ بن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے انکو فتح نصیب کی ف حضرت نے جنگ مُوتہ مین لشکر بھیجا اُسکے تین سردار مقرر کیے اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہو اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ جب جنگ ہوئی تو یہ تینون سردار شہید ہو گئے پھر اصحاب نے صلاح مشورہ کر کے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہان کی خبر اُسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینے مین لوگون سے فرمائی پھر اُسی کے موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے بے سرداری فتح کی یعنی حضرت نے اُنکو سردار نہین بنایا تھا بلکہ اصحاب نے اُنکو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب حجت ہی صدیق اکبر کی بھی خلافت اصحاب کے اجماع سے ہوئی تو بیشک درست ہوئی

1659 ق ابو ہریرۃ اذنب عبد ذنبا فقال اللھم اغفر لی ذنبی فقال تبارک وتعالیٰ اذنب عبدی ذنبا علم ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال ای رب اغفر لی ذنبی فقال تبارک وتعالیٰ عبدی اذنب ذنبا فعلم ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال ای رب اغفر لی ذنبی فقال تبارک وتعالیٰ اذنب عبدی ذنبا فعلم ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بالذنب اعمل ما شئت فقد غفرت لک قال عبد الاعلیٰ احد رواۃ ھذا الحدیث لا ادری اقال فی الثالثۃ او الرابعۃ اعمل ما شئت بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کیون نہو پھر اُسنے کہا کہ الٰہی

میرے گناہ کو معاف کردے تو حق تعالے فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اُسنے جانا کہ اُسکا ایسا رب ہی کہ گناہ کو
معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اُسنے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اُسنے کہا ای میرے رب میرا گناہ معاف کر تو حق تعالی فرماتا ہی
کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اُسنے جانا کہ اُسکا رب ہی کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اُسنے توبہ توڑی سو اُسنے
گناہ کیا تو اُسنے کہا کہ ای میرے رب میرا گناہ بخش دے سو حق تعالی فرماتا ہی گناہ کیا میرے بندے نے تو اُسنے جانا کہ اُسکا
ایک رب ہی کہ گناہ بخشتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی کر جو تیرا جی چاہے سو مقرر مین نے تجکو بخشا عبد الاعلی اس حدیث کے ایک راوی نے
کہا کہ مین نہین جانتا کہ حضرت نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کہ کر جو تیرا جی چاہے **ف** یعنی جو بار بار گناہ کرکے آدمی توبہ کریگا
اُسکی توبہ مقبول ہوگی آدمی کا قصور اگر کیجیے تو دو تین بار مین تنگ ہو جاتا ہی یہان کریمی کی شان ہی تنگی کا کیا امکان ہی **نظم**
باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ✤ گر کافر و رند و بت پرستی باز آ ✤ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست ✤ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ✤ لیکن
شرطیہ ہی کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اُس گناہ کے کرنے کا قصد نہو اور اگر اُس گناہ کرنے کا قصد دل مین موجود ہو تو صرف
زبان سے توبہ کرنا گویا مسخراپن کرنا ہی اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے یعنی جس گناہ کے بعد توبہ بھی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو
١٦٦٠ نہین روکتا اور یہ مطلب نہین کہ توبہ کے بعد آدمی بےقید ہو جاوے جو جی چاہے سو کرے **م** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اَرْسَلَنِي بِصِلَةِ
الْاَرْحَامِ وَكَسْرِ الْاَوْثَانِ وَاَنْ يُوَحَّدَ اللّٰهُ وَلَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْئًا **قَالَهُ** لَهُ حِيْنَ سَاَلَهُ بِاَيِّ شَيْءٍ اَرْسَلَكَ يَعْنِي اللّٰهُ
مسلم مین عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو بھیجا ہی برادر پروری بتلانے کو اور بتون کے توڑنے کو اور
اسواسطے کہ ہم سب لوگ خدا کو اکیلا مالک جانین اور اُسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ سمجھین یہ حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا
جب کہ اُسنے پوچھا حضرت سے کہ خدا نے تمکو کس کام کے واسطے بھیجا ہی **ف** ابتدائے اسلام مین جبکہ اسلام بہت ضعیف
تھا یہ شخص یعنی عمرو بن عبسہ مکے مین آیا حضرت سے اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا مین پیغمبر ہون اُسنے کہا پیغمبر کیا
حضرت نے فرمایا خدا نے مجکو بھیجا ہی اُسنے کہا کسواسطے بھیجا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اُسنے کہا کسنے کسنے تمھارا
ساتھ دیا ہی حضرت نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام نے یعنی ابو بکر صدیق اور بلال نے پھر اُسنے کہا مین بھی تمھارا ساتھ
دیتا ہون حضرت نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھ نہ دے سکیگا تو نہین دیکھتا میری ناتوانی اور کافرون کا غلبہ اب تو اپنے گھر
١٦٦١ پلٹ جا جب تو ہماری فتح سنیو تو آئیو **ق** حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ **قَالَهُ** لَهُ بخاری اور مسلم مین
حکیم بن حزامؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اُس نیکی پر جو تجسے آگے ہوئی **ف** حکیم بن حزامؓ سے روایت
ہی کہ مین نے مسلمان ہونے کے وقت عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت کفر مین جو مین نے نیکیان کی ہین جیسے برادر پروری اور
گردن آزاد کرنا سو اُسکا بھی ثواب مجھکو ملیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا ثواب
١٦٦٢ ضائع نہوگا **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ **قَالَهُ** لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ بخاری اور مسلم مین براء بن
عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت مین مشابہ ہی یہ حضرت نے جعفر بن ابیطالب سے فرمایا
ف اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیارؓ کی ثابت ہوئی حضرت کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت ہونا نہایت عمدہ
١٦٦٣ کمال ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ

يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللّٰهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا خدا کا
اُس قوم پر جنھون نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرت اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت غضب
ہی خدا کا اُس مرد پر جسکو رسول اللّٰہ قتل کرے راہ خدا مین **ف** جنگ اُحُد مین کافرون نے پتھر مارے حضرت کا دانت
شہید ہوا اور چہرۂ شریف پر کھرونچا لگا اور ہونٹھ پر زخم آیا علی مرتضی پانی سے حضرت کا خون دھوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اُسی لڑائی مین حضرت نے اُبی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکے مین جا کر اسی زخم کے صدمے سے
مرگیا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَّهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ ١٦٦٤
فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّيْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِي
شَرَى الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا
لِيْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِيْ جَارِيَةٌ فَقَالَ اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقَا عَلٰى اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین سو زمین کے مول لینے والے نے اُسکی
زمین مین ایک گھڑا پایا جسمین سونا تھا تو بیچنے والے سے زمین کے مول لینے والے نے کہا کہ اپنا سونا مجھسے لے مین نے تو تجھسے
زمین مول لی تھی اور تجھسے مین نے سونا نہین مول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول لینے والے سے کہا کہ مین نے تو تجھے زمین
اور جو اُسکے اندر تھا سب بیچ ڈالا یعنی وہ تیرا حق ہی میرا حق نہین سو دونون اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے
پاس تو جسکے پاس فیصلہ کروانے کو گئے اُسنے کہا کہ تم دونون کے اولاد بھی ہی تو ایک نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہی دوسرے
نے کہا کہ میرے ایک لڑکی ہی تو اُسنے کہا تم دونون اس لڑکے کا لڑکی کے ساتھ نکاح کر دو اور اُس مال کو اُن دونون پر خرچ کرو
اور اُن پر خیرات کرو **ف** اس حدیث مین خوش نیتی اور دیانت داری کا بیان ہی اور حاکم نے جب کہ اُنکو خوش نیت دیکھا تو
اُنمین رشتہ داری مناسب جانی اور اُس مال کے خرچ کرنے کا کیا خوب طریقہ نکالا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَأْتَ ١٦٦٥
بَعْضًا **قَالَهٗ** لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے
بعضی جگہ ٹھیک تعبیر کہی اور بعضے مقام پر تو چوک گیا یہ حضرت نے ابی بکرؓ سے فرمایا **ف** ایک شخص حضرت کے پاس آیا اُسنے
کہا یا رسول اللّٰہ مین نے خواب مین دیکھا کہ بدلی سے گھی اور شہد ٹپکتا ہی تو لوگ اُسکو اپنے انجلون مین بھرتے ہین بعضا زیادہ لیتا ہی
اور بعضا کم اور مین نے آسمان سے ایک رسی لٹکی دیکھی سو حضرت اُسکو پکڑ کے چڑھ گئے پھر حضرت کے بعد ایک اور مرد اُسکو
پکڑ کے چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے اُسکو پکڑا سو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جڑ گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبرؓ نے
کہا کہ میرے ماں باپ حضرت پر قربان اگر اجازت ہو تو مین اس خواب کی تعبیر کہون حضرت نے فرمایا تو ہی اسکی تعبیر کہہ صدیق اکبرؓ نے
کہا وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہی اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہی سو قرآن ہی اور اُسکی شیرینی اور جو لوگ انجلون مین لیتے ہین سو قرآن خوان
ہین کسیکو بہت قرآن یاد ہی اور کسیکو کم اور وہ رسی جو آسمان سے لٹکتی ہی سو وہ دین حق ہی جسپر تو قائم ہی سو خدا تجکو اُسی کے سبب سے
اپنی طرف چڑھا لیگا پھر آپ کے بعد آپ کا خلیفہ اُسی طرح چڑھ جاویگا پھر دوسرا خلیفہ چڑھ جاویگا پھر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ
کریگا تو کچھ خلل پڑ جاویگا آخر کو وہ خلل مٹ جاویگا سو وہ بھی چڑھ جاویگا حضرت اب فرمایئے کہ مین نے ٹھیک تعبیر کہی یا کہین

مین چوک گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** بعضے علما نے کہا کہ ہر چند تعبیر سب ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرت
سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا اور بعضے عالم لوگ کہتے ہین کہ بعضی
عبارت کی تعبیر مین خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب ہوئی لیکن گھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ اعلم **م** اَبُوْهُرَیْرَةَ 1666
اَضَلَّ اللّٰہُ عَنِ الْجُمُعَۃِ مَنْ کَانَ قَبْلَنَا فَکَانَ لِلْیَهُوْدِ یَوْمُ السَّبْتِ وَکَانَ لِلنَّصَارٰی یَوْمُ الْاَحَدِ فَجَاءَ اللّٰہُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰہُ
لِیَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَجَعَلَ الْجُمُعَۃَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَکَذٰلِکَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا وَالْاَوَّلُوْنَ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الْمَقْضِیُّ لَهُمْ وَیُرْوٰی بَیْنَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ بہکا دیا خدا نے جمعے سے اُنکو جو ہمسے پہلے تھے تو یہودیون کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبے کا دن
ہوا پھر خدا ہمکو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنے جمعے کو مقدم کیا
ہفتے اور یکشنبے پر اور اسی طرح وے لوگ ہمارے پس رو ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا مین تو پچھلے ہین اور قیامت مین پہلے
ہین جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یون ہی کہ ہم اُن لوگون مین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا
ف انسان کے واسطے خدا کے نزدیک جمعے کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اسواسطے کہ حضرت آدم
اسیدن پیدا ہوئے اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت ٹھہری لیکن یہود اور نصاریٰ کی
فہم مین یہ بات نہ آئی یہود نے ہفتے کی تعظیم کی اس خیال سے کہ خدا نے اسی دن پیدایش سے فراغت کی اور نصاریٰ نے یکشنبے
کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسیٰ علیہ السلام اُنکے گمان مین سولی پانے کے بعد قبر سے اسیدن نکلے اور آسمان پر گئے حضرت نے
فرمایا کہ جیسے ہمارا دن اُنکے دن پر دنیا مین مقدم ہی اسیطرح قیامت مین امت محمدی اُنپر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب کتاب
سے فراغت پاجاویگی چنانچہ اسکے مطابق متی کی انجیل باب مین امت محمدی کی صفت موجود ہی کہ پچھلی امت اگلی ہوجاویگی اور اگلی
امتین پچھلی ہو جاوینگی **ق** جَابِرٌ **م** اَنَسٌ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے اور 1667
مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنبش کی خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت سے **ف** سعد بن معاذ مدینے کے
سردار تھے جنگ احد مین شہید ہوئے اُنکی فضیلت مین حضرت نے یہ حدیث فرمائی عرش کو جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی اسواسطے
کہ کاملین کی روحین موت کے بعد عرش کے نیچے جا کر ٹھہرتی ہین **ق** اَنَسٌ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ لَیْلَتِکُمَا دُعَاءً بِهٖ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ 1668
وَاُمِّ سُلَیْمٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا برکت دے تم دونون کی رات مین یہ دعا حضرت نے
ابو طلحہ اور ام سلیم کے حق مین کی **ف** اُمِّ سُلَیْمٍ ابو طلحہ کی بی بی کا نام تھا سو ابو طلحہ کا لڑکا مرگیا تھا ابو طلحہ گھر مین نہ تھے جب ابو طلحہ گھر مین
آئے تو ام سلیم نے لڑکے کے مرنے کی خبر نہ کی ابو طلحہ کے آگے کھانا رکھا اُنھون نے بخوبی کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی فجر کے قریب ام سلیم
نے کہا ای ابو طلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگین پھر وے لوگ اگر اپنی چیز طلب کرین تو دیوین یا نہ دیوین ابو طلحہ
نے کہا کہ بیگانی چیز دینے مین کچھ عذر بیجا ہے تب ام سلیم نے کہا تمھارا بیٹا مرگیا صبر کرو تا کہ ثواب پاؤ ابو طلحہ نے یہ قصہ حضرت سے
کہا تب حضرت نے اُنکے حق مین یہ دعا کی یعنی خدا اُنکو اولاد دے بعضی روایت مین آیا ہی کہ اُسی رات ام سلیم کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا
ہوا حضرت نے اُسکا عبد اللہ نام رکھا حضرت کو ام سلیم کی مضبوطی اور ایسے غم مین خاوند کی آرام رسانی پسند آئی **ق** اَبُوْهُرَیْرَةَ 1669

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار
بیان فضیلت امت محمدی بر امت موسوی و عیسوی از حدیث و انجیل

تَحَاجَّتْ وَيُرْوٰى احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِي
الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهٖ اَنْتِ عَذَابِي اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهٖ اَنْتِ رَحْمَتِي اَرْحَمُ
بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آپس مین
حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھمین گردن کش اور مغرور لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھمین
غریب اور مسکین لوگ داخل ہونگے تو حق تعالی نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہی تیرے سبب سے عذاب دونگا جسکو چاہونگا
اور بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہی رحم کرونگا تیرے سبب سے جسپر کہ چاہونگا اور تم دونون مین ہر ایکے واسطے بھرتی
ہی **ف** دوزخ اور بہشت مین افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپ کو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے
نافرمانون کو وہی سزا دیگا اور بہشت نے آپ کو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعدارون کو وہی ثواب
١٦٧٠ اور جزا دیگا حق تعالی نے فیصلہ کر دیا کہ تم دونون برابر ہو دوزخ مظہر قہر الٰہی ہی اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہی **م**
ابْنُ مَسْعُوْدٍ تَرِبَتْ يَدَاكَ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ **قَالَهٗ** لِابْنِ صَيَّادٍ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے
ہاتھ خاک مین ملین کیا تو اسکی گواہی دیتا ہی کہ مین خدا کا رسول ہون یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا **ف** اسکا قصہ
ہو چکا کہ ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا جنون سے اسکو کچھ حال معلوم ہو جاتا تھا جب حضرت نے اس سے یہ حدیث
١٦٧١ فرمائی اسنے کہا کہ ہان مین جانتا ہون کہ تم عرب کے رسول ہو **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ
اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِي
سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَاْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ
فِي السَّاقَةِ اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منھ
کے بل گر پڑا اشرفی کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کمل دھاری دار کا بندہ اگر اسکو دیجیے تو راضی رہے اور اگر نہ دیجیے تو ناخوش ہو
اوندھا گرا اور الٹا ہو گیا اور اگر لگے کانٹا مچھے تو نہ نکال سکے خوشی ہو جیو اس بندے کو جو اپنے گھوڑے کی باگ راہ خدا مین
تھامے ہو اسکے سر کے بال بکھرے اور اسکے دونون قدم گرد مین بھرے اگر اسکو چوکیداری مین رکھیے تو چوکیداری مین رہے اور اگر اسکو
لشکر کے پیچھے حفاظت کے واسطے مقرر کیجیے تو وہین رہے اگر وہ سردار پاس آنے کی اجازت مانگے تو اسکو اجازت نہ ملے اور اگر
کسی کی سفارش کرے تو نہ قبول ہو **ف** اس حدیث مین لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہی
لالچی کو بندہ دینار اور بندہ درہم اور بندہ پوشاک اسواسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب سے اس سے دینداری اور خدا کی بندگی نہین ہو سکتی
شب و روز اسکی عمر دنیا حاصل کرنے مین بسر ہوتی ہی تو حقیقت مین وہ خدا کا بندہ نہ رہا دنیا کا بندہ ہو گیا عرب لوگ سیاہ کمل
دھاری دار کو بہت پسند کرتے تھے اسواسطے حضرت نے اسکو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کا عمدہ لباس ہی اس حدیث سے معلوم ہوا
١٦٧٢ کہ دینداری کے ساتھ گمنامی اور لوگون مین بے قدری خدا کو نہایت پسند ہی **خم** اَبُوْهُرَيْرَةَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي
سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهٗ اِلٰى
مَسْكَنِهٖ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضامن ہو گیا ہی خدا اسکا جسنے اسکی راہ مین جہاد

کیا نہ نکالا ہو اسکو اپنے گھر سے مگر راہ خدا میں جہاد کی نیت نے اور آیات اور احادیث کی تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن ہوا ہی کہ یا اسکو بہشت مین داخل کریگا یا اسکو اسکے وطن مین ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ پھیر لاویگا **ف** یعنی خالص نیت والے غازی کا خدا ضامن ہی کہ اگر وہ شہید ہوا تو بہشت مین گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا غنیمت کا مال لیکر اپنے گھر مین آیا

۱۶۷۳ دونون صورت مین اسکا بھلا ہی **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِيْ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا وَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهٗ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَنْبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰ پاس آیا تو اسنے کہا اپنے رب کا حکم مان یعنی موت قبول کر تو موسیٰ نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا تو اس آنکھ کو پھوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا کی طرف پلٹ گیا سو اسنے کہا الٰہی تو نے مجکو اپنے ایسے بندے پاس بھیجا جو موت کو نہین چاہتا اور اسنے تو میری آنکھ پھوڑ ڈالی سو خدا نے اسکی آنکھ پھیر دی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور یہ کہ تو زندگی چاہتا ہی سو اگر تو زندگی چاہتا ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھ سو جس قدر تیرا ہاتھ بالون کو ڈھک لیگا تو ہر بال کے بدلے ایک برس تو زندہ رہیگا موسیٰ نے کہا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا پھر آخر کو موت ہی موسیٰ نے کہا اگر یہی حال ہی تو ابھی سہی اے میرے رب مجکو قریب کر دے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے پتھر پھینک مارنے کی مسافت کے برابر پھر حضرت نے فرمایا خدا کی قسم اگر مین اس مکان پاس ہوتا تو تمکو دکھلا دیتا موسیٰ کی قبر جو راہ کے کنارے کی طرف ہی سرخ ٹیلے کے پاس **ف** اس حدیث مین بے دین لوگ ملعنہ کرتے ہین کہ فرشتے کی آنکھ پھوڑنا آدمی سے نہین ہو سکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الٰہی کے آیا تھا موسیٰ نے کیون مارا اطاعت کیون نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسیٰ کو دنیا کی زیست بہت پیاری تھی اسکا جواب یہ ہی کہ فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تھا تو آدمی کے خواص اسپر ظاہر ہوا چاہین تو اس صورت سے آنکھ کا صدمے سے پھوٹنا کچھ تعجب نہین اور حضرت موسیٰ نے ملک الموت کو نہ پہچانا تھا بلکہ جانا تھا کہ یہ کوئی آدمی ہی روح نکالنے کا جھوٹھا دعویٰ کرتا ہی کیونکہ روح نکالنا سوائے فرشتے کے آدمی کا کام نہین اسواسطے اسکو اپنے پاس سے دھکیلا اتفاقاً آنکھ پر ہاتھ پڑ گیا آنکھ پھوٹ گئی اور یہ گمان غلط ہی کہ حضرت موسیٰ کو زندگی بہت پیاری تھی اسواسطے کہ دوسری بار زیادتی عمر کا خدا نے پیغام دیا اور حضرت موسیٰ نے نہ قبول کیا

۱۶۷ **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ وَاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّآبَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کیے سو اپنے پاس ننانوے حصے رکھے اور ایک حصہ زمین پر اتارا سو اسی ایک حصے کے سبب سے مخلوقات آپس مین رحمت کرتے ہین اور ایک دوسرے پر ترس کھاتے ہین یہانتک کہ جانور اپنا کھر اٹھا لیتا ہی اپنے بچے پر سے اس خوف سے کہ کہین اسکے نہ لگ جاوے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بندون پر

بجیساب ہی اسی سبب سے کافرون کو جلد نہین پکڑتا اور آخرت مین ہمارے حضرت کی شفاعت سے ہم گنہگارون کی مغفرت
ہوگی بلکہ حضرت کو جو اپنی امت پر بیحد رحمت ہی سو بھی حقیقت مین ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر ہی ح ابوہریرۃ جف
1675 القلم بما انت لاق وتمامہ فاختص علی ذلک او ذر بخاری مین ابوہریرۃ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
خشک ہو چکا قلم اسپر جسکا تو ملنے والا ہی اور اس حدیث کی تمامی یہ ہی سو خصی بن اس بات پر یا چھوڑ سے خصی ہونے کو ف
ابوہریرۃ نے کہا کہ یا حضرت مین جوان ہون اور مجرد اگر اجازت ہو تو فوطے کاٹکر خصی ہو جاؤن تا کہ زنا اور حرام سے بچون تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو تیری قسمت مین ہونا ہی سو قلم تقدیر اسکو لکھ چکا یہ تیرا خیال بیفائدہ ہی تقدیر کے آگے کچھ
1676 تدبیر نہین چلتی م ابو قتادۃ حفظک اللہ بما حفظت بہ نبیہ قالہ لہ سحر لیلۃ التعریس بعد دعمۃ ثالثۃ
مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری محافظت کرے اسکے بدلے کہ تو نے خدا کے پیغمبر کی محافظت کی
حضرت نے ابو قتادہ سے فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جب کہ ابو قتادہ نے تیسری بار حضرت کو ٹیکا دیکر سنبھالا ف حضرت
خیبر کو فتح کرکے رات کو کوچ کیا صبح کے قریب حضرت پر نیند کا غلبہ ہوا حضرت سوار تھے نیند کے سبب سے جھک جھک جاتے
تھے اور ابو قتادہ انصاری تھام لیتے تھے تیسری بار حضرت چونکے معلوم ہوا کہ ابو قتادہ تھامتے آتے ہین تب حضرت نے
انکے حق مین یہ دعا کی ق ابوہریرۃ خلق اللہ آدم وطولہ ستون ذراعا ثم قال اذہب فسلم علی اولئک من
الملائکۃ فاستمع ما یحیونک فانہا تحیتک وتحیۃ ذریتک فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ فزادوہ
1677 ورحمۃ اللہ فکل من یدخل الجنۃ علی صورۃ آدم قال فلم یزل الخلق ینقص حتی الآن بخاری اور مسلم
مین ابوہریرۃ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اسکا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا پھر خدا نے کہا آدم سے
کہ جا سو ان فرشتون کو سلام کر پھر سن کہ تجکو سلام کا کیا جواب دیتے ہین سو وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہی
تو آدم نے فرشتون سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتون نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ اور فرشتون نے آدم کے سلام کے
جواب مین ورحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت مین داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا حضرت نے
فرمایا سو ہمیشہ لوگون کے قد گھٹتے گئے اب تک ف حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیون کے قد بھی گھٹتے گئے
بہشت مین سب برابر ہو جاوینگے ہر چند ساٹھ ہاتھ کا قد اس وقت مین خوش نما نہین معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے قد چھوٹے
چھوٹے ہین لیکن بہشت مین خوش نما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک
کرنا اور جواب مین وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہی جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش
1678 کرے وہ حقیقت مین ناخلف ہی کہ اسنے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑ دی بلکہ جسنے آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہین م ابوہریرۃ
خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق فیہا الجبال یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء
وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیہا الدواب یوم الخمیس وخلق آدم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی آخر
الخلق فی آخر ساعۃ من النہار فیما بین العصر الی اللیل مسلم مین ابوہریرۃ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے
پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اسمین پہاڑون کو یکشنبے کے دن اور پیدا کیا درختون کو دوشنبے کے دن اور پیدا کیا

کتاب الاخبار ترجمہ مشارق الانوار

رنج اور مصیبت کو سہ شنبہ کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہار شنبہ کے دن اور زمین پر جانور پھیلائے پنجشنبہ کے دن اور آدم کو
پیدا کیا عصر کے بعد جمعہ کے دن پچھلی پیدائش مین دن کی پچھلی ساعت مین یا مین عصر کے رات تک ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہے کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر
حاضر ہو لیتے ہین پیچھے بادشاہ کی سواری آتی ہے اور جمعے کی پچھلی ساعت جسمین حضرت آدمؑ پیدا ہوئے خدا کو ایسی محبوب ہے کہ
۱۶۷۹ اسوقت جو دعا کرے سو مقبول ہوتی ہے چنانچہ یہ مضمون اور احادیث مین ثابت ہے م العباس بن عبد المطلب ذاق
طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا مسلم مین عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہو گیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیغمبری پر ف خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی یہ نشانی ہے کہ اسکی قضا اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور
مصیبت مین اسکا گلہ شکوہ نہ کرے اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہے کہ اسلام کے احکام پر مضبوط ہو جاوے
کفر کی رسومات کے گرد نہ پھٹکے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے
۱۶۸۰ عداوت رکھے اور جسکو یہ باتین حاصل نہین اسکو ایمان کے مزے سے خبر نہین خ انسؓ ذہب المفطرون الیوم بالاجر
مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لیگئے ف مصابیح مین انسؓ سے
روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر مین تھے سو بعضے اصحاب روزہ دار تھے اور بعضے بے روزہ تھے موسم گرمی
کا جب منزل پر پہونچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ لوگون نے خیمے قائم کیے اور اونٹون کو پانی پلایا
۱۶۸۱ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے خدمت کا ثواب آج صرف بے روزہ دارون کو نصیب ہوا ق ابوھریرۃ
رأی عیسی بن مریم رجلا یسرق فقال لہ اسرقت فقال کلا والذی لا الہ الا ھو فقال عیسی آمنت
باللہ وکذبت عینی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھا
عیسی بن مریم نے ایک فرد کو چوری کرتے تو اس سے کہا کیا تو نے چوری کی سو اس نے کہا نہین صاحب مین قسم
کھاتا ہون اسکی جسکے سوائے کوئی معبود نہین تو عیسی نے کہا کہ مین اللہ کا ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو مین نے جھوٹا
جانا ف یعنے واقعی ایماندار چوری نہین کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن کے یہ معنی ہین ایک
دے لوگ ہین جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہین اور غل مچاتے ہین اور ایک یہ پاک لوگ ہین کہ آنکھ سے دیکھکر
بھی بدگمان نہین ہوتے جب اس نے خدا کی قسم کھا کر چوری کی انکار کی تو حضرت عیسی علیہ السلام یہ سمجھے ہونگے
کہ شاید اس مال مین اسکا کچھ حق ہوگا یا کہ بطور خوش طبعی کے اس نے لیا ہے آخر کو یہ مال مالک کو دیدیگا یا بہ نیت
قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا غرض کہ حسن ظن کے واسطے بہت احتمالات ممکن ہین اور اسی طرح بدگمانی کے واسطے
۱۶۸ بھی مسلمان کو یہی مناسب ہے کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے م ابوھریرۃ رغم انف ثم رغم انف
ثم رغم انف من ادرک ابویہ عند الکبر احدھما او کلیھما فلم یدخل الجنۃ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک مین ملا پھر خاک مین ملا جس نے اپنے ماں باپ کو ضعیفی اور بڑھاپے مین

تحفة الاحیا ترجمہ مشارق الانوار

پایا ایک کو یا دونوں کو بہشت میں نہ داخل ہوا ف یعنی وہ شخص بڑا بے نصیب ہے جو ضعیف ماں باپ کی خدمت کرکے
بہشت نہ حاصل کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہے اور انکو تکلیف رسانی اور بے خدمتی
1683 دوزخ کا سبب ہے قال لِاَبِیْ بَکْرَةَ زَادَکَ اللّٰہُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ **قالہ** بخاری میں ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام پھر نہ کرنا یہ حضرت نے ابوبکرہؓ سے فرمایا ف حضرت رکوع میں تھے ابوبکرہؓ
اس خیال سے کہ رکوع کا ثواب بجا مارے جلدی سے صف کے پیچھے نیت کرکے رکوع میں شریک ہوگئے جب حضرت کو
یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عبادت کی حرص عمدہ بات ہے خدا زیادہ کرے لیکن پھر ایسی جلدی نہ کرنا
کہ ... افضل ہے اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہے اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کا کہ
1684 صف کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن نماز نہیں باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی تو حضرت پھر پڑھنے کو فرماتے ہ
... سَمِعْتُمْ بِمَدِیْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِی الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِی الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
حَتّٰی یَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِیْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ یُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَّلَمْ یَرْمُوْا
بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَیْهَا الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّانِیَةَ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَیُفَرَّجُ لَهُمْ فَیَدْخُلُوْنَهَا فَیَغْنَمُوْنَ فَبَیْنَمَا هُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ
الصَّرِیْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَیَتْرُکُوْنَ کُلَّ شَیْءٍ وَّیَرْجِعُوْنَ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
تمنے سنا ہے ایسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے صحابہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ ہمنے سنا ہے یعنی قسطنطنیہ
ہے حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ لڑینگے اس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحٰقؑ کی اولاد سو جب اس شہر کے پاس
آوینگے تو اتر پڑینگے سو ہتھیار سے نہ لڑینگے اور نہ تیر مارینگے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اسکی ایک طرف جو دریا میں ہے گر پڑیگی
پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اسکی دوسری طرف گر پڑیگی پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو ہر طرف
سے کھل جاویگا سو اس شہر میں گھس پڑینگے تو لوٹینگے سو جب کہ لوٹ کے مال کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چیخنے والا
آن چلاویگا کہ البتہ دجال تو نکلا سو وے لوگ ہر چیز کو چھوڑ دیوینگے اور دجال کی طرف پلٹ کھڑے ہونگے ف اس حدیث
میں قسطنطنیہ کے فتح کی خبر ہے کہ قیامت کے قریب امام مہدیؑ کے وقت میں ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدون ہتھیار چلے
صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب میں حدیث گذری کہ ہتھیار بھی وہاں چلیگا تو مطلب یہ کہ اول کچھ ہتھیار چلیگا
1685 لیکن آخر فتح کلمے کی برکت سے ہوگی ق عَلِیٌّ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰہُ قُبُوْرَهُمْ وَبُیُوْتَهُمْ
نَارًا **قالہ** یَوْمَ الْخَنْدَقِ بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو باز رکھا بیچ والی نماز سے
یعنی عصر کی نماز سے خدا انکی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھرے یہ حضرت نے جنگ خندق کے دن فرمایا ف جنگ خندق
میں کافروں نے نہایت ہجوم کیا بڑی دھوم کی لڑائی ہوئی حضرت نے فرصت نہ پائی عصر کی نماز قضا ہوگئی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسطیٰ جسکی محافظت کی قرآن شریف میں بڑی تاکید ہے عصر کی نماز ہے

اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشاء کے بیچ مین پڑہی ہی خم ابُوسَعِيدٍ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ اَحَقُّ
١٢٠٤ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سچا ہی عبداللہ بن مسعود تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ تر
حقدار ہی اور محتاجون سے جن پر تو خیرات کرے ف زینب عبداللہ بن مسعود کی بی بی نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت آج آپنے
خیرات کرنے کو فرمایا سو مین نے چاہا کہ اپنا زیور محتاجون کو خیرات کرون سو عبداللہ بن مسعودؓ یون کہتا ہی کہ مین اور میرا بیٹا اور
محتاجون سے زیادہ تر حقدار ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جورو مالدار ہو اور خاوند محتاج
١٢٠٥ ہو تو خاوند ہی کو خیرات دینا افضل ہی ف اَبُوسَعِيدٍ صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيكَ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا ہی تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹھا ہی ف ایک شخص حضرت کے پاس آیا اُس نے کہا
کہ میرے بھائی کا پیٹ چلتا ہی حضرت نے فرمایا اُسکو شہد پلا اُسنے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پھر اُسنے اسہال کا شکوہ کیا حضرت نے
پھر شہد پلانے کو فرمایا اسیطرح تین بار فرمایا چوتھی بار اُسنے کہا کہ یا حضرت شہد سے تو اور زیادہ دست آتے ہین تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور چوتھی بار بھی شہد پلانے کو فرمایا چنانچہ چوتھی بار پیٹ بند ہوگیا یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہی یعنی خدا نے جو قرآن مین
خبر دی ہی کہ شہد مین صحت اور شفا ہی سو سچ ہی یا اُس شخص کی شفا شہد سے حضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال
مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے حضرت نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہوگیا اس حکمت کو
١٢٠٦ اُسکا بھائی نجانتا تھا دست آنے سے گھبراتا تھا ف عَائِشَةُ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا
يَعْنِي عَجُوزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون عورتون نے سچ کہا کہ مُردون پر ایسی مار پڑتی ہی کہ اُسکو
سب جانور سنتے ہین یہود مدینے والون کی دو بڑھیان مراد ہین جو حضرت عائشہ پاس آئین سو اُنھون نے کہا کہ قبر والون کو
اُنکی قبرون مین عذاب ہوتا ہی ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ میرے پاس یہود کی دو بڑھیان آئین اُنھون نے مجکو عذاب
قبر کی خبر دی مین نے اُنکی بات نہ مانی جب وے چلی گئین تب مین نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث
١٢٠٧ فرمائی اور حضرت ایسی کوئی نماز نہ پڑھتے تھے کہ جسمین عذاب قبر سے پناہ نہ مانگتے ہون خم اَبُوهُرَيْرَةَ عَجِبَ اللهُ مِنْ قَوْمٍ
يُدْخَلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب معاملہ کیا خدا نے اُن
لوگون سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیرون مین ف یعنی اکثر کافر بندی مین گرفتار ہوتے ہین پھر اسلام کی ہدایت پاکر
بہشت مین داخل ہونگے اور بعضے کہتے ہین کشش الٰہی کی زنجیر مراد ہی یعنی جسکو خدا نے اپنی طرف کھینچ لیا بہشت مین داخل ہوا
١٢٠٨ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عَمِلَ هٰذَا يَسِيرًا وَيُرْوٰى قَلِيلًا وَاُجِرَ كَثِيرًا قَالَهُ فِي رَجُلٍ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ قَالَ اَشْهَدُ
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسنے آسان عمل کیا اور دوسری روایت یون ہی کہ اُسنے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرت نے
اس مرد کے حق مین فرمایا جو بنی نبیت کی قوم سے تھا اُسنے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی لائق عبادت کے
نہین پھر آگے بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہان تک کہ مارا گیا ف بنی نبیت نصاری کی ایک قوم ہی اُس قوم کا ایک آدمی

حضرت پاس آیا اُسنے کہا کہ مین اول کافرون سے لڑون پھر مسلمان ہون یا جو حکم ہو حضرت نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہو پیچھے
پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہو کر لڑنے لگا آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ حج
زکوۃ کچھ نہیں کیا صرف گھڑی بھر کے جہاد سے بہشت مین داخل ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتون پر مقدم ہے
١٦٩١ بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہین خ انس غارت اُمکم بخاری مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ رشک کیا یعنی جلن کی تمہاری ماں نے ف حضرت اپنی کسی بی بی کے گھر مین تھے دوسری بی بی نے ایک پیالے مین
کھانا بھیجا گھر والی بی بی نے اپنا ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اُس کھانے کو پیالے مین سمیٹ کر رکھتے جاتے تھے
اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرت نے اُسکے عوض مین دوسرا ثابت پیالہ دیا بعضی روایت مین آیا ہے کہ حضرت عائشہ رض کے
گھر مین حضرت تھے اور حضرت زینب نے حضرت کو کھانا بھیجا رشک کرنا عورتون مین پیدائشی چیز ہے خصوصًا سوتون مین
١٦٩٢ شرع مین اسپر پکڑ نہین اسیواسطے حضرت نے بھی اسپر کچھ غصہ نہ کیا ق ابوهريرة غزا نبي من الانبياء فقال لقومه
لا يتبعني رجل قد ملك بضع امرأة وهو يريد ان يبني بها ولما يبن بها ولا اخر قد بنى بنيانا ولما يرفع سقفها
ولا اخر قد اشترى غنما او خلفات وهو ينتظر ولادها فغزا فوافى القرية حين صلوة العصر او قريبا من
ذلك فقال للشمس انت مامورة وانا مامور اللهم احبسها علي شيئا فحبست عليه حتى فتح الله عليه
قال فجمعوا ما غنموا فاقبلت النار لتاكله فابت ان تطعمه فقال فيكم غلول فليبايعني من كل قبيلة رجل
فبايعوه فلصقت يد رجل بيده فقال فيكم الغلول فلتبايعني قبيلتك فبايعته فلصقت يد رجلين
او ثلثة فقال فيكم الغلول انتم غللتم فاخرجوا له مثل راس بقرة من ذهب فوضعوه في المال وهو
بالصعيد فاقبلت النار فاكلته فلم تحل الغنائم لاحد من قبلنا ذلك بان الله راى ضعفنا وعجزنا
فطيبها لنا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبرون مین سے ایک پیغمبر نے
تو اسنے لوگون سے کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جسنے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز ہمنے
صحبت نہین کی اور نہ دوسرا شخص میرے ساتھ چلے جسنے مکان بنایا ہو اور ہنوز اُسکی چھت نہ بلند کی ہو اور نہ وہ شخص میرے
ساتھ چلے جسنے بکریان اور گابھن اونٹنیان مول لین ہون اور وہ اُنکے جننے کا امیدوار ہو پھر وہ پیغمبر جہاد کو چلا تو عصر کے
وقت یا قریب عصر کے اُس گانون مین پہونچا تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی حکم بردار ہے اور مین بھی حکم بردار ہون الٰہی سورج کو
میرے اوپر تھوڑا سا روک رکھ تو سورج ڈوبنے سے رُک گیا یہانتک کہ لڑائی فتح ہو گئی حضرت نے فرمایا لوگون نے جمع کی جو
غنیمت پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلاوے تو اُسنے نہ جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگون مین چوری ہے تو چاہیے
کہ مجھسے بیعت کرے ہر گروہ کا ایک ایک آدمی سو اُن لوگون نے بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے پیغمبر نے کہا کہ
تمہارے گروہ مین چوری ہے تو چاہیے کہ تیرا تمام گروہ مجھسے بیعت کرے سو اُس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھ دو مرد یا تین مردون کے
ہاتھ سے چمٹ گیا سو پیغمبر نے کہا تم لوگون مین چوری ہے تمنے چورایا ہے سو انھون نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا تو اُسکو غنیمت کے
مال مین رکھا اور وہ مال زمین پر رکھا تھا تو آگ متوجہ ہوئی اور اُسکو جلا گئی سو غنیمت کسیکو ہمسے پہلے حلال نہ تھی اور ہمکو اسواسطے حلال ہوئی کہ

خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو غنیمت کو ہمارے واسطے پاک اور حلال کر دیا **ف** یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ شام کے ملک میں اریحا شہر میں لڑائی ہوتی تھی جمعہ کے دن خدا نے انکی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے فتح ہونے تک روک رکھا تھا حضرت یوشع نے نئی شادی والوں کو اور تازہ مکان بنانے والوں کو اور بیاہ کرنے والے جانوروں کے مالکوں کو اسواسطے ساتھ نہ لیا کہ انکا دل اٹکا رہیگا تو انسے جہاد بخوبی نہ ہوسکیگا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال اور دل جمعی سے خوب ہوسکتا ہے اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی تھی اور یہ نشانی تھی قبولیت کی غنیمت کا مال لینا انکو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہوگیا **ھ** جابر قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۱۶۹۳

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو انھوں نے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا **خ**

ابن عباس قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَمَا وَاللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ بخاری میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے مشرکین مکہ پر خبردار ہو خدا کی قسم البتہ انکو معلوم تھا کہ مقرر ابراہیم اور اسمعیل نے کبھی تیروں سے فال نہیں لی **ف** مشرکین مکہ پاس تین تیر تھے ایک پر لکھا تھا کہ خدا نے اجازت دی دوسرے پر لکھا تھا کہ خدا نے منع کیا تیسرا تیر خالی تھا سو جب انکو کوئی کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو ان تیروں سے فال لیتے اگر اجازت کا تیر اول ہاتھ میں آتا تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا تیر نکلتا تو اس کام سے باز رہتے اور اگر خالی تیر نکلتا تو چند روز ٹھہر جاتے پھر اسیطرح فال دیکھتے جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل کی دو تصویریں ہیں اور انکے ہاتھ میں بھی فال کے تیر ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی باوجود کہ مشرکین کو خوب معلوم ہے کہ دونوں بزرگ یہ کام ہرگز نہ کرتے تھے لیکن پھر بھی یہ لوگ اپنے کفر اور افترا سے نہ باز آئے اسیطرح اس امت کے جاہل لوگ علی مرتضیٰ کی تصویر بدون داڑھی کی بناتے ہیں اور امام کی ساچق اور غوث الاعظم کی مہندی نکالتے ہیں حالانکہ انکو خوب معلوم ہے کہ یہ صریح افترا ہے وہ بزرگ ان خرافاتوں سے پاک تھے **ق** ابو هريرة قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ ۱۶۹۵

تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى غَنِيٍّ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ وَعَلٰى غَنِيٍّ وَعَلٰى سَارِقٍ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهٖ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کہا کہ میں مقرر آج کی رات خیرات دونگا سو اپنی خیرات لیکر نکلا تو اسکو حرام کار عورت کے ہاتھ میں دے آیا تو صبح کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کار عورت کو خیرات ملی سو اس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہے حرام کار کی خیرات پر مقرر اب میں خیرات کرونگا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو اسکو مالدار کے ہاتھ میں رکھ آیا تو صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہے مالدار کی خیرات پر مقرر اب اور صدقہ دونگا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا تو اسکو چور کے ہاتھ میں رکھ آیا تو صبح کو لوگ ذکر کرنے لگے چور کو صدقہ ملا تو اس مرد نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہے حرام کار اور مالدار اور چور کی خیرات پر تو اس سے خواب میں

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول ہوگئی حرام کار کی خیرات تو اسواسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر اپنی حرام کاری سے
باز رہے اور شاید کہ مالدار سوچے اور شرماوے سو وہ بھی خیرات کرے اس مال سے جو خدا نے دیا ہو اور شاید کہ چور اُسکے
سبب سے چوری سے باز رہے **ف** معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقہ کا ثواب کسیطرح ضائع نہیں ہوتا اگر جہ نا واقفی سے بے موقع خرچ ہو
١٦٩٦ نیت خالص چاہیے **ق** ابوھریرۃ قال رجل لم یعمل حسنۃ قط لاھلہ اذا مات فحرقوہ ثم اذروا نصفہ فی البر ونصفہ
فی البحر فواللہ لئن قدر اللہ علیہ لیعذبنہ عذابا لا یعذبہ احدا من العلمین فلما مات الرجل فعلوا
ما امرھم فامر اللہ البر فجمع ما فیہ وامر البحر فجمع ما فیہ ثم قال لم فعلت ھذا قال من خشیتک یا رب و
انت اعلم فغفر اللہ لہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبھی کوئی نیک کام
نہ کیا تھا اپنے لوگون سے کہا کہ جب وہ شخص مرجاوے تو اُسکو جلا ڈالیو پھر اُسکی آدھی راکھ خشکی میں بکھیر دو اور آدھی دریا میں
سو قسم خدا کی اگر خدا نے اُسکو تنگ کیا اور عذاب مقدر کیا تو البتہ اُسپر ایسی مار ماریگا کہ تمام عالم میں کسی پر ویسا عذاب ہوگا
پھر جب وہ مرد مرگیا تو اُسکے لوگون نے وہی کیا جو اُسنے اُنسے کہا تھا سو خدا نے خشک جنگل سے حکم کیا تو جتنی اُسمین خاک
تھی اُسنے جمع کردی اور دریا سے حکم کیا اُسنے بھی جمع کردی پھر خدا نے اُس شخص سے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیون کیا تھا اُسنے
کہا اے رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ تر دانا ہے سو خدا نے اُسکو بخش دیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنے
١٦٩٧ قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہے **ق** ابوھریرۃ قال سلیمان بن داؤد لاطوفن اللیلۃ بمائۃ امراۃ تلد کل امراۃ
منھن غلاما یقاتل فی سبیل اللہ فقال لہ الملک قل ان شاء اللہ فلم یقل ونسی فطاف بھن ولم تلد
منھن الا امراۃ نصف انسان لو قال ان شاء اللہ لم یحنث وکان ارجی لحاجتہ ویروی بتسعین ویروی
بسبعین بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤدؑ نے کہا کہ آج کی رات سو عورتون
پر گھومونگا یعنی اُنسے صحبت کرونگا کہ اُنمین سے ہر ایک عورت لڑکا جنے گی جو راہ خدا میں جہاد کریگا تو فرشتے نے اُس سے کہا کہ یہ
کہ اگر اللہ چاہیگا سو انشاء اللہ نہ کہا اور کہنا بھول گیا پھر اُن سو عورتون پر گھوما سو اُنمین سے کوئی نہ جنی مگر ایک عورت آدھا
آدمی جنی اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اُسکی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امیدوار تر ہوتا اور ایک روایت میں سو
عورت کے بدلے نوے عورت کا ذکر ہے اور دوسری روایت میں ستر **ف** جب لوگون نے جہاد میں سستی کی تب حضرت سلیمان
نے کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد میں غیرون کی حاجت نرہے مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے مراد نہ پوری ہوئی معلوم ہوا کہ
جب کسی کام کا ارادہ کرے تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے اسواسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہیں ہوسکتا بیشبہہ وہ
١٦٩٨ بادشاہ حکیم ہو **ق** ابو برزۃ قتل سبعۃ ثم قتلوہ ھذا منی وانا منہ ھذا منی وانا منہ یعنی جلیبیبا بخاری اور
مسلم میں ابو برزہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلیبیب نے قتل کیا سات کافرون کو پھر کافرون نے اُسکو قتل کیا یہ میرا ہے میں
اسکا یہ میرا ہے میں اسکا **ف** جلیبیب ایک صحابی کا نام تھا حضرت نے کسی لڑائی میں دیکھا کہ کافرون کی سات لاشون کے پاس
اُنکی لاش پڑی ہے تب حضرت نے اُنکی فضیلت میں یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے کمال مہربانی سے اُنکے سر کو اپنی گود میں رکھا
١٦٩٩ بعد اُسکے قبر میں دفن کیا **ق** ابوھریرۃ قرصت نملۃ نبیا من الانبیاء فامر بقریۃ النمل فاحرقت فاوحی اللہ الیہ

اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا ایک چیونٹی نے
کسی پیغمبر کو کاٹا تو اُسنے حکم کیا سو چیونٹیون کا مکان جلادیا گیا تو خدا نے اُس پیغمبر سے فرمایا کہ تجکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کے
ایک گروہ کو جلادیا جو تسبیح کرتا تھا **ف** حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی تو گنہگارون کی بستیون کو ہلاک
کرتا ہو حالانکہ اُنمین نیک لوگ بھی ہوتے ہین خدا نے حضرت موسیٰ کی تفہیم چاہی تو حضرت موسیٰ کو گرمی بہت معلوم ہوئی ایک
درخت کے سایہ مین جا کر لیٹے وہان ایک چیونٹی نے انکو کاٹا حضرت موسیٰ نے چیونٹیون کا مکان جلوادیا تب خدا نے فرمایا
کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور مین سب چیونٹیون کو جو یاد خدا کرتی تھین کیون جلوادیا **خ** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ كَانَ اللّٰهُ وَ ١٤٠٠
لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بخاری مین عمران
بن حصین سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اُسکے سوا کوئی چیز نہ تھی اور اُسکا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا
لوح محفوظ مین ہر چیز کو بعد اُسکے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا **ف** عمران بن حصینؓ سے روایت ہو کہ مین حضرت کے پاس
تھا اتنے مین یمن کے لوگ آئے سو اُنھون نے کہا کہ یا حضرت ہم دین کو پوچھنے آئے ہین اور ہم یہ بات پوچھتے ہین کہ اس عالم
سے پہلے کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اتنے مین کسی نے مجھسے کہا کہ تیرا اونٹ چھوٹ گیا مین اونٹ کے پیچھے گیا وہ مجلس
ہوگئی اگر مین وہین رہتا تو اس سے زیادہ تر حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوائے ذات
پاک کے کوئی چیز نہ تھی نہ عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین بعد اُسکے خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ مین جو جو کہ
اس عالم مین کرنا منظور تھا سو لکھا اُسکے بعد آسمان اور زمین کو بنایا اُس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہین
کہ آسمان اور زمین قدیم ہین سو غلط بات ہو آدمی کی عقل ناقص اسکو نہین سمجھ سکتی نبی معصوم کے فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہیے
ق اَبُوْهُرَيْرَةَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰىهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ ١٤٠١
بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَا اِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ
فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ رَحِمَكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دو عورتین تھین اُنکے ساتھ اُنکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک
عورت کے بیٹے کو لیگیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے
کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا سو وے دونون داؤدؑ کے پاس تصفیہ فیصل کروانے کو آئین سو اُنھون نے وہ لڑکا بڑی عورت
کو دلوایا سو وے دونون نکلین سلیمان بن داؤد پاس آئین اور اُنسے یہ حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ چھری مجکو دو تا کہ مین اس لڑکے کو
آدھا آدھا کاٹ کر ان دونون عورتون کو دون تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تجھپر رحم کرے یہ نکر وہ لڑکا اُس بڑی عورت
کا ہو یعنی اب مین دعویٰ نہین کرتی دوسری کو دیجیے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا **ف** حضرت سلیمان نے چھوٹی
عورت کو اسواسطے دلایا کہ اُسکو درد آیا اُسنے لڑکے کا کاٹنا گوارا نہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اسی کا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا
ہوتا تو وہ اُسکے کاٹنے پر راضی نہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہون تو حاکم کو لازم ہو کہ قرائن اور قیاس پر
عمل کرے **ق** اَبُوْسَعِيْدٍ كَانَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَصِيْرَةٌ تَمْشِيْ مَعَ امْرَاَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ ١٤٠٢

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُطْبَقًا ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوهَا
فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ ۔ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم مین
ایک ٹھگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتون کے ساتھ سو اُسنے لکڑی کی دو کھڑاؤن بنا کر پہنی اور سونے کی خول دار انگوٹھی
بنائی پھر اُسکو مشک سے بھرا اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے سو چلی دو عورتون کے درمیان تو لوگون نے اُسکو نہ پہچانا سو اُسنے
اپنے ہاتھ سے یون اشارہ کیا اس حدیث کے ایک راوی نے جسکا شعبہ نام ہے اُسنے اپنا ہاتھ جھاڑا یعنی اُس عورت کے اشارہ
کرنے کی مثال دی ف عورت نے کھڑاؤن اسواسطے پہنی تا کہ لمبی معلوم ہو اور مشک کو اسواسطے لوگون کی طرف جھاڑا تا کہ خوشبو سے
1403 لوگ اُسکی طرف متوجہ ہون اس حدیث مین اشارہ ہے کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہر کی بناوٹ کچھ حقیقت نہین خ اَبُو هُرَيْرَةَ كَانَتْ
بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ
قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ ۔ بخاری مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ اُن مین حکومت اور ریاست کرتے تھے پیغمبر جبکہ ایک پیغمبر وفات پاتا تھا
دوسرا پیغمبر اُسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے تو بہت ہونگے اصحاب نے کہا
سو ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے اُنکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اُن سے پوچھنے والا
ہے اُنکی رعیت کے حال سے ف یعنی انتظام اور اصلاح عالم بدون حاکم کے نہین ہو سکتی اگلی امتون مین تو پیغمبرون سے انتظام
ہوتا تھا اس امت مین خلیفون سے ہوگا اسواسطے اُنکی اطاعت سب مسلمانون پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھ رعیت کے حق مین قصور کریگا
1404 تو اُس سے خدا سمجھ لیگا ق اَبُو هُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى
يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى
حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَحَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِثْرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوْأَةِ
مُوسَى فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتَّى نُظِرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا ۔ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتا تھا اور موسی
تنہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسی ہمارے ساتھ اسواسطے نہین نہاتا ہے کہ اُسکو باد خایہ کی بیماری ہے حضرت نے فرمایا
تو موسی ایکبار نہانے کو گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو لے بھاگا پتھر اُنکے کپڑے کو تو موسی علیہ السلام اُسکے پیچھے دوڑے کہتے
ہوئے میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر یہانتک کہ بنی اسرائیل نے موسی کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ موسی کو
تو کوئی عیب اور بیماری نہین پھر پتھر کھڑا ہو گیا یہانتک کہ موسی کی طرف خوب نظر کر چکے حضرت نے فرمایا پھر موسی نے اپنا کپڑا لیا پھر
پتھر کو مارنے لگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت باندھتا ہے خدا اُسکو شرمندہ کرتا ہے اور معلوم ہوا کہ ننگے نہانا
1405 تنہا درست ہے ق اَبُو هُرَيْرَةَ كَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً وَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ
يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ
يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ فَتَذَاكَرَ

بنو اسرائيل جريجا وعبادته وكانت امرأة بغي يتمثل بحسنها فقالت ان شئتم لافتننه لكم قال فتعرضت له فلم يلتفت اليها فاتت راعيا كان يأوي الى صومعته فامكنته من نفسها فوقع عليها فحملت فلما ولدت قالت هو من جريج فاتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته وجعلوا يضربونه فقال ما شأنكم فقالوا زنيت بهذه البغي فولدت منك فقال اين الصبي فجاؤا به فقال دعوني حتى اصلي فصلى فلما انصرف اتى بالصبي فطعن في بطنه وقال يا غلام من ابوك قال فلان الراعي قال فاقبلوا على جريج فجعلوا يقبلونه ويتمسحون به وقالوا انبني لك صومعتك من ذهب قال لا اعيدوها من طين كما كانت ففعلوا وبينا صبي يرضع من امه فمر رجل راكب على دابة فارهة وشارة حسنة فقالت امه اللهم اجعل ابني مثل هذا فترك الثدي واقبل اليه فنظر اليه فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم اقبل على ثديه فجعل يرتضع قال فكاني انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه باصبعه السبابة في فمه فجعل يمصها قال ومروا بجارية وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهي تقول حسبي الله ونعم الوكيل فقالت امه اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك الرضاع ونظر اليها فقال اللهم اجعلني مثلها فهناك تراجعا الحديث فقالت امه حلقي مر رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني مثله ومروا بهذه الامة وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها فقلت اللهم اجعلني قال ان ذلك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله وان هذه يقولون لها زنيت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني مثلها بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جریج ایک عابد مرد تھا سو اُسنے ایک عبادتخانہ بنایا اُسمین رہتا تھا سو اُسکے پاس اُسکی ماں آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اُسکی ماں نے پکارا کہ اے جریج تو اُسنے کہا کہ اے رب میری ماں پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اُسکی ماں پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اُسکی ماں پاس اُسکے آئی اور وہ نماز مین سو اُسنے پکارا کہ اے جریج تب اُسنے کہا اے رب میری ما پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ نماز ہی مین متوجہ رہا تو اُسکی ماں پلٹ آئی جب تیسرا دن ہو تو اُسکے پاس پھر آئی سو اُسنے پکارا کہ اے جریج تو اُسنے کہا کہ اے رب میری ماں پکارتی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اُسکی ماں نے یون کہا کہ الٰہی اُسکو مت ماریو جب تک کہ یہ بدکار عورتون کا مُنھ نہ دیکھ لیوے سو بنی اسرائیل جریج کے اور اُسکی عبادت کے آپسمین ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اُسنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین جریج کو بلا مین تمھاری خاطر سے گرفتار کردون سو وہ عورت اُسکے سامنے آئی تو جریج نے اُسکی طرف کچھ التفات نہ کیا تو وہ چرانے والے پاس آئی اور وہ اُسکے عبادتخانے پاس ٹھہرتا تھا سو اُس عورت نے اُسکو اپنی ذات پر قادر کیا سو اُسنے اُس سے صحبت کی تو اُسکے پیٹ رہ گیا سو جب جنی تو اُس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہی تو لوگ اُسکے پاس آئے اور اُسکو اُسکے عبادتخانے سے اُتارا اور اُسکا عبادتخانہ ڈھا دیا اور اُسکو مارنے لگے سو جریج نے کہا کہ کیا حال ہی تمھارا یعنی کیون مجھے مارتے ہو سو اُنھون نے کہا کہ تو نے اس بدکار سے زنا کیا سو یہ تیرے

تحفة الأخيار ترجمة مشارق الأنوار

لگے سے لڑکا جنتی ہی تو اُسنے کہا وہ لڑکا کہان ہی سو اُسکو وے سے آئے تو جریج نے کہا مجھے چھوڑ دو تا کہ مین نماز پڑھ لون پھر جب وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نے اُسکے پیٹ مین ٹھوکا دیا اور کہا ای لڑکے تیرا کون باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانے والا میرا باپ ہی حضرت نے فرمایا پھر تو لوگ جریج پر جھکے تو اُسکو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادتخانہ سونے سے بنا دینگے جریج نے کہا کہ نہین اُسی طرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے تھا سو اُنھون نے بنا دیا اور کسی زمانے مین ایک لڑکا اپنی مان کا دودھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر ستھری پوشاک والا سو اُسکی مان نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجیو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑ دی اور اُس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اُسکو دیکھا تو یون کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نہ کیجیو پھر اپنی مان کی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ گویا مین حضرت کو دیکھ رہا ہون اور حضرت اس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کلمے کی انگلی اپنے مُنھ مین ڈال کے چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا تو نے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجکو اللہ کفایت کرتا ہی اور وہی اچھا وکیل ہی تو اُس لڑکے کی مان نے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر کیجیو سو اُس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اُس لونڈی کی طرف دیکھا تو کہا الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو تو اسی جگہ مان اور بیٹے مین گفتگو ہوئی تو اُسکی مان نے کہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد نکلا سو مین نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کر دے سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نہ کرنا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور وے اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا چوری کی تو مین نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نہ کیجیو سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ مقرر وہ مرد ظالم تھا سو مین نے کہا کہ الٰہی مجکو ویسا نہ کرنا اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہین کہ تو نے حرام کیا اور حالانکہ اُسنے حرام نہین کیا اور کہتے ہین کہ تو نے چوری کی اور حالانکہ اُس نے چوری نہین کی تو اسواسطے مین نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا ف ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سواے تین لڑکون کے کوئی لڑکا گود مین

۱۴۰۶ نہین بولا الا بکسا عیسیٰ بن مریم پھر یہ حدیث فرمائی اور دو لڑکون کا ذکر فرمایا تو تینون لڑکون کا بولنا ثابت ہوا ق سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَهُ مُنْصَرَفَهُ مِنْ ذِيْ قَرَدٍ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے سوارون مین بہتر سوار آج ابو قتادہ ہی اور ہمارے پیادون مین بہتر پیادہ سلمہ ہی یہ حضرت نے ذی قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا ف ذی قرد ایک چشمہ ہی یا گانو کا نام ہی ابو قتادہ اور سلمہ انصاری

۱۴۰۷ صحابی ہین حضرت نے اُنکی سپہ گری اور اُستادی کی تعریف فرمائی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد تھا کہ لوگون کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یون کہا کرتا تھا کہ جب تو مفلس پاس جاوے تو اُس سے درگذر کرنا یعنی سختی سے تقاضا نہ کرنا شاید کہ خدا ہمسے بھی درگذر کرے حضرت نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے ملا تو خدا نے اُس سے درگذر کی ف یعنی بعد موت کے اُسپر عذاب نہ کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہین کرتا خدا اُسکو بھی تنگ نہین کرتا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زکریا بڑھئی کا کام کرتے تھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب اور پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہین بلکہ پیشہ وری مرسلون کی

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

١٧٠٩ میں بہتر ہے تاکہ اپنے اہل وعیال کی خبرگیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے ف عَنْ عَائِشَةَ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ
عَلٰى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُوْنُ فِيْ بَلْدَةٍ يَكُوْنُ فِيْهِ وَيَمْكُثُ فِيْهِ لَا يَخْرُجُ
مِنَ الْبَلْدَةِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصِيْبُهُ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ قَالَهُ لِعَائِشَةَ
حِيْنَ سَاَلَتْهُ عَنِ الطَّاعُوْنِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا خدا
بھیجتا تھا جس پر چاہتا تھا اپنے بندوں سے سو خدا نے اس وبا کو ایمان داروں کے واسطے رحمت کردیا کوئی بندہ کہ
کسی شہر میں ہو اور اس میں وبا پڑی ہو اور وہ وہیں ٹھہرا رہے نہ نکلے شہر سے صبر کرتا ثواب کی امید رکھتا جانتا ہو کہ
وبا کا صدمہ بدون تقدیر الٰہی کے اسکو نہ پہونچیگا تو اسکو شہید کے برابر ثواب ملیگا حضرت نے یہ حدیث حضرت عائشہؓ
سے فرمائی جب کہ انھوں نے حضرت سے وبا کا حال پوچھا ف یعنی اگلی امت پر وبا عذاب تھی اور امت محمدی پر
رحمت ہے جو کوئی وبا میں صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وبا کے صدمے سے مر جاوے تو وہ شخص
شہیدوں میں لکھا جاویگا جس شہر میں وبا پڑے وہاں کے لوگوں کو وہاں سے نکلنا درست نہیں اور غیر شہر والوں کو اس
١٧١٠ شہر میں آنا نہ چاہیے ف جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ
فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم میں
جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت میں ایک مرد تھا اسکے ایک زخم تھا سو وہ نہ ٹھہر سکا
تو اسنے چھری کو لیا اور اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہاں تک کہ مر گیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے
١٧١١ اپنی جان دینے میں مجھ پر جلدی کی سو میں نے اس پر بہشت حرام کی ف اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً
وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا
فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ
اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ
بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ
الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ
تَائِبًا مُّقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ
فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى
اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَاِلٰى هٰذِهٖ
اَنْ تَقَرَّبِيْ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت میں ایک مرد تھا کہ اسنے ننانوے جان کو قتل کیا تھا تو اسنے لوگوں سے پوچھا کہ روئے زمین
پر سب سے بڑا عالم کون ہے سو اسکو درویش بتلایا گیا یعنی لوگوں نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہے تو اسکے پاس گیا سو اسنے
کہا کہ اس شخص نے ننانوے جان کو قتل کیا ہے کیا اسکی توبہ قبول ہوگی تو اس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہیں تو

اُسنے اُس درویش کو قتل کیا سو اُسنے اُسکو قتل کرکے سو کو پورا کیا پھر اُس شخص نے لوگوں سے پوچھا کہ جہان میں بڑا عالم کون ہی تو اُسکو ایک عالم مرد بتایا گیا یعنی لوگوں نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہی سو اُسنے کہا کہ اُس شخص نے سو جان کو مارا ہی سو کیا اُسکی توبہ مقبول ہو سکتی ہی تو اُس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکتا ہی یعنی توبہ کا کوئی مانع نہین تو فلانی فلانی زمین کی طرف جا مقرر وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت کرتے ہین سو تو بھی خدا کی عبادت کر اُنکے ساتھ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے کہ وہ بُری زمین ہی سو وہ شخص اُس طرف کو چلا یہانتک کہ جب آدھی راہ چلگیا تو اُسکو موت نے لیا تو جھگڑنے لگے آپس مین رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے آیا ہی اپنے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہو کر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ اُسنے کبھی ایک نیک کام بھی نہین کیا تو اُنکے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے اُسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اُسنے کہا کہ دونون زمینون کی مسافت کو ناپو سو یہ شخص جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہو سو اُسی کے لائق ہی تو فرشتون نے ناپا تو اُسکو اُسی زمین کی طرف نزدیک تر پایا جدھر کا اُسنے ارادہ کیا تھا تو اُسکو رحمت کے فرشتون نے لیا اور دوسری روایت یون ہی کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا اور بخاری نے روایت کی ہی کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے بَل توبہ کی زمین کی طرف جھکا یعنی مرنے کے وقت دونون زمین کے بیچ مین برابر تھا چھاتی سے ہلکر اُدھر قریب ہو گیا ف اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہی دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اُس سے ہجرت کرنا مستحب ہی تاکہ بدیارون کی صحبت پھر اُسکو بلا نہ دے تیسرے یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین اگر اُنکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے نہ بحث کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہی پانچوین یہ کہ رحمت الٰہی کی کچھ حد نہین ادھر بندے نے خالص دل سے توبہ کی اُدھر دریاے رحمت اور مغفرت جوش مین آیا ہو صُہیبؓ کَانَ مَلِكٌ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهٗ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهٗ فَكَانَ فِيْ طَرِيْقِهٖ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهٗ فَاَعْجَبَهٗ فَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهٗ فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ اِذَا خَشِيْتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِيْ اَهْلِيْ وَاِذَا خَشِيْتَ اَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَتٰى عَلٰى دَابَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ فَاَخَذَ حَجَرًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ اَيْ بُنَيَّ اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّيْ قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰى وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَاِنِ ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ سَائِرَ الْاَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيْسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰهُنَا لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِيْ قَالَ اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاِنْ اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَاٰمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ فَاَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّيْ قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِيْ قَالَ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ

۱۴/۱۲

فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ اَىْ بُنَىَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ قَالَ فَقَالَ اِنِّىْ لَا اَشْفِىْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِى اللّٰهُ فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيْءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيْلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِىْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَشَقَّهٗ بِهٖ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقِيْلَ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى فَدَفَعَهٗ اِلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهٗ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاِلَّا فَاطْرَحُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَصَعِدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوْا وَجَآءَ يَمْشِىْ اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهٗ اِلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَاحْمِلُوْهُ فِىْ قُرْقُوْرٍ فَتَوَسَّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاِلَّا فَاقْذِفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِيْنَةُ فَغَرِقُوْا وَجَآءَ يَمْشِىْ اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِىْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اٰمُرُكَ بِهٖ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِىْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَتَصْلُبُنِىْ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِىْ ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِىْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِىْ فَاِنَّكَ اِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِىْ فَجَمَعَ النَّاسَ فِىْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَصَلَبَهٗ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِىْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِىْ صُدْغِهٖ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِىْ صُدْغِهٖ فِىْ مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَاُتِىَ الْمَلِكُ فَقِيْلَ لَهٗ اَرَاَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ اٰمَنَ النَّاسُ فَاَمَرَ بِالْاُخْدُوْدِ بِاَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَاُضْرِمَ النِّيْرَانُ وَقَالَ مَنْ لَّمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهٖ فَاَقْحِمُوْهُ فِيْهَا اَوْ قِيْلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى جَآءَتِ امْرَاَةٌ وَّمَعَهَا صَبِىٌّ لَّهَا فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيْهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا اُمَّهْ اصْبِرِىْ فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ

مسلم میں صہیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اُسکا ایک جادوگر تھا سو جب وہ بڈھا ہو گیا اُسنے بادشاہ سے کہا میں بڈھا ہو گیا ہوں سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اُسکو میں جادو سکھلاؤں تو بادشاہ نے اُسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اُسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اُس لڑکے کی آمد ورفت کی راہ میں حضرت عیسیٰ کے دین کا ایک درویش تھا تو وہ لڑکا اُسکے پاس بیٹھا اور اُسکا کلام سنتا سو اُسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا تو درویش کی طرف ہو کر نکلتا اور اُسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اُسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا درویش سے گلہ کیا تو درویش نے کہا جب تو جادوگر سے خوف کھاوے تو کہا کر کہ میرے گھر والوں نے مجھکو روکا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے مجھکو روکا سو اسی حال میں وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قد اور جانور پر گذرا کہ اُسنے لوگوں کو آمد ورفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج میں دریافت کرتا ہوں کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اُسنے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہو جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کر تا کہ لوگ چلیں پھریں پھر اُسکو مارا سو اُسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے

پھر وہ لڑکا درویش پاس آیا اور اُسکو یہ حال بتلایا تو درویش نے اُس سے کہا اے بیٹا تو مجھسے افضل ہی مقرر تیرا مرتبہ یہانتک پہونچا کہ مجکو نظر پڑا اور مقرر عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجکو نہ بتلائیو اور اُس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگون کی علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندھا ہو گیا تھا تو اُسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ جو مال کہ میرے یہان ہی وہ سب تیرے واسطے ہی اگر تو مجکو چنگا کر دیوے لڑکے نے کہا کہ مین کسی کو چنگا نہین کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہی سو اگر تو خدا کا ایمان لاوے تو مین خدا سے دعا کرون تو وہ تجکو چنگا کر دیویگا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اُسکو چنگا کر دیا پھر وہ مصاحب بادشاہ پاس گیا اور اُسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اُس سے بادشاہ نے کہا کس نے تیری آنکھ روشن کر دی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ نے کہا میرے سوائے بھی کوئی تیرا مالک ہی مصاحب نے کہا میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہی سو بادشاہ نے اُسکو پکڑا سو ہمیشہ اُسکو مارا کرتا تھا یہانتک کہ اُسنے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اُس سے کہا اے بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ پہونچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہی اور ویسا کرتا ہی حضرت نے فرمایا سو اُس لڑکے نے کہا کہ مین کسی کو چنگا نہین کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہی سو بادشاہ نے اُس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اُسکو مارا کرتا تھا یہانتک کہ اُسنے درویش کو بتلا دیا سو وہ درویش پکڑا آیا اور اُس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا اپنے دین سے سو اُسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی چاندپر رکھا اور اُسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر بادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اُس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا سو اُسنے نمانا سو اُسکی چاندپر آرہ رکھا اور اُسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اُس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اُسنے نمانا سو بادشاہ نے اُسکو اپنے چند مصاحبون کو دیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اُسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے تو بہتر ہی اور نہین تو اُسکو ڈھکیل دو سو وے اُسکو لیگئے اور پہاڑ پر اُسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو ان کے شر سے بچا جسطرح سے کہ تو چاہے سو پہاڑ نے اُنکو خوب ہلایا اور وے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اُس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے ساتھیون کا اُسنے کہا خدا نے مجکو اُنکے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اُسکو اپنے اور چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا اُسکو لیجاؤ اور اُسکو ناؤ پر چڑھاؤ اور اُسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہی اور نہین تو اسکو دریا مین ڈال دو تو وے لوگ اُسکو لیگئے سو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو اُنکے شر سے بچا جسطرح سے کہ تو چاہے سو اُنکو لیکر ناؤ اوندھی ہو گئی تو وے لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اُس سے کہا کہ تیرے ساتھیون کا کیا حال ہوا اُسنے کہا خدا نے مجکو اُنکے شر سے بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجکو نہ مار سکیگا یہانتک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجکو بتلاؤن بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہی اُسنے کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کر اور ایک کھمبے پر مجکو سولی دے پھر میری ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مارتا ہون پھر مجکو تیر مار سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجکو قتل کر سکیگا سو بادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک کھمبے پر سولی دیا پھر اُسنے اُسکی ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مین مارتا ہون پھر اُسکو تیر مارا سو اُسکی کنپٹی پر تیر لگا سو لڑکے نے اپنا

[illegible]

ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگون نے کہا کہ ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم لڑکے کے رب کا ایمان لائے
ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے پھر خواب مین بادشاہ سے کسی نے کہا کہ تو نے دیکھا جسکا تجکو ڈر تھا خدا کی قسم مقرر تجھپر تیرا ڈر پڑ
اور تیرا ڈر گر پڑا البتہ لوگ تو ایمان لاچکے سو بادشاہ نے خندق کھودنے کا راہون کے ناکون پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی
اور اُسنے اُنکے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے سو اُسکو خندق مین ڈھکیل دو یا کہ یون کہا جاوے
کہ اسمین گر پڑ سو لوگون نے ویسا ہی کیا یہانتک کہ ایک عورت آئی اور اُسکے ساتھ اُسکا ایک لڑکا تھا سو وہ عورت جھجکی پیچھے ہٹی تا کہ
خندق مین نہ گرے تو لڑکے نے اُس سے کہا اے مان تو صبر کر اسواسطے کہ تو حق دین پر ہے ف اس حدیث مین اہل حق اور اہل
باطل اور صبر کی فضیلت اور ہدایت الٰہی کا بیان ہے چنانچہ اس قصے کو حق تعالیٰ نے سورۂ والسماء ذات البروج مین مجمل بیان
۱۶۱۳ فرمایا ہے حضرت نے اُسکو مفصل بیان کیا ھ مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ
فَذَاكَ مسلم مین معاویہ بن حکم رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تھے کہ لکیرین بناتے تھے سو جسکی
لکیر اُنکی لکیر سے موافق پڑی سو وہی ٹھیک ہے ف معاویہ بن حکم سے روایت ہے کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی
حالت مین علم غیب بتانے والون پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اب اُنکے پاس مت جایا کرو پھر مین نے کہا کہ بعضے
لوگ لکیرین کھینچ کے کچھ حال بتلاتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ کفار عرب کا
دستور تھا کہ جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیرین بےشمار کھینچتے پھر دو دو لکیرین ملا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو
لکیرین رہ جاتین تو اُس کام کو نیک جانتے اور اگر ایک لکیر رہتی تو اُسکو بد جانتے علمائے حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث سے
ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہین اسواسطے کہ خط کشی اُس پیغمبر کا معجزہ تھا تو اُسکے موافق اور لوگون سے ہونا محال ہے بعضے
نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہین سو غلط بات ہے اسواسطے کہ اُس پیغمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہین ہو سکی
تا کہ اس خط اور اُس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ آیندہ کی بات
بالیقین کوئی نہین جان سکتا اور اُسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم
۱۶۱۴ شرع مین ہرگز درست نہین ھ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو كَتَبَ اللهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے
مخلوقات کی تقدیرین اور اندازے لکھے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی
پر تھا ف جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اُسکو اول لوح محفوظ مین لکھا پھر اُسکے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا کہ پانی کا وجود
۱۶۱۵ آسمان زمین سے مقدم ہے ھ جَابِرٌ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قَالَهُ لِعَبْدٍ لِحَاطِبِ بْنِ
أَبِي بَلْتَعَةَ جَاءَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
تو جھوٹھا ہے حاطب دوزخ مین نجاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ مین حاضر تھا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے
غلام سے فرمایا وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ مین جاویگا
ف اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ مین موجود تھے اُنپر دوزخ حرام ہے

تحقیق الاخبار ترجمہ مشارق الانوار
بیان علم رمل و جعفر و نجوم

وسے مقرر بہشتی ہین جنگ بدر مین تین سو تیرہ اصحاب ستھے اور جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو ستھے ح عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
١٢١٦ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللهُ فِيهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيهِ الْكَعْبَةُ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ
عُبَادَةَ لَمَّا قَالَ لِاَبِي سُفْيَانَ الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَاَخْبَرَ اَبُو سُفْيَانَ
بِذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے
لیکن یہ دن تو وہ ہی جس مین خدا کعبے کی تعظیم کروا دیگا اور اس دن مین کعبے پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنی سعد بن
عبادہ نے ابوسفیان سے کہا کہ آج قتل کا دن ہی آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا سو ابوسفیان نے یہ خبر حضرت سے کی
یہ حدیث مرسل ہی یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت مین نہین ذکر کیا اور اس حدیث کی سند حضرت عائشہؓ سے ہی وے
حضرت سے روایت کرتی ہین ف بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ جب حضرت نے فتح مکے کے واسطے مدینے سے
کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پہونچی تو ابوسفیان اور حکیم اور بُدیل حضرت کی خبر دریافت کرنے کو نکلے حضرت کے جاسوس انکو
پکڑ لیگئے ابوسفیان مسلمان ہوا جب حضرت نے کوچ کیا تو عباس سے فرمایا کہ تم ابوسفیان کو ایک جگہ لیکر کھڑے ہو تاکہ وہ
مسلمانون کی فوج کو دیکھے تو عباس اسکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرت کا لشکر نکلنے لگا ابوسفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا
جاتا تھا عباس بتلاتے جاتے تھے ابوسفیان کہتا تھا مجکو ان لوگون سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا آیا ابوسفیان نے پوچھا
یہ کون لوگ ہین عباس نے کہا یہ انصاری لوگ ہین اُنکے سردار اور علمدار سعد بن عبادہ تھے سعد نے ابوسفیان سے کہا کہ آج
خوب خونریزی کا دن ہی آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا پھر حضرت کا جھنڈا آیا اور حضرت کا علم زبیر کے پاس تھا ابوسفیان نے
حضرت سے کہا کہ آپ نے سعد کا قول نہین سنا حضرت نے فرمایا کیا اُسنے کہا ابوسفیان نے وہ قول بیان کیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور نو مسلم لوگون کو دلاسا دیا ق سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ اِنَّ لَهُ لَاَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهُ
١٢١٧ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهُ يَعْنِي عَامِرَ بْنَ الْاَكْوَعِ اَخَا سَلَمَةَ وَقَدْ اَصَابَ رُكْبَتَهُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَمَاتَ مِنْهُ
بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا جسنے وہ قول کہا مقرر اُسکے واسطے تو دو ثواب ہین
اور حضرت نے اپنی دو انگلیون کو ملایا مقرر وہ غازی تھا اور محنت کش عرب کا آدمی کمتر اُسکے برابر لڑائی مین چلا پھر حضرت نے
یہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی کے حق مین فرمائی اور اُنکی تلوار کا پیپلا اُنکے زانو پر لگ گیا تھا سو وے اُسی صدمے سے
مر گئے ف جنگ خیبر مین عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری سو اُس تلوار کا پیپلا انہین کے زانو پر پڑا اُسی صدمے سے وے
مر گئے بعضے لوگون نے کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھ سے مرے انکو جہاد کا ثواب نہ ملیگا جب حضرت نے یہ کلام سنا تب
یہ حدیث فرمائی عامر کو دو ثواب فرمائے یعنی ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ اگر بیقصد اپنے ہاتھ سے اپنے بدن پر زخم لگ جاوے اور اُس سے آدمی مرجاوے تو اُسکی موت حرام نہین ہ اَبُو هُرَيْرَةَ
٨ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَرِوَايَةُ الْقُضَاعِيِّ اِثْمًا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد
کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اُسکو ذکر کرے اور قضاعی کی روایت مین یون ہی کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے

اُسکو بیان کرے ف یعنی اکثر اخبار اور حکایات جھوٹھ سے خالی نہیں ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا تو یہ شخص بھی
مقرر دروغگو ٹھہر یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جب تک بات کو خوب تحقیق نہ کر لیوے ہرگز
1719 زبان پر نہ لاوے ق اَبُو مُوسٰی کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَّلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَیْرُ مَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَاٰسِیَةَ امْرَأَةِ
فِرْعَوْنَ بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردوں سے بہت لوگ کمال کو پہونچے اور عورتوں سے
مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوائے کوئی عورت باکمال نہیں ہوئی ف یعنی اگلی امت میں یہی دو عورتیں
باکمال ہوئیں اسواسطے کہ امت محمدی میں حضرت خدیجہؓ اور حضرت فاطمہ اور حضرت عائشہ کا کمال بہت احادیث سے
1720 ثابت ہے ح اَبُو هُرَیْرَةَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِیْزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْیَهَا وَدِیْنَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَ
وَدِیْنَارَهَا وَعُدْتُّمْ مِنْ حَیْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُّمْ مِنْ حَیْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُّمْ مِنْ حَیْثُ بَدَأْتُمْ ثُمَّ قَالَ اَبُو هُرَیْرَةَ شَهِدَ عَلٰی ذٰلِکَ لَحْمُ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَدَمُهٗ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکے گا اور شام کا
ملک اپنے مُدی اور دینار کو روکے گا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکے گا اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤ گے
تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے پھر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابوہریرہؓ کا گوشت اور
خون یعنی اسمیں کچھ شک نہیں ف قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہے جسمیں اناج کو ناپتے ہیں اور اردب چوبیس سیر کا ہوتا ہے اس
حدیث میں آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملیگا رعیت سردار کی اطاعت نہ کریگی
1721 جیسے اسلام سے پہلے بے سردار ملک تھا ویسا ہی ہو جاویگا ح اَنَسٌ نَزَلَتْ عَلَیَّ اٰنِفًا سُوْرَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ
الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ تَدْرُوْنَ مَا الْکَوْثَرُ فَقُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ
نَهْرٌ وَعَدَنِیْهِ رَبِّیْ عَلَیْهِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَیْهِ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اٰنِیَتُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ فَیُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ
فَاَقُوْلُ رَبِّ اِنَّهٗ مِنْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ مَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ بَعْدَکَ مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابھی
مجھپر ایک سورت اُتری ہے پھر حضرت نے انا اعطینا کی سورت پڑھی یعنی اے محمد ہمنے تجھکو کوثر دیا تو نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی
کر مقرر تیرا دشمن بے نام ونشان ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے سو ہم نے کہا کہ خدا اور محمد کا رسول ہی
خوب جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ کوثر نہر ہے کہ میرے رب نے اُسکا مجھسے وعدہ کیا ہے اسپر بہت خیر ہے کوثر حوض ہے جسپر میری امت
گذرے گی اُسکے برتن جتنے آسمان کے تارے تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے ہٹا جاویگا تو میں کہونگا اے میرے رب یہ تو
میری امت سے ہے تو حکم ہوگا کہ تو نہیں جانتا کہ تیرے بعد اُسنے کیا نئی راہ نکالی یعنی مرتد ہو گیا ف عرب کے چند گروہ حضرت کے
1722 بعد مرتد ہو گئے صدیق اکبر نے اُنکو مارا وے لوگ حوض کوثر سے بے نصیب ہیں ق اَبُو مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ
نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ فَاَمَّنِیْ فَصَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ بخاری اور
مسلم میں ابومسعودؓ سے جنکا عقبہ بن عامر انصاری نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل اُترا سو اُسنے میری امامت کی میں نے
اُسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اُسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اُسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اُسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے
اُسکے ساتھ نماز پڑھی ف یعنی پانچوقت کی فرض نماز تعلیم کے واسطے جبرئیل نے حضرت کو پڑھائی تا کہ امت کو اسی طرح تعلیم کریں

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار
مولوی جی یار خان صاحب کا تالیف ۲۴ مارچ ۱۲

هُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَهُ لِاِمْرَأَةٍ قَالَتْ اِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ ١٧٢٣
بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ مسلم میں بریدہ بن حصیب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہوگیا اور وراثت سے
وہ لونڈی تجکو پھر ملی یہ حضرت نے اس عورت سے فرمایا جس نے کہا تھا کہ میں نے اپنی ماں کو لونڈی للہ دی تھی اور میری ماں مرگئی
ف یعنی تجکو دو فائدے ہوئے ایک تو دینے کا ثواب دوسرے لونڈی کی ملکیت وراثت کے سبب سے ق اِبْنِ مَسْعُوْدٍ
وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا يَعْنِيْ حَيَّةً خَرَجَتْ عَلَيْهِمْ بِمِنًى بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ١٧٢٤
فرمایا کہ خدا نے اسکو تمھارے شر سے بچایا جیسا کہ تمکو اسکے شر سے بچایا یعنی وہ سانپ جو اصحاب پر منا کے مقام میں نکلا تھا
ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ ہم منا کے غار میں تھے حضرت پر وہاں سورہ مرسلات اتری ہم اسکو یاد کرتے تھے
اتنے میں وہاں ایک سانپ نکلا حضرت نے فرمایا کہ اسکو مار ڈالو ہم اسکے مارنے کو دوڑے سانپ اپنے بل میں گھس گیا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سانپ کا مارنا درست ہی **فصل فيما لم يسم فاعله**
اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر فعل ماضی مجہول ہی ق عَائِشَةَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ جَاءَنِيْ بِكِ ١٧٢٥
الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْ عَنْ وَجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَاَقُوْلُ اِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ
اللّٰهِ يُمْضِهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مجکو تو خواب میں دکھائی گئی
تین رات مجکو میرے پاس فرشتہ لے آتا تھا ریشمی ٹکڑے میں سو کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہی میں نے تیرا چہرا کھولا تو کیا
دیکھتا ہوں کہ وہ صورت تیری ہی ہی تو میں کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہی تو خدا اسکو جاری کریگا یعنی تو میرے
نکاح میں آویگی ف یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہی یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہوئی تو مقرر
نکاح ہوگا اسواسطے کہ پیغمبر کے خواب میں کچھ شک اور تردد نہیں ہوتا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَيْقَظَنِيْ ١٧٢٦
بَعْضُ اَهْلِيْ فَنُسِّيْتُهَا وَيُرْوٰى فَنَسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ شب قدر مجکو خواب میں معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہلبیت نے مجکو جگا دیا تو میں اسکو بھلا دیا گیا اور دوسری روایت میں
یوں ہی کہ میں شب قدر کو بھول گیا تو اسکو رمضان کی اخیر دس راتوں میں تلاش کرو ف یعنی طاق راتوں میں ق
جَابِرٍ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ
مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ
وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے ١٧٢٧
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو پانچ نعمتیں ملیں کہ مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں مجکو فتح نصیب ہوئی دھاک سے مہینا بھر کی
راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہ نماز اور تیمم درست ہی سو جس مرد کو
میری امت سے جہاں نماز کا وقت ملے وہاں نماز پڑھ لیوے اور حلال ہوئے میرے واسطے غنیمت کے مال مجھسے پہلے
کسی کو حلال نہ تھے اور مجکو شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا اور پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور میں تمام عالم کے لوگوں پر بھیجا
گیا ف یعنے ان پانچ چیزوں سے حضرت سب پیغمبروں سے افضل ہوئے حضرت کا رعب یہ تھا کہ بادشاہ روم خوف کھاتا تھا

یہود و نصاریٰ کو سوائے عبادت خانہ کے اور جگہ نماز پڑھنا درست نہ تھا اور تیمم کا حکم نہ تھا اُمت محمدی کو تمام زمین پر
نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت میں اول حضرت کے سوائے کوئی پیغمبر
1728 شفاعت نہ کریگا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسی کو حاصل نہیں ہوا بجز حضرت کے ق ابنُ عَبَّاسٍ اُمِرْتُ
اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا
نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو حکم ہوا ہے
سجدہ کرنے کا سات ہڈیوں پر ماتھے پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کے سرے پر اور یہ حکم ہوا ہے
1729 کہ نماز میں کپڑے اور بالوں کو نہ سمیٹوں ف نماز میں بالوں کا جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا مکروہ ہے ق
اَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَجَابِرٌ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ
مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ مجکو لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا یہانتک کہ وے لا الٰہ الا اللہ کہیں سو جسنے کہ لا الٰہ الا اللہ کہا اُسنے اپنا مال اور جان بچایا
مگر دین کی حق تلفی کا بدلا ہے اور اُسکا حساب خدا کے ذمے پر ہے ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اُسکا جان اور
مال لینا حرام ہے لیکن اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا یا مال ضامن ہوگا تو اُس سے مال دلایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر
میں مسلمان ہوا اور دل میں کافر رہا تو اُس سے خدا حساب کریگا دلوں کے حال دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہیں
1730 ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰی يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجکو اُس بستی میں رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیوں کو کھاویگی یعنے
فتح اسلام ہوگی سب شہر مدینے کے تابع ہونگے لوگ اُسکو یثرب کہتے ہیں اور اُسکا عمدہ نام تو مدینہ ہے بُرے لوگوں کو مدینہ نکال دیتا ہے
1731 جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہے ف مدینے کا نام اول یثرب تھا حضرت نے نام بدل ڈالا ق اَنَسٌ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ
السَّاعِدِيُّ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ يَعْنِيْ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی بخاری اور مسلم میں انس اور سہل بن سعدؓ سے
روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور قیامت متصل ہوا جیسے یہ دونوں حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں کی طرف اشارہ کیا
یعنی کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی ف حضرت خاتم النبیین ہیں حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہیں قیامت تک حضرت کا دین قائم رہیگا
1732 تو حضرت میں اور قیامت میں کوئی حائل نہ ٹھہرا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی كُنْتُ
مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں پیدا ہوا بنی آدم
کے عمدہ زمانے والوں سے ایک زمانے والوں کے بعد دوسرے زمانے والوں سے یہانتک کہ میں اُن زمانے والوں سے
ہوا جنمیں ہوا ف یعنی حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے
1733 اور یہ مطلب نہیں کہ سب مسلمان تھے م جَابِرٌ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
آندھی چلائی گئی منافق کے مرنے سے ف مصابیح میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت سفر گئے تھے جب مدینے کے قریب پہنچے
تو آندھی چلی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب مدینے میں آئے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مرگیا یہ حدیث معجزہ ہے

کہ آیندہ کی خبر دی **ق** اِبْنُ عُمَرَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ عَلٰى اَنْ يُّوَحَّدَ اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ
1434 رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ الْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ قَالَ لَا صِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ هٰكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ
وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ
چیز پر ہی خدا کو ایک جاننے پر اور نماز قائم کرنے پر اور زکوۃ دینے پر اور رمضان کے روزے پر اور حج پر سو ایک مرد نے عبد اللہ
بن عمر سے کہا حج اور رمضان کے روزے پر عبد اللہ نے کہا نہین رمضان کے روزے اور حج پر یون ہی مین نے حضرت سے
سنا ہی یعنی اول روزہ بعد اسکے حج اور دوسری روایت یون ہی کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہی اسکی گواہی کہ سوا ے خدا کے کوئی
معبود برحق نہین اور محمد اسکا بندہ اور اسکا رسول ہی اور نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے
رکھنا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَفِيْ رِوَايَةٍ الْقُضَاعِيِّ حُفَّتْ بخاری اور مسلم
1435 مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روکی گئی اور ڈہانپی گئی بہشت مشقت اور تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی
اور لذات سے **ف** یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہین اور عبادت اور تقوی مشقت اور تکلیف سے
خالی نہین اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہی **ق** عَائِشَةُ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ بخاری اور مسلم مین حضرت
1436 عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیوپار حرام ہوا **ف** شراب کی خرید فروخت مسلمان کو ہرگز درست نہین
خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى لِسَانِيْ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حرام ہوگیا
1437 میری زبان پر مدینے کے دو سنگستان کے اندر **ف** بعضے علما کے نزدیک جیسے مکہ حرم ہی ویسے ہی مدینہ یہ حدیث انکی دلیل ہی
م اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ
1438 يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوْسِرًا وَكَانَ يَاْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ يَّتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ اللّٰهُ نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوْا
عَنْهُ مسلم مین ابومسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت مین سے ایک مرد کا حساب ہوا تو اسکی نیکی کچھ بھی نہ پائی
مگر وہ لوگون سے ملا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلامون سے حکم کرتا تھا کہ محتاج سے قرض مانگنے مین سختی نکرین خدا نے
فرمایا کہ ہم اسکی نسبت زیادہ تر کرم اور احسان کے سزاوار ہین سوا ے فرشتو اس سے درگذر کرو **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوُدَ
1439 الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلکا اور سہج ہوگیا تھا داود پر قرآن سو وے اپنی سواریون کے کسنے کا حکم کرتے تھے
تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے **ف** قرآن سے مراد زبور ہی اور ایسی جلدی
زبور کا تمام کرنا حضرت داود کا معجزہ تھا اور باوجودکہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب اور محنت سے کھاتے تھے **م** عَائِشَةُ
1440 خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لو سے اور آدم پیدا ہوے اُس سے جسکا تمسے
قرآن مین بیان ہی یعنی مٹی سے **خ** اَنَسٌ دُفِعْتُ اِلَى السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ
1441

فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاُتِيْتُ بِثَلٰثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ وَ
قَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِي فِيهِ اللَّبَنُ فَقِيلَ لِي اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ بخاری میں انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں سدرۃ المنتہیٰ کی طرف گیا تو وہاں چار نہریں تھیں دو نہریں ظاہر اور دو باطن ظاہر نہریں
تو نیل اور فرات اور باطن نہریں بہشت میں جاری ہیں اور میرے سامنے تین پیالے آئے ایک پیالے میں دودھ اور ایک پیالے
میں شہد اور ایک پیالے میں شراب تو میں نے دودھ کا پیالہ لیا تو مجھکو حکم ہوا کہ تو نے پیدائشی دین پایا ف معراج کی
١٧٤٢ حدیثوں میں اسکا مفصل بیان ہو چکا ہے ابو ہریرۃ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا مَا اَطْعَمَتْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ
مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ مسلم میں ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر بلی کے مقدمہ
١٧٤٣ میں اُسنے بلی کو باندھ رکھا تھا اُسکو کھلایا نہ پلایا اور نہ اُسکو چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی ابو ذر عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِي
حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي اَعْمَالِهَا
النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ مسلم میں ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے
لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو میں نے امت کے نیک اعمال میں پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے علیحدہ ڈالی جاوے
اور امت کے بد اعمال میں میں نے پایا کھنکار کو جو مسجد میں ہو اور زمین میں نہ ڈالی جاوے ف راہ میں تکلیف کی چیز
١٧٤٤ جیسے کانٹا اور ٹھیکرا ابن عباس عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْاُمَّةُ وَالنَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَ
النَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيَّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ
هٰؤُلَاءِ اُمَّتِي قَالَ لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ
اَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَ
عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الْحَدِيثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِلْبُخَارِيِّ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کی گئیں اگلی امتیں تو ایک پیغمبر چلا اور اُسکے ساتھ ایک گروہ تھا اور بعضا پیغمبر چلا اور اُسکے
ساتھ بارہ تیرہ لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اُسکے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اُسکے ساتھ پانچ آدمی تھے
اور بعضا پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے سو میں نے کہا اے جبرئیل یہ لوگ میری امت ہیں جبرئیل نے
کہا نہیں لیکن تو آسمان کے کنارے کی طرف دیکھ سو میں نے دیکھا تو بڑا جتھا ہے جبرئیل نے کہا کہ یہ لوگ تیری امت ہیں
اور یہ ستر ہزار جو آگے ہیں نہ اُنپر حساب ہے اور نہ عذاب میں نے کہا اسکا کیا سبب ہے جبرئیل نے کہا یہ بیمار ہوں تو نہ داغتے
تھے نہ جھاڑ پھونک کرتے تھے اور نہ شگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے تھے یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں میں ہے
لیکن یہ خاص روایت بخاری کی ہے ف جتنے لوگ جس پیغمبر کا ایمان لائے ہونگے وہی قیامت میں اُسکے ساتھ ہونگے اور
بعضے پیغمبر کا کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اُسکے ساتھ کوئی نہ ہوگا معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا
توکل نہیں اسواسطے کہ حضرت نے اکثر دوا کی ہے بلکہ داغ اور جھاڑ پھونک اور شگون لینا توکل کے مخالف ہے لیکن جب کوئی
١٧٤٥ علاج داغنے کے سوائے باقی نہ رہے تو اُس وقت میں داغنا بھی درست ہے جابر عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوسٰى

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

ضُرِبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ
شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ
نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کیے گئے پیغمبر سو موسیٰ تو دبلا پتلا مرد جیسے قوم شنوأۃ کے مرد اور دیکھا مین نے
عیسی بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگون مین عیسی سے زیادہ تر مشابہ عروہ بن مسعود ہی اور مین نے ابراہیم علیہ السلام
کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین ابراہیم سے زیادہ تر مشابہ تمھارا صاحب ہی یعنی خود حضرت اور مین نے جبرئیل علیہ السلام
1446 کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین جبرئیل سے زیادہ تر مشابہ دحیہ بن خلیفہ ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ
بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَ
اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فضیلت حاصل
ہوئی اور پیغمبرون پر چھ چیزون کے سبب سے مجکو جوامع الکلم عطا ہوئی اور مجکو رعب سے فتح ملی اور میرے واسطے غنیمت
کے مال حلال ہوئے اور میرے واسطے تمام زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور مین تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور مین خاتم النبین
ہوا ف جوامع الکلم اُسکو کہتے ہین جسمین تھوڑے لفظ اور مطلب بہت ہون جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہین جنکے
معانی اور مطالب کی کچھ حد نہین جتنا غور کیجیے اتنے مطالب کھلتے ہین باقی مفصل مضمون اس حدیث کا بارھوین حدیث مین
گذرا لیکن اسمین چھ چیز کو فرمایا اور اُسمین پانچ چیز سو اُسکا سبب یہ ہی کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا ایک چھوٹی چیز
بھی عنایت ہوئی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَاِنِّيْ لَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا
1447 وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا نہین معلوم کون صورت ہو گئی اور مقرر سا ہے چوہے کے کوئی میرے خیال مین نہین آتا
جب چوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکھیے تو نہ پیے اور جب اُسکے آگے بکریون کا دودھ رکھیے تو پیجاوے ف یعنی بنی اسرائیل
اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے تو اس قرینے سے فرمایا کہ وے لوگ چوہے کی صورت پر مسخ ہو گئے اسواسطے کہ چوہا بھی اونٹ کا
دودھ نہین پیتا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ
1448 يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ پیٹھو دروازے مین سجدہ کرتے اور کہو مغفرت ہم چاہتے ہین تا کہ ہم تمکو بخشین سو اُنھون نے حکم
بدل ڈالا تو دروازے مین داخل ہوئے چوتڑون کو گھسلتے اور کہا دانہ بال مین بہتر ہی ف بیت المقدس یا اریحا کے
دروازے مین داخل ہونے کا حکم ہوا تھا سو وے لوگ ایسے بے ادب تھے کہ مسخراپن کرنے لگے سجدے کے بدلے چوتڑون سے
گھسلتے اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوئے ق اِبْنُ عَبَّاسٍ نُصِرْتُ بِالصَّبَا
1449 وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فتح نصیب
ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے م اَنَسٌ وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهٗ بِاسْمِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ
1450

مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کو میرا لڑکا پیدا ہوا تو مین نے اُسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے
نام پر رکھا **ف** ہجری آٹھوین سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرت نے اُنکا ابراہیم نام رکھا تھا مدینے کے بعد اُنکا انتقال ہوا

فَصْلٌ فِي الْحِكَايَةِ عَنْ نَفْسِ الْمُتَكَلِّمِ

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر سے پر ماضی متکلم کی لفظ ہی

١٧٥١ **ق** اَنَسٌ اَتَيْتُ عَلٰى نَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ الْكَوْثَرُ بخاری اور مسلم مین انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ایک نہر پر گیا اسکے دونون کنارون پر پولے موتیون کے خیمے مین تو مین نے
١٧٥٢ جبرئیل سے کہا کہ یہ کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہی **ح** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّيْ فَلَمْ يَاْذَنْ
لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِيْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے
رب سے اجازت مانگی کہ اپنی مان کی مغفرت مانگون سو مجھکو اجازت نہ دی اور مین نے اجازت مانگی کہ اُنکی قبر کی زیارت کرون سو مجھکو
زیارت کی اجازت دی **ف** حضرت نے جب اپنی مان کی قبر کی زیارت کی تو حضرت خود روئے اور ساتھ والے روئے اور فرمایا کہ
زیارت کیا کرو قبرون کی کہ اس سے موت یاد پڑتی ہی اگر کوئی کہے کہ قرآن مین مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا منع ہی پھر حضرت
نے اپنی مان کی مغفرت مانگنے کا کیون ارادہ کیا اُسکا جواب یہ ہی کہ حضرت کو اپنے اختصاص کی امید ہوگی یعنی اگرچہ اورون
کو مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہین مگر شاید مجھکو درست ہو علی الخصوص کہ حضرت کے سبب سے ابو طالب کے
١٧٥٣ عذاب مین تخفیف ہوئی تھی یا کہ یہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ
اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہشت مین جھانکا تو مین نے اُسکے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور مین دوزخ مین جھانکا تو اُسکے اکثر
لوگ عورتین دیکھین **ف** محتاج ایمان دار اکثر تکلیفات مین رہتے ہین تو صبر کرتے ہین اس سبب سے بہشت پاتے ہین
١٧٥٤ اور عورتین اکثر بدخو اور بداعتقاد ہوتی ہین اس جہت سے دوزخی ہوتی ہین **خ** اَنَسٌ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ بخاری
مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے تمسے مسواک کرنے کی خوبی بارہا کہی **ف** غرض یہ کہ مسواک مین غفلت اور
١٧٥٥ سستی نکرو مسواک کی عادت ڈالو **ق** جَابِرٌ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ
الْوَادِيْ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِيْ وَخَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِيْتُ
فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ يَعْنِيْ جِبْرِيْلَ فَاَخَذَتْنِيْ رَجْفَةٌ شَدِيْدَةٌ فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ
دَثِّرُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ حرا کے پہاڑ مین مین نے ایک مہینے کا اعتکاف کیا جب مین اپنا اعتکاف پورا کر چکا تو مین اُسکے اندر اُترا
تو مجھکو کسی نے پکارا تو مین نے اپنے آگے اور پیچھے داہنے اور بائین دیکھا تو مین نے کسی کو نہ پایا پھر مجھکو کسی نے پکارا تو مین دیکھنے لگا
سو مین نے کسی کو نہ دیکھا پھر مجھکو کسی نے پکارا تو مین نے اپنا سر اُٹھایا تو وہی فرشتہ یعنی جبرئیل ہوا مین تخت پر بیٹھا ہی مجھکو تھرتھری
کپکپی نے لیا تو مین خدیجہ پاس آیا سو مین نے کہا مجھکو اوڑھاؤ تو اُنھون نے مجھکو اوڑھایا اور مجھپر پانی چھڑکا پھر خدا نے سورہ
مدثر اُتارا یعنی اے جھرمٹ مارنے والے اُٹھ اور لوگون کو عذاب الٰہی سے خوف دلا **ف** حضرت پر اول اقرا کی سورت اُتری

پھر تین برس وحی بند رہی اُسکے بعد سورہ مدثر اُتری **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ **قَالَهُ** لِاَبِيْهِ
1756 مَخْرَمَةَ يَعْنِيْ قَبَاءً لَهُ مِنْ دِيْبَاجٍ مُزَرَّرًا بِالذَّهَبِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ قبا
مین نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ قبا مین نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ حضرت نے مسور کے باپ مخرمہ سے فرمایا اور ریشمی
قبا ہو جسمین سونے کا تکمہ لگا تھا **ف** جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور قبا دی اس وقت تک ریشمی کپڑا حرام نہوا تھا
یا اسواسطے دیا ہو کہ اسکو بیچ لیوین **ح** اَنَسٌ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ
1757 بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو مین نے
جوتی کی چاپ سنی مین نے پوچھا یہ کون ہو فرشتون نے کہا کہ یہ غمیصا ہو ملحان کی بیٹی انس بن مالک کی ماں **خ** سَمُرَةَ رَاَيْتُ
1758 اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا اَمَّا هٰذِهِ
الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ بخاری مین سمرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے آجکی رات دو مردون کو
دیکھا سو وے مجکو ایک درخت پر چڑھا لیگئے پھر مجکو اُنھون نے ایک گھر مین داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہتر تھا مین نے اُس سے
بہتر کبھی نہین دیکھا اُن دونون مردون نے کہا کہ یہ گھر تو شہیدون کا گھر ہو **ف** یہ حضرت نے خواب مین دیکھا **خ** اِبْنُ عُمَرَ
1759 رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَاَوَّلْتُهَا اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ اِلٰى
مَهْيَعَةَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے
سر کے بال پریشان تھے مدینے سے نکلی یہانتک کہ مہیعہ مین جا کر اُتری سو مین نے اسکی یہ تعبیر کہی کہ مدینے کی وبا مہیعہ مین ڈالی گئی
ف مہیعہ جحفہ کا نام جو مدینے سے چھ کوس ہو وہان یہود رہتے تھے مدینے مین اکثر وبا رہتی تھی جب سے کہ حضرت نے
دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہان سے وبا جاتی رہی اور جحفہ مین جا پڑی **خ** عَائِشَةُ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا
1760 وَرَاَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ مین نے دوزخ کو دیکھا کہ اُسکا بعضا ٹکڑا بعضے ٹکڑے کو کچلے ڈالتا تھا اور مین نے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹے پھرتا تھا
اور اُسی نے اول سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی **ف** عمرو بن عامر حضرت سے تین سو برس آگے تھا بتون کے نام پر سانڈ چھوڑنیکی
اُسی نے رسم نکالی تھی اسواسطے ایسے سخت عذاب مین گرفتار ہوا **م** اَنَسٌ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِيْ
1761 دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ
دِيْنَنَا قَدْ طَابَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے ایک رات کو دیکھا جس حالت مین کہ سوتا آدمی
دیکھتا ہو جیسے کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین سو ہمارے آگے تر چھوہارے لائے گئے اس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہو
تو مین نے اسکی تعبیر کی کہ رفعت یعنی ہمکو بلندی ہو دنیا مین اور نیک انجام ہو آخرت مین اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہو **ف**
حضرت نے یہ تعبیر لفظون سے نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طالب سے معلوم ہوا تعبیر کا یہ بھی
ایک طریقہ ہو کہ صرف لفظون سے بطور فال کے مطلب سمجھے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ
1762 كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین عمرو بن عامر خزاعی کو

۱۷۶۳ دیکھا کہ اپنی اٹڑیان گھسیٹتا پھرتا ہی دوزخ مین اُسی نے سانڈون کا چھوڑنا اول نکالا ق اَبُو مُوسٰی رَاَیْتُ فِی
الْمَنَامِ اَنِّیْ اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰی اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِیْ اِلٰی اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْهَجَرُ فَاِذَا هِیَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَ
رَاَیْتُ فِیْ رُؤْيَایَ هٰذِهٖ اَنِّیْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ
اُخْرٰی فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَسْنَدَهٗ مُسْلِمٌ وَعَلَّقَهٗ
الْبُخَارِیُّ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ مین ہجرت کرتا ہون
مکے سے اُس زمین کی طرف جہان کھجور کے درخت ہین تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت مین ہجرت کا مقام تو
مدینہ نکلا جسکا یثرب بھی نام ہی اور مین نے اپنے اسی خواب مین دیکھا کہ مین نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی وہ انجام
مسلمانون کی شہادت ہوئی جنگ احد مین پھر مین نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی آگے سے اچھی تو اسکا
انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت قائم ہوئی یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے
لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری نے سند حذف کی ف یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک
ہین وہان کھجور کے درخت بہت ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے خواب سچ ہوتے ہین لیکن تعبیر مین کبھی چوک
پڑجاتی ہی ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تھا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا اسیطرح اولیا کی خواب اور کشف اکثر
۱۷۶۴ حق ہوتا ہی لیکن تعین مین بھول چوک ہوجاتی ہی خ ابْنِ عُمَرَ رَاَیْتُ عِيْسٰی وَمُوْسٰی وَاِبْرَاهِيْمَ فَاَمَّا عِيْسٰی فَاَحْمَرُ جَعْدٌ
عَرِيْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوْسٰی فَاٰدَمُ جَسِيْمٌ سَبْطٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مین نے عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسیٰ تو سرخ رنگ گھنگرالے بال والا سینہ کشادہ ہی اور موسیٰ
تو گندم گون اور جسیم سیدھے بال والا جیسے زط کی قوم کے مرد ف حضرت نے ان بزرگ کو معراج مین دیکھا یا خواب مین
۱۷۶۵ ق جَابِرٌ رَاَيْتُنِیْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَاَةِ اَبِیْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ
وَرَاَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهٖ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهٗ فَاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَذَكَرْتُ
غَيْرَتَكَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰی عُمَرُ وَقَالَ اَعَلَيْكَ اَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان رمیصا ابوطلحہ کی جورو نظر پڑی اور مین نے
جوتی کی چپ سُنی تو مین نے کہا یہ کون ہی تو فرشتے نے کہا کہ یہ بلال ہی اور ایک مین نے محل دیکھا کہ اُسکے صحن مین ایک عورت ہی
تو مین نے کہا کہ یہ کسکا محل ہی فرشتون نے کہا یہ محل عمر بن خطاب کا ہی سو مین نے چاہا کہ اُسکے اندر جاؤن تو اُسکو دیکھون
پھر مجکو تیرا رشک یاد پڑا اے عمر سو مین پھر آیا الٹے پھر تو عمر فاروق روئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین کیا آپ پر رشک کرتا
۱۷۶۶ ف اس حدیث مین ام سلیم جنکا رمیصا اور غمیصا لقب ہی اور بلال اور عمر فاروق کو بہشت کی بشارت ہی م سَعْدُ بْنُ
اَبِیْ وَقَّاصٍ سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِیْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا
وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا مسلم
مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے تین چیز کا سوال کیا سو دو سوال تو میرے

قبول ہوئے اور ایک سے مجکو منع کیا ایک سوال تو مین نے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو قحط سے نہ ہلاک کرے سو اسکو قبول کیا اور دوسرا سوال مین نے یہ کیا کہ میری امت کو نہ ڈبا دیوے سو اسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال مین نے یہ کیا کہ اُنکے آپسمین لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو اسکے سوال سے مجکو منع کیا **ف** قحط اور غرق امت محمدی مین ایسا نہوا ہی اور نہوگا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہو جاوے جیسے اگلی امتین ہلاک ہوگئین لیکن جنگ اور قتال مقدر مین ہر ہمیشہ رہا ہی اور رہیگا **ق** ابن عمر عجبت لها فتحت لها ابواب السماء یعنی قول رجل دخل معهم فی الصلوة فقال الله اکبر کبیرا والحمد
1767 لله کثیرا وسبحان الله بکرة واصیلا قال ابن عمر فما ترکتهن منذ سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلك مسلم مین عبد الله بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو اس سے تعجب آیا کہ اسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے اُس مرد کا قول مراد ہی جو اصحاب کے ساتھ نماز مین داخل ہوا پھر اُسنے الله اکبر کبیرا والحمد لله کثیرا و سبحان الله بکرة واصیلا کہا ابن عمر نے کہا کہ مین نے ان کلمات کو کبھی نہین چھوڑا جب سے کہ مین نے حضرت کو یہ کہتے سنا **ف** یعنی یہ کلام خدا کو ایسا پسند آیا جسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے **ق** سعد بن ابی وقاص عجبت
1768 من هؤلاء اللاتی کن عندی فلما سمعن صوتك ابتدرن الحجاب **قاله** لعمر بن الخطاب رضی الله عنه بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تعجب آیا ان عورتون سے جو میرے پاس تھین سو اُنھون نے جب تیری آواز سنی تو پردے مین ہو گئین یہ حضرت نے عمر فاروق سے فرمایا **ف** اسکا مفصل قصہ آٹھوین باب مین گذرا کہ چند عورتین حضرت کے پاس باتین کر رہی تھین جب عمر فاروق آئے تو اُنکے خوف سے چھپ گئین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** اسامة بن زید قمت علی باب الجنة فکان عامة من دخلها المساکین واصحاب
1769 الجد محبوسون غیر ان اصحاب النار قد امر بهم الی النار وقمت علی باب النار فاذا عامة من دخلها النساء بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کھڑا ہوا بہشت کے دروازے پر سو اسکے اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند بہشت کے داخل ہونے سے روکے گئے ہین مگر دوزخ کے لوگون کو دوزخ کی طرف جانیکا حکم ہوا اور مین دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اُسکی داخل ہونے والی عورتین تھین **ف** دولتمند اگرچہ ایماندار ہون مین محتاجون کے بعد بہشت مین داخل ہونگے حساب کے واسطے بہشت کے دروازے پر روکے جاوینگے **ق** عایشة کنت لك کابی زرع لام زرع **قاله** لها وخبر ابی زرع ما ذکرت عایشة رضی الله
1770 عنها فقالت جلس احدی عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن ان لا یکتمن من اخبار ازواجهن شیئا قالت الاولی زوجی لحم جمل غث علی رأس جبل لا سهل فیرتقی ولا سمین فینتقل قالت الثانیة زوجی لا ابث خبره انی اخاف ان لا اذره ان اذکره اذکر عجره وبجره قالت الثالثة زوجی العشنق ان انطق اطلق وان اسکت اعلق قالت الرابعة زوجی کلیل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سآمة قالت الخامسة زوجی ان دخل فهد وان خرج اسد ولا یسئل عما عهد قالت السادسة زوجی ان اکل لف وان شرب اشتف وان اضطجع التف ولا یولج الکف لیعلم البث قالت السابعة زوجی

عَيَايَاءُ أَوْ غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ وَيُرْوَى فَأَتَقَمَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تیرے حق مین ایسا ہون جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے حق مین یہ حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اور حکایت ابوزرع کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے یون ہی کہ گیارہ عورتین تھین سو انھون نے آپسمین اسکا قول قرار کیا اپنے خاوندون کی خبرین کچھ نہ چھپاوین پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دُبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ پر نہ رستہ برابر ہی کہ چڑھ جاوے نہ وہ گوشت ہی کہ اسکو لے آوے یعنی نالائق اور بے حقیقت ہی دوسری عورت نے کہا کہ مین اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کرونگی مین ڈرتی ہون خبر کے چھوٹ رہنے سے یعنی بڑا قصہ ہی مجھسے بیان نہو سکیگا اگر بیان کرون اسکے ظاہر باطن کے سب عیب بیان کرون تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لمبا دُبلا ہی اگر بولون تو طلاق پاؤن اور اگر چپ رہون تو ادھر ڈالی جاون نہ رنڈی دیوے نہ کپڑا چوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ کے ملک کی رات نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ اداسی تہامہ عرب مین ایک زمین کا نام ہی جسمین مکہ ہی وہان کی رات مشہور ہی پانچوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر گھر مین آوے تو چیتے کی طرح سو رہے اور اگر باہر نکلے تو شیر بنجاوے اور نہ پوچھے جو کچھ گھر مین ہو یعنی حلیم اور کریم ہی عیب کسی کا سوا خدا نہین کرتا چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جاوے اور اگر پیے تو بالکل پی جاوے اور اگر لیٹے تو اپنا بدن لپیٹ ڈالے اور نہ میرے غلاف کے اندر ہاتھ ڈالے کہ میرے دکھ درد کو جانے یعنی بیل کی طرح سواے کھانے اور پینے اور سونے کے کچھ خبر نہین ہوتا عورت کی بات نہین پوچھتا ساتوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہی یا بے خبر نہایت احمق ہی کہ کلام نہین کر جانتا سب جہان بھر کے عیب اسمین موجود ہین ایسا ظالم ہی کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونون مروڑے آٹھوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند چھونے مین نرم جیسے خرگوش اور اسکی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو زرنب ایک خوشبودار گھاس کا نام ہی

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

ف حکایت ابوزرع

میرا خاوند ظاہر کا بھی اچھا باطن کا بھی اچھا نوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند دراز منجیل الا ہے لینے بہت دراز قد اور بڑی
راکھ والا یعنی سخی ہے اسکا باورچیخانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے تو راکھ بہت نکلتی ہے اسکا گھر نزدیک ہے مجلس اور مسافرخانے سے یعنی سردار
اور سخی ہے اسکا لنگر جاری ہے دسوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیا خوب مالک ہے مالک افضل ہے میری
اس تعریف سے اسکے اونٹون کے بہت شترخانے ہین اور کمتر چراگاہین ہین یعنی ضیافت مین اسکے یہان اونٹ بہت
ذبح ہوا کرتے ہین اس سبب سے شترخانون سے جنگل مین کم چرنے جاتے ہین جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہین اپنے
ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہین ضیافت مین راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سنکے اونٹون کو اپنے ذبح
ہونے کا یقین ہو جاتا تھا گیارھوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے سو واہ کیا خوب ابوزرع ہے اسنے زیور سے
میرے دونون کان جھلائے اور چربی سے میرے دونون بازو بھرے یعنی مجھکو موٹا کیا اور مجھکو بہت خوش کیا سو میری جان
بہت چین مین رہی مجھکو اسنے بھیڑ بکری والون مین پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اسنے مجھکو گھوڑے اور اونٹ اور
کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا یعنی مین نہایت ذلیل اور محتاج تھی اسنے مجھکو باعزت اور مالدار کر دیا سو اسکے پاس مین بات
کرتی ہون تو مجھکو نہین کہتا اور سوتی ہون تو فجر کر دیتی ہون یعنی کچھ کام نہین کرنے پڑتا اور پیتی ہون تو سیراب ہو جاتی ہون
ماں ابوزرع کی سو کیا خوب ہے ماں ابو زرع کی اسکی بڑی بڑی گٹھریان اور کشادہ گھر بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہے بیٹا
ابوزرع کا اسکی خوابگاہ جیسے تلوار کا میان یعنی نازنین بدن ہے اسکو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتھ یعنی کم خور ہے بیٹی ابوزرع کی
سو کیا خوب ہے بیٹی ابوزرع کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کی بھرنے والی یعنی جسیم ہے اور اپنی سوت کے رشک یعنے
اپنے خاوند کی پیاری ہے اسواسطے اسکی سوت اس سے جلتی ہے لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہے لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور
نہین کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا نہین لیجاتی اٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہین رکھتی کوڑے سے ابوزرع باہر نکلا جبکہ مشکون
مین دودھ متھا جاتا تھا گھی نکالنے کے واسطے سو وہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتھ اسکے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اسکی گود مین
دو اناردن سے کھیلتے تھے سو ابوزرع نے مجھکو طلاق دیا اور اس عورت سے نکاح کیا پھر مین نے اسکے بعد ایک سردار مرد سے
نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اسنے مجھکو چوپائے جانور بہت دیے اور اسنے مجھکو ہر ایک مواشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اسنے
مجھسے کہا کہ کھا اے ام زرع اور کھلا اپنے لوگون کو ام زرع نے کہا سو اگر مین جمع کرون جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع
کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہونچے یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کمتر ہے جب
حضرت عائشہؓ نے گیارہ عورتون کا یہ قصہ حضرت کے روبرو کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ مین بھی تیرا ایسا محسن ہون جیسے ابوزرع
ام زرع کا محسن تھا **متفق** ابو موسیٰ لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ قَالَهُ لِنَفَرٍ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو موسے 1771
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے تمکو سواری نہین دی لیکن تمکو خدا نے سواری دی یہ حضرت نے قوم اشعرین کے
چند لوگون سے فرمایا **ف** ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ ہم لوگون نے جہاد کے واسطے سواری مانگی حضرت نے فرمایا کہ
واللہ مین تمکو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری بھی نہین بعد چند روز کے حضرت کے پاس اونٹ غنیمت مین آئے حضرت
نے پانچ اونٹ ہمکو دلا کر دیئے ہماری قوم کے بعضے لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت آپ نے ہماری سواری نہ دینے کی قسم کھائی

تھی کیا آپ بھول گئے جو ہمکو سواری عنایت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر مین کسی چیز پر قسم کھاتا ہون پھر اُسکے خلاف کو بہتر
1772 جانتا ہون تو کفارہ دیکر قسم توڑ ڈالتا ہون چلو مین نے تمکو سواری نہین دی خدا نے تمکو سواری دی **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَسْتُ
بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ یَعْنِی الضَّبَّ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سوسمار کو کھانے والا
نہین اور نہ اسکا حرام کرنے والا **ف** یعنہ سوسمار یعنی گوہ سے حضرت کے سامنے آئی حضرت نے اُسکو نہ کھایا لوگون نے پوچھا
کہ کیا یہ حرام ہی جو حضرت نہین کھاتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ حرام نہین لیکن ہماری طبیعت کو پسند
1773 نہین امام اعظم کے نزدیک گوہ سے حلال نہین مکروہ ہی امام شافعی کے نزدیک حلال **ق** مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی لَیْلَةَ
اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی حضرت نے فرمایا کہ مین موسی پاس
سرخ ٹیلے کے نزدیک ہوکر نکلا جس رات کہ مجکو معراج ہوئی اور موسیٰ اپنی قبر مین کھڑے ہوے نماز پڑھ رہے تھے **ف** سرخ ٹیلا بیت المقدس
1774 سے ایک منزل ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اپنی قبر مین زندہ ہین جیسے شہید **ق** نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ
فَزُوْرُوْهَا وَنَهَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ وَنَهَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ
سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَةِ کُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا مسلم مین بریدہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے
تمکو منع کیا تھا قبرون کی زیارت سے سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا مین نے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کے
گوشت رکھنے کو سو اب رکھو جتنا تمکو اچھا جانپڑے اور منع کیا تھا مین نے تمکو نبیذ سے مگر مشکیزہ سے یعنی چمڑے کے برتن
مین سو اب سب برتنون مین پیو اور مت پیو نشہ والی چیز **ف** ابتدائے اسلام مین لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہوئے تھے
اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک مین پھر گرفتار ہو جاوین جب لوگون کے دلون مین اسلام اور توحید
کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور بعضی حدیث مین زیارت قبور کا فائدہ بتایا کہ اُس سے دنیا سرد ہوتی ہی اور یاد
آخرت یاد پڑتی ہی حضرت نے یہ فائدہ اسواسطے بتلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہین اور شرک مین گرفتار
ہون اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تا کہ شراب نہ یاد پڑے جبکہ اسکی برائی دلون مین
1775 بیٹھ گئی اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو ان برتنون کے استعمال کی اجازت دی **ق** وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا
اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا کَیْفَ
تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ یَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ بَیْنَ ظَهْرَیْ
خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَهٗ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ یَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا
فَرَطُهُمْ عَلَی الْحَوْضِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو یہ تمنا ہی کہ ہم اپنے بھائیون کو دیکھے
اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہین حضرت نے فرمایا کہ تم تو میرے اصحاب ہو یعنی ہم صحبت اور رفیق ہو
تمھارے برابر کون ہو سکتا ہی اور ہمارے بھائی وے لوگ ہین جو ابھی نہین آئے یعنی اس زمانے مین موجود نہین تو اصحاب نے
کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت مین شفاعت کے واسطے کیونکر پہچانینگے اُن لوگون کو جو ہنوز موجود نہین سو حضرت نے
فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کے کئی پچ کلیان گھوڑے ہون بکرنگ مشکی گھوڑون کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑون کو

لیویگا اصحاب نے کہا یارسول اللہ کیون نہ پہچانیگا حضرت نے فرمایا تو دیئے لوگ بھی قیامت مین آوینگے منھ اور ہاتھ پاؤن
روشن کرکے وضو کے اثر سے اور مین حوض کوثر پر انکا پیشوا ہون سامان تیار کرنے والا **ف** اس حدیث مین حضرت نے
اپنے محرومان دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کرکے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا وعدہ کیا مسلمانون کو اس سے زیادہ کون فخر ہوگا
کہ حضرت نے انکو اپنا بھائی فرمایا مصرع معشوق کہ عشاق نوازست ہمین ست ٭ **فصل اول** اس فصل مین وے
حدیثین ہین جنکے سرے پر حرف ہے **ق** جَرِيرٌ هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ أَيِ الْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ الشَّامِيَةِ بخاری
1776 اور مسلم مین جریرؓ سے روایت ہے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو مجکو راحت دینے والا ہے ذی الخلصہ کے ڈھانے سے یعنی یمن کے
کعبے سے **ف** جریرؓ سے روایت ہے کہ یمن مین ایک بتخانہ تھا ذی الخلصہ اسکو کہتے تھے حضرت نے مجکو اسکے ڈھانے کا
حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی مین ڈیڑھ سو سوار سے وہان گیا اور اسکو ڈھایا اور اسکے پاس جن کا زون کو پایا مار اپھر آکر اسکی
حضرت سے خبر کی حضرت نے ہمارے واسطے دعائے خیر کی ٭ اَنَسٌ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّا أَضْحَكُ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
1777 قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ قَالَ يَا رَبِّ أَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلٰى قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلٰى نَفْسِي
إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي فَيَقُولُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ شَهِيدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ عَلَيْكَ شُهُودًا فَيُخْتَمُ عَلٰى
فِيهِ فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ انْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ فَيَقُولُ بُعْدًا لَكُنَّ وَ
سُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مین کس واسطے ہنستا ہون
ہمنے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول ہی خوب جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجکو ہنسی آتی ہے
بندہ کہیگا کہ اے میرے رب کیا تو مجکو نہین دیچکا ہے ظلم سے یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کرونگا حضرت نے فرمایا خدا جواب
دیگا کہ ہان ہم ظلم نہین کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا کہ مین اجازت نہین دیتا اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنی
مجپر اسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات مین کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی دینے کا مجکو
اعتماد نہین تو حق تعالیٰ فرماویگا کہ تیری ذات ہی تجپر گواہ ہونے مین کفایت کرتی ہے اور تجپر کرام کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہے
حضرت نے فرمایا پھر مہر ہوگی اسکے منھ پھر حکم ہوگا اسکے ہاتھ پاؤن سے کہ بولو حضرت نے فرمایا تو اسکے بدکامون کو
ظاہر کرینگے پھر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھ پاؤن سے کہیگا کہ تمپر خدا کی مار پڑے مین تو تمھاری ہی طرف
سے جھگڑا کرتا تھا یعنی تمھارا ہی بچانا دوزخ سے مجکو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ مین گرتے ہو **ق** أُسَامَةُ
1778 بْنُ زَيْدٍ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہمارے
واسطے عقیل نے گھر چھوڑا ہے **ف** اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ جب حضرت حجۃ الوداع مین مکے کے قریب پہونچے تو مین نے
عرض کی کہ اپنے مکانات سے کس مکان مین حضرت اترینگے اپنے مکان مین یا علیؓ کے یا جعفر طیارؓ کے تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی ابو طالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور علی مرتضیٰؓ جب حضرت نے مکے سے مدینے مین
ہجرت کی تو علی مرتضیٰ اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھ دیا اسواسطے کہ مسلمان ہوچکے تھے اور عقیل اسوقت تک ایمان نہ لائے
تھے اس سبب سے مکے مین رہ گئے اور اپنے باپ کے وارث ہوئے اور مکانات بیچڈالے امام اعظم کے نزدیک مکے کے مکانات کا بیچڈالنا

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

۱۷۷۹ درست ہے اور یہ حدیث اُنکی دلیل ہے ھو اَبُوْهُرَيْرَةَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ
وَاِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا سامنا
ادھر ہی ہے خدا کی قسم مجھپر تمھارا رکوع اور خشوع چھپا نہین رہتا اور مقرر مین تمکو دیکھتا ہون اپنی پشت سے ف جماعت
مین بعضے نو مسلم اوب سے نماز نہ پڑھتے رکوع اور سجود اور صف مین برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی تاکہ اس حرکت سے باز رہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ایسے ہی پیٹھ پشت سے
۱۷۸۰ یہ معجزہ تھا حضرت کا ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّيْ لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ
كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ قَالَهٗ لَمَّا اَشْرَفَ عَلٰى اُطُمٍ مِنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو مین دیکھتا ہون لوگون نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمھارے گھرون کے اندر
فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے مینھ گرنے کے مقامات معلوم ہوتے ہین یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب کہ مدینے کے کسی
قلعے سے جھانکا تھا ف اس حدیث مین اُن فسادون کی خبر ہے جو مدینے مین حضرت کے بعد ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت
۱۷۸۱ اور یزید کے وقت کا قتال ھو اَبُوْهُرَيْرَةَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ
وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ لَهٗ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تجھسے ہو سکتا ہے جب غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد مین داخل ہو سو نماز مین کھڑا رہے اور کبھی دم نماز نہ چھوڑے
اور روزہ رکھے اور کبھی نہ توڑے یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جس نے حضرت سے کہا کہ مجکو وہ عمل بتلایئے جو جہاد کے برابر ہو
ف یعنی اگر تو ہر وقت شب و روز نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی سے
۱۷۸۲ یہ نہین ہو سکتا تو جہاد کے برابر کوئی عبادت نہین ممکن ھو اَبُوْهُرَيْرَةَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ قَالَهٗ
لِرَجُلٍ اَعْمٰى حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ وَسَاَلَهٗ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ
فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہے سائل نے
کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو مسجد مین حاضر ہوا کر یہ حضرت نے اندھے مرد سے کہا جب کہ اُسنے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی
لانیوالا آدمی نہین جو مجکو مسجد مین لے آوے اور اُسنے چاہا کہ حضرت اُسکو اجازت دین کہ اپنے گھر مین نماز پڑھ لیا کرے تو حضرت نے
اُسکو اجازت دی جب وہ پھر چلا تو حضرت نے اُسکو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت
واجب ہے جب اندھے کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت نہوئی تو صحیح سالم کیونکر ہوگی امام اعظم کے نزدیک جماعت
۱۷۸۳ سنت موکدہ ہے یعنی واجب کے قریب ہے اور امام شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ هَلْ
تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ
فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ
الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ
فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ

هذا مكاننا حتى يأتينا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناه فيأتيهم الله في صورته التي يعرفون فيقول انا ربكم
فيقولون انت ربنا فيتبعونه ويضرب الصراط بين ظهري جهنم فاكون انا وامتي اول من يجيز ولا يتكلم
يومئذ الا الرسل ودعوى الرسل يومئذ اللهم سلم سلم وفي جهنم كلاليب مثل شوك السعدان
هل رأيتم شوك السعدان قالوا نعم يا رسول الله قال فانها مثل شوك السعدان غير انه لا يعلم
ما قدر عظمها الا الله تخطف الناس باعمالهم فمنهم الموبق بعمله ومنهم المخردل حتى ينجى حتى اذا فرغ
الله من القضاء بين العباد واراد ان يخرج برحمته من اراد من اهل النار امر الملائكة ان يخرجوا من النار
من كان لا يشرك بالله شيئا ممن اراد الله ان يرحمه ممن يقول لا اله الا الله فيعرفونهم في النار يعرفونهم
باثر السجود تاكل النار من ابن آدم الا اثر السجود حرم الله على النار ان تاكل اثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا
فيصب عليهم ماء الحيوة فينبتون منه كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء بين العباد
ويبقى رجل مقبل بوجهه على النار وهو آخر اهل الجنة دخولا الجنة فيقول اي رب اصرف وجهي عن النار
فانه قد قشبني ريحها واحرقني ذكاؤها فيدعو الله ما شاء الله ان يدعوه ثم يقول الله هل عسيت ان فعلت ذلك بك
ان تسأل غيره فيقول لا اسألك غيره ويعطي ربه من عهود ومواثيق ما شاء الله فيصرف الله وجهه عن النار فاذا
اقبل على الجنة ورآها سكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول يا رب قدمني الى باب الجنة فيقول الله له اليس قد
اعطيت عهودك ومواثيقك لا تسأل غير الذي اعطيتك ويلك يا ابن آدم ما اغدرك فيقول اي رب ويدعو
الله حتى يقول له فهل عسيت ان اعطيتك ذلك ان تسأل غيره فيقول لا وعزتك فيعطي ربه ما شاء الله من
عهود ومواثيق فيقدمه الى باب الجنة فاذا قام على باب الجنة انفهقت له الجنة فرأى ما فيها من
الحبرة والسرور فيسكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول اي رب ادخلني الجنة فيقول الله اليس قد
اعطيت عهودك ومواثيقك ان لا تسأل غير ما اعطيت ويلك يا ابن آدم ما اغدرك فيقول اي رب
لا اكونن اشقى خلقك فلا يزال يدعو الله حتى يضحك الله منه فاذا ضحك الله منه قال ادخل
الجنة فاذا دخلها قال الله تمنه فيسأل ربه ويتمنى حتى ان الله ليذكره فيقول من كذا وكذا حتى
اذا انقطعت به الاماني قال الله لك ذلك ومثله معه بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض اور ابوسعید رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتی ہے چودھوین رات کے چاند دیکھنے مین اصحاب نے کہا کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا
بھلا تمکو کچھ تردد اور اختلاف اور ازدحام ہوتا ہے سورج کے دیکھنے مین جسوقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہو اصحاب
نے کہا کہ نہین فرمایا سو مقرر تم خدا کو دیکھوگے اسیطرح دیکھوگے حق تعالی لوگون کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا کہ جو جس
چیز کی بندگی کرتا ہو تو اُسکا ساتھ دیوے یعنی اپنے معبود کے ساتھ دوزخ مین جاوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو آفتاب
کے ساتھ جاویگا اور جو چاند کو پوجتا ہوگا سو چاند کا ساتھ دیویگا اور جو بتون اور دیو بھوت کو پوجتا ہوگا وہ اُسکے ساتھ جاویگا
اور یہ امت محمدی باقی رہجاویگی اُسمین منافق لوگ بھی ہونگے تو حق تعالی مسلمانون پر ظاہر ہوگا اُس صفت مین جو اُسکے

اعتقاد کے مخالف ہی سو فرماویگا کہ مین تمھارا رب ہون تو مسلمان کہینگے کہ نعوذ باللہ خدا ہمکو تجھسے پناہ مین رکھے ہم اس
مکان مین منتظر ہین یہانتک کہ ہمارا رب ہمپر ظاہر ہو سو جب کہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان جاوینگے پھر حقتعالی اُس
صنعت مین ظاہر ہوگا جو اُنکے اعتقاد کے موافق ہی سو فرماویگا کہ مین تمھارا رب ہون تو مسلمان کہینگے ہان تو ہمارا رب
ہی سو اُسکا اتباع کرینگے اور دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا جاویگا تو مین اور میری امت سب سے پہلے عبور کرینگے اور
سواے پیغمبرون کے اُسدن کوئی نہ بول سکیگا اور پیغمبرون کا قول اُسدن یہ ہوگا کہ الٰہی پناہ پناہ اور دوزخ مین آنکڑے
ہین جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جھاڑ کا نام ہی اُسکے کانٹے سرکج ہوتے ہین حضرت نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے
کانٹے دیکھے ہین اصحاب نے کہا ہان یارسول اللہ حضرت نے فرمایا تو وے دوزخ والے آنکڑے بھی سعدان کے کانٹون کی
طرح ہین مگر یہ کہ سواے خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اُن آنکڑون سے لوگون کو دوزخ کے اندر
پل صراط سے کھینچ لیوینگے اُنکے بداعمال کے سبب سے سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہو جاویگا اور بعضا ادھموا نجات پانے تک
یہانتک کہ جب حق تعالی بندون کے فیصلے سے فراغت کریگا اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والون مین سے اپنی رحمت سے
جسکو کہ چاہے تو فرشتون کو حکم کریگا کہ دوزخ سے اُسکو نکالین جسنے خدا کے ساتھ کچھ شرک نہ کیا ہو جسپر خدا نے رحمت کا ارادہ
کیا ہو جو کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے اُنکو دوزخ مین پہچان لیوینگے اُنکو سجدے کے نشان سے پہچانینگے آگ آدمی کو جلا ڈالیگی
مگر سجدے کے نشان کو خدا نے دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا حرام کیا ہی تو دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے بھنے پھر اُنپر آبحیات
چھڑکا جاویگا تو اُس سے وے جسم اُٹھینگے جیسے پانی کے بہاؤ کے کوڑے مین خود رو دانہ جم اُٹھتا ہی پھر حق تعالی بندون کا
فیصلہ کر چکے گا اور ایک مرد باقی رہجاویگا دوزخ کا سامنا کیے ہوئے اور وہ اہل بہشت مین سب سے پیچھے بہشت مین داخل
ہوگا تو وہ کہیگا اے میرے رب میرا مُنھ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اُسکی بدبو نے مجکو تنگ کر دیا اور اُسکی لپٹ نے مجکو
جلا ڈالا سو خدا سے دعا کیا کریگا جہانتک کہ خدا اُسکا دعا کرنا چاہیگا پھر حق تعالی فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا سوال پورا کرون تو
اُسکے سواے تو کچھ اور بھی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا مین اسکے سواے کچھ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول
قرار کریگا جسطرح کہ خدا چاہیگا تو خدا اُسکے منھ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دیگا سو جب کہ بہشت کا سامنا کریگا اور اُسکو دیکھیگا
جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا اے میرے رب مجکو آگے بڑھاوے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالی اُس سے فرماویگا کہ
کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی پہلے سوال کے سواے مجسے اور سوال نکریگا تیرا برا ہو اے آدمی تو کیا ہی دغاباز ہی تو وہ مرد
کہیگا اے میرے رب اور خدا سے دعا مانگے گا یہانتک کہ حقتعالی اُس سے فرماویگا اگر مین تیرا یہ مطلب پورا کر دون تو
اُسکے سواے تو اور کچھ بھی مانگیگا تو وہ کہیگا تیری عزت کی قسم ہی کہ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا
تو خدا اُسکو بہشت کے دروازے پر کر دیگا سو جب بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو تمام بہشت اُسپر نمود ہو جاویگی سو
اُسکو نظر آویگا جو کچھ اُسمین نعمت اور فرحت سے ہی تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا اے میرے رب اب مجکو بہشت
مین داخل کر تو حقتعالی اُس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی کہ اب مین نہ مانگونگا تیرا برا ہو اے آدمی کیا ہی تو
دغاباز ہی تو وہ کہیگا اے میرے رب مین تیری خلق مین بدبخت بے نصیب نہین ہونے کا سو ہمیشہ دعا کیا کریگا یہانتک

که خدا اس سے راضی ہو جاویگا سو جب که خدا راضی ہوگا تو فرماویگا که جا بہشت مین سو جب وہ بہشت مین جاویگا تو
حقتعالی اس سے فرماویگا که کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگیگا اپنے رب سے اور تمنا ظاہر کریگا یہانتک اسپر کرم ہوگا که حقتعالی
اسکو یاد دلاویگا تو کہیگا که فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہانتک که جب اسکی سب ہوس اور خواہشین ہو چکینگی حقتعالی فرماویگا
تیرے یہ سب سوال پورے ہوئے اور اسکے ساتھ اتنا اور بھی **ف** اس حدیث سے بتفصیل تمام رویت الٰہی قیامت
مین ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہی اہل سنت وجماعت کا جن لوگون کی قسمت مین نعمت دیدار نہین وے اسکا انکار
کرتے ہین لیکن یہ اعتقاد ضرور رکھنا چاہیے که حق تعالی شکل اور جسم سے پاک ہی اسکے دیدار کی کیفیت ہمکو نہین معلوم جسطرح
که حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہی اور جہت کا مقید نہین اسی طرح اپنے بے جہت دکھلانے پر بھی قادر ہی ہرچند آدمی کی عقل
یہان حیران ہی لیکن اسکی قدرت سے سب آسان ہی ھو ابو ھریرۃ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ
۱۴۸۴ فِی الظَّهِیْرَةِ لَیْسَتْ فِیْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَیْسَ
فِیْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ
فِیْ رُؤْیَةِ اَحَدِهِمَا فَیَلْقَی الْعَبْدَ فَیَقُوْلُ اَیْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ
لَكَ الْخَیْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَیَقُوْلُ بَلٰی قَالَ فَیَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ فَیَقُوْلُ
لَا فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ قَدْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِیْتَنِیْ ثُمَّ یَلْقَی الثَّانِیَ فَیَقُوْلُ اَیْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ
وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَیْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَیَقُوْلُ بَلٰی اَیْ رَبِّ فَیَقُوْلُ
اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ فَیَقُوْلُ لَا فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِیْتَنِیْ ثُمَّ یَلْقَی الثَّالِثَ فَیَقُوْلُ
لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّیْتُ وَصُمْتُ وَ
تَصَدَّقْتُ وَیُثْنِیْ بِخَیْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَیَقُوْلُ هٰهُنَا اِذَنْ قَالَ ثُمَّ یُقَالُ الْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا
عَلَیْكَ وَیَتَفَكَّرُ فِیْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْهَدُ عَلَیَّ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْهِ وَیُقَالُ لِفَخِذِهٖ اَنْطِقِیْ
فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِیُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَ
ذٰلِكَ الَّذِیْ یَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَیْهِ ت مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی که حضرت نے فرمایا که کیا تمکو شک پڑتا ہی آفتاب کے
دیکھنے مین ٹھیک دوپہر کو جب که بدلی نہو اصحاب نے کہا که نہین حضرت نے فرمایا سو کیا تمکو تردد ہوتا ہی چاند کے
دیکھنے مین چودھوین رات کو جب بدلی نہو اصحاب نے کہا که نہین فرمایا حضرت نے سو قسم ہی اسکی جسکے قبضے مین
میری جان ہی که تمکو اپنے رب کے دیکھنے مین شبہہ اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے مین یعنی جیسے چاند سورج
کی رویت مین اشتباہ نہین ویسے ہی خدا کی رویت مین اشتباہ نہوگا پھر حق تعالی حساب کریگا بندے سے سو کہیگا ای فلانے
بندے بھلا مین نے تجھکو کیا افضل مخلوقات نہین کیا اور تجھکو سردار نہین بنایا اور تجھکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور
اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور نہ چھوڑا که تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا که سچ ہی حضرت نے
فرمایا تو حق تعالی فرمائیگا بھلا تجھکو معلوم تھا که تو مجھسے ملیگا سو بندہ کہیگا که نہین تو حق تعالی فرمائیگا که اب ہم بھی تجھکو بھولتے ہین

تحفۃ الاخوان ترجمہ مشارق الانوار

جیسے تو ہمکو بھولا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہیگا کہ اے فلانے بھلا مین نے تجکو کیا اشرف المخلوقات نہین
کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم
کی ریاست کرتا تھا اور چوتھا لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے اے میرے رب پھر خدا فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجسے ملیگا تو بندہ
کہیگا کہ نہین پھر خدا فرمائیگا سو مقرر مین تجکو اب بھلاتا ہون جیسے تو مجکو بھولا پھر تیسرے بندے سے حساب کریگا تو اُس سے
بھی اسیطرح کہیگا سو بندہ کہیگا اے رب کہ مین تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا اور تیرے پیغمبرون کا اور مین نے نماز پڑھی
اور روزہ رکھا اور زکوۃ اور صدقہ دیا اسیطرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اُس سے ہوسکیگا تو حقتعالی
فرمادیگا دیکھیو مین تیرا جھوٹھ ظاہر ہوا جاتا ہے حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہین بندہ اپنے
جی مین سوچے گا کہ کون مجپر گواہی دیگا پھر اُسکے منھ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اُسکی ران سے کہ بول تو اُسکی ران اور اُسکا
گوشت اور اُسکی ہڈیان اُسکے عمل پر بولینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اُسکا عذر باقی نرہے اُسی کی ذات کی گواہی
سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹھا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا زیادہ تر غضب کریگا ف اس حدیث مین اول دیدار خدا
کا ذکر کیا پھر دو کافرون کا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکر ہین پھر منافق کا جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے
اور دل سے انکار یا شک رکھے ق اَبُوبَرْزَةَ هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا اَرْبَعَةً ثُمَّ ۱۴۸۵
قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ
قَالُوْا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَفْقِدُ جُلَيْبِيْبًا فَاطْلُبُوْهُ بخاری اور مسلم مین ابوبرزہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تم کسی کو تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے چار شخصون کو
تلاش کرتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے
اور فلانے کو تلاش کرتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ان کے سوا
ہم کسی کو تلاش نہین کرتے حضرت نے فرمایا ولیکن مین تو جلیبیب کو تلاش کرتا ہون سو تم بھی اُسکو تلاش کرو ف
کسی جنگ مین لڑائی کے بعد اصحاب اپنے عزیز اور دوستون کی لاشین تلاش کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
پھر جب جلیبیب کی لاش ملی تو حضرت نے اُنکا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ میرا ہے مین اسکا ہون ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ۱۴۸۶
هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ بخاری مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو فتح
اور روزی نہین ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبون کے سبب سے ف یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر نہ گھمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی
غریبون ہی کی برکت سے ملتی ہے تو اُنکی خدمت اور خاطرداری اپنے حق مین غنیمت سمجھو اُنکو ناچیز اور ذلیل مت جانو
ق سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ هَلْ رَاٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخَذَا ۱۴۸۷
بِيَدَيَّ فَاَخْرَجَانِيْ اِلَى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ كَلُّوْبٌ مِنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهٗ
فِيْ شِدْقِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ
مِثْلَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ

عَلَىٰ رَأْسِهِ بِفِهْرٍ أَوْ بِصَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهِ رَأْسَهُ فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَىٰ هٰذَا حَتَّىٰ يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا إِلَىٰ نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا فَإِذَا أُوقِدَتِ ارْتَفَعُوا حَتَّىٰ كَادُوا يَخْرُجُوْنَ فَإِذَا أُخْمِدَتْ رَجَعُوا فِيهَا وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّىٰ أَتَيْنَا عَلَىٰ نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلَىٰ شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَىٰ فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّىٰ انْتَهَيْنَا إِلَىٰ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا فَصَعِدَا إِلَى الشَّجَرَةِ فَأَدْخَلَانِي دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ مِنْهَا فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ مِنْهَا فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا إِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ قَالَا نَعَمْ أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّىٰ تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّقْبِ هُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُ الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِي رَأَيْتَ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْأُوْلَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَأَنَا جِبْرَئِيلُ وَهٰذَا مِيكَائِيلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ وَيُرْوٰى مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهُ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ

بخاری اور مسلم مین سمرہ بن جندب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تم مین سے کسی نے خواب دیکھا ہے ہمنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا مگر مین نے تو آج کی رات خواب مین دیکھا دو مردون کو کہ میرے پاس آئے سو اُنھون نے میرے دونون ہاتھ پکڑے سو مجکو پاک زمین کی طرف لیگئے سو وہان ایک مرد تو بیٹھا ہے اور ایک مرد کھڑا ہے اُسکے ہاتھ مین لوہے کا آنکڑا ہے اُسکو بیٹھے مرد کے گل پھڑے مین ڈالتا ہے کہ اُسکی گدّی تک پہونچ جاتا ہے پھر اُسکے دوسرے گل پھڑے سے اسیطرح کرتا ہے یعنی جبتک دوسرے گل پھڑے کو چیرتا ہے پہلا گل پھڑا اچھا ہو جاتا ہے پھر دوبارہ اسیطرح کرتا ہے تو مین نے کہا کہ یہ کیا ہے اُن دونون مردون نے کہا آگے چل سو ہم آگے چلے یہانتک کہ ایک چت لیٹے مرد پاس آئے اور ایک مرد اُسکے سر پر پتھر لیے کھڑا ہے سو اُس سے اُسکے سر کو کچلتا ہے تو اُسکے جب مارتا ہے پتھر لڑھک جاتا ہے تو اُسکی طرف وہ چلا جاتا ہے کہ لے آوے سو یہانتک پلٹ کر نہین پہونچتا ہے کہ اُسکا سر جُڑ جاتا ہے اور درست ہو جاتا ہے جیسا کہ تھا سو وہ مرد اُسکی طرف پلٹ آتا ہے اور مارتا ہے سو مین نے کہا کہ یہ کیا ہے اُنھون نے کہا آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل تنور تھا پہونچے اُسکا منھ تنگ اور اندر کشادہ ہے اُسکے نیچے آگ جل رہی ہے

بیان جزاے زانی و سود خوار و تارک عمل بر قرآن

سو جب کہ آگ بھڑکتی تھی اُسکے اندر کے لوگ اونچے ہو آتے تھے یہانتک کہ قریب تھا کہ نکل پڑین پھر جب بجھتی تھی
تو اُسکے اندر ہو جاتے تھے اور اُسمین ننگے مرد اور عورتین تھین سو مین نے کہا کہ یہ کیا ہی اُنھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے
یہانتک کہ خون کی نہر پر پہونچے اُسمین ایک مرد کھڑا ہی اور نہر کے کنارے پر ایک مرد ہی اُسکے آگے اُسکے ہاتھون مین پتھر ہین
سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر مین تھا سو جب کہ اُسنے چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نے اُسکے منھ مین پتھر مارا سو اُسکو ہٹایا
جہان کہ وہ تھا سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اُسکے منھ مین پتھر مارتا تھا سو وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو مین نے کہا کہ
یہ کیا ہی اُنھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہانتک کہ ایک سبز باغ تک پہونچے اُسمین ایک بڑا درخت تھا اور اُسکی جڑ مین
ایک پیر مرد اور لڑکے ہین اور درخت کے قریب ایک مرد ہی اُسکے آگے آگ ہی وہ اُسکو بھڑکا رہا ہی سو میرے ساتھی
دونون مرد مجکو اُس درخت پر چڑھا لیگئے اور ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ مین نے کبھی اُس سے بہتر اور افضل گھر نہین دیکھا
اُسمین مرد ہین بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر مجکو اُنھون نے اُس سے نکالا تو درخت پر مجکو چڑھا لیگئے
سو ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا مین نے کبھی اُس سے بہتر اور افضل نہین دیکھا اُسمین بڈھے
اور جوان ہین سو مین نے اُنسے کہا کہ تم دونون نے مجکو رات بھر گھمایا تو اب بتلاؤ مجکو جو کہ مین نے دیکھا ہی اُنھون نے
کہا کہ ہان ہم تبلاتے ہین اُس مرد کو جو تو نے دیکھا تھا جسکے گل پھڑے چیرے جاتے تھے سو جھوٹھا آدمی تھا کہ جھوٹی
باتین بنا کر لوگون سے کہتا تھا لوگ اُس سے سیکھ کر اور دن سے نقل کرتے تھے یہانتک کہ سارے جہان مین جھوٹھ
مشہور ہو جاتا تھا تو اُسپر یہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکا تو نے دیکھا تھا کہ اُسکا سر کچلا جاتا تھا سو وہ مرد ہی
جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو وہ قرآن سے غافل ہو کر رات کو سو رہا یعنی تہجد مین قرآن نہ پڑھا اور دن کو اُسپر عمل نکیا یہی
عذاب اُسپر ہوا کریگا روز قیامت تک اور جن کو تو نے گڑھے مین دیکھا وے حرام کار لوگ ہین اور جسکو تو نے نہر مین دیکھا
وہ سود خور ہی اور جس پیر مرد کو کہ تو نے درخت کی جڑ پاس دیکھا وے ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ جو لڑکے کہ اُنکے گرد
ہین سو لوگون کی اولاد ہین اور جو کہ آگ بھڑکاتا ہی سو مالک ہی دوزخ کا داروغہ اور پہلا گھر جسمین تو داخل ہوا تھا وہ عوام ایمان
دارونکا مقام ہی اور یہ گھر تو شہیدونکا گھر ہی اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہی اب اپنے سر کو تو اُٹھا سو مین نے اپنے سر کو اُٹھایا
تو کیا دیکھتا ہون کہ میرے اوپر بدلی ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ میرے اوپر ایک سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہی اُنھون نے
کہا کہ یہ تیرا مقام ہی تو مین نے کہا مجھے چھوڑو کہ مین اپنے مکان مین جاؤن اُنھون نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہی کہ تو نے
ابھی اُسکو پورا نہین کیا سو جب کہ تو عمر کو پورا کر چلیگا تو اپنے مکان مین آویگا ف اس حدیث مین جھوٹھ اور قرآن کی
غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہی حفظ قرآن کا یہ حق ہی کہ اُسکو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصاً رات کو تہجد
مین اور اُسکے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ مسلمانون کے لڑکے بعد مرنے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سپرد ہوتے ہین
۱۷۸۸ اور ثابت ہوا کہ حضرت کے سوا شہیدون کا رتبہ اور مسلمانون سے نہایت افضل ہی خ اَنَسٍ هَلْ فِيكُمْ مِنْ اَحَدٍ
لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ يَعْنِي الذَّنْبَ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا يَعْنِي قَبْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی تم مین ایسا شخص ہی جسنے آج رات کو صحبت اپنی بی بی سے نکی ہو ۲

تحفة الاخيار ترجمه مشارق الانوار

سو ابو طلحہ نے کہا کہ مین ہون حضرت نے فرمایا تو اُسکی قبر مین اتر یعنی حضرت کی بیٹی کی قبر مین ف انس رض سے روایت ہی
کہ ہم حضرت کی بیٹی کے جنازے پر حاضر ہوئے اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یہ جو حضرت نے فرمایا [...] رات کو حرکت نکی ہو یعنی عورت سے صحبت نکی ہو معلوم ہوا کہ قبر مین داخل ہونا اُسکا افضل ہی جسنے
اُس رات کو صحبت نکی ہو ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَهُ لِرَجُلٍ اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ
۱۶۸۹ الَّتِي عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ قرآن یاد ہی یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسنے اُس عورت کے نکاح کا ارادہ کیا تھا جسنے
چاہا تھا کہ حضرت کے پاس رہے ف اسکا قصہ مفصل ہو چکا کہ حضرت نے اُس عورت کو نہ قبول کیا پھر اسکا نکاح دوسرے
شخص سے کردیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ [اس] عورت کو قرآن سکھلادیوے هو الشَّرِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ
۱۶۹۰ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ قَالَهُ لَهُ مسلم مین شرید بن سوید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ امیہ بن صلت
کی شعر یاد ہی یہ حضرت نے شاید [...] سوید سے فرمایا ف مصابیح مین شرید سے روایت ہی کہ مین ایک روز حضرت کے
پیچھے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ [...] امیہ کا شعر یاد ہی مین نے کہا کہ ہان یاد ہی مین نے ایک شعر پڑھا حضرت نے فرمایا
اور پڑھ مین نے دوسری شعر پڑھی [...] فرمایا اور پڑھ مین نے تیسری پڑھی اسیطرح سو شعرین پڑھین معلوم کیا چاہیے کہ امیہ
زمانہ کفر مین ایک شاعر تھا اُسکے شعرون [مین] حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اسواسطے حضرت نے اُنکو سنا پھر فرمایا کہ اُسکی
زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا [...] زبان سے مضمون تو اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حب دنیا نہ گئی اور یہی حال ہی
اکثر شاعرون کا کہ اشعار مین بعضے مضمون تو نہایت خوب اور راست زبان سے نکلتے ہین لیکن دل سیاہ شعر گو زبان تیری
۱۶۹۱ درافشان ہوئی + ہاے پر دل کی سیاہی نہ گئی هو اَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِي عُيُونِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا قَالَهُ
لِرَجُلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ قَدْ نَظَرْتُ اِلَيْهَا قَالَ عَلٰى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلٰى اَرْبَعِ
اَوَاقٍ فَقَالَ لَهُ عَلٰى اَرْبَعِ اَوَاقٍ كَاَنَّمَا تَنْحِتُونَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيكَ وَلٰكِنْ
عَسٰى اَنْ نَبْعَثَكَ فِي بَعْثٍ تُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِي عَبْسٍ وَبَعَثَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فِيهِمْ مسلم
مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت [...] نے فرمایا کہ کیا تو نے اُسکو دیکھ لیا ہی اسواسطے کہ انصار کی آنکھون مین کچھ ہی یعنی چھوٹی
یا کرنجی آنکھ ہوتی ہی یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے حضرت کو خبر دی کہ مین نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اُسنے
کہا مین اُس عورت کو دیکھ چکا ہون حضرت نے فرمایا کہ کتنے مہر پر تو نے اُس سے نکاح کیا اُسنے کہا ایک سو ساٹھ درم
پر تو حضرت نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھ درم پر مہر باندھا گویا کہ تم لوگ اس پہاڑ کی طرف سے چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس
نہین جو ہم تجکو دیوین ولیکن عنقریب [...] تجکو ہم کسی دوڑ مین بھیجینگے وہان تجکو فائدہ ہوگا راوی نے کہا پھر حضرت نے بنی عبس
کی قوم پر دوڑ بھیجی اور اُس مرد کو اُسیر [...] بنایا ف معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اُسکو دیکھ لیوے تا کہ آخر کو
افسوس نکرنا پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہونچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کردینا بھی درست ہی اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے
۱۶۹۲ مقدور سے زیادہ مہر نباندھے اسی واسطے حضرت نے اُسپر عتاب کیا لیکن ازراہ کرم پھر اُسکا نباہ کردیا ق اِبْنُ عُمَرَ هل

ف تحسین [...] اشعار امیہ [...]

تحفة الاخيار ترجمہ مشارق الانوار

جواز رویت منکوحہ [...] بیان عیب [...] مہر [...]

وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ اَنَّهُمُ الْاٰنَ يَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ **قَالَهُ** لَمَّا وَقَفَ عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تمنے سچ پایا جو تمسے تمھارے رب نے وعدہ کیا
پھر حضرت نے فرمایا کہ وے لوگ ابھی سنتے ہین جو مین کہتا ہون یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا کہ بدر کے کوئین پر
کھڑے ہوئے **ف** جب جنگ بدر مین اسلام کی فتح ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوئے اور ستر مارے گئے حضرت نے
اُنکی لاشون کو کوئین مین ڈلوا دیا پھر یہ حدیث فرمائی **فصل فِي فِعْلِ الْاَمْرِ** اس فصل مین وے حدیثین ہین
جنکے سر سے پر فعل ہی امر کا **ح** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِئْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی ۱۷۹۳
کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیے کہ تمھاری اقتدا کرین جو تمھارے بعد ہین **ف** بعضے اصحاب صف سے
پیچھے کھڑے رہتے حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول صف کے لوگ نماز مین میری پیروی کرین اور
دوسری صف والے پہلی صف والون کی اقتدا کرین اسی طرح سے آخر تک حضرت کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا اصحاب
کو صف اول مین کھڑا کرتے تھے تا کہ حضرت سے آداب نماز کے سیکھین اور غیرون کو سکھلاوین **ق** عَلِيٌّ اِئْتُوْا رَوْضَةَ ۱۷۹۴
خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا **قَالَهُ** لِعَلِيٍّ وَالزُّبَيْرِ وَالْمِقْدَادِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنْطَلِقُوْا حَتّٰى
تَأْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ **قَالَهُ** لِعَلِيٍّ وَاَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ وَالزُّبَيْرِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جاؤ شفتالو کے باغ مین سو البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہی اُسکے پاس خط ہی سو اُس سے اُس خط
کو لے لو یہ حضرت نے علی مرتضیٰ اور زبیر اور مقدادؓ سے فرمایا اور دوسری روایت یون آئی ہی کہ حضرت نے علی مرتضیٰ اور
ابو مرثد اور زبیر سے فرمایا چلو یہان تک کہ شفتالو کے باغ مین جاؤ **ف** یہ عورت حاطب کا خط مدینے سے لیے جاتی تھی
حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اسواسطے اصحاب کو بھیج کر خط چھنوا لیا باقی قصہ مفصل ہو چکا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِئْتُوْنِيْ ۱۷۹۵
بِكِتَابٍ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا **قَالَهُ** فِيْ مَرَضِهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمھارے واسطے نوشتہ لکھدون تا کہ اُس تحریر کے بعد تم کبھی نہ بھٹکو
یہ حضرت نے اپنے مرض الموت مین فرمایا **ف** بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ پنجشنبے کے دن حضرت کی
بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکھدون کہ اسکے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران
نہو تو اصحاب نے کاغذ لانے نہ لانے مین گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہی درد سے زبان کیا بے قابو
ہو گئی ہی اُسکو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت سے اس بات کو تحقیق کرنے لگے حضرت نے فرمایا اب مجکو نہ چھیڑو جس مین
اب مین مشغول ہون اُس سے بہتر ہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے اُنکو تین چیزون کی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکین کو
عرب کے ٹاپو سے نکال دیجیو اور دوسرے یہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تھا راوی نے کہا تیسری چیز مجکو یاد
نہین رہی بعضے علما نے کہا ہی کہ تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کر کے شام کو بھیجو اور بخاری مین ابن عباسؓ سے
دوسری روایت یون ہی کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہی اور تمھارے
پاس قرآن موجود ہی ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنی لکھنا چندان ضرور نہین اور اُنھون نے کہا کہ کاغذ لاؤ **ف**

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

شیعہ اس مقام مین عمر فاروق رض پر طعنہ کرتے ہین کہ انھون نے کاغذ حضرت کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ ہمکو قرآن
کفایت کرتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ تمھارے فہم کا قصور ہے عمر فاروق رض پر کوئی طعن کا مقام نہین اسواسطے کہ اسوقت
حضرت کی کوٹھری مین اور اصحاب موجود تھے علی مرتضی رض بھی ان مین شامل تھے اور حضرت نے سب حاضرین سے
کاغذ مانگا تھا اگر عمر رض کاغذ نہ دیتے تھے تو علی کا ہاتھ کس نے پکڑا تھا حضرت کے بیان سواے قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا
دستور نہ تھا اور قرآن سب پورا ہوچکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچھا تھا لیکن
حضرت نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نہ کرتے اسواسطے
کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو
دوسرے وقت اسکو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن تین چیزون کی حضرت نے وصیت کی انھین کو لکھواتے
اور یہ جو عمر فاروق رض نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہے اسکا یہ مطلب نہین کہ سواے قرآن کے حضرت کی حدیث کی بھی حاجت
نہین بلکہ اسکا یہ مطلب ہے کہ سکے بعد قرآن مین الیوم اکملت لکم دینکم کی آیت اتری یعنی تمھارے دین کو پورا کرچکا یعنی اب کوئی
تازہ حکم دین کا باقی نہین رہا قرآن اور حدیث مین دین کی تفصیل ہوچکی اسواسطے عمر فاروق رض نے حضرت کو عین شدت
بیماری مین لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا اسکو نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیرخواہی ہے اسواسطے کہ
دستور ہے کہ بیماری مین اپنے بزرگ اور پیر کو مشقت سے بچاتے ہین چنانچہ اگر استاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے کے واسطے
بلاوے تو شاگرد بخیال اسکی تکلیف کے سبق سے انکار کرتا ہے یہ نافرمانی نہین یہ سراسر محبت اور دلسوزی ہے شعر چشم بداندیش
کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر ق عن عایشۃ ائذنوا لہ فلبئس ابن العشیرۃ او بئس رجل العشیرۃ ۱۴۹۶
نودی بئس اخو القوم وابن العشیرۃ النبی رجلان استاذن علیہ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ ایک مرد نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا اسکو آنے دو برا بیٹا ہے اپنی قوم کا یعنی اپنی قوم مین برا
آدمی ہے یا یون فرمایا کہ اپنی قوم مین برا بھائی ہے اور دوسری روایت یون ہے کہ اپنی قوم کا برا بھائی اور برا بیٹا ہے ف
حضرت عائشہ رض سے پوری روایت یون ہے کہ ایک شخص نے خدمت مین حاضر ہونیکی اجازت مانگی حضرت نے اسکو اجازت دی
اور فرمایا کہ برا آدمی ہے جب وہ حضرت کے پاس بیٹھا تو حضرت نے اس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا
مین نے کہا کہ یا حضرت آپ نے تو اسکو برا کہا تھا پھر جب وہ آیا تب حضرت نے اس سے اخلاق کیے تو حضرت نے
فرمایا کہ اے عائشہ مجھکو تو نے بدخلق اور فحش گو کب پایا تھا بدترین خلق سے خدا کے نزدیک وہ شخص ہے قیامت کے دن
جسکی لوگ تعظیم تواضع کرین اسکی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت
اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے درست ہے اور فاسق کی جو بےپردہ فسق کرتا ہے غیبت کرنا درست ہوتا کہ اور لوگ
اسکا حال سنکر عبرت پکڑین ق عن عائشۃ ائذنی لہ فانہ عمک تربت یمینک یعنی افلح اخا ابی القعیس بخاری اور ۱۴۹۷
مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ افلح ابو قعیس کے بھائی کے حق مین حضرت نے مجھے فرمایا کہ اسکو آنے دو
اسواسطے کہ وہ تیرا شیر نوشی کے رشتے سے چچا ہے تیرا داہنا ہاتھ خاک آلودہ ہو اگر تو حکم نہ مانے ف حضرت عائشہ رض سے

روایت ہی کہ مین نے ابو قعیس کی جورو کا دودھ پیا تھا جب عورتون کو پردے کا حکم ہوا تو افلح ابو قعیس کا بھائی میرے
دروازے آیا اور اُسنے گھر مین آنے کی اجازت مانگی مین نے کہا اسمین تجکو اجازت نہ دونگی جبتک کہ حضرت نہ اجازت
دینگے اسواسطے کہ مجکو ابو قعیس نے دودھ نہین پلایا بلکہ اُسکی جورو نے پلایا جب حضرت گھر مین تشریف لائے تب مین نے
یہ حال حضرت سے عرض کیا اُسوقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسیواسطے حضرت عائشہؓ فرماتی تھین کہ جو نسب سے حرام ہی وہ
شیر خوارگی سے بھی حرام ہی معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اُسکے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا ضرور نہین
1798 کرونسے محرم ہو گئے ق اَبُوهُرَيْرَةَ اِبْدَءْ بِمَنْ تَعُولُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اول اپنے اہل وعیال سے دینا شروع کر ف یعنی اہل وعیال کا دینا فرض ہی اور غیرون کا دینا نفل اور فرض نفل سے
1799 مقدم ہی چنانچہ اگلی حدیث مین اسکی تفصیل موجود ہی ه جَابِرٌ اِبْدَءْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ
فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا قَالَهُ لِاَبِي مَذْكُورٍ
الْاَنْصَارِيِّ حِيْنَ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اول اپنی ذات سے شروع کر سو اُسپر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل وعیال کو دے پھر اگر تیرے اہل وعیال سے بچے
تو اپنے رشتہ دارون کو دے سو اگر تیرے رشتہ دارون سے بھی بچے تو اسطرح اور اسطرح یعنی داہنے اور بائین ہر ایک محتاج
کو دے یہ حضرت نے ابو مذکور انصاری سے فرمایا جبکہ اُسنے اپنے یعقوب غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنی اُسنے یون کہا
تھا کہ جب مین مرجاؤن تو میرا غلام آزاد ہی ایسے غلام کو مدبر کہتے ہین ف مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہی کہ ایک انصاری نے
اپنے غلام کو مدبر کیا اور اُسکے پاس اُس غلام کے سوا کچھ مال نہ تھا جب حضرت کو یہ خبر پہونچی تو حضرت نے اُسکا
آزاد کرنا نہ درست رکھا اور فرمایا کہ اسکو کون مول لیتا ہی ایک شخص نے آٹھ سو درم کو مول لیا پھر حضرت نے وے درم اُس
انصاری کو دیے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کی خیرات کرنے سے اپنے اہل وعیال کا دینا مقدم ہی اول خویش بعدہ
1800 درویش ف اُمُّ عَطِيَّةَ اِبْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا قَالَهُ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي غَسَّلْنَ ابْنَتَهُ وَهِيَ
زَيْنَبُ زَوْجَةُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَتْ اَكْبَرَ بَنَاتِهٖ بخاری اور مسلم مین ام عطیہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اُسکی داہنی طرفون سے اور وضو کے مقامون سے غسل دینا شروع کرو یہ حضرت نے اُن عورتون سے فرمایا جو حضرت
کی بیٹی کو غسل میت دیتی تھین اُنکا نام زینب تھا ابو العاص بن ربیع کی بی بی حضرت کی بیٹیون مین یہی سب سے
بڑی تھین ف معلوم ہوا کہ میت کا داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہی اور داہنی طرف مین وضو کے
1801 مقامون کو یعنی منہ اور ہاتھ کو مقدم کرے ق اَبُوْذَرٍّ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ انْتَظِرْ انْتَظِرْ قَالَهُ لِلْمُؤَذِّنِ بِالظُّهْرِ بخاری
اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے ٹھنڈا ہونے دے یا کہ یون فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر
یہ حضرت نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا ف یعنی گرمی کے موسم مین ٹھنڈے وقت اذان دیا اور نماز پڑھنا مستحب ہی
1802 ه اَبُوْهُرَيْرَةَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی جوش سے ہی ف یعنی گرمی کے موسم مین ظہر کی

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

نمازمین تاخیر مستحب ہو تا کہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دونون حدیثین امام اعظم کے مذہب کی کامل دلیلین ہین ق کَعبُ بنُ
١٨٠٣ مَالِكٍ اَبشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو افضل دن سے جو تجھپر گذرا جسے کہ تجکو تیری ماں نے جنا یہ حضرت نے کعب سے فرمایا ف کعب جنگ
تبوک مین حضرت سے [illegible] ہو گئے تھے خدا اور رسول کا اُنپر پچاس دن عتاب رہا جب اُنکی توبہ قبول ہوئی تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی معلوم ہوا [illegible] مسلمان کے حق مین بہتر دن وہی ہو جسدن اُس سے خدا راضی ہو ق عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ اَبْشِرُوْا
١٨٠٤ وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللهِ مَا [illegible] فَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّي اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ
كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا [illegible] تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ وَيُرْوٰى وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ بخاری اور مسلم مین
عمرو بن عوف سے روایت ہو کہ [illegible] حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اور امید رکھو اُسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم
خدا کی مجکو محتاجی کا تمپر ڈر نہین و [illegible] لیکن مین تمپر خوف کرتا ہون دنیا کی کشایش اور بہتایت سے جیسے اگلی امتون پر
کشایش ہوئی سو تم دنیا مین حرص [illegible] اور حسد کرو جیسے اُنھون نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے جیسے اُنکو ہلاک کیا اور دوسری
روایت یہ ہو کہ دنیا تمکو غفلت مین [illegible] ڈالے جیسا اُنکو غفلت مین ڈالا ف بحرین کے ملک سے حضرت کے پاس
مال آیا اُسکو سنکے انصار لوگ صبح کی [illegible] نماز پڑھکے حضرت کے سامنے ہوئے حضرت مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر
سنکے آئے ہو انصار نے کہا ہان [illegible] حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فتح اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی پھر کثرت
مال کا نقصان ارشاد فرمایا ق عَائِشَةُ [illegible] اَلْبُشْرٰى يَا عَائِشَةُ اَمَّا اللهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو ١٨٠٥
کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اے عائشہ خدا نے تو تیری پاکدامنی بیان کر دی ف جب کہ حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی
اور اُنکی پاکدامنی مین قرآن اترا [illegible] حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِبْغِنِيْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَاْتِنِيْ ١٨٠٦
بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کر لا میرے واسطے پتھر کہ مین اُس سے
استنجا کرون اور نلا میرے پاس [illegible] ہڈی اور گوبر کو ف معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے پاک کرنا پاخانے کے بعد سنت ہو اور ہڈی
اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہین ہو [illegible] اسی طرح کوئلے سے م اَنَسٌ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهِ اَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيْءَ ١٨٠٧
الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهِ اَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ السَّحْمَاءِ
مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اُس عورت کو کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدھے بال معیوب
آنکھون والا تو وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہو اور اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھنگرالے بال پتلی پنڈلیون والا تو وہ لڑکا شریک
بن سحما کا ہو ف ہلال بن امیہ نے اپنی جورو کو شریک بن سحما سے عیب لگایا چنانچہ حضرت نے اُن دونون مین جدائی کر دی
اُنکی جورو حاملہ تھی اسواسطے حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی جب اُسکے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما سے
مشابہ ہو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم اُسپر جاری نہو گیا ہوتا تو مین اُس عورت پر کچھ حکم کرتا یعنی سزا دیتا اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہو کہ مشابہت بھی حجت ہو اور یہی مذہب ہو امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہین
١٨٠٨ اور حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا ہو گا خ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ

ثُمَّ اَبْلِی وَاَخْلِقِی ثُمَّ اَبْلِی وَاَخْلِقِی بخاری مین ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا کرے تو پہن پھاڑے پھر خدا کرے تو پہن پھاڑے پھر خدا کرے تو پہن پھاڑے ف ام خالد سے روایت ہے کہ
حضرت کے پاس بہت کپڑے آئے انمین ایک چھوٹی سیاہ لوئی تھی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ کس کو پہناؤنگا اصحاب
1809 چپ رہے پھر حضرت نے مجکو بلا کر اپنے ہاتھ سے پہنائی پھر یہ دعا دی ھ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَھْلَکَ
مَنْ قَبْلَکُمْ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بخیلی سے اسواسطے کہ بخیلی نے تمسے اگلے لوگون کو
ہلاک کیا ف جب آدمی پر بخل غالب ہوا تو زکوۃ بھی نہ دے سکیگا تو فرض کو ترک کیا اسواسطے لائق عذاب کے ہوا
1810 ق عَائِشَۃُ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بچو دوزخ
1811 سے کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی ف یعنی کم تر خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہے ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِتَّقُوا اللَّاعِنَیْنِ قَالُوْا وَمَا
اللَّاعِنَانِ قَالَ الَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّھِمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ بچو دو لعنت کروانے والے کامون سے اصحاب نے کہا کہ وہ کام لعنت کروانے والے کون ہین حضرت نے فرمایا
جو آدمی کہ لوگون کی راہ مین جائے ضرور پھرے یا اُنکے سایہ کے مقام مین ف راہ اور سایہ اور درخت کے نیچے
1812 جائے ضرور پھرنا رنج رسانی کا سبب ہے اسواسطے لوگ اُسپر لعنت کرتے ہین اور بد کہتے ہین ھ اَنَسٌ اَتِمُّوا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ
فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِ ظَھْرِیْ اِذَا مَا رَکَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُّمْ بخاری مین انس رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ پورا رکوع اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہے اُس اللہ پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ مین اپنے پس پشت
سے دیکھتا ہون تمکو جب کہ رکوع کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو ف بعضے دہات کے لوگ رکوع اور سجدے مین جلدی کرتے
1813 تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ اَنَسٌ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَھِیْدَانِ وَیُرْوٰی فَمَا
عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَھِیْدٌ وَکَانَ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ بخاری مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا اے احد کہ تجھپر تو پیغمبر ہی ہے اور صدیق اور دو شہید
اور دوسری روایت مین یون ہے تجھپر تو سوائے پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہین اور احد کے پہاڑ پر حضرت تھے اور ابوبکر
صدیق اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ف حضرت ان اصحاب کے ساتھ احد کے پہاڑ پر تھے سو اُسکو جنبش ہوئی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی
1814 شہید ہوئے چنانچہ مشہور ہے جنبش پہاڑ کی از راہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگوارون نے اُس پر قدم مشرف کیا ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَجِبْ
عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَہٗ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے الٰہی اُسکی جبرئیل سے مدد کر یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف کفار قریش نے
1815 حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے اُنکا جواب حسان سے دلوایا ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ھُنَّ قَالَ الشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبٰوا وَاَکْلُ مَالِ
الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کرڈالتے ہین اصحاب نے کہا کہ یارسول اللہ وے
کون گناہ ہین فرمایا کہ خدا کے ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اُس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہے لیکن حق پر مارنا درست
ہے اور بیاج کھانا اور یتیم کا یعنی بے باپ کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے سے بھاگنا اور خاوندوالی
ایماندار عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین انکو عیب لگانا ف ہرچند اس حدیث مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے
لیکن اور حدیثون مین زیادہ بھی ثابت ہین اُس وقت اتنے ہی گناہون کا ذکر کرنا مصلحت ہوا ق ابن عمر اجعلوا
1816 آخر صلاتکم باللیل وترا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز مین
پچھلی نماز وتر کو کرو ف یعنی تہجد کے بعد وتر چاہیے اور جو شخص کہ کبھی رات کو اٹھتا ہو اور کبھی سو جاتا ہو اُسکو لازم ہے کہ وتر
کو عشا کے وقت پڑھ لیا کرے لیکن حضرت کے فعل سے ثابت ہے کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھکر پڑھتے تھے ق ابن عمر اجیبوا
1817 هذه الدعوة اذا دعیتم لها بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس دعوت کو
قبول کیا کرو جبکہ اُسکے واسطے بلائے جاؤ ف یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا ضرور ہے خ عروة بن الزبیر احبس اباسفیان
1818 عند حطم الجبل حتی ینظر الی المسلمین قاله للعباس بن عبد المطلب یوم الفتح کذا وقع مرسلا وموصول
حدیث عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاری مین عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
روک رکھ ابوسفیان کو پہاڑ کے ناکہ پاس جہان گھوڑون کے انبوہ ہون پاس تاکہ مسلمانون کے لشکر کو دیکھے یہ حضرت نے عباس
بن عبد المطلب سے فرمایا فتح مکہ کے دن یہ روایت تو اسیطرح مرسل ہے یعنی عروہ تابعی نے بدون صحابی کے نام سے حدیث
روایت کی لیکن حقیقت مین یہ روایت حضرت عائشہؓ سے ہے ف باقی قصہ اس حدیث کا اسی باب مین ہوچکا م المقداد
1819 احثوا فی وجوه المداحین التراب مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تعریف کرنیوالون کو منہ مین خاک
جھونکو یعنی کچھ نہ دو ف یعنی مدح اور تعریف اکثر مبالغہ اور جھوٹ سے خالی نہین ہوتی تو انکو کچھ بہت دوتا کہ دوبارہ جھوٹ بولنے
کا قصد نکرین اور تاکہ تم اپنی مدح سنکر مغرور نہو اور اگر کوئی کہے کہ حضرت نے اپنے مداحون کو انعام دیا ہے اُسکا جواب یہ ہے کہ حضرت
کی جو مدح تھی سو سب سچ تھی اور اُنہین مداحون کا اسباب انکا نجات اور ون کی مدح کے کہ ہرگز مبالغے سے خالی نہین اس حدیث مین
اُس مداح کی مذمت ہے جسنے مداحی کو اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا اور اگر کوئی شخص کسی دیندار شخص کی سچی مدح بے طمع دنیا کے
کرے تو درست ہے تاکہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل مین اقتدا کرین غرض وہی مدح درست نہین جسمین طمع دنیا ہو یا جھوٹ
ہو ابوهريرة احشدوا فانی سأقرأ علیکم ثلث القرآن فحشد من حشد ثم خرج فقرأ قل هو الله احد مسلم مین
1820 ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ یکجا ہو کہ مین اب قرآن کی تہائی پڑھونگا سو جمع ہوئے جسکو جمع ہونا تھا
پھر حضرت گھر سے نکلے پھر قل ہو اللہ احد پڑھا ابو قتادة احفظ علیك میضاتك فسیكون لها نبأ قاله لسحر
1821 لیلة التعریس مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تھامنے رہ اپنے وضو کے برتن کو کہ اسکا کچھ حال
ظاہر ہونا ہے یہ حضرت نے اُس رات کی صبح کے وقت فرمایا جس رات کے پچھلے وقت مقام ہوا تھا ف صبح کو حضرت نے
یہ فرمایا اور ون کو پیاس غالب ہوئی اور پانی نہ تھا اُسی برتن سے پانی اُبلنے لگا اور ابو قتادہ پلانے لگے یہانتک کہ تمام لشکر

1822 آسودہ ہو گیا اس حدیث سے دو معجزے ثابت ہوئے ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرے آیندہ کی خبر دینا ع جابر اخبر ذالک
ابن الخطاب قالہ لجابر لما اخبرہ بقضاء دینہ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی خبر دے
خطاب کے بیٹے یعنی عمر فاروق کو یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا جبکہ جابر نے اپنے قرض ادا ہو جانے کی حضرت کو خبر دی
ف جابر کے باپ جنگ احد مین شہید ہوئے اُن پر بہت قرض تھا جتنا خرما اُنکے باغ مین ہوتا تھا اُسمین چاہا کہ قرضخواہون
کو دین قرض بہت تھا اور خرما کم اُنھون نے نہ قبول کیا جابرؓ نے حضرت سے سفارش کروائی تو بھی نہ مانا قرضخواہ یہودی تھے اُنھون نے
نہ مانا حضرت نے جابرؓ سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرمون کے علحدہ علحدہ ڈھیر کر جب جابرؓ ڈھیر لگا کے تو حضرت ایک بڑے
ڈھیر کے گرد گھومے اور اُسکے اوپر جا کے بیٹھے پھر جابرؓ سے فرمایا کہ قرضخواہون کو تول تول کے دینا شروع کر جابرؓ نے دینا شروع
کیا یہانتک کہ سب قرض ادا ہو گیا جابرؓ سے روایت ہی کہ باوجودیکہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اُسیطرح پر تھا کچھ
کمی اُسمین نہوئی جابرؓ نے کہا یا حضرت سب قرض ادا ہو چکا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمر فاروق کو اس حال کی
خبر کر دے اسواسطے کہ عمر فاروقؓ کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی جب جابرؓ نے عمر فاروق کو خبر دی اُنھون نے
1823 کہا کہ جب حضرت تشریف لیگئے تھے اُسیوقت مین جان گیا تھا کہ اب ضرور برکت ہو گی ق عائشۃ ادعی لی ابابکر
اباک واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا اولی ویابی اللہ والمؤمنون
الا ابابکر بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بلا میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے
بھائی کو تاکہ مین اُنکو نوشتہ لکھدون یعنی خلافت نامہ اسواسطے کہ مین خوف کرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا اور کہے
کوئی کہنے والا کہ مین لائق تر ہون خلافت کا اور نہ مانیگا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر کو ف اول حضرت نے چاہا تھا
کہ صدیق اکبرؓ کو خلافت نامہ لکھدین تاکہ دوسرے کو دعوی نہ رہے پھر تقدیر اور اجماع مومنین پر چھوڑا یعنی تقدیر مین یہی
ہی کہ صدیق اکبرؓ خلیفہ ہونگے اور اجماع مومنین بھی اُنھین کی خلافت پر ہو گا پھر لکھنا کیا ضرور ہی اس حدیث سے صاف
1824 معلوم ہوا کہ سوا ے صدیق اکبرؓ کے کسی کی خلافت حضرت کو منظور نہ تھی ق عائشۃ اذکروا انتم اسم اللہ وکلوا بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ذکر کر لیا کرو خدا کے نام کو اور کھایا کرو ف حضرت عائشہؓ
نے کہا کہ یا رسول اللہ چند قوم ہین کہ تازہ ایمان لائے ہین ہمارے پاس گوشت لاتے ہین ہم نہین جانتے کہ ذبح کے وقت
خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر گمان کیا چاہیے وے لوگ خدا کے نام کو
ذبح کے وقت نہ ترک کرتے ہونگے تم اپنے رفع شبہے کے واسطے خدا کا نام لیا کرو اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ اُنھون نے
ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمھاری بسم اللہ کہنے سے پاک ہو جائیگا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت فرض ہی
1825 ق انس اذکروا اسم اللہ ولیاکل کل رجل مما یلیہ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھانے
کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہیے کہ ہر شخص اپنی قریب طرف سے کھایا کرے ف یعنی رکابی کے بیچ سے نکھاوے
1826 اور نہ دوسری طرف سے بلکہ اپنی طرف سے ق عائشۃ اذھب فاحث فی افواھھن من التراب یعنی نساء
جعفر بن ابی طالب حین اکثرن البکاء علیہ قالہ لرجل قال لقد غلبننا یا رسول اللہ بخاری اور مسلم مین

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اُنکے مُنھ مین خاک جھونک دے یعنی جعفر بن ابیطالب کی عورتون
کے جب کہ اُنھون نے بہ کثرت زور زور سے جعفر پر رونا شروع کیا یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ عورتین
ہم پر غالب ہوگئین [illegible] کی کہنا نہین مانتین اور رونے سے باز نہین رہتی ہین **ف** جعفر طیار کو حضرت نے لڑائی پر بھیجا تھا
جب اُنکی شہادت کی خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتین نوحہ کرکے رونے لگین ایک شخص نے حضرت کو
اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا کہ اُنکو جا کر باز رکھ اُسنے جا کر منع کیا عورتون نے نمانا اُسنے پھر حضرت سے عرض کی
کہ نہین مانتی ہین حضرت نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسیطرح تین بار حضرت نے اُسکو بھیجا اُسنے کہا کہ یا حضرت عورتین نہین
مانتی ہین اور ہمپر غلبہ کرتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور عورتون پر غصہ کیا اس حدیث سے نوحہ گری اور
چلا کر رونے کی حرمت بتاکید تمام ثابت ہوئی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ يَعْنِيْ عَرَقَانِيهِ ثُمَّ **قَالَهٗ**
1827 لِلَّذِيْ اَصَابَ اَهْلَهٗ فِيْ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اپنے
گھر والون کو کھلا یعنی اُن کھجورون [illegible] جو ٹوکرے مین تھین یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسنے اپنی جورو سے رمضان مین
صحبت کی تھی **ف** ایک مرد آیا اُسنے کہا کہ یا حضرت مین ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا کیا ہوا اُسنے کہا کہ مین نے رمضان مین
اپنی عورت سے صحبت کی اور مین [illegible] روزہ دار تھا حضرت نے فرمایا غلام آزاد کر اُسنے کہا مجکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو دو
مہینے برابر روزے رکھ اُسنے کہا [illegible] طاقت نہین حضرت نے فرمایا تو ساٹھ محتاجون کو کھانا دے اُسنے کہا کہ مجکو مقدور نہین
حضرت نے فرمایا تو بیٹھ جا پھر تھوڑی [illegible] دیر کے بعد حضرت کے پاس بڑا ٹوکرا بھر کے کھجورین آئین حضرت نے اُس سے فرمایا
کہ اسکو لیجا اور محتاجون کو دے اُسنے [illegible] کہا کہ یا حضرت مدینے مین مجھسے زیادہ تر کوئی محتاج نہین حضرت نے تبسم کیا پھر یہ
حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دینا چاہیے [illegible] خود کھانا درست نہین اسواسطے بعضے علمانے کہا ہی کہ یہ حدیث منسوخ ہی اور بعضون نے
کہا کہ اسی شخص کو یہ حکم خاص ہی اور [illegible] بعضون نے کہا کہ حضرت نے اُنکی محتاجی دیکھکر اُسکو بطور قرض یا تھا یعنی جب کہ مقدور
ہو تو کفارہ ادا کرنا چاہیے **ق** سَهْلُ [illegible] بْنُ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین
1828 سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت [illegible] نے فرمایا کہ جا مین نے تجکو اُس عورت کا مالک کر دیا قرآن یاد کروانے کے بدلے پر
ف یعنی عورت کو قرآن یاد کروا دینا ہی [illegible] اُسکا مہر ہی باقی قصہ مفصل ہو چکا **ق** عَائِشَةُ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى
1829 اَبِيْ جَهْمٍ وَاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ فَ[illegible]هَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری [illegible] سیاہ لوئی دھاری دار کو ابو جہم پاس لیجاؤ اور میرے پاس ابو جہم کی موٹی کملی
لے آؤ اسواسطے کہ اُس نے مجکو ابھی [illegible] نماز مین غافل کر دیا **ف** ابو جہم نے باریک سیاہ کملی جو گھنڈی جسکے دونون کنارون پر
دھاریان تھین حضرت کو تحفہ بھیجی حضرت نے اُسکو اوڑھ کے نماز پڑھی پھر نماز کے بعد یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی عمدگی
اور نقش کاری نے خشوع اور خضوع [illegible] مین خلل ڈالا اسواسطے حضرت نے اُسکو پھیر دیا اور اُسکے عوض موٹی کملی منگوائی
تاکہ اُن کی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ [illegible] لباس کہ نماز مین خلل ڈالے اور دھیان بٹادے اُسکا پہننا مکروہ ہی اور اسی طرح مسجد اور
جانماز کی نقش کاری مکروہ ہی کہ متوجہ [illegible] دھیان بٹتا ہی **ق** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اِذْهَبِيْ فَاَطْعِمِيْ هٰذَا عِيَالَكِ وَاَعْلَمِيْ 1830

مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ فَاِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُہٗ کَسَرْتَہٗ وَاِنْ تَرَکْتَہٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرۃؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتون کے مقدمے مین اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہی پسلی سے اور مقرر پسلی مین زیادہ ترکجی اوپر کی طرف مین ہی سو اگر تو اُسکا سیدھا کرنا چاہیگا توڑ دیگا اور اگر اُسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کج بنی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتون کے مقدمہ مین ف حضرت حوا حضرت آدمؑ کی پسلی سے پیدا ہوئین تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہین [illegible]ت کا بھی بالکل آراستہ ہونا اور اُسکی سب عادتین بدلنا محال ہی اسواسطے حضرت نے اُنکے حق مین اپنی امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہی کہ عورت سے اپنا مطلب نکالے اور اُسکی بدمزاجی پر صبر کرے اور ٹال جایا کرے حکمت کی چال [illegible] نہ اُس سے بالکل غافل ہو جاوے کہ ناہموار بنی رہے نہ ہر بات مین مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت [illegible] پہنچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری مین عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض مین اور کبیرہ گناہو[ن] مین اُسکی رعایت ہرگز نچاہیے ق

۱۸۴۱ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَۃِ فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَۃً قَرَّبْتُمُوْھَا اِلَی الْخَیْرِ وَاِنْ کَا[نَ]تْ غَیْرَ ذٰلِکَ کَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَہٗ عَنْ رِقَابِکُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرۃؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو سو اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہی تو اُسکو تمنے بہتری سے نزدیک کر دیا یعنی قبر مین جا کر ثواب پاو[ے]گا اور اگر نیک نہین تو تمنے اپنی گردن سے شر کو اُتارا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن مین جلدی کرنا مستحب [ہی]

۱۸۴۲ ق الزُّبَیْرُ اِسْقِ یَا زُبَیْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰی جَارِکَ بخاری اور مسلم مین زبیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت [نے] فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کھیت کو سینچ لے پھر چھوڑ دے پانی کو اپنے ہمسایے کی طرف ف خلاصہ یہ کہ جسکا کھیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کھیت سینچے اُسکے بعد جو اُسکے پاس ہو وہ سینچے

۱۸۴۳ ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اُسْکُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَھِیْدٌ وَ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اُھْدَاُ وَعَلَیْہِ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ مسلم مین ابوہریرۃؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھہر جا اے حرا سو تجھپر تو سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہین اور اُس پہاڑ یعنی پر حضرت تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمانؓ اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص تھے اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا اور اُسپر ابوبکر اور عثمانؓ اور علی اور طلحہ اور زبیرؓ تھے ف ابوبکر کا صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہی باقی بزرگوار شہید مین سوائے سعد بن ابی وقاص کے کہ وے اسہال کی بیماری سے مرے تو وے بھی شہیدون مین داخل ہوئے چنانچہ اور یہ حدیث مین آیا ہی کہ جو اسہال سے مرے وہ بھی شہید ہی

۱۸۴۴ ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُکُمْ اِنَّہٗ لَغَیُوْرٌ وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْہُ وَاللّٰہُ اَغْیَرُ مِنِّیْ یَعْنِیْ بِسَیِّدِکُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَۃَ مسلم مین ابوہریرۃؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سنو اپنے سردار کے قول کو مقرر وہ غیرت دار ہی اور مین اُس سے زیادہ ترغیرت دار ہون اور خدا مجھسے زیادہ ترغیرت دار ہی سردار سے مراد سعد بن عبادہ ہی ف سعد بن عبادہ انصاریون کے سردار تھے اُنھون نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر مین اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤن تو اُسکو چھوڑ کے چار گواہ تلاش کر لاؤن حضرت نے فرمایا کہ [ہا]ن یعنی زنا کا دعوی اُسی وقت

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

ثابت ہوگا جب چار گواہ ہوں تب سعد نے کہا یہ کیونکر ہو قسم کھاتا ہوں اُس ذات پاک کی جسنے تجکو دین حق پر بھیجا کہ اگر
اس حالت [illegible]ین ہوں تو تلوار ہی ماروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ قول غیرت کے سبب سے ہے اور غیرت
خدا اور رسول کو پسند [illegible] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے عند اللہ گناہ نہیں لیکن اگر گواہ نہونگے
تو حاکم قصاص لے[illegible] وائل بن حجر اسمعوا واطیعوا فانما علیہم ما حملوا وعلیکم ما حملتم قالہ لسلمۃ ۱۸۴۵
بن یزید الجعفی مسلم [illegible] وائل بن حجر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا سنو اور اطاعت کرو اپنے بادشاہوں کی
اسواسطے کہ اُن پر فرض ہے [illegible]سکا بوجھ انپر ہے اور تمپر فرض ہے جسکا تمپر بوجھ ہے یہ حضرت نے سلمہ بن یزید سے فرمایا ف سلمہ
نے کہا کہ یا حضرت اگر ہمارے [illegible]یسے سردار ہوں کہ ہمسے اپنی اطاعت لیویں اور ہمارا حق نہ دیویں تو اُسوقت میں ہم کیا کریں
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی [illegible]نی اگرچہ وے ظلم کریں تو بھی تمپر اطاعت واجب ہے اگر وے عدالت نہ کرینگے تو خدا اُنسے
سمجھ لیگا ق اُم الحصین ا[illegible]عوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ بخاری ور مسلم مین ۱۸۴۶
ام الحصین سے روایت ہے کہ حضرت [illegible] نے فرمایا کہ کہنا مانو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمپر سردار ہووے گویا کہ اُسکا سر منقی ہے
ف غلام حبشی کا خلیفہ اور بادشاہ ہونا درست نہیں تو اس حدیث میں بادشاہت جزئی مراد ہے یعنی اگر حبشی تھانہ جمعدار
یا صوبہ دار ہو تو اُسکی بھی اطاعت [illegible] اگرچہ بدنما ہے اور کم لیاقت ہو اسواسطے کہ اُسکی اطاعت درحقیقت خلیفہ کی طاعت
ہے جسنے اُسکو سردار بنایا ق عائشۃ [illegible] اشتریہا فاعتقیہا فانما الولاء لمن اعتق بخاری ور مسلم مین حضرت عائشہ ۱۸۴۷
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ [illegible] اس لونڈی کو مول لے پھر اُسکو آزاد کردے اسواسطے کہ آزاد لونڈی غلام کے مال کا وہی
وارث ہوتا ہے جو آزاد کرے ف [illegible] ایک لونڈی کو حضرت عائشہ نے چاہا کہ مول لیویں اور آزاد کریں اُسکے مالکوں نے کہا
کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اُسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی وراثت کا حق آزاد کرنے والے کو
چاہیے اُسکے مالک ناحق شرط کرتے ہیں ق ابو موسی اشربا منہ وافرغا علی وجوہکما ونحورکما وابشرا یعنی
بما اجتمع من وضوئہ بعد ما مج فیہ قالہ لابی موسی وبلال بخاری اور مسلم مین ابوموسی سے روایت ہے ۱۸۴۸
کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں اس [illegible] کو پیو اور اپنے منہ اور سینوں پر ڈالو اور خوش ہو یعنی اس پیالے کا پانی جسمین
حضرت نے ہاتھ دھوئے اور کلی ڈالی [illegible] یہ حضرت نے ابوموسی اور بلال سے فرمایا ف حضرت کے لعاب سے پانی
متبرک ہوگیا زہے قسمت ابوموسی اور بلال کی جنکے پیٹ مین گیا ق ابو موسی اشفعوا توجروا بخاری مین ابوموسی ۱۸۴۹
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ [illegible] سفارش کیا کرو لوگوں کی ثواب پاؤگے ف یعنی سعی سفارش سے اہل حاجت
کا کام نکال دینا ثواب کا موجب ہے [illegible] ابن عمر وابن مسعود اشہدوا اشہدوا وادبروا اللہم اشہد قالہ
عند انشقاق القمر بخاری اور [illegible] مین عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا لوگوں سے ۱۸۵۰
کہ گواہ رہنا گواہ رہنا اور دوسری روایت [illegible]ون ہے کہ الٰہی تو گواہ رہیو یہ حضرت نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا ف
عبد اللہ بن مسعود سے روایت [illegible] ہم منی مین تھے جبکہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا حرا پہاڑ پر تھا اور دوسرا پہاڑ کے نیچے
تب حضرت نے ہمسے فرمایا کہ دیکھو [illegible] اور شاہد رہو اور بخاری مین انس سے روایت ہے کہ کفار مکہ نے حضرت سے معجزہ مانگا تو

حضرت نے اُنکو شق قمر دکھلایا قاضی عیاض کی شفا مین ابن مسعودؓ سے روایت ہی کہ کفار قریش نے کہا کہ پیغمبر محمدؐ نے جادو
کیا جو ہمکو چاند دو ٹکڑے دکھلائی دیتا ہی ایک شخص نے کہا کہ اگر تمکو سحر کیا ہی تو سارے جہان کو تو نہین سحر کیا اتنا پھر ہر طرف کے
مسافرون سے دریافت کیا سب نے گواہی دی اور ابوجہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے بھیجے سو ہر طرف سے یہی ثابت ہوا
تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہی شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہی بہت اصحاب سے اسکی صحت ثابت ہی چنانچہ عبداللہ بن مسعودؓ سے
اور عبداللہ بن عمر اور علی مرتضی اور حذیفہ اور عبداللہ بن عباس اور انس اور جبیر بن مطعم وغیرہ سے حدیث کی کتابون مین بکثرت
روایت ہی اور قرآن مین بھی اسکی خبر ہی چنانچہ سورۂ قمر مین حق تعالی نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً
يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنی پاس آن لگی قیامت اور دو ٹکڑے ہو گیا چاند اور اگر دیکھین کفار کوئی معجزہ تو ٹال جاوین اور کہین یہ
دائمی جادو ہی حقتعالی نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی یعنی یہ امر ہو چکا اگر آیندہ حال کی خبر ہوتی تو کفار اسکو جادو نہ کہتے چنانچہ
جمہور مفسرین کا اسپر اتفاق ہی بعضے جاہل بے دین اور نصاری اعتراض کرتے ہین کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر
مخفی نرہتا اسواسطے کہ آسمانی حال سبکے پیش نظر ہو جاتا ہی اور نقل عجائبات انسان کی جبلت مین داخل ہی اسکا جواب یہ ہی کہ اہل زمین سے
یہ بھی منقول نہین کہ اُس رات کو سب لوگ برابر دیکھتے رہے اور کسی نے نہ دیکھا اور اگر تمام منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہوتا اسواسطے
کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکسان نہین بعضے ملک مین قبل طلوع ہوتا ہی اور بعضے ملک مین گھڑی ایک کے بعد اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہین
بلکہ کُرَی شکل ہی یعنی گول صورت ہی سب رہنے والے زمین پر ایک وقت مین طلوع غروب نہین دیکھ سکتے اور یہ بھی ہوتا ہی کہ بعضے وقت
بعضے ملک مین ابر اور پہاڑ حائل ہو جاتا ہی انھین وجھون سے کسوف اور خسوف مختلف ملکونمین محسوس ہوتے ہین کسی ملک مین کسوف
جزئی معلوم ہوتا ہی کسی ملک مین کلی اور کہین مطلق نہین پھر جب قمر اور اہل زمین کا یہ حال ہوا تو اگر اسپر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ
تعجب نہین حالانکہ کسوف اور خسوف مقرری چیزین ہین اور اہل ہیئت اور اہل نجوم کے نزدیک اُنکے وقت ٹھہرے ہوئے ہین بخلاف
شق القمر کے کہ اُسکا وقت کوئی قاعدے سے معین نہ تھا جسکے لوگ منتظر رہتے اور دیکھتے اور چونکہ شق القمر خارق عادات اور نرالا
امر تھا کہ کبھی کسی نے دیکھا نہ سُنا اگر اُس رات کو کسی ملک مین کسی شخص نے اتفاقاً دیکھا بھی ہوگا تو اپنی غلط الحس اور خطاے بصری
سمجھکر اُسکے کہنے اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہوگا علاوہ اسکے شق القمر رات کو واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر رہا تھا اور رات سونے
اور آرام کا وقت ہی اکثر لوگ مکانون کے اندر رہتے ہین ایسے وقت مین آسمانی احوال قلیل المکث سے غافل رہنا کچھ بعید نہین
اور اکثر یہ ہوتا ہی کہ معتمد لوگ عجائب آسمانی امور بعضے وقت دیکھتے ہین جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات الجو اور
حالانکہ اکثر عالم اُنسے غافل رہتے ہین غرض کہ شق القمر ہمارے حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی قرآن اور حدیث اور اُن لوگون
کی روایت سے جو اُسوقت مین حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے تواتر ثابت ہی عاقل کو ہرگز محل شک اور تردد نہین
بعضے خام حکیم کہتے ہین کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہماری عقل مین نہین آتا اُنکا جواب یہ ہی کہ تم کیا اور تمھاری عقل کیا مصرع
آیا تو چہ مرغی و کدامست پر و بال سنت تمام انبیا کے معجزات کا یہی حال ہی کہ عقل ناقص سے باہر ہین عصا کا اژدہا ہو جانا
مردے کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا کب تمھاری عقل خام مین آتا ہی جو شق القمر مین متردد ہو بلکہ حقیقت مین معجزہ اُسیکا
نام ہی جہان عقل حیران ہی مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر کے دفع شبہات منکرین مین عجیب رسالہ

معجزۂ شق القمر دفع شبہات

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

لکھا ہی جسکو اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہووے مجھکو تلاش کر کے دیکھے خ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اَشِيرُوا
1851 اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ اَتَرَوْنَ اَنْ اَمِيلَ اِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَصُدُّوْنَا عَنِ الْبَيْتِ
فَاِنْ يَأْتُوْنَا كَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ عُنُقًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوْبِيْنَ بخاری مین مسور بن مخرمہؓ سے اور مروان بن حکم
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو صلاح دو اے لوگو بھلا تم یہ بتلاتے ہو کہ مین اُنکے اہل عیال کی طرف جھکون اور
اِن لوگون کے لڑکے بالے اُن کو گرفتار کرون جو کہ ہمکو خانہ خدا سے روکتے ہین پھر اگر وے ہمسے لڑنے آوینگے تو حقتعالی نے
مشرکین کی جماعت کو توڑ دیا نہین تو ہم اُنکو مفلس کر کے چھوڑ دینگے یعنی دونون صورتین مین اُنکا نقصان ہی ف
حضرت جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو آدمی سے احرام باندھ کے عمرہ کرنے چلے اور جاسوس خبر کے واسطے بھیجے جاسوسون نے
حضرت کو خبر دی کہ کفار قریش نے بڑا اجماؤ کیا ہی حضرت سے لڑینگے اور حضرت کو خانہ خدا مین عمرہ کرنے نہ جانے دینگے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اپنے اصحاب سے مشورہ پوچھا ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ تو بیت اللہ کا قصد کر کے
نکلے ہین لڑنے کا حضرت کو قصد نہ تھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلیے اگر کفار ہمکو روکینگے تو ہم اُنکو مارینگے حضرت نے
فرمایا تو بسم اللہ چلو چنانچہ کافرون نے حضرت کو روکا حضرت اُن سے صلح کر کے پلٹ آئے دوسرے سال
عمرہ قضا کیا ہ اَنَسٌ اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ يَعْنِيْ بِالْحَائِضِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ
1852 حضرت نے حیض والی عورت کے بابت مین فرمایا کہ صحبت کے سوا سب کچھ کرو ف یعنی حیض کی حالت مین صحبت
حرام ہی بوسہ اور مساس درست ہی ق اَنَسٌ اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ
1853 بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ درست اور ٹھیک ہو جایا کرو اپنے سجدے مین اور تم مین سے
کوئی اپنے دونون ہاتھون کو نہ بچھایا کرے کتے کی طرح ف سجدے مین کہنیون کو زمین سے اور پیٹ کو رانون سے الگ رکھنا مکروہ
ہی علیحدہ رکھے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ قَالَهُ لِعَائِشَةَ فِيْ سَبِيَّةٍ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری اور
1854 مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ اُس لونڈی کو آزاد کر دے اسواسطے کہ وہ حضرت اسمٰعیل
کی اولاد سے ہی یہ حضرت نے قوم بنی تمیم کی قیدی عورت کے حق مین فرمایا خ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اُعْدُدْ سِتًّا
1855 بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى
الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ
بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَأْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا بخاری مین عوف
بن مالکؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا گن رکھ چھ چیزون کو قیامت سے پہلے اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا
فتح ہونا پھر تم مین مری کا پڑنا جیسے بکریون مین مری پڑتی ہی پھر مال کی ریل پیل ہونی یہانتک کہ ایک مرد کو سو اشرفیان دیجاوینگی
پھر بھی وہ نا خوش رہیگا یعنی کم سمجھیگا پھر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر نہ رہیگا جسمین وہ داخل نہو گا پھر تمھارے اور روم والون کے
درمیان صلح کا ہونا سو دے دغا کرینگے تو وے تمسے لڑنے آوینگے اسی جھنڈے کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہونگے یعنی نو لاکھ
ساٹھ ہزار کا لشکر ہوگا ف حضرت فاروقؓ کی خلافت مین بیت المقدس فتح ہوا اور وبا شام مین پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن مین

مر گئے اور مال کی کثرت حضرت عثمان کی خلافت مین ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی کے وقت مین ہوگی اور عرب مین فساد
حضرت عثمان کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیون سے یعنی نصاری سے صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی یہ حدیث
۱۸۵۶ معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ق اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ اللَّيْثِيِّ بَيْنَ
اَبْنَائِكُمْ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برابری کیا کرو اولاد مین اور اللیثی کی روایت
یون ہے کہ برابری کرو اپنے لڑکون مین ف یعنی برابر سب کو دیا کرو بعضون کو زیادہ اور بعضون کو کم دینا شفقت پدری کے
۱۸۵۷ مناسب نہین ھ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اِعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ مسلم مین عوف بن
مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کچھ مضائقہ نہین منتر مین جب تک کہ اُسمین شرک کا
مضمون نہو ف مالک نے کہا ہمنے حضرت سے عرض کی کہ ہم زمانہ کفر مین جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اب کیا حکم ہوتا ہے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہندی منتر اکثر حرام ہین بلکہ صاف کفر ہین کہ اُن مین شرک کا مضمون ہوتا ہے جیسے کلوا بیر
اور لونا چماری اور باسکہ دیو اور ہنومان کی دہائی ہوتی ہے اور اسی طرح وے منتر بھی [illegible] نام ہین جنکے معانی نہ معلوم ہون کہ شاید
۱۸۵۸ اُنمین بھی شرک ہو ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا
وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ يَعْنِيْ لُقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بخاری اور
مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے افتادہ سونے اور چاندی کے [illegible] مین فرمایا کہ اُسکی تھیلی اور باندھنے
کے تاگے کو مشہور کر پھر اُسکو ایک برس شہرت دے سو اگر کوئی اُسکو نہ پہچانے تو اپنے خرچ مین لا اور چاہیے کہ وہ مال تیرے
پاس امانت کے طور پر رہے سو اگر عمر بھر مین کبھی کسی دن اُسکا مالک طلب کرتا آوے تو اُسکو دے ف یعنی جو شخص
روپیہ یا اشرفی پاوے تو اُسکی تھیلی اور تاگے کو چینوایا کرے اگر مالک ملے تو اُسکو حوالے کرے اور نہین تو سال بھر کے بعد
۱۸۵۹ اپنے خرچ مین لاوے لیکن اُسکو قرض جانے جب مالک مانگے تو دیوے ق اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اِعْزِلِ الْاَذٰى
عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ مسلم مین ابو برزہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو مسلمانون کی راہ سے ہٹا دیا کر یہ حضرت نے ابو برزہ سے فرمایا جب کہ اُسنے کہا کہ یا حضرت
مجکو کچھ ایسا بتلایئے جس سے مجکو فائدہ ہو ف یعنی کانٹا اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کر تا کہ مسلمانون کو آرام ہو
۱۸۶۰ تجکو ثواب ہوگا معلوم ہوا کہ نفع رسانی مسلمین نجات کا عمدہ وسیلہ ہے ص جَابِرٌ اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا
مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علحدہ
ہو جایا کر سو بات تو یہ ہے کہ جو اُسکے مقدر مین ہے سو ہونا ہے یعنی اگر اُس سے اولاد ہونی ہے تو ضرور ہوگی یہ تدبیر کچھ کام نہ آوےگی
ف ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہے مین نہین چاہتا کہ اُس سے اولاد ہو اگر اجازت ہو تو انزال کے
وقت اُس سے علحدہ ہو جایا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بعد اُسکے وہ شخص پھر آیا اور اُسنے کہا کہ یا حضرت
۱۸۶۱ اُسکو تو حمل رہ گیا حضرت نے فرمایا مین نے تو یہی کہہ دیا تھا خ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ فَلَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ
هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَلَا كَذَّابًا وَلَا جَبَانًا قَالَهٗ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ

بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو میری چادر دو سو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختون کے شمار برابر اونٹ ہوتے تو سب مین تمکو بانٹ دیتا پھر تم مجکو بخیل اور جھوٹھا اور نامرد نہ پاتے یہ حضرت نے حنین سے پلٹتے فرمایا **ف** حنین کی لڑائی مین ہزارون اونٹ اور گھوڑے اور بھیڑ بکریان حضرت کو ملین حضرت نے سب تقسیم کردین جب حضرت دینا نے ... راہ مین گنوار لوگ حضرت کو لپٹے اور مانگنے لگے یہانتک کہ حضرت کی چادر اتار لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرت کا ثابت ہوا کہ سواے نبی کے بشر سے ممکن نہین ہو عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو نِالْاَنْصَارِيُّ

۱۸۶۲ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ مسلم مین عقبہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ اے ابو مسعود دریافت کر اے ابو مسعود دریافت کر اے ابو مسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہی اُس سے زیادہ تر خدا تجھ پر قادر ہی تو مین نے کہا یارسول اللہ یہ غلام آزاد ہی رضاے الٰہی کے واسطے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نہ کرتا تو مقرر تجکو دوزخ کی آگ جلاتی **ف** ابو مسعود سے روایت ہی کہ مین اپنے غلام کو کوڑے مارتا تھا مین نے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی اے ابو مسعود دریافت کر مین نے غصہ کے سبب سے خیال نہ کیا پھر حضرت نے قریب آکے فرمایا کہ اے ابو مسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت ہین مین نے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈال دیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہی اور خدا کو عذاب کرنے کی تجھے زیادہ قدرت ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ لونڈی غلام کو حد سے زیادہ نہ مارے کہ اُسکا انجام دوزخ ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ

۱۸۶۳ اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ **قَالَ** لِلْيَهُوْدِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے یہود سے فرمایا کہ جان لو کہ تمھاری زمین اللہ اور اُسکے رسول کی ہی اور مین چاہتا ہون کہ تمکو وطن سے نکالون سو جو شخص کہ تم لوگون مین سے اپنا مال پاوے سو چاہیے کہ بیچ ڈالے اور نہین تو یاد رکھو کہ زمین تو خدا اور اُسکے رسول کی ہی **ف** یہود بنی نضیر مدینے کے قریب رہتے تھے اُنھون نے حضرت سے دغا کا ارادہ کیا حضرت نے اُنکو چند روز تک گھیرا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اُٹھانے کا اسباب اُٹھا لیجاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہین رہے چنانچہ وے لوگ شام کے ملک مین نکل گئے اور اُنکے مکانات اور باغات حضرت کے تصرف مین آئے **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ

۱۸۶۴ اِعْلَمُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ عَاتِقَهٗ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیے جاؤ اسواسطے کہ تم نیک عمل پر ہو اگر تمھارے مغلوب ہونے کا ڈر نہوتا تو مین بھی اُترتا یہانتک کہ رسی کو اپنے کندھے پر رکھتا **ف** حضرت عباس زمزم کی سبیل پر حاجیون کو پانی پلاتے تھے حضرت نے اُنکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے مین مین بھی تمھارا شریک ہوتا لیکن مجکو یہ ڈر ہی کہ اگر مین یہ کام کرونگا تو مجکو دیکھکر سب لوگ اسپر ہجوم کرینگے پھر تمکو پانی پلانا مشکل پڑ جائیگا **م** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ

۱۸۶۵ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا ہوا **ف** اصحاب نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ٹھہری تو عمل اور عبادت کیا ضرور تب حضرت نے

١٨٦٦ یہ حدیث فرمائی یعنی عمل کو تقدیر کے مخالف نہ سمجھو بلکہ مختار ایہ نیک عمل بھی اثر ہی تقدیر کا خ اَنَسٍ اَعِیْدُوْا سَمْنَکُمْ فِیْ سِقَائِہٖ
وَتَمْرَکُمْ فِیْ وِعَائِہٖ فَاِنِّیْ صَائِمٌ قَالَہٗ حِیْنَ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ فَاَتَتْہُ بِسَمْنٍ وَتَمْرٍ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ پھر ڈال دو اپنے گھی کو اُسکے برتن مین اور خرما کو اُسکے برتن مین اسواسطے کہ مین روزہ دار ہون یہ حضرت نے
فرمایا اُسوقت جب ام سُلیم کے گھر مین گئے تو وے حضرت کے آگے خرما اور گھی لائین ف معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت
١٨٦٧ مین روزہ افطار کرنا ضرور نہین لیکن اگر افطار کرے تو درست ہی پر اُسکی قضا لازم ہی ق جَابِرٌ اِغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ
وَاَحْرِمِیْ قَالَہٗ لِاَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ حِیْنَ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ بخاری اور مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل کر اور کپڑیکا لنگوٹ باندھ اور احرام کر یہ حضرت نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا جبکہ
وے محمد بن ابی بکر کو جنی حجۃ الوداع مین ذوالحلیفہ کی منزل پر ف معلوم ہوا کہ نفاس اور حیض مین احرام باندھنا درست ہی اور
١٨٦٨ وقوف عرفہ بھی جائز ہی لیکن بیت اللہ کا طواف بدون پاک ہوئے جائز نہین ق بُرَیْدَۃُ بْنُ الْحُصَیْبِ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰہِ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا وَاِذَا لَقِیْتَ عَدُوَّکَ
مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَادْعُھُمْ اِلٰی ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَیَّتُھُنَّ مَا اَجَابُوْکَ فَاقْبَلْ مِنْھُمْ وَکُفَّ عَنْھُمْ ثُمَّ ادْعُھُمْ
اِلَی الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْکَ فَاقْبَلْ مِنْھُمْ وَکُفَّ عَنْھُمْ ثُمَّ ادْعُھُمْ اِلَی التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِھِمْ اِلٰی دَارِ الْمُھَاجِرِیْنَ
وَاَخْبِرْھُمْ اَنَّھُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِکَ فَلَھُمْ مَا لِلْمُھَاجِرِیْنَ وَعَلَیْھِمْ مَا عَلَی الْمُھَاجِرِیْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ یَّتَحَوَّلُوْا مِنْھَا
فَاَخْبِرْھُمْ اَنَّھُمْ یَکُوْنُوْنَ کَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِیْنَ یَجْرِیْ عَلَیْھِمْ حُکْمُ اللّٰہِ الَّذِیْ یَجْرِیْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَکُوْنُ لَھُمْ فِی
الْغَنِیْمَۃِ وَالْفَیْءِ شَیْءٌ اِلَّا اَنْ یُّجَاھِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنْ ھُمْ اَبَوْا فَسَلْھُمُ الْجِزْیَۃَ فَاِنْ ھُمْ اَجَابُوْکَ فَاقْبَلْ مِنْھُمْ
وَکُفَّ عَنْھُمْ فَاِنْ ھُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَقَاتِلْھُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَھْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْکَ اَنْ تَجْعَلَ لَھُمْ ذِمَّۃَ اللّٰہِ
وَذِمَّۃَ نَبِیِّہٖ فَلَا تَجْعَلْ لَھُمْ ذِمَّۃَ اللّٰہِ وَذِمَّۃَ نَبِیِّہٖ وَلٰکِنِ اجْعَلْ لَھُمْ ذِمَّتَکَ وَذِمَّۃَ اَصْحَابِکَ فَاِنَّکُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا
ذِمَمَکُمْ وَذِمَّۃَ اَصْحَابِکُمْ اَھْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّۃَ اللّٰہِ وَذِمَّۃَ رَسُوْلِہٖ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَھْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْکَ
اَنْ تُنْزِلَھُمْ عَلٰی حُکْمِ اللّٰہِ فَلَا تُنْزِلْھُمْ عَلٰی حُکْمِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ اَنْزِلْھُمْ عَلٰی حُکْمِکَ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ اَتُصِیْبُ
حُکْمَ اللّٰہِ فِیْھِمْ اَمْ لَا مسلم مین بریدہ بن حصیبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ خدا کی راہ
مین اور مارو جو خدا کو نہ مانے لڑو تو غنیمت مین چوری نہ کیجیو اور قول نہ توڑیو اور ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ ماریو اور جب
کہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو اُنسے تین چیز کی درخواست کریو اُنمین سے جس بات کو مانین تو اُن سے قبول کر اور اُن کے
قتال سے باز رہ ایک تو یہ کہ اُن سے اسلام کی درخواست کر اگر وے مانین تو اُنسے قبول کر اور اُنکے قتال سے باز رہ پھر اُنسے
درخواست کر کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر مہاجرین کے مقام مین یعنی مدینے مین آرہین اور اُنسے خبر کر دے کہ اگر وے یہ کام کرینگے
تو اُنکو ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہی یعنی ثواب اور غنیمت اور اُنپر واجب ہوگا جو مہاجرین پر واجب یعنی جہاد سو اگر وے لوگ
ایمان لا کر وطن چھوڑنا قبول نہ کرین تو اُنسے خبر کر دے کہ وے جنگلی مسلمانون کی طرح ہونگے اُنپر حکم خدا جاری ہوگا جیسے مؤمنین
پر جاری ہوتا ہی اور اُنکو غنیمت اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا مگر اُسی صورت مین مسلمانون کے ساتھ ہو کر جہاد

کرین سو اگر وے لوگ مسلمان ہونے سے انکار کرین تو اُنسے جزیہ مانگ سو اگر وے مانین تو اُنسے قبول کر اور اُنسے لڑائی سے
باز رہ اور اگر وے جزیہ دینا بھی نہ قبول کرین تو خدا سے مدد مانگ اور اُنکو قتل کر اور جب کہ تو قلعہ والون کو گھیرے اور وے
سمجھے چاہین کہ تو اُنکو خدا کا اور اُسکے رسول کا عہد کرے تو اُنسے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نکر لیکن اُنسے اپنا قول
اور اپنے ساتھی لشکر کے لوگون کا قول قرار کر اسواسطے کہ اگر تمسے اپنی اور اپنے ساتھیون کی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا اور
خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ مین کمتر اور آسان تر ہی اور جب کہ تو کسی قلعے والون کو گھیرے سو وے سمجھے چاہین کہ تو
اُنکو خدا کے حکم پر اُتارے تو اُنکو خدا کے حکم پر نہ اُتار و لیکن تو اپنے حکم پر اُتار اسواسطے کہ تو نہین جانتا کہ اُنکے مقدمے مین
تو خدا کی مرضی جان سکیگا یا نہین ف حضرت کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہین روانہ کرتے تو اُسکے سردار سے یہ حدیث
فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے ہر چند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہین لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی
سے کمتر ہی اسواسطے حضرت نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا اسواسطے کہ خدا کی مرضی
نہین معلوم ہو سکتی ق اُمِّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ بِنْتُ كَعْبٍ اِغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ
1869 ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي بخاری اور مسلم مین اُم عطیہ سے
جسکا نسیبہ بنت کعب نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم
اُسکو بہتر دیکھو اور اخیر غسل مین کافور ڈالو یا حضرت نے یون فرمایا کہ تھوڑا سا کافور ڈالو پھر جب تم غسل دینے سے فراغت
پاؤ تو مجھکو خبر کرو ف حضرت کی بیٹی کا انتقال ہوا تھا عورتین اُنکو غسل دیتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ غسل تین بار پر موقوف نہین جہانتک کہ طہارت اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہی اور اخیر غسل مین کافور ڈالنا
سنت ہی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ
1870 يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اُسکو پانی
اور بیر کے پتون سے اور اُسکو دو کپڑون مین کفن دو اور اُسکے خوشبو نہ لگاؤ اور اُسکے سر کو نہ اوڑھاؤ اسواسطے کہ خدا اُسکو قیامت
مین اُٹھاویگا لبیک لبیک پکارتے ہوئے ف ایک مرد حضرت کے ساتھ حج مین تھا احرام باندھے مر گیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی امام شافعی کے نزدیک مُحرِم اگر مر جاوے تو اُسکے خوشبو لگانا اور اُسکا سر چھپانا درست نہین اور یہی حدیث
اُنکی دلیل ہی لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک مُحرِم اور غیر مُحرِم سب برابر ہین خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَ
طَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً قَالَهٗ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
1871 کہ قبول کر لے باغ کو اور اُسکو چھوڑ دے طلاق دے کر یہ حضرت نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا ف ثابت بن قیس
کی جورو نے کہا کہ یا حضرت مین ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بدگوئی نہین کرتی لیکن مین اسلام مین خاوند کو تکلیف دینا
برا جانتی ہون یعنی میرے اور اُسکے موافقت نہین ہو سکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ اُسنے تیرے مہر مین دیا ہی اُسکو پھیر دیگی
اُسنے کہا ہان تب حضرت نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہی یعنی عورت سے
طلاق دینے کے عوض مین مال لینا ق اِبْنُ عُمَرَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ
1872

تَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالَ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو
دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وے دونون آنکھ پھوڑ ڈالتے ہین اور حاملہ عورتون سے پیٹ گرا دیتے ہین
ف یعنی اُن دونون سانپون مین یہ خاصیت ہو کہ جب اُنکی آنکھ آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو اُسکی روشنی جاتی رہے
اور حمل ساقط ہو جاوے تو ایسے موذی کو مارنا چاہیے ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ ۱۰۷۳
اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا
مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا رَفَعْتُ رَأْسِيْ اَوْ غَمَزَنِيْ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِيْ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ
فَرَاَيْتُ دُمُوْعَهٗ تَسِيْلُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ میرے آگے قرآن
پڑھ مین نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپ کے آگے قرآن پڑھون اور حالانکہ قرآن آپ پر اترا ہو حضرت نے فرمایا کہ مجکو یہ بھلا
معلوم ہوتا ہو کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنون تو مین نے سورۂ نسا پڑھا یہانتک کہ مین جب اُس آیت پر پہونچا کہ کیا حال ہوگا
اُسوقت جب کہ ہم ہر امت کے گواہ یعنی پیغمبر کو لاوینگے اور تجکو اس امت پر گواہ لاوینگے تو مین نے اپنا سر اُٹھایا یا یون
کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو مین ہاتھ لگایا تو مین نے سر اُٹھایا سو مین نے دیکھا کہ حضرت کے آنسو جاری ہین ف
حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کر کے روئے اور مزید شفقت سے اپنی امت پر روئے کہ اُنکے اعمال کا مین کیا
بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر سے قرآن سننا اور مطلب کو غور کر کے رونا مستحب ہو اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے
سننے مین تاثیر زیادہ ہوتی ہو ق اَبُوْ اُمَامَةَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ ۱۰۷۴
وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ
تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَءُوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ مسلم مین
ابو امامہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو کہ یہ بخشاویگا اپنے پڑھنے والون کو قیامت کے دن پڑھو نورانی دو سورتون
کو یعنی سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران کو وے دونون سورتین قیامت مین آوینگی جیسے دو ابر یا جیسے دو سائبان یا جیسے دو
قطارین صف بستہ چڑیون کی عذاب کو ہٹاوینگی اپنے پڑھنے والون سے پڑھا کرو سورۂ بقرہ کو اسواسطے کہ اسکا لینا برکت ہو اور
اُسکا چھوڑنا پچھتاوا ہو اور اُسپر قابو نہین چلتا جادوگرون کا یعنی اسکی برکت سے جادو نہین اثر کرتا ق جُنْدُبُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہؓ سے روایت ہو ۱۰۷۵
کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو جب تک تمھارے دل زبان سے موافقت کرین اور جب تمھارے دل اور زبان
مین اختلاف پڑے تو اُس سے اُٹھ کھڑے ہو ف یعنی قرات قرآن حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان
ہو تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہو بلکہ عجب نہین کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھا جاوے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَقِيْمُوا
الصُّفُوْفَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سیدھا کرو ۱۰۷۶
صف کو نماز مین اسواسطے کہ سیدھا کرنا صف کا نماز کی خوبصورتی ہو ف راستی صف کی یہ کہ برابر لوگ کھڑے ہون اور درمیان مین
فرق نہو ق حُذَيْفَةُ اُكْتُبُوْا لِيْ مَنْ يَّلْفِظُ بِالْاِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهٗ اَلْفًا وَّخَمْسَ مِائَةٍ وَّنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّ ۱۰۷۷

بیان آداب قرات قرآن و فضیلت سورۂ بقرہ و آل عمران

اِلیٰ سَبْعِ مِائَۃٍ وَّیُرْوٰی اَلْفًا وَّخَمْسَ مِائَۃٍ بخاری مین حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لکھو لوگ
واسطے انکے جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہون اور دوسری روایت یون ہے کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہین تو پانچ سو سے اوپر
ایک روایت یون ہے کہ چھ سو ورسات سو کے قریب تھے اور ایک روایت یون ہے کہ پندرہ سو تھے ق اَنَسٌ اِلْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِکُمْ یَخْدُمُنِیْ
1878 قَالَہٗ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تلاش کر لا ایک لڑکے کو اپنے لڑکون مین سے
تاکہ میری خدمت کیا کرے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف مکے سے مدینے مین اگر یا خیبر کے جانے کیوقت یہ حدیث فرمائی ق
اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَھْلِھَا فَمَا بَقِیَ فَھُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے
1879 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ملا دو فرائض کو فرائض والون سے پھر مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہے ف فرائض
مقرری حصون کو کہتے ہین جو قرآن مین مفصل مذکور ہین جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ماکا اور آٹھوان حصہ جورو کا سو فرمایا
کہ میت کے مال سے اول فرائض والون کو دیجے اور انکو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اسکو عصبہ پاویگا چنانچہ اسکی تفصیل علم فرائض
1880 مین موجود ہے خ مَیْمُوْنَۃُ اَلْقُوْھَا وَمَا حَوْلَھَا وَکُلُوْا سَمْنَکُمْ بخاری مین حضرت میمونہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نکال کے پھینکدو چوہے کو اور اسکے پاس کے گھی کو اور اپنے باقی گھی کو کھاؤ ف چوہا گھی مین گر پڑا اور مر گیا حضرت
سے مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ اس صورت مین ہے کہ گھی جما ہو اور اگر گھی پتلا اور پگھلا ہو تو تمام گھی ناپاک
1881 ہو گیا ق کَعْبُ بْنُ مَالِکٍ اَمْسِکْ عَلَیْکَ بَعْضَ مَالِکَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قَالَہٗ لَہٗ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رکھ لے اپنے تھوڑے مال کو یہ تیرے حق مین بہتر ہے یہ حضرت نے کعب سے فرمایا ف کعب
جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نہ گئے تھے خدا اور رسول کا انپر پچاس روز نہایت عتاب رہا جب انکی توبہ قبول ہوئی تو خوشی کے
مارے انھون نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ اَنَسٌ اَمِیْطِیْ عَنَّا قِرَامَکِ
1882 فَاِنَّہٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِیْرُہٗ تَعْرِضُ فِیْ صَلٰوتِیْ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دور کر اپنے
نقش دار پردے کو ہمارے آگے سے اسواسطے کہ اسکی تصویرین ہمیشہ میرے سامنے آیا کرتی ہین نماز مین ف حضرت عائشہ رضہ
رنگین پردہ جسمین تصویرین تھین گھر مین لٹکایا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م ابن عباس اُنْحَرْھَا ثُمَّ اَصْبِغْ
1883 نَعْلَیْھَا فِیْ دَمِھَا ثُمَّ اجْعَلْہُ عَلٰی صَفْحَتِھَا وَلَا تَاْکُلْ مِنْھَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَھْلِ رُفْقَتِکَ یَعْنِیْ مَا اُبْدِعَ
مِنَ الْبُدْنِ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ جو قربانی کا اونٹ راہ مین تھک جاوے اور بیت اللہ تک
نہ جا سکے اسکے حق مین حضرت نے فرمایا کہ اسکو ذبح کر پھر اسکے خون مین جوتیون کو رنگ پھر اسکو داہنے کوہان پر رکھ دے
اور تو اسکا گوشت مت کھا اور نہ کوئی تیرے ساتھیون سے کھاوے ف حضرت جب حج کو چلے سولہ اونٹ قربانی کے
ایک شخص کو حوالے کیے کہ ہانک کے چلے اسنے کہا کہ یا حضرت اگر کوئی اونٹ راہ مین ماندہ ہو جاوے اور نہ چل سکے تو مین کیا کرون تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ تدبیر حضرت نے اسواسطے بتلائی کہ مالدار لوگ اسکو قربانی جان کے نہ کھاوین اور محتاج لوگ کھاوین
1884 م جابر اِنْزِعُوْا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ یَّغْلِبَکُمُ النَّاسُ عَلٰی سِقَایَتِکُمْ لَنَزَعْتُ مَعَکُمْ مسلم مین جابر رضہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی کھینچو اے عبد المطلب کی اولاد سو اگر مجکو یہ خوف نہوتا کہ لوگ تمھارے پانی پینے پر

لِّعالِهِمَا لَنَا يُسَادُ نکلے تو مین بھی تمھارے ساتھ پانی نکالتا ف یہ حضرت نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباس رضؓ سے فرمایا خ

1885 اَنَسٍ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ

ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهٗ قَالَ تَحْجُزُهٗ اَوْ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهٗ بخاری مین انس رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے

فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اسکی مدد کرونگا جب کہ وہ مظلوم ہوگا

بھلا یہ تو بتلائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر اسکی مدد کرون حضرت نے فرمایا کہ اسکو ظلم سے روک یہی اسکی مددگاری ہو م

1886 حُذَيْفَةَ اُنْصَرِفَا نَفِيْ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَهٗ لَهٗ وَلِاَبِيْهِ مسلم مین حذیفہ رضؓ سے روایت ہو کہ

حضرت نے فرمایا کہ تم دونون پلٹ جاؤ ہم ان کافرون سے قول کو پورا کرینگے اور انپر فتح پانے کی خدا سے مدد مانگینگے

یہ حضرت نے حذیفہ اور انکے باپ سے فرمایا ف حذیفہ رضؓ سے روایت ہو کہ کفار قریش اور حضرت سے دس برس کی صلح

ہو لی تھی اسی مدت مین مین اور میرا باپ مکے سے مدینے کو چلا کافرون نے ہمکو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو ہم نے کہا

کہ ہم مدینے جاتے ہین کافرون نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا چاہتے ہو تم ہم سے خدا کا قول کرو کہ ہم مدینے جا کر پلٹ آوینگے

اور پیغمبر کے ساتھ ہوکر نہ لڑینگے ہمنے ان سے اسی طرح عہد کیا اور حضرت سے اسکی خبر کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم

1887 ہوا کہ قول پورا کرنا ضرور ہو اگرچہ کافرون سے کیا ہو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى

مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے

فرمایا کہ نظر کیا کرو انکو جو تمسے کمتر ہین اور نہ دیکھا کرو انکو جو تمسے اونچے ہین اسواسطے کہ یہ تمھارے حق مین بہتر ہو کہ نہ حقیر جانوگے

خدا کی نعمت کو جو تمپر ہو ف یعنے جو لوگ تمسے مال اور صورت اور تندرستی اور ریاست مین کمتر ہون انکو خیال کیا کرو تاکہ

خدا کا شکر تمھارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا مین تمسے افضل ہون انکو نہ دیکھا کرو نہین تو ناشکری زبان سے نکلیگی اور

1888 ناحق رنج ہوگا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ

بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چلا جا اپنے

طور پر یہانتک کہ جب تو انکے ڈانڈے پر پہونچے پھر انسے اسلام درخواست کر اور بتلا انکو جو انپر خدا کا حق واجب ہو دین

اسلام مین یعنی کلمہ اور شریعت کے احکام ف جب حضرت نے علی مرتضیٰ کو فتح خیبر کیواسطے بھیجا تب یہ حدیث فرمائی ۔

1889 ق عُمَرُ اَوْفِ بِنَذْرِكَ قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ

اَعْتَكِفَ لَيْلَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی

نذر کو پورا کر یہ حضرت نے عمر فاروق رضؓ سے فرمایا جبکہ انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ مین نے کفر مین نذر مانی تھی کہ مین

ایک رات اعتکاف کرونگا اور دوسری روایت یون ہو کہ مسجد الحرام یعنی بیت اللہ مین اعتکاف کرونگا ف ب

1890 معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہو بشرطیکہ خلاف شرع نہو ق اَنَسٌ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ بخاری اور مسلم

مین انس رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ شادی کا کھانا کر اگرچہ ایک ہی بکری کا سہی ف عبد الرحمن بن عوف کے

زردی لگی تھی حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا ہو انھون نے کہا کہ مین نے نکاح کیا ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر

میسر ہو تو ایک ہی بکری مین ولیمہ ہو سکتا ہو ﴿ عائشۃ اُھجوا قریشًا فانّہ اشدّ علیہا من رشق النبل
عائشہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر مارنے سے بھی سخت تر ہو
ف یہ حضرت نے شاعر صحابہ سے فرمایا جیسے حسان اور عبداللہ بن رواحہ ﴿ البراء بن عازب اُھجُھم او ھاجِھم
۱۲ وجبریل معک قال لحسان بن ثابت بخاری اور مسلم مین برار بن عازب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
ہجو کر کفار قریش کی اور جبریل تیرے ساتھ ہو یعنی اُنکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے
فرمایا ﴿ ابن عمر بادِروا الصبح بالوتر مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ فجر سے آگے وتر پڑھ لیا
۱۸۹۳ کرو ف یعنی صبح صادق سے پہلے اور جب صبح نمود ہوئی تو وتر کا وقت نہ رہا لیکن قضا پڑھنا درست ہو ﴿ ابو ہریرۃ بادِروا
۱۸۹۴ بالاعمال فتنًا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنًا ویمسی کافرًا ویمسی مؤمنًا ویصبح کافرًا یبیع دینہ
بعرض من الدنیا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کر لو فسادون سے
پہلے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنی اندھا دھند زمانہ ہو جاویگا حق باطل کی تمیز نرہیگی صبح
کیوقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہو جاویگا اپنے دین کو بیچیگا دنیا
کے مال سے ف اس حدیث مین اُن فسادون کی خبر ہو جو یزید اور سلطنت مروانیہ مین واقع ہوئے اس حدیث مین
ارشاد ہو کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہو سکین سو کر لیوے ﴿ ابو ہریرۃ بادِروا
۱۸۹۵ العمل ستًا الدجال والدخان ودابۃ الارض وطلوع الشمس من مغربہا وامر العامۃ وخویصۃ
احدکم مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کر لو نیک عمل کو چھ چیز سے پہلے ایک دجال دوسرے
دھوان تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچوین قیامت جو سارے عالم کو گھیر لیگی چھٹے اپنی موت
جو اپنی ذات کو خاص ہو ف یعنی آثار قیامت اور اپنی موت سے پہلے جو کرنا ہو سو کر لو قیامت سے پہلے سارے عالم
مین دھوان ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلیگا ﴿ ابو ذر بشّر الکانزین بکیّ فی ظہورہم یخرج من
۱۸۹۶ جنوبہم وبکیّ من قبل اقفائہم یخرج من جباہہم ﴿ ویروی بشّر الکانزین برضف یحمی علیہ فی نار جہنم
فیوضع علی حلمۃ ثدی احدہم حتی یخرج من نغض کتفیہ ویوضع علی نغض کتفہ حتی یخرج من
حلمۃ ثدییہ یتزلزل مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو داغنے
کی اُنکی پیٹھون مین داغا جاویگا پسلیون سے نکلیگا اور اُنکی گدیون کیطرف سے داغا جاویگا اُنکے متھون سے نکلیگا بخاری و
مسلم مین دوسری روایت یون ہو کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو گرم پتھر کی جو دوزخ کی آگ مین خوب گرم کیا جاویگا
پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاویگا یہانتک کہ مونڈھے کی اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا اور مالدار کے مونڈھے
کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاویگا یہانتک کہ اُسکی دونون چھاتیون کی نوک سے نکل جاویگا اور بخیل تھر تھرا دیگا ف
یہ عذاب مالدار بخیل زکوۃ نہ دینے والے پر ہوگا ﴿ عبداللہ بن عمرو بلّغوا عنّی ولو آیۃ وحدّثوا عن بنی اسرائیل
۱۸۹۷ ولا حرج بخاری مین عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پہونچاؤ لوگون کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی

[illegible] بنی اسرائیل سے باتین سنکر نقل کرو ہمین کچھ مضائقہ نہین ف یعنے لوگون کو شریعت محمدی سکھلانا واجب ہی
اگر کچھ یاد ہو تو ایک قرآن کی آیت ہی تعلیم کرے ابتداے اسلام مین بنی اسرائیل کی کتابون کے دیکھنے سے حضرت نے
منع کیا تھا اسواسطے کہ انکی روایات پر اعتماد نہین مبادا کہ مسلمون کے اعتقاد بگڑ جاوین پھر جب دلون مین اسلام کا عقیدہ منضبط
ہوگیا اور دین حق پر یقین کامل حاصل ہوچکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت دی کہ ان باتون کی اور تائید
ہو لیکن یہ بات ضرور ہی کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہون انکو خرافات جاننا چاہیے ہیں
۱۸۹۸ ع ابن عمر تَحَرَّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تلاش
۱۸۹۹ کرو شب قدر کو پچھلی سات راتون مین ف یعنے رمضان کے عشرۂ اخیرہ مین ع عائشة تَحَرَّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ
الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی
۱۹۰۰ پچھلی دس راتون مین ف یعنے طاق راتون مین ع ابن عمر تَحَيَّنُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ أَوْ
قَالَ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتون
۱۹۰۱ مین یا یون فرمایا کہ پچھلی سات راتون مین ق ابن مسعود تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود
۱۹۰۲ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحر کھانے مین برکت ہی یعنی ثواب اور قوت صوم ق حارثة
بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ تَصَدَّقُوا فَيُوشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِي بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الَّذِي أُعْطِيَهَا لَوْ جِئْتَنَا بِهَا بِالْأَمْسِ
قَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہب سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ صدقہ دو اور خیرات کرو قریب ہی کہ مرد اپنا صدقہ لیجاویگا تو فقیر کہیگا کہ اگر تو اسکو کل لاتا تو مین اسکو قبول کرتا
اور اب تو مجکو اسکی حاجت نہین تو نہ پاویگا کسی کو جو صدقہ قبول کرے ف امام مہدی کیوقت مین مال کی کثرت ہوگی سب
لوگ مالدار ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو صدقہ لے سو فرمایا کہ اسوقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاجون کو دو ق
۱۹۰۳ ابو موسى تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا بخاری اور مسلم
مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا کرو اس قرآن کو سو قسم ہی اسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ البتہ
قرآن زیادہ چھوٹ جانے والا ہی اُن اونٹون سے جو اپنی رسیون مین بندھے نہین ف اونٹ جہان اپنی رسی سے
چھوٹا بہاگ گیا اسی طرح جب حافظ قرآن سے دور رہا بھولا اسواسطے حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور رہا جاوے تاکہ
۱۹۰۴ قابو مین بنا رہے ق ابو هريرة تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ
الْأَعْدَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے
۱۹۰۵ ملنے سے اور تقدیر کی برائی سے اور دشمنون کی خوشنودی سے ف بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا ہو اور اولاد بہت ع اغر مزنی
تُوبُوا إِلَى اللهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
توبہ کیا کرو خدا کی جناب مین اسواسطے کہ مین خدا کی جناب مین توبہ کرتا ہون ہر روز سو بار ف یعنے جب پیغمبر معصوم ہر روز سو بار
۱۹۰۶ توبہ کرے تو اورون کو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہی ق ابن عمر تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ

بن عمر رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کر اور اپنے آلت کو دھو ڈال پھر سو رہا کر ف حضرت عمر نے
کہا کہ رات کو غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسوقت غسل نہو سکے تو نجاست
کو دھو کر وضو کر کے [illegible] تا کہ روح کو صفائی حاصل ہو جاوے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةُ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ مسلم مین
1900 ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کرو آگ کی پکی چیز سے ف یہ حدیث منسوخ ہو اول
یہی حکم تھا اب اسپر عمل نہین اسواسطے کہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے بکری کا پختہ گوشت کھایا اور پہلے وضو
سے نماز پڑھی بعد کھانے کے وضو نکیا ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحَى مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ خوب کترا ؤ مونچھون کو اور رکھو داڑھیون کو ف مونچھ کترانا اور داڑھی رکھنا واجب ہی اور مونچھ نکترانا
داڑھی مونڈانا یا نہایت کترانا کبیرہ گناہ ہی مسلمانون کو خدا توفیق خیر دے ھ اِبْنُ عَبَّاسٍ حُجِّيْ عَنْهَا اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى
اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَةً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اِقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہو کہ حضرت
نے ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ماں کیطرف سے بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اُسنے کہا ہان حضرت نے
فرمایا کہ خدا کا قرض ادا کرو اسواسطے کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنے کے لائق ہو ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری مانے
حج کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کیے مرگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف امام اعظم رضہ کے نزدیک اگر میت کا مال ہو اور
اُسنے حج کی وصیت کی ہو تو وارث پر حج کروانا اُسکی طرف سے واجب ہو اور اگر مال نہو یا میت نے وصیت نکی ہو تو مستحب ہی
ھ عَائِشَةُ حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ قَالَهُ لِضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ لَمَّا اَرَادَتْ اَنْ
1910 تَحُجَّ وَكَانَتْ وَجِعَةً بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حج کر اور شرط کرلے اور یون کہہ
الٰہی جہان تو مجکو روک دیو یگا یعنی جہان بیماری غالب ہو جاویگی وہین مین احرام اُتار دونگی یہ حضرت نے ضباعہ زبیر کی بیٹی
سے فرمایا جبکہ اُسنے حج کرنے کا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی ف جب احرام باندھ کے حج کو جاوے اور راہ مین بیمار ہو جاوے
یا دشمن کے خوف سے نجا سکے تو احرام اُتار دے اور دوسرے سال حج کو قضا کرے ھ عَائِشَةُ حَوِّلِيْ هٰذَا فَاِنِّيْ كُلَّمَا
11 دَخَلْتُ فَرَاَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا يَعْنِيْ سِتْرًا كَانَ فِيْهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ قَالَهُ لَهَا مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت
ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ پردہ اُتار ڈال اسواسطے کہ جب مین اندر آتا ہون اور اُسکو دیکھتا ہون تو دنیا یاد پڑتی ہو مراد وہ پردہ
ہو جسمین چڑیون کی تصویرین تھین یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضہ سے فرمایا ف یہ پردہ اس وقت مین تھا جب تصویر رکھنا
حرام نتھا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ سَالِمٌ
1912 هُوَ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لو قرآن کو یعنی چار شخصون سے
سیکھو عبد اللہ بن مسعود رضہ سے اور سالم رضہ سے اور معاذ رضہ سے اور ابی بن کعب رضہ سے سالم وے جو ابو حذیفہ کے آزاد غلام اور متبنی تھے
ف حضرت کیوقت مین یہ چارون صحاب قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے حضرت نے اُنکی استادی سند کر دی تا کہ
لوگ اُنسے سیکھین ھ عُبَادَةُ بْنُ [illegible] مِتْ خُذُوْا عَنِّيْ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ
1913 وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ مسلم مین عبادہ بن صامت سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سیکھو

نے ارشاد کیا کہ سمجھو خدا نے ان عورتوں کی راہ کردی کواری کو کواری کے ساتھ سو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھ سو کوڑے اور سنگساری ف قرآن مین اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتوں کو قید کرو یہانتک کہ مرجاوین یا اُنکے مقدمے مین خدا کچھ راہ نکالے پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو حضرت نے فرمائی امام شافعی کے اور امام احمد کے مذہب مین یہی ہو کہ اگر کوارا مرد یا کواری عورت حرام کاری کرے تو اُسکی حد یہ ہی کہ کوڑے لگایا جاوے اور شہر بدر بھی کیجیا اور امام اعظم کے نزدیک کواری کی حد صرف سو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہو کوڑون کے ساتھ شہر بدر کرنا اور سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہین جمع کرنا دو سزاؤن کا اُنکے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہی اسواسطے کہ حضرت نے کئی شخصون کو سنگسار کیا اور حالانکہ اُنکو کوڑے نہین مارے

۱۹۱۴ عن عمران بن حصین خذوا ما علیھا ودعوھا فانھا ملعونۃ مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اُتار لو جو کہ اُس اونٹنی پر ہو اور اُسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہو ف حضرت سفر مین تھے لعنت کی لفظ سُنی پوچھا کہ یہ کیا ہو لوگون نے کہا کہ فلانی عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب وہ لعنتی ٹھہری تو اسپر چڑھنا کیا ضرور اسپر سے اسکا اسباب اُتار لو اور اُسکو چھوڑ دو اس کلام سے حضرت نے اس عورت کو جھڑکی دی تاکہ دوسری بار پھر ایسی حرکت نہ کرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہین

۱۹۱۵ عن ابو سعید خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلک یعنی صاالمتصدق به علی المصاب فی ثمار ابتاعھا فلم یبلغ ذلک وفاء دینه قاله لغرمائه مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے لو جو تمنے پایا اور اسکے سواے کچھ تمکو نہ ملیگا ف ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل لوگون سے بیچے اور قیمت لی پھر پھلون پر کوئی آفت پڑی کہ نکمے ہو گئے مول لینے والون نے اپنے مال کا دعوی کیا حضرت نے اصحاب سے کہا کہ اُسکو خیرات دو کہ اپنا قرض ادا کرے اصحاب نے خیرات دی لیکن اتنی خیرات نہ تھی جس سے تمام قرض ادا ہو تب حضرت نے قرض خواہون سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہو کہ محتاج قرضدار کیطرف سے کچھ قرض دلوا کے باقی قرض کو معاف کرا دیوے

۱۹۱۶ ق عائشۃ خذوا من الاعمال ما تطیقون فان الله لا یمل حتی تملوا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک عمل اتنے کرو جتنے تمسے ہو سکین اسواسطے کہ خدا ثواب دینے سے نہین اُداس ہوتا جبتک تم عمل کرنے سے نہ اُداس ہو ف یعنی عبادت وہی بہتر جو ہمیشہ ہو سکے جس سے دل نہ اُداس ہو

۱۹۱۷ ق زید بن خالد خذھا فانما ھی لک او لاخیک او للذئب یعنی ضالۃ الغنم بخاری اور مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہو کہ حضرت نے بھولی بھٹکی بکری کے حق مین فرمایا کہ لے اُسکو سو وہ تیرے واسطے ہی یا کسی اور تیرے بھائی کیواسطے ہی یا بھیڑیے کیواسطے ہی ف یعنی اگر تو اُسکو نہ پکڑیگا تو اور کوئی آدمی لیویگا اور اگر کوئی نہ لیویگا تو بھیڑیا کھا جاویگا

۱۹۱۸ ق جابر خذ یا جابر فصب علی وقل بسم الله یعنی ماء کان فی غزالۃ الانصاری بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے اے جابر اور پانی ڈال مجھپر اور بسم الله کہہ مراد وہ پانی ہی جو انصاری کی مشک مین تھا

۱۹۱۹ ق عائشۃ خذی فرصۃ من مسک فتطھری بھا بخاری اور

مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لے ٹکڑا کپڑے کا مشک سے آلودہ پھر اُس سے پاکی حاصل کر
ف ایک عورت نے پوچھا کہ یا حضرت مین حیض سے کے بعد کسطرح طہارت کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد لتے
مین مشک لگا کر رکھ لیا کر یعنی تاکہ خون کی بدبو دفع ہو ق عَائِشَةُ خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ
وَيَكْفِي وَلَدَكِ وَيُرْوَى خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ قَالَهُ لِهِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ امْرَأَةِ أَبِي سُفْيَانَ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا لے لیا کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق جتنا تجکو
اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرت نے ہندہ عتبہ کی بیٹی سفیان کی جورو سے کہا ف ہندہ نے کہا کہ یا حضرت
سفیان مرد بخیل ہو اتنا خرچ نہین دیتا جو مجکو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر یہ ہو سکتا ہو کہ اُسکی نادانستگی مین بقدر حاجت
لے لون یعنی اسطرح لینا درست ہو یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال سے اگر بقدر
۲۱ حاجت ضروری کے بدون اُسکی اجازت لیوے تو درست ہی سو اسطے کہ اُسکا حق خاوند پر فرض ہو ق اِبْنُ عَبَّاسٍ
دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ وَأُوصِيكُمْ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ
أُجِيزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَأُنْسِيتُهَا هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چھیڑو مجکو جسمین کہ مین ہون بہتر ہو اور مین تمکو تین چیز کی وصیت کرتا
ہون نکال دیجیو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام دیا کرنا ایلچیون کو جسطرح مین اُنکو انعام دیتا تھا راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے
حضرت نے سکوت کیا یا کہ اُسکو فرمایا مگر مین بھول گیا یہ قول ہی سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہو ف اسکا پورا
قصہ حدیث قرطاس مین اسی باب مین ہو چکا خ اَبُو هُرَيْرَةَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُؤَالُهُمْ
وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ
بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے سوال کرنا چھوڑ دو جبتک کہ تمکو چھوڑ دون اور نہ بتلاؤن سوائے اگلی
امتون کو تو اُنکے سوال اور اختلاف ہی نے خارت کیا کہ اپنے پیغمبرون پر اختلاف کرتے تھے سو جبکہ مین تمکو کسی چیز سے منع کرون
تو اُس سے بچا کرو اور جبکہ مین کسی چیز کرنے کا حکم کرون تو اُسکو کیا کرو جتنا کہ تمسے ہو سکے ف حضرت نے خطبہ پڑھا
اور فرمایا کہ اے لوگو تمپر حج فرض ہوا سو تم حج کو ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی حضرت چپ رہے
یہانتک کہ اُسنے تین بار پوچھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تمسے کبھی نہو سکتا پھر
یہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نہ کیا کرو جو تمھارے حق مین بہتر ہی اُسکو مین خود بیان کر دیتا ہون تمکو اتنی کاوش کرنا کیا
۲۳ ضرور ہو ق جَابِرٌ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ يَعْنِي دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ أَيْ قَوْلَ الْأَنْصَارِيِّ حِينَ كَسَعَهُ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ
بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اس بات کو کہ وہ بات تو گندی ہی ف حضرت سفر مین تھے
ایک انصاری اور مہاجر مین کچھ گفتگو ہو گئی مہاجر نے انصاری کے چوتڑ پر لات ماری انصاری نے چیخ ماری کہ اے انصار لو
دوڑو اور مہاجر نے اسی طرح مہاجرین کو بلایا دونون طرف کے لوگ جمع ہو گئے حضرت نے یہ شور سنکر فرمایا کہ یہ کفر کا
یعنی گنوار پن کا کسواسطے ہوا اصحاب نے اُن دونون شخصون کا حال عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

النَّمَا بُلِيْتُمْ بِمَا كَانَ ... وَارَيْقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِيْنَ

بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اُسکو اور اُسکے پیشاب پر چھوڑ دو ایک ڈول پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا
بہا دو اسواسطے کہ تم بھیجے گئے آسانی کرنے والے اور نہین بھیجے گئے سختی کرنے والے ف ایک گنوار نے حضرت کی مسجد مین پیشاب
کر دیا اصحاب نے اُسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اُسکو بلا کر کہا مسجد عبادت کا مقام ہی یہان پیشاب
کرنا مناسب نہین معلوم ہوا کہ نادان کے قصور پر سختی کرنا نہ چاہیے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے
191 سے دور ہو جاتی ہی ق اِبْنُ عُمَرَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَهُ لِرَجُلٍ كَانَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اُسکو نہ چھیڑ اسواسطے کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہی یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا
جو اپنے بھائی کو نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم نہ کیا کر ف یعنے حیا صفت ایمانی ہی ہر حالت مین بہتر ہی اور بے حیائی ہر طرح معیوب
19 ہی ق اَبُوْ سَعِيْدٍ دَعْهُ فَاِنَّ لَهُ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَؤُنَ
الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ اِلٰى نَصْلِهِ
فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ
ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ
ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ وَيُرْوٰى عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ
بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکو چھوڑ اور دور کر سو مقرر اُسکے چند ساتھی ہونگے کہ تم مین سے ہر ایک
آدمی اپنی نماز کو انکی نماز کے ساتھ حقیر جانیگا اور اپنے روزے کو انکے روزے کے ساتھ ناچیز سمجھیگا وے لوگ قرآن پڑھینگے اُنکے
گلے کی ہنسلیون سے نیچے نہ اُتریگا یعنی دل مین قرآن کا کچھ اثر نہو گا وے لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے جانور کے تیر رہتا ہی
اُسکی گانسی کو دیکھے تو کچھ خون کا اثر نہ پاوے پھر اُسکی باڑھ کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے پھر اُس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے پھر
تیر کے پر کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے تیر پار نکل گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار ہوئے تیر مین جانور کا کچھ اثر نہین لگا رہتا
اسی طرح اُس قوم مین اسلام کا کچھ اثر نہ باقی رہیگا اس قوم کی پہچان یہ ہی کہ انمین ایک سیاہ مرد ہوگا جسکی ایک بازو جیسے عورت کی
چھاتی یا جیسے گوشت کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کریگا آدمیون کے عمدہ گروہ پر خروج کرینگے یعنی علی مرتضیٰؓ سے باغی ہونگے اور دوسری
روایت یون ہی کہ وے لوگ اختلاف اور پھوٹ کے زمانے مین ظاہر ہونگے ف حضرت نے کچھ مال تقسیم کیا ایک شخص جسکا ذوالخویصرہ
نام تھا اُسنے حضرت سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو عمر فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس کافر کو مار ڈالون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور خارجی قوم کی خبر دی علی مرتضیٰؓ نے اُس قوم کو قتل کیا اس حدیث مین جس نشانی کا مرد حضرت نے فرمایا تھا
11 اُسی نشان کا آدمی اُس قوم مین موجود تھا باقی قصہ اس حدیث کا دوسرے باب مین ہی ق جابرٌ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ
اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ قَالَهُ لِعُمَرَ حِيْنَ قَالَ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ
بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکو چھوڑ اور مت مار کہ لوگ گفتگو نہ کرین کہ محمد اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہی
یہ حضرت نے عمر فاروق سے فرمایا جبکہ عمر نے حضرت سے کہا کہ مجکو حکم ہو تو مین اس منافق کی گردن مارون سیلے عبداللہ

بن اُبَیّ کی ف مدینے مین عبداللہ بن اُبَیّ بڑا منافق تھا اُسنے حضرت کی خدمت مین بے ادبی
کی اُسکے بیٹے نے اُسکے قتل کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی لوگ حقیقت حال نہ سمجھینگے مجکو سفاک اور خونریز
کے مسلمان ہونے سے وحشت کرینگے سبحان اللہ حضرت مین کیا حکمت اور حلم تھا ق اَلْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ دَعْهُمَا فَاِنِّیْ اَدْخَلْتُهُمَا
طَاهِرَتَیْنِ یَعْنِی الْخُفَّیْنِ لہ بخاری و مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ انکو رہنے دے اور مت اُتار ۸
اسواسطے کہ مین نے پاک پہنے ہین یعنی دونون موزے کو یہ حضرت نے مغیرہؓ سے فرمایا ف مغیرہؓ سے روایت ہی کہ مین سفر مین
حضرت کے ساتھ تھا حضرت نے فرمایا کہ تیرے پاس پانی ہی مین نے کہا کہ ہان پھر سواری سے اُترے مین نے پانی ڈالا
حضرت نے وضو کیا مُنھ اور ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا حضرت موزے پہنے تھے مین جھکا کہ موزے اُتارون تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُتارنے کی کچھ حاجت نہین مین نے وضو کرکے انکو پہنا تھا م عَائِشَةُ دَعِیْهَا وَهَلْ یَکُوْنُ الشَّبَهُ اِلَّا مِنْ
قَبْلِ ذٰلِكَ وَاِذَا عَلَا مَاؤُهَا مَاءَ الرَّجُلِ اَشْبَهَ الرَّجُلُ اَخْوَالَهٗ وَاِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَهَا اَشْبَهَ اَعْمَامَهٗ مسلم مین ۹۲۹
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس سے تکرار مت کر اور مشابہت نہین ہوتی مگر اسی کے سبب سے اور جب غالب
ہوئی عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنے ماموؤن کے مشابہ ہوتا ہی اور اگر مرد کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ
ہوتا ہی اپنے چچون سے ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر عورت کو احتلام ہو اور منی کا پانی دیکھے
تو غسل کرے حضرت نے فرمایا کہ ہان غسل کرے حضرت عائشہ نے اُس عورت سے کہا تیرا بُرا ہو کیا عورت کو بھی احتلام
ہوتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر عورت کی منی نہوتی تو لڑکا ماموؤن کی صورت سے کسطرح مشابہ ہوتا م سَلَمَةُ
بْنُ الْاَکْوَعِ اِرْمُوْا بَنِیْ اِسْمٰعِیْلَ فَاِنَّ اَبَاکُمْ کَانَ رَامِیًا بخاری مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ تیراندازی سیکھو اے اسمعیل کی اولاد اسواسطے کہ تمھارا باپ تیرانداز تھا ف چند انصار تیراندازی کرتے تھے تب حضرت نے ۲۰
یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھ ہین تو دوسری قوم نے تیراندازی موقوف کی حضرت نے فرمایا کہ تم کیون
نہین تیراندازی کرتے انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگاوین اور آپ تو اُس قوم کے ساتھ ہین اور ہمارے ساتھ
نہین حضرت نے فرمایا کہ تیر لگاؤ مین تم سب کے ساتھ ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمعیل کی اولاد ہین
تیراندازی کی اسواسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا وسیلہ ہی ق جَابِرٌ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا عبد الرحمن نام رکھ ف جابرؓ سے روایت ہی کہ ہماری قوم مین ایک ۱۹۲۱
شخص کے بیٹا پیدا ہوا اُسنے قاسم نام رکھا پھر اُسنے حضرت کو خبر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق عُمَرُ بْنُ
اَبِیْ سَلَمَةَ سَمِّ اللّٰهَ وَکُلْ بِیَمِیْنِكَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْكَ بخاری اور مسلم مین عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور اسطرف سے کھا جو تیرے قریب ہو ف عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہی ۱۹۲۲
کہ مین لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف سے کھاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
لڑکون کو ادب سکھلانا سنت ہی ق اَنَسٌ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور کنیت مت رکھو میری کنیت کو ف کنیت اُسکو کہتے ہین جو باپ کی لقب ہو جیسے

فالقاسم ... ابوالحسن حضرت کی کنیت ابوالقاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکھو ابوالقاسم انکو نہ کہو متاع میں
نے حدیث ... حضرت بازار مین تھے ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم حضرت اسکی طرف متوجہ ہوئے اُسنے کہا یا حضرت مین نے
آپ کو نہین پکارا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کے نام اور کنیت رکھنے مین علما کے بہت قول ہین لیکن صحیح قول
یہی ہی کہ حضرت کا نام رکھنا تو درست ہی لیکن کسی کو ابوالقاسم کہنا بہتر نہین چنانچہ اسکا مفصل بیان سفر السعادۃ مین موجود ہی
قَالَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفون کو اسواسطے کہ صفون کو برابر کرنا نماز کا کمال ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ سِيْرُوْا هٰذَا
جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ مسلم مین ابوہریرہ رضی
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چلو یہ جمدان پہاڑ ہی بڑھ گئے آگے صحابہ نے کہا یا حضرت آگے کون ہین حضرت نے فرمایا کہ
خدا کی بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتین ہین ف حضرت مکے کی راہ مین چلے جاتے تھے وہان ایک پہاڑ نمودار ہوا جسکا جمدان
نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہین یعنی جیسے یہ پہاڑ تنہا ہی اسی طرح خدا کی یاد کرنے
والے بھی انکی یاد مین تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے ہین ترمذی مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے لوگ وے ہین جو
خدا کی یاد پر حریص اور خدا ہین یاد آلہی انکے گناہون کے بوجھ کو اتار ڈالیگی سو وے لوگ قیامت مین ہلکے پھلکے آوینگے
192 عَلِيٍّ شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ يَعْنِيْ ثَوْبَ حَرِيْرٍ أَهْدَاهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أُكَيْدِرُ دُوْمَةَ
قَالَهٗ لَهٗ وَالْفَوَاطِمُ أَحَدُهُنَّ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَالثَّانِيَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ أُمُّ عَلِيٍّ وَالثَّالِثَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ حَمْزَةَ
مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس ریشمی کپڑے کو پھاڑ اور اوڑھنیان بنا کر ان عورتون مین تقسیم کر
جنکا فاطمہ نام ہی مراد وہ ریشمی کپڑا ہی جو اکیدر دومہ کے بادشاہ نے حضرت کو تحفہ بھیجا تھا یہ حضرت نے علی مرتضی سے فرمایا
اور فاطمہ کے نام کی تین عورتین تھین ایک تو فاطمہ زہرا اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی مرتضی کی ما تیسری فاطمہ میر حمزہ کی بیٹی
191 ف ہر چند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہی لیکن اگر کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور عورتون کو حوالہ کرے کہ انکو حلال ہی عمرو
بْنُ عَبَسَةَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ
بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ
بِالرُّمْحِ ثُمَّ اقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّهٗ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ
حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِيْنَئِذٍ
يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ مسلم مین عمرو بن عبسہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر نماز کو موقوف کر جبکہ آفتاب نکلے یہانتک
کہ اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جبکہ نکلتا ہی تو شیطان کے دونون سینگون کے اندر نکلتا ہی اور اُسوقت کافر آفتاب
کو سجدہ کرتے ہین پھر جب آفتاب بلند ہو تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اُسوقت نماز مین عباد ت واسطے موجود اور حاضر ہوتے
ہین یہانتک کہ سایہ نیزے کے ساتھ قائم ہو جاوے یعنے دوپہر ہوا اور زمین پر سایہ نہ رہے پھر اُسوقت نماز موقوف کر
اسواسطے کہ اُسوقت دوزخ بھڑکائی جاتی ہی پھر جب سایہ دوپہر کا ڈھلے اور پھرنے چلے (نماز پڑھ اسواسطے کہ اُسوقت

19 ... بخاری ... یہ حضرت

عبادت ونسے نماز مین موجود اور حاضر ہوتے ہین یہانتک کہ عصر کی نماز سے پہو فراغت ہووے پہر نماز
یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونون سینگون کے اندر ڈوبتا ہی اور اُسوا
سجدہ کرتے ہین ف عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہی کہ حضرت مدینے مین تشریف لائے تو مین نے حضرت سے نماز کیوقت
پوچھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر وقت نماز پڑھنا درست ہی لیکن تین وقت درست نہین طلوع غروب کیوقت تو
اسواسطے منع ہی کہ اُسوقت آفتاب کو کافر سجدہ کرتے ہین تو مسلمانون کو اُنکی مشابہت نہ چاہیے اور دوپہر کو دوزخ بھڑکائی جاتی
ہی جلال کا وقت ہی ع عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ قَالَهُ لَهُ
بخاری مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو کھڑے ہوکر اور اگر تجھے نہو سکے تو بیٹھکے پڑھ سو اگر بیٹھکے
بھی نہو سکے تو لیٹکے پڑھو یہ حضرت نے عمران سے فرمایا ف عمران سے روایت ہی کہ مجکو بواسیر کی بیماری تھی مین نے
حضرت سے اسکا مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا درست ہی خواہ کھڑے خواہ بیٹھے
خواہ لیٹے ق عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ
كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو ۳۹
مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرت نے تیسری بار مین فرمایا کہ جو چاہے نماز پڑھے یہ اس خوف سے فرمایا کہ لوگ اُسکو
سنت مؤکدہ نہ جانین ف لوگون نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
ہر چند مغرب سے پہلے نماز درست ہی لیکن تاکید اور التزام نہ چاہیے کہ ادائے فرض مین تاخیر ہوگی ق خَبَّابُ بْنُ الْأَرَتِّ ضَعُوهَا
مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ يَعْنِي مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ حِيْنَ اسْتُشْهِدَ بِأُحُدٍ بخاری اور مسلم مین خباب ۴۰
بن ارت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس کملی کو اُسکے سر کیطرف ڈالو اور اُسکے دونون پانوٴن پر گھاس رکھو یعنی مصعب
بن عمیر کے جبکہ وے جنگ احد مین شہید ہوئے ف جبکہ مصعب شہید ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور کملی بھی
ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پانوٴن کھلتے تھے اور اگر پانوٴن پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ جب کچھ میسر نہووے تو کفن مین ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہی ع سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ
قَالَهُ لَهُ يَعْنِي سَيْفًا اسْتَوْهَبَهُ مِنَ الْغَنَائِمِ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکو رکھدے ۴۱
جہان سے تونے اُسکو لیا ہی ف غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اُٹھائی اور حضرت سے مانگی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی غنیمت کے مال مین سب غازیون کا حق ہی بے تقسیم تجکو کیونکر ملے ع عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ ضَعْ يَدَكَ
عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ قَالَهُ لَهُ ۴۲
مسلم مین عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ وہان اپنا ہاتھ رکھو جہان تیرے بدن مین درد
ہوتا ہی اور بسم اللہ تین بار کہہ اور سات بار کہہ اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی اور اُسکی قدرت
کی اُس چیز کے شر سے جسکا مجکو غم اور خوف ہی ف مصابیح مین عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہی کہ مین نے اپنے درد اور بیماری
کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے یہ دعا فرمائی مین نے اُسپر عمل کیا مجکو شفا حاصل ہوئی ق أُمِّ سَلَمَةَ طُو... کار

فی ... وَاَنْتِ رَاکِبَۃٌ فَقَالَ لَهَا لَمَّا قَالَتْ اِنِّیْ اَشْتَکِیْ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
... کہ لوگون کے پیچھے سوار ہو کر حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا جبکہ اُنھون نے کہا تھا کہ مین بیمار ہون ف معلوم
ہوا کہ حج مین بیمار کو سوار ہو کر طواف کرنا درست ہو م ابوہریرۃ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ مسلم مین ابوہریرۃؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ پناہ مانگو خدا کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا
کی زندگی اور موت کے فتنے اور فساد سے م جابر غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِی السَّنَۃِ لَیْلَۃً یَنْزِلُ فِیْهَا وَبَاءٌ
لَا یَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَیْسَ عَلَیْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَیْسَ عَلَیْهِ وِکَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِیْهِ مِنْ ذٰلِکَ الْوَبَاءِ قَالَ اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ
فَالْاَعَاجِمُ عِنْدَنَا یَتَّقُوْنَ ذٰلِکَ فِیْ کَانُوْنِ الْاَوَّلِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکھا کرو برتن
کو اور دہانہ باندھا کرو مشک کا اسواسطے کہ تمام سال مین ایک ایسی رات ہی کہ اُسمین وبا اُترتی ہی جس برتن اور مشک کو کھلا پاتی ہی
اُسکے اندر وبا گھس جاتی ہی لیث بن سعد مصر کے محدث نے کہا کہ عجم کے لوگ ہمارے پاس ہین کانون اول مین اُسکا بچاؤ
کرتے ہین ف کانون اول رومی مہینا ہی خریف کی آخر فصل مین ہوتا ہی خلاصہ مطلب یہ کہ حدیث مین اُس رات کو
معین نہین فرمایا کہ کب ہوتی ہی لیکن عجم کے لوگ کانون اول مین جانتے ہین شاید یون ہی ہو کہ اُس فصل مین ہوا بگڑ جاتی ہی
١٩ لیکن ایسا یقین نہین تو بہتر یون کہ ہر رات بند رکھنا چاہیے م جابر غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا الْاَسْقِیَۃَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ
وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَحُلُّ سِقَاءً وَلَا یَفْتَحُ بَابًا وَلَا یَکْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ اِلَّا اَنْ یَعْرُضَ عَلٰی
اِنَائِهٖ عُوْدًا وَیَذْکُرَ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْهِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَۃَ تُضْرِمُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ بَیْتَهُمْ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکھو برتن کو اور مُنھ باندھو مشکون کا اور بند کرو دروازے کو اور گل کیا کرو چراغ کو اسواسطے
کہ شیطان مشک اور دروازے اور برتن کو نہین کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نہ پاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھ
دیوے اور بسم اللہ کہے مقرر چوہا گھر والون کو جلا دیتا ہی یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا بتی لیجاتا ہی تو گھر مین اکثر
آگ لگجاتی ہی ف حضرت نے اس حدیث مین آداب سکھلائے کہ بسم اللہ کہکے رات کو یہ کام کرنا چاہیے اسمین بڑے فائدے
ہین م جابر غَیِّرُوْا هٰذَا الشَّیْبَ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو
اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے ف فتح مکہ مین ابو قحافہ صدیق اکبرؓ کے باپ مسلمان ہوئے انکی ڈاڑھی اور سر کے بال
نہایت سفید تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہی لیکن سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہی فقہا
کہتے ہین کہ وسمہ کا خضاب درست ہی اسواسطے کہ بعضے صحابہ کرتے تھے وسمے کے سوائے اور خضاب سیاہ رنگ درست
١٩٢٦ نہین واللہ اعلم خ اَبُوْهُرَیْرَۃَ فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ کَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ لَمْ یَتَّصِلْ سَنَدُهٗ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ بخاری مین
١٩٢٧ ابوہریرۃؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھاگ کوڑھی سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہی بخاری نے اس حدیث کی پوری سند
بیان کی ف اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہی تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہی اسواسطے اُسکی صحبت منع فرمائی خ ...
بخاری ... فُکُّوا الْعَانِیَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ بخاری مین ابوموسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھڑاؤ
یہ حضرت ...

قیدی کو اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خیر و عافیت پوچھو بیمار کی **ف** دشمن سے مظلوم کو چھڑانا قادر پر فرض ہو اور
اور عیادت فرض کفایہ **هر** اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ **قَالَهٗ** لِعَلِيٍّ يَوْمَ خَيْبَرَ
مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قتل کر انکو یہانتک کہ وے گواہی دیں کہ خدا کے سوائے کوئی معبود
برحق نہیں اور محمد خدا کا رسول ہے پھر جب انھوں نے یہ کہا تو بچے لینے خون اور مال بچائے مگر حق بات پر اور حساب انکا
خدا پر ہے یہ حضرت نے علی مرتضیٰؓ سے فرمایا جنگ خیبر کے دن **ف** یعنی جب کافر نے کلمہ پڑھا تو اسکی جان مارنا اور مال لوٹنا
درست نہیں لیکن خون کے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوٰۃ لیجاویگی اور اگر وے اپنی جان اور مال بچانے کیواسطے
کلمہ پڑھ لیوینگے اور دل سے کافر رہینگے تو خدا انسے حساب کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہے **هر** اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا مسلم میں
۱۹۵۱ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو **ف** یعنی عبادت ملکہ ہر چیز میں
افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت میں ایسی کثرت بہتر جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اسکی کچھ تاثیر نہو
هر جُوَيْرِيَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَرِّبِيْهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا يَعْنِيْ عَظْمًا مِّنْ شَاةٍ اُعْطِيَتْهُ
۱۹۵۲ مَوْلَاتُهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مسلم میں حضرت جویریہؓ حضرت کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس گوشت کو
میرے پاس لا اسواسطے کہ زکوٰۃ یا خیرات اپنے مقام کو پہونچ گئی **ف** حضرت نے کھانا مانگا حضرت جویریہؓ نے کہا کہ یا حضرت اسوقت
کچھ حاضر نہیں لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت ملا ہے وہ حاضر ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند زکوٰۃ اور
خیرات ہمکو درست نہ تھی لیکن اول جب محتاج کو ملی اور محتاج نے دوسرے شخص کو دی تو اسکو درست ہوگئی **هر** طَارِقُ بْنُ
۱۹۵۳ اُشَيْمٍ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ قَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْئَلُ رَبِّيْ مسلم میں طارق بن اشیمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ دعا پڑھ کہ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ یعنی الٰہی مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو عافیت اور چین میں رکھ اور مجھکو روزی
دے سو مقرر یے لفظیں تیرے دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہیں یہ حضرت نے اس مرد سے فرمایا جسنے کہا کہ یا رسول اللہ میں
کیونکر کہا کروں جبکہ اپنے رب سے سوال کیا کروں **هر** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
۱۹۵۴ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ
لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ **قَالَهٗ** لِاَعْرَابِيٍّ
جَآءَهٗ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں کہا کر
کہ سوائے خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہیں وہ اکیلا مالک ہے اسکا کوئی شریک نہیں خدا سب سے بزرگ تر بڑائی والا ہے اور سب تعریفیں
بہت سی خوبیاں خدا ہی کیواسطے ہیں پاک ہے خدا جہان کا مالک گناہ سے بچانا نہ بندگی کی طاقت بدون خدا کی مدد کے جو سب پر
غالب حکمت والا ہے اس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہ تو خدا کی تعریفیں ہوئیں پھر مجھکو کیا یعنے میرے فائدے کی چیز کچھ فرمایئے حضرت نے
فرمایا یوں کہا کر کہ الٰہی مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو ٹھیک راہ پر چلا اور مجھکو روزی دے اور مجھکو عافیت میں رکھ راوی کو

اور حضرت نے عافیت کی لفظ فرمائی یا نہیں یہ حضرت نے اس جنگی آدمی سے فرمایا جو حضرت پاس آیا تو اس نے
بعد اسکے بیچ مجھکو کوئی ایسا کلام سکھا دیجیے جسکو مین کہا کرون ۵ حُذَيْفَةُ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَأْتِنَا
بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَہٗ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اُٹھ اے حذیفہ اُس قوم کی ہمارے
1956 پاس خبر لا یہ حضرت نے جنگ خندق کی رات فرمایا ہ حُذَيْفَةُ قُمْ يَا نَوْمَانُ قَالَہٗ صُبْحَةَ لَيْلَةِ الْأَحْزَابِ مسلم مین حذیفہؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُٹھ او سونے والے یہ حضرت نے حذیفہؓ سے فرمایا جنگ خندق کی فجر کو ف جنگ خندق مین
کفار نے کئی دن تک مدینہ گھیرا ایک رات نہایت سرد ہوا چلی لوگ بدحواس ہو گئے تب حضرت نے حذیفہ کو خبر کیواسطے
بھیجا پھر حذیفہ کو اپنا کمل اڑھایا انکو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ جو سکتے
1957 باب مین گذرا خ أَبُو سَعِيدٍ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون درود
پڑھو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہے جیسے تو نے ابراہیم پر مہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے تو نے
1958 برکت کی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر ق أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
بخاری اور مسلم مین ابو حمیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درود کو یون کہا کرو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر اور انکی بیبیون
اور انکی اولاد پر جیسے تو نے مہر کی ابراہیم پر اور برکت کر محمد پر اور انکی بیبیون پر اور انکی اولاد پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم پر بیشک
1959 تو سب خوبیون سراہا بڑائی والا ہے ۵ أُمُّ سَلَمَةَ قُوْلِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهٗ وَأَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً قَالَہٗ لَهَا حِيْنَ
مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہہ کہ الٰہی مجھکو بخش اور اسکو یعنی خاوند
کو اور اسکے بعد مجھکو اسکا نیک بدلا دے یہ حضرت نے حضرت ام سلمہؓ سے فرمایا جبکہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت ام سلمہ کے
اول خاوند یعنی ابو سلمہ کا جب انتقال ہوا تب حضرت نے انکو تعلیم کی حق تعالیٰ نے دعا قبول کی حضرت سے انکا نکاح ہوا ق
1960 أَبُو سَعِيْدٍ قُوْمُوْا إِلٰى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلٰى خَيْرِكُمْ يَعْنِيْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو اپنے سردار کیطرف یا یون
فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کیطرف یعنی سعد بن معاذ کیطرف پھر سعد حضرت پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ یہودی
تیری تجویز پر راضی ہو کر اترے ہین ف بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرت سے انھون نے عہد شکنی کی تھی حضرت نے انکا
قلعہ گھیر لیا تھا وے لوگ اس بات پر راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ جو ہمارے حق مین تجویز کرین سو ہمکو قبول ہے سعد زخمی تھے
حضرت نے انکو مدینہ سے بلایا جب وے آئے تب حضرت نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے انکے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ
اس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتین اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے بعضے علماء نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بزرگ
اہل کی تعظیم کیواسطے قیام کرنا درست ہے اور بعضون نے جواب دیا ہے کہ یہ قیام تعظیم کیواسطے نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے انکے
اتارنے کیواسطے حضرت نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ اٹھو ا دوسرے کیواسطے نہ قیام کیا کرو

جیسے عجم کے لوگ کرتے ہین اور بعضے علما نے فرمایا ہی کہ قیام افراط تعظیم کیواسطے مکروہ ہی اور اہل علم
درست ہی ق انس قُومُوا اِلَی الْجَنَّۃِ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَہٗ حِیْنَ دَنَا الْمُشْرِکُوْنَ یَوْمَ بَدْرٍ مسلم
مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُٹھو اُس بہشت کیطرف جسکا پھیلاؤ آسمان اور زمین کے برابر ہی یہ حضرت نے
اسوقت فرمایا جسوقت جنگ بدر مین مشرک نزدیک آگئے ف یعنی اُنکو قتل کرو اسواسطے کہ انکا قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہی کہ
انکا عوض بہشت ہی ق ابن عباس قُومُوْا عَنِّیْ وَلَا یَنْبَغِیْ عِنْدِیْ التَّنَازُعُ وَیُرْوٰی عِنْدَ نَبِیٍّ تَنَازُعٌ بخاری اور
مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُٹھو میرے پاس سے اور لائق نہین میرے پاس جھگڑا
کرنا اور دوسری روایت یون ہی کہ پیغمبر پاس جھگڑا مناسب نہین ف حضرت نے مرض الموت مین دوات قلم مانگا بعضون نے کہا
لاؤ بعضون نے کہا کچھ ضرور نہین کہ حضرت کو لکھانے مین تکلیف ہوگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اسی باب مین مفصل
ہوچکا ق ابو ہریرۃ کخ کخ اِرْمِ بِھَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَۃَ وَیُرْوٰی لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَۃُ قَالَہٗ لِلْحَسَنِ
بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا حِیْنَ اَخَذَ تَمْرَۃً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَۃِ فَجَعَلَھَا فِیْ فِیْہِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا چھی چھی اسکو پھینکدے کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ زکوۃ نہین کھاتے اور دوسری روایت یون ہی کہ ہمکو زکوۃ
حلال نہین یہ حضرت نے امام حسن رضہ سے فرمایا جبکہ اُنھون نے زکوۃ کی کھجورون سے ایک کھجور اُٹھالی اور اپنے منھ مین رکھلی ف
حضرت امام حسن ع اُسوقت مین لڑکے تھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوۃ کا مال حرام ہی ق جابر کُلْ
فَاِنِّیْ اُنَاجِیْ مَنْ لَا تُنَاجِیْ یَعْنِی الثَّوْمَ الْمَطْبُوْخَ قَالَہٗ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تو کھا اسواسطے کہ مین کانا پھوسی کرتا ہون اُس سے جس سے تو کانا پھوسی نہین کرتا ف حضرت
کے روبرو پکا ساگ آیا اُسمین لہسن کی آئی حضرت نے اُسکو نہ کھایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہین
کھاتے ہین تو اُسنے بھی ہاتھ کھینچا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکا لہسن کھانا ہرچند حلال ہی مگر مین اس حذر سے نہین کھاتا کہ
مجھسے اور جبرئیل سے کلام ہوا کرتا ہی اور اُنکو اُسکی بو سے نفرت ہی ق ابن عمر کُلُوْا فَاِنَّہٗ حَلَالٌ وَّلٰکِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ طَعَامِیْ یَعْنِی الضَّبَّ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہی ولیکن وہ ہماری
خوراک نہین ف حضرت ایک مجلس مین تھے سوسمار کا گوشت پکا آیا کسی نے کہا کہ یا حضرت یہ سوسمار کا گوشت ہی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند یہ حلال ہی لیکن قریشی لوگ اسکو نہین کھاتے یعنی شرعی کراہیت نہین طبعی کراہیت ہی امام شافعی اور امام
مالک کے نزدیک سوسمار حلال ہی اور یہی حدیث انکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہین اُنکے نزدیک یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا
ق ابن عمر کُلُوْا مِنَ الْاَضَاحِیْ ثَلٰثًا ھٰذَا حَدِیْثٌ مَنْسُوْخٌ بِمَا ذَکَرْنَا مِنْ قَبْلُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہی چنانچہ اسکا ذکر ۱۹۶۶
ہم آگے کرچکے ہین ق ابن عمر کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَاَنَّکَ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَّعُدَّ نَفْسَکَ فِیْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا مین رہ مسافر کیطرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی جان کو
ملے مردون مین گن رکھو ف عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے میرے دونون مونڈھون کو پکڑا پھر یہ حدیث

لوالتھاء ہیں مناکب بن کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھو اور صحت کی
حالت مین بیماری کے خیال سے جو عمل کرتا ہو سو کرلے یعنے صحت کو غنیمت جان بیماری مین کچھ نہین ہو سکتا اور زندگی مین موت کا
سامان کر حدیث مین یہ جو فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کیطرح گذران کر یعنے جیسے مسافر سفر مین زیادہ بکھیڑا نہین کرتا اور ہر دم اپنا
وطن یاد کرکے زاد راہ کی فکر مین رہتا ہی اسی طرح مومن کو لازم ہی کہ دنیا کو سرائے جان کے بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے
غافل نہو ہر دم وہان کا سامان کرتا رہے اور یہ جو فرمایا کہ آپ کو مردون مین شمار کر یعنے پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب
موت کی غفلت ہی اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان ہی شعر چو آہنگ رفتن کند جان پاک * چہ بر تخت مردن چہ
۱۹۱۰ بر روے خاک * یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہی اللہ ہماری آنکھین کھولے اور اسپر عمل نصیب کرے آمین عن ابی ایوب
کیلوا طعامکم یبارک لکم فیہ بخاری مین ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تولا کرو اپنے اناج
کو تمھارے لیے اسمین برکت ہوگی ف یعنی مول لیکر تولنا چاہیے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجیے اور اگر زیادہ ہو تو غیر کا حق پھیر دیجیے اور
۱۱ ہر روز تول کر گھر مین خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہین کہ حساب سے خرچ ہو ضرورت سے نہ زیادہ ہو نہ کم عن ابی سعید
لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مُردون کو لا الہ الا اللہ ف
یعنی مرنے کیوقت لا الہ الا اللہ پکار کے کہو تاکہ مرنے والا بھی سن کے کہے اور یون نہ اُس سے کہنا چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہہ کہ شاید
۱۹۱ ہو جو ہی نے انکار کر بیٹھے عن ابی ہریرۃ لیأخذ کل رجل برأس راحلتہ فان ہذا منزل حضرنا فیہ الشیطان قالہ
غداۃ لیلۃ التعریس مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ پکڑلے رہے ہر ایک مرد اپنے اونٹ کے
سر کو سو مقرر یہ منزل ہی کہ اسمین ہمارے پاس شیطان آیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا ف جنگ خیبر سے پلٹتے آخر شب
حضرت اور تمام لوگ سو گئے فجر کی نماز قضا ہوگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ مکان ہی شیطان کا ایسا نہو کہ شیطان
کسی کے اونٹ کو بھگا دیوے تو ہوشیاری کرنا چاہیے عن عائشۃ لیصل احدکم نشاطہ فاذا کسل او فتر قعد یؤدی
فلیقعد بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک شخص جبتک خوش دل
اور چست رہے پھر جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہیے اور دوسری روایت یون ہی کہ اُسکو بیٹھ رہنا چاہیے ف انس سے روایت
ہی کہ حضرت نے مسجد مین رسی لٹکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہی لوگون نے کہا کہ حضرت زینب کا دستور ہی کہ جب تہجد کی نماز مین
سست ہو جاتی ہین تو اُسکو تھانبہ لیتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سستی مین نفل نماز پڑھنا بے لطف ہی
۱۹۲۶ عن جابر لیصل من شاء منکم فی رحلہ قالہ فی یوم مطیر فی سفر مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
چاہیے کہ نماز پڑھ لیوے جو شخص کہ تم مین سے چاہے اپنے بستر پر یہ حضرت نے مینھ برسنے کے دن سفر مین فرمایا ف معلوم ہوا
۱۹۲۷ کہ مینھ کے عذر سے جماعت مین نہ حاضر ہونا درست ہی عن ابن مسعود لیلینی منکم اولوا الاحلام والنہی ثم الذین
یلونہم ثم الذین یلونہم وایاکم وہیشات الاسواق مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
ف بخاری ای کہ تم مین سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے قریب ہوا کرین پھر اُنکے بعد وسے لوگ ہوا کرین جو اُنسے میل رکھتے ہون پھر
یہ حضرت جو اُنسے میل رکھتے ہون اور تم بچو بازارون کی بک بک سے یعنے مسجد اور جماعت مین بازار کیطرح شور اور ہجوم کرو ف

عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت کا دستور تھا کہ جماعت کیوقت ہمارے مونڈھون کو
سیتے کہ برابر ہو جاؤ اور قیام مین مختلف نہو نہین تو تمھارے دلون مین اختلاف پڑ جاویگا پھر حضرت یہ حدیث فرماتے تھے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور عقل کھڑے ہوون تاکہ مسائل کو سیکھین اور اگر امام کو سہو واقع ہو تو اسکو خبردار
کرین اور علما کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف مین کھڑے ہوون ابوبکر صدیقؓ کا دستور تھا کہ نماز مین حضرت کے پیچھے برابر کھڑے
ہوتے تھے اس جگہ دوسرا شخص نہین کھڑا ہوتا تھا ق أَبُو سَعِيدٍ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا يَعْنِي فِي
الْجِهَادِ قَالَهُ لِبَنِي لِحْيَانَ حِينَ بَعَثَ إِلَيْهِمْ بَعْثًا مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ دو آدمیون
مین سے ایک آدمی جہاد کو جاوے اور ثواب دونون مین برابر ہی یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب قوم بنی لحیان پر لشکر بھیجا
ف یعنی ہر قوم سے آدھے آدمی جہاد کو جاوین اور آدھے آدمی مجاہدین کے جورو لڑکون کی خبرگیری کرینگے ثواب دونون کو برابر ملیگا
ق عَائِشَةَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّ بِالنَّاسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ کہو ابوبکرؓ
سے کہ لوگون کو نماز پڑھاوے ف حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی اور پانچ دن انھونے امامت کروائی چنانچہ اسکا مفصل قصہ
دوسرے باب مین گذرا جو عہدہ حضرت کو خاص تھا یعنی امامت کا سو اپنی حیات مین ابوبکر صدیقؓ کو دیا اسمین صاف اشارہ ہی
خلافت کا گویا حضرت نے انکو اپنا ولیعہد کیا ق ابْنُ عَبَّاسٍ مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ
يَعْنِي أَبَا إِسْرَائِيلَ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سے کہدے کہ بولے اور اپنے اوپر
سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام کرے ف حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ مین چپکا کھڑا ہی اسکا سبب پوچھا لوگون نے
کہا کہ یہ ابو اسرائیل ہی نذر مانی ہی کہ روزہ رکھے دھوپ مین کھڑا رہے اور کسی سے کلام نہ کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
روزہ عبادت تھا اسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ مین کھڑا ہونا عبادت نہ تھا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع
نذر کا ادا کرنا نہ چاہیے ق ابْنُ عُمَرَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهُرَتْ
فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَوْ يُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی طلاق کو باطل کرکے پھر اسکو اپنی جورو بناوے
پھر اسکو حیض سے پاک ہونے دے پھر دوسرا حیض اسکو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے پہلے چاہے
اسکو طلاق دیوے اور چاہے اسکو اپنے گھر مین رکھے سو مقرر یہی عدت ہی جسکا خدا نے حکم کیا ہی کہ عورتون کے طلاق مین ہوا کرے
ف عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ مین نے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروقؓ نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت
خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بشدت مکروہ ہی اسکو فقہ مین طلاق بدعی
کہتے ہین سنت یہ ہی کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اسکو طلاق دیوے ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مُرِي
غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِي أَعْوَادًا أُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
انصاری عورت سے فرمایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہدے کہ میرے واسطے لکڑیون کا منبر بناوے کہ اسپر مین لوگون سے
کلام کیا کرون ف ایک انصاری عورت کا رومی غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا حضرت نے اس سے منبر کی فرمایش

پیمانہ لینے سے کہ تھا حضرت اسپر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور جب منبر نہ تھا تو زمین پر ستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھتے تھے
حضرت کو اسمین تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی نے جنکا نام تمیم تھا عرض کی کہ یا حضرت منبر ہو جائے جیسا شام کے ملک میں ہوتا ہے تب
حضرت نے منبر بنوایا عَائِشَةَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لَهَا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
مجھسے فرمایا کہ چٹائی لادے مسجد سے ف گھر مین ایک مکان تھا وہان عورتین نماز پڑھتی تھین اسکو مسجد فرمایا اس حدیث مین
حضرت کی مسجد مراد نہین ہوسکتی کہ حضرت عائشہ اسوقت حائض تھین اور حائض کو مسجد مین جانا درست نہین اور
یا یہ مطلب کہ حائض عورت ہاتھ بڑھا کے مسجد سے اگر کوئی چیز اٹھا لیوے تو درست ہے حائضہ کو مسجد کے اندر جانا منع ہے حم
۱۹۸ عَائِشَةَ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ قَالَهُ حِينَ اشْتَدَّ وَجَعُهُ
فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انڈیلو میرے اوپر سات مشکین جنکے
دہانے نہ کھلے ہون تا کہ مین لوگون کو وصیت کرون یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جبکہ حضرت کو درد کی شدت ہوئی اس بیماری
مین جسمین حضرت کا انتقال ہوا ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ہمنے حضرت کو
ایک تغار مین بٹھایا اور ان مشکون سے پانی ڈالنا شروع کیا یہانتک کہ حضرت نے اشارہ کیا کہ بس پھر حضرت باہر نکلے اور
نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری مین گرمی کی کمال شدت تھی یہ زہر کا اثر تھا جو خیبر مین یہودی عورت
۱۹۰ نے دیا تھا ق أَنَسٌ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ لوگون سے نرمی اور آسانی کرو اور سختی نہ کیجیو اور تسکین اور دلاسا دو اور نہ بھڑکاؤ ف یعنی نرمی
چاہیے تا کہ لوگ دین سیکھین بدخلقی اور سختی لازم نہین کہ لوگ وحشت کرین

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ

۱ یہ دسوان باب ہے اسکے اول مین وے حدیثین ہین جنکے سر سے پر لام تاکید ہے عُمَرُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ مِنْ
جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّىٰ لَا أَدَعَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر نکال دونگا
یہود اور نصاریٰ کو عرب کے ٹاپو سے یہانتک کہ سوائے مسلمان کے اسمین کسی کو نہ چھوڑونگا ف عرب مبدا اسلام ہے تو
حکمت یہی تھی کہ وہان سوائے مسلمانون کے کوئی نہ رہے چنانچہ فاروق اعظمؓ نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے
۱۹۰ نکالا اور شام مین رکھا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ
وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ يَعْنِي عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَهُ يَوْمَ خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین کل علم دونگا اس مرد کو جسکے ہاتھون پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہے اور خدا اور رسول اسکو
چاہتے ہین یعنی علی مرتضیٰ کو یہ حضرت نے جنگ خیبر کے دن فرمایا ف جنگ خیبر مین حضرت نے جب یہ فرمایا تو رات کو اصحاب
باہم کیا کیے کہ دیکھیے یہ دولت کسکو نصیب ہو صبح کیوقت حضرت کی خدمت مین صحابہ حاضر ہوئے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا
تب حضرت نے فرمایا کہ علی مرتضیٰ کہان ہین لوگون نے کہا کہ یا حضرت انکی آنکھین آئی ہین حضرت نے انکو بلایا اور لب مبارک
انپر لگائی اسی وقت صحت ہو گئی پھر حضرت نے انکو علم دیا خدا نے انکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اس حدیث سے علی مرتضیٰ

کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی ح اَبُو سَعِیدِ بْنِ الْمُعَلّٰی لَاُعَلِّمَنَّکَ سُوْرَۃً هِیَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِی الْقُرْآنِ
بخاری میں ابو سعید بن معلی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ البتہ میں تجکو ایک سورت سکھلاؤں گا جو قرآن کی
سب سورتوں سے بزرگ اور افضل ہے ف مراد سورۂ فاتحہ ہے چنانچہ ساتویں باب میں مذکور ہو چکا ح اَبُوْ هُرَیْرَۃَ
٥ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ
مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ کا کہنا میرے نزدیک ساری
دنیا سے زیادہ پیارا ہے جس پر آفتاب کی چمک پڑتی ہے ح اَلزُّبَیْرُ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ اَحْبُلَهٗ ثُمَّ یَاْتِیَ الْجَبَلَ فَیَاْتِیَ
١٦ بِحُزْمَةٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَیَبِیْعَهَا لِیَکُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَیَسْتَغْنِیَ بِثَمَنِهَا خَیْرٌ
لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ مسلم میں زبیر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیاں لیوے
پھر پہاڑ میں جاوے سو اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لادے پھر اسکو بیچے تاکہ خدا اسکے سبب سے اسکی آبرو رکھے اور دوسری
روایت ہے کہ اسکی قیمت سے اپنا کام چلا دے تو یہ اسکے حق میں لوگوں کے سوال کرنے سے بہتر ہے اسکو دیویں یا نہ دیویں
ف یعنی لکڑیاں بیچ کھانا سوال سے بہتر ہے اسواسطے کہ سوال میں ایک تو ذلت ہے دوسرے حصول مطلب کا یقین نہیں ملے یا نہ ملے
٩٨٧ ح اَبُوْ هُرَیْرَۃَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ مسلم میں
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اسکا کپڑا جلا کر کھال کو لگے یہ بہتر ہے اسکے حق میں
قبر پر بیٹھنے سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبروں پر چلنا پھرنا سخت گناہ ہے ح اَبُوْ هُرَیْرَۃَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ
١٩٨٨ وَقَّاصٍ لَاَنْ یَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِکُمْ قَیْحًا حَتّٰی یَرِیَهٗ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِئَ شِعْرًا مسلم میں ابو ہریرہ اور سعد بن ابی وقاص سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھرنا پیپ سے یہاں تک کہ اسکے پھیپھڑے تک پہونچے یہ اسکے حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ کے
شعر کے بھرنے سے ف یعنی شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب رکھنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا سخت قبیح ہے
اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم اور مبالغہ سے خالی نہیں تو شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب و افترا پردازی کی
ورزش ہے اور پریشان خاطری تو نقد وقت ہے کہ تلاش مضمون تازہ میں شاعروں کو کیا کیا کوئیں جھانکنے پڑتے ہیں لیکن اگر
گاہ گاہ شعر سخن سے دل لگا دے مگر اکثر اوقات علوم دین میں صرف کرے تو منع نہیں کہ حضرت نے بھی اشعار گاہ گاہ سنے ہیں
لیکن حق مضمون کے ح اِبْنُ عَبَّاسٍ لَاَنْ یَّمْنَحَ الرَّجُلُ اَخَاهُ اَرْضَهٗ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْهَا خَرْجًا مَعْلُوْمًا
١٩٨٩ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہے
اسکے حق میں اسپر معین محصول لینے سے ف باب اول میں زمین کے محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہو چکا ح سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَاَنْ
١٩٩٠ یَّهْدِیَ اللّٰهُ بِکَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ بخاری میں سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے تیرے واسطے بہتر ہے تجکو سرخ اونٹ ملنے سے ف عرب کے نزدیک سرخ اونٹ
عمدہ مال ہے یعنی تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان ہو وے تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہے اسواسطے کہ ثواب کو بقا اور دنیا کو
فنا ہے یہ حضرت نے علی مرتضیٰ رضی سے فرمایا جبکہ انکو جنگ خیبر میں علم دار کیا ح اَبُوْ هُرَیْرَۃَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ

لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَھْلِہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاۃِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاۃِ الْقَرْنَاءِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر حقداروں کو حق دلائے جاوینگے قیامت کے دن یہانتک کہ بدلا لیا جاویگا منڈی بکری کا سینگدار بکری سے
ف یعنی ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت مین انصاف ہوگا آدمی تو ایک طرف جانوروں کی بھی زیادتی کا عوض
1992 ہوگا کہ اگر سینگدار بکری نے منڈی بکری کو مارا ہوگا تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگدار کو مار لیوے ق اَبُوْ سَعِیْدٍ لَتَتَّبِعُنَّ
سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَّتَبِعْتُمُوْہُ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم چلوگے اگلے لوگون کی چالون پر
بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یہانتک کہ اگر وے سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہونگے تو تم بھی انکی پیروی کروگے ہمنے کہا یا رسول اللہ
کیا یہود اور نصاری کی چال پر چلینگے حضرت نے فرمایا اگر یہی نہین تو پھر کون یہود نصاری ہی مراد ہین انھین کی چال پر چلوگے
ف فی الحقیقۃ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام خلقت مین شرک اور بدعت نہایت رائج ہوگئی قبر پرستی
اور پیر پرستی اور بداعتقادی علی العموم ظاہر ہی یہود نصاری کے قدم بقدم ہوگئے بلکہ تعزیہ دارون اور پیر پرستون نے ایسے
1993 اختراعات نکالے ہین کہ یہود اور نصاری کو بھی ہرگز نہین سوجھے ق اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِیْرٍ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ
اللّٰہُ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفون کو نہین تو
خدا پھوٹ ڈالدیگا تمھارے دلون مین ف یعنی جماعت کی صف برابر نہونے کا یہ اثر ہی کہ آپسمین اختلاف پڑجاویگا اور تکرار
1994 ہوگی تو رنج ہوگا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَلّٰہُ اَفْرَحُ بِتَوْبَۃِ عَبْدِہِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَّجُلٍ نَزَلَ فِیْ اَرْضٍ دَوِیَّۃٍ مُّھْلِکَۃٍ مَّعَہٗ
رَاحِلَتُہٗ عَلَیْہَا طَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ فَوَضَعَ رَأْسَہٗ فَنَامَ نَوْمَۃً فَاسْتَیْقَظَ وَقَدْ ذَھَبَتْ رَاحِلَتُہٗ فَطَلَبَہَا حَتّٰی اِذَا اشْتَدَّ
عَلَیْہِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰہُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰی مَکَانِی الَّذِیْ کُنْتُ فِیْہِ فَاَنَامُ حَتّٰی اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَأْسَہٗ عَلٰی
سَاعِدِہٖ لِیَمُوْتَ فَاسْتَیْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُہٗ عِنْدَہٗ عَلَیْہَا زَادُہٗ وَشَرَابُہٗ فَاللّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ
ھٰذَا بِرَاحِلَتِہٖ وَزَادِہٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی اپنے ایماندار بندے
کے توبہ کرنے سے اس مرد سے بھی زیادہ تر فرحت ناک ہوتا ہی جو جنگل میدان ہلاکی کے مکان مین اترا اُسکے ساتھ سواری تھی اُسپر
اُسکا کھانا اور پانی تھا سو اُس مرد نے اپنے سر کو زمین مین رکھا پھر ایک نیند سوکر اس حال مین جگا کہ اُسکی سواری جاچکی تھی سو
اُسنے اُسکی تلاش کی یہانتک کہ جب اُسپر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اُسنے کہا اب دل پلٹ چل اُسی مکان مین جہان مین تھا
سو رہون سو رہون تا اینکہ مرجاؤن سو اُسنے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا تا کہ مرجاوے پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہی کہ اُسکی سواری موجود
ہی اُسپر اُسکا زادراہ اور پانی ہی تو حق تعالی اپنے مومن بندے کی توبہ کے سبب اس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا ہی جو اپنی
سواری اور زادراہ پاکر خوش ہوگیا ف یعنے مومن کی توبہ سے کمال رضاے الہی حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ توبہ
گناہ مٹجاتے ہین بندہ عذاب سے بچ جاتا ہی خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الْمَرْءُ مِمَّا
اَخَذَ الْمَالَ اَمِنْ حَلَالٍ اَمْ مِنْ حَرَامٍ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایسا زمانہ آویگا
کہ آدمی کچھ پرواہ نکریگا کہ اُسنے کہان سے مال کو لیا حلال سے یا حرام سے ف یعنے بیدینی رائج ہوگی مال حاصل

کرنے مین شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے حلال اور حرام کی کچھ تمیز باقی نہ رہیگی خواہ رشوت
خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغا بازی سے چنانچہ اس زمانہ کا حال ہی کہ جیسے
ہین گویا مردت اور قیامت سے خبر نہین ھ ابوھریرۃ لیاتین علی الناس زمان لا یدری القاتل فی ای شیء
قتل ولا المقتول علی ای شیء قتل روایت ہی مسلم مین ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ
نہ جانیگا قاتل کہ کس بات مین اُسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانیگا کہ کس بات پر مارا گیا ف یعنی ایسا زمانہ بگڑیگا کہ بلا سبب
اور بحجت خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگون کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ خانہ جنگی اکثر بے سبب ہو جاتی ہی دہلی اور لکھنؤ کے
بانکون مین صرف آنکھ ملانے پر تلوار چلتی ہی آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہین جانتے گویا یہی انسان کو بناتے ہین جو ناحق حلال
کر ڈالتے ہین خ ابوسعید لیحجن البیت ولیعتمرن بعد خروج یاجوج وماجوج بخاری مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ
٩٧ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کعبے کا حج اور عمرہ ہوا کریگا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد ف معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد
اسلام قائم رہیگا حج اور عمرہ ادا ہوگا بعضے علما نے کہا ہی کہ اُنکے ہلاک ہونے کے بعد تین برس تک آدمیون کا قیام رہیگا واللہ اعلم
ق سھل بن سعد لیدخلن الجنۃ من امتی سبعون الفا او سبع مائۃ الف الشک من ابی حازم متماسکون
٨ آخذ بعضھم بعضا لا یدخل اولھم حتی یدخل آخرھم وجوھھم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر
بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین داخل ہونگے میری امت سے ستر ہزار
یا یون فرمایا کہ ستر لاکھ یہ شک ابو الحازم تابعی کو پڑی جو اس حدیث کا ایک راوی ہی حضرت نے فرمایا وے لوگ بہشت
مین جاوینگے ملے ہوئے ایک دوسرے کو تھامے اُنکا اگلے نہ داخل ہونگے جبتک کہ اُنکے پچھلے نہ داخل ہونگے یعنی
ایک قطار ہو کر برابر یکبارگی اندر جاوینگے اُنکے چہرے چودھوین رات کے چاند کی صورت پر ہونگے ق ابن مسعود
لیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اھویت الیھم لانا ولھم اختلجوا دونی فاقول ای رب اصحابی فیقال
انک لا تدری ما احدثوا بعدک بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ میرے سامنے لائے جاوینگے تم مین سے چند لوگ یہانتک کہ جب مین اُنکی طرف جھکونگا کہ حوض کوثر کا پانی اُنکو دون تو وے
لوگ میرے پاس سے ہٹا دیے جاوینگے تو مین کہونگا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہین تو حکم ہوگا تو نہین جانتا کہ
اُنھون نے تیرے بعد کیا کیا چیزین نکالین ف عرب کے چند گروہ جو مسلم حضرت کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو صدیق اکبر
نے قتل کیا وے لوگ اس حدیث مین مراد ہین خ انس لیصیبن اقواما سفع من النار بذنوب اصابوھا
١٠٠ عقوبۃ ثم یدخلھم اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ فیقال لھم الجھنمیون بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا چند لوگون کو پہونچیگا دوزخ کا اثر اُنکے گناہون کے سبب سے جو اُنسے ہوئے تھے یہ عذاب ہوگا بدکاری کا بدلا
پھر خدا اُنکو بہشت مین داخل کریگا اپنی مزید رحمت سے سو اُنکا لقب جہنمی ہوگا ف نوادر الاصول مین روایت ہی کہ
یے لوگ جناب الہی مین عرض کرینگے کہ الہی جیسے تو نے اپنے کرم سے ہمکو دوزخ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دور کر
تو حق تعالی ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ اُنکے ماتھون سے اس لقب کو مٹا ڈالیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بدکار

نہ مین نہ رہینگے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پاوینگے ق ابُوْ هُرَيْرَةَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ
اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَاءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا مقرر باز رہین لوگ اپنی آنکھ اٹھانے سے نماز مین دعا کیوقت آسمان کیطرف نہین تو انکی نظرین چھین لی
جاوینگی ف نماز مین دعا کیوقت آسمان کیطرف آنکھ اٹھانا درست نہین اسواسطے کہ حق تعالیٰ مکان سے پاک ہے ق ابُوْ هُرَيْرَةَ ۲۰۰۱
لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ضرور باز رہین لوگ جمعہ چھوڑنے سے نہین تو خدا اُنکے دلون پر مہر کردیگا پھر
بیشک ہوے غافلون مین ہوجاوینگے ف یعنی جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہے کہ دل پر غفلت کی مہر ہوجاتی ہے اور جب غفلت ہوئی تو
رحمت الٰہی سے دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعے کی نماز فرض ہے بدون شرعی عذر کے اسکا ترک کرنا ہرگز درست نہین
ق ابُوْ هُرَيْرَةَ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ۲۰۰۲
حضرت نے فرمایا کہ مقرر لبیک کہیگا عیسیٰ بن مریم روحا کی راہ مین خواہ حج کرتے خواہ عمرہ کرتے یا عمرہ اور حج ساتھ کریگا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُترینگے تو شریعت محمدی پر عمل کرینگے
اور کعبے کا حج یا عمرہ کرینگے روحا ایک مقام کا نام ہے مدینے اور مکے کے درمیان فَصْلٌ فِيْ اَنْوَاعٍ شَتّٰى اس فصل مین
بہت قسم کی حدیثین ہین ق ابُوْ هُرَيْرَةَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ۲۰۰۴
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیان ہین کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے
اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اُسکے پاس امانت رکھیے تو چرا وے ق اَنَسٌ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ۲۰۰۵
بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اُنھی قوم مین داخل ہے ف یعنی جب کوئی
قریب وارث نہ باقی رہے تو بھانجا اپنے مامون کا وارث ہے اور مامون بھانجے کا وارث ہے ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّيْ ۲۰۰۶
اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَهُ فِيْ مَرَضِهِ حِيْنَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ
لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اِن مجکو تپ کی شدت
ہوتی ہے جیسے کہ تم مین سے دو مردون کو ہوتی ہے یہ حضرت نے اپنی بیماری مین فرمایا جبکہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ
آپ کو تپ مین نہایت تڑپ اور سخت بیتابی ہوتی ہے ف یعنی جتنی تکلیف دو مردون کو ہوتی ہے اُتنی مجھپر ہوتی ہے تو زیادہ قرار
ہوا جیسے حضرت پر زیادتی تکلیف کا یہ سبب ہے کہ تا ثواب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اتنا ثواب زیادہ ق ۲۰۰۷
اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ
ہے کہ ہمسے محبت رکھتا ہے اور ہم اُس سے محبت رکھتے ہین ق عَائِشَةُ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ ۲۰۰۸
اَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَهُ ۱۶
اَنْ سَاَلَهُ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
کہا کہ کبھی مجکو وحی آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گذرتی ہے پھر موقوف ہوجاتی ہے جسکو مین یاد

کر چکتا ہون اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بن کے آتا ہی سو مجھے کلام کرتا ہی تو مین یاد کر لیتا ہون
کہتا ہی یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ حارث بن ہشام نے حضرت سے پوچھا کہ آپ کو وحی کسطرح آتی ہی ف
حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ مین نے حضرت کو دیکھا کہ کڑکڑاتے جاڑے مین وحی آنے کہ حضرت کی پیشانی سے پسینا
پھوٹ نکلتا تھا عن ابن مسعود اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَتَسْتَمِعَ سِوَادِيْ حَتّٰى اَنْهَاكَ قَالَهُ مسلم مین
عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو اجازت میرے پاس آنے کی یہی ہی کہ تو پردہ اُٹھا وے اور میرے بھید
کی بات سُنے جبتک کہ مین تجھکو منع نہ کرون یہ حضرت نے عبد اللہ بن مسعود سے فرمایا ف عبد اللہ بن مسعود حضرت کے خادم
تھے جب قرآن مین یہ حکم ہوا کہ حضرت کے گھر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرت نے عبد اللہ سے یہ حدیث فرمائی یعنی
تجھکو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین حرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نہ کرنا یہی دلیل ہی اجازت کی اور جبکہ
مین تجھکو منع کرون اُسوقت آنا درست نہین عن ابی ایوب اَرِبٌ مَالَهُ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ
الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ قَالَهُ لِاَعْرَابِيٍّ اَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُدْنِيْنِيْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ صرف بخاری مین ابو ایوب سے اتنی روایت ہی کہ حضرت
نے جنگلی آدمی کو فرمایا کہ نامراد ہوجیو کیا اُسکو ہوا ہی اور بخاری اور مسلم دونون مین متفق یون روایت ہی کہ
حضرت نے جنگلی آدمی کو فرمایا کہ تو عبادت کرے خدا کی اور اُسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور نماز کو
قائم کرے اور زکوۃ دیوے اور برادری کا حق ادا کرے چھوڑ دے میری اونٹنی کو یہ حضرت نے اُس جنگلی آدمی سے
فرمایا جسنے حضرت کو اونٹنی کی مہار پکڑکے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو وہ عمل بتلائیے جو بہشت سے مجھکو قریب کر دیوے اور دوزخ
سے مجھکو دور ڈالے ف حضرت کو اُسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکام اسلام کے ظاہر ہو چکے صریح بات کو اس دلیری
سے کیون پوچھتا ہی پھر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوۃ اور برادر پروری سے بہشت کا قرب اور دوزخ سے دوری حاصل
ہوتی ہی عن ابی ہریرۃ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَقُلْهَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَالَهَا وَفِيْ
رِوَايَةِ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی
ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کہ مین نے یہ کلام نہین کہا ولیکن خدا نے یہ کہا ہی یعنی بحکم خدا مین نے یہ کہا اور خفاف
بن ایما کی روایت مین یون ہی کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا اور عصیہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی
الٰہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر ف اسلم اور غفار دو قوم تھے بے لڑے ایمان لائے حضرت نے
انکے واسطے بشارت اور دعا دی اور عصیہ و بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے اُنھون نے حضرت کے اصحاب
کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرت نے اُنکو بد دعا دی عن ابی ہریرۃ اَكْلُ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب نکیلے دانت والے درندے جانورون کا کھانا حرام ہی ف
یعنی جس جانور کے نوک دار دانت ہون اور وہ درندہ بھی ہو یعنی دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام ہی [illegible]

اور علی اور نوم طری اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی اور امام احمد کا لیکن امام مالک رح
سے دو روایتیں ہیں ایک حرمت کی دوسری کراہت کی اور جسکے نزدیک وار وارنت ہون لیکن درندہ نہو جیسے لومڑ
سو حلال ہے عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ اِلَامَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ اِمْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَاَحَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ
مسلم میں عبداللہ بن زمعہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کیطرح کب تک کوڑے سے
کوڑے ماریگا اور شاید کہ وہی شخص اسی دن کے آخیر میں اسکو لیکے پاس سلاویگا ف یعنی شرعاً اور عقلاً مناسب نہیں کہ جسکو اپنے
٢٠١١ پاس لٹائے اسکو ایسی سخت مار مارے صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا آدمیت سے بعید ہے عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ اِلَامَ
يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ مسلم میں عبداللہ بن زمعہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سے کبتک ہنسیگا آدمی
جس چیز کو خود کرتا ہے ف ایک شخص سے گوز کیا دوسرا ہنسا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجیے اسپر کیا ہنسنے معلوم
٢٠١٢ ہوا کہ گوز پر ہنسنا درست نہیں کہ بے ادبی ہے اور دوسرے کو شرمندگی ہے اَبُوْ حُمَيْدِ نِ السَّاعِدِيُّ اَلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ
تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا قَالَ لَهٗ حِيْنَ اَتَاهُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مسلم میں ابو حمید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے اسکو کیون
نہ ڈھکدیا اگرچہ اسپر ایک آڑی لکڑی ہی رکھ دیتا یہ حضرت نے ابو حمید سے فرمایا جبکہ وہ حضرت پاس دودھ کا پیالہ لائے ف
حضرت نے یہ ادب سکھلایا کہ برتن کو کھلا رکھنا نہ چاہیے تاکہ کوئی چیز اسمین نہ گرے اگرچہ کچھ نہ ملے تو اسپر لکڑی کو رکھدیوے ق
٢٠١٣ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُمَّتِیْ اَلْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ میری امت کے منہ اور ہاتھ پاؤن روشن ہونگے قیامت کے دن وضو کے اثر سے ف یعنی جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہے سو
٢٠١٤ قیامت میں روشن ہوجاویگا ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا قَالَ لَهٗ لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بخاری اور مسلم میں
٢٠١٥ براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے زید بن حارثہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہے خ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنْتَ
اَخِیْ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهٖ وَهِیَ لِیْ حَلَالٌ قَالَهٗ لِاَبِیْ بَكْرٍ لَمَّا خَطَبَ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا اَنَا اَخُوْكَ كَذَا وَقَعَ
مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری میں عروہ بن زبیر رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے خدا کے دین اور خدا کی کتاب میں اور وہ یعنی عائشہ مجکو حلال ہے یہ حضرت نے ابی بکر صدیق سے
فرمایا جبکہ اپنے ساتھ حضرت عائشہ کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق رض نے کہا کہ یا حضرت میں تو آپکا بھائی ہون یہ حدیث اسی طرح
مرسل آئی ہے یعنی عروہ تابعی نے صحابی کا نام نہیں ذکر کیا اور حقیقت میں یہ حدیث حضرت عائشہ رض کی روایت سے ہے وے حضرت
سے نقل کرتی ہین ف ابی بکر صدیق نے حضرت عائشہ کی منگنی کیوقت یہ عذر کیا کہ حضرت مجکو بھائی فرمایا کرتے ہین سو
بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے جواب دیا کہ ہمارے اور تیرے دینی برادری ہے اس سے حرمت
٢٠١٦ نہین ثابت ہوتی حرمت کا سبب تو نسبی برادری ہے ق جَابِرٌ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ قَالَهٗ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ
وَكَانُوْا اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے
حضرت نے جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اس دن صحابہ ایک ہزار چار سو تھے ف اس روز صحابہ نے موت پر
بیعت کی تھی یعنی میدان میں کھڑے ہوجاوینگے مگر قدم نہ ہٹاوینگے تب حضرت نے انکو یہ بشارت دی اور بعضی روایت مین
یہ حضرت

آیا ہی کہ بیدہ سو اصحاب تھے ق انس اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
تو انکے ساتھ ہوگا جنسے تو محبت رکھتا ہی ف انس رضہ سے روایت ہی کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یارسول اللہ قیامت کب ہوگی
حضرت نے فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہی جو پوچھتا ہی اسنے کہا کچھ سامان نہین نہ زیادہ نماز ہی نہ روزہ لیکن مین خدا اور
اسکے رسول سے محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت مین تو محبت کے سبب سے ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث
کے راوی یعنی انس یون کہا کرتے تھے کہ قیامت مین میرا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیق اور فاروق کی محبت ہی معلوم ہوا کہ انبیا اور
اولیا کی صادق محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہی اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ کفار اور فجار کی محبت شامت کی علامت ہی
اسواسطے کہ ہر شخص کا حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ قَالَهٗ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۱
بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا علی مرتضے رضہ سے کہ تو میرا ہی مین تیرا ہون ف
یعنی کمال اتحاد اور بے تکلفی ہی اس حدیث سے کمال قرب اور فضیلت مرتضوی ثابت ہوئی م اَنَسٌ اَنْتِ هِيَهْ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَتْ ۲
سِنُّكِ قَالَهٗ لِيَتِيْمَةٍ كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو وہی ہی
البتہ تو بڑی ہوگئی تو عمر دراز نہو جیو یہ حضرت نے اس یتیم لڑکی سے فرمایا جو ام سلیم انس کی ماکے پاس رہتی تھی ف یہ حضرت نے
خوش طبعی سے فرمایا بد دعا دینا منظور نہ تھا چنانچہ اسکا مفصل بیان پانچوین باب مین ہو چکا م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى ۳
بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیون کے
درمیان قیامت کے دن خونون مین ہوگا ف معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہی اور ایسا سخت گناہ ہی
کہ قیامت مین پہلے خونریزی کے مقدمات رجوع ہوکر فیصلہ ہونگے عبادات مین اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات مین خون کا
فیصلہ ہوگا ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ
قَالَهٗ لِبِلَالٍ حِيْنَ جَاءَهٗ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ وَقَالَ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ اَوَّهْ مَرَّتَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ واہ
یہ تو عین سود ہی ایسا نہ کیا کر لیکن جبکہ تو عمدہ خرما خرید کرنا چاہے تو ناکارہ خرمون کو بیچ کے دوسری بیع سے پھر اسکی قیمت سے عمدہ خرما لیا کر
یہ حضرت نے بلال رضہ سے فرمایا جبکہ وے حضرت پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جسکو عرب برنی کہتے ہین اور بلال رضہ نے کہا کہ ہمارے پاس ناکارے خرمے تھے
سو مین نے انکے دو صاع ایک صاع سے بیچے حضرت کے کھانے کیواسطے اور بخاری کی روایت مین یون ہی کہ حضرت نے دوبار واہ واہ فرمایا
ف یعنی ایک جنس کو زیادہ اور کم کرکے بیچنا اور بدلنا اسی کا نام سود ہی بلکہ ناکاری چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہے تو اسکی یہ تدبیر ہی کہ ناکاری
کو بیچ ڈالے پھر اسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہ باج نہین اسواسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت مین زیادتی کمی کا کچھ مضائقہ
نہین م نُبَيْشَةُ الْهُذَلِيُّ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ مسلم مین نبیشہ سے روایت ہی کہ ایام تشریق کھانے پینے اور یاد الٰہی کے
دن ہین ف عید قربانی کے بعد تین دن کو یعنی گیارھوین بارھوین تیرھوین کو ایام تشریق کہتے ہین یعنی کھانے پینے کے
انمین روزہ رکھنا درست نہین سال مین پانچدن روزہ رکھنا حرام ہی عید الفطر اور عید الضحے اور ایام تشریق مین ق عائشہ
غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا قَالَهٗ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

اَيْنَ اَنَا غَدًا ہونا میں کل کہاں ہونگا یہ حضرت نے اُس بیماری میں فرمایا جسمین انتقال ہوا ف حضرت کا دستور تھا کہ ایک ایکدن سب بیبیوں کے گھر رہتے تھے ولیکن حضرت عائشہ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے جب مرض الموت میں بیمار ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی کل کس بی بی کی باری ہوگی اس کلام سے بیبیاں سمجھیں کہ حضرت کا دل یہی چاہتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کے گھر میں رہیں سب نے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عائشہؓ کے گھر میں رہیں ہمنے اپنی باری معاف کی حضرت نہایت خوش ہوگئے پھر وہیں رہے اور وہیں انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہ کی ثابت ہوئی ہے ۲۰۲۷

اَبُو قَتَادَةَ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ مسلم میں ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے سمیہ کے بیٹے تجکو بڑی سختی ہونا ہے تجکو باغی گروہ قتل کریگا ف عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا عمار علی مرتضیٰؓ کے رفیق تھے جب معاویہ اور علی مرتضیٰ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام حق علی مرتضیٰ تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا

اِبْنُ مَسْعُودٍ بِحَسْبِ الْمُؤْمِنِ الْكَذِبُ اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے ۲۰۲۸ فرمایا کہ ایماندار کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہے کہ جو بات سنے اُسکو کہنے لگے ف یعنے جھوٹھ صرف اسی چیز کا نام نہیں کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹھ باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹھ میں داخل ہے کہ جو خبر سُنے بدون تحقیق کیے اُسکے کہنے لگے سو واسطے کہ اکثر اخبار جھوٹھ مشہور ہو جاتے ہیں تو مومن عاقل کو اُسکی تحقیق لازم ہے بے تحقیق کسی بات کو زبان سے نہ نکالے اسی واسطے علماے اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق میں بڑی محنت کی ہے اور خوب چھانٹ پھٹک کرکے صحیح حدیث کو ضعیف اور موضوع سے جدا کر دیا ہے حق تعالیٰ اُنکے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہے کہ جو کسی سے حدیث سُنے یا کسی کتاب میں دیکھے تو اُسکو نہ مانے جبتک کہ علم حدیث کی معتبر کتابوں میں اُسکی سند نہ پاوے

ق اَنَسٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ۲۰۲۹ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ قَالَهٗ لِاَبِیْ طَلْحَةَ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے اور میں نے سنا جو تو نے کہا اور مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ تو اُسکو اپنے قرابت والوں میں تقسیم کر دے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف قرآن میں جب اس مضمون کی آیت اُتری کہ نیکو کاری نہ حاصل کر سکوگے جبتک اپنے پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا میں نہ خرچ کروگے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خدا یوں فرماتا ہے اور میرے سب چیزوں میں سے مال سے مجکو یہ باغ بہت پیارا ہے جسکا بیرحا نام ہے اُسکو مین نے خدا کی راہ میں دیا سو یا حضرت اُسکو جو چاہیے سو کیجیے اور جسکو مناسب سمجھیے اُسکو دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نہایت خوش ہوئے اُنکی تعریف کی اور اُس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ داروں کو دلایا معلوم ہوا کہ خیرات دینے میں غیروں کی نسبت برادری کے لوگ مقدم ہیں یہ باغ مدینے میں نہایت عمدہ تھا حضرت کی مسجد کے سامنے تھا اُسکا پانی نہایت شیریں تھا حضرت اکثر اُسمیں تشریف لیجاتے تھے اور اُسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا میں خرچ کرے

ج جَابِرٌ بَلٰی فَجُدِّیْ نَخْلَكِ فَاِنَّكِ عَسٰی اَنْ تَصَدَّقِیْ اَوْ تَفْعَلِیْ مَعْرُوفًا قَالَهٗ لِخَالَةِ جَابِرٍ وَقَدْ طَلُقَتْ فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیوں نہیں سو توڑ لے کھجوروں کو شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے یہ حضرت نے جابر کی خالہ سے فرمایا اور اُسکو طلاق ملی تھی

سو اُسنے جانا کہ اپنے خرمون کو درخت سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا ف امام شافعی کا یہی مذہب ہی
کہ عورت کو بضرورت عدت مین گھر سے باہر نکلنا درست ہی ع عَائِشَةَ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ مسلم مین
حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس گھر مین خرما نہین اسکے لوگ بھوکے ہین انکو آسودگی نہین ف
یہ حضرت نے اہل مدینہ کے حق مین فرمایا اسواسطے کہ انکی غذا اکثر خرما تھا ع جابر بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ
مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز ترک کرنے سے کچھ فرق باقی نہین رہا ف
یعنی ایمان کی علامت نماز ہی جب آدمی نے عمداً نماز چھوڑ دی تو کفر مین اور اسمین کچھ فاصلہ نہ رہا کافر ہوگیا اور یہی مذہب ہی
امام احمد اور اسحق اور عبداللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب مین کافر نہین ہوا لیکن واجب القتل ہوگیا
اور زہری اور امام اعظم رح کے مذہب مین عمداً ترک نماز سے نہ کافر ہی نہ واجب القتل بلکہ جبتک کہ نماز نہ پڑھے اُسکو مارنا اور
قید کرنا چاہیے تو امام اعظم کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہی بہر صورت ترک نماز
کفر ہی یا مشابہ کفر کے ہی مسلمان کو لازم ہی کہ اسکو آسان نہ سمجھے فرصت کو غنیمت جانے جلد توبہ کرے اور نماز پڑھتے رہے
ع عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ مسلم مین
عبداللہ بن مغفل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہی ہر اذان اور اقامت کے درمیان ٣
نماز ہی پھر حضرت نے تیسری بار فرمایا کہ جو چاہے سو پڑھے یعنے واجب نہین ع عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ
الْإِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ ۴۴
قَالَهُ حِينَ قَصَّ رُؤْيَاهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلام رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا وہ باغ تو اسلام
کا باغ ہی اور وہ ستون اسلام کا ستون ہی اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہی اور تو اسلام پر قائم رہیگا مرتے دم تک یہ
حضرت نے عبداللہ بن سلام سے فرمایا جبکہ اُنھون نے اپنا خواب حضرت سے بیان کیا ف خواب مین باغ اور ستون
اور حلقہ دیکھا تھا حضرت نے اسکی تعبیر یہی کی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتوین باب مین ہوچکا ع الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْمَعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ قَالَهُ لِأُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ حِينَ ۵
قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ بِاللَّيْلِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ
يَنْفِرُ مِنْهَا بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے فرشتے تھے تیرا قرآن پڑھنا
سنتے تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو فجر کو لوگ فرشتون کو دیکھتے فرشتے اُنسے نہ چھپتے یہ حضرت نے اسید بن حضیر سے فرمایا جبکہ وے
سورۂ کہف پڑھتے تھے اور اُنکے پاس گھوڑا دو رسیون مین بندھا تھا تو اسید کو ایک بدلی نے چھا لیا اور اسمین چراغ روشن تھے
تو وہ بدلی قریب ہوئی جاتی تھی اور اُنکا گھوڑا اُس سے بھڑکتا تھا ف بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ اسید بن حضیر
کا لڑکا اُنکے پاس سوتا تھا گھوڑے کے بھڑکنے سے ڈرے کہ کہین لڑکا نہ کچل جاوے قرآن پڑھنا موقوف کیا بدلی بھی غائب
صبح کو یہ حال حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن سننے کو فرشتے حاضر ہوتے ہین مگر
نظر نہین آتے ع عَائِشَةَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ

قَالَتْ لَهَا حِيْنَ قَالَتْ اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوْا يُحَدِّثُوْنَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهٗ حَقًّا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سچ بات کو فرشتون سے جن لے بھاگتا ہی سو اُسکو اپنے دوست کے کان مین ڈالدیتا ہی تو وہ اُسمین اور سو جھوٹھ زیادہ کرتا ہی یہ حضرت نے حضرت عائشہؓ سے کہا جبکہ اُنھون نے کہا کہ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اُسکو ہم سچ پاتے تھے ف عرب مین چند لوگ تھے جنون سے راہ رکھتے تھے اُنسے دریافت کرکے آیندہ خبرین لوگون کو بتلاتے تھے دین اسلام مین حکم ہوا کہ سوائے خدا کے غیب کوئی نہین جانتا کاہن جھوٹھے اور بے حقیقت ہین اُنسے حال دریافت کرنا درست نہین حضرت عائشہ نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کاہن جھوٹھے ہین تو اُسکا کیا سبب ہی کہ اُنکی بات سچ بھی ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اس عالم مین ہوتا ہی اُسکا حکم فرشتون کو ہوتا ہی فرشتے اول آسمان پر آپسمین اُسکی گفتگو کرتے ہین شیطان اور جن وہان جاکر سُن آتے ہین اور اپنے پوجنے والے دوستون کو بتلاتے ہین وے لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹھ ملاکر لوگون سے کہتے ہین وہی ایک بات تو سچ ہوتی ہی اور باقی واہیات نادان لوگ اُسی ایک سچ بات کو دلیل پکڑکے معتقد ہوتے ہین اور اُنکی اکثر جھوٹی باتون
۲۰ کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہین رکھتے حم ابن مسعود تِلْكَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ يَعْنِي الْوَسْوَسَةَ قَالَهٗ حِيْنَ سُئِلَ عَنْهَا وَهِيَ مَا يَجِدُ الْاِنْسَانُ فِيْ نَفْسِهٖ مَا يَتَعَاظَمُ اَنْ يَتَكَلَّمَ وَيُرْوٰى ذٰلِكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَفَرَّدَ بِهٖ مُسْلِمٌ اَيْضًا مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس وسوسے کو برا جاننا محض ایمان ہی یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ وسوسے کا حضرت سے سوال ہوا وسوسہ اُسکو کہتے ہین جسکا خیال آدمی اپنے دل مین پاتا ہی اور اُسکے کہنے کو برا جانتا ہی اور دوسری روایت ابو ہریرہؓ سے یون ہی کہ یہ تو صریح ایمان ہی اس حدیث کو بھی صرف مسلم نے روایت کیا ف مشکوۃ مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ چند صحابہ نے حضرت پاس آکر پوچھا کہ یا حضرت ہمارے دلون مین نہایت برے برے خیال آتے ہین کہ ہم اُنکو زبان پر لانا برا گناہ جانتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی برے خیال کو برا جاننا اور زبان پر نہ لانا ایمان کی نشانی ہی اگر دل مین ایمان نہوتا تو کون روکتا اور یہ مطلب نہین کہ برے خیالات آنا صریح ایمان ہی چنانچہ ابو داؤد مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا کہ میرے دل مین بعضا ایسا برا خیال آتا ہی کہ اگر مین جلکے کوئلا ہو جاؤن تو بھی زبان سے نہ نکالون حضرت نے فرمایا شکر خدا کو جسنے شیطان کا کام وسوسے ہی پر ٹالا یعنی شیطان کافرون سے تو شرک اور بت پرستی کرواتا ہی لیکن مومن پر سوائے برے خیال ڈالنے کے اُسکا کچھ زور نہین چلتا وسوسے کا علاج یہ ہی کہ اُسکی طرف دھیان نہ کرے اور اللہ کی پناہ مانگے لاحول
۲۰۳ پڑھے اور لا الہ الا اللہ کی کثرت کرے کا کبیرہ حم رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ مسلم مین رافع بن خدیج سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام ہی اور خرچی حرامکار عورت کی حرام ہی اور پچھنے لگانے والے کا کسب پلید ہی ف امام شافعی کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کتے کی قیمت حلال نہین اور امام اعظمؒ کے نزدیک حلال ہی تو اُنکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر کتا شکاری اور حفاظت کیواسطے نہو تو اُسکی قیمت حرام ہی اور خرچی بالاتفاق حرام ہی اور پچھنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک حرام ہی اور اماموں کے نزدیک حرام نہین مکروہ ہی کہ نجاست سے خالی نہین حم انس حُبِّبَ اِلَيَّ اٰيَاهَا اُدْخِلَتِ الْجَنَّةَ يَعْنِي سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ

بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص کی محبت تجکو بہشت مین داخل کریگی **ف** ایک شخص نے
حضرت سے کہا کہ حضرت مین سورۂ اخلاص یعنی قل ہو اللہ سے بہت محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
بریدۃ بن الحصیب حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ
يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ ثُمَّ الْتَفَتَ
إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ غازیون کی بیبیون کی حرمت خانہ نشین لوگون پر ایسی ہی جیسے انکی ماؤن کی حرمت ہی اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مرد کے
گھربار کے کام خدمت مین رہے پھر انمین خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا پھر مجاہد اُسکے نیک عمل سے جو چاہیگا سو
لیگا پھر حضرت ہم اصحاب کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمھارا کیا گمان ہی **ف** یعنی اُسکو حق جانتے ہو یا کچھ تردد وہی
ق ابن عمر حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا **قال** لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
١٣١ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون کا حساب خدا پر ہی تم دونون مین ایک تو جھوٹھا ہی تجکو اُس عورت پر کچھ
قابو نہین **ف** ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اُسنے انکار کی دونون آپس مین قسم کھا جھوٹے کو بددعا کر کے جدا
ہو گئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دونون مین ایک ضرور جھوٹھا ہو اگرچہ شرع مین کسی پر جھوٹھ نہ ثابت ہو لیکن قیامت پر
خدا حساب کریگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت نے فرمایا تجکو اب اُسکے ویسے مال پر قابو اور اختیار نہین اگر
تو سچا ہی تو مال صحبت داری کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہی تو مال کا لینا آزمیت سے بعید ہی **ق** ابو ہریرۃ
حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرۃ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہین سلام کا جواب دینا اور بیمار کو
پوچھنا اور جنازون کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا **ق** ابو ہریرۃ حَقُّ الْمُسْلِمِ
عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا
اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ مسلم مین ابو ہریرۃ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین لوگون نے پوچھا کہ وے حق کون ہین یا رسول اللہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تو اُس سے ملے اُسکو سلام کر اور جب تجکو وہ بلاوے اور دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجسے کسی کام مین نصیحت
چاہے تو اُسکو نیک نصیحت دے اور جبکہ وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اُسکا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہ اور جبکہ وہ بیمار پڑے
تو اُسکو جا کر پوچھ اور جبکہ مر جاوے تو اُسکے جنازے کے ساتھ چل **ف** پہلی حدیث مین پانچ حق فرمائے اور اس حدیث مین چھ تو
مطلب ہی کہ پانچ یا چھ ہی مین منحصر نہین بلکہ اسلام کے حق بہت ہین مگر جسکی زیادہ ضرورت دیکھی اُسکو فرمایا کبھی پانچ کبھی چھ کبھی کم و
زیادہ **ق** ابو ہریرۃ حَقُّ اللّٰهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ وفی روایۃ للہ
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا بخاری مین ابو ہریرۃ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا
حق ہر مسلمان پر یہ ہی کہ ہر ہفتے مین غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھوے اور دوسری روایت یون ہی کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ...

ہر مینہ میں غسل کرے ایک دن یعنی جمعے کے دن غسل کرنا مستحب ہے ق جابر حلبہا علی الماءِ وَاِعَارَۃُ دَلْوِھَا وَاِعَارَۃُ فَحْلِھَا
وَمَنِیْحَتُھَا وَحَمْلٌ عَلَیْھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قالہ لِرَجُلٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حَقُّ الْاِبِلِ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اونٹنیوں کا دودھ دوہنا پانی پر اور انکے ڈول کو مانگے دینا اور نر اونٹ کو عاریت دینا یعنے اونٹنی گابھن کرنے
کیواسطے اور محتاجوں کو اونٹ دینا دودھ پینے کیواسطے اور اونٹوں پر بوجھ رکھنا جہاد میں یعنی غازی کو سوار کرنا یا اسباب لادنا
یہ حضرت نے اس مرد سے فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ اونٹ رکھنے کا کیا حق اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہے ف
عرب کا دستور تھا کہ جب لاتے کنوئیں پر اونٹوں کو پانی پلانے تو دودھ دوہتے اور محتاجوں کو دیتے ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ ۲۴
عَمْرٍو حَوْضِیْ مَسِیْرَۃُ شَھْرٍ مَاؤُہٗ اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِیْحُہٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَکِیْزَانُہٗ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْھَا
فَلَا یَظْمَأُ اَبَدًا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینے بھر کی راہ ہے پانی اسکا
زیادہ تر سفید دودھ سے اور اسکی بو مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہے اور اسکے کوزے اور آبخورے جیسے آسمان کے تارے یعنے
بیشمار جو اس حوض سے پانی پئیگا کبھی اسکو پیاس نہ لگیگی ف ہر چند پیاس تو ایکبار کے پینے میں جاتی رہیگی لیکن اہل جنت لذت
کیواسطے اسکو پیا کرینگے ق ابو الدرداء دَعْوَۃُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَۃٌ عِنْدَ رَأْسِہٖ مَلَکٌ ۲۰
مُوَکَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْہِ بِخَیْرٍ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِہٖ اٰمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ مسلم میں ام الدرداء سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کیواسطے پس پشت مقبول ہے اسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے کہ جب وہ
اپنے بھائی مسلمان کیواسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ آمین اور تجکو بھی اس دعا کے برابر فائدہ ہے یعنی جو تو نے نیک چیز
اسکے واسطے مانگی اسکو بھی ملیگی اور تجکو بھی ملیگی ق ابو ہریرۃ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَھْلِکَ اَعْظَمُھَا اَجْرًا اَلَّذِیْ اَنْفَقْتَ ۲۰
عَلٰی اَھْلِکَ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دینار تونے جہاد میں خرچ کی اور ایک دینار تونے گردن
چھڑانے میں یعنی بردہ آزاد کرنے میں خرچ کیا اور ایک دینار تونے محتاج کو خیرات دی اور ایک دینار تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ
کیا ان سب میں بڑا ثواب اسمیں ہے جو تونے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا ف جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل و عیال کا خرچ
اسواسطے افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہے فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا چاہیے اپنے اہل و عیال پر ہر شخص خرچ کرتا ہے لیکن اگر
اسکو خدا کا حکم جانکر خرچ کرے اور نیت کے سبب سے زیادہ تر ثواب پاوے ق عثمان بن ابی العاص الثقفی ذَاکَ شَیْطَانٌ ۲۰۸
یُقَالُ لَہٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَہٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْہُ وَاتْفُلْ عَلٰی یَسَارِکَ ثَلٰثًا قالہ لہ حِیْنَ قَالَ اِنَّ
الشَّیْطَانَ قَدْ حَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ صَلَاتِیْ وَقِرَاءَتِیْ یَلْبِسُھَا عَلَیَّ مسلم میں عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ وہ شیطان ہے اسکو خنزب کہتے ہیں سو جبکہ تو اسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اسکی شر سے اور اپنی بائیں طرف تین بار
تھک تھکا دے یہ حضرت نے عثمان بن ابی العاص سے فرمایا جبکہ انہوں نے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہے میرے اور میری نماز اور قرأت
کے اندر مجکو قرآن کے پڑھنے میں شبہہ ڈالتا ہے ف یعنے جو شیطان کہ نماز میں شبہہ ڈالتا ہے اسکا خنزب لقب ہے پھر اسکی علاج بتلائی ۱۶۲
اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شیطان وضو میں شبہہ ڈالتا ہے اسکا ولہان لقب ہے ق عائشۃ ذَاکِ لَوْ کَانَ وَاَنَا حَیٌّ
فَاَسْتَغْفِرُ لَکِ وَاَدْعُوْ لَکِ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یوں ہی ہوگا اگر تیرا انتقال ہوا

بخاری کی ... یہ حضرت

اور میں زندہ رہا تو تیرے واسطے مغفرت مانگونگا اور تیرے حق میں دعا کرونگا ف حضرت عائشہؓ نے عرض کی کہ یا حضرت میرے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجیے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کیطرف ہے اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ والوں میں ہے اور شور کرنے والوں میں جو اونٹ والے ہیں اور غریبی اور غمخواری بکری والوں میں ہے ف اکثر فساد مشرق کیطرف سے ہوئے اور دجال بھی اسی طرف سے نکلیگا پھر فرمایا کہ جانوروں کی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہے سائیس اور شتربان اکثر بدخلق ہوتے ہیں اور بکری چرانے والے بغیر مسکین ہوتے ہیں اسی واسطے پیغمبروں نے بکریوں کو چرایا ھر اَبُوْ هُرَيْرَةَ رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان سر غبار آلودہ دروازوں پر سے دھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو خدا انکی قسم کو سچا کر دیوے ف یعنی بعضے بندگان خدا ظاہر کے تو ایسے برے کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دیوے اور باطن کے ایسے صاف کہ خدا کو انکی خاطرداری منظور رہتی ہے اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کسی مسلمان بظاہر کو حقیر نہ جانے شعر خاکساران جہان را بحقارت منگر۔ تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد۔ مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ خلاف شرع فقیروں کو ولی اور قطب عوام کیطرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں بعضے پریشان مو خاکساروں کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شرابخوار داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہیں دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالی کو پسند ہے خ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا بخاری میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا میں دار الاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور بہشت میں تمھارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور جہاد میں اول روز یا آخر روز نکلنے کا کوشش کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے ف آخرت کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہوا کہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ اور باقی م سَلْمَانَ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ مسلم میں سلمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سرحد اسلام پر ایکرات اور دن چوکی دینا بہتر ہے ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر مر گیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اسکا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا اور انکی روزی جاری رہیگی اور منکر نکیر کے خوف سے نڈر ہو جاویگا ف موت سے شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہیں ہوتا اور قبر کے سوال جواب کا کچھ کھٹکا نہیں رہتا م عَائِشَةَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو رکعتیں فجر کی بہتر ہیں تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا میں ہے نماز فجر سے کمتر ہے ف یہ سنت فجر کی فضیلت ہے حضرت کا دستور تھا کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سنت کو نہایت مقدم جانتے تھے اور بکمال رعایت رکھتے تھے م الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا مسلم میں مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا انکا پچھلا

پانی پینے میں ہے یعنی ساقی کو لازم ہے کہ اول اور پہلے مسلمانوں کو پلا دے پھر سب کے بعد آپ پیوے اسی طرح ہر حاکم اور وزیر اور
داروغہ کو لازم ہے کہ جس میں اختیار رکھتا ہو اول اور مسلمانوں کو شریک رکھے سرداری اسی کا نام ہے ق ابن مسعود سباب
المسلم فسوق وقتاله کفر بخاری اور مسلم میں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا
گناہ ہے اور اسکو ناحق قتل کرنا نا انصافی اور ناشکری ہے ف اگر قتل حلال جانکر مسلمان کو قتل کرے تو صریحا کفر ہے اور
نہیں تو کبیرہ گناہ ہے ق انس سبحان اللہ لا تطیقه او لا تستطیعه ویروی لا طاقة لك بعذاب اللہ افلا قلت اللهم ۲۰
آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار قاله لرجل عاده فدعا الله به فشفاه مسلم میں
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذاب الہی کو نہ اٹھا سکیگا اور دوسری روایت یوں ہے کہ تجکو
عذاب خدا کی طاقت نہیں تو نے یوں کیوں نہ کہا کہ الہی ہمکو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمکو بچا دوزخ
کے عذاب سے یہ حضرت نے اس مرد سے فرمایا جسکی بیماری کو تشریف لیگئے تھے پھر اسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اسکو شفا بخشی ف
حضرت ایک مسلمان کی بیماری کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان ہو گیا تھا جیسے مرغی کا چوزہ سو حضرت نے اس سے فرمایا کہ تو نے
کچھ دعا تو نہیں کی ہے اسنے کہا ہاں میں صحت میں یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الہی جو تجکو آخرت میں میرے اوپر عذاب کرنا ہو سو دنیا میں جلد
مجھپر کر دے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آدمی کو عذاب الہی کی طاقت نہیں نہ دنیا میں طاقت ہے نہ آخرت میں تو بلا کیوں تو نے
اپنے منہ سے کیوں مانگی پھر اسکو دین اور دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اسکو اسی دعا سے صحت ہوگئی ق ام سلمة سبحان ۲
اللہ ماذا انزل الليلة من الخزائن وماذا انزل الليلة من الفتن من يوقظ صواحب الحجرات كاسية في الدنيا
عارية في الآخرة بخاری میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ آجکی رات کیا ہی رحمت کے گنج اترے
ہیں اور آجکی رات کیا ہی فتنے اور فساد نازل ہوئے ہیں کوئی ہے کہ کوٹھریوں والی عورتوں کو جگا دے یعنی تاکہ تہجد پڑھیں بہت عورتیں
دنیا میں پوشاک والی ہیں اور آخرت میں برہنہ ہیں یعنی دنیا میں با عزت اور آخرت میں گناہ سے فضیحت ف حضرت ام سلمہ سے
روایت ہے کہ حضرت یکبارگی سو کر جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس امت کے فساد ہونے واسطے حضرت کو خواب میں نمود
ہوئے ق ابو هريرة سيحان وجيحان والفرات والنيل كل من انهار الجنة بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ۲
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل یہ چاروں بہشت کی نہریں ہیں ف سیحون اور جیحون ترکستان میں ہیں اور فرات
عراق میں اور نیل مصر میں یعنی ان نہروں کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہے یا کہ ان نہروں کی اصل وہاں سے ہوئی ہو
ق شداد بن اوس سيد الاستغفار ان يقول العبد اللهم انت ربي لا اله الا انت خلقتني وانا عبدك و ۲
انا على عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت ابوء لك بنعمتك علي وابوء لك بذنبي
فاغفر لي فانه لا يغفر الذنوب الا انت من قالها من النهار موقنا بها فمات من يومه قبل ان يمسي فهو من
اهل الجنة ومن قالها من الليل وهو موقن بها فمات قبل ان يصبح فهو من اهل الجنة بخاری میں شداد
بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ یوں کہے کہ الہی تو میرا مالک ہے کوئی لائق بندگی کے نہیں سوائے
تیرے تو نے مجکو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے قول اور عہد پر ہوں جہانتک مقدور کے موافق میں تیری

پناہ مانگتا ہون اپنے کرتب کی برائی سے مین تجھسے اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھپر ہوا اور اپنے گناہ کا تجھسے اقرار کرتا ہون
سو مجکو بخشدے مقرر یہی ہی کہ کوئی گناہ کو نہین بخش سکتا سوائے تیرے جو یقین سے اسکو و نہین سکے پھر اُسی دن شام سے پہلے
مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہی اور جو اسکو رات مین کہے یقین کرکے پھر جاوے فجر سے پہلے تو وہ شخص بہشتی ہی ف اللھم سے الا
انت تک صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونون آگئے رات یا دن مین جب مریگا اس عمدہ بشارت مین داخل ہی اسی دعا کو
سید الاستغفار کہتے ہین ق اَبُوْ بَکْرَةَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُوالْحِجَّةِ ق بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ ۲۰۶۲
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہین ہوتے رمضان اور ذی الحج ف امام احمد نے اس حدیث کا
مطلب یون کہا کہ ایک سال مین یہ دونون مہینے ساتھی کم نہین ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور
اسحق نے کہا کہ ان دونون مہینون کا ثواب کم نہین ہوتا پورا لکتا ہی اگرچہ دونون شمار مین کم ہون اور یہی قول ٹھیک ہی واللہ اعلم ھ
عُمَرُ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ يَعْنِي الْقَصْرَ فِي السَّفَرِ مَعَ الْاَمْنِ عمر فاروق سے روایت ہی ۲۰۶۳
کہ حضرت نے فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہی کہ خدا نے تمپر تصدق کیا ہی سو اُسکے صدقے کو قبول کرو یعنی امن کی حالت مین بھی نماز کا
قصر سفر مین چاہیے ف سفر مین چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہی یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہی تو مناسب
نہین کہ خدا کی رخصت کو نہ مانیے اور پوری پڑھیے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ سفر مین پوری نماز پڑھنا درست نہین
زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ مسلم مین زید بن ارقم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صلوٰۃ ۲۰۶۴
الاوابین اُسوقت ہی جبکہ اونٹ کے بچون کے تلوے جلنے لگین ف یعنے چاشت کیوقت ریتیل گرم ہوتی ہی بچون کے تلوے
جلنے لگتے ہین وے ہر طرف سے بھاگ کے اونٹون کے گرد ہو جاتے ہین مشائخ لوگ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز کو صلوٰۃ الاوابین
کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الضحی اور نماز چاشت کا نام صلوٰۃ الاوابین ہی اوابین اُن عابدون کو کہتے ہین
جنکا دل عبادت الٰہی کیطرف جھکا رہتا ہو ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا ۲۰۶۵
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس حصے افضل ہی خ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ صَلٰوةُ ۲۰۶۶
الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً هٰذِهٖ رِوَايَةُ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ
بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے اور ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے
افضل ہی یہ ابو سعید کی روایت ہی اور عبد اللہ بن عمر کی روایت مین ستائیس درجے کا ذکر ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ ۲۰۶۷
فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَصَلَاتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَّذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا
تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً
وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ
اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مرد کی نماز جماعت مین اُسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس اور چند درجے زیادہ ہی یعنے پچیس یا ستائیس اور اسکا سبب یہ ہی

آدمی نے وضو کیا اچھی طرح پھر مسجد میں آیا اس حالت سے کہ سوائے نماز کے اسکی جنبش کا کوئی سبب نہو تو ایسا شخص کوئی ڈگ نہ رکھیگا مگر کہ خدا اُس ڈگ کے سبب سے اُسکا ایک درجہ بلند کریگا اور اُسکی جہت سے اُسکا گناہ دور کریگا یہانتک کہ مسجد میں آوے پھر جب مسجد میں آیا تو نماز میں داخل ہوا جبتک کہ اُسکو نماز روکے ہے یعنے جو مدت نماز کے انتظار میں گذرے گی وہ نماز میں شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اُسکو دعا کرتے ہیں جبتک کہ اس مکان میں بیٹھا رہیگا جسمیں نماز پڑھ چکا فرشتے کہتے ہیں الٰہی اُسپر رحم کر الٰہی اُسکی مغفرت کر الٰہی اُسکی توبہ قبول کر اُسپر رحمت متوجہ ہو یہ دعا اس شرط پر ہے جبتک کہ مسجد میں کسی کو تکلیف نہ دیوے جبتک مسجد میں دنیا کی بات نہ کہے یا وضو نہ ٹوٹے ان تینوں سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس درجہ فضل اور ثواب میں زیادہ ہے اور اگر نیت زیادہ خالص ہوئے تو ستائیس درجے تک بھی نوبت پہونچتی ہے پھر حضرت نے اُسکا سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد میں جانا نماز ہی کیواسطے جانا مسجد تک ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز میں داخل ہونا اور فرشتوں کا دعا دینا اور مسجد میں ظاہر اور باادب رہنا فضول کلام اور تکلیف انام سے بچنا اس فضیلت

۲۰۶۸ اور ترقی کا سبب ہے تو تنہا نماز پڑھنے میں یہ امور حاصل نہیں ق ابن عمر صَلوٰةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پھر جب تو فجر ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر ف امام شافعیؒ اور امام ابو یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت

۲۰۶۹ افضل ہے اور یہی حدیث انکی دلیل ہے ھر ابو ھریرۃ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے

۲۰۷۰ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچہ لڑکے کا جبکہ پیدا ہوتا ہے اور زمین پر گرتا ہے شیطان کے ٹھوکے کے سبب سے ہے ھر ابو ھریرۃ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلْظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد کے پہاڑ کے برابر ہوگا اور اُسکی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ برابر ہوگی ف یعنے دوزخ میں کافر کا قد نہایت لنبا چوڑا ہوگا

۲۰۷۱ تا کہ عذاب زیادہ ہو اور اگ بدن پر بہت سی لپٹے ھر جابر طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے ف یعنے مومن کو حرص نہ چاہیے اپنے کھانے میں دوسرے بھوکے بھائی مسلمان کو شریک کر لے ایک روز آسودگی نہ سہی لیکن بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہے کہ اپنا تو پیٹ

۲۰۷۲ بھر لیوے اور دوسرا مسلمان بھوکا رہے اور دیکھا کرے ھر صہیب بن سنان عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ مسلم میں صہیب بن سنانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب ماجرا ہے مومن کا مقرر اُسکا ہر حال اُسکے واسطے بہتر ہے اور یہ بات کسی کو حاصل نہیں سوائے مومن کے اگر اُسکو خوشی ہو شکر کرے تو شکرگذاری اُسکے حق میں بہتر ہوا اور اگر اُسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اُسکے حق میں بہتر ہو ف یعنے مومن کا کسی طرح نقصان نہیں خوشی میں شکرگذاری سے نعمت زیادہ ملے اور ثواب پاوے اور غم میں صبر کے سبب خدا کا مقبول ہو اور بے حساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہیں نہ

۲۰۷۳ خوشی میں اُسکی خدا کی طرف نظر ہوتی ہے نہ غم میں ھر جابر بن سمرۃ عَلَامَ تُوْمِئُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ

وَاِنَّمَا یَکْفِیْ اَحَدَکُمْ اَنْ یَّضَعَ یَدَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ ثُمَّ یُسَلِّمُ عَلٰی اَخِیْہِ مَنْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ وَشِمَالِہٖ مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کس پر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھون سے گویا کہ تمھارے ہاتھ جنگلی گھوڑون کی دُمین ہین یعنی جیسے
شریر گھوڑا ہر دم اپنی دُم اِدھر اُدھر ہلاتا ہی ویسے تم ہلاتے ہو اور آدمی کو تو اتنا کفایت کرتا ہی کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے رہے
پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرے جو اسکے دہنے اور بائین ہون ف نماز کے اخیر مین بعضے لوگ ہاتھ اٹھا کر دہنے بائین کے
لوگون کو سلام کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نماز مین سلام کیوقت ہاتھ اُٹھانا منع کیا ق اُمُّ قَیْسٍ بِنْتُ مِحْصَنٍ
عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْهِ سَبْعَةَ اَشْفِیَةٍ مِنْهَا ذَاتُ
الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بخاری اور مسلم مین ام قیس بنت محصنؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
عورتون سے فرمایا کہ کیون تالو اور حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم لازم پکڑو اس کوٹ کو واسطے کہ اسمین سات بیماری
شفا ہی انھین سے ایک ذات الجنب ہی یعنی پانجر کا درد حلق کے ورم مین ناک مین ڈالتے اور ذات الجنب مین حلق کے اندر ڈالیے
ف عرب کی عورتین ورم حلق مین جو اپنے لڑکون کو گھانٹی دیتی تھین حضرت نے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ کوٹ کی گھانٹی
دیا کرو پھر فرمایا کہ کوٹ مین سات بیماریون کی شفا ہی دو کو بیان کیا یعنی ورم حلق اور ذات الجنب کو پانچ بیماریون کو نہین کو
کیا ہی لیکن معلوم کیا چاہیے کہ کوٹ گرم خشک ہی حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہی اور زہر کو دفع کرتا ہی اور جماع کی قوت زیادہ کرتا ہی
اور پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہی جبکہ شہد کے ساتھ پیجیے اور جگر اور معدے کے ضعف کو دفع کرتا ہی اور تجاری کے بخار کو شفا دیتا ہی
لڑکون کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہی سو اسواسطے حضرت نے یہ دوا تجویز کی اہل حدیث عود ہندی کو قسط یعنی کوٹ کہتے ہین لیکن اطبا
عود ہندی کو اگر کہتے ہین اگر بھی گرم و خشک ہی دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہی اور ریح کو تحلیل کرتا ہی اور کھانسی و درد
اور غشی اور سر خفقان کو اور اسہال اور استسقا کو دور کرتا ہی ق اِبْنُ عُمَرَ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِیْمَا اَحَبَّ وَ
کَرِهَ اِلَّا اَنْ یُّؤْمَرَ بِمَعْصِیَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مرد مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمان برداری واجب ہی خواہ اسکو اچھا لگے یا برا مگر اس صورت مین کہ جب گناہ کا
مامور ہو پھر جب گناہ اور خلاف شرع کا اسکو حکم ہو تو اسوقت اسکی طاعت اور فرمانبرداری نہ چاہیے ف خوشی اور ناخوشی
مین حاکم کی طاعت واجب ہی لیکن خلاف شرع کام مین طاعت نہین ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَةِ مَلَآئِکَةٌ لَا ۷۶
یَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی راہون پر فرشتے
مقرر ہین انمین نہ وبا اور دجال نہ داخل ہوگا ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَمْرُو بْنُ لُحَیِّ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خِنْدِفٍ اَبُوْ خُزَاعَةَ بخاری ۷۷
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمرو لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پرپوتا خزاعہ کا باپ ہی ف یعنی خزاعہ
کی قوم عمرو بن لحی کی اولاد مین ہے لوگ یمنی نہین مضر کے گروہ مین داخل ہین خزاعہ کی قوم مین کچھ اختلاف تھا حضرت نے اسکا
بیان کر دیا عرب مین بت پرستی اور سانڈ چھوڑنا عمرو بن لحی سے شروع ہوا ق اَبُوْ اَیُّوْبَ غَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ ۲۷۸
خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ مسلم مین ابو ایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا یعنی جہاد مین صبح یا شام کو
کوشش کرنا بہتر ہی اُس سے جسپر آفتاب نے طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے افضل ہی کہ اسکا ثواب باقی ہی اور دنیا فانی

۱۰۲۱ م جابر غلظ القلوب في أهل المشرق والإيمان في أهل الحجاز مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ دلوں کی سختی مشرقی لوگوں میں ہے اور ایمان حجاز کے لوگوں میں ہے ف مدینے کی جانب شرق مضر کی قوم رہتی تھی نہایت سخت لوگ تھے عرب میں حجاز اس ملک کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہے

۱۰۲۲ م النواس بن سمعان غير الدجال أخوفني عليكم إن يخرج وأنا فيكم فأنا حجيجه دونكم وإن يخرج ولست فيكم فامرؤ حجيج نفسه والله خليفتي على كل مسلم إنه شاب قطط عينه طافية كأني أشبهه بعبد العزى بن قطن فمن أدركه منكم فليقرأ عليه فواتح سورة الكهف إنه خارج خلة بين الشام والعراق فعاث يمينا وعاث شمالا يا عباد الله فاثبتوا قلنا يا رسول الله وما لبثه في الأرض قال أربعون يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائر أيامه كأيامكم قلنا يا رسول الله فذلك اليوم الذي كسنة أتكفينا فيه صلاة يوم قال لا اقدروا له قدره قلنا يا رسول الله وما إسراعه في الأرض قال كالغيث استدبرته الريح فيأتي على القوم فيدعوهم فيؤمنون به ويستجيبون له فيأمر السماء فتمطر والأرض فتنبت فتروح عليهم سارحتهم أطول ما كانت ذرى وأسبغه ضروعا وأمده خواصر ثم يأتي القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف عنهم فيصبحون ممحلين ليس بأيديهم شيء من أموالهم ويمر بالخربة فيقول لها أخرجي كنوزك فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلا ممتلئا شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل ويتهلل وجهه ويضحك فبينما هو كذلك إذ بعث الله المسيح بن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرودتين واضعا كفيه على أجنحة ملكين إذا طأطأ رأسه قطر وإذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه إلا مات ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله ثم يأتي عيسى بن مريم قوم قد عصمهم الله منه فيمسح عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة فبينما هو كذلك إذ أوحى الله إلى عيسى إني قد أخرجت عبادا لي لا يدان لأحد بقتالهم فحرز عبادي إلى الطور ويبعث الله يأجوج ومأجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر أوائلهم على بحيرة طبرية فيشربون ما فيها ويمر آخرهم فيقول لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا إلى جبل الخمر وهو جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الأرض هلم فلنقتل من في السماء فيرمون بنشابهم إلى السماء فيرد الله نشابهم مخضوبة ويحصر نبي الله عيسى وأصحابه حتى يكون رأس الثور لأحدهم خيرا من مائة دينار لأحدكم اليوم فيرغب نبي الله عيسى وأصحابه فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط نبي الله عيسى وأصحابه إلى الأرض فلا يجدون في الأرض موضع شبر إلا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى وأصحابه إلى الله فيرسل الله عليهم طيرا كأعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الأرض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للأرض أنبتي ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل حتى أن اللقحة من الإبل لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك إذ بعث الله ريحا

طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَتَبْقَىٰ شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مسلم مین نواس بن سمعان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر دجال کے سوائے کا خوف مجکو زیادہ ہی یعنی دجال کے سوائے مجکو تمہارے حق مین اور فسادون کا زیادہ خوف ہی اگر دجال نکلا اور مین تم لوگون مین موجود ہوا تو تمسے پہلے مین اُسکو الزام دونگا اور تمکو اُسکے شر سے بچاؤنگا اور اگر وہ نکلا اور مین تم لوگون مین موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اُسکو الزام دیگا اور حق تعا میرا خلیفہ اور نگہبان ہی ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گھنگر والے بالون والا ہی اُسکی آنکھ مین ٹینٹ ہی گویا کہ مین اُسکی مشابہت دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتھ عبد العزی ایک کافر تھا سو جو شخص کہ تم مین سے اُسکو پاوے تو چاہیے کہ سورہ کہف کے سر کی آیتین اُسپر پڑھے مقرر وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اُٹھائیگا بائین اے خدا کے بندو ایمان پر ثابت رہیو صحاب بولے یا رسول اللہ اور کسقدر اُسکو زمین پر درنگی اور اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس دن اُنمین سے ایکدن ایکتو سال کے برابر اور دوسرا دن جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے کہ یہ تمہارے دن ہین صحاب بولے یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت نے فرمایا کہ نہین تم اندازہ کر لینا اُس دن مین بقدر اُسکے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑھتے ہو اسی طرح اُس دن بھی اٹکل کر کے پڑھیو صحاب بولے یا رسول اللہ اور اُسکی شتابی کیسی زمین مین کیونکر ہوگی حضرت نے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو ہوا پیچھے سے اُڑاتی ہی سو وہ ایک قوم پاس آویگا تو اُنکو کفر کیطرف بلاویگا سو وے اُسکا ایمان لاوینگے اور اُسکی بات مانینگے تو آسمان کو حکم کریگا سو وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گھاس اور اناج جماویگی تو شام کو اُنکے مواشی آوینگے بہ نسبت سابق کے دراز کوہان ہوکر اور کشادہ تھن ہوکر اور کوکھین خوب بھری یعنی موٹے تازے ہو جاوینگے پھر دجال دوسری قوم پاس آویگا تو اُنکو کفر کیطرف بلاویگا تو وے اُسکے قول کو پھیر دینگے یعنی اُسکی بات نہ مانینگے تو اُنکی طرف سے ہٹ جاویگا تو اُنپر قحط اور خشکی پڑیگی اُنکے ہاتھون مین اُنکے مالون مین سے کچھ نہ باقی رہیگا اور دجال ویران زمین پر نکلیگا تو اُس سے کہیگا کہ اے زمین اپنے خزانے نکال تو وہان کے مال اور خزانے ظاہر ہو کر اُسکے پاس جمع ہو جاوینگے جیسے شہد کی مکھیان بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہین پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاویگا تو اُسکو تلوار سے ماریگا سو اُسکو قتل کر کے دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہی پھر اُسکو زندہ کر کے بلاویگا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا سو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگاہ حق تعا عیسی بن مریم کو بھیجیگا تو عیسی اُترینگے سفید مینارہ پاس شہر دمشق کے مشرق کیطرف زرد رنگین جوڑا پہنے اپنے دونون ہاتھ دو فرشتون کے پرون پر رکھے ہوئے جب عیسی اپنا سر جھکاوینگے تو پسینا ٹپکیگا اور جب اپنا سر اُٹھاوینگے تو موتی سے بوند بہینگے سو جس کافر پر عیسی کے دم کی بھاپ لگیگی سو وہ مر جاویگا اور اُنکا دم پہنچیگا جہانتک اُنکی نظر پہنچیگی پھر عیسی دجال کو تلاش کرینگے یہانتک کہ اُسکو باب لد پاس پاوینگے کہ شام مین ایک پہاڑ کا نام ہی سو اُسکو قتل کرینگے پھر عیسی بن مریم پاس وہ لوگ آوینگے جنکو خدا نے دجال سے بچایا تو شفقت سے اُنکے چہرون کو سہلاوینگے اور اُنکو اُنکے بہشت کے درجات کی خبر دینگے سو اسی حال مین ہونگے کہ ناگاہ حق تعا عیسی کو حکم کریگا کہ مین نے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسی کو اُنکے لڑنے کی طاقت نہین سو پناہ مین لیجا میرے مسلمان بندون کو

طور کیطرف اور خدا بھیجیگا یاجوج اور ماجوج کو اور وے ہر ایک بلندی سے نکل پڑینگے تو انکے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر
گذرینگے تو پیجاوینگے جتنا پانی کہ اسمین ہوگا اور انکے پچھلے لوگ جب وہ وہان آوینگے تو کہینگے کبھی اس دریا مین بھی پانی تھا
پھر چلینگے یہانتک کہ اس پہاڑ تک پہونچینگے جہان درختون کی کثرت ہی یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وے کہینگے البتہ ہم زمین
والون کو تو قتل کرچکے آؤ اب آسمان والون کو قتل کرین تو اپنے تیرون کو آسمان پر مارینگے سو خدا انکے تیرون کو خون آلودہ
کرکے ڈالیگا اور خدا کا پیغمبر عیسیٰ اور انکے اصحاب گھرے رہینگے یہانتک کہ انکے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے
آج تمھارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور انکے اصحاب دعا کرینگے سو خدا ان یاجوج ماجوج
عذاب بھیجیگا انکی گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مرجاوینگے ایکبار جان کا سا مرنا پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور انکے
اصحاب زمین پر اترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہ انکی سڑاہند اور گندگی سے خالی نہ پاوینگے یعنی تمام زمین پر انکی
سڑی لاشین پڑی ہونگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور انکے اصحاب خدا سے دعا کرینگے تو حق تعالیٰ یاجوج ماجوج پر چڑیان بھیجیگا
جیسے بڑے اونٹون کی گردنین سو وے انکو اٹھالیجاوینگی اور انکو پھینکدیوینگی جہان خدا کو منظور ہوگا پھر خدا ایسا پانی برساویگا
کہ کوئی گھر مٹی کا اور اونکا اس پانی سے باقی نہ رہیگا سو خدا زمین کو دھو ڈالیگا یہانتک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف
عورت کیطرح کردیگا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے تو اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھاویگا اور
اسکے چھلکے کو بنگلہ سا بناکر اسکے سایہ مین بیٹھینگے اور دودھ مین برکت ہوگی یہانتک کہ دودھار اونٹنی آدمیون کے بڑے گروہ کو
کفایت کریگی اور دودھار گاے ایک برادری کے لوگون کو کفایت کریگی اور دودھار بکری ایک جدی لوگون کو کفایت کریگی
سو اسی حالت مین لوگ ہونگے کہ ایکبارگی حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجیگا کہ انکی بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کرجاویگی تو ہر مومن اور ہر
مسلم کی روح کو قبض کریگی اور برے بدذات لوگ باقی رہجاوینگے آپسمین جھگڑینگے گدھون کیطرح سو انپر قیامت قائم ہوگی ف
اکیروز حضرت نے دجال کا بات ذکر کیا اصحاب کو اسکا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی۔
صحابہ کو تسکین دی کہ اگر میری زندگی مین دجال آیا تو مین کفایت کرتا ہون اور نہین تو خدا میرا خلیفہ ہی اہل ایمان کو بچاویگا پھر
اسکی نشانیان بتلائین اور سورۂ کہف کا پڑھنا ارشاد کیا سورۂ کہف کے سرے کی دس آیتون مین دفع شر دجال کی تاثیر ہی
پھر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسیٰ کا نزول اور اسکا حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے قتل ہونا اسکے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور
انکی کثرت اور شوکت پھر انکا مرجانا اور بعد عیسیٰ کے کفار بدذات کیوقت مین قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا دجال اور یاجوج
ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان کیواسطے کہ کون اسکے داؤ مین آتا ہی اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہی
اہل ایمان کو لازم ہی کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اسکا ہرگز اعتقاد نہ کرے اسکو دجال کا نائب جانے
دیانت اور تقویٰ پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نہ کرے کرامت اسکا نام ہی جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر اور بدین
۱۸۱ فاسق سے ہو اسکو استدراج کہتے ہین ق حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَ
جَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری
اور مسلم نے حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قصور مرد کا اسکے گھر والون کے حق مین اور اسکے مال اور

جان اور لڑکے اور ہمسائے ہین اُنکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات بتلانا اور بُرے کام سے روکنا دور کرڈالتا ہو ف
یعنی اگر آدمی سے ان مال جورو لڑکے ہمسائے کے حق مین کچھ قصور یا ناانصافی ہو جاویگی تو ان عبادتون سے معاف ہو جاویگی
ح عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ مسلم مین عبداللہ
۲۰۸۲ بن عمرو سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا اُسکی جورو کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان
کا ف یعنے حاجت سے زیادہ فرش رکھنا اور فخر کو شیطانی کام ہو اور اگر مہمانون کیواسطے چار یا چار سے زیادہ فرش رکھے
تو درست ہو منع وہی ہو جو بے حاجت ہو ح اَبُوْ مُوْسٰى وَاَنَسٌ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ
۲۰۸۳ مسلم مین ابوموسی اور انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت عورتون پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانون پر
ف ثرید اُس کھانے کو کہتے ہین کہ روٹی کو شوربے مین بھگویا ہو عرب کو یہ کھانا نہایت پسند تھا سب کھانون سے
زیادہ حضرت عائشہؓ نے علم اور آداب حضرت سے بہ نسبت اور عورتون کے زیادہ سیکھے تھے سو اسواسطے اُنکی فضیلت حضرت
نے بیان فرمائی ح جَابِرٌ وَكُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ قَالَهٗ عَلٰى ثَنِيَّةِ الْمُرَارِ مسلم مین جابرؓ
۲۰۸۴ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا سو تم مین سے ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا یہ حضرت نے ثنیۃ المرار پر فرمایا ف
ثنیۃ المرار ایک ٹیلا تھا حضرت نے فرمایا جو اُسپر چڑھ جاوے اُسکا گناہ بخشا جاوے سب صحابہ اُسپر چڑھ گئے ایک گنوار نہ چڑھا اپنا
گم شدہ اونٹ تلاش کیا کیا اور اُسنے کہا کہ اونٹ کا ملنا میرے نزدیک مغفرت سے زیادہ پیارا ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو بگاڑتی ہو ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم
۲۰۸۵ مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہو سوا موت کے ف یعنے سب سرد بیماریون
کی کلونجی دوا ہو باقی اُنکی تفصیل ساتوین باب مین گذری ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِيْ كُلِّ كَبِدٍ حَرّٰى اَجْرٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
۲۰۸۶ روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر تشنہ جگر کے پانی پلانے مین ثواب ہو ف سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کسی کا بھولا
جانور میرے حوض پر آوے اور مین اُسکو پانی پلاؤن مجھکو اُسمین کچھ ثواب ہوگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر
جاندار کے احسان مین ثواب ہو آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر ح جَابِرٌ فِيْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُوْرُ وَ
۲۰۸۷ فِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کھیت کو دریا اور مینہ سینچے اُسمین
دسوان حصہ زکوۃ ہو اور جو کھیت اونٹون پر پانی لاکر سینچا جاوے اُسمین بیسوان حصہ زکوۃ ہو ف جسمین کم محنت تھی اُسکی
زکوۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمین محنت زیادہ تھی اُسکی کم زکوۃ مقرر ہوئی حکمت اسکا نام ہو ح جَابِرٌ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا
۲۰۸۸ قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہودیون پر انھون نے اپنے پیغمبرون
کی قبرون کو مسجد ٹھہرایا ف اسمین اشارہ ہو کہ امت محمدی ایسا نہ کرے ق اَنَسٌ قَدْرُ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ
۲۰۸۹ مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيْهِ مِنَ الْاَبَارِيْقِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے
حوض کوثر کا اندازہ اتنا ہو جتنا فرق ہو ایلہ اور یمن کی صنعا مین اور البتہ اُسمین آبخورے ہین آسمان کے تارون کے شمار برابر
ف ایلہ شام مین ایک بستی کا نام ہو اور صنعا یمن کا بڑا مشہور شہر ہو ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ
۲۰۹۰

وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت
ہی حضرت نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مددگار ہین انکا کوئی مددگار نہین سوائے
خدا اور رسول کے ف یہ قوم حضرت کا ایمان لائے اور حضرت پر جان نثار رہے اسواسطے حضرت نے انکی فضیلت بیان کی
٢٠٩١ خ ابْنُ عَبَّاسٍ كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا گویا کہ مین اُس کعبہ ڈھانے والے سیاہ بھدّے کو دیکھتا ہون کہ اسکے پتھر پتھر کو اُکھاڑتا ہی ف قیامت کے قریب ایک
٢٠٩٢ حبشی کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی ہی جو قسم کا کفارہ ہی ف یعنے اگر نذر نہ ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ دیوے قسم کا کفارہ یہ ہی کہ دس محتاجون کو دونون
٢٠٩٣ وقت کھانا کھلاوے یا لباس دیوے یا غلام آزاد کرے اگر مقدور نہو تو تین روزے رکھے ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ
كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ يَعْنِيْ اَبَا جَهْلٍ قَالَهٗ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ بخاری اور مسلم مین عبدالرحمن بن عوف رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون نے اُسکو قتل کیا یعنی ابوجہل کو یہ حضرت نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء سے
فرمایا ف ان دونون نے حضرت کو خبر دی کہ ہمنے ابوجہل کو مارا حضرت نے دونون کی تلوارون کو خون آلودہ دیکھکر یہ حدیث
٢٠٩٤ فرمائی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ نَارًا اَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ
لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ قَالَهٗ لِعَبْدٍ لَهٗ اِسْمُهٗ رِفَاعَةُ وَيُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ قُتِلَ بِوَادِي الْقُرٰى مَقْفَلَهٗ مِنْ خَيْبَرَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین اُسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ وہ کملی تو اُسکے بدن پر
بھڑک رہی ہی آگ ہی اُسنے کملی کو جنگ خیبر مین تقسیم ہونے سے پہلے لے لیا تھا یہ حضرت نے اپنے غلام کے حق مین فرمایا جسکا رفاعہ نام
تھا اور لقب اُسکا مدعم تھا وہ قتل ہوا تھا وادی القریٰ مین خیبر سے پلٹتے ف وادی القریٰ یہودیون کی ایک بستی کا نام تھا
جب خیبر فتح کرکے حضرت کا لشکر وہان پہونچا تو حضرت کے غلام یعنے مدعم کے تیر لگا وہ مرگیا اصحاب نے انکی تعریف کی کہ اُسکو
شہادت نصیب ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہان وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ مین جل رہا ہی
جب لوگون نے یہ سُنا تو بہت گھبرائے ایک مرد نے چمڑے کا تسمہ لیا تھا وہ حضرت کے پاس لایا حضرت نے فرمایا آگ کا تسمہ ہی
٢٠٩٥ یعنے اگر تو نہ دیتا تو آگ ہوکر یہ تسمہ تجھکو جلاتا م جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ اَوْ مُدَلًّى وَفِيْ رِوَايَةٍ
مُدَلًّى فِي الْجَنَّةِ لِاَبِي الدَّحْدَاحِ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بہتیرے خرما کے گچھے لٹک رہے ہین یا جھک
رہے ہین ابو دحداح کیواسطے اور دوسری روایت یون ہی کہ بہشت مین گچھے ایسے جھک رہے ہین کہ انکا توڑنا نہایت آسان ہی
ف ایک یتیم اور ابولبابہ سے ایک خرمے کے درخت مین جھگڑا تھا یتیم رونے لگا حضرت نے ابولبابہ سے فرمایا کہ اگر
تو اُسکو درخت دے ڈالے تو بہشت مین اسکے عوض خرمے کے گچھے پاوے ابولبابہ نے درخت نہ دیا ابو دحداح نے وہ
درخت ابولبابہ سے مول لیکر اُس یتیم کو دیا جب ابو دحداح مرگئے حضرت نے انکے جنازے کی نماز پڑھکے یہ حدیث فرمائی اس
٢٠٩٦ حدیث مین اشارہ ہی کہ یتیم سے سلوک اور احسان کرنا خدا کو نہایت پسند ہی خ اَبُوْ ذَرٍّ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَاءُ
يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اَوْ قَالَ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِيْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ

فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ قَالَهُ لَهٗ بخاری مین ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو کیا کریگا اُسوقت جبکہ تجھپر ایسے حاکم ہونگے جو نماز کو مار ڈالینگے یا یون فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سے تاخیر کرینگے یعنی مکروہ وقت مین پڑھینگے مین نے کہا اُسوقت مین مجکو آپ کیا حکم کرتے مین حضرت نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت مین پڑھ لیا کیجیو پھر اگر تو جماعت کی نماز اُنکے ساتھ پاوے تو اُنکے ساتھ بھی پڑھ لیجیو کہ یہ دوسری نماز تیرے حق مین نفل ہو جاویگی یہ حضرت نے ابو ذر سے فرمایا **ف** اسلام مین نماز کی سُستی اول سلطنت مروانیہ سے شروع ہوئے **خم** اِبْنُ عُمَرَ اَوْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو كَيْفَ اَنْتَ يَا

2097 عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِذَا بَقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ اَصَابِعَهٗ قَالَ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَأْخُذُ مَا تَعْرِفُ وَتَدَعُ مَا تُنْكِرُ وَتُقْبِلُ عَلٰى خَاصَّتِكَ وَتَدَعُهُمْ وَعَوَامَّهُمْ بخاری مین عبد اللہ بن عمر یا عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ بن عمر تو کیا کریگا جبکہ تو باقی رہجاویگا کوڑا ناقص لوگون مین جنکے عہد و پیمان اور امانت داریان بگڑ جاوینگی اور اُنمین پھوٹ پڑجاویگی تو وے لوگ اسطرح ہو جاوینگے اور حضرت نے اُنکے اختلاف کی مثال دی اپنے دونون ہاتھون کی انگلیان قینچی کرکے عبد اللہ بن عمرو نے کہا سو اُسوقت مین یا رسول اللہ مین کیا کرون حضرت نے فرمایا جو تیری دانست مین اچھی بات ہو اُسکو لیجیو اور بُری کو چھوڑیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور اُنکو اُنکے حالات پر چھوڑنا **ف** یعنی جب زمانہ بگڑجاوے اور بے دیانتی کے سبب لوگون مین اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہو تو ایسے وقت مین دیندار کو لازم ہی کہ اپنی اصلاح اور درستی پر کمر باندھے اور عوام سے خبر نہو **ھم** عُمَرَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ

2098 لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ قَالَهُ لِاَحَدِ بَنِيْ اَبِي الْحُقَيْقِ مِنْ يَهُوْدِ خَيْبَرَ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَا مسلم مین فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا تیرا حال ہوگا جسوقت تو خیبر سے نکالا جاویگا تجھکو لے دوڑیگی تیری اونٹنی راتون کو یعنے سوار ہو کر سفر کریگا یہ حضرت نے ابو حقیق یہودی کے کسی بیٹے سے فرمایا پھر عمر فاروق رضہ نے اُنکو تیما اور اریحا کی طرف نکالدیا **ف** خیبر مین یہودی رہتے تھے جب خیبر فتح ہوا تو حضرت نے وہان کے یہودیون کو بطریق محنت مزدوری کے رہنے دیا عمر فاروق رضہ نے اپنی خلافت مین چاہا کہ اُنکو خیبر سے بدر کرین یہودیون نے کہا تم ہمکو کیونکر نکالوگے حال آنکہ تمھارے پیغمبر نے ہمکو یہان قائم رکھا تب عمر فاروق رضہ نے یہ حدیث پڑھی یعنے حضرت نے اس حدیث مین تمھارے نکالنے کا اشارہ کیا ہی یہود نے کہا کہ ابو القاسم نے یہ کلام ٹھٹھے کی راہ سے کہا عمر فاروق رضہ نے کہا ای دشمن خدا کے تو جھوٹا ہی یعنی ٹھٹھا کرنا پیغمبرون کی شان نہین پھر اُنکو شام کیطرف نکالدیا اُن بستیون مین جاکر بسے جنکا تیما اور اریحا نام ہی **م** عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنْ قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا

2099 وَفِيْ رِوَايَةٍ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ دَعْهَا عَنْكَ قَالَهُ لَهٗ حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ يَحْيٰى بِنْتَ اَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا مسلم مین عقبہ بن حارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ وہ کہتی ہی کہ مین نے تم دونون کو دودھ پلایا ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ یہ کیونکر ہوگا اور حالانکہ شیرخوارگی کی گفتگو ہوئی اُس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑدے یہ حضرت نے عقبہ سے فرمایا جبکہ اُسنے ام یحیےٰ ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ

عقبة الاخبار رحمه مصنف ازانوار الاخوار

خ در دو نسخہ مشکوۃ شریف ۱۲ **ن** بخاری مین

عورت آئی اُسنے کہا کہ مین نے تم دو نون جورو خاوند کو دودھ پلایا تھا **ف** جب اُس عورت نے یہ کہا تو عقبہ نے کہا
کہ مجکو معلوم نہین کہ مین نے تیرا دودھ پیا ہو پھر اپنی جورو کے لوگون سے پوچھا اُنھون نے بھی انکار کی پھر عقبہ نے حضرت سے
کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام مالک کا یہی مذہب ہی کہ فقط ایک عورت کے قول سے رضاعت یعنی شیرخوارگی ثابت
ہوجاتی ہی لیکن اور اماموں کے مذہب مین ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہین یا دو مرد کہین یا ایک مرد اور دو عورتین
٢١٠٠ تو انکے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ حضرت نے یہ حکم از راہ احتیاط اور تقوی فرمایا نہ از راہ فتوی **ق** اَنَسٌ كَيْفَ يُفْلِحُ
قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ **قَالَهُ** يَوْمَ اُحُدٍ عَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَسْنَدَهُ مُسْلِمٌ بخاری اور مسلم
مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیونکر بھلا ہوگا اُس قوم کا جنھون نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا اور حالانکہ
وہ انکو نیک راہ پر بلاتا ہی یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہین مذکور کی اور مسلم نے پوری
٢١٠١ سند بیان کی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٌ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن
مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہد شکن دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا بقدر اُسکی دغابازی کے
٢١٠٢ **ف** یہ اسواسطے ہوگا تا کہ وہ فضیحت ہو **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لِمَ الصَّلٰوةِ وَيُرْوٰى لِمَ اُصَلِّيْ فَاَتَوَضَّاَ وَيُرْوٰى اُرِيْدُ اَنْ
اُصَلِّيَ فَاَتَوَضَّاَ **قَالَهُ** حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيْلَ اَلَا تَتَوَضَّاُ مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیون وضو کرون کیا نماز کیواسطے اور ایک روایت یون ہی کسواسطے کیا مجکو نماز پڑھنا ہی جو وضو
کرون اور دوسری روایت یون ہی کہ کیا مین نماز کا ارادہ کرتا ہون جو وضو کرون یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ آپ
پاخانے سے نکلے تو آپ کے آگے کھانا رکھا گیا سو لوگون نے کہا آپ وضو نہین کرتے **ف** پورا قصہ یون ہی کہ پھر حضرت
نے کھایا اور ہاتھ مین پانی نہ لگایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کیواسطے واجب ہی کھانے کیواسطے واجب
نہین ہر چند کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہی لیکن حضرت نے اسواسطے ہاتھ نہ دھوئے تاکہ لوگون کو معلوم ہوجاوے
٢١٠٣ کہ اگر ہاتھ پاک ہون تو دھونا واجب نہین **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَّلَوْ كَانَ لَهُمْ
لَدَعَا لَهُمْ فِيْهِ يَعْنِيْ لِاَهْلِ مَكَّةَ حِيْنَ دَعَا لَهُمْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مکے والون پاس اُس زمانے مین اناج نہ تھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم
علیہ السلام اُنکے واسطے اناج مین بھی دعا مانگتے **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے والون کے واسطے کثرت میوجات کی
٢١٠٤ دعا کی اُسوقت وہان زراعت نہ تھی اگر ہوتی تو اُسکی بھی دعا کرتے **ق** عَائِشَةُ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ اَصْحَابِيْ
يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے صحابہ سے
آج کی رات میری نگہبانی کرے **ف** یہ حضرت نے لیلۃ التعریس مین فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندھ کے آئے
حضرت نے پوچھا تو کیون آیا ہی سعد نے کہا کہ یا حضرت مین آپ کی محافظت کیواسطے آیا ہون پھر حضرت نے اُنکے حق مین
٢١٠٥ دعاے خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے مخالف نہین **ق** اَبُوْ قَتَادَةَ مَتٰى كَانَ هٰذَا مَسِيْرُكَ مِنِّيْ
قَالَهُ لِاَبِيْ قَتَادَةَ سَحَرَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ حِيْنَ دَعَمَهٗ ثَالِثَةً مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

لکب سے یہ تیری حال میرے ساتھ تھی یہ حضرت نے ابو قتادہ سے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا جبکہ اُنھون نے تیسری بار حضرت کو تھام لیا
ف حضرت رات بھر منزل کی نیند کے غلبے سے جھکنے لگے ابو قتادہ نے تین بار حضرت کو تھام لیا تیسری بار حضرت جاگ
پڑے تب یہ حدیث فرمائی جبکہ ابو قتادہ سے یہ حال معلوم ہوا تو حضرت نے ابو قتادہ کے حق مین یون دعا کی کہ خدا تیری محافظت
کرے جیسے تو نے اپنے پیغمبر کی محافظت کی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى قَالَهُ لِوَفْدِ
2106 عَبْدِ الْقَيْسِ حِيْنَ قَالَ لَهُمْ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ فَقَالُوْا رَبِيْعَةُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشا بحال قوم یا یون فرمایا کہ خوشا بحال ایلچیان نہ ذلیل ہووین نہ شرمندے یہ حضرت نے عبد القیس کے
ایلچیون سے فرمایا جبکہ اُنسے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو تو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہین ف
عبد القیس ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام ہی جب وے حضرت کی خدمت مین مسلمان ہونے کو آئے تب حضرت نے یہ حدیث سنا کر اُنکی توقیر کی
ق اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مُسْتَرِيْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ
2107 فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ
بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رض سے جنکا حارث بن ربعی نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ مردہ آرام پانے والا ہی یا آرام
دینے والا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آرام پانے والا اور آرام دینے والا کیسا تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے
آرام پاتا ہی اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور بستیان اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین ف حضرت کے سامنے ایک جنازہ
نکلا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مومن متقی کے حق مین دنیا قید خانہ ہی جہان وہ مرگیا عذاب سے چھوٹا ایمان اور عبادت
کی برکت سے قبر ہی سے بہشت کی لذت کا مزہ پانے لگا اور ظالم فاسق بقید ہوتا ہی ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہی تو اُسکی
موت سے عالم کو آرام ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ بخاری اور مسلم مین 2108
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ستم ہی اور جب قرضدار تمھارے قرض کو کسی مالدار پر اتارے تو
مان لینا چاہیے ف یعنے مالدار ہو کر قرض نہ ادا کرے اور ٹالے تو بڑا ستم ہی اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض دلاوے
تو لازم ہی کہ مان لیوے زیادہ تنگ نہ کرے ق جَابِرٌ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنِّيْ اَقْتُلُ اَصْحَابِيْ اِنَّ هٰذَا وَ
2109 اَصْحَابَهُ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ مسلم مین جابر رض
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ لوگ یہ چرچا کرین کہ مین اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہون البتہ
یہ شخص اور اُسکے ساتھی قرآن پڑھتے ہین کہ اُنکے نرخرون سے نیچے نہین اُترتا یعنی قرآن کی دل مین تاثیر نہین ہوتی یہ لوگ دین سے
نکلے جیسے تیر جانور سے پار ہو جاتا ہی ف ذو الخویصرہ ایک منافق تھا اُسنے حضرت سے کہا کہ آپ انصاف سے نہین تقسیم کرتے حضرت
نے فرمایا کہ اگر مین انصاف نہ کرونگا تو کون کریگا عمر فاروق رض نے کہا یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس منافق کو مار ڈالون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ بے دین لائق قتل کے ہی لیکن اسمین بدنامی ہوگی کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہی تو لوگ ملاقات سے
وحشت کرینگے اسلام سے محروم رہینگے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہی بعضی جگہ ٹال جانا چاہیے ق سَلْمَانُ بْنُ
2110 عَامِرٍ الضَّبِّيُّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى مسلم مین سلمان بن عامر سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ اُسکا عقیقہ سنت ہے تو بہاؤ اُسکے عوض خون اور دور کرو اُس لڑکے سے تکلیف
اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو **ف** جب لڑکا پیدا ہو تو ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی
۲۱۱۱ ہو تو ایک بکری ذبح کرے **م** كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثٌ وَثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَ
ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً مسلم مین کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہین
کہ ہر نماز کے بعد آتے ہین انکا کہنے والا یا کرنے والا نقصان نہین پاتا وے الفاظ یہ ہین تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور
۲۱۱۲ چونتیس بار اللہ اکبر **خ** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ
اِمَّا الْمَالَ وَاِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِكُمْ **قَالَهٗ** لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ جَاءُوْهُ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ
اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ بخاری مین مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میرے ساتھ کے لشکر کو تم دیکھتے ہو اور
میرے نزدیک اچھی بات پسند ہے سو تم دو باتون سے ایک بات اختیار کر لو یا مال لو یا جورو لڑکے اور مین نے تمھاری انتظاری کی
تھی یہ حضرت نے ہوازن کے ایلچیون سے فرمایا جبکہ وے حضرت پاس مسلمان ہو کر آئے پھر انھون نے یہ سوال کیا کہ حضرت ہمارے
مال اور جورو لڑکے پھیر دین **ف** جنگ حنین مین ہوازن کی قوم پر فتح ہوئی اُنکے جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت نے اُنکی
انتظار کی کہ اگر مسلمان ہو وین تو اُنکے مال اور آدمیون کو پھیر دیوین جب اُنکے آنے مین دیر ہوئی تب حضرت نے اُنکے مال اور آدمی لشکر کو
تقسیم کر دیے بعد اُسکے وسے لوگ مسلمان ہو کر آئے اور اپنے مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر انھون نے
۲۱۱۳ مال چھوڑا اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرت نے لشکر کو راضی کر کے اُنکے جورو لڑکے پھیر دیے **خ** اِبْنُ عُمَرَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ
لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِي الْاَرْحَامِ
وَمَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَمَا يَدْرِيْ اَحَدٌ مَتٰى يَجِيْءُ الْمَطَرُ
بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کنجیان غیب کی پانچ ہین اُنکو کوئی نہین جانتا سوائے خدا کے
کوئی نہین جانتا کہ کل کیا ہوگا سوائے خدا کے اور کوئی نہین جانتا کہ عورت کے پیٹ مین کیا ہے لڑکی یا لڑکا اور کوئی جی نہین جانتا کہ
کل کیا کریگا اور کوئی جی نہین جانتا کہ کس زمین پر مریگا اور کوئی نہین جانتا کہ مینہ کب آویگا **ف** یعنی غیب کی بات بالیقین سوائے
خدا کے کوئی نہین جانتا غیب کا دروازہ سارے عالم پر بند ہے اُسکی کنجی کسی کے پاس نہین کہ کھولے جب چاہے بے تردد دریافت کرے
پیغمبرون کو وحی سے اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہے لیکن یہ غیب دانی نہین خدا کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہے علاوہ اسکے وحی
اور الہام ہر وقت قابو مین نہین کہ جب چاہین دریافت کر لین نجوم اور رمل اور جفر مین یقین نہین حاصل ہوتا صرف حساب اور اٹکل ہے
ہزار بار مخالف ہوتا ہے کبھی موافق بھی پڑ جاتا ہے اور ہر چند علم طب مین حاملہ عورت کی علامات لکھی ہین کہ پیٹ مین لڑکی ہے یا
لڑکا پھر جب علامات اور قرائن پر مدار ٹھہرا تو غیب دانی نہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہے اور یہ تو کبھی نہین معلوم ہوتا کہ لڑکا
گورا ہے یا کالا اُسکے عضو مناسب درست ہین یا ناقص خلاصہ یہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص ہے بالیقین بے تردد کسی کو نہین معلوم ہو سکتا
۲۱۱۴ اور یہی عقیدہ ہے اہل اسلام کا جسکے اس عقیدہ مین خلل ہے بالیقین اُسکے ایمان مین خلل ہے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ
لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا میری امت سے زیادہ تر میری محبت مین وے لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے کوئی اُنمین سے چاہیگا کہ کاش مجکو
دیکھتا اپنے اہل و عیال اور مال کے بدلے یعنے حضرت کی تمنائے دیدار مین اپنے اہل و عیال اور مال فدا کرنیکا آرزومند ہوگا
۲۱۱۵ شعر حبّ احمد ہو سراپا ایمان ؛ جان و مال اُسکی جھلک پر قربان ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ماباپ کو گالی دینا بڑے گناہون سے یہ گناہ ہی صحاب نے
کہا یا رسول اللہ کوئی مرد اپنے ماباپ کو بھی گالی دیتا ہی حضرت نے فرمایا ہان یہ گالی دیتا ہی کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اُسکے باپ کو
گالی دیتا ہی اور یہ اور کسی کی ماکو گالی دیتا ہی تو وہ اُسکی ماکو گالی دیتا ہی ف یعنی جب کسی کے ماباپ کو گالی دی تو وہ بھی اُسکے ماباپ کو گالی دیگا
۲۱۱۶ تو حقیقت مین اپنے ماباپ کو گالی دلانے کا یہی باعث ہوا ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ
فَرَسِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ
فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَ
يَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب لوگون
کی زندگانی سے اُس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہی دوڑتا پھرتا ہی اُسکی پیٹھ پر جبکہ شور یا
گھبراہٹ سنتا ہی دوڑ پڑتا ہی اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقامون مین تلاش کرتا پھرتا ہی یا اُس مرد کی زندگانی بہتر ہی
جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر اُنھین پہاڑون کی چوٹیون سے یا پہاڑ کے کسی نالے مین اُنھین نالون مین سے رہتا ہی نماز کو
قائم رکھتا ہی اور زکوۃ دیتا ہی اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہی مرتے دم تک آدمیون سے کوئی شخص خیر مین نہین سوائے اسکے ف
حضرت نے اس حدیث مین دو شخصون کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے گوشہ گیر عابد کو گوشہ گیری مین ہزارون
فائدے ہین غیبت اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے پناہ ہی فراغت سے عبادت ہوسکتی ہی لیکن گوشہ گیری اُسوقت مین بہتر
ہی کہ اسلام ضعیف ہوجاوے عالم مین شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نرہے اور اگر ایسا نہو تو لوگون کے اندر رہنا افضل ہی
۲۱۱۷ چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ لوگون مین رہنا اور اُنکی زیادتیان سہنا گوشہ گیری سے افضل ہی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مِنْ
مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ
وَيُرْوٰى بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ
الْأَرِيْسِيِّيْنَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا
إِلٰى قَوْلِهِ فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ كَتَبَهُ إِلٰى قَيْصَرَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی
کہ حضرت نے روم کے بادشاہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہی محمد خدا کے رسول کا ہرقل کیطرف جو روم کا سردار ہی سلام اُس پر
جو راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دین دنیا مین سلامت رہے اور تو مسلمان
ہوجا خدا تجکو دوہرا ثواب دیگا یعنے ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنے کا اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا اور اگر تو نے
اسلام نقبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور تابعدارون کا گناہ پڑیگا یعنے جب تو مسلمان نہوا تو رعیت بھی نہ مسلمان ہوگی

تو اُنکی گمراہی کا عذاب تجھپر ہوگا اور اے کتاب والو آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمھارے درمیان برابر ہی وہ بات یہ ہی کہ ہم اور تم خدا کے سوائے کسی کی عبادت اور پرستش نہ کرین اور کسی چیز کو اُسکے ساتھ شریک نہ ٹھہراوین اور ہم مین سے بعضے آدمی بعضون کو خدا کے سوائے اپنا رب اور مالک نہ بناوین سو اگر اہل کتاب توحید سے مُنھ موڑین تو اُنسے کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہین حکم الٰہی کے مطیع ہین **ف** صحیح بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ ابو سفیان نے مجھسے قصہ نقل کیا کہ جب ہمارے اور حضرت سے حدیبیہ مین صلح ہوئی تو مین شام کے ملک مین تھا اسی زمانے مین حضرت نے دحیہ کلبی کے ہاتھ روم کے بادشاہ کو خط بھیجا سو دحیہ کلبی نے روم کے سردار کو خط دیا اُسنے روم کے بادشاہ کو حوالے کیا ہرقل یعنی روم کا بادشاہ اُسوقت مین آیا تھا ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو آپ کو پیغمبر جانتا ہی کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگون مین سے اس پیغمبر کا رشتے مین کون شخص زیادہ ترقریب ہی مین نے کہا کہ مین تو مجکو لوگون نے بادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر مترجم یعنی دو بھاشیا طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے ساتھیون سے کہ مین اس شخص سے کچھ پوچھتا ہون اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اُسکو جھٹلا ئیو ابو سفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ گوئی مشہور ہونے کا ڈر نہوتا تو مین حضرت کے حال مین کچھ جھوٹھ بولتا بادشاہ نے پوچھا کہ اس پیغمبر کا حسب و نسب کیسا ہی مین نے کہا ہم لوگون مین وہ نہایت شریف اور عمدہ خاندان ہی بادشاہ نے پوچھا کہ اُسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ بھی تھا مین نے کہا کہ نہین بادشاہ نے پوچھا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے کبھی جھوٹھ بولنے کی تہمت بھی اُسکو لگی ہی مین نے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اُسکے تابع ہوئے ہین یا غریب لوگ مین نے کہا غریب اُسکے تابع ہوئے ہین بادشاہ نے کہا اُسکے ساتھی بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین مین نے کہا نہین بلکہ بڑھتے جاتے ہین بادشاہ نے کہا کہ کوئی اُنمین سے اُسکے دین سے پھر بھی جاتا ہی نا خوش ہوکر مین نے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ تمسے اور اُس سے لڑائی بھی ہوتی ہی مین نے کہا ہان بادشاہ نے لڑائی کا حال پوچھا کیا ہی مین نے کہا کبھی وہ ہمپر غالب ہوتا ہی کبھی ہم اُسپر غالب ہوتے ہین بادشاہ نے کہا کبھی قول کرکے دغا بھی کرتا ہی مین نے کہا کہ نہین لیکن اب ہمسے اور اُس سے صلح ہوئی ہی ہمکو نہین معلوم کہ اب کیا کرنے والا ہی ابو سفیان نے کہا واللہ اتنی بات کے سوائے کوئی اور بات کو مین نہ ملا سکا بادشاہ نے کہا کہ تم لوگون مین اس طرح نبوت کا دعوی کسی نے آگے بھی کیا ہی یا نہین مین نے کہا کہ نہین پھر بادشاہ نے روبھاشیے سے کہا کہ کہدے کہ مین نے اُسکا حسب و نسب پوچھا تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہی سو پیغمبر لوگ اسی طرح سے اپنی قوم مین شریف اور نجیب اور عمدہ خاندان ہوتے آئے ہین مین نے پوچھا کہ اُسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ تھا تو نے کہا نہین سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص نبوت کے پردے مین اپنے باپ دادے کی سلطنت چاہتا ہی اور مین نے اُسکے تابعدارون کا حال پوچھا کہ سردار ہین یا غریب تو نے کہا غریب ہین سو یہی حال ہی پیغمبرون کا کہ اُنکی اول غریب لوگ اطاعت کرتے ہین یعنی بڑے آدمی غرور سے بے نصیب رہتے ہین اور مین نے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی اُسکی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی ہی تو نے کہا کہ نہین تو مین نے جانا کہ جو کبھی آدمیون پر جھوٹھ نہ باندھیگا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹھ باندھیگا اور مین نے تجھسے پوچھا کہ اُسکے لوگ دین سے ناخوش ہوکر پھر بھی جاتے ہین تو نے کہا کہ نہین سو یہی حال ہی ایمان کے نور کا جب دل مین رچ گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہی کہ اُسکو تغیر نہین ہوتا

اور مین نے تجھے پوچھا کہ اُسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہین یا کم تو نے کہا زیادہ ہوتے ہین سو یہی حال ایمان کا ہی کہ اُسکو ترقی
ہوتی ہی یہانتک کہ کمال کو پہونچتا ہی اور مین نے کہا کہ اُسکی لڑائی کا کیا حال ہی تو نے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہی اور کبھی ہم
سو یہی سنت ہی پیغمبرون کی کہ اول ایمان والون کی آزمایش ہوتی ہی پھر انجام کو فتح نصیب ہوتی ہی اور مین نے پوچھا کہ
وہ دغابھی کرتا ہی تو تے کہا کہ نہین سو یہی عادت ہوتی ہی پیغمبرون کی کہ وے ہرگز دغا نہین کرتے اور مین نے پوچھا کہ ایسا
دعوے اُسکی قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو نے کہا کہ نہین سو اگر ایسا کسی نے دعوے کیا ہوتا تو مین یون جانتا کہ یہ
شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلون کیطرح اُسکو بھی ہوس نے لیا پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہی مین نے کہا کہ ہمکو
نماز اور زکوۃ برادر پروری اور پرہیزگاری سکھلاتا ہی بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچی ہین تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہی
اور مین آگے سے جانتا تھا کہ اسوقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہی لیکن میرا یہ گمان نہ تھا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا اور اگر مین
یہ جانتا کہ مین اُس تک پہونچ سکونگا تو مین اُسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اُسکے پاس ہوتا تو مین اُسکے قدم دھوتا اور البتہ
اُسکی سلطنت اور حکومت میرے قدم کے نیچے تک پہونچیگی پھر بادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھ چکا تو
اہل دربار مین بہت گفتگو اور نہایت غل اور شور ہوا پھر ہم بموجب حکم کے دربار سے نکالے گئے ابوسفیان نے کہا کہ جب ہمارا
اخراج ہوا تو مین نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد کا یہ رتبہ پہونچا کہ بادشاہ روم اُس سے ڈرتا ہی سو جب سے مجکو یقین ہوگیا تھا
کہ حضرت سب پر غالب ہونگے یہانتک کہ خدا نے مجکو اسلام مین داخل کیا راوی نے کہا کہ پھر ہرقل نے روم کے سردار اپنے
ایک مکان مین جمع کیے اور دروازون مین قفل دیے پھر اُنسے کہا کہ اے روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے
ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار سب بھڑکے اور گورخرون کیطرح بدکے اور
بھاگے لیکن دروازے بند پائے پھر بادشاہ نے اُنکو بلایا اور کہا کہ مین نے تمھارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جو بات
مجکو پسند تھی وہی تمنے کی پھر تو اُن لوگون نے بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہوگئے **ف** ہرقل روم کا بادشاہ نصرانی تھا
اپنے دین کا بڑا عالم تھا اُسپر حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہوگئی تھی لیکن اپنے قوم کے خوف سے مسلمان نہو سکا ہجری
چھٹے سال حضرت نے بادشاہون کو خط لکھے اسلام کی دعوت کی سب بادشاہون مین سے تین بادشاہ بغیر لڑائی کے
اسلام کو حق جان کر مسلمان ہوئے ایک حبش کا بادشاہ نصرانی دوسرا یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ اور مقوقس اسکندریہ
اور مصر کے بادشاہ نے جسکا دین عیسوی تھا حضرت کے خط کا یون جواب لکھا کہ تمھارا کیا خوب دین ہی تم توحید الٰہی کی دعوت
کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلاشک ایک پیغمبر عیسیٰؑ کے بعد ہونے والا ہی میرا گمان یہ تھا کہ شاید کہین اور ہوگا اور اُسنے
کچھ سونا اور ایک خچر جسکا دلدل نام تھا اور دو عورتین یعنے ماریہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو تحفہ بھیجا لگاوٹ کی لیکن مسلمان
نہین ہوا اور ایران کے بادشاہ نے غرور سے حضرت کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرت کی بددعا سے اُسکے بیٹے نے اُسکا پیٹ
پھاڑا عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ کی خلافت مین سب ملک فتح ہوئے کسی بادشاہ کا زور نرہا اسلام ہوگیا ہندوستان
مین نصارے کہتے ہین کہ عیسیٰؑ کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہین سو غلط کہتے ہین اسواسطے کہ خود انجیل مین خبر
موجود ہی کہ عیسیٰؑ کے بعد فارقلیط یعنے ہمارے حضرت آوینگے دوسری دلیل یہ کہ حضرت کیوقت کے نصرانی بادشاہون

تو عیسے کے بعد نبی کے ہونے کا اقرار کیا چنانچہ ہرقل اور مقوقس کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا بادشاہ تو
کھلکر مسلمان ہوا اور کسی بادشاہ نے حضرت سے یہ نہین کہا کہ عیسے کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہین تم کیون پیغمبری کا دعوے
٢١١٨ کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسے کے بعد پیغمبری کا انکار کرنا صریح حق پوشی اور نادانی ہی **ح** حُذَيْفَةُ مِنْهُنَّ ثَلٰثٌ
لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ يَعْنِي الْفِتَنَ
مسلم مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فساد اور فتنون کے ذکر مین فرمایا کہ انھین سے تین فتنے ایسے ہین کہ نہین لگا
کر کچھ بھی چھوڑین اور انھین سے ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندھیان کہ بعضی انھین سے چھوٹی ہین اور بعضی بڑی **ف**
یعنی تین فساد تو عالم گیر ہونگے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہین کہ تین فسادون سے کون فساد مراد ہین بعض کہتے
ہین کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنے چنگیز خان اور ہلاکو کیوقت کا قتل عام دوسرے دجال کا نکلنا تیسرے یاجوج
٢١١٩ ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا زَادَ الْبُخَارِيُّ
نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھاری آگ ایک حصہ ہی
دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے اصحاب نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ
البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگون سے انہتر حصے زیادتی رکھتی ہی ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہی بخاری نے
اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمھاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہی ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے **ف** یعنے
دوزخ کی آگ کے روبرو دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کمتر ہی پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہین تو دوزخ کا کیا حال ہو گا
٢١٢٠ خدا کی پناہ **ق** اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ
مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ بخاری اور مسلم مین ام حرام بنت ملحان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑتے خدا کی راہ مین اس سمندر کے اندر سوار بادشاہ بنے تختون پر یا جیسے
بادشاہ تختون پر **ف** ام حرام سے روایت ہی کہ حضرت میرے گھر مین سوکر ہنستے جاگے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے
ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب مین دکھلا دیا کہ تیری امت کی ایسی ترقی ہو گی کہ جہازون پر سوار ہو کر جہاد
کرینگے بادشاہون کیطرح ام حرام نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجکو بھی اُن غازیون مین شریک کرے حضرت
نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے مین جہاز پر سوار ہو کر جہاد ہوا ام حرام بھی غازیون مین داخل تھین پھر جہاز سے اُترکے
٢١٢١ سواری سے گر پڑین اور مر گئین **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي
الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ
وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ لُبْثِ يُوْسُفَ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ تر ہم شک کرنے کے لائق ہین جبکہ ابراہیم نے کہا کہ اے رب مجکو دکھلا دے کہ تو مردون کو کیونکر
زندہ کرتا ہی خدا نے فرمایا کیا تجکو اسکا یقین نہین ابراہیم نے کہا یقین کیون نہین ولیکن یہ تمنا اسواسطے ہی کہ میرے دل کو

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

اطمینان ہو جاوے اور خدا رحم کرے لوط پر اُسنے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان مین پناہ پکڑے اور اگر مجکو قید خانے مین
دیر لگتی بقدر درازی درنگی یوسف کے تو مین بلانے والے کی بات مان لیتا یعنے تکرار نکرتا اُسکے ساتھ چلا جاتا **ف** حضرت نے
حضرت ابراہیم کا ذکر کرکے ایک شبہہ دفع کیا یعنے اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلانے مین شک تھی اسی واسطے دیکھنے کی
درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہین کی سو حضرت نے یہ شبہہ اسطرح دفع کیا کہ مجکو تو مردہ زندہ ہونے
مین کچھ تردد اور شک نہین تو ابراہیم کو بطریق اولے نہ تھی اور اگر اُنکو شک ہوتی تو ہمکو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ
یہ ہی کہ جب کافرون نے حضرت لوط کے مہمانون کی بے عزتی چاہی تو حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور گھبرائے اور
یہ تمنا اُسوقت کی کہ کاش مجکو دفع کفار کا زور ہوتا یا پناہ کیواسطے کوئی محفوظ مکان ملتا حضرت نے اس قصے کیطرف اشارہ کیا
کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنے محفوظ مکان کی تمنا کرنا شان نبوت کے مناسب نہ تھا اور حضرت یوسفؑ کا
قصہ یہ ہی کہ جب زلیخا کی مطلب برآری حضرت یوسف سے نہوئی تو اُسنے انکو قید کروایا تہمت لگا کر چودہ برس قید رہے
جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے اُنکو بلایا حضرت یوسف
بلانے والے کے ساتھ نہ گئے چاہا کہ اول بے قصوری ثابت ہو تب قید خانے سے نکلین چنانچہ بعد تحقیق عصمت اور پاکدامنی کے
بادشاہ پاس گئے حضرت نے اس حدیث مین حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون
تحقیق قید خانے سے نکلنے مین اتنا توقف نکلنے مین نکرتا بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا **ع** اَبُوذَرٍّ نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ **قَالَہٗ**
حِیْنَ سَاَلَہٗ ھَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا نور ہی مین اُسکو کیونکر دیکھتا یہ حضرت نے ۲۱۲۲
اُسوقت فرمایا جبکہ ابوذر نے پوچھا کہ حضرت نے اپنے رب کو کیا دیکھا تھا **ف** یعنے اُسکی ذات پاک کہ نور جلال کے پردے مین
دنیا مین اُسکو دیکھنے کی طاقت کہان **خ** اَبُوْسَعِیْدٍ وَیْحَ عَمَّارٍ یَدْعُوْھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیَدْعُوْنَہٗ اِلَی النَّارِ
بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہی عمار پر وہ تو اُنکو بہشت کیطرف بلاویگا اور وے لوگ ۲۱۲۳
اُسکو دوزخ کیطرف بلاوینگے **ف** جب علی مرتضیٰؓ اور معاویہ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی اطاعت
دخول جنت کا سبب ہی اور بغاوت اور نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہی **ق** اَبُوْسَعِیْدٍ وَیْحَکَ اِنَّ الْھِجْرَۃَ
شَاْنُھَا شَدِیْدٌ فَھَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِیْ صَدَقَتَھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَھَلْ تَمْنَحُ مِنْھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ ۲۱۲۴
فَتَحْلُبُھَا یَوْمَ وِرْدِھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَآءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَنْ یَّتِرَکَ مِنْ عَمَلِکَ شَیْئًا **قَالَہٗ** لِاَعْرَابِیٍّ سَاَلَہٗ عَنِ الْھِجْرَۃِ
بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وائے بحال تو البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہی سو کیا تیرے پاس
اونٹ ہین اُسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اُنکی زکوۃ دیا کرتا ہی اُسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا بھلا اُنکو دودھ پینے کیواسطے عاریت
بھی دیتا ہی اُسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا پانی پلانے کے دن اُنکا دودھ دوہتا ہی یعنے محتاجون کو دیتا ہی اُسنے کہا ہان حضرت
نے فرمایا تو اسی طرح کیا کر اپنے دہات مین جو شہرون سے پرے ہی سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھ نہ گھٹاویگا یہ حضرت
نے ایک دہاتی عرب سے فرمایا جبکہ اُسنے ہجرت کا حال پوچھا **ف** اس حدیث مین مہاجرین کی فضیلت بہت
مذکور ہی اُسکو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرت نے اُسکی استعداد نہ پائی کہ وطن چھوڑ کے ہجرت کی کیفین اُٹھا سکیگا

اسواسطے ہجرت سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن مین زکوۃ اور خیرات دیا کر حضرت نے نماز روزے کا اِس سے ذکر
٢١٢٥ نہین کیا اسواسطے کہ جو شخص زکوۃ اور خیرات دیتا ہی نماز روزہ کہ اُسمین کچھ مال نہین خرچ ہوتا ہی بطریق اَولٰے کرتا ہوگا **ق**
اَبُوْبَكْرَةَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ **قَالَهُ مِرَارًا** بخاری اور مسلم مین
ابوبکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاے تونے اپنے بھائی کی گردن کاٹی ہاے تونے اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ حضرت
نے کئی بار فرمایا **ف** ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تعریف
آدمی کے حق مین زہر ہی کہ وہ غرور مین آجاتا ہی کہ مین ایسا ہون اور جب غرور آیا تو کمالات حاصل کرنے سے بے نصیب ہا
٢١٢٦ **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَيْلُ اُمِّهٖ مُسْعِرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهٗ اَحَدٌ يَعْنِيْ اَبَا بَصِيْرٍ بخاری
اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضہ اور مروان بن حکم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکی ماکی کمبختی وہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا
٢١٢٧ ہی کاش اُسکا کوئی مددگار ہوتا یعنے ابوبصیر کا **ف** حضرت اور قریش مین یہ صلح ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت پاس جاوے
تو حضرت اُسکو حوالے کردین اور اگر حضرت کا آدمی قریش پاس جاوے تو وے نہ دیوین چنانچہ اس صلح کے بعد ابوبصیر قریش
کی قوم سے بھاگ کے حضرت پاس مدینے مین آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ شخص صلح تڑایا چاہتا ہی اور جنگ کروایا چاہتا
ہی باقی قصہ ابوبصیر کا پچھلے باب مین گذرا **ق** جَابِرٌ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ
اِنْ لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھپر خرابی پڑے کون انصاف کریگا جبکہ مین انے
نہ انصاف کیا البتہ تجھپر نقصان اور ٹوٹا پڑا اگر مین منصف نہوا **ف** ایک منافق نے بے ادبی سے کہا کہ یا حضرت آپ
٢١٢٨ تقسیم انصاف سے نہین کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی بار اس کتاب مین ہوچکا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ عَمْرٍو وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی ایڑیون کو
دوزخ سے **ف** حضرت نے چند لوگون کو دیکھا کہ اُنھون نے وضو کیا اور اُنکی ایڑیان خشک رہ گئین تھین وہان پانی نہ لگا
٢١٢٩ تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہین خشک نہ رہنے پاوے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيْبِ
مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی کوچون کو دوزخ سے یعنے اگر وضو
مین کوچین خشک رہینگے تو دوزخ مین جلینگے **ف** ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دھونا وضو
مین فرض ہی تھوڑا بھی خشک رکھنا ایسا گناہ ہی کہ اُسکا انجام دوزخ ہی ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے
٢١٣٠ شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہین سو غلط ہی قرآن کا مطلب حضرت سے بہتر کون سمجھ سکتا ہی **ق** زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ
مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ
تَلِيْهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ
بخاری اور مسلم مین حضرت زینب بنت جحش رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خرابی ہی عرب کو اُس بلا سے جو نزدیک
ہو چلی یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اُسکے برابر اور حضرت نے اپنے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کا حلقہ بنایا
یعنے اس حلقے کے برابر اُس دیوار مین سوراخ ہوگیا تو حضرت زینب نے کہا کہ یا حضرت کیا ہم مٹ جاوینگے اور

حالانکہ ہم میں نیک لوگ ہونگے حضرت نے فرمایا ہاں جبکہ بدکاری غالب ہو جاویگی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم میں کثرت سے ہونے اور نیک لوگ کم ہو گئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہو جاتے ہیں **ف** حضرت زینب سے روایت ہے کہ حضرت سوتے سے جاگ پڑے چہرۂ مبارک خوف سے سرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ پھر یہ حدیث فرمائی حضرت کے وقت سے اُس دیوار میں سوراخ پڑا روز بروز اُسکی ترقی ہے یہانتک کہ قیامت کے قریب راہ ہو جاویگی یاجوج ماجوج نکلکر سارے عالم کو تباہ کرینگے ہرچند وہ بلا عالمگیر ہے لیکن حضرت نے عرب کا نام خاص اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرت کے سبب سے زیادہ تر عداوت ہوگی۔ **ص** اَبُو سَعِيْدٍ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَعْنِي الرَّجُلَ

۲۱۳۱ الَّذِي يُجَادِلُ الدَّجَّالَ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگوں سے بڑا شہید ہے رب العالمین کے نزدیک یعنی وہ شخص جو دجال سے جھگڑیگا **ف** صحیح مسلم میں روایت ہے کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد ایماندار اُسکے پاس آویگا اور لوگوں سے کہیگا کہ یہ تو دجال ہے جسکا ذکر حضرت کر چکے ہیں سو دجال اُس مومن کو خوب زد و کوب کرواکے بلاویگا اور کہیگا کہ اب بھی تو میرا ایمان نہ لاویگا مومن کہیگا تو مسیح کذاب ہے پھر دجال اُسکے سر پر آرہ رکھوا کر چروا ڈالیگا بعد اُسکے زندہ کریگا پھر کہیگا کہ تو میرا ایمان لا مومن کہیگا اب تو مجھکو زیادہ تر یقین ہو گیا تیرے کذب اور کفر کا یعنے اسکی بھی حضرت خبر دے گئے ہیں کہ دجال ایک شخص کو مار کے زندہ کریگا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص میں ہوں پھر مومن کہیگا کہ اے لوگو اب میرے بعد اسکو کسی کے مارنے جلانے کی طاقت نہوگی پھر دجال اُسکو پکڑیگا کہ ذبح کرے سو نہ ذبح کر سکیگا پھر اُسکو آگ میں ڈالدیگا لوگ جانینگے کہ وہ آگ میں ہے اور حالانکہ وہ باغ میں ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہے **خ** ابن مسعود

۲۱۳۲ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ اَوْ قَدْ اَحَاطَ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا قَالَهٗ حِيْنَ خَطَّ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ بخاری میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آدمی ہے اور یہ اُسکی موت ہے جو اُسکو گھیرے ہے اور یہ خط جو باہر نکلا ہے سو آدمی کی امید دراز تنا ہے اور چھوٹی چھوٹی لکیریں مصیبت اور آفات ہیں سو اگر یہ آفت چوکی تو اُس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکی تو اُسنے کاٹا یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ چوکھنٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اُسکے اندر ایسی کھینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور بیچ والی لکیر سے ملا کر چھوٹی چھوٹی لکیریں کھینچیں اسطرح سے **ف** اس حدیث میں حضرت نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے گھیرے ہے اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہیں اگر ایک بلا سے بچا تو دوسرے سے نہیں بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہیں کرتا حرص کا یہ عالم ہے کہ پچاس برس کی عمر نہیں لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہے آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہے **ق** عَائِشَةُ هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرَ هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرُ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِهٖ عِنْدَ نَقْلِ اللَّبِنِ فِي بُنْيَانِ

۲۱۳۳ مَسْجِدِهٖ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ بوجھ اُٹھانا افضل ہے نہ کہ خیبر کا بوجھ اے ہمارے رب یہ نیکتر اور پاکتر ہے حضرت یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر میں اینٹیں لانے کے وقت **ف** مدینے کے لوگ خیبر سے خرمے لادا کرتے تھے سو فرمایا کہ مسجد کیواسطے اینٹیں لادنا خیبر کے خرمے لادنے سے بہتر اور افضل ہے کہ اسمیں دنیا کی فلاح ہے اور اسمیں آخرت کی

١١٣٤ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ قَالَ حِيْنَ بَرَكَتْ نَاقَتُهٗ عِنْدَ مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو یہی رہنے کا مکان ہوگا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جبکہ آپ کی اونٹنی مسجد کی
جگہ پاس بیٹھ گئی ف حضرت نے جب مکے سے ہجرت کی اور مدینے مین تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک رئیس نے درخواست
کی کہ حضرت ہمارے مکان مین تشریف رکھین حضرت نے فرمایا مجکو اسمین اختیار نہین جہان خدا کی مرضی ہوگی وہین یہ اونٹنی بیٹھ
جاویگی سو جہان حضرت کی اب مسجد ہی وہین اونٹنی بیٹھ گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ایوب انصاری کا گھر وہان سے قریب تھا
١١٣٥ حضرت وہان چند مدت رہے پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہین گھر بنایا اور وہین قبر مبارک ہوئی خ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَأْسِ
فَرَسِهٖ وَعَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل ہین اپنے گھوڑے کا سر
تھامے ہوئے اور اوسپر لڑائی کے ہتیار ہین ف حضرت نے جنگ خندق کے بعد جبکہ بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب حضرت نے یہ حدیث
١١٣٦ فرمائی باقی اسکا قصہ تیسرے باب مین گذرا م عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ قَالَهٗ يَوْمَ حُنَيْنٍ
مسلم مین حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ وقت ہی کہ تنور بھڑکا یعنی تنور جنگ خوب گرم
ہوا یعنی گھمسان کی لڑائی ہوئی یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف پھر حضرت نے چند سنگریزے کفار کیطرف پھینکے
١١٣٧ اور فرمایا کہ کفار بھاگنے لگے کعبے کے رب کی قسم پھر کفار کی شکست ہوئی خ م عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ هٰذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ
قَوْمٍ يُعَظِّمُوْنَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوْهَا لَهٗ يَعْنِيْ رَجُلًا مِنْ كِنَانَةَ قَالَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ لِكُفَّارِ قُرَيْشٍ دَعُوْنِيْ اٰتِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَيْهِ قَالَ فَلَمَّا اَشْرَفَ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ هٰذَا مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ وَهُوَ رَجُلٌ
فَاجِرٌ وَكَانَ قَالَ اَيْضًا لَهُمْ دَعُوْنِيْ اٰتِهٖ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ
فلانا شخص ہی اور یہ اوس قوم سے ہی جو قربانی کے جانورون کی تعظیم اور عزت کرتے ہین سو قربانی کے اونٹون کو سامنے کر دیجئے
قوم کنانہ کا ایک مرد حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا کہ مجکو جانے دو تو مین اوسکے پاس جاؤن یعنی حضرت کے پاس پھر
جبکہ وہ شخص نمودار ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب دوسری بار مکرز بن حفص نمودار ہوا حضرت نے فرمایا یہ مکرز بن حفص
ہی اور یہ شریر بدذات مرد ہی اور مکرز نے بھی کفار قریش سے کہا تھا کہ مجکو جانے دو تو مین اوسکے پاس جاؤن یعنی حضرت کے پاس
ف سنہ ہجری چھٹے سال حضرت عمرہ کرنے کو مدینے سے چلے کفار قریش سے لڑنے کا ارادہ نہ تھا قربانی کے اونٹ حضرت کے
ساتھ تھے صحابہ احرام باندھے تھے جب مکے کے قریب حدیبیہ کے مقام مین پہونچے تو کفار قریش نے حضرت کو مکے مین داخل
ہونے سے روکا کفار ڈرے کہ شاید حضرت عمرے کے بہانے سے ہمکو مارنے آئے ہون تب کنانہ کی قوم کے ایک شخص نے کفار سے
کہا مین حضرت پاس خبر لینے کو جاتا ہون جب وہ سامنے آیا تب حضرت نے قربانی کے اونٹ اوسکے روبرو کروائے تاکہ اوسکو یقین
ہو کہ اسلیے عمرے کے اور کچھ ارادہ نہین پھر جبکہ یہ شخص پلٹ گیا تو اوسنے کفار قریش سے کہا کہ یہ لوگ تو زیارت ہی کرنے کو آئے ہین
قربانیان انکے ساتھ ہین پھر کفار قریش نے مکرز بن حفص کو خبر تحقیق کرنے کیواسطے بھیجا باقی اسکا قصہ کئی بار مذکور ہو چکا ق
١١٣٨ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ هٰذَا الْيَوْمُ عَاشُوْرَاءُ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ
يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ بخاری اور مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا یہ عاشورے کا دن ہی اور خدا نے اسکا روزہ تم پر فرض نہین کیا اور مین روزہ دار ہون جو شخص کہ تم مین سے روزہ رکھا
چاہتا ہو رکھے اور جو شخص کہ تم مین سے نہ روزہ رکھا چاہے سو نہ رکھے **ف** عاشورہ محرم کی دسوین تاریخ کا نام ہی اُسکا روزہ فرض
نہین سنت ہی حضرت نے اُسکے روزہ رکھنے نہ رکھنے کا اختیار دیا تاکہ معلوم ہو کہ سنت موکدہ نہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِيْ
يَعْنِيْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری مین اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہین یعنی بنی تمیم کے ٢١٣٩
ف جب قوم بنی تمیم کی زکوۃ کے مال آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بنی تمیم کو حضرت نے اپنی قوم اسواسطے فرمایا کہ وے
مضر کی اولاد ہین اور مضر حضرت کے اجداد مین ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت کے ننہال سے بنی تمیم کو قرابت ہی **ح**
اِبْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے ٢١٤٠
فرمایا کہ یہ اور یہ برابر ہی یعنی چھنگلی اور انگوٹھا خون بہا مین برابر ہی **ف** آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درم یا سو
اونٹ اور انگلی کا خون بہا دسوان حصہ ہی پوری دیت کا یعنی سو دینار یا ہزار درم یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ دیت سب
انگلیون کی برابر ہی چھوٹی ہون یا بڑی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ يَعْنِيْ شَاةً لِمَيْمُوْنَةَ
مَيْتَةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے اُسکی کھال کیون نہ لی سو اُسکو تم پاک صاف ٢١٤١
کرتے پھر اُسکو اپنے کام مین لاتے یعنی حضرت میمونہ کی مردہ بکری **ف** حضرت میمونہ کی بکری مرگئی اسکو گھورے پر ڈال دیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے جانور کی کھال صاف کرنے کے بعد کام روائی کے لائق ہی موت سے کھال حرام
نہین ہوتی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلَاكُ اُمَّتِيْ وَيُرْوٰى هَلَكَةُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے ٢١٤٢
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈون کے ہاتھ سے ہوگی **ف** صحیح بخاری مین روایت ہی کہ مدینے مین
حضرت کی مسجد کے اندر مروان کے روبرو ابو ہریرہ رض نے یہ حدیث بیان کی مروان نے کہا خدا اُنپر لعنت کرے کیا وے
لونڈے ہونگے ابو ہریرہ رض نے کہا اگر مین چاہون تو اُنکے نام بھی لے دون کہ فلانا اور فلانا **ف** یعنی قریش کی قوم سے چند نوجوان
خدا ناترس بے عقل حاکم ہونگے مسلمانون کی بے عزتی اور خونریزی ناحق کرینگے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد اور بعضے
عباسی بادشاہ یہ حدیث سجرہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ اُنکا مفصل حال تاریخ مین مذکور ہی **ق**
اَبُوْ هُرَيْرَةَ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ يَعْنِيْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے ٢١٤٣
فرمایا کہ میری امت مین وے نہایت سخت ہین دجال پر یعنی بنی تمیم یعنی جبکہ دجال نکلیگا تو بنی تمیم کی قوم پر اُسکا قابو نہ چلیگا **ق**
اَبُوْ ذَرٍّ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ ٢١٤٤
اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ
مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهَا اِلَّا جَآءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ تَنْطَحُهٗ
بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرٰهَا عَادَتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ بخاری
اور مسلم مین ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے نہایت زیان کار اور بڑے ٹوٹے والے ہین قسم ہی رب کعبے کی تو مین نے
کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان وے زیان کار کون ہین حضرت نے فرمایا وے بڑے مالدار گروہ زیان کار ہین

جو دیوے اسطرح اور اس طرح اور اسطرح اپنے آگے سے اور پیچھے سے اور اپنے داہنے سے اور بائین سے اور ایسے لوگ
تو کم ہین جو اونٹ اور گاے اور بکریکا مالک اُنکی زکوٰۃ نہ دیگا تو قیامت مین وے جانور دنیا سے بہت بڑے اور نہایت موٹے ہو کر
آوینگے اسکو پھینکینگے اپنے سینگون سے اور اسکو روندینگے اپنے تلوون اور کھرون سے جب پچھلے جانور گذر چکینگے تو پہلے جانور
پھر پلٹ آوینگے اسی طرح گو بچارو ندا کرینگے یہانتک کہ آدمیون مین فیصلہ ہو چکیگا **ف** ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کعبے
کے سایہ مین بیٹھے تھے تو جب مجکو حضرت نے دیکھا تب یہ حدیث فرمائی یعنی سخی مالدار تو کم ہین اکثر بخیل ہوتے ہین نہ زکوٰۃ دیوین
نہ محتاجون کی خبر لیوین جب قیامت کے عذاب مین گرفتار ہونگے تب اُنکی زبان کاری ثابت ہوگی **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ كُنْتُمَا مِنْ ٢١٤٥
طَعَامِ الْجِنِّ وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَأَلُونِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ لَا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلَا
بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا **قَالَهُ** لَهُ حِينَ قَالَ لَهُ لَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثَةٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْعَظْمِ
وَالرَّوْثَةِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وے دونون یعنی ہڈی اور لید جن کا کھانا ہے اور اسکا حال
تو یون ہے کہ میرے پاس شہر نصیبین کے جنون کے ایلچی آئے اور وے خوب جن ہین سو انھون نے مجسے کھانا مانگا تو مین نے
اُنکے واسطے خدا سے دعا مانگی کہ وے جس ہڈی اور لید پر ہو کر نکلین اسپر اپنی خوراک پاوین یہ حضرت نے ابوہریرہؓ سے فرمایا
جبکہ حضرت نے اُنسے فرمایا کہ میرے پاس ہڈی اور لید نہ لانا تو ابوہریرہؓ نے کہا کہ ہڈی اور لید نہ لانے کا کیا سبب ہے **ف** ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ میرے واسطے ڈھیلے لاتا کہ مین طہارت کرون اور ہڈی اور لید مت لانا تب مین نے
اسکا سبب پوچھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہے وہانکے جن مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے
اُنکی تعریف کی اور دعا کی حضرت کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہے اسکو جن کھاتے ہین اور لید گھاس ہو جاتی ہے اسکو اُنکے
جانور کھاتے ہین تو اس سبب سے ہڈی اور لید سے استنجا منع ہوا **م** اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ ٢١٤٦
لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ تُطْعِمُونَا قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
مِنْهُ فَأَكَلَ **قَالَهُ** فِي حُوتٍ مَيِّتٍ رَمَاهُ الْبَحْرُ **قَالَ الصَّغَانِيُّ** مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ حَقَّقَ اللّٰهُ بِسُلْطَانِهِ
آمَالَهُ وَصَدَّقَ بِبُرْهَانِهِ أَقْوَالَهُ أَخَذَتْ مَضْجَعِي لَيْلَةَ الْأَحَدِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ الرَّبِيعِ الْأَوَّلِ
سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَسِتِّمِائَةٍ وَقُلْتُ اللّٰهُمَّ أَرِنِي اللَّيْلَةَ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ
فَإِنَّكَ تَعْلَمُ اشْتِيَاقِي إِلَيْهِ فَرَأَيْتُ بَعْدَ هَجْعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ كَأَنِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرَبَةٍ
وَنَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسْفَلَ مِنَّا عِنْدَ دَرَجِ الْمَشْرَبَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي حُوتٍ مَيِّتٍ رَمَاهُ الْبَحْرُ
أَحَلَالٌ هُوَ فَقَالَ وَهُوَ يَتَبَسَّمُ إِلَى نَعَمْ فَقُلْتُ وَأَنَا أُشِيرُ إِلَى مَنْ بِأَسْفَلِ الدَّرَجِ فَقُلْ لِأَصْحَابِي
فَإِنَّهُمْ لَا يُصَدِّقُونَنِي فَقَالَ لَقَدْ شَتَمْتَنِي وَعَابُونِي فَقُلْتُ كَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ كَلَّا مَا لَيْسَ يَحْضُرُنِي لَفْظُهُ
وَإِنَّمَا مَعْنَاهُ عَرَضْتَ قَوْلِي عَلَى مَنْ لَا يَقْبَلُهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يَلُومُهُمْ وَيَعِظُهُمْ فَقُلْتُ صَبِيحَةَ تِلْكَ
اللَّيْلَةِ وَأَنَا أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَنْ أَعْرِضَ حَدِيثَهُ بَعْدَ لَيْلَتِي هٰذِهِ إِلَّا عَلَى الَّذِينَ يُحَكِّمُونَهُ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ
ثُمَّ لَا يَجِدُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَى وَيُسَلِّمُونَ تَسْلِيمًا مسلم مین ابو عبیدہ بن جراحؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ وہ مردہ مچھلی روزی ہی کہ خدا نے تمھارے واسطے نکالی سو کیا تمھارے ساتھ اُسکے گوشت سے کچھ باقی ہی تو ہمکو کھلاؤ
ابو عبیدہ نے کہا تو ہمنے حضرت کے پاس کچھ اُسکا گوشت بھیجا سو حضرت نے کھایا یہ حضرت نے اُس مردہ مچھلی کے حق مین
فرمایا جسکو سمندر نے باہر خشکی مین ڈال دیا تھا ف جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ہمکو لڑائی پر بھیجا اور ابو عبیدہ کو
ہمپر حاکم کیا ہمارے ساتھ کا کھانا ہو چکا اور ہمپر بھوک غالب ہوئی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر ڈالدی ایسی بڑی مچھلی ہمنے
کبھی نہ دیکھی تھی اُسکی پسلی کے تلے سے گھوڑے کا سوار گذر جاتا تھا اول اُسکے حلال ہونے مین تردد ہوا بعد اُسکے اضطرار کے
سبب سے اُسکو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مہینا بھر وہان رہے اور کھایا کیے جب ہم مدینے مین آئے تو حضرت سے
یہ قصہ نقل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام اعظم کے مذہب مین اگر مچھلی بے سبب مرجاوے اور پانی پر اُترا وے
تو حلال نہین اور اگر کسی صدمے اور سبب سے مرجاوے تو حلال ہی ف حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ خدا اُسکی
امیدون کو اپنی قدرت سے برلاوے اور اپنی حجت اور دلیل سے اُسکے قولون کو سچا کرے کہ مین اپنے فرش پر لیٹا اتوار کی رات
شہر ربیع الاول کی گیارھوین تاریخ سن چھ سو بائیس ہجری مین اور مین نے کہا کہ الٰہی مجھکو آجکی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو خواب مین دکھلادے کہ اُسکے دیدار کو میرا اشتیاق تو جانتا ہی تو رات کو ایک نیند کے بعد مین نے دیکھا کہ گویا مین اور حضرت
ایک بالاخانے پر ہون اور چند لوگ میرے ساتھ کے ہمسے نیچے بالاخانے کی سیڑھی پاس موجود ہین تو مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا
فرماتے ہین مردہ مچھلی کے مقدمے مین جسکو سمندر نے باہر ڈالا کیا وہ حلال ہی تو حضرت نے مسکراتے فرمایا کہ ہان حلال ہی تو مین
نے عرض کی اور جو لوگ کہ سیڑھی کے نیچے ہین اُنکی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیون سے فرما دیجیے کہ یہ لوگ مجھکو سچا نہین
جانتے تو حضرت نے فرمایا کہ تو نے مجھکو گالی دی اور اُن لوگون نے مجھکو عیب لگایا تو مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ کیونکر ہی تو حضرت
نے کچھ کلام کیا کہ اُسکی لفظین مجھکو یاد نہین ہین ولیکن اُسکا مطلب تو یہی تھا کہ تو نے میری حدیث اُن لوگون سے بیان کی جو اُسکو
نہین قبول کرتے یعنی نا اہلون کے روبرو حضرت کی حدیث نقل کرنا کمال بے ادبی ہی گالی دینے کے برابر پھر حضرت اُن لوگون
کی طرف متوجہ ہوئے اُنکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر مین نے اس رات کی فجر کو کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے
کہ اس رات کے بعد مین حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کرون مگر اُنھین لوگون سے کہونگا کہ جو اپنے اختلافات مین حضرت ہی
کو حکم اور فیصلہ کرنے والا جانتے ہین پھر اپنے دلون مین حضرت کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی اور اُداسی نہین پاتے اور اپنا
کاروبار سب حضرت ہی کو سونپتے ہین دل سے مان کر ف مصنف کے خواب سے یہی معلوم ہوا کہ ایسی مچھلی حلال ہی
اور ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث نا اہلون کے روبرو کرنا بے ادبی ہی خشاق دیندار سے کہے نا اہل کے روبرو ضائع نکرے
ق اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ وَلَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ يَعْنِي اَبَا طَالِبٍ ۲۱۴۷
بخاری اور مسلم مین عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ یعنی ابو طالب دوزخ کے پایاب یعنی
چھچھلی آگ مین ہی اور اگر مین نہوتا تو دوزخ کی نیچی تہ مین ہوتا ف ابو طالب نے حضرت کو پرورش کیا اور ہمیشہ حضرت کے حامی اور
مددگار رہے اسواسطے دوزخ مین اُنپر کمتر ہلکا عذاب ہوا ق اَنَسٌ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ يَعْنِي لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى ۲۱۴۸
بَرِيرَةَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ گوشت اُسکے حق مین صدقہ ہی اور ہمارے واسطے

تحفہ ہے یعنی وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا **ف** بریرہ حضرت عائشہ کی خادمہ تھی اُنکو زکاۃ کا گوشت ملا تھا حضرت نے

2149 اُسکو کھایا اور یہ فرمایا یعنی جب زکوۃ کا اول محتاج مالک ہوا پھر اُسنے غنی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہے **ح** حَمْزَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیُّ هِیَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰہِ فَمَنْ اَخَذَ بِہَا فَحَسَنٌ وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ **قَالَہٗ** لَہٗ حِیْنَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَجِدُ بِیْ قُوَّۃً عَلَی الصِّیَامِ فِی السَّفَرِ فَہَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ مسلم میں حمزہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر میں افطار کرنا رخصت ہے خدا کی طرف سے سو جو اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہے اور جو کہ روزہ رکھا چاہے تو اُسپر کچھ گناہ نہیں یہ حضرت نے حمزہ سے کہا جبکہ اُسنے کہا تھا کہ یا رسول اللہ میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں سو کیا مجھپر گناہ ہے روزہ رکھنے میں **ف** یعنی تخفیف اور آسانی کے واسطے خدا نے روزہ کھانے کی سفر میں اجازت دی ہے یہ حکم فرض نہیں سفر میں روزہ

2150 رکھنے نہ رکھنے میں آدمی کو اختیار ہے **ح** اَبُوْ مُوْسٰی هِیَ مَا بَیْنَ اَنْ یَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ یُّقْضَی الصَّلٰوۃُ یَعْنِیْ سَاعَۃَ الْجُمُعَۃِ مسلم میں ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کی مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہے **ف** بہت احادیث میں ثابت ہے کہ جمعے میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اُس میں مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ وہ ساعت کون ہے سو دو قول اُنمیں نہایت صحیح ہیں ایک تو یہ کہ وہ ساعت اُسوقت سے ہے کہ امام منبر پر بیٹھے یہانتک کہ نماز ہو چکے اس قول کی سند یہی حدیث ہے دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعے کی اخیر ساعت ہے جب آفتاب ڈوبنے لگے چنانچہ عبد اللہ بن سلام سے اس مضمون کی حدیث منقول ہے اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہے چنانچہ اسکی تفصیل صراط المستقیم

2151 سفر السعادت کی شرح میں موجود ہے جسکو تحقیق کا شوق ہو اُسکو دیکھے **خ** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ یَمِیْنُ اللّٰہِ مَلْاٰی لَا تَغِیْضُہَا نَفَقَۃٌ سَحَّاءُ اللَّیْلَ وَالنَّہَارَ اَرَاَیْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَغِضْ مَا فِیْ یَمِیْنِہٖ وَعَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ وَبِیَدِہِ الْاُخْرٰی الْقَبْضُ اَوِ الْفَیْضُ یَرْفَعُ وَیَخْفِضُ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کا داہنا ہاتھ بھرا ہے خرچ کرنا اُسکو کم نہیں کرتا دست قدرت شب و روز اندیلنے والا ہے یعنی ہر دم فیض کا ریلا جاری ہے بھلا دیکھو تو کہ جو کہ خدا نے خرچ کیا جیسے کہ آسمانوں اور زمین کو بنایا کہ اتنے خرچ نے تو اُسکے داہنے ہاتھوں سے کچھ نہیں کم کیا اور حالانکہ یہ فیض اُسوقت سے ہے کہ عرش خدا پانی پر تھا یعنی ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ میں روک ہے یا یوں فرمایا کہ فیض

2152 ہے کسیکو اُٹھاتا ہے اور کسی کو جھکاتا ہے **ف** یعنی کشایش اور تنگی دونوں خدا کی صفتیں ہیں **م** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ یَمِیْنُکَ عَلٰی مَا یُصَدِّقُکَ بِہٖ صَاحِبُکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یُصَدِّقُکَ عَلَیْہِ صَاحِبُکَ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ تیری قسم وہی معتبر ہے جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے **ف** یعنی مدعی کی مراد پر قسم کھاوے تب معتبر ہے چنانچہ اسکا بیان ساتویں باب میں گذرا

اَلْبَابُ الْحَادِیْ عَشَرَ

فِی الْکَلِمَاتِ الْقُدْسِیَّۃِ الَّتِیْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ رَّبِّہٖ جَلَّ جَلَالُہٗ

گیارھویں باب میں قدسی حدیثیں ہیں جنکی حضرت نے اپنے رب کی طرف سے روایت کی اس باب میں مصنف صرف قدسی حدیثیں لایا ہے قدسی حدیث اُسکو کہتے ہیں کہ حضرت یوں کہیں کہ خدا نے یوں فرمایا قرآن اور قدسی حدیث میں یہ فرق ہے کہ

قرآن کا مضمون بھی اور لفظ دونوں خدا کی طرف سے ہیں اور حدیث قدسی میں مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے خدا نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کے دل میں ڈالا حضرت نے اسکو اپنی عبارت سے بیان کیا قرآن چھونا بے وضو درست نہیں ہے اور حدیث قدسی کا چھونا درست ہے

٢١٥٣ خ انس اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جب میں نے اپنے بندے کو اسکی دو پیاری چیزوں میں مبتلا کیا یعنی دونوں آنکھیں اسکی جاتی رہیں پھر اسنے صبر کیا تو اُنکے عوض اسکو میں بہشت دونگا ف دونوں آنکھیں آدمی کو بہت پیاری ہیں انکا چھوٹنا یا انکی روشنی کا کم ہونا اسپر نہایت شاق ہے جب اسنے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اسواسطے اسکا بدلا بہشت کو مقرر کیا خم

٢١٥٤ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَائِي اَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَاِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ - بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب بندے نے میرا ملنا دوست رکھا تو میں بھی اُسکا ملنا دوست رکھتا ہوں اور جب اسکو میرا ملنا بُرا لگا تو مجکو بھی اسکا ملنا بُرا لگتا ہے ف یعنی ایماندار کو مرتے وقت مغفرت کی بشارت ہوتی ہے تو وہ موت کا اور خدا کی حضوری کا مشتاق ہوتا ہے اور کافر کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہے تو وہ موت سے اور خدا کی حضوری سے گھبراتا ہے خم

٢١٥٥ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ جِئْتُهُ بِاَسْرَعَ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہے تو میں اسکے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہوں اور جب وہ میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہے تو میں اسکے آگے دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہوں اور جب وہ میرے آگے دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہے تو میں اسکے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہوں ف یعنی جتنا بندہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اسکا دونا چوگنا خدا بندے پر متوجہ ہوتا ہے اسکا مددگار ہو کر دین کے مشکل کام اسپر آسان کرتا ہے اس حدیث میں نیک کاموں کی ترغیب ہے جنسے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے

٢١٥٦ م اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا سَيِّئَةً وَاِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا عَشْرًا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرشتوں سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اسکو اسپر مت لکھو اور اگر اسنے اس بدکام کو کیا تو ایک بدی لکھو اور جب اسنے نیکی کا قصد کیا اور اسپر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اسنے نیک کام کیا تو دس نیکیاں لکھو ف سبحان اللہ کیا اسکی رحمت اپنے بندوں پر بےحساب ہے کہ بدکام کے قصد کو نہ لکھاوے اور نیک کام کے قصد کو بدون کیے لکھاوے اور بدی کو ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ بدی کا قصد البتہ نہیں لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہو گیا یعنی اسکا کرنا بے تردد خوب سا دل میں ٹھن گیا ہو تو اسکی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اس بدکام کو خوف الٰہی سے عمل میں نہ لایا اور اسپر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاویگی اسواسطے کہ اسنے خدا کے واسطے اپنی خواہش نفسانی کو مارا دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم مصمم سوائے خوف الٰہی کے کسی اور سبب سے ظاہر ہونے نہ پایا تو بیشک ایک گناہ لکھا جاویگا جیسے کسی نے رات کو اپنے دل میں یہ عزم مصمم کیا کہ میں کل فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور اسی رات کو وہ مر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اسپر قصد قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا چنانچہ یہ مطلب اور حدیثوں میں صاف مذکور ہے ق

٢١٥٧ اَبُو هُرَيْرَةَ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ بخاری اور مسلم میں

ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مین نے تیار کر رکھا ہی اپنے نیک بندون کیلیے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل مین خیال گذرا ف یعنی بہشت مین نیکون کے واسطے ایسی عمدہ نعمتین ہین کہ

۲۱۵۸ اُنکے مانند دنیا مین کوئی چیز نہین جسکو مثال دیجیے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ﴿ ابُوهُرَيْرَةَ اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مین بہ نسبت اور شریکون کے نہایت بے پرواہ ہون ساجھے سے جسنے کوئی ایسا عمل کیا جسمین میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اسکو اور اسکے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہون ف یعنی جو عبادت اور عمل دکھلانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہین مردود ہی خدا اسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہی جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے

۲۱۵۹ کا اسمین کچھ بھی لگاؤ نہو ق ابُوهُرَيْرَةَ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَاَنَا مَعَ عَبْدِي اِذَا ذَكَرَنِي بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ مین اپنے بندے کے گمان اور خیال کے پاس ہون جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے اور مین اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہون جسدم کہ مجکو یاد کرتا ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اگر بندہ مجکو اپنے جی مین یاد کرتا ہی تو مین بھی اسکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر مجکو مجمع مین یاد کرتا ہی تو مین اسکو اُس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اسکے مجمع سے بہتر ہی یعنی اُسکا ذکر فرشتون اور ارواح انبیا مین کرتا ہون اس حدیث مین ذکر کی فضیلت ہی اور نیک عمل کی ترغیب ہی جس سے حسن ظن خدا سے حاصل ہو اور یہ نہین کہ گناہون پر تو اڑا جاوے اور یون کہے کہ خدا مجکو ضرور بخشیگا اسواسطے کہ اسکا نام رجا اور حسن ظن نہین

۲۱۶۰ بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسواس ہی جیسے کوئی بدون جوتے بوئے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور دیوانہ گنا جاویگا ق ابُوهُرَيْرَةَ اِنَّ الصَّوْمَ لِي وَاَنَا اَجْزِي بِهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ میرے ہی واسطے ہی اور مین اُسکا بدلا دونگا یعنی اُسکا فرشتون سے بدلا نہ دلاؤنگا خود دونگا ف روزے کو خدا نے اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادت مین جیسے نماز زکوۃ حج مین ریا اور نمود داری کو دخل ہی لیکن روزے مین دخل نہین کہ اگر روزہ دار ظاہر نہ کرے تو اُسکو کوئی نہین جان سکتا اور دوسرا سبب یہ ہی کہ ہر عبادت مین فرشتے آدمی کے شریک ہین مگر روزے مین شریک نہین اسواسطے کہ اُنکو بھوک پیاس نہین جسکو روکین

۲۱۶۱ ﴿ اَنَسٌ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُونَ يَقُولُونَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتَّى يَقُولُوا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ ۔ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہینگے ایسا کیا ہی ایسا کیا ہی یہانتک کہ کہینگے یہ تو خدا ہی جسنے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف یعنی اس امت کے بعضے نادان بیہودہ سوالات کرتے کرتے یہانتک نوبت پہونچاوینگے کہ خدا مین تردد کرینگے حالانکہ اُسکے برابر کوئی حماقت نہین اسواسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہی جو اول اُسکا وجود نہو بعد عدم کے ظاہر ہو اور جسکے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکہ غیر کا محتاج ہو یہ واہی سوال ایسا ہی جیسے کوئی کہے کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہی اور آفتاب کسکی روشنی سے ظاہر ہی مصرع آفتاب آمد دلیل آفتاب ﴿ حدیث مین آیا ہی جسکو ایسا وسوسہ آوے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے

۲۱۶۲ ﴿ ابُوهُرَيْرَةَ اِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِيَ اللّٰهَ فَرِحَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ دار کو دو خوشی ہین جبکہ اُسنے روزہ کھولا خوش ہوگیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہوگا ف

روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہی کہ روزہ پورا ہوا اور بھوک پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے ملکر ثواب روزے کا پاویگا تو
خوش ہوگا ﴿خ﴾ اَبُوْ ذَرٍّ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَعَلٰی عِبَادِیْ اَلَا فَلَا تَظَالَمُوْا بخاری مین ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے ۲۱۶۳
فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مین نے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندون کے اوپر حرام کیا خبردار ہو جاؤ ایک دوسرے پر ظلم نکیا کرو ف
یعنی خدا ظلم سے پاک ہی اسکی صفت عادل ہی اسی واسطے بندون مین بھی عدل کو پسند رکھتا ہی ﴿م﴾ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ ۲۱۶۴
بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا کہان ہین
وہ لوگ جو آپس مین محبت رکھتے تھے میرے عظمت اور جلال کے سبب سے آج انکو سایہ مین رکھونگا اپنے سایہ مین جس دن
کوئی سایہ نہین میرے سایہ کے سوا ف یعنی جو آپس مین محبت رکھتے ہین انکی محبت صرف خدا ہی کے واسطے ہی
ریا اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے انکی محبت پاک ہی وے قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پاوینگے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے
سایہ مین ہونگے ﴿خ﴾ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ ۲۱۶۵
اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ اَجْرَهٗ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تین شخص
کا مین مدعی دشمن ہو جاؤنگا قیامت کے دن ایک تو وہ مرد جسنے میرا درمیان دیا پھر دغا کی اور دوسرا مرد وہ جسنے آزاد آدمی کو
بیچا سو اسکی قیمت کھائی اور تیسرا مرد وہ جسنے کسی مزدور کو مزدوری لگایا پھر اس سے پورا کام کروالیا اور اسکی مزدوری نہ دی
ف خدا کو درمیان دیا یعنی کسی سے قول قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا کو ضامن دیکر ﴿م﴾ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَسَمْتُ ۲۱۶۶
الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ
مین نے نماز کو بانٹا اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھون آدھ اور میرے بندے کے لیے ہی جو مانگے ف پوری روایت یون ہی
کہ جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب الرحمن الرحیم کہتا ہی خدا فرماتا ہی کہ
میرے بندے نے میری ثنا اور صفت کی اور جب مالک یوم الدین کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور
جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہی تو خدا فرماتا ہی کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہی یعنی عبادت خدا کو اور مدد کا فائدہ
بندے کو اور جب اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتا ہی خدا فرماتا ہی یہ میرے
بندے کے واسطے ہی یعنی سورہ فاتحہ مین دو مطلب ہین ایک حمد و ثنا دوسرے دعا تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہی اور دعا بندے
کے واسطے ہی سو اسیواسطے فرمایا کہ نماز یعنی سورہ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھون آدھ ہی ﴿خ﴾ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَذَّبَنِيْ ۲۱۶۷
اِبْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَاَنِيْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ
بِاَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَ
لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ آدم کے بیٹے نے مجھکو جھٹلایا اور اسکو
یہ لازم نتھا اور مجھکو گالی دی اور اسکو یہ لائق نتھا سو میرا جھٹلانا تو اسکے اس قول مین ہی کہ کہتا ہی کہ خدا مجھکو کبھی دوسری بار نہ
بناویگا جیسے نے اول بار مجھکو بنایا اور حالانکہ اول بار کا بنانا مجھپر بہت آسان نہین دوسری بار کے بنانے سے یعنی دونون بار کا بنانا مجھکو برابر ہی
اور یہ نہین کہ اول بار کا بنانا تو آسان ہو اور دوسری بار کا مشکل اور مجھکو گالی دینا تو اسکے اس قول مین ہی کہ بندہ کہتا ہی کہ خدا نے بیٹا لیا اور

جاہلیت میں آدمی کیسا اکیلا پاک ہوتا جو کسی کو جانتا کسی سے جدا اور نہ اُسکے چیز کا کوئی ف خدا نے قرآن میں خبر دی کہ قیامت ہو گی
مردے دوسری بار پیدا ہونگے اور عرب کے کافر اسکی انکار کرتے تھے تو اُنہوں نے اُسکو تکذیب کیا اور گالی سے مراد یہ ہے کہ نصاریٰ
۲۱۶۸ کہتے ہیں عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے اور یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہیں اور عرب کے کافر فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے ھ عِیَاضُ بْنُ حِمَارٍ
كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ
عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا مسلم میں عیاض بن حمار سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو مال کہ میں نے بندے کو دیا سو حلال ہے اور میں نے اپنے سب بندوں کو حنیف پیدا کیا جو
باطل دین پر نہ جھکے اور البتہ اُنکے پاس شیطان آئے سو اُنکو اُنکے پیدائشی دین سے پھیر ڈالا اور انپر حرام کیا جو میں نے انپر حلال کر دیا
تھا اور شیطانوں نے انکو بتلایا کہ میرے ساتھ اُس چیز کو شریک ٹھہراویں جسپر میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری ف یعنی اگر شیطان اور
کفار کسی کو نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنے پیدائشی دین پر رہتا یعنی شرک نہ کرتا اور حلال چیز کو بدون حکم الٰہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا
معمول تھا کہ بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اُسکا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ یہ شیطانی بات ہے کہ حلال کو حرام کہتے ہیں اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر نیاز کے کھانے کو جسکو عورتیں اچھوتا کہتی ہیں بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت فاطمہ کے فاتحہ
۲۱۶۹ کے کھانے کو مردوں کو نہ دینا ہرگز درست نہیں یہ بھی شیطانی بات ہے کہ شرع میں اسکا کچھ حکم نہیں ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَنْبَغِي
لِعَبْدٍ لِي وَيُرْوَى لِعَبْدِي أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا فرماتا ہے کہ میرے بندے کو لائق نہیں یہ کہنا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں ف حضرت یونس بدون حکم خدا اپنی
قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی اُنکو بے صبر جان کر اپنے تئین بہتر کہے تو ہرگز درست نہیں اسواسطے کہ پیغمبروں سے کوئی بہتر
۲۱۷۰ نہیں ہو سکتا ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ الْكَوَاكِبُ وَبِالْكَوَاكِبِ
مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے میں اپنے بندوں پر کوئی ایسی نعمت نہیں دیتا جسکے بعضے بندے
منکر ہوتے ہیں کہتے ہیں فلانے تارے نے پانی برسایا اور فلانے تارے کے سبب سے پانی برسا ف یعنی مینہ تو خدا برساتا ہے
۲۱۷۱ اور نادان لوگ اُسکو تارے اور نکھت کی تاثیر سے جانکر خدا کا شکر نہیں کرتے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا زَالَ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ
بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي
يَمْشِي بِهَا وَلَئِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَإِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
خدا فرماتا ہے کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتوں کے واسطے سے چاہا کرتا ہے یہانتک کہ میں اُسکو چاہنے لگتا ہوں تو میں
اسکا کان ہو جاتا ہوں جس سے سنتا ہے اور اُسکی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور اُسکا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے اور
اُسکا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے چلتا ہے اور اگر مجھسے وہ کچھ مانگے تو مقرر میں اُسکو دوں اور اگر مجھسے پناہ مانگے تو البتہ اُسکو پناہ
میں رکھوں ف اس حدیث میں اُس مقام کا بیان ہے جسکو علم سلوک میں فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اُسکے دل اور جوارح کا یعنی آنکھ کان ہاتھ پاؤں کا حافظ ہو جاتا ہے گناہوں
سے اُنکو روکتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت روائی پر اُسکے کان اور آنکھ اور پاؤں سے بھی زیادہ تر

متوجہ ہوتا ہے لیکن تحقیق مطلب یہ ہے کہ جب محبت الٰہی نے بندے پر سایہ ڈالا تو اُسکو خدا کے سوا کسی چیز سے تعلق اور وابستگی
نہیں رہتی اور سوا رضائے الٰہی کے کوئی آرزو اور تمنا اُسکے دل میں نہیں دخل باقی تو کوئی کام جسمین خدا کی مرضی نہو اُس سے
نہیں ہو سکتا آنکھ کان ہاتھ پانوں مرضی خدا کے تابع ہو جاتے ہیں بے اُسکی مرضی نہ کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کہنے سوا ایسے
عمدہ درجہ حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث میں اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہے یعنی جب بندے نے جانا کہ قرب
الٰہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریق نہیں تو اسواسطے وہ عبادت پر کمر باندھتا ہے اور عبادت دو قسم ہے فرض اور
نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت میسر نہیں ہوتی کہ اُسکے وقت مقرر ہیں تو مشتاق بندے سے اُن وقتوں میں جو فرض سے خالی ہیں
بے شغل اور خالی نہیں رہا جاتا اسواسطے اُن خالی وقتوں کو نفل عبادت سے معمور رکھتا ہے جب چند مدت کمال شوق اور خلوص سے
اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو موجب عدے کے مقبول درگاہ صمدی اور محبوب الٰہی ہو کر اُسکا یہ حال ہو جاتا ہے کہ شعر ہمہ گو تم
تا جہ فرمائی ٭ ہمہ چشمیم تا نظر آئی ٭ اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا عمدہ کمال بدون کثرت نوافل کے نہیں میسر ہوتا ہے تو
معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع بے نمازی فقیروں کو ایسا کمال ثابت کرتے ہیں سو اُنکا غلط گمان ہے اسواسطے کہ
نفل کا کیا ذکر ہے وے لوگ تو فرض کو بھی چٹ کر ڈالتے ہیں خ ابُوْهُرَيْرَةَ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ
صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ ٭ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ بہشت
کے سوائے ایماندار میرے بندے کا کوئی بدلا نہیں جبکہ میں نے اُسکا اہل دنیا کا پیارا لے لیا پھر اُسنے ثواب کے واسطے صبر کیا
ف یعنی جب مومن کا دوست جیسے ماں باپ یا جورو یا بیٹا یا بھائی یا استاد مر گیا اور اُسنے صبر کیا تو اُسکا بدلا خدا نے بہشت مقرر
کیا خ انس وابوهريرة مَنْ أَهَانَ لِي وَرُوِيَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا رَدَدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا
فَاعِلُهُ مَا رَدَدْتُ فِي قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ
۴۳ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَلَا تَعَبَّدَ بِمِثْلِ أَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ ٭ بخاری میں انس اور ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو میرے ولی کی حقارت اور ذلت کرے اور دوسری روایت یوں ہے کہ جو میرے ولی
سے عداوت کرے تو اُسنے البتہ میرے ساتھ لڑائی پر کمر باندھی اور کسی چیز میں جسکا میں کرنے والا ہوں مجکو تردد نہیں ہوتا جیسے
اپنے بندے ایماندار کی روح قبض کرنے میں تردد ہوتا ہے وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہے اور میں اُسکے ملول ہونے کو مکروہ جانتا ہوں
اور حالانکہ اُسکو موت سے کوئی چارہ نہیں یعنی اُسکو مرنا ضرور ہے اور میرے بندے ایماندار نے میری نزدیکی نہیں چاہی ترک دنیا کے
برابر اور نہ میری بندگی کی فرض ادا کرنے کے برابر ف ولی سے مراد متقی مومن ہے چنانچہ قرآن میں خدا نے فرمایا ہے کہ اولیاء اللہ
پر کچھ خوف اور غم نہیں اولیاء اللہ وے ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسے مجکو ایماندار کی موت
میں تردد ہوتا ہے کسی چیز میں ویسا تردد نہیں ہوتا ہر چند خدا تردد سے پاک ہے لیکن اسمین مزید رحمت کا بیان ہے یعنی ایمان کی برکت سے
اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے اپنی طرف نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث میں بیماری اور بھوک اور پیاس کو اپنی ذات
پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الٰہی کا کوئی طریقہ ترک دنیا سے بہتر نہیں اور کوئی عبادت ادائے فرض سے افضل نہیں یعنی
جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سنکر اُنکے برابر ہونے کا مشتاق ہو اُسکو لازم ہے کہ اول دنیا سے بے تعلق ہو جاوے پھر عبادت پر

۱۶۲/۴

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

کمر باندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہیں کہ فرض نماز میں تو مرغی کی طرح زمین پر جلدی
٢١٧٤ جلدی چونچین مارین اور پیر کے وظیفے تبلانے کو دو دو پہر پڑھین ﻫ جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلّٰى عَلَيَّ اَنْ لَا
اَغْفِرَ لِفُلَانٍ اِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ مسلم مین جندب بن عبد اللہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا
فرماتا ہی وہ کون ہی جو مجھپر قسم کہاتا ہی کہ مین فلانے کو نہ بخشونگا مقرر اسکو تو مین نے بخشا اور تیرا عمل اکارت کیا ف جسنے
یون کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا اسنے گویا خدا پر حکومت کی ہو اسطے اسکے نیک عمل کو خدا برباد
کر ڈالتا ہی اور جسپر اسنے قسم کہائی اسکو اپنی رحمت سے بخشش دیتا ہی سعادت اور شقاوت اور رہنا تے کے حال ہواے خدا کے
کسیکا کسیکو نہین معلوم کیسا ہی سخت کافر ہو اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو بالیقین اسکو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہین ہو اسطے
٢١٧٥ کہ شاید اسکا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے قریب توبہ کرے ﻫ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً
اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اس سے بڑا کون ظالم ہی
جو گیا کہ بنا دے تصویر کو میری طرح تو چاہیے کہ ایک ذرہ بنا دین یا ایک دانہ پیدا کرین یا ایک جو بنا دین ف یعنی جاندار کی
صورت بنانے والے پیدا کرنے مین خدا کے ساتھ مشابہت کرتے ہین حالانکہ ایسے عاجز ہین کہ جاندار تو ایک طرف ہی ذرہ یا جو برابر
٢١٧٦ بے جان حقیر چیز کو بھی نہین بنا سکتے ﻫ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اے آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر تو مین بھی تجھکو دیا کرونگا ف اس حدیث مین سخی کو خدا نے کشایش مال کا
وعدہ کیا ہی یہی سبب ہی کہ سخی کو محتاج نہین دیکھا لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ سخاوت خدا کو پسند ہی اور اسراف ناپسند ہی
سخاوت یہ کہ شرع کے موافق نیک کامون مین خرچ کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع بیجا کامون مین مال کو اڑانا جیسے ناچ رنگ
٢١٧٧ مین یا نمود کے مقام مین ﻫ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ
قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ
فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي
فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي
قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ
لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت مین کہ اے آدم کے
بیٹے مین بیمار رہا تھا سو تو نے مجھکو نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ اے میرے رب مین کیونکر تجھکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا
ہی یعنی بیمار ہونا مخلوق کی شان ہی خالق سے اور بیماری سے کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم نہین کہ میرا فلانا بندہ بیمار
ہوا تھا سو تو نے اسکی بیمار پرسی نہ کی کیا تجھکو معلوم نہین کہ اگر تو اسکی بیمار پرسی کرتا تو مجھکو اسکے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور
ثواب کو پاتا اے آدم کے بیٹے مین نے تجھسے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجھکو نہ کھلایا بندہ کہیگا اے میرے رب مین کیونکر تجھکو کھانا
کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہی خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم نہین کہ فلانے میرے بندے نے تجھسے کھانا
مانگا تھا سو تو نے اسکو نہ کھلایا تجھکو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسکو کھانا کھلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے تجھسے مین نے

پانی مانگا تھا سو تو نے مجھکو نہ پلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین تجھکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہی خدا فرماویگا
کہ میرے فلانے بندے نے تجھسے پانی مانگا تھا سو تو نے نہ پلایا تھا ہان جان رکھ اگر تو اسکو پانی پلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا
ف اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہی کہ انکی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حالانکہ
وہ مقدس ذات سب احتیاجون سے پاک ہی اس حدیث مین اداے حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہی عن ابی ذرؓ یا عبادی
كلكم ضال الا من هديته فاستهدوني اهدكم يا عبادي كلكم جائع الا من اطعمته فاستطعموني اطعمكم ۲۱۷۸
يا عبادي كلكم عار الا من كسوته فاستكسوني اكسكم يا عبادي انكم تخطئون بالليل والنهار وانا اغفر الذنوب
جميعا فاستغفروني اغفر لكم يا عبادي انكم لن تبلغوا ضري فتضروني ولن تبلغوا نفعي فتنفعوني يا عبادي لو
ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم كانوا على اتقى قلب رجل واحد منكم ما زاد ذلك في ملكي شيئا يا عبادي لو
ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم كانوا على افجر قلب رجل واحد منكم ما نقص ذلك من ملكي شيئا يا عبادي
لو ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم قاموا في صعيد واحد فسألوني فاعطيت كل انسان مسألته ما نقص
ذلك مما عندي الا كما ينقص المخيط اذا ادخل البحر يا عبادي انما هي اعمالكم احصيها لكم ثم اوفيكم اياها
فمن وجد خيرا فليحمد الله ومن وجد غير ذلك فلا يلومن الا نفسه مسلم
مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
خدا فرماتا ہی ای میرے بندو تم سب بے راہ ہو مگر جسکو مین نے راہ بتلائی تو مجھسے ہدایت مانگو کہ تمکو نیک راہ لگاؤن ای میرے بندو تم سب
بھوکے ہو مگر جسکو مین نے کھلایا تو مجھسے کھانا مانگو کہ تمکو کھلاؤن ای میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مین نے پہنایا تو مجھسے لباس
مانگو کہ تمکو پہناؤن ای میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات اور مین سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون تو مجھسے مغفرت مانگو
کہ تمکو بخشون ای میرے بندو تم کبھی مجھکو ضرر نہین پہونچا سکتے کہ میرا کچھ ضرر کرو اور کبھی مجھکو فائدہ نہین پہونچا سکتے کہ مجھکو کچھ فائدہ
پہونچاؤ ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے بڑے متقی پرہیزگار دل کے
برابر ہو جاوین تو یہ سب کا تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت مین کچھ نہ بڑھاوے ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور
تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سب کا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی
سے کچھ نہ گھٹاوے ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن ایک میدان مین کھڑے ہوان اور مجھسے
اپنے اپنے سوال کرین اور مین ہر ایک آدمی کو اسکی مانگی چیز کو دون تو ایسا دینا اس سے کچھ نہ گھٹاوے جو میرے پاس ہی مگر
جیسے سوئی گھٹاتی ہی جبکہ اسکو سمندر مین ڈالیے یعنی ایسی عطا سے بھی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین پڑتی ای میرے
بندو یہ تو تمھارے ہی اعمال ہین جنکو تمھارے لیے شمار کرتا رہتا ہون پھر تمکو ان اعمال کا پورا بدلا دونگا سو جو شخص بہتر بدلا
پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اسکی کمائی کو ضائع نہ کیا اور جو اسکے سواے برا بدلا پاوے تو وہ اپنی جان کے سواے
کسیکو الاہنا نہ دیوے کہ اسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا ف اس حدیث مین تمام بندون کی محتاجی اور عاجزی اور خدا کی شوکت
اور شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہی یعنی بدون میری اعانت کے تمھارا کوئی کام نہین چل سکتا نہ دنیا
مین راہ پانی اور طعام اور لباس تمکو مل سکتا ہی نہ آخرت مین گناہون کی مغفرت بدون میرے ہو سکتی ہی تو تمکو میرے آگے

گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہوا اور میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہے کہ اگر تم سب پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ تو میری سلطنت کی کچھ رونق موقوف نہین اور اگر تمام جہان ابوجہل اور فرعون کے برابر ہو جاوے تو میرا کچھ نقصان نہین پھر اپنی عطا بحساب کی مثال دی کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجیے تو بھی یہان کچھ کمی کا حرف نہین پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا سبب تمھارے اعمال ہین ہماری طرف سے کچھ ظلم نہین

۲۱۷۹ ق ابو هریرة یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانه لا یرد وانی اعطیتک لامتک ان لا اهلکهم بسنة عامة ولا اسلط علیهم عدوا من سوى انفسهم یستبیح بیضتهم ولو اجتمع علیهم من باقطارها او قال من بین اقطارها حتى یکون بعضهم یهلک بعضا وبعضهم یسبی بعضا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے محمد مین جب کسی چیز کا حکم کرتا ہون تو اسکو کوئی نہین پھیر سکتا اور البتہ مین نے تجکو دیا یعنی تیری امت کے واسطے یہ تجھپر احسان کیا کہ انکو مین عالمگیر قحط سے نہ ماروں گا اور انکے سواے اور کسی دشمن کو انپر نہ غالب کرونگا اسطرح پر کہ انکی جڑ پیڑ کو اکھاڑ ڈالے اگرچہ انپر تمام دنیا کے اطراف جوانب کے کافر جمع ہو کر ان کافرون کا غلبہ اسواسطے نہوگا تاکہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کرین اور بعضے انکے بعضون کو قید کرین ف یعنی قضا و قدر مین یہ ٹھہر چکا ہے کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہیگی نہ ایسا قحط پڑیگا جسمین سب کے سب مر جاوین نہ ایسے کافر ان پر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست اور نابود کر ڈالین ہر چند چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت مین لاکھون بلکہ کرورون مسلمان قتل ہوے لیکن بالکل نیست اور نابود نہین ہوگئے ہان یہ البتہ ہے کہ اس امت مین آپس کا اختلاف اور شر اور فساد اور غارت گری اور قتل موقوف نہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین یہ حال ظاہر ہے

الباب الثانی عشر فی جوامع الادعیة

بارھوین باب مین حضرت کی دعائین ہین جو ہر ایک مطلب کی جامع ہین افضل یہی ہے کہ حضرت کی دعائین یاد کر کے عمل مین لاوے اسواسطے کہ اول تو یہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیاوی نہین جسکی حضرت نے مجمل یا مفصل دعا نہ کی ہو دوسرے یہ کہ جو دعا حضرت کی زبان مبارک پر گذری بلاشک بابرکت اور مقبول ہے تو ہوسکے تو حضرت کی دعاؤن کے کیا ضرور کہ اور دعاؤن کو سیکھے

۲۱۸۰ ق عایشة اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما کان اذا اشتکى انسان مسحه بیمینه ثم قال بخاری و مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سختی کو لیجا اے آدمیون کے پالنے والے اور صحت دے تو ہی شافی ہے صحت نہین بدون تیری صحت کے ایسا شفا دے جو بیماری کو نچھوڑے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اسکو اپنے داہنے ہاتھ سے سہلاتے پھر یہ دعا دہن سے سہلاتے فرماتے

۲۱۸۱ خ انس الحمد لله الذی انقذه من النار قاله عند اسلام غلام یهودی عند موته وکان یخدمه بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسنے اسکو دوزخ سے بچایا یہ حضرت نے یہودی لڑکے کے وقت مرگ مسلمان ہوتے فرمایا اور وہ لڑکا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ف ایک یہودی لڑکا حضرت کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرت اسکے دیکھنے کو گئے اور اسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا اسنے اپنے باپ کی طرف دیکھا اسکے باپ نے کہا کہ ابوالقاسم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہوگیا تب حضرت نے اسطرح شکر کیا اس حدیث سے

تحفة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

معلوم ہوا کہ کافر سے خدمت لینا درست ہی اور کافر کی عیادت جائز ہی اور مرض الموت مین مسلمان ہونا مقبول ہی بشرطیکہ آخرت کا
عذاب سامنے نہ آیا ہو خ ابو امامة الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ ربنا کان
2182 **یقولہ** اذا رفع مائدتہ بخاری مین ابو امامہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کو شکر ہی بہت سا ستھرا با برکت شکر
نہ ایسا شکر جو ایکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اسکی کچھ حاجت نہ رہے اے ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہی یہ حضرت
دعا کرتے تھے جب انکا دسترخوان اٹھایا جاتا تھا یعنی کھانے کے بعد یہ دعا سنت ہی ص ابن عمرؓ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
2183 سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم انا نسئلک فی سفرنا ھذا البر والتقوی و
من العمل ما ترضی اللھم ھون علینا سفرنا ھذا واطو عنا بعدہ اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی
الاھل اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکاٰبة المنظر وسوء المنقلب فی المال والاھل ورواہ عبد اللہ بن
سرجس ایضا وزاد الحور بعد الکور ودعوة المظلوم مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا سب
سے بڑا خدا سب سے بڑا پاک ذات ہی جسنے اس سواری کو ہمارا تابعدار کر دیا اور ہم اسکو قابو مین نکر سکتے اور ہم ہر حال مین اپنے رب
ہی کی طرف رجوع لانے والے ہین الٰہی ہم اپنے اس سفر مین نیکوکاری اور پرہیزگاری تجھے مانگتے ہین اور وہ کام جسمین
تو راضی ہو جاوے الٰہی ہمپر اس سفر کو آسان کر دے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہمسے لپیٹ ڈال یعنی جلدی سے سفر
کٹ جاوے الٰہی تو سفر مین تو ساتھی ہی اور گھر بار کا خلیفہ ہی یعنی نگہبان الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی سختی اور بدشکلی سے
اور مال اور گھر بار کی بری الٹ پلٹ سے اور عبد اللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہی کہ الٰہی تیری
پناہ ٹوٹنے سے جو فائدے کے بعد ہو اور مظلوم کی بددعا سے ف یہ دعا حضرت سفر کرتے وقت فرماتے ق ابن عمرؓ واذا رجع
2184 قالھن وزاد فیھن آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ و
ھزم الاحزاب وحدہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی اور جب حضرت سفر سے پلٹے تو انہی اگلے سفر کی دعا
کو پڑھتے اور انہی دعا مین اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکرگزار ہین خدا نے اپنا
وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرت کی مدد کی اور کفار کے گروہون کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اسی نے ف اسمین
اشارہ ہی جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گئے تھے ق انسؓ اللھم
2185 اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار کان اکثر دعائہ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو دنیا مین بہتری اور بھلائی دے اور آخرت مین بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے
اس دعا کو حضرت اکثر کیا کرتے تھے ف دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور
سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ دنیا کی بہتری نیکبخت
عورت اور آخرت کی بہتری حور ہی اور دوزخ کے عذاب سے مراد کمبخت عورت ہی اس دعا مین دین اور دنیا کے سب مطلب داخل
ہین اسواسطے حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے م ابو ہریرةؓ اللھم آت نفسی تقوٰھا وزکھا انت خیر
2186 من زکٰھا وانت ولیھا ومولٰھا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دے میری جان کو اسکی

پرہیزگاری اور اُسکو گناہ اور بدخو سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اُسکا بہتر پاک کرنے والا ہی اور تو ہی اُسکا کارساز اور مددگار ہی
ف جو چیز آخرت مین ضرر کرے اُس سے بچنے کا نام تقوی اور پرہیزگاری ہی باطن کی صفائی بے تقوی کے ممکن نہین اسواسطے
٢١٨٧ حضرت نے اول تقوی کی دعا کی پھر صفائی کی خ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ یَعْنِیْ الْاَنْصَارَ بخاری
مین زید بن ارقم سے روایت ہی کہ حضرت نے انصار کے حق مین دعا کی کہ الٰہی اُنکے تابعدارون کو انھین مین کر دے ف انصار
نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہمسے مسلمان ہو جاوین تب حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو لڑکے
٢١٨٨ اور لونڈی غلام یا آشنا دوست ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَةِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ بخاری
مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مدینے مین برکت کر اُسکی دونی جو تو نے مکے مین برکت کی ہی ف حضرت
ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور حضرت نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشایش رزق یا باطن فیض ہی ق
٢١٨٩ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی محمد کے
اہلبیت کی روزی بقدر زیست کر ف یعنی اتنی روزی دے جسمین حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتایت نہ ہو اسواسطے کہ
کشایش رزق مین اکثر غفلت ہوتی ہی اور صبر کا مرتبہ حاصل نہین ہوتا چنانچہ حضرت کی حیات مین ایسا ہی حال رہا اور حضرت
کے بعد حضرت کی بیٹیان اور حضرت کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے شمائل ترمذی مین حضرت عائشہ رض سے روایت
ہی کہ حضرت اور حضرت کی بیبیان دو دو تین تین رات سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہ ہوتا تھا اور اُسی کتاب مین حضرت عائشہ رض
٢١٩٠ سے روایت ہی کہ حضرت نے زندگی بھر ایک دن مین دونون وقت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونون وقت گوشت کھایا خ اِبْنُ عَبَّاسٍ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَاَمَامِیْ نُوْرًا وَخَلْفِیْ
نُوْرًا وَفَوْقِیْ نُوْرًا وَتَحْتِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے
دل مین روشنی کر اور میرے کان مین روشنی اور میری آنکھ مین روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائین سے روشنی
اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجکو سراپا نور ف روشنی
سے مراد حق بات ہی جیسے تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہی تو مطلب یہ کہ میرے دل اور اعضا کو حق مین مصروف رکھ بلکہ شش
٢١٩١ جہت سے مجکو حق سے گھیر لے تا باطل کسی طرف سے دخل نہ پاوے خ عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا یَعْنِیْ
عَبَّادَ ابْنَ بِشْرٍ قَالَهٗ حِیْنَ تَهَجَّدَ فِیْ بَیْتِ عَائِشَةَ فَرَفَعَ صَوْتَهٗ فَصَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ بخاری مین
حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی عباد پر رحم کر یعنی عباد بن بشر پر یہ حضرت نے فرمایا جبکہ حضرت
نے حضرت عائشہ رض کے گھر مین تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد مین نماز پڑھی ف اس حدیث
مین ترغیب ہی تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد مین تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہی ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ
٢١٩٢ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّ
رَهْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ
اَرْسَلْتَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مین نے اپنی جان تجکو سونپی اور منھ کو تیری

سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجھسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہ ہی
نہ بچاؤ کا مکان مگر تیرے ہی طرف الٰہی مین تیری کتاب کا ایمان لایا جو تونے اُتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تونے بھیجا
ف حضرت نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات مین مرگیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ
رہا تو اچھی بات ہوئی ھ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا مسلم مین ۲۱۹۳
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ حضرت نے میرے واسطے دعا کی کہ الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا
دے ف سعد نہایت بیمار تھے حضرت اُنکی عیادت کو تشریف لیگئے تب یہ دعا کی پھر اُنکو صحت حاصل ہوئی ھ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ ۲۱۹۴
اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَ
اجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی
میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہو اور سنوار دے میری دنیا کو جسمین میری گذری اور زندگی ہو
اور سنوار دے میری آخرت کو جسمین میری بازگشت ہو اور کردے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری مین زیادتی کا سبب اور کردے
موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب ف یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہو ھ اَلْمِقْدَادُ اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ ۲۱۹۵
وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اسکو جو مجھکو کھلادے اور پلا اسکو جو مجھکو پلادے
ف جب کسی کی دعوت کھاوے تو یہ دعا کرے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلَیْھِمْ بِسَبْعٍ کَسَبْعِ یُوْسُفَ بخاری اور مسلم مین ۲۱۹۶
عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے اوپر مدد کر سات برس کا قحط ڈالکر یوسف کا سا قحط سات برس
کا ف جب کفار قریش اور قوم مُضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف کے
وقت مین قحط پڑا تھا ویسا ان پر پڑے تاکہ اپنی شامت اور گمراہی سے خبردار ہون اور ایمان لاوین چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ اُنھون نے
ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو حضرت سے التجا کی حضرت نے کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہوگئی ھ عَلِیٌّ وَعَائِشَۃُ اَللّٰھُمَّ ۲۱۹۷
اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی
نَفْسِکَ مسلم مین علی مرتضیٰؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری رضامندی کے سبب
تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے سبب تیرے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہون تجھسے یعنی تیرے قہر سے مین تیری ثنا اور تعریف
کو گھیر نہین سکتا تو ویسا ہی ہو جیسے تونے اپنی ذات کی خود تعریف کی ف مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ ایک رات
مین نے حضرت کو بستر پر نپایا سو مین تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ حضرت کے تلوون پر پڑا اور حضرت سجدے مین یہ دعا کرتے تھے ۲۱۹۸
ھ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ مسلم مین
عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون بواسطے تیری عزت کے کوئی معبود برحق نہیں سوا
تیرے اس سے پناہ مانگتا ہون کہ تو مجھکو گمراہ اور ضائع کرڈالے تو ویسا زندہ ہو جسکو کبھی موت نہین اور جن اور آدمی مرجاوینگے
ق اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا قَالَہٗ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے ۲۱۹۹
فرمایا کہ الٰہی ہماری فریاد سُن ہمپر مینھ کو برسا الٰہی ہمپر مینھ کو برسا الٰہی ہمکو پانی دے یہ حضرت نے پانی کی طلب مین دعا کی ف

ایکبار حضرت کے وقت مین قحط پڑا حضرت منبر پر جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار آیا اسنے کہا یا رسول اللہ جانور مر گئے
اور لڑکے بالے بھوکون مرتے ہین دعا کیجیے خدا پانی برساوے تب حضرت نے ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا کی ہین بادل اور آسمان پر کہین
بدلی کا نشان نہ تھا تو یکایک پہاڑ کے نیچے سے بادل اُٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن لگاتار پانی برسا کہ آفتاب
نظر نہ پڑا حضرت دوسرے جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اُسنے کہا یا رسول اللہ جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہوتے
اور راہین بند ہوگئین دعا کیجیے کہ خدا مینھ کو روکے تو حضرت نے ہاتھ اٹھائے اور یون دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے
ہمپر آب نہ برسے الٰہی ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور نالون مین اور جنگل کے درختون مین مینھ برسے تو مدینے کے اوپر سے بادل ٹلگیا
۲۲۰۰ ڈھال کی طرح مدینہ خالی ہوگیا آس پاس برسا کیا یہ معجزہ تھا حضرت کا دعا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ
فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ
مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخشدے ابی سلمہ کو اور اُسکا ہدایت والون مین درجہ بلند کر اور اُسکے
بعد باقی رہے لوگون مین تو خلیفہ بن یعنی اُنکا حافظ اور نگہبان رہ اور بخشدے ہمکو اور اُسکو اے رب العالمین اور اُسکی قبر کو کشادہ
کر اور اُسمین روشنی کر دے ف ابو سلمہ حضرت ام سلمہ کے پہلے خاوند تھے جب وے مر گئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے
۲۲۰۱ اُنکے واسطے یہ دعا کی دعا عائشۃ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی بقیع الغرقد والے مردون کو بخش ف بقیع الغرقد مدینے کے قبرستان کا نام ہے اس دعا مین بشارت ہے مغفرت کی
۲۲۰۲ اُنکو جو مدینے مین مرے اور وہان گڑے دعا اَبُوْ مُوْسٰی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَوْقَ کَثِیْرٍ مِّنْ
خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَقُلْتُ وَلِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَهٗ وَ
اَدْخِلْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُدْخَلًا کَرِیْمًا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخشدے ابی عامر کو
جسکا عبید نام ہے الٰہی قیامت کے دن اُسکو اپنی اکثر خلق سے یا یون فرمایا کہ اکثر لوگون سے اونچا کر ابو موسیٰ نے کہا مین نے
کہا اور میرے واسطے دعا کیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی عبد اللہ بن قیس کا گناہ بخش اور قیامت کے دن اُسکو
عزت والے مقام مین داخل کر ف ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجکو ابو عامر کے ساتھ جنگ اوطاس مین بھیجا تو ابو عامر کے
زانو مین تیر لگا اُسی زخم سے وے مر گئے مین نے یہ حال حضرت سے بیان کیا اور مین نے کہا کہ یا حضرت ابو عامر نے مجسے کہا تھا کہ حضرت
میری مغفرت کی دعا کرین تب حضرت نے یہ دعا کی پھر ابو موسیٰ نے اپنے واسطے دعا کروائی ابو موسیٰ ہی کا نام عبد اللہ بن قیس ہے
۲۲۰۳ دعا زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم سے
۲۲۰۴ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر انصار کی اور انصار کے بیٹون کی اور انصار کے پوتون کی دعا اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور بال کترانے والون کے واسطے بھی مغفرت مانگیے حضرت
نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور کترانے والون کے لیے بھی دعا کیجیے حضرت نے فرمایا

الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کترانے والون کے بھی واسطے دعا کیجیے حضرت نے فرمایا الٰہی
کترانے والون کی بھی مغفرت کر **ف** حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحاب کے ساتھ قربانی نہ تھی
جب حضرت مکے مین پہونچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سر منڈادے جب حج کا
وقت آوے تو پھر احرام باندھکے حج کرے اور حضرت نے خود اپنا سر بدون قربانی کیے ہوئے نہ منڈایا تو جنکے ساتھ قربانی نہ
تھی انمین سے بعضون نے تو بموجب حکم کے اپنے سر منڈوا لیے اور بعضون نے اپنے سر کے تھوڑے تھوڑے بال کترا کے سر نہ
منڈا لیے وے یہ سمجھے کہ بدون حج کیے ہوئے کیا سر منڈوا لیے حضرت کو یہ بات پسند نہ آئی کہ انھون نے حکم بجا لانے مین کیون
تامل کیا اسواسطے تین بار منڈانے والون ہی کے واسطے دعا کی اور کترانے والون کے واسطے نکی آخرش کو تیسری بار رحمت نے
۲۲۰۵ جوش کیا کترانے والون کو بھی مغفرت کی دعا مین شامل کر لیا معلوم ہوا کہ حج مین سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہے **ح** عوف
بن مالک الاشجعی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَ
الْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهِ
وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ **قَالَهُ** حِيْنَ صَلّٰى عَلٰى
جَنَازَةٍ مسلم مین عوف بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اُسکو بخش اور اُسپر رحم کر اور اسکو عافیت اور آرام دے
اور اسکا گناہ معاف کر اور اُسکی عزت سے مہمانی کر اور اسکے بیٹھنے کے مقام کو کشادہ کر یعنی قبر کو اور اسکو دھو پانی سے اور برف
سے اور اولے سے یعنی اسکو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اسکو صاف کر ڈال گناہون سے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے
چھانٹتا ہے اور بدل دے اسکو گھر اسکے گھر سے بہتر اور علاقے دار لوگ اسکے علاقے دار لوگون سے بہتر اور جورو بدل دے اسکی
جورو سے بہتر اور ڈال دے اسکو بہشت مین اور بچا دے اسکو قبر کے عذاب سے یا یون فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت
نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی **ف** اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرت نے اس میت کے واسطے اس تفصیل سے
دعا کی تو مجکو تمنا ہوئی کہ کاش مین بجائے اس میت کے ہوتا **ق** ابوموسیٰ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ
۲۲۰۶ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ هَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَخَطَایَایَ وَعَمْدِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ بخاری اور مسلم مین
ابوموسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش دے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھسے اپنے حال مین
ہوئی ہو اور بخش دے اس چیز کو جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہے اور بخش دے میری بیہودگی اور میرے گناہ کی کوشش کو اور میری بھول
چوک اور میرے قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہے **ف** ہر چند حضرت گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک
اولیٰ کے خیال سے ایسی دعائین کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی بندگی کے
یہی معنی ہین کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو خواہ نہوا اقرار کیا کرے **ح** ابوہریرۃ اَللّٰهُمَّ
۲۲۰۷ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَاَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ وَعَلَانِیَتَهُ وَسِرَّهُ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش
دے میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا خواہ پہلا خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا **ف** مصابیح مین انس سے روایت ہے
۲۲۰۸ کہ حضرت اس دعا کو سجدے مین پڑھتے تھے **ق** عایشۃ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی دعاۓ

دعاۓ جنازہ کی جامع
مضمون ...

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

عِنۡدَ وَفَاتِہٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجھپر اور ملادے مجکو
بلندرتبہ رفیقون مین یہ حضرت نے اپنی موت کے وقت دعا کی ف رفیق اعلیٰ سے مراد انبیا کی ارواح اور مقرب فرشتے
۲۲۰۹ ہین اور بعضے کہتے ہین کہ رفیق اعلیٰ سے مراد خدا ہی ق اُمّ سُلَیۡمٍ بِنۡتُ مِلۡحَانَ اَللّٰھُمَّ اَکۡثِرۡ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِکۡ لَہٗ فِیۡمَا
اَعۡطَیۡتَہٗ دَعَا بِہٖ لِاَنَسِ بۡنِ مَالِکٍ بخاری اور مسلم مین ام سلیم بنت ملحانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بہتایت دے اسکے
مال اور اسکی اولاد مین اور اسکے لیے برکت کر جو تو نے اسکو دیا یہ حضرت نے انس بن مالکؓ کے واسطے دعا کی ف انس بن
مالکؓ حضرت کے خادم تھے نو برس کے تھے کہ انکی مان یعنی ام سلیم نے انکو حضرت کی خدمت مین دیا مصابیح مین روایت ہی کہ ام
سلیم نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اپنے خادم انس کے واسطے دعا کیجیے تب حضرت نے یہ دعا کی بعضی روایت مین یون ہی کہ حضرت
اپنے وضو کا برتن بھر رکھتے تھے ایک روز حضرت بھول گئے انس نے اسکو بھر دیا جب حضرت نے اسکو بھرا پایا تو پوچھا کس نے
یہ بھرا ہی معلوم ہوا کہ انس نے تو حضرت نے انکی عمردرازی اور مال اور اولاد کی کثرت کی دعا کی چنانچہ انس ایک سو برس تک
زندہ رہے اور ایک سو بیس انکے لڑکے پیدا ہوئے اور بصرے مین انکے کھجور کے باغ سال مین دو بار پھلتے تھے اور انکی بھیڑ بکری
۲۲۱۰ کی اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہین ق عَائِشَۃُ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیۡقَ الۡاَعۡلٰی بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ الٰہی مین عالی رتبہ رفیقون کی صحبت مانگتا ہون ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت حالت صحت مین فرماتے
تھے کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آتی جب حضرت کو مرض الموت مین غش سے ہوش آیا تو حضرت نے آنکھ کھول کے یہ دعا
کی اسوقت مین نے جانا کہ حضرت نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا یہ اخیر کلام حضرت کا تھا اسکے بعد حضرت نے کوئی کلام
۲۲۱۱ نہ کیا ع عَائِشَۃُ اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡکَ السَّلَامُ تَبَارَکۡتَ یَاذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تجھی کو سچی سلامتی ہی تو ہر عیب اور مکروہات سے سالم ہی اور تیرے ہی طرف سے خلق کو سلامتی حاصل
ہوتی ہی تو بڑی برکت والا ہی اے جلال اور بڑائی والے ف صحیح روایت اتنی ہی ہی اور یہ جو مشہور ہی کہ بعد منک السلام کے
والیک یرجع السلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یاذا الجلال والاکرام زیادہ کرتے ہین یہ انکی حضرت سے صحیح
۲۲۱۲ روایت مین کہین اصل نہین یا ی ع عَلِیٌّ اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ الۡمَلِکُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ رَبِّیۡ وَاَنَا عَبۡدُکَ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ وَاعۡتَرَفۡتُ
بِذَنۡبِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ ذُنُوۡبِیۡ جَمِیۡعًا لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّاۤ اَنۡتَ وَاھۡدِنِیۡ لِاَحۡسَنِ الۡاَخۡلَاقِ لَا یَھۡدِیۡ لِاَحۡسَنِھَاۤ اِلَّا
اَنۡتَ وَاصۡرِفۡ عَنِّیۡ سَیِّئَھَا لَا یَصۡرِفُ عَنِّیۡ سَیِّئَھَاۤ اِلَّاۤ اَنۡتَ لَبَّیۡکَ وَسَعۡدَیۡکَ وَالۡخَیۡرُ کُلُّہٗ فِیۡ یَدَیۡکَ
وَالشَّرُّ لَیۡسَ اِلَیۡکَ اَنَا بِکَ وَاِلَیۡکَ تَبَارَکۡتَ وَتَعَالَیۡتَ اَسۡتَغۡفِرُکَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡکَ کَانَ یَقُوۡلُہٗ بَعۡدَ قَوۡلِہٖ وَجَّھۡتُ
وَجۡھِیَ وَاِذَا رَکَعَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعۡتُ وَبِکَ اٰمَنۡتُ وَلَکَ اَسۡلَمۡتُ خَشَعَ لَکَ سَمۡعِیۡ وَبَصَرِیۡ وَمُخِّیۡ وَعَظۡمِیۡ وَ
عَصَبِیۡ فَاِذَا رَفَعَ رَأۡسَہٗ قَالَ رَبَّنَا لَکَ الۡحَمۡدُ مِلۡءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلۡءَ الۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَھُمَا وَمِلۡءَ مَا شِئۡتَ مِنۡ
شَیۡءٍ بَعۡدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدۡتُ وَبِکَ اٰمَنۡتُ وَلَکَ اَسۡلَمۡتُ سَجَدَ وَجۡھِیَ لِلَّذِیۡ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ
وَشَقَّ سَمۡعَہٗ وَبَصَرَہٗ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡنَ ثُمَّ یَکُوۡنُ مِنۡ اٰخِرِ مَا یَقُوۡلُ بَیۡنَ التَّشَھُّدِ وَالتَّسۡلِیۡمِ
اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ مَا قَدَّمۡتُ وَمَاۤ اَخَّرۡتُ وَمَاۤ اَسۡرَرۡتُ وَمَاۤ اَعۡلَنۡتُ وَمَاۤ اَسۡرَفۡتُ وَمَاۤ اَنۡتَ اَعۡلَمُ بِہٖ

تحفۃ الاحباء ترجمہ مشارق الانوار

مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ۔ مسلم مین علی مرتضیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو بادشاہ ہی
کوئی بندگی کے لائق نہین سواے تیرے تو میرا رب ہی مین تیرا بندہ ہون مین نے زیادتی کی اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار
کیا سو میرے سب گناہون کو بخش دے نہین بخشتا گناہون کو سواے تیرے اور ہدایت کر مجکو بہتر خوئین نہین ہدایت کرتا بہتر
خوئین کو سواے تیرے اور ہٹا دے مجسے بری خوئون کو نہین ہٹاتا بری خوئون کو سواے تیرے بار بار تیری خدمت مین حاضر
ہون اور نیکی بالکل تیرے ہاتھون مین ہی اور بدی تیری طرف نہین مین تجھسے قائم ہون اور تیرے ہی طرف پھر آنے والا ہون
تو بڑی برکت والا ہی اور سب سے اونچا تجھسے مغفرت مانگتا ہون اور تیرے حضور مین توبہ کرتا ہون اس دعا کو حضرت بعد وجہت
وجہی کے پڑھتے تھے یعنی اللھم سے اتوب الیک تک اور جب حضرت رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے اللھم سے عصبی
تک یعنی الٰہی تیرے ہی واسطے مین نے رکوع کیا یعنی جھکا اور تیرا مین ایمان لایا اور تیرا ہی مین تابعدار ہو گیا جھک پڑے تیرے
لیے میرے کان اور آنکھ اور میرا گودا اور میری ہڈی اور میرا پٹھا پھر جب حضرت رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اس دعا کو ربنا سے
من شئی بعد تک پڑھتے تھے یعنی اے ہمارے رب تیرے ہی واسطے حمد اور شکر ہی آسمانون کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے
اندر ہی اسکے برابر اور اسکے بعد جو چیز تیری خواہش مین ہو اسکے برابر پھر جب حضرت سجدہ کرتے تھے تو اس دعا کو اللھم سے
احسن الخالقین تک پڑھتے تھے یعنی الٰہی مین نے تیرا سجدہ کیا اور تیرا مین ایمان لایا اور تیرا مین تابعدار ہو گیا سجدہ کیا میرے
چہرے نے اسکو جسنے اسکو پیدا کیا اور اسکی صورت بنائی اور اسکے کان اور آنکھ چیری خدا بڑی برکت والا ہی سب بنانے والون
سے بہتر پھر نماز مین اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرت التحیات اور سلام پھیرنے کے درمیان اللھم سے الا انت تک فرماتے تھے
یعنی الٰہی بخش دے میرے لیے جو مین نے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جو مین نے چھپایا اور جو مین نے کھولا اور جو مین نے زیادتی
کی اور اسکو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر دانا ہی تو آگے کرتا ہی جسکو چاہے اور پیچھے ڈالتا ہی جسکو چاہتا ہی تیرے سواے کوئی بندگی
کے لائق نہین ف یہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف نہین یعنی بد کام سے تیری نزدیکی حاصل نہین ہوتی یا یہ مطلب کہ ہر چند نیکی اور
بدی کا خالق خدا ہی ہی لیکن بندگی کا ادب یہ ہی کہ بدی کو اسکی طرف نسبت نہ کیا چاہیے جیسے دعا مین یا خالق الشر یا خالق الکلب
والخنزیر نہین لاتے اور حالانکہ ان سب کا خالق وہی ہی حنفی مذہب مین یہ دعائین نفل نماز مین کرے نہ فرض مین ہو ابن عمر ۲۲۱۳
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفَّاھَا لَکَ مَمَاتُھَا وَمَحْیَاھَا اِنْ اَحْیَیْتَھَا فَاحْفَظْھَا وَاِنْ اَمَتَّھَا فَاغْفِرْ لَھَا اَللّٰھُمَّ
اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ اَمَرَ بِہٖ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَہٗ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اسکو ماریگا تیرے ہی واسطے اسکی زندگی اور موت ہی اگر تو نے اسکو زندہ رکھا تو اسکو
اپنی امان مین رکھ اور اگر اسکو مارا تو اسکو بخش دیجیو الٰہی مین تجھسے عافیت اور صحت مانگتا ہون یہ دعا حضرت نے ایک مرد
کو بتلائی کہ جب لیٹا کرے تو اسکو پڑھا کرے ق ابو ھریرۃ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ ۲۲۱۴
بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ بِمَکَّۃَ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا عَلَیْھِمْ سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش
بن ربیعہ کو اور مکے کے دبے ہوئے بے زور مسلمانون کو الٰہی سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور ان پر سات برس کا قحط ڈال

جیسے یوسف کے وقت مین قحط پڑا اتفاق سے بہت چند غریب مسلمان مکے مین تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور خباب
وغیرہ کفار قریش انکو بہت ستاتے تھے سو حضرت نے انکی مخلصی کی دعا کی آخر خدا نے انکو نجات دی اور مضر ایک عرب
۲۲۱ مین قوم تھی وے بڑے سخت لوگ تھے اسواسطے حضرت نے انپر بددعا کی عمر اللّٰھُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ اٰتِ
مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِکْ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِی الْاَرْضِ مسلم مین عمر فاروق سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی الٰہی کہان وہ فتح جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی الٰہی اگر
تو نے ان اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین مین تیری بندگی نہو گی ف جنگ بدر مین حضرت نے دیکھا کہ باسامان ہزار
آدمی کا کافرون کا لشکر ہی اور حضرت کا لشکر بے سامان تین سو تیرہ آدمی کا ہی تب اضطراب سے یہ دعا کی سو خدا نے
قبول کی حضرت کی فتح ہوئی اور یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہوئے تو تیری عبادت پھر نہو گی یعنی میرے بعد تو کوئی
پیغمبر نہوگا جو لوگون کو میرے بعد ہدایت کرے شرک چھڑاوے سو اگر مین اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہو گئے تو پھر کون صورت ہی
خالص عبادت ہونے کی حضرت کو زیادہ اضطراب یہی تھا کہ کہین دین الٰہی نہ مٹ جاوے اگر کوئی کہے کہ جب خدا نے اس فتح کا
وعدہ کیا تھا تو اتنے اضطراب کا کیا مقام تھا اسکا جواب یہ ہی کہ حضرت بے نیازی اور بے پروائی کی شان سے ڈرے وہ مالک
ہی جو چاہے سو کر ڈالے اسکا کون ہاتھ پکڑنے والا ہی بندگی اسی کا نام ہی کہ بندہ ڈرتا رہے کبھی نڈر نہووے اور دوسرا سبب یہ تھا
۲۲۱۶ کہ تا اصحاب کو تسکین ہو اپنی بیسامانی سے نہ ڈرین اسواسطے کہ انکو یقین تھا کہ حضرت کی دعا بیشک مقبول ہی متفق ابن عباس
اَللّٰھُمَّ اَنْشُدُکَ عَھْدَکَ وَوَعْدَکَ اَللّٰھُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْیَوْمِ قَالَہٗ یَوْمَ بَدْرٍ وَفِیْ
رِوَایَۃِ اَنَسٍ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ قَالَہٗ یَوْمَ اُحُدٍ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرا قول قرار تجکو یاد دلاتا ہون یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان کے وسیلے سے سوال
کرتا ہون الٰہی اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہو یہ حضرت نے جنگ بدر کے دن دعا کی اور انس کی روایت مین یون ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اگر تو نے چاہا یعنی ہمکو ہلاک کرنا تو زمین مین پھر تیری عبادت نہوگی یہ دعا حضرت نے جنگ احد کے دن
فرمائی ف مصابیح مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ جنگ بدر کے دن خیمے مین یہ دعا حضرت کرتے تھے تو ابو بکر
صدیق نے حضرت کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرت اتنی دعا کفایت کرتی ہی آپ نے اپنے رب کی التجا اپنے رب کی کی تو حضرت
زرہ پہنے خیمے سے نکلے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اب کافرون کا لشکر بھاگا جاتا ہی اور پیٹھ پھیرتا ہی چنانچہ ویسا ہی ہوا
۲۲۱۷ بلا تفاوت ہو عائشۃ اَللّٰھُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ لَعَنْتُہٗ اَوْ سَبَبْتُہٗ فَاجْعَلْہُ لَہٗ زَکٰوۃً وَّاَجْرًا مسلم مین
حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تو بشر ہی ہون جس مسلمان کو مین کوسون یا لعنت کرون تو
اس بددعا کو اسکے واسطے گناہون کی طہارت اور ثواب کو دیجیو ف یعنی شاید اگر بشریت سے مین کسی مسلمان کو بددعا
کرون تو اسکے حق مین اثر نہ کرے بلکہ بددعا مین دعاے خیر ہو جاوے اس دعا سے کمال شفقت حضرت کی اپنی امت پر
۲۲۱۸ ثابت ہوئی ہو انس اَللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ
اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ یَعْنِیْ الْاَنْصَارَ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی البتہ تم اے انصار میرے

نزدیک اُن لوگون مین سے ہین جو بہت پیارے ہین الٰہی وے میرے نزدیک اُن لوگون مین سے ہین جو
زیادہ تر محبوب ہین الٰہی وے میرے نزدیک اُن آدمیون مین سے ہین جو نہایت پیارے ہین یہ حضرت نے
انصار کے حق مین تین بار فرمایا خ ابن عمر اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ لَهٗ مَرَّتَیْنِ مُنْصَرِفًا
خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ مِنْ بَنِی جَذِیْمَةَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے ۲۲۱۹
روبرو بیزاری ظاہر کیے دیتا ہون خالد کے کرتب سے یہ حضرت نے دو بار فرمایا جس وقت خالد بن ولید قوم بنی جزیمہ
سے پلٹے ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے خالد کو بنی خزیمہ کی قوم پر بھیجا اُنکے مسلمان
کرنے کو سو خالد نے اُنکو اسلام کی دعوت کی تو وے بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے انھون نے یون کہا
کہ ہم بے دین ہوئے ہم بے دین ہوئے یعنی مسلمان ہوئے اسواسطے کہ کافر مسلمانون کو بے دین کہتے تھے سو خالد نے
اُنکا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا تاکہ قتل کرے تو مین نے کہا واللہ کہ مین اپنے
قیدی کو نہ قتل کرونگا اور نہ کوئی میرا ساتھی قتل کرے پھر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی خالدؓ سے قصور ہوا کہ بے مطلب بوجھے اُنکو مارا الٰہی مین اُسمین شریک نہین معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہو اگر
خلاف مقصود غلطی سے یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اُسکا کچھ اعتبار نہین شعر ما درون را بنگریم وحال را
نی برون را بنگریم وقال را اور خالد کی طرف سے یہ عذر ممکن نہین ہو کہ اُنکو حکم تھا کہ اگر وے اسلام نہ لاوین تو قتل
کرو سو اُنھون نے اسلام کو صاف نہین ظاہر کیا اور یہ جو کہا کہ ہم بے دین ہوئے اُسمین یہ مطلب بھی ممکن ہو کہ ہمنے
اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید عار کے سبب سے اسلام کی لفظ نہ کہی ہو بلکہ یون کہا کہ ہم بے دین
ہوئے واللہ اعلم ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ يَعْنِی الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ ۲۲۲۰
عَنْهُمَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین اُسکو چاہتا ہون یعنی حسن بن علی کو سو
تو بھی اُسکو چاہ اور اُسکو چاہ جو اُسکو چاہے ف حضرت نے ایکبار امام حسن کو اپنی گود مین لیکر اُنکو چوما پھر یہ دعا کی خ
اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا وَيُرْوٰی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَرْحَمُهُمَا فَارْحَمْهُمَا يَعْنِی الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِیَ اللّٰهُ ۲۲۲۱
عَنْهُمَا بخاری مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین حسن اور حسین کو چاہتا ہون سو تو بھی
اُنکو چاہ اور دوسری روایت یون ہو کہ الٰہی مین مقرر ان دونو پر رحم کرتا ہون سو تو بھی اُنپر رحم کر ف ان دونون حدیثون
مین حسنین کی بڑی عمدہ فضیلت ہو کہ حضرت نے اُنکی محبت اور اُنکے محب کی محبت کی خدا سے دعا کی خدا کی محبت
سے مراد رحم اور کمال رحمت ہو م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ ۲۲۲۲
مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے اُسکی بھلائی اور اُسکے اندر کی بھلائی اور جسواسطے یہ اندھی بھیجی گئی اُسکی بھلائی مانگتا ہون
اور اُسکی بُرائی اور اُسکے اندر کی بُرائی اور جسواسطے یہ بھیجی گئی ہو اُسکی بُرائی سے پناہ مانگتا ہون یہ دعا حضرت کرتے تھے
جب سخت ہوا چلتی تھی م ابن مسعود اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی مسلم مین عبداللہ ۲۲۲۳

بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاک دامنی اور دل کی بے پروائی
مانگتا ہوں ف عفاف اور عفت یہ کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہو جاوے یعنی بے شرع کی اجازت کسی چیز کی
۲۲۲۴ خواہش غلبہ نہ کرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے ہیں جیسے سخاوت اور حیا ع سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بخاری میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری
پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نکمی اور
نکمی زلیست سے اور پناہ مانگتا ہوں دجال کے فتنے فساد سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے ف نکمی عمر یعنی پیری
سے اسواسطے پناہ مانگی کہ اُسوقت آدمی کے ہاتھ پاؤں نہ کسی کام کے ہوتے ہیں نہ عقل ٹھکانے رہتی ہے تو گویا آدمی دیوانہ سا ہوتا ہے
۲۲۲۵ ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ بخاری اور مسلم میں انسؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں دیو بھوت اور بھتنیوں کے شر سے یہ دعا حضرت پاخانے
میں داخل ہوتے فرماتے ف پاخانے میں خدا کا نام مذکور نہیں ہوتا اسواسطے شیطان وہاں رہتے ہیں اس سبب سے حضرت
۲۲۲۶ نے یہ دعا کی ق اَبُوْ سَعِيْدٍ وَاَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ
الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ بخاری اور مسلم میں ابوسعید اور انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں
تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور بدن کی کاہلی سے اور بخیلی اور نامرادی سے اور قرض کے بوجھ اور مردوں کے
غلبے سے ف مردوں کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلوں سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردوں پر غالب ہو ع
۲۲۲۷ ابْنُ عُمَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ مسلم میں عبداللہ
بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی عافیت
۲۲۲۸ اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے ع عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ
مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے
فتنے سے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور ڈانڈ سے ف زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت
مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اسوقت کی شدت اور وحشت یا معاذ اللہ خاتمہ بد ہونا
ع عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ صحیح مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا یا اللہ میں پناہ لیتا ہوں تیرے ساتھ بدی سے اُسکی جو میں نے کیا اور بدی سے اُسکی جو میں نے نہیں کیا
۲۲۱ ع اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ مسلم میں انسؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو فائدہ نہ کرے اور اُس دل سے جو نہ ڈرے حضور میں

نہ جھکے اور اُس دعا سے جو نہ سُنی جاوے یعنی قبول نہو اور اس جی سے جسکو آسودگی نہو یعنی لالچی ہو قلیل پر قناعت نکرے
ف علم غیر نافع یعنی علم بے عمل اور جسکی شرع مین اجازت نہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر اور جو آخرت مین کام نہ آوے
بلکہ ضرر کرے جیسا یونانی حکمت کا علم اور علم نافع وہ ہو جو دنیا مین یا آخرت مین یا دونون مین فائدہ کرے صرف دنیا کا فائدہ
علم طب اور علم حساب مین اور صرف آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق مین دنیا و آخرت دونون کا
فائدہ شریعت کے علوم مین اور جو علم کہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور علم لغت مین زیادہ دخل پیدا
٢٢٣٠ کرنا ہو عائشۃ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ
الْغِنٰی وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے
اور پناہ مانگتا ہون مالداری کے فتنے کی بُرائی سے اور محتاجی کے فتنے کی بُرائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے
فتنے کی برائی سے ف مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالدارون پر حسد کرنا اور مال مین طمع
٢٢٣١ کرنا اور اپنے مقسوم پر نہ راضی ہونا اور مال کی طلب مین حرام کامون کو اختیار کرنا ق ابوبکر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ
ظُلْمًا كَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ
بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مین نے اپنی جان پر ستم کیا بہت سا ستم اور
گناہون کو نہین بخشتا سوا تیرے سو بخش دے مجکو اپنی پاس کی مغفرت سے اور مجھپر رحم کر اللہ تو ہی بڑا بخشنے والا اور
نہایت مہربان ہو ف صدیق اکبرؓ سے روایت ہو کہ مین نے کہا کہ یا حضرت مجکو کوئی دعا بتلایئے جسکو مین اپنی نماز مین
٢٢٣٢ پڑھا کرون تب حضرت نے مجکو یہ دعا بتلائی التحیات اور درود کے بعد اُسکو پڑھنا چاہیے م اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَوَّلُ مَنْ اَحْیَا اَمْرَكَ اِذْ اَمَاتُوْهُ قَالَهٗ حِیْنَ مُرَّ عَلَیْهِ بِیَهُوْدِیٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُوْدٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ مسلم مین براء بن عازبؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین پہلا شخص ہون جسنے تیرے حکم کو جلایا جبکہ وے اُسکو مار چکے تھے یعنی جس وقت
مین کہ یہود نے سنگساری کا حکم موقوف کر دیا تھا سو اول مجھی سے اُسکی رواج ہوئی یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ حضرت
کے سامنے کوڑون سے مارا ہوا روسیاہ یہودی نکلا پھر حضرت نے اُسکو حکم کیا تو سنگسار ہوا ف حضرت کے سامنے کالا
منھ یہودی جسپر کوڑون کی مار پڑی تھی نکلا حضرت نے یہودیون سے پوچھا کہ تمھاری کتاب مین حرام کاری کی یہی حد اور
یہی سزا ہی یہودیون نے کہا ہان یہی حکم ہو تب حضرت نے اُنکے ایک عالم کو بلایا جسکا ابن صوریا نام تھا اور اُس سے فرمایا کہ
مین تجکو اُس خدا کی قسم دلاتا ہون جسنے موسیٰ پر توریت اُتاری کیا تمھاری کتاب مین زانی کی یہی سزا ہو کہ کوڑے مارئیے اور
کالا منھ کر دیجیے اُسنے کہا نہین یہ سزا نہین اگر تو مجکو ایسی بڑی قسم ندلاتا تو مین ہرگز حقیقت حال نہ بتلاتا حرام کاری کی سزا
توریت مین سنگساری ہو لیکن جب زنا کی ہمارے اشراف لوگون مین کثرت ہوئی تو اول ہمارا یہ معمول تھا کہ ہم رئیس اور شریف
کو اگر حرام کاری مین پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور کمینے کو پکڑتے تو اُسکو سنگسار کرتے پھر ہمنے آپس مین صلاح کی کہ
آؤ ایک چیز مقرر کر لیوین کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کرین تو یہی صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عوض کوڑون کی مار اور منھ کالا

کر دیا ہوا کرے پھر یہودیون نے حضرت سے تخفیف چاہی یعنی سنگساری نہو حضرت نے انکی بات پر کچھ دھیان نہ کیا اور انکو
سنگسار کروایا پھر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یون ہو کہ جب یہودیون نے سنگساری کے حکم کی انکار کی تو عبد اللہ
بن سلام نے حضرت سے کہا کہ توریت مین سنگساری کا حکم ہو پھر توریت منگوائی تو یہودیون نے سنگساری کی آیت پر ہاتھ رکھدیا
عبد اللہ بن سلام نے انکا ہاتھ اٹھا کر اس آیت کو پڑھدیا پھر حضرت نے اسکو سنگسار کر دیا ھ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ ٢٢٢٣
هُرَیْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَیْدَكَ هٰذَا وَ اُمَّهٗ اِلٰی عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحَبِّبْ اِلَیْهِمَا الْمُؤْمِنِیْنَ
مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر ابوہریرہ کی مان کو الٰہی اپنے اس بندے کو اور انکی مان کو
پیارا کر دے اپنے ایمان دار بندون کے نزدیک اور ایمان دارون کو ان دونون کے نزدیک پیارا کر دے ف اسکا قصہ یہ ہے مین
ابوہریرہ سے روایت ہو کہ میری مان مشرک تھی مین اس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہو جا سو اس نے ایکبار حضرت کے حق مین ایسی بے ادبی
کی کہ مجکو نہایت بری معلوم ہوئی سو مین حضرت کی خدمت مین روتا آیا اور مین نے کہا کہ یا حضرت میری مان کے واسطے دعا کیجیے
کہ خدا اسکو ہدایت کرے تب حضرت نے یہ دعا کی تو مین حضرت کی اس دعا سے خوشی ہو کر نکلا جب مین اپنے گھر کے دروازے پر
پہونچا اور میری مان نے میرے جوتے کی چپ چپی تو کہا ای ابوہریرہ کھڑا رہ اور مین نے پانی کی آواز سنی سو اسنے غسل کر کے جلد ہی
کپڑے پہن کے دروازہ کھولا اور یون کہا کہ ای ابوہریرہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو مین
خوشی کے مارے روتا ہوا حضرت کی خدمت مین پلٹ گیا اور یہ حال کہا تو حضرت نے الحمد للہ کہہ کے فرمایا کہ بہت اچھا ہوا
یہ حدیث معجزہ ہو کہ فوراً حضرت کی دعا قبول ہو گئی ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ بخاری اور مسلم مین ٢٢٢٤
ابوہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور انکو میرے پاس لے آ ف دوس ایک قوم تھی
یمن مین ابوہریرہ رض اسی قوم سے تھے حضرت نے ابوہریرہ کی خاطر سے یہ دعا کی خدا نے قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہو کر
حضرت کی خدمت مین آئی ھ عَلِیٌّ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالسَّدَادَ وَ ٢٢٢٥
اذْكُرْ بِالْهُدٰی هِدَایَتَكَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ عَلَّمَهٗ اِیَّاهُ مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مجکو ہدایت کر اور سیدھا کر دے اور ایک روایت یون ہو کہ الٰہی مین تجھسے ہدایت اور راستی مانگتا ہون اور
اس دعا کے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی دھیان کیا کر یعنی جیسے کہین جانا منظور ہوتا ہو تو سیدھے
اسی طرف چلتے ہین داہنے بائین نہین جھکتے اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے مراد رہت کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو
پہونچاوے شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کی طرف میل نہ کرے اور راستی مانگتے وقت تیر کی راستی کو دھیان کرے
یعنے جیسے تیر سیدھا نشانے پر پہونچتا ہو داہنے بائین نہین جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل مین راستی کا خیال چاہیے
کہ باطل دخل نپاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہو کہ دل کی غفلت دور ہو حضور دل حاصل ہو جاوے ھ سَعْدُ بْنُ ٢٢٢
اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ فِیْ مُدِّهِمْ مَنْ اَرَادَهَا بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ
مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت دے مدینے کے لوگون کو انکے مد مین جو مدینے
سے برائی کا ارادہ کرے خدا اسکو گلا ڈالے جیسے نمک پانی مین گلتا ہو ف مد پیمانہ ہو صاع کی چوتھائی تخمیناً بقدر

تین بار کہے حد ابو ھریرۃ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا
اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِیْلُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنَّہٗ دَعَاكَ لِمَكَّۃَ وَاِنِّیْ ۲۲۳۷
اَدْعُوْكَ لِلْمَدِیْنَۃِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّۃَ وَمِثْلِہٖ مَعَہٗ **كَانَ یَقُوْلُہٗ** اِذَا اُخِذَ اَوَّلُ الثَّمَرِ ثُمَّ یَدْعُوْ
اَصْغَرَ وَلِیْدٍ لَہٗ فَیُعْطِیْہِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ مسلم مین ابو ھریرۃؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو برکت دے ہمارے
پھل مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مدینے مین اور برکت دے ہمکو ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مد مین الٰہی
مقرر ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہے اور مقرر مین تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہون اور البتہ اُسنے تجھے
مکے کے واسطے دعا کی تھی اور مین تجھے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہون مثل اُسکے جو ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی
اور اُسکے برابر ساتھ اُسکے اور بھی یعنی مکے کی دونی برکت مدینے مین چاہتا ہون حضرت یہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل
پاتے تھے اور اپنے اہل بیت کے چھوٹے لڑکے کو بلاتے پھر اُسکو وہ پھل دیتے **ف** صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج
کی برکت ہے حضرت ابراہیم نے مکے کے پھلون کی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہان اناج نہین ہوتا تھا اور حضرت نے
مدینے کے پھل اور اناج دونون کی دعا کی اسواسطے کہ وہان دونون چیزین ہوتی ہین سنت یہ ہے کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو
دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا مناسب ہے خر ابن عمرؓ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا
بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے شام مین الٰہی برکت دے ہمکو ۲۲۳۸
یمن مین **ف** پوری روایت یون ہے کہ لوگون نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے برکت کی دعا کیجیے حضرت نے دو بار جواب
نہ دیا تیسری بار فرمایا کہ وہین تو زلزلے اور فساد ہین اور وہین سے شیطان کا سینگ یعنی سورج نکلتا ہے شام کا ملک مکے مدینے
کے اُتر کی طرف ہے اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف شام کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ وہ پیغمبرون کی
زمین ہے اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین ہے اور تہامہ یمن سے متعلق ہے **م** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ
بُسْرٍ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ **دَعَا بِہٖ لِاَبِیْہِ بُسْرٍ** مسلم ۲۲۳۹
بن عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت کر اُنکے واسطے اُسمین جو تو نے اُنکو دیا اور بخش دے اُنکو اور رحم کر
اُنپر یہ دعا حضرت نے عبد اللہ کے باپ کے واسطے کی جسکا بسر نام ہے **ف** عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے کہ حضرت ہمارے
گھر تشریف لائے اور کھانا اور کھجور کھائی اور شربت پیا باقی شربت داہنی طرف والے آدمی کو دیا پھر حضرت سوار ہوئے تو
میرے باپ نے باگ پکڑکے دعا طلب کی تب حضرت نے یہ دعا کی خر اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَحْیٰی وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ
كَانَ یَقُوْلُہٗ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ وَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ۲۲۴۰
بخاری مین براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے جیتا ہون اور تیرے نام پر مرونگا یہ حضرت
دعا کرتے تھے جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ شکر ہے خدا کو جسنے ہمکو جلایا بعد ہماری موت
کے اور اسی کی طرف جی کر اُٹھنا ہے یعنی قیامت مین **ف** نیند کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے موت سے عقل اور حواس نہین رہتے
ویسے ہی نیند مین بھی نہین رہتے پھر اُسکے بعد قیامت کا جی اُٹھنا اسواسطے حضرت نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت کی زندگی کی

٢٢٤١ شال ہر یعنی جیسے نیند کے بعد جاگتے ہین اُسی طرح موت کے بعد قیامت مین زندہ ہونگے ق اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ
وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہر کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی فرق
ڈال دے میرے اور میرے گناہون کے درمیان جیسے تونے فرق ڈالا ہر مشرق اور مغرب مین الٰہی چھانٹ ڈال مجکو
گناہون سے جیسے سفید کپڑا چھانٹا جاتا ہر میل سے الٰہی دھو ڈال میرے گناہونکو پانی اور برف اور اولے سے یعنی طرح طرح کی
٢٢٤٢ مغفرت کر ق جَرِیْرٌ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِیًا مَّهْدِیًّا دَعَا بِهٖ لَهٗ حِیْنَ شَکَا اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَا یَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ بخاری اور
مسلم مین جریرؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ٹھہرا دے اُسکو گھوڑے پر اور کردے اُسکو ہدایت کرنے والا اور راہ
یاب یہ دعا حضرت نے جریر کے لیے کی جبکہ اُسنے شکایت کی کہ مین گھوڑے پر نہین جم سکتا ف جریرؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے
مجکو ایک بتخانہ توڑنے کو بھیجا مین نے کہا کہ مین گھوڑون پر نہین ٹھہر سکتا تب حضرت نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا پھر یہ دعا کی
٢٢٤٣ تو شہسوار ہوگئے ق عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَةَ کَحُبِّنَا مَکَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ صَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّهَا وَ
صَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے
نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے کی محبت ہر یا اُس سے بھی زیادہ الٰہی اور چنگا کردے مدینے کو یعنی مدینے کی آب و ہوا کو
درست کردے اور برکت کر ہمارے لیے اُسکے مد اور اُسکے صاع مین اور لیجا اُسکی تپ کو سو ڈالدے اُسکو جحفہ مین ف
مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہر کہ جب حضرت مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین آئے تو ابوبکر صدیقؓ اور بلال
تپ کے مرض مین بیمار ہوئے اور بلال مکے کے جلنے کے اشتیاق مین شعر پڑھنے لگے تو مین نے یہ حال حضرت سے کہا تب
حضرت نے یہ دعا کی آب و ہوا مدینے کی بہت خراب تھی اکثر وبائے تپ ہوا کرتی تھی حضرت کی دعا سے وبا مدینے سے چھ
٢٢٤٤ کوس ایک مکان ہر وہان یہود رہتے تھے مدینے کی بیماری حضرت کی دعا سے وہان جاتی رہی ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا
وَلَا عَلَیْنَا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینھ برسے ہم پر نہ برسے
٢٢٤٥ ف اسکا قصہ اسی باب مین ہوچکا کہ اول حضرت نے مینھ کی دعا کی جب سات روز کی جھڑی لگی تب یہ دعا فرمائی م اَبُوْهُرَیْرَةَ
اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَمُنْزِلَ
التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ
قَبْلَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ
شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے آسمانون کے رب اور
اے زمین کے رب اے بڑے عرش کے رب ہمارا رب اور ہر چیز کا رب اُگانے والا دانے اور گٹھلی کا چیر کے اور اُتارنے والا توریت
اور انجیل اور قرآن کا مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر ایک چیز کی بُرائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو پکڑنے والا ہر یعنی ہر چیز
تیرے قابو مین ہر الٰہی تو ہی پہلا ہر تو کوئی چیز تجھسے پہلے نہین اور تو ہی پچھلا ہر تو کوئی چیز تیرے بعد نہین اور تو ہی کھلا ہر تو کوئی چیز
تجھسے بڑھکے کھلی نہین اور تو ہی چھپا ہر تو کوئی چیز تجھسے ورے پوشیدہ تر نہین ادا کر ہم سے قرض کو اور بچادے ہمکو محتاجی سے

ف دانہ اور گٹھلی پھٹنے کے وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہی اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہی اور نیچے سے جڑ نکلتی ہی
گویا سختی ہی یہ جو فرمایا اول اور آخر خدا ہی یعنی نہ اسکی ابتدا ہی نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہی اور انتہا بھی اول عدم
تھا اور آخر فنا ہی ظاہر ہی اپنی قدرت کی نشانیون سے کہ تمام عالم اسکا قائل ہی عالم ہو یا جاہل اور باطن ہی اپنی ذات کی
٢٢٤٦ حقیقت سے کہ تمام جہان اسمین پریشان ہی جیسے نادان اسمین حیران ہی اسسے زیادہ تر دانا سرگردان ہی ع عائشۃ
اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ
عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ای جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب ای
آسمانون اور زمین کے بنانے والے ای چھپے اور کھلے کے جاننے والے توہی اپنے بندون مین جھگڑا فیصل کریگا جسمین وے
پھوٹ پھٹک ڈال رہے ہین اپنے حکم سے مجکو حق دین کی ہدایت کر جسمین اختلاف پڑا ہی مقرر توہی ہدایت کرتا ہی جسکو
٢٢٤٧ چاہتا ہی سیدھی راہ کی طرف ق ابن عباس اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ
أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ
الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ
وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَ
بِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَيُرْوٰى بَعْدَ
ذٰلِكَ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ كَانَ يَقُوْلُهُ
إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ای ہمارے
رب تجھی کو حمد ہی توہی آسمانون اور زمین کا تھامنے والا ہی اور جو انکے درمیان ہی اور تجھی کو شکر ہی توہی آسمانون اور زمین اور
انکے درمیان والون کی رونق ہی اور تیرے ہی واسطے شکر ہی توہی آسمانون اور زمین اور انکے درمیان والون کا پادشاہ ہی
اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو سچ ہی اور تیرا وعدہ سچ ہی اور تیرا ملنا سچ ہی اور تیرا قول حق ہی اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق
ہی اور پیغمبر حق ہین اور محمد حق ہی اور قیامت حق ہی یعنی یہ سب چیزین سچ ہین انمین کچھ شک نہین الٰہی مین تیرا تابعدار ہوا
اور تیرا ہی ایمان لایا اور تجھپر مین نے بھروسا کیا اور تیری طرف مین نے رجوع کی اور تیری مدد سے مین جھگڑتا ہون اور
تیری ہی طرف مین جھگڑا رجوع کرتا ہون کہ تو فیصل کرے سو بخشدے مجکو جو کہ مین نے آگے کیا اور پیچھے ڈالا اور جسکو مین نے چھپایا
اور جو ظاہر کیا اور بعد اسکے روایت ہی کہ یہ فرماتے تھے اور اُس گناہ کو بخش جسکو تو مجسے زیادہ تر واقف ہی توہی آگے کرتا ہی جسکو
چاہتا ہی اور توہی پیچھے ڈالتا ہی جسکو چاہتا ہی کوئی عبادت کے لائق نہین سوا تیرے راوی کو شک ہی کہ حضرت نے لا الٰہ
الا انت یا لا الٰہ غیرک فرمایا لیکن مطلب دونون کا ایک ہی یہ دعا حضرت پڑھتے تھے جبکہ رات کو اُٹھتے تھے تہجد کی نماز پڑھنے کو
٢٢٤٨ ع ابو سعید اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ
أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ

مِنْكَ الْجَدُّ كَانَ يَقُولُهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ای
ہمارے رب تیرے ہی واسطے تعریف ہی آسمانون اور زمین کے برابر بعد اسکے جو چیز تیری خواہش ہو اسکے برابر بڑائی
اور تعریف کے لائق جو بندے نے کہا تیری تعریف مین ہو اسکا تو لائق تر ہی اور ہم سب تیرے بندے ہین الٰہی کوئی روکنے والا
نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے رو برو نصیبے والے کو اسکا نصیبہ اور مال
کچھ فائدہ نہین کرتا یعنی بدون عبادت اور عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھ کام نہ آویگی یہ حضرت فرماتے تھے جب رکوع سے
٢٢٤٩ سر اٹھا کر کھڑے ہوتے تھے ف یہ دعا حنفی مذہب مین نفل نماز مین پڑھے فرض مین نہین ق ابو برزۃ الاسلمی اللّٰھم
صُبَّ الْخَيْرَ عَلَيْهِمَا صَبًّا وَلَا تَجْعَلْ عَيْشَهُمَا كَدًّا دعا یا لجلیبیب وامراتہ مسلم مین ابو برزہ اسلمی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا الٰہی ڈال دے انپر مال کو انڈیل کر اور نکر انکی زندگی اور گذران کو تنگ اور سخت یہ دعا حضرت نے جلیبیب اور
انکی جورو کے حق مین کی ف یہ جورو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے حضرت نے اُن کے واسطے فراغت کی دعا
٢٢٥٠ کی ق عبد اللہ بن ابی اوفی اللّٰھم صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ الٰہی رحم کر ابی اوفی کے لوگون پر ف جب یہ آیت اُتری کہ ای محمد لوگون کے مالون سے زکوۃ لے اور اُنکے
٢٢٥١ واسطے دعا مانگ تو عبد اللہ بن ابی اوفی زکوۃ لائے تو حضرت نے اُنکے حق مین یہ دعا کی ق انس اللّٰھم عَلَی الْآكَامِ وَالظِّرَابِ
وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ دعا بہ حین استسقی فقیل لہ ھلکت الاموال وانقطعت السبل فادع
اللہ یمسکھا عنا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پانی برسے ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور
نالون کے اندر اور درخت جمنے کے مکانون پر یہ حضرت نے دعا کی جبکہ اول مینہ مانگا تھا پھر حضرت سے یون کہا گیا کہ پانی
کی کثرت سے جانور مر گئے اور راہین بند ہو گئین سو خدا سے دعا کیجیے کہ ہمسے مینہ کو روکے ف اسکا اول قصہ اسی باب
٢٢٥٢ مین ہو چکا ق ابن مسعود اللّٰھم عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ قَالَہٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰھم عَلَيْكَ بِاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَ
عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْهُ
قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَالَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ سَمّٰى صَرْعٰى ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ قال الصغانی
مؤلف هذا الكتاب السابع هو عمارة بن الوليد بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی
پکڑ لے قریش کو یہ حضرت نے تین بار کہا پھر فرمایا الٰہی پکڑ لے ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید
بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو راوی کہتا ہی کہ حضرت نے ساتوین شخص کو بھی ذکر کیا تھا پھر مجکو یاد نہین رہا
عبد اللہ بن مسعود نے کہا قسم ہی اُسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کیا کہ جنکا حضرت نے نام لیا تھا مقرر مین نے اُنکی پڑی لاشین دیکھین
پھر وے کھینچ کر کوئین مین ڈالے گئے یعنے بدر کے کوئین مین صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہا کہ وہ ساتوان شخص
جسکو راوی بھول گیا عمارہ بن ولید ہی ف روایت ہی کہ حضرت کعبے مین کعبے کے سامنے نماز پڑھتے تھے ابو جہل اور کفار
قریش وہان بیٹھے تھے جب حضرت سجدے مین گئے تو اُن نابکارون نے اونٹ کی اوجھڑی حضرت کی پیٹھ پر دونون شانون کے
درمیان رکھدی اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا کہتا تھا کہ نہین

فلانے نے کی اور حضرت اسی طرح سجدے مین رہے فاطمہ زہرا نے جب یہ سنا تو گھبرائی ہوئین آکر حضرت کی پیٹھ سے
اُسکو اُتارا تب حضرت نے اُنکو یہ بددعا دی اول ابوجہل قریش کو ذکر کیا پھر بڑے بڑے موذیون کا مفصل نام لیا چنانچہ وے
لوگ جنگ بدر مین مارے گئے اور کوئین مین ڈالے گئے لیکن اُمیہ بن خلف حضرت کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مکے مین جاکر گیا
اور یہ جو مصنف نے کہا کہ ساتوان شخص عمارہ بن ولید ہے یہ بات خوب نہین بنتی اسواسطے کہ کہتے ہین عمارہ کی موت حبش کے
٢٢٥٣ ملک مین ہوئی واللہ اعلم ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِي الدِّيْنِ زَادَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ وَعَلِّمْهُ التَّاْوِيْلَ دَعَا بِهٖ
لَهٗ لَمَّا وَضَعَ لَهٗ وَضُوْءًا ۵ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اُسکو دین مین
فہم اور بوجھ دے ابومسعودؓ محدث نے اتنی روایت اور زیادہ کی کہ اور اُسکو قرآن اور حدیث کا ایر پھیر سکھا دے یہ دعا حضرت
نے عبداللہ بن عباس کے واسطے کی جب کہ اُنھون نے حضرت کے واسطے وضو کے لیے پانی رکھدیا ف اسی دعا کی برکت سے
عبداللہ بن عباس بڑے عالم ہوئے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر اُنھین سے روایت ہے ابومسعود اُس محدث کا نام ہے جسنے
٢٢٥٤ مستدرک کتاب جمع کی ق اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ لَاعَيْشَ اِلَّاعَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَةِ بخاری اور مسلم مین
انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی سو بخشدے انصار اور مہاجرین کو ف
جنگ خندق مین مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا یعنی ہمنے محمد سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہینگے تب حضرت نے اُنکے جواب
مین یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہین زندگی ہے آخرت کی تو آپ اُنکی مغفرت کر تو وہ اُنکی زندگی کا لطف اُٹھاوین
٢٢٥٥ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ
٢٢٥٦ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے دلون کے پھیرنے والے پھیر دے ہمارے دلون کو اپنی طاعت پر ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي اَوْفٰى
اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ دَعَا بِهٖ عَلَى الْاَحْزَابِ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے اُتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب
کرنے والے بھگا دے کفار کے گروہون کو الٰہی اُنکو شکست دے اور اُنکو ڈگا دے یہ دعا حضرت نے کفار کے گروہون پر
کی ف جنگ خندق اور جنگ احزاب مین کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبرا کے بھاگ
٢٢٥٧ گئے م عَائِشَةُ اَللّٰھُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ
بِهٖ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی جو حاکم ہو میری امت کے کسی کام کا پھر اُنپر سختی ڈالے تو اُسپر تو سختی ڈال اور جو حاکم ہو
میری اُمت پر کسی کام سے پھر اُنسے نرمی کرے تو الٰہی تو بھی اُسپر نرمی کر ف مسلمانون کے حاکم کو لازم ہے کہ ظلم کرے نہ تنگ پکڑے حضرت کی اس
٢٢٥٨ بددعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اُس سے نرمی کرے جابرؓ اَللّٰھُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ يَعْنِيْ رَجُلًا مِنْ دَوْسٍ هَاجَرَ
مَعَ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَاجْتَوَاهَا فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَمَاتَ مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اور اُسکے دونون ہاتھون کو بھی بخشدے یعنی اُس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم
سے تھا طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھ مدینے مین ہجرت کر آیا تھا سو وہان کی ہوا اُسکو ناموافق پڑی تو اُسنے چوڑی گانسیون سے

اپنی انگلیون کے درمیان والے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مر گیا ف مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہی کہ جب حضرت نے
مدینے کی طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے مین وہ نہایت بیمار ہو گیا تھا اضطراب مین اپنی
انگلیون کے جوڑ کاٹ ڈالے خون نہ بند ہوا اسی صدمے سے وہ مر گیا تو طفیل نے اُسکو خواب مین دیکھا کہ ظاہر اُسکا اچھا ہے
مگر ہاتھون کو اپنے چھپائے ہی طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اُس نے کہا کہ ہجرت کی برکت سے
میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھ تو کیون لپیٹے ہو اُسنے جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اُسکو نہین سنوارتے جسکو تو نے خود
بخود بگاڑا پھر یہ خواب طفیل نے حضرت سے کہا تب حضرت نے اُسکے حق مین یہ دعا فرمائی یعنی الٰہی جیسے تو نے اُسکے سارے
بدن پر کرم کیا ہی تو اُسکے دونون ہاتھون پر بھی کرم کر اُس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت کی ثابت ہوئی اُس شخص کو اپنے
مارنے کی نیت نہو گی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہو گی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر ہجرت کی برکت اور
۲۲۵۹ حضرت کی دعا سے اُسکی مغفرت ہو گئی ھو سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰھُمَّ هٰٓؤُلَآءِ اَھْلِیْ یَعْنِیْ عَلِیًّا وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنَ
وَالْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ میرے اہلبیت ہین
یعنی علی مرتضیٰؓ اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین علیہم السلام ف جب نجران کے نصاریٰ نے اسلام کی حقیقت مین
بہت گفتگو کی تب حضرت کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنی حضرت اور نصاریٰ بددعا کرین کہ جو باطل پر ہو خدا کی لعنت
اُسپر پڑے اور اس مضمون کی آیت اُتری کہ اے محمدؐ کہدے اُنسے کہ آؤ ہم تم بلاوین ہم اپنے بیٹون کو تم اپنے بیٹون کو ہم اپنی
عورتون کو تم اپنی عورتون کو ہم اپنے قریبون کو تم اپنے قریبون کو پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کرین اور جھوٹھون پر خدا کی
لعنت ڈالین جب یہ آیت اُتری تو صبح کو حضرت نکلے امام حسنؓ کا ہاتھ پکڑے اور امام حسینؓ کو گود مین لیے اور فاطمہ زہرا حضرت
کے پیچھے اور علی مرتضیٰؓ سب کے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب نصاریٰ نے یہ مبارک نورانی شکلین دیکھین تو ڈر گئے اور مباہلے
سے انکار کیا اور جزیہ دینا قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بیبیون اور صحابہ کو ساتھ
نہ لیا اسواسطے کہ ایسے وقت مین اُنکے لینے سے نصاریٰ پر حضرت کا رعب نہ پڑتا اور کمال حقیقت ثابت نہوتی اسواسطے
کہ رفیقون اور بیبیون کا نقصان آدمی پر اتنا گران نہین ہوتا جتنا اولاد کا نقصان گران ہو اور یہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث
سے علی مرتضیٰ کی حصر خلافت کی دلیل پکڑتے ہین سو محض بیہودہ بات ہی اس سے اور خلافت سے کیا مناسبت ہی قرابت
اور محبت اور چیز ہی اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ زہرا علی مرتضیٰ
۲۲۶۰ پر خلیفہ ہونے مین مقدم تھین حالانکہ یہ کسی کا مذہب نہین خم عَائِشَۃُ اَللّٰھُمَّ ھَالَۃَ یَعْنِیْ ھَالَۃَ بِنْتَ خُوَیْلِدٍ اُخْتَ
خَدِیْجَۃَ قَالَتْ لَمَّا اسْتَأْذَنَتْ عَلَیْہِ فَعَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسْتِیْذَانَ خَدِیْجَۃَ بخاری مین
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ ہالہ ہی اسکو بخش وہ ہالہ مراد ہی جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ
کی بہن ہی یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جبکہ ہالہ نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی تو حضرت نے اُنکی آواز سے حضرت
خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا ف حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد اُنکی بہن ہالہ حضرت کے گھر آئین دروازے
پر کھڑے ہو کر حضرت سے اجازت گھر مین آنے کی مانگی حضرت کو اُنکی آواز سے حضرت خدیجہ یاد پڑین حضرت غمناک ہوئے

ذکر فضائل اہلبیت و دو لفظ ... (margin note)

تحفۃ الاثنا عشر ترجمہ مشارق الانوار

٢٢٦١ پھر یہ حدیث فرمائی ہو ابن مسعودؓ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ **كَانَ يَقُوْلُهٗ** اِذَا اَمْسٰى وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا
وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے
شام کی اور خدا ہی کو شکر ہو کوئی بندگی کے لائق نہین سوا ے خدا کے وہ اکیلا ہو کوئی اُسکا شریک نہین اُسیکا ملک ہو اور
اُسیکو تعریف ہو اور وہ ہر چیز کر سکتا ہو الٰہی مین تجھسے اس رات کی خیریت اور اُسکے بعدون کی خیریت مانگتا ہون اور تیری پناہ
مانگتا ہون اس رات کی برائی اور اس رات کے بعدون کی برائی سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور پیری کی برائی سے
الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے یہ حضرت فرماتے تھے شام کے وقت اور جب صبح ہوتی
تھی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر امسینا وامسی الملک للہ کی مقام پر اصبحنا واصبح الملک للہ فرماتے تھے یعنی ہمنے صبح کی
٢٢٦٢ اور خدا کے ملک نے صبح کی ق عَائِشَةُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ **قَالَ** عِنْدَ الذَّبْحِ
مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نام سے ذبح کرتا ہون الٰہی اُسکو قبول کر محمدؐ کی طرف سے
اور محمدؐ کی آل کی طرف سے اور محمدؐ کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرت قربانی ذبح کرنے کے وقت فرماتے **ف** حضرت
عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے ایک مینڈھا سینگ والا جسکے منھ اور ہاتھ پانون سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ اے عائشہ
٢٢٦٣ چھری لا اور اُسکو تیز کر پھر حضرت نے چھری لیکر اُسکو ذبح کیا اور یہ فرمایا **ق** عَائِشَةُ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ
بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ بِسَبَّابَتِهٖ
بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا بسم اللہ یہ مٹی ہو ہمارے زمین کی
لپٹی ہو ہمارے بعضے کے لعاب دہن سے چنگا کرتی ہو ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی
حضرت سے بیماری کی شکایت کرتا یا اُسکے ریم کا زخم ہوتا یا کہین کھاؤ ہوتا تو حضرت زمین پر کلمے کی انگلی لگاتے پھر اُٹھا لیتے
اور یہ فرماتے **ف** لعاب دہن اور خاک سے شفا ہونا صرف حضرت کی دعا کی برکت سے تھا اسیواسطے مدینے کی مٹی کو خاک
٢٢٦٤ شفا کہتے ہین **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ **كَانَ يَقُوْلُهٗ** عِنْدَ الْكَرْبِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
ابن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی بندگی کے لائق سواے خدا کے جو اونچا بڑائی والا اسباب حلم ہو
نہین کوئی عبادت کے لائق سواے خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہو نہین کوئی پرستش کے لائق سواے خدا کے جو آسمانون
٢٢٦٥ اور زمین کا رب ہو اور عزت والے عرش کا رب ہو حضرت اُسکو رنج اور کمال سختی مین فرماتے تھے **ق** اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ
وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ **كَانَ يَقُوْلُهٗ** فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ بخاری اور مسلم مین

مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں کوئی معبود برحق سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں اسیکا
ملک ہے اور اسی کو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے الٰہی کوئی روکنے والا نہیں تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہیں تیری روکی
٢٢٦٦ چیز کو اور تیرے رو برو نصیبے والے کو اسکا نصیبہ کچھ نفع نہیں کرتا اس ذکر کو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے ق جابرؓ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ
عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ قَالَهٗ عَلَى الصَّفَا بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہیں خدا کے سوائے وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسیکو حمد اور وہ ہر چیز
پر قادر ہے نہیں کوئی بندگی کے لائق خدا کے سوائے وہ اکیلا ہے پورا کیا اسنے اپنے وعدے کو اور مدد کی اپنے بندے کی
یعنی حضرت کی اور تنہا اسی نے احزاب کو یعنی کفار کے گروہوں کو شکست دی یہ حضرت نے صفا پر فرمایا ف جب
٢٢٦٧ مکہ فتح ہوا تب حضرت نے صفا پہاڑ پر اپنی فتح اور مدد کا یہ شکریہ ادا کیا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا
نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ
الْكَافِرُوْنَ كَانَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن زبیر بن عوام سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز
کر سکتا ہے نہیں جنبش گناہ سے اور نہ طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہیں کوئی معبود برحق سوائے خدا کے اور ہم کسیکی
بندگی نہیں کرتے سوائے اسکے اسیکی نعمت ہے اور اسی کا فضل اور اسی کو عمدہ تعریف ہے سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں
ہمارا تو یہ حال ہے کہ ہم دین کو صرف اسی کے واسطے خالص کر چکے اگرچہ کافرون کو یہ برا لگے یہ کلمہ حضرت پڑھتے تھے
٢٢٦٨ ہر ایک نماز کے بعد ق ابن عمرؓ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ
لَكَ كَانَ يُلَبِّيْ بِهٰذِهِ التَّلْبِيَةِ فِيْ حَجَّتِهٖ وَعُمْرَتِهٖ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بار بار حاضر ہون تیری خدمت مین الٰہی حاضر ہون خدمت مین کوئی تیرا شریک نہیں مین خدمت مین حاضر ہون مقرر
حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہے کوئی تیرا شریک نہیں حضرت کا معمول تھا کہ اپنے حج اور عمرے مین یہی تلبیہ
فرماتے تھے ف تلبیہ اس ذکر کو کہتے ہین جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کی لفظ ملا کر کہتے ہین حضرت اس ذکر کو احرام
باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے پر چڑھتے اترتے اور لوگون کے ملنے کے وقت فرماتے تھے ہمارے یہان
مین یہ تلبیہ متفق علیہ ہے اسمین اختلاف نہین امام اعظمؒ کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہین لیکن اگر کچھ زیادہ کرے تو مضائقہ
نہین لبیک عرب مین پکارنے کے جواب مین کہتے ہین جیسے ہندی مین جی بولتے ہین بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیمؑ
کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگون کو قیامت تک حج کے واسطے پکار دو چنانچہ انھون نے پکارا تھا تو حاجیون کا لبیک کہنا
٢٢٦٩ اسی پکارنے کا جواب ہے ق انسؓ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا حاضر ہون تیری
خدمت مین عمرے اور حج کی نیت کرتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حجۃ الوداع مین حج اور عمرے کی

تحفۃ الدعا ترجمہ مشارق الانوار

سابقی نیت کے ہو اُسکو قرآن کہتے ہین یعنے ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ قران افضل ہے تمتع اور افراد سے تمتع یہ کہ اول احرام عمرے کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرے احرام اتارے پھر آٹھوین تاریخ حج کے واسطے دوسرا احرام باندھے تمتع ہو اور افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نکرے بدون حج کیے احرام نہ اتارے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الْاِتْمَامِ

وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْكِرَامِ

مثنوی

شکر کہ انجام کو پہونچی کتاب — علم احادیث کی لب لباب
جو کہ مطالب تھے براوج فلک — ترجمے سے آئے آراض تک

یعنی کہ اردو کی یہن کر قبا — شاہد تازی ہوا جلوہ نما
گنج خفی دست بدست آگیا — کیا ہی ہوا راز نہان برملا

دو دبستو اب اسکا اوراق کرو — خلق کو سمجھاؤ خود اسکو پڑھو
اسکو نہ جزدان مین رکھ چھوڑیو — ہان کہین ایسا نہ ستم کیجیو

پیرو سنت ہی کا رہیو بجان — دل مین نہ بدعات کو دینا مکان
اب بھی جو بدعت مین ہا گر پھنسا — منھ تو محمد کو دکھاویگا کیا

نور کو لے نار کی گم کر ہوس — عاقل و دیندار کو نکتہ ہے بس
یارب ان اوراق کو مقبول کر — ہند کو اس فیض سے کر بہرہ ور

خرم افسردہ کو پرُدرد کر — الفت دنیا سے اُسے سرد کر
تیری ہی حسن طرح کو ہر دم ہے — تیرے غم عشق مین خرم رہے

یارب اس عاجز کی دعا کر قبول — خاتمہ بالخیر بحق رسول

خاتمة الطبع

مشارق الانوار روزگار ✤ محمدت خالق لیل ونہار ہے ✤ جسنے ظلمت عدم سے ہمکو نکالکر نورستان وجود کو پہونچایا ✤ اور رفع تاریکی جہل و بیدانشی کے لیے آفتاب ہدایت روشن فرمایا تحفة الاخیار اعصار ✤ نعت رسول مختار ہے جسکے طفیل سے ہمنے خیر امة کا رتبہ پایا ✤ قرآن رحمت نشان ہمارے واسطے آیا اسکے مضامین اسرار آگین کس کس طرح احادیث صاف مین ہمین سمجھائے اسپر بھی جو کچھ ہماری سمجھ مین نہ آئے ✤ آل اطہار اور اصحاب اخیار کے قول جمیل نے عیان فرمائے ✤ ائمہ مجتہدین علمائے دین نے انکی کھلی روایتون سے بتائے ✤ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ بعد اسکے مشتاقان کلام حضرت خیر الانام کو بشارت عمدہ تہنیت کہ اس ہنگام یمنت انجام مین کتاب مستطاب **تحفة الاخیار** ترجمہ **مشارق الانوار** حاوی احادیث صحیح نبوی **رضی الدین حسن ابن حسن** صغانی محدث لاثانی کی جمع اور جامع علوم عقلی و نقلی مولوی **خرم علی** کی اردو زبان مین ترجمہ کی ہوئی ✤ علمائے حدیث کا جسکی صحت پر اتفاق مقبول آفاق مطبع نامی مشہور نزدیک و دور **منشی نولکشور** واقع لکھنؤ مین بمزید اہتمام و حسن انتظام **جناب بابو پراگ نرائن صاحب** مالک مطبع مذکور بماہ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ مطابق ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ع بار چہارم جان بخش قالب طبع ہوکر نور افزائے انظار اولو الابصار ہوئی حسن صورت اور محاسن حقیقت مین مطبوع طبائع صغار و کبار ہوئی

نام کتاب	قیمت
غین الہدایہ ترجمہ کامل ہدایہ ہر چہار جلد حامل بالمتن مترجمہ مولوی امیر علی صاحب مترجم فتاوائے عالمگیری وغیرہ کاغذ گندہ سفید۔	لعہ پ
اور جلدین کاغذ حنائی پر متفرق بھی فروخت کے لیے موجود ہین۔	معہ پ
جلد اول۔	سے پ
جلد دوم۔	للعہ پ
جلد سوم۔ کاغذ سفید۔	للعہ ۸/ پ
ایضاً۔ کاغذ حنائی۔	للعہ پ
جلد چہارم۔ کاغذ سفید۔	للعہ ۸/ پ
ایضاً۔ کاغذ حنائی رسمی۔	سے پ
مفتاح الجنۃ۔ از مولوی کرامت علی جونپوری	۴/۳ ۹
حقیقۃ الصلوٰۃ۔ مع رسالۂ بے نمازان۔	۹ پائی
ترجمہ فتاویٰ عالمگیری۔ کامل ہر چہار جلد مع مقدمہ یعنے جلد اول مترجمہ مولانا احتشام الدین وباقی ہر سہ جلد مع مقدمہ مترجمہ مولانا امیر علی کاغذ سفید وحنائی۔	عہ پ
کشف الحاجات۔ ترجمہ اردو مالا بد منہ از مولوی محمد نور الدین۔	۳/
رسالہ خلاصۃ المسائل۔ نماز روزے کے مسائل اور زکوٰۃ اور نکاح وطلاق وعتاق کے احکام اور خرید وفروخت ووکالت وضمانت وغیرہ کے جواز وعدم جواز کی صورتین اردو مین مفصل بیان کیا ہے مع حواشی مفیدہ از جناب مولوی امیر علی صاحب	

نام کتاب	قیمت
مترجم فتاوائے عالمگیریہ وہدایہ ومصنف تفسیر مواہب الرحمن۔	۵/
نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ اردو۔ ہر چہار جلد یکجائی مطبوعہ نظامی کاغذ سفید	عہ ۱۲/ پ
ہزار مسئلہ۔ شامل ہفت رسالہ (۱) ہزار مسئلہ (۲) مسائل ثمانیہ (۳) صد وسی مسئلہ (۴) مناجات بدرگاہ باری تعالیٰ (۵) حلیۂ شریف (۶) نور نامہ (۷) چہل مسائل۔ مولفہ مولوی عبد الصمد بن عبد السلام	۲/
شرح محمدی منظوم۔ مسائل فقہیہ از محمد خان قندھاری۔	۳/
تنبیہ الغافلین۔ مسائل وغیرہ	۸/
حیرت الفقہ۔ مسائل مشکلۂ فقہ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری۔	۱/
جواب السائلین۔ بطور استفتا۔	۱/۶ ۹
کنز الدقائق۔ اردو ترجمہ از مولوی محمد سلطان خان۔	۴/
چہل مسائل فقہ۔ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری۔	۳ ۹
رسالہ تجہیز وتکفین میت۔ از محمد عمر	۱/

کتب فقہ فارسی

ہدایہ۔ حاشیہ پر اصل عربی اور تحت مین ترجمہ فارسی مع شرح از علمائے کلکتہ جو مدت سے متداول ہے دو مجلد کامل کاغذ سفید وحنائی۔	عہ پ
رسالہ قاضی قطب۔ ذکر ایمان وارکان	۳ پائی

نام کتاب	قیمت
تحفۃ الحج مسمی بہ غایۃ الشعور از ملا محمد شاد۔	۱۱ر
تذکرۃ الجمعہ۔ احکام جمعہ از مولوی عبد السلام	۹ پائی
تبیان۔ در حکم تمباکو وحقہ از ملا معین الدین	۹ پائی
بدائع منظوم۔ مسائل فقہ نظم فارسی از ملا ناظم علی رح۔	۲ر
تمام حق مشہور درسی از شیخ شرف الدین بخاری	۶ پائی
مائۃ مسائل۔ سو مسائل از مولانا احمد اللہ رحمہ اللہ۔	۴ر۳ پائی
شرح وقایہ فارسی مع حاشیہ ملتقی الابحر از شاہ عبد الحق محدث دہلوی۔	۱۴ر۲ پائی
مسلک المتقین۔ مرغوب علماے ولایت از مولوی الہ یار خان۔	عصہ ۴ر
فتاوی برہنہ۔ جامع ابواب فقہ از مفتی نصیر الدین۔	عصہ
قدوری۔ مترجمہ مولانا ابو القاسم۔	۶ر
شرح فارسی مختصر وقایہ۔ از عبد الرحمن جامی۔	۱۵ر
کنز فارسی۔ از مفتی نصیر الدین کرمانی محشی مع فرہنگ۔	۹ر
مالا بد منہ۔ از قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ مع وصیت نامہ۔	۵ر۳ پائی
شرح مختصر وقایہ کورمیری۔ از مولانا جلال الدین سمرقندی۔	عصہ ۴ر

کتب فقہ عربی

نام کتاب	قیمت
ابو المکارم۔ شرح مختصر وقایہ از عبد اللہ بن محمد [illegible]۔	[illegible]

نام کتاب	قیمت
مبادی الاصول۔ از مولانا ابی الخیر [illegible] بن یوسف۔	[illegible]
برجندی۔ شرح مختصر وقایہ از مولانا عبد العلی برجندی معتبر شرح۔	[illegible]
کنز الدقائق۔ عربی کلان۔	[illegible]
جامع الرموز۔ شرح مختصر وقایہ از ملا شمس محمد قہستانی متداول۔	[illegible]
فتح القدیر۔ بقلم جلی ہدایہ اور بقلم مناسب حاشیہ فتح القدیر از امام کمال الدین بن الہمام نہایت مستند و باعظمت شرح مشہور معروف اور آخرین تکملہ زین الدین آفندی کامل چار مجلد ضخیم بتفصیل ذیل۔ کاغذ سفید گندہ	[illegible]
ایضا کاغذ خاکی۔	[illegible]
ہدایہ۔ حاشیہ جدید نہایت عمدہ زوائد و فوائد بہ تحشی مولانا محمد حسن سنبھلی مرحوم ہر چہار جلد کامل دو مجلدات میں بشرح ذیل	[illegible]
۱۔ جلدین اولین عبادات۔	[illegible]
۲۔ جلدین آخرین معاملات۔	[illegible]
ہدایہ مع شرح الکفایہ۔ از سید جلال الدین کرلانی بہت معروف و مستند متداول چار جلد میں اس شرح ہدایہ پر حاشیہ بہت مستند لکھے گئے ہیں۔ کاغذ سفید کامل بتفصیل ذیل۔	
ایضا جلد اول وثانی تا آخر نکاح۔	[illegible]
ایضا جلد سوم وچہارم تا آخر کتاب۔	[illegible]